Title - ~~Ujaybaat~~ UJAYAB AL QASAS.

Creator - Shah Alam Saani ; Mutarjuma Tahir

Publisher - Matba Sultani (Shahjahanbad).

Date - 1851

Pages - 564

Subjects - Dastan

طراف مرسلین لوائح محمدیہ سے [illegible] ال ادہ گئے اور جو نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پشت آدم علیہ السلام میں لمعان ظہور پایا میمنت و سعادت اوسی نور کرامت ظہور سے حق سبحانہ و تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بفضیلت علم اسما جمیع مخلوقات ممتاز و بسجود ملائکہ سرافراز فرمایا پس در حقیقت ذات مقدس عطرت کی سب سے اول ہی نہی ولی نعمت و ظیفہ خواران بسیط خاک سزاوار خطاب قدسی نصاب لولاک لما خلقت الافلاک شایستہ تمجید ایہا ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۞ سید الاشراف وجامع الاوصاف المخصوص باعلی المراتب و المقامات المؤید باوضح البراہین والدلالات سیدنا محمد ن المعہود فی الایجاد والوجود خاتم النبیین امام المتقین وسید المرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین بعد حمد و نعت کے اور سخن فہمان والا گہر و خرد پیشگان دانش گستر کے پوشیدہ نہ رہے کہ عمدۃ الحکام رفیع المنزلت گرامی خطاب سابق الالقاب مؤلف اس نسخہ عجیبہ نے بنا بر انتفاع عموم ناس کے کتاب عجائب القصص کو [illegible] ہندی مترجم کیا اور باندراج انتخاب دیگر فوائد حالات انبیا کے کتب تواریخ معتبرہ سے اس نسخہ بدیع و غریب کو اور نسخ قلمی عجیبہ مشمول قصص و حالات انبیا سے رتبہ تفوق کا دیا اگرچہ بر مستدرک ان حالات کے مطالعہ کتب تاریخ کہا جاتا ہو یہ بخوبی واضح ہو کہ کوئی کتاب تنہا ئی قدیم سے ظہور میں آئی واسطے دریافت تمامی حالات انبیا علیہم السلام کے بطرز مشرح و بسیط کافی نہیں اس سبب سے کہ یہ قصص ہر کتاب میں متفرق باندازہ جداگانہ کسی میں کم اور کسی میں زیادہ مرقوم ہیں اور کوئی کتاب تاریخ کی ایسی نہیں ہی کہ جامع جمیع حالات و مرسوم بجمیع ہدایات ہو اور اس نسخہ بدیع نے اس طرح طراز حسن ترتیب کا پایا ہی کہ [illegible] اطلاعات الخ امور کے محض ہر باب و منتخب ہر کتاب اسمیں مندرج ہی علاوہ اسکے رعایت

حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کے سجدہ زیر زمین صفحات ان اوراق کا ہوا جو حالات انبیا بطرز ترتیب تقدم و تاخر زمان ظہور اونکے کے مذکور ہوئی رعایت اس ترتیب کی مقتضی اسکے ہی کہ حال حضرت خیر البشر کا پیچھے سب کے رقم کیا جاوے اور شرف ذات کامل الصفات آنسرور کا اور اولیت اونکی بیچ خلق و ایجاد کے سایر مخلوقات سے مستدعی تقدیم کے ہتی اس واسطے علیحدہ اس نسخہ مین کہ جلد دوم اوس کتاب کی ہی رقم پذیر ہوا کہ پایہ شرف منزلت اولیت ہی استقرار پاوے اور سر رشتہ رعایت ترتیب بہی ہاتہ سے نجاوی واللہ الموفق وبہ نستعین اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ بحق نبیک محمد ن المجتبی وصل علیہ وآلہ الائمۃ واصحابہ بدر الدجی وھا انا اشرع فی المقصود پوشیدہ نرہی کہ جو یہہ کتاب بیس باب پر شامل ہی اور اونیس باب اسمین کے جلد اول مین بیچ حالات اور پیغمبرون کے برحسب ترتیب مناسب لکہی گئے اور بیسوان جلد ثانی مین لکہا جاتا ہی

باب بیسوان در بعضے احوال حضرت خاتم النبیین سرور انام محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام مین **اور** اس باب مین پانچ فصلین ہین

فصل پہلی بیان نسب شریف اور بارہ حال فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ پیش از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ ظاہر اور ہویدا ہوا **جاننا چاہیے** کہ اولین مخلوقات اور نخستین کائنات نور پر سرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ بیان اوسکا بالتفصیل والتوضیح فصل پہلے باب اول مین مرقوم ہوا **اور** اب جو کہ اول امارات وجود باجود احوال اجداد امجاد حضرت سے اطلاع ضرور ہی تو پیشتر سلسلۂ نسب شریف مفصل لکہا جاتا ہی **پوشیدہ نرہی** کہ نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مواہب علیہ مین اسطرح پر مذکور ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بفتح میم بن قصی بضم قاف و فتح صاد مہملہ مشددہ بن کلاب بکسر کاف بن مرہ بضم میم و تشدید را

مہملہ بن کعب بفتح کاف وسکون عین مہملہ بن لوی بضم لام وفتح ہمزہ وتشدید یای تحتانی بن غالب بن فہر بکسر فا وسکون ہا بن مالک بن نضر بفتح نون و سکون ضاد منقوطہ بن کنانہ بکسر کاف دو نون بن خزیمہ بضم خار منقوطہ وکسر زار نقطہ دار وسکون یای تحتانی وفتح میم وہای زدہ بن مدرکہ بضم میم وسکون دال مہملہ وکسر رای بے نقطہ بن الیاس بکسر الف بر قول بعضے وبفتح نزد گروہی اور یہہ لفظ مشتق کیا گیا ہی یاس سے کہ ضد رجا یعنی امید ہی اور صاحب مواہب کے نزدیک یہہ قول اصح ہی بن مُضر بضم میم وفتح ضاد منقوطہ بن نزار بکسر نون و زار نقطہ دار بن مَعد بضم میم وفتح عین مہملہ بن عدنان بفتح عین مہملہ وسکون دال یہانتک نسب شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میان اہل تاریخ اور صاحبان علم متفق علیہ ہے اور فوق اسکی معلوم وصحیح نہین مگر اتفاق ہی اس امر پر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم اور حضرت نوح اور حضرت ادریس اور حضرت شیث علیہم السلام مین سے ہین

فائدہ عادت الٰہی تعالی وتقدس اسطرح پر جاری تہی کہ حضرت ام الانسان حوّا صلواۃ اللہ علیہا ہر ولادت مین دو فرزند ایک پسر اور ایک دختر توام جنتی تہین الا حضرت شیث علیہ السلام کہ جد حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تنہا وجود مین آئے تا نور نبوی انمین اور انکی غیر مین مشترک نہووے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نسب شریف کا ذکر کرتے تہے معد بن عدنان سے تجاوز نفرماتی تہے بہین توقف کرتے تہے اور فرماتی کَذَبَ النَّسَّابُوْنَ یعنی دروغ کیا ہی نسب نویسون نے اور اسیطرح مروی ہی مسند الفردوس مین ولیکن سہیلی کہتا ہی کہ اصح یون ہے کہ یہہ قول ابن مسعود ہے اور تہے رسول خدا جب کہ تلاوت فرماتی اس آیت کو اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ ۛ لَا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰہُ ط یعنی آیا نہین پہنچی تمکو خبر اون لوگونکی کہ پہلے تمسے ہوئی ہین گروہ نوح اور عاد اور ثمود اور وہ کہ بعد انکے ہوئے نہین جانتا انکو مگر خدا تعالی اور حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی

کو کہتے تھے کہ نسبت کرتا ہوں میں اپنی عدنان تک و بالاتر اس سے نہیں جانتا
اور عروہ بن زبیر کہتا ہی کہ نہیں پایا ہمنے کسیکو کہ شناسا ہووے بعد معد بن عدنان
کے غرضکہ عدنان سے تا اسمعیلؑ و انسے تا آدم علیہ السلام اختلاف بہت ہی بعضے
میان عدنان اور اسمعیلؑ تیس تن ذکر کرتے ہین کہ معروف و مشہور نہین ہین
اشخاص اور احوال انکے اور بعضی کم زیادہ لیکن با این ہمہ اختلاف جمہور
مورخین متفق ہین اس بات پر کہ چہ تن انبیاء و رسل مین سے یعنے حضرت
اسماعیلؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت نوحؑ اور حضرت
ادریسؑ اور حضرت شیث علیہم السلام سلسلۂ آباء حضرت خاتمؐ مین تا بحضرت ابو البشر
منتظم ہین اور اکثر اہل تاریخ اور ابن جوزی نے حاشیہ روضۃ الاحباب مین عدنان
سے تا حضرت آدم علیہ السلام سلسلۂ نسب اسطرح پہنچایا ہی — عدنان بن اود بن
ہمیسع بن سلامان بن ثابت بن حمل بن قیدوز بن اسمعیلؑ بن ابراہیمؑ
بن آذر بن ناحور بن شاروح بن ارعو بن قالغ بن غابر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوحؑ بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ بن یارد بن مہلائیل بن قینان
بن انوش بن شیثؑ بن آدم علیہ السلام اور دریافت کیا جو امام مالک
رحمہ نے حال اوس شخص سے کہ پہنچاتا ہی نسب اپنا تا آدم پس ناخوش معلوم ہوا
اونکو اور کہا کسنے خبر دی اوسکو اوسکے پدرون سے اور اسیطرح روایت کیا گیا اوسیسے
پہنچانے نسب انبیا علیہم السلام مین پس چاہیے کہ توقف کرین ہم مافوق عدنان سے
بہت وجود تخلیط اشخاص اور تغیر الفاظ وجود کمتر ہونے فائدہ کے
بیچ اسکے اور اسیواسطے وحی نکی گئی آنحضرت پر انکے احوال بعض اون
اشخاص کا کہ مشہور اور معلوم اور متفق علیہ ہین ذکر کیا جاتا ہی تفصیل مناقب
اور مآثران اسامی کی یہہ ہی کہ والد بزرگوار خجستہ آثار فرخندہ اطوار محمد رسول
اللہ عبد اللہ ہین اور یہہ بہ نبالت اور جلالت نسب اور لطف گفتار اور حسن کردار
اور مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمایل مطبوع اور حرکات موزون
جوانان قریش مین ممتاز اور خوبی اور ملاحت مین یوسف وقت اپنی تھے نور
کوکب نبوت محمدی طلعت زیبائی انکی سے ظاہر اور شعاع آفتاب رسالت احمدی

چہرہ دل افروز انکے سے باہر اور اہل آوان مین اخبار اور السنہ کاہنان حجاز
سی اسطرح مسموع ہوتا تہا کہ عنقریب پیغمبر آخر الزمان اس جوان رعنا سے پیدا
ہوگا کیونکہ ہماری کتب دینیہ مین لکہا ہی کہ جبہ صوف سفید ملبوس حضرت یحیی
علیہ السلام کہ آغشتہ بخون اونکے پاس ہی جب اوسمین سے قطرات دم تازہ متقاطر
ہون نبی آخر الزمان قریب ظہور پکڑین سو اب اوس جامہ خشک مین سے خون سرخ
ٹپک رہا ہی یہہ وہی جوان ہی کہ جسکی صلب سے ولادت اوس باسعادت کی ہوگی
کہتی ہین کہ جب عبد اللہ حد بلوغ کو پہنچے خواتین قریش اور سیاہ چشمان عرب
ایسی شیفتہ جمال اور طالب وصال انکی ہوئین کہ دامن اختلاط اپنی ازدواج کی
صحبت سی اوٹہایا اور نقد نفیس اپنا باکرایم اموال اور غرایب رغایب جمال
عرض کرنا شروع کیا ولیکن یہہ بتوفیق ربانی امتزاج اون پریچہرون ناہید پیکرون
سے محترز اور مجتنب رہتی تہے اور ذیل عصمت اپنا بلوث لی عفافی آلودہ نکرتے
تہے جب نزدیک ہوا کہ رشحات فیض سحاب مکرمت اوس در یتیم کا صدف عزت
مین پرورش پاوے ستر نفر یہود شام اور دلیران خون آشام نے عہد باندہا کہ
مکہ مین جاوین اور جب تک روز راحت عمر عبد اللہ کو بشام کربت مبدل نکرین
نہ پہرین اس عزیمت سی روانہ ہوئی اور خوف اشتہار سے شب تار مین قطع
منازل کرتے تہے اور ذکور راہ سے منحرف ہوکر آسودہ ہوتے تہے تا آنکہ اسیطرح
سے بجوالی مکہ پہنچے اور فرصت کا انتظار کرنے لگے ناگاہ عبد اللہ کو ایک روز
صید گاہ مین پاکر بہیات اجتماعی انکی طرف چلے بعجب اتفاق وہب بن عبد مناف
طریدی ہی اوسدن بار شکار اوس صحرا مین مشغول تہا جب دیکہا کہ ایک جماعت
شمشیر ہای آبدار کہینچے ہوئے بجانب عبد اللہ متوجہ ہین حمیت عرب انکو مانع ہوئی
کہ اوس مہلکہ مین ساتہہ چند ملازمون کے کہ ہمراہ تہے قدم بڑہا کر انکے دفع پر قیام
نکرے اور بعضے کہتی ہین کہ اسکا یہہ ارادہ تہا کہ انسے درخواست اصلاح کرے
بہر تقدیر اسوقت اسکو ایک گروہ نظر آیا کہ مشابہت بمردم دنیا نرکہتی تہے ابلق
گہوڑون پر سوار اوج سما ہوا سے متوجہ مرکز خاک ہوئی اور جب زمین پر پہنچے
یہود پر حملہ کیا اور اون شوربختون نے شکست فاش پائی وہب اس واقعہ سے متحیر

وہ متفکر گہر مین آیا اور جو کچھ مشاہدہ کیا تہا اپنی منکوحہ سے بیان کیا اور اوسکو بخدمت
عبدالمطلب بہیجا تا عرض کرے کہ وہب کے ایک کریمہ ہی حجلۂ عزت مین چاہتا ہی کہ اوس
محجوبۂ نقاب عفت کو ساتہہ سلک ازدواج عبداللہ فرزند تمہارے کے منسلک کرے
چنانچہ مادر آمنہ نے صورت واقعہ کو بعرض عبدالمطلب پہنچایا اور وہ چونکہ خوبی
صورت اور پاکیزگی طینت آمنہ جانتے تہے ملتمس وہب کو بحسن قبول متلقی کیا
اور جانبین سے بعد تمہید ما یحتاج سور اور ترتیب اسباب سرور مشغول ہو کر ایک
ساعت مسعود مین کہ زہرہ مشتری سے اکتساب سعادت کرتے تہے زہرہ کو
ساتہہ مشتری ماہ سیما کے قرین کیا کہ یہہ جشن عروسی مکہ شریفہ مین سبب
ماتم ہوا کیونکہ قریب دوسو خواتین شیرین لب شکر گفتار نے سوز عشق اور محنت
مفارقت عبداللہ سے خرمن زندگانی برباد کیا اور بقیہ اہل شوق کہ جنکی اجل
موعود مین تاخیر ہی فراق گلرخسار اوسکے سے مثل ہزار داستان بصد زبان
درد ترجمان سرایندگے کرتی تہین بیت قتل ما خستہ بشمشیر تو تقدیر نبود
ورنہ ہیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود ٭ اور مویدات اس مقال سے قصہ
فاطمہ شامیہ ہی بیان اس مجمل کا یہ تفصیل ہے کہ یہہ ایک حکام دیار شام
کی مخدرہ تہی سراپردہ عصمت مین کہ عالم دلبری مین ساتہہ خورشید خاوری
کے دعوی برابر کرتی بیت بابچہ کمان و بہ گیسو کمند ٭ بالائی وگردار
سرو بلند ٭ اور یہہ دختر عالمہ و ماہرہ جو کہ مضمون کتب الٰہی او صحف
سماوی ہی ہی اور فن کہانت کو بہی جانتی ہی کہ اب وہ وقت ہی کہ حقیقت
خاتم الانبیاء صلب ایک ابنائی عبدالمطلب سے متصف بصفات ہذا منفصل
ہو کر مشیمہ پاک مین قرار پاوی فاطمہ بہ تصور اسکے کہ شاید نسیم عنایت ملک
متعال سے شجرہ آمال اوسکا ساتہہ ثمرہ اقبال کے بار ور ہو وسے باتفاس
دیگر ایم اموال عازم صوب با صواب مکہ متبرکہ ہوئی اور منزل مقصود کو پہنچے
اور طالب دیدار فرحت آثار مطلوب اپنی کے ہوئی تا آنکہ ایکدن اتفاقاً عبداللہ
شکارگاہ سے پہر کر روبروی فرودگاہ اسکی سے گذرے ہرگاہ نظر فاطمہ کی
جمال جہان آرا اسکے پر پڑی ایک شخص دیکہا کہ خورشید رخسار اوسکا ضیاء

بخشش نشان وزرین ہے اور سوای ابن یوسف طلقتی کے اور علامات کہ صحف سابقہ مین مرقوم ہین اوسمین سب موجود ہین لاجرم سراسیمہ و بدحواس ہو کر عنان انتہیب تیز گام اکی پکڑی اور التماس کیا کہ ایک لحظہ تشریف قدوم ارزانی فرمادین چنانچہ انہون نے وسعت خلق سے استدعا اوس پری پیکر کی قبول کی اور اوسکی مجلس کو بنور حضور اپنی منور کیا ملکہ شام نے بعد از اقامت لوازم ضیافت نقاب حجاب درمیان سے اوٹھا کر جو کہ خزانہ خیال مین مخزون رکھتی تھی طبق عرض پر رکھا اور بتصریح عرض کیا کہ مجکو اپنی حبالۂ نکاح مین لاؤ انہون نے جواب دیا کہ اتصال ملکہ اگرچہ موجب مسرت وابتہاج ہی لیکن یہہ امر خطیر بے استجازت و استصواب عبد المطلب کہ مین اونکا تابع فرمان ہون امکان نہین رکہتا۔ فاطمہ نے کہا جو کہ مقتضی وقت ہو بتقدیم پہنچایا چاہیی بعد ازین ہنگام شام جو انہون نے بارگاہ فاطمہ سے مراجعت کی اور اپنی گہر مین آئے بمقتضای قضای ربانی آمنہ کے ساتہہ شبکو ہم بستر ہوئی اور یہہ اوس شب مین حاملہ بارِ امانت ہوئین اور اوس نور جہانتاب نے ناصیہ عبد اللہ سے جدا ہو کر شکم آمنہ مین قرار پکڑا بیت

آنجوان کہ سکندر طلبش مے فرمود * روزی جان خضر گشت خضر شد خوشنود

علی الصباح عبد اللہ عبد المطلب کی خدمت مین گئی اور جو کچہہ کہ فاطمہ سے سنا تہا بعرض پدر بزرگوار پہنچایا اور بسبب وفور رغبت امر تزویج مین مبالغہ کیا اور بعد از اجازت مبتہج و مسرور فاطمہ کے پاس گئی اور حدیث موافقت پدر درباب مناکحت بیان کی قرۃ العین حاکم شام نے اوسوقت بشرہ عبد اللہ کو جو نور نبوت سی بے ضیا دیکہا ایک آہ سرد سینہ پر درد سی کہینچی اور کہا۔

فرد این حسن احوال تو دیگر شدہ * انچہ از اول بدی اکنون نہ

بعد از شرایط استفسار حیا ملکہ شام نے اپنا کام کیا زمام اختیار اپنی ہاتہہ سی دیکر عبد اللہ سے کہا کہ خداوند انامی نہان و آشکارا گواہ ہی کہ باعث اس تگ و دو اور جستجو کا نہ وسوسہ شیطانی تہا اور نہ ہوای نفسانی بلکہ مقصود محض حصول شرف مصاحبت اوس سجاد عقیدی کی تہی کہ محدب فلک الافلاک سی تا مرکز خاک

نمناک جو کہ ہی خیر و شر اور خشک و تر سبب سے واہب خیر اور مفیض جود سے
بطفیل اسکے انکو لباس وجود پہنایا ہی اور مین ہر چند تیرے واسطے باقافلہ
حسرت و الم اپنی دیار کو جاتی ہون لیکن روزگار فرخندہ آثار تیرا ہمیشہ طرب
خرمی مین گذران ہو جیو القصہ اسنے بعد اظہار ما فی الضمیر اور اشارت
بطلوع خورشید فلک مہر عبد اللہ کو وداع کیا اور گردش ایام سے باخاطر
پریشان بجانب شام پہر گئی اور اپنی وطن مین پہنچکر باقی ایام حیات بتاسف
گذرانے اور مثل اسکی حکایات ام قتال خواہر ورقہ بن نوفل سے اور ایک
روایت سی رقیقہ دختر نوفل یا قتیلہ یا لیلی عدویہ کہ اولاد علمای نصاری مین
سے تہی منقول ہے اور بعضون نے وجہ تطبیق ان روایات مختلف مین
یون لکہی ہے کہ عرض نفس مجموع ان سب عورتون سے ہوا تہا اور قبل از
انفصال حقیقت محمد بن عبد اللہ امور عجیبہ و غریبہ مشاہدہ ہوتے تہے کہ کتب
سیر اوپر ناطق ہین اور کہتی ہین آمنہ دامن تربیت وہب بن عبد مناف
مین روزگار گذارتی تہین کہ عبد المطلب نے انکو بنا بر عبد اللہ کے خواستگاری
کی اور ہالہ بنت وہیب کو اپنی واسطے خطبہ فرمایا اور دو نو عقد ایک مجلس مین
منعقد ہوئی اور سید الشہدا حمزہ ہالہ سے وجود مین آئی اور خاتم الانبیا
آمنہ سے متولد ہوئے اور بروایت صحیح پیش از ولادت رسول اللہ عبد اللہ
دیار شام مین گئی اور ہنگام مراجعت اکثر کہتے ہین کہ در وقت توجہ اوس
جانب سے اور بعض کا یہہ عقیدہ کہ جب خرما خرید نیکو مدینہ مین پہنچے وہان ہادم
اللذات بہدم قوایم بنیان قصر وجود انکے مشغول ہوا اور اوس سرا
مین کہ بدار النابغہ موسوم تہی مدفون ہوے مدت عمر انکی پچیس ۲۵ سال
معلوم ایک روایت سی تیس ۳۰ برس اور احوال عبد المطلب کا اہل تحقیق
نے یون لکہا ہی اور انکی وجہ تسمیہ مین اسطرح بیان کیا ہی کہ جب یہہ پیدا
ہوئی تو انکے سر مین سفید بال تہے — اور بعضی کہتے ہین کہ ایک سفید بال سے
زیادہ نہ تہا معلوم شیب یعنی سفیدی ہی اسی جہت سی یہ شیبہ موسوم ہوئی اور
بعد از انکہ سن تمیز پہنچے اہل قوم بسبب اتصاف کثرت محامد انکو شیبۃ الحمد کہنے لگے

کہ حمد و ثنا کرتے تہے خلایق انکے افعال نیک پر اور بعضے کہتی ہین کہ نام
انکا عامر تہا۔ صاحب مواہب لدنیہ کہتا ہی کہ یہہ قول ابن قتیبہ کا ہی اور محمد
شیرازی بہی اس امر پر متفق ہی اور کنیت انکی ابو الحارث باسم بزرگترین اولاد کہ
حارث تہا اور بعضون نے سبب اشتہار انکا عبد المطلب یہہ لکہا ہی کہ باپ انکے
ہاشم بعضی اسفار مین مدینہ مین پہنچی سلمی بنت عمرو بن لبید بنی النجار سے بہی
عقد نکاح مین لا کر بعد از ولادت شیبۃ الحمد بجانب شام گئی اور اوس دیار مین
مریض ہوکر فراش ناتوانی پر پہلو رکہا اور حسرت وطن مالوف سی اس عالم غربت
و کربت مین کہا بیت سفر گزیدم و بشکست عہد قربم * مگر بحیلہ ببینم جمال سلمی را
اور وقت نزاع اپنی بہائی مطلب بن عبد مناف سی فرمایا اَدْرِكْ عَبْدَكَ الَّذِي
فِي يَثْرِب یعنی جناح مرحمت و شفقت حال بندہ پر کہ مدینہ مین رکہتا ہی مبسوط
رکہنا اور قول جمہور اس باب مین یہہ ہی کہ بعد از فوت ہاشم چند مدت کے
بعد ایک شخص کا قریش مین سے مدینہ مین گذر ہوا وہان اوسنے ایک طفل لڑکون
مین دیکہا کہ تیر لگا رہا ہی اور کہتا جاتا ہی أَنَا ابْنُ الهَاشِم اوس شخص نے
مدینہ سے مکہ مین آکر حریم کعبہ مین مطلب سے کہا کہ برادر زادہ تیرا مینے دیکہا ہی
کہ تیر اندازی مین مصروف تہا اور آثار رشد و صلاح صفحہ حال اوسکے پر لایح
و ہویدا تہی لیکن علامات فقر و پریشانی اوسمین اسقدر مشاہدہ کین کہ سبب
پریشانی خاطر ہوا مطلب نے قسم کہائی کہ مین گہر نہین جاونگا جبتک مدینہ مین سے
اپنی بہتیجی کو نہ لے آونگا اوس شخص نے کہا ابہی اسیوقت میرا اونٹ حاضر و
موجود ہی چنانچہ مطلب اوسکے ناقہ پر سوار ہوکر بلے توقف مدینہ کو گئے اور بے
اطلاع اوسکی والدہ اور قرابتیون کے شیبۃ الحمد کو اپنی ساتہہ سوار کر کے
مکہ مین لے آئے لور بنا بر اسکے کہ عبد المطلب جامۂ کہنہ اور فرسودہ اور چرک آلودہ
پہنی ہوئی تہے جو کوئی راہ مین دیکہتا تہا باحتمال بندہ و مملوک کے پوچہتا تہا
کہ یہہ کودک کون شخص ہے مطلب درجواب کہتی تہے کہ یہہ غلام ہے القصہ
جب مطلب اپنی گہر مین پہنچے جامۂ فاخرہ انکو پہنایا اور مجلس قریش مین لاکر
کیفیت حال اور جانے اپنے سے مدینہ مین بطریق استعجال سب کو مطلع کیا

اور بسبب اسکے کہ راہ مین انہون نے آدمیون سے کہا تہا کہ یہہ عبد ہی شیبۃ الحمد نے یہہ عبد المطلب شہرت پائی اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہے کہ انکی صغیر سنی مین انکے باپ ہاشم نے وفات پائی اور مطلب انکے چچانے انکو پرورش اور تربیت کیا اور دستور عرب تہا کہ جو کوئی کسی یتیم کو پرورش کرتا تہا اوس یتیم کو اوسکا غلام کہتے تہے اور لکہا ہی کہ عبد المطلب بجلالت قدر اور حلاوت گفتار اور محاسن افعال اپنی زمانہ مین عدیل نہ رکہتے تہے اسواسطے سلاطین عرب وعجم کے نزدیک نہایت موقر و محترم تہے اور بہت سے اعمال خیر انسے صادر ہوئے از انجملہ ایک حفر چاہ زمزم ہی اور کیفیت مفصل اسکی اسطرح پر ہے کہ زمان نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین یمن قدوم حضرت اسمعیل ع سے آب زمزم نے حریم حرم مین صورت ظہور پایا تہا چنانچہ شرح و بسط قصہ حضرت ابراہیم ع مین بیان ہوچکا ولیکن جس قدر کہ لایق اس مقام کے ہی لکہا جاتا ہی کہ بعضے مردم قبیلہ جرہم نے ہنگام عبور حوالی مکہ بعد از تفحص جریان آب پر اطلاع پائی اور وہان جاکر بدریافت سیر آب جدید از ہجوم جانوران مرور اوس مقام پر گیا کہ جہان چشمہ زمزم جاری تہا اور با جازت ہاجرہ مشروط باین شرط کہ متصرف اس پانی پر بسبیل تملیک نہون قیام پذیر ہوئی چنانچہ رفتہ رفتہ قبیل مین انبوہ خلایق وہان فراہم ہوگئی — منقول ہی کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام نے قوم جرہم مین نشو و نما پاکر انسے وصلت کی اور بعد از چندگاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتہہ بنائی خانہ کعبہ مین اشتغال کیا جب تک کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام زندہ رہی ایالت مکہ اور پیشوائی قبیلہ اور تولیت خانہ کعبہ انکے ساتہہ متعلق رہی اور جب منزل فانی سے بعالم جاودانی خرامان ہوگئے انکی حکومت نے اولاد ثابت پر قرار پایا اور بعد از نقل ثابت بدار سرور چونکہ اولاد اوسکی صغیر السن تہی منصب ایالت بہ مضاض بن عمرو جد مادر فرزند اسمعیل پر منتقل ہوئی اور اعقاب ثابت کہ بحجر تربیت اسکی مین بفراغ بال زندگانی کرتے رہے بعد انقضائی ایام حیات مضاض اور اولاد اوسکے

بطناً بعد بطن سہ پر فرمانروا ہی پر متمکن ہوتے مگر اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام
باوجود حقیت امر حکومت مین اور باوصف شوکت وکثرت بپاد حقوق تربیت
مضاض امور ریاست مین انکے ساتہہ نزاع وخصومت نکرتی تہے ہرگاہ ہجوم اولاد
اسمعیل ع اس مرتبہ کو پہنچا کہ فضائی مخصوصہ مکہ معظمہ مین گنجایش نرہی ناچار حرم سے
باہر گئی اور اطراف دیار عرب مین توطن کیا پس از جلا وطنی انکی ایک مدت
کے بعد قبیلہ جرہم اور احفاد مضاض نے مکہ مین طرح ظلم وفساد اور جور وبیداد
کی ڈالی اور دست تصرف منذورات خانہ کعبہ مین کہ اطراف وجوانب
بلاد سے آتا تہا دراز کیا اور خیانت کرنی اوقات بیت اللہ مین شروع کی
اور اثر تعدی انکا مقیم ومسافر پہنچنے لگا ارذال واشراف قبایل نے کہ
نواحی مکہ اور حوالی حرم مین اقامت رکہتی تہے ہرچند اوس جماعت کو
سرزنش کی مفید نہ پڑی آخر الامر بنو بکر بن عبد مناف بن کنانہ نی کہ اولاد
اسمعیل علیہ السلام مین سی تہا ایک سفیر معہ فرقہ شجاعان عرب قوم جرہم کے پاس
پہنچا خلاصہ پیغام یہہ کہ ہم قبل ازین بنا بر حسن معاش اور ملاحظہ صلۂ رحم
درباب حکومت کہ بحسب ارث واستحقاق ہمکو پہنچتا ہی مضایقہ کرتے تہے تمنے
اوس طریق مستقیم آبا واجداد سی منحرف ہوکر جور واعتساف کہ سب دیکہتے
ہین اور کل مذاہب مین اور ہر جگہہ مذموم ہی بتخصیص مکہ شریفہ مین اپنا شعار
کیا ہی اب بہتر اور مناسب یہہ ہی کہ دیار تہامہ سے نکل کر جہان جاہو توطن —
اختیار کرو قوم جرہم نے اول عذر کیا اور بدستور سابق اپنی افعال ناشایستہ
پر اڑی رہی بلکہ بجنگ پیش آئی جب ملاحظہ کیا کہ مقاومت بنو بکر انکی حد کے
ساتہہ ہی طالب صلح ہوئی اور بعد از آمد وشد سفیر اس امر پر اقرار کیا
کہ سب قوم جرہم سرحد مکہ سے باہر نکل جاوے سرداران قبیلہ عمرو بن حارث
کو ہنگام وداع حکومت حسد دامنگیر ہوا اور حجر اسود کو رکن سے اوکہیڑا اور
صورت آہو برہ طلا کہ ایک نے ملوک عجم مین سے برسم ہدیہ خانہ کعبہ مین بہیجی تہے
معہ چند دستہ سلاح کے کعبہ مین سے نکالکر چاہ زمزم مین مدفون کیے اور اسکو
مسدود کیا اور سطح زمین ہموار بنا دیا کہ چشمۂ آب زمزم مثل آب حیوان نظر سی

غایب ہوا اور تا زمان عبد المطلب اسی وتیرہ پر خاک تیرہ سے انباشتہ رہا اور
چونکہ اوس گروہ مین سے کہ جنکے وقت مین انسداد چاہ ہوا تھا کوئی زندہ نرہا
بلکہ چند پشت اوپر گذر گئی تو مردم عہد عبد المطلب کو نام ہی اوسکا معلوم نتہا مقام
کا تو کیا ذکر ہی ولیکن جب قریب ہوا کہ چشمہ ہدایت محمدی علیہ التحیۃ والسلام ریاض
آمال تشنگان بادیہ غوایت کو سیراب کرے عبد المطلب نے خواب مین دیکھا کہ کوئی
قایل کہتا ہی بیر زمزم کے کندہ کرنے مین مشغول ہو عبد المطلب نے اوس شخص
سے پوچھا کہ زمزم کے کیا معنے ہین اتنے مین انکی آنکھہ کھل گئی اور یہہ خواب
سے اونہہ کر بحر اندیشہ مین غوطہ زن ہوتے کہ آیا مقصود حفر زمزم سے کیا ہی
تا آنکہ دوبارہ خواب مین ایک شخص نے انسے کہا کہ زمزم ایک خاک پر آب
ہی کہ برکت قدم جبرئیل سے ہوکر آبخور اسمعیل علیہ السلام اور اوسکے اتباع کا رہا
ہی عبد المطلب بیدار ہوئی اور کہا الٰہی یہہ خواب مجھپر مکشوف فرما پہر ہاتف
غیبی نے تیسری بار خواب مین علامات موضع [illegible] کو مشروحاً انسے بیان کیا
تفصیل اس اجمال کی یہہ کہ عبد المطلب سے کہا کہ موضع چاہ زمزم قریب بت صنم
قریش ہی کہ اوسکو اساف و نائلہ کہتے ہین اور کل جب ایک کلاغ طوق
سا پیہ ایسے رنگون کے آوے اور منقار زمین پر مارے اور وہان آشیانہ مور
ظاہر ہووے اوس مقام کو کندہ کرنا چاہیے دوسری روز علی الصباح عبد المطلب
محل معہود پر گئے اور منتظر لطیفہ غیبی رہے کہ ناگاہ ایک کلاغ ویسی ہی رنگ
و صورت کا ظاہر ہوا اور جس طرح سے کہ خواب مین دیکھا تھا اوسنے اون
دو بتونکے نزدیک منقار سے زمین کھودی اور وہان آشیانہ مورچہ ظاہر
ہوا عبد المطلب نے اپنی فرزند کے ساتھہ کہ اوس زمانہ مین وہی ایک بیٹا تھا چاہ کے
کندہ کرنے مین مصروف ہوئے اور ہر چند قریش نے منازعت کی اور یہ مخالفت
پیش آئے کہ چاہ متصل اصنام حفر ہونے پاوی کچھہ موثر نہوا اور تائید الٰہی سی عبد المطلب
ہی اوس قوم پر غالب آئی اور اوسدن انہون نے نذر کی کہ بعد از حصول ثمرہ مقصود
بستان مطلوب سے اگر حضرت واہب بی منت دس پسر مجھکو کرامت فرماوے
تو ایک کو اونمین سے بموافقت اپنی جد خلیل الرحمن کے اوسکی راہ مین قربان کرون

القصہ بعد از جد و جہد بسیار چاہ قدیم ظاہر و نمودار ہوا اور جو کچھہ سردار قبیلہ
جرہم نے وہان دفن کیا تہا انکے ہاتہہ آیا قریش نے اس حال پر مطلع ہو کر انسی
کہا کہ اس عطیہ بارز جہند مین سے ہماری حقیت مقرر کرو کسواسطے کہ ہمنی سنا ہی
کہ منافع اس چاہ کے زمان سابق مین ہمارے اور تمہارے جد بزرگوار اسمعیل ع
پیغمبر کے ساتہہ تعلق رکہتے تہے انہون نے اس امر سے انکار کیا اور کہا یہہ چاہ
وقف بیت الحرام ہی اور یہہ دفینہ مینے اپنی قوت بازو سی نکالا ہی اس دولت
خداداد کا کوئی مستحق نہین ہی الا عذر مقبول افراط طمع نفسانی سے اونکو مقبول
نہوا اور اونہون نے طلب مال مین اس مرتبہ خصومت کی کہ ہم بہ نزاع منجر ہوا
اور آخرکار اس طور پر قرار پایا کہ اس مال کو کاہنہ بنت سعد بن ہذیم کے
پاس کہ حدود شام مین وارد ہی لیجاوین تاوہ انکے درمیان براستی حکم فرماوے
کسواسطے کہ اوس زمانہ مین جسکو کوئی مشکل درپیش آتی تہی وہ اوسکی رائے
دوربین پر عرض کرتا تہا اور جو وہ تجویز کرتی تہی فرط اعتقاد سے بخوشی
مان لیتا تہا بنابرین عبد المطلب اور تمامی صنادید قریش نے اوس طرف
توجہہ کی اکثر منازل اوس راہ مین کہ آب وکاہ نہ تہا عبد المطلب مانند معدہ
گرسنہ کہ آب ونان سے خالی ہو وے طی مسافت کرتے تہے ایکدن تشنگی
انپر اور انکے اتباع پر غالب ہوئی یہہ بقدر طاقت وتوان صبر کیا کئی اور جب
کار باضطراب پہنچا منازعون سے قدری آب چاہا اونہون نے آبروی مروت
خاک پر گرا کر جواب سرد دیا خلاصہ جواب اونکا یہہ کہ اگر ہم تجکو پانی دیوین شاید کہ اس
بیابان مین تیری طرح عذاب تشنگی مین مبتلا ہو وین انکو اس جواب تلخ سی تلف
جان شیرین یقین ہوا ناگزیر چاہا کہ مراجعت بوطن کرین جب اپنا ناقہ اوٹہایا
دیکہا کہ دریای رحمت ایزدی موج مین آیا اور زیر قدم شتر چشمہ آب خوشگوار
کہ لطافت وعذوبت مین آبحیات اور دریای فرات پر طعنہ زن تہا ظاہر ہوا —
عبد المطلب نے شکر ملک وہاب ادا کیا تا انکہ مجموع ظروف اپنی اوس پانی سی کہ ہر قطرہ
اونمین سے لولوی آبدار عمان پر ترجیح رکہتا تہا مملو کئی اور مخالفوں سی کہا کہ اپنا پانی
جو حرارت آفتاب سی گرم ہو گیا ہی گرا دو اور اس چشمہ سے کہ عنایت حق سے ہے اور

تازہ ہی بقدر احتیاج پہر لو قریش نے جب یہہ صورت برای العین مشاہدہ کی آنسو
آنکہوں مین بہر لائے اور کہا آفرینندہ آب و خاک اور پروردگار انجم و افلاک نے کہ
حاکم عادل ہی ہمارے اور تیرے درمیان مین حکم فرمایا اب ہمکو تیرے ساتھہ کچھہ خصومت
اور تنازع نہین ہی اب التماس یہہ ہی کہ بمقام بااکرام اپنے معاودت فرمائی
کہ آیندہ سلوک ہمارا بجا اطاعت و انقیاد تمہارے ہوگا اور جو سہو اور غلطی
کہ ہمسے بہ نسبت تمہارے وقوعمین آئی ہی معاف فرماؤ عبد المطلب نے اوس سفر
خیریت اثر سی بخوشی و خرمی مراجعت کی اور نظر خلایق مین جاہ و شرف انکا نسبت
بزمان سابق مضاعف ہوا اور امر حکومت و ایالت مکہ بتجدید انپر مقرر ہوا
اور بعضے کہتے ہین کہ جب چاہ زمزم ظاہر ہوا آہوبرہ طلا اور اسلحہ کہ حارث
بن عمرو جرہمی نے اوس مقام مین دفن کیا تہا تصرف عبد المطلب مین آئے
اور قریش نے اپنا حصہ طلب کیا عبد المطلب نے درجواب کہا باوجود اس امر کے کہ حفر
چاہ زمزم مین تمنے میری مدد نکی بلکہ تمہاری طرف سی ممانعت قوی اس باب مین
تمسے صادر ہوئے مینے بجہت ملاحظہ خاطر ہا اس باب مین بمقتضای قرعہ کہ انکے درمیان
میں متعارف تہا عمل کیا قریش نے اس معنی پر راضی ہوکر اموال کو دو قسم کیا
آہوبرہ کو بخانہ کعبہ متعلق کیا اور اسلحہ بعبد المطلب حوالہ ہوئے انہون نے
بنابر زینت آہوبرہ کو بدستور سابق خانہ کعبہ کے دروازی پر لٹکا دیا کہ وہ غزال
کعبہ مشہور ہے اور اسلحہ کو بیچ کر باحتیاج ضروری مین صرف کیا چنانچہ ایک مدت
تک وہان وہ صورت طلائی لٹکی رہی تا آنکہ ایک شب باتفاق ابولہب وہ دونو
آہوبرہ لیکر تجار کے ہاتہہ بیچڈالے چنانچہ یہہ قضیہ مشروحا اپنی مقام مین مذکور ہوگا
بہرحال جب اولاد عبد المطلب نے مرتبہ احاد سی تجاوز کیا اور بعدد عشرات پہنچے
انہون نے چاہا کہ بوفائی نذر مشغول ہووین اور قرعہ ڈالکر ایک فرزند اپنی اولاد
میں سے قربان کرین جس طرح سے کہ عرب کی اوس زمانہ مین عادت تہی بعد از استرضا
فرزندان انکے درمیان مین قرعہ ڈالا چنانچہ قرعہ بنام عبد اللہ پڑا باپ نے قصد قربان
انکا کیا اور یہہ فرزند سعادتمند بہی اس امر پر راضی ہوا لیکن بنی مخزوم کہ خویشان
مادری عبد اللہ تہی عبد المطلب کو اس حرکت سے مانع آئی اور عبد المطلب نے صورت

واقعہ مفصلہ رای مشکل کشائی کاہنہ سجاع نام پر کہ شیوہ کہانت مین در اقبال عدیل و نظیر اوسکا نہ تہا موقوف رکہا اور جب اوس سے یہہ ماجرا کہا اوسنے جواب دیا کہ دیت ایک آدمی کی تمہاری قوم مین کیا ہی عبد المطلب نے کہا دس اونٹ سجاع نے کہا دس اونٹون اور فرزند کے درمیان مین قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر پڑے فبہا والا دس دس اونٹ مکرر پر قرعہ ڈالو اور دیکھو مصرع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون * عبد المطلب نے بموجب فرمودہ اوسکے عمل کیا اول قرعہ بنام عبد اللہ نکلا تا آنکہ تعداد اشتر سو عدد تک پہنچی اوسوقت بنام اونٹون کے برآمد ہوا اور عبد اللہ نے اوس مہلکہ سے نجات پائی اور حیلہ اتفاقات سی یہہ ہی کہ دیت احرار شریعت حضرت احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم مین اسیقدر دیت انسان مقرر ہوئی اور منجملہ غرائبات سی یہہ ہی کہ تفسیر عزیزی اور شواہد النبوۃ اور روضۃ الصفا وغیرہ کتب معتبرہ مین لکہا ہی کہ جب ابرہہ ولایت یمن پر مستولی ہوا اوسنے ارادہ تخریب رہا یائی مکہ معظمہ کیا اور موسم حج مین جو انکو ادائی مناسک مین مصروف دیکہا اسکو حمیت جاہلیت مذہب دامنگیر حال ہوئی اور تعظیم خانہ کعبہ پر حسد لگیا چنانچہ اسکی رائی سست تر بیت عنکبوت سے تہی اسیر مقتضی ہوئی کہ برابر خانہ کعبہ ایک کنیسا بناوے تا کوئی شخص بطواف و زیارت خانہ کعبہ مرتکب ہووی اور اوسی خانہ نو احداث کی پرستش کیا کرے بنا بران بنایان مبانی ولایت اپنی طلب کر کے حکم کیا کہ جلد شہر صنعا مین تعمیر کرین انہون نے بغایت تکلف و تزئین بمرتبہ کہ دیدہ سپہر برین نے روئی زمین پر ویسی بنا کم دیکہی ہو بنائی اور نقاشان شیرین کار نے سقف و جدار اوس عمارت رفیع کو بہ نقوش غریب اور صور بدیع آراستہ کیا اور بعد از اتمام اوس عمارت کے عرضداشت بپایہ سریر نجاشی ملک حبشہ ارسال کی کیونکہ اوس زمانہ مین حکام دیار یمن تابع ملوک حبشہ تہی ــ مضمون عرضداشت یہہ کہ مینے ایک ایسا کنیسہ بنایا ہی تا مطاف حجاج و زوار حدود دیارے اور رجائی واثق کہ مثوبات اوسکے بعاجل و آجل روزگار فرخندہ آثار بادشاہ کو متواصل ہووے ــ نجاشی نے بہی یہہ امر پسند کیا اور مجاز اوسکی تعظیم پر گردانا چنانچہ ابرہہ نے خلایق کو پرستش کنیسہ پر کہ اوسکا قلیس نام

سکہا تہا دعوت تمام شروع کی اور اطراف بلاد سی طوایف عباد بعضی بنابر تقرب بادشاہ اور بعضی جہۃ تفریح بمعاینۂ ایسی خانۂ زرکار کے صنعا مین آئی اور جب یہہ خبر بلاد عرب مین شایع ہوئی نفیل نامی کہ بنی کنانہ مین سے تہا اسکو تعصب دینی دامنگیر حال ہوا اوسنے محافظان کنیسہ سے بہ بہانہ اسکے کہ مینی نذر کی ہی کہ ایک رات اور دن اس مقام متبرک مین بعبادت قیام کرون اجازت شب باشی حاصل کی اور نگاہبانون نے اسکو تمام شب تنہا اوس کنیسہ مین چہوڑکر دروازہ مقفل کردیا اور اپنی گہر چلے گئے نفیل نے اوس رات دوائی مسہل پیکر بفراغ بال در و دیوار اوس گہر کو اپنی بول و براز سے اندودہ و آلودہ کیا اور منتظر فتح الباب رہا ہر گاہ اُنہون نے بدستور معہود سحرگاہ در کنیسہ وا کیا نفیل نے مانند تیر کمان سے گریز کی اور وہ لوگ اوس مقام باتوقیر کو آلودہ نجاست دیکہکر نہایت آزردہ ہوئے اور ابرہہ یہہ خبر سنکر آشفتہ ہوا اور چاہا کہ اس حرکت کے عوض مین خانہ کعبہ کی ہتک حرمت کری اسی اندیشہ مین تہا کہ ایک اور نیا گل کہلا یعنی ایک قافلہ بازرگانان حرم مین سے اوس شہر کے متصل شب باش فروکش ہوا وقت صباح کہ ارادہ کوچ مصمم تہا اونہین سے کسینے آگ روشن کی اتفاقاً اودہر کو ہوا تند چلی اور اوس گہر کو آگ لگ گئی اور تمام لباس و زیور تہکا اور فرش و فروش اوس مکان کا جل گیا اور دہوئین نے نقشہای رنگین اوسکے تیرہ و تار کردیئی مردم قافلہ اس حرکت سی خوفناک ہوکر بہاگے بادشاہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر کمال غضبناک ہوا اور کہا کہ یہہ حرکت مخصوص نتایج طبیعت عرب سے ہی لاجرم فرط غضب سی قسم کہائی کہ تو ہہی کہ اس سے بدتر خانہ کعبہ کو خراب کرون اور اسپر اپنا عزم مصمم کرکے باحضار لشکر حکم دیا اور قاصد نجاشی کے پاس بہیجکر صورت حادثہ اور عزیمت اپنی سے اعلام کیا اور اور فیل سفید کو کہ گویا مجسم تہا ظفر و نصرت سی مسمی بہ محمود پادشاہ سی طلب کیا اور وہ ہاتہی بغایت سفید و بلند تہا فرد بلون ابر و بسیر صبا و رفعت چرخ ٭ بشکل کوہ و محل زمین و فعل زمان ٭ اور بیاض اوسکی بمرتبہ کہ مشاہدہ اوسکی سے نور بصر متفرق ہوتا تہا کہ جمعیت اوسکی سراپردہ دیدہ مین محال معلوم

ہوئی ہی اور رفعت اوسکی بدرجہ کہ قوت باصرہ آئینہ زانوسی تجاوز کرگئی ہی
نجاشی نے ملتمس ابرہہ بہ دل رکہکر محمود کو معہ چند زنجیر فیل دیگر کوہ پیکر عفریت
منظر روانہ کیا اور من بعد ابرہہ با مردان صف شکن اور یلان مرد افکن ولایت
یمن سے متوجہ جانب مکہ ہوا لیکن دو بادشاہ جلیل القدر اس عزیمت نامبارک
پر بالشکر گران بقصد مدافعہ و محاربہ اسکے روانہ ہوئے چنانچہ بعد از تلاقی طرفین
جانبین نے بہ تسویہ صفوف قیام کیا اور نایرہ جنگ و جدال نے باہم کر اشتعال
پایا اور بالآخرہ ابرہہ غالب آیا اور وہ دونو بادشاہ چنگال تقدیر اسکی مین
دستگیر ہوئی اور ابرہہ نے بنا بر قتل انکے حکم دیا ان دونون نے بتضرع و زاری
کہا اگر بادشاہ ہمارے سر خون سی درگذرے مدت عمر شرایط بندگی بتقدیم پہنچائینگے
ابرہہ نے انکا خون بخشا اور حکم دیا کہ انکو باطوق و زنجیر زندہ محبوس رکہیں اور
آپ بولایت حجاز اگر بقیۃ السیف کو تاخت و تاراج کیا اور مراعی او مواشی اور
نواحی و حواشی انکے سب لوٹ لئی چنانچہ اونمین سے دو سو اونٹ عبد المطلب کے
لوٹی ایک جماعت نے قبایل عرب مین سے چاہا کہ بہ مخالفت پیش آوین لیکن جب دیکہا
کہ تیر تدبیر ہدف مراد پر نہین لگنے کا ناچار سپر مقاومت ڈالدی اس اثنا مین
ابرہہ نے بعد رہائی حمیر کو بطریق سفیر قریش کے پاس بہیجا محصل رسالت یہہ کہ مین
اس ولایت مین بجنگ و قتال نہین آیا ہون بلکہ غرض انہدام کعبہ ہی اگر تم بہی
بمحاربہ مایل ہو ساز و سامان اوسکا مہیا ہی اور حناطہ ہمراہ حمیر کیا اور کہا کہ اگر
قریش ارادہ مصالحت رکہین سرداران قوم کو لے آنا چنانچہ حناطہ نے مکہ مین
آنکر ابرہہ کا پیغام انکو پہنچایا اور قریش کو در مقام صلح پاکر عبد المطلب کو اپنی
ساتہہ لشکر مین لایا انہون نے بنا بر دوستی محبت کے کہ اون دونونکے ساتہہ رکہتی تہی
اونسے ملکر اپنی خبریات مین استعلام کیا اون دو نفر نے کہا کہ ہم صحبت بادشاہ
سے دور ہین لیکن اوسکے مقربونمین ایک انیس نامی ہی اگر مصلحت ہو تو تمہاری
اوس سے سفارش کردوین تا شمہ فضایل حمیدہ اور شمایل پسندیدہ تمہارے بادشاہ
کے کان تک پہنچادیوے عبد المطلب کہ خود طالب اس امر کے تہتے کہا بہتر القصہ انیس نے
بموجب سفارش کچہہ درباب علو مراتب اور سمو مناقب عبد المطلب بادشاہ سے

انکی تقریب کرکے رخصت ملاقات حاصل کی اور انکو اوسکی مجلس مین لیگیا عبد
المطلب مرد بلند بالا خوب منظر شکوہ مند تہی جب نظر ابرہہ کی انپر پڑی اور آیات مجد وجلال
انکی ناصیہ مین مشاہدہ کیں تخت پر سی اوتر بیٹہا اور عبد المطلب کو اپنی پہلو مین بٹہایا
اور بنا بر اسکے کہ زبان عربی کا فہم نرکہتا تہا ایک ترجمان انکے درمیان ہمزبان ہوا اور
جانبین سے حکایت مین مصروف ہوئی ابرہہ عبد المطلب پر ایسا شیفتہ و فریفتہ
ہوا کہ اسنے اپنی دلمین قرار دیا کہ اگر درباب خانہ کعبہ شفیع ہووین تو اوسکی خرابی
ہی موقوف کر بیٹہے اور اپنی مملکت کو پہر جاوی لیکن عبد المطلب نے اوسوقت اپنی
اونٹ کہ لشکری اونکو تاراج لیگئی تہے ابرہہ سی طلب کیئے اور مطلق ذکر خانہ کعبہ کا
نکیا ابرہہ انکی اس التماس سے ایسا رنجیدہ ہوا کہ عنان شکیب اوسکے ہاتہہ سے
نکل گئی اور بر سبیل عتاب عبد المطلب سے کہا کہ تو سید اور سرور قریش کا ہی
اور شرف عرب بتخصیص قریش کا وجود خانہ کعبہ سے ہی اور مین آیا ہون
صرف واسطے خرابی اس مقام کے اور تمنی کچہہ ہی اس باب مین نکہا محض بنا بر
واپسی چند شتر کہ قیمت انکی میزان خرد مین چندان گران نہین ہی مبالغہ کیا
یہہ امر تم جیسے آدمی سے نہایت غریب و بدیع ہی انہون نے جواب دیا کہ
اس گہر کا خداوند توانا اور بینا اور دانا ہی کہ محافظت اسکی کرتا ہی اور
جز خدا اسے نگاہ مین رکہتا ہی مین خداوند چند شتر ہون سو مانگتا ہون فرد

	من از کجا و سخن ملک و مملکت زکجا		بہ بیت من نرسد مفاعیل فاعلات نمود	

ابرہہ نے انکے اونٹ دلوا دیئی اور عبد المطلب نے حدیث الحق احمد زبان پر
لاکر مراجعت کی اور اشارہ کیا کہ اہل حرم سب متفرق ہوگئی اور بعضی اطراف کوہستان
مین جا چہپی اور آپ انہون نے اگر مسجد الحرام مین در کعبہ کو پکڑ لیا اور بحفظ بنا جات
اور رفع حاجات اشتغال کیا اور شر شریران بد خصال سے پناہ بحضرت
بادشاہ ذو الجلال چاہی کہ اثنائی اس حال مین ناگاہ انکی نگاہ طیر ابابیل
پر پڑی کہ بتعجیل تمام جدہ کی طرف سے کہ متصل بندر دریائے شور اور سمت
عرب ملک کے واقع ہی جوق جوق اور فوج فوج بجانب اصحاب فیل چلے جاتے
ہین اور بعضی کہتے ہین کہ وہ جانور سبز رنگ تہے اور بعضے روایت

کرتے ہین کہ سیاہ رنگ با گردنہای سبز تہے اور مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ اون
جانورونکی منقار زرد تہین مثال مرغ کے اور پنجے اونکے مانند کتون کے اور سر اونکے
شبیہ بہیڑیون جیسے اور بعضے کہتی ہین کہ وہ جانور سبز تہی با منقار بای
زردہ ہر ایک چمگادڑ سے چہوٹا اور پڑی سی بڑا کہ کسینی ویسی جانور کبہی نہ دیکہے
تہے اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکہا ہی کہ چمگادڑ جیسے تہے سر اونکا
مثل سر مرغ لیکن کف دست اونکے کتی جیسے اور بعضے کہتے ہین کہ سفید تہی لیکن
چونکہ کلام اللہ ناطق ہی کہ یہ بات پر کہ ابابیل تہے اسمین شک نہین کہ یہ جانور غیر
چمگادڑ ہے جسکو عرف اطبا مین خطاف بضم خا معجمہ اور طا مہملہ مشدد کہتی
ہین اور عربی اوسکی ابابیل ہی ـ عبد المطلب بمجرد رویت ان طیور کے بہ نشاط
و سرور بعد از شرع نیاز بدرگاہ ملک کارساز جانب کوہ حرا راہی ہوے اور اکثر
صناد ید قریش انکے گہر مین جا کر چہپ رہے القصہ وہ طایر زرین بال ہنگام
صبح افق شرق سے طالع ہو کر بصوب ولایت نیمروز طیران مین آئے اور فیل
گردون نے جہت قلع و قمع شجرہ روضہ حیات مخالفان خرطوم انتقام امراز کی صبحکو
بحکم ابرہہ ہاتیونکو بلباس ہای ملون آراستہ کرکے اور محمود کو سب فیلون پر مقدم
رکہکر روان ہوے اور لشکریان بعید سوار ہو کر مثل دریای جوشان حرکت مین آئے
فیل محمود نام با محمدت انجام حوالی بیت الحرام مین دور تر کہڑا ہو رہا اور بعضے
کہتے ہین کہ اسنے اوسوقت بسمت خانہ کعبہ سجدہ بہی کیا ہر چند فیلبانون نے تحریک
افیال مین حیلہ گری کی مگر اول فیل محمود نے اصلا حرکت نکی اور اوسکے نہ بڑہنے اور
اوس جگہہ پہ اڑی رہنے سے کسی ہاتہی نے حرکت نکی اور سوای جانب کعبہ
جسطرف کو اشارہ کرتے تہے وہ دوڑ جاتی تہے ـ اسی اثنا مین لشکر الٰہی کہ
عبارت طیر ابابیل سے تہی پیدا ہوے اور ہر جانور کے پاس ایک سنگ گل خشک سی
چونچ مین اور دو سنگ دیگر ویسی ہی دو نو پنجون مین کہ ہر سنگ پر اون سنگ لونکا
نام بہ کلک قدرت لکہا ہوا تہا اور کہتی ہین کہ وہ سنگریزی مسور کی دال کے
برابر اور چنی سے چہوٹے تہے جب وہ جانور بمحاذات لشکر ابرہہ پہنچے انکو سنگ
باران کیا [illegible]

سر پر آیا اوسکے سوا رخ مقصد سے روان ہوا اور مجموع لشکریان سمہ چہار پایان
ہوائی محمود کے بقہر الہی اور غضب بادشاہی جل ذکرہ گرفتار اجل ہوکر واصل
جہنم ہوئی اور ابرہہ اگرچہ اوس سفر سے بہاگا لیکن اونہین چند روز مین نزع روح
اوسکا بچنگال عقاب موت گرفتار ہوا اور صورت واقعہ اسکی یون لکہی ہے
کہ اوسکو وہ ہولناک مین یہہ اپنی لشکرگاہ سے الگ ہوکر باستعجال تمام بجانب
حبشہ روان ہوا اور ایک طیر اون طیور مین سے طوق ملازمت اوسکا اپنی
گردن مین ڈالکر عقب اوس خون گرفتہ کے باہر آیا لمودراہ مین ایک مصیبت
ابرہہ پر مستولی ہوا چنانچہ دست قضا کہ بمحوای کریمہ آیۃ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ
اَیْدِیْہِمْ اسپر ناظر ہی اوسکی اونگلیون کے بند جدا ہوگئی اور وہ نہ مردہ اور نہ زندہ
حبشہ مین پہنچکر بپایہ سریر نجاشی حاضر ہوا اور سرگذشت لشکر اور حکایت طیور
غیب بادشاہ سے بیان کرنے لگا اور وہ استماع اس خبر سے مقام تحیر اور تعجب
مین تہا کہ ناگاہ اوس جانور نے ابرہہ کے سرپر وہ سنگریزہ چہوڑدیا اور ابرہہ بہی
فی الفور اپنی یاروں سے ملحق ہوا اور کچہ اوسکا حیلہ و مکر کہ ضمن قرار مقام نزول
عذاب سی اسباب مخلصی بنا سمجہا تہا موثر نہ پڑا بلکہ باعث مذمت و خواری زیادہ
ہوا جیسا کہ خدا تعالی نے بیچ سورہ فیل کے تفصیل فرمایا ہی آیۃ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ
فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ط ۱ مانند یکہا تونی ای محمد کہ کیا کیا رب تیری نے
ساتہہ صاحبان فیل کے — یعنی ساتہہ اوس لشکر کے کہ فیل کو آگے کیے بنا بر ہدم
خانہ کعبہ کے لاتی ہے اور لفظ دیکہنی مین اسطرف اشارا ہی کہ واقعہ قبل اساس
تیری نبوت کا ہی او منظور دکہانے اس کرشمہ سے اثبات پیغمبری تیری کا ہی گویا
ربوبیت الہی کہ تیری حق مین [illegible] دل ہی [illegible] یعنی احسان رب سے نازل فرمائی اور
جو کہ تجکو اتفاق پڑیگا کہ بیچہ [illegible] ایسی کشتی کرنیگا کوئی مخالفت [illegible] احمق
سمی دشمنی آوی گی آیۃ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَہُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۲ آیا نگردانا کہ بد
اندیشونکو بیچ گمراہی اور بیجا چلنے کے — یعنی تعمیر خانہ نو احداث مقابل خانہ کعبہ کے
اور حکم کرنا رعایا کو کہ اوس گہر کا طواف کرین کہ ایک تدبیر تہی بغایت قوی ابطال حرمت
اس خانہ معظم مین لیکن وہ سب رایگان گئی اور خفت بخفت اونکو حاصل زیادہ

ہوئی اور ہر چند عقلا کو ضایع ہونے سی اہل ابہی مین عبرت کافی حاصل ہوتی ہی
مگر جو کہ وہ عقل سلیم رکہتی ہے واسطے تنبیہ انکے عقوبت شدید آسمان سے
انکو نصیب ہوئی چنانچہ فرمانے ہین آیۃ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ
اور بہیجا ابر مرغان پرندہ کو کہ جوق جوق آتے تہے۔ لفظ ابابیل اصل لغت
مین بمعنی جوق جوق ہی اور واحد اسکا مستعمل نہین ہی بقیاس معلوم ہوتا ہی کہ واحد
اسکا ابیل یا ابول یا ابال ہی اور عرف مین اس لفظ کو اس جانور پر کہ جانوران
نبی الصورت اسکے سنگ لئی ہوئے آتی تہے اطلاق کرتے ہین اور جو کہ اصحاب فیل
نے قوی ترین حیوانات کو کہ ہاتی ہی بنا بر ہدم خانہ کعبہ قرار دیا تہا تو منتقم حقیقی
نے انکے جواب مین جانوران کوچک و ناتوان کو بہ ضعف سلاح کہ سنگریزہ
خورد تہی مسلط فرمایا تا لوگ جانین کہ تایید الہی اضعف مخلوقات اقوی موجودات
کو زیر کرتے ہین اور بدون تایید اوسکے قوی ترین مخلوقات کی قوت کچہہ کام نہین
آتی آیۃ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ مارتی تہے وہ جانور لشکر یونکو سات
پتہرون کے کہ جنس سجیل سے تہے اور سجیل معرب سنگیل ہی یعنی وہ خاک اور مٹی
کہ متحجر ہو کر بشکل سنگ ہو جاوے کہ جسکو ہندی مین کہنگر کہتی ہین اور جوق جوق نازل
کرنے ان جانورون مین حکمت تہی کیونکہ یہہ مقدر تہا کہ بعد از سنگ اندازی مردم
لشکر متفرق ہو کر باطراف و جوانب فرار کرینگے ناچار جانور بہی متفرق و پراگندہ
ہو گئیں تا ہر دار یکہ بالای اونکے پرواز کریگے تو کوئی انمین سے کہین چہپ
نہین سکیگا اور تاثیران سنگریزہائی خورد کی اسقدر اونکے بدن مین پیدا
ہوئی کہ بیان اوسکا اس آیت مین ہی آیۃ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ
پس کردانا لشکریونکو مانند کاہ خوردہ شدہ یعنی مثل اوس کاہ کے کہ جسکو دواب
کہاتے ہین اور آخر باقی رہتی ہے اور کنایہ تفرق اجزائی بدن سے بحدیکہ شکل و
بدن تمام رہا اور یہہ تاثیر بہی جملہ خوارق عادات سی ہی یا اون سنگریزون مین
ایک ایسا سبب مخلوق ہوا تہا کہ بمجرد پہنچنے کے بدن پر اجزائی جسم پاش
پاش ہو جاتے تہے اور یبس اور خشکی اس درجہ سرایت کرتی تہی کہ تماسک و
التصاق اعضا بالکلیہ زایل ہوتا تہا اور یہہ قصہ نمونہ تہا مصوبات الہی سے اور مشتمل

تہا چند خوارق عادات پر پہلی یہہ کہ اون ہاتہیونکا آنا اور قریب مکہ کے بیجانا اور
دوسرے ایسے جانور ساتہہ کثرت اور ہجوم کے طرف دریا شور سے کہ عجیب طائر
جائی بود و باش اونکی تہی اور بعد اس واقعہ کے بہی اون جانوروں کو کسی نے دیکہا
تیسرے لانا اون سنگریزوں کا کہ معدن بہی اونکا معلوم نہین چوتہے
یہہ تاثیر قوی کہ اون کنکریون مین عطا کی تہی اور اہل تحقیق نے مرقوم کیا ہی کہ وہ
حجارہ ابابیل بنا بر عبرت و استعجاب اکثر اہل قریش نے رکہہ چہوڑے تہے اور
تا زمان بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ بعد وفات اکثر اصحاب
کی نظر سے گذری تہے اور چونکہ مرسوم عرب یہہ تہا کہ جس سال مین کوئی واقعہ عظیم
ظہور مین آتا تہا ابتدائی تاریخ اوس سے مقرر کرتی تہے تو اس برس کا نام عرف اعراب
مین عام الفیل مشہور ہوا اور جمہور اہل مکہ اور تواریخ اس امر پر ہین کہ سانحہ اصحاب
فیل پچپن یا چالیس روز پہلے ولادت باسعادت آنحضرت سے ظہور مین آیا اور حق
تعالی نے برکت مقدم حضرت سے بلیہ اصحاب فیل مکہ اور اہالی اوس مقام سے دفع
فرمائی اور جملہ علمائ اس معنی کو داخل علامات نبوت آنحضرت جانتی ہین اور
ایک محتمل یہہ ہی کہ قصہ اصحاب فیل اور تولد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبرس مین واقع
ہوا اور بعضی کہتی ہین کہ تیس برس بعد ظہور مین آیا اور ایک جماعت کے نزدیک
چالیس برس پہلے ولادت حضرت سے یہہ حادثہ واقع ہوا تہا لیکن آخر کی تینون قول
ضعیف ہین اور قول اول صحیح ہی واللہ اعلم روایت کرتے ہین کہ جب اس
واقعہ عظمی سے کہ اصحاب فیل پر نازل ہوا قریش نے قلہ جبال حرا سے ہر چند
نظر بجانب آسمان کی اور دیدہای دوربین سے مشاہدہ طیور کیا کچہہ نظر نہ آیا
بنا برین چاہا کہ بہیات اجتماعی اوس جانب توجہ کرین اور عبدالمطلب نے کہ مبادی احوال
و خواتیم اعمال ملاحظہ کر چکے تہے بنا بر کسی مصلحت کے تسکین قریش کی اور کہا کہ شاید
ابرہہ کی خیال مین آوی کہ سکون انکا مستلزم حیلہ ہووے کہ اونسے ضرر ہمکو لاحق ہووے
اور یہہ جانین کہ ہمکو ابرہہ کے ساتہہ فی الجملہ معرفت سابق ہی بہترین صواب یون
ہی کہ اول مین جا کر کیفیت اوضاع معلوم کرون اور خبر تحقیق لاؤن قریش کو رائ
عبدالمطلب مستحسن پڑی یہہ تہا اوس لشکرگاہ مین گئی اور جو زد نقشہ کہ لاشے

باہم کیا انہون نے ایک مقام پر لحاظ اعتبار سے مصفون مدفون کیا اور جب اس
مہم سے فارغ ہوئے اور وہانسے پھرے جمیع قریش کو کماہی حالات سے مطلع کیا انہون نے
فی الفور وہان آکر تمام متروکات اموات لوٹ لیا اور علی اختلاف قدر مراتب تقسیم
کیا مگر جسقدر کہ عبدالمطلب انکی اموال سے متمتع ہوئی کسی اور کو ایسا فایدہ نہوا
چنانچہ اس سبب سے کثرت مال اور زیادتی منال اور علو شان اور رفعت مکان انکو
بہت ہوا **بعد ازین** لکھا ہی کہ جب ابرہہ سیف ذویزن پر کہ وہ دنہا
ملوک حمیر و یمن سے تہا مستولی ہوا مردم ذویزن کو بنا بر شرف خاندان اوسے
طرح بچشم احترام دیکھتی تہے اور اوس زمانہ مین ایک خاتون تہی نہایت جمیلہ و
حسینہ کہ اوسکی پیشانی پر داغ کیا جا ہتی تہے ابرہہ یہہ معنی سنکر اوس جمیلہ کا طالب
ہوا اور حکم دیا کہ ذویزن اوس عورت کو چہوڑ دیوے لہذا ذویزن غصہ ہوکر
اول بدرگاہ قیصر روم دادخواہ ہوا اور وہانسی مایوس ہوکر ثانیا بخدمت نوشیرواں
رجوع کی اور اسنی بہی بنا بر تباعد ہر دو مملکت اور تباین ہر دو ملت اسکی امداد مین
اہمال کیا کیونکہ یہہ مقام دار الملک حبشہ سی مسافت بعید رکہتا تہا اور نصرانیت
ذویزن اور کیش آتش پرستی نوشیروان مین تفاوت بیش از بیش تہا ذویزن ابدلکا
مداین مین رہا اور بعد ازین اسنے بساط زندگانی طی کی اور سیف ذویزن زمانہ
حکومت مسروق ابن ابرہہ بہی بعد از فوت اپنی باپ کے زمرہ ملازمین نوشیروانی
مین منتظم ہوا اور آخر الامر اوس شہریار دادگستر نے اسپر رحم کہا کہ چہہ سو نفر
ارباب شجاعت و جلادت کو کہ بمکافات قصورات محبوس تہے چہوڑ دیا اور ایک پیر
سالخوردہ کو اپنی سپہ سالار و نمین سے ہرمز نام کہ فن تیر اندازی مین عدیم النظیر تہا
انپر امیر کیا اور حکم دیا تا سب ظل رایت سیف ذویزن مین راہ دریا سی کہ بمقصد بمکر دیگر ہی
متوجہ حبشہ و یمن ہووین اور غرض نوشیروانکی انکے بہیجنے سے یہہ تہی کہ اگر دیار حبشہ
مین لشکر کو کچہہ آسیب عاید ہو تو موجب ملامت و ندامت نہووے اور معہذا ایسہ
گروہ انتقام طلب اپنی کیفر کردار کو پہنچی چنانچہ یہہ بموجب فرمودہ بسواری سفاین
راہ دریا سے متوجہ حبشہ ہوئی ولیکن صرف چہہ کشتیان ساحل مراد پر پہنچین
اور باقی غرق آب فنا ہوئین — ہرمز اور سیف ذویزن نے جہت آسایش

دارالام جاہ پروز ہمہ وہ حبشہ میں ایک پر موضع مناسب اختیار کیا اور وہاں فوج دلیروں
اوس سرزمین کی بہی اوس لشکر سے ملحق ہوئی اور خبر وارد ہونے احوال ورود اس
عسکر کا بسمع بادشاہ حبشہ پہنچایا اور اوسنے اس حدیث سے متاثر ہو کر ایک
قاصد ہرمز کے پاس بہیجا خلاصہ پیغام یہہ کہ اس کودک یعنی سیف نے تجکو اور
تیرے بادشاہ کو فریفتہ کیا اور اگر تو میری سپاہ کی کثرت جانیگا تو مقام
اعتذار میں آویگا اور میں ننگ رکہتا ہوں کہ تیرے ساتہہ محاربہ کروں اگر تو جانب
وطن اپنی پہر جاوے تو زاد و راحلہ سے تیری مدد کروں اور اگر اس ملک میں مبتلا
رہی تو تجکو معززتر اس سے کہ ولایت عجم میں تہی رکہوں القصہ جب قاصد نے
ہرمز کے پاس آکر یہہ پیغام پہنچایا اوسنے ایک ہفتے کی امان طلب کی اور مسروق نے
اسکو مہلت دی مگر اوس ایک ہفتہ میں بہت حمیری سیف سے مل گئی اور بعد انقضائے
اوس مدت کے بہم نے حرب پر قرار پایا اور مسروق نے اپنی بیٹے کو دس ہزار سوار
ساتہہ دیکر بحرب مخالفان بہیجا اور ادہر ہرمز نے بہی اپنی بیٹے کو دس ہزار سوار کے
ساتہہ اوسکے مقابلہ اور مقاتلہ کو روانہ کیا ہر گاہ دونو سپاہ ہوئیں باہمدگر
تقابل ہوا سپاہ عجم نے لشکر حبش کو ایسا تیرباران کیا کہ جمعیت اونکی منہزم ہوئی اور
پسر مسروق مارا گیا اور فوج منصورہ نے بموجب حکم ہرمز تعاقب ہزیمت زدگان کرکے
اونکو بہی قتل کیا مسروق اندوہ ہلاک لخت جگر سے دوسرے روز خود سو ہزار
سواروں کے ساتہہ ہرمز کے مقابلہ میں آیا جہان پہلوان نے بہی پانچ ہزار آدمی حمیری
اور چہہ ہزار عجمی سے مسروق کا مقابلہ کیا اور ہرمز نے عصابہ لیکر اپنی مونہہ پر باندہا
کہ بہویں اور آنکہیں اسکی ڈہپ گئیں اور بنا بر اسکی کہ یہہ ضعف باصرہ رکہتا تہا پوچہا
کہ مسروق کونسا ہی اور کس مقام پر ہی اوسکو مجکو دکہا دو اسکے اہل لشکر نے کہا
وہ فیل پر بیٹہا ہوا ہی اور تاج مرصع اوسکے سر پر ہی اور ایک یاقوت خوشرنگ
اوس تاج میں لگا ہی کہ اوسکی پیشانی پر آویزان ہی ہرمز نے اوس یاقوت
کو دور سے دیکہکر کہا فیل مرکب بزرگ ہی اسوقت اسکی طرف قصد کرنا نہ چاہیے
بعد ایک لحظہ کے مسروق ہاتی پر سے اوترکے گہوڑی پر بیٹہا لوگون نے صورت
واقعہ تبدیل مرکوب کو ظاہر کیا اسنے کہا کہ اسپ بہی مرکب عزیز ہی کچہہ دیر

لنور توقف کیا جاہی جب مسروق گہوڑی پرسے اوترکر خچر پر سوار ہوا ہرمز
نے کہا خچر بچہ ہی اور وہ مرکب ذلت وحقارت ہی اب گمان مجہی دو کر وقت
کار ہی اور کمان لیکر کہا کہ قبضہ اسکا محاذی یاقوت کرد و تا تیر مرا خطا نکرے
اور مقارن اس حال کے اپنی خواص سے کہا کہ بعد تیر چہوڑنے کے اگر سپاہ حبشہ
اپنی مقام پر سے متحرک ہوکر بادشاہ کے گرد آوی تو جاننا کہ تیر نے کام کیا والا تعجیل
تمام اور تیر مجکو دینا بالجملہ **بیت** جو پیکان سوسید انگشت او * گذر کرد از مہرہ
پشت او * عقاب اجل کہ عبارت تیر جاربرسی ہے آشیانہ کمان سے پران ہوکر
نشانہ پر پہنچا اور دماغ پرغرور بادشاہ کو ہدف کیا **فرد** زترک چشم تو ہر تیر
غمزہ کامد است * درون سینہ نشست آنچنانکہ دل میخواست * مسروق
خچر پر سے گر پڑا اور لشکر حبش نے گرد لاش کے مجمع کیا سیف ذویزن اور ہرمز نے
جب یہہ صورت مشاہدہ کی تیغ انتقام نیام سے کہینچکر لشکر پر دوڑے اور حبشہ نے
فرار کیا اور اتنا قتال وجدال ہوا کہ کشتوں کے پشتے لگ گئے اور دریائی خون
مقتولوں سے روان ہوا سیف ذویزن نے مظفر و منصور صنعا میں آنکر قصر
غمدان میں کہ دیدہ نظارگی نے زیر گنبد اخضر نظیر اوس عمارت رفیع کا نہ دیکہا تہا
سریر سلطنت پر تمکن کیا اور اعیان و اشراف اطراف و اکناف بلاد جہت
تہنیت عروس مملکت بدرگاہ بادشاہ رفیع المقدار کے متوجہ ہوئے از انجملہ
صنادید قریش ہی مثل عبد المطلب بن ہاشم و وہب بن عبد مناف زہری اور
امیہ بن عبد شمس اور طلحہ اور خویلد اور عبد اللہ بن جدعان وغیرہ عازم قصر
غمدان ہوکر بعد طی منازل و مراحل شہر صنعا میں پہنچے اور بملاقات بادشاہ
کو وجہہ ہمت گردانکر حاضر بارگاہ ہوئے حاجب نے اجازت دستبوس
حاصل کرکے اوس جماعت کو مد گردن کشان آفاق کہ دست سینہ پر رکہے
کہڑی تہے حاضر کیا قریش نے تحف و ہدایا گذرانے اور عبد المطلب نے اوس
محفل میں رخصت طلب کی بادشاہ نے کہا اگر تو آداب عرض مجلس سلطانی سے
عہدہ برآ ہوسکے تو مانعت نہیں ہی عبد المطلب بعبارت مرغوب تہنیت جلوس
اسطرح بجا لائے کہ آواز تحسین رفقا اوس انجمن میں تا اوج علیین پہنچے مضمون

اس رباعی کا انہون نے ادا کیا **رباعی** گرچہ بنشست کرد کس تعریف * کہ را حیثیت پایہ و مقدار * سخنم خود معرف هنر است * چون نسیمی کہ آید از گلزار * جب بادشاہ نے انکے کمال حسب پر وقوف پایا اور کیفیت نسب دریافت کی عبد المطلب نے شمہ اوسمین سے عرض کیا سیف نے عنایات بادشاہانہ مبذول فرماکر کہا کہ میری خالہ کا بیٹا ہی کیونکہ مادر بادشاہ بھی اشراف قبیلہ بنی النجار سے تھی پھر بادشاہ نے انکے آنے سے مسرور و مبتہج ہوکر انکو دار الضیافت مین بھیجا اور وہانکی مہتممونکو حکم دیا کہ مایحتاج جملہ ماکولات و مشروبات سی الیا سرانجام کرو کہ انکو کچھ حاجت نرہی اور تا عرصہ یکماہ نہ اجازت ملاقات دی اور نہ رخصت انصراف عطا کی جب مدت مذکور منقضی ہوئی ایکدن عبد المطلب کو خلوت مین طلب کیا اور بعد از تمہید مقدمات کہا کہ امور مخفی اور قضایای مختفی نے ہماری مرات ضمیر پر ارتسام پایا ہی اونکے اظہار مین وقوف اغیار سی اندیشہ ناک ہون جو کہ تم مخزن اسرار حکم اور مجمع محاسن شیم اور مظہر سر موعود اور اصل ثمر مقصود ہو خرد خوردہ دان تجویز نہین کرتی کہ یہہ حال تم سے پوشیدہ رکھون **بیت** سریست درین سینہ کہ گفتن نتوانم * گفتن نتوانیم و نهفتن نتوانیم * اور اس اسرار بجز اہل بصیرت اور ارباب فراست اطلاع نہین رکھتی چاہیی کہ اصلا و مطلقا روبروی آشنا و بیگانہ اس باب مین کچھہ زبان پر نلاؤ بلکہ اپنے سایہ کو بھی اس راز سے محرم نکرنا پھر بادشاہ نے باآنکہ اخفا مین مبالغہ کیا اول کار بطریق مجمل بیان فرمایا کہ عنقریب عرصہ غیب سے ایک امر عالم شہود پر جلوہ پذیر ہوگا کہ موجب فخر و مباہات احیاء دنیا مین اور سبب رفعت درجات موتی عقبی مین ہوگا اور ساکنان ام القری ساتھہ زیادتی اختصاص اوس موہبت عظمی کے مستثنی ہووینگے تخصیص تیرا دودمان شریف انہون نے عرض کیا کہ واضح تر ارشاد ہو تا اصل مدعا مشہود ہو غرضکہ بادشاہ نے عبد المطلب کو مقام طلب توضیح و تفصیل مین پاکر فرمایا ہرگاہ کہ حرم محترم اور مکہ مکرم مین وہ مہمان کریم قضائی غیب سے بارگاہ شہود جلوہ فرما ہوگا کہ درمیان کتف اوسکے خال ہو اور جن و انس کو بتابعت اوسکے ایک انس پیدا ہوگا اور بواسطہ ظہور اوس صاحب سعادت کے شرافت تجکو تا اوج سموات

پہنچا وےگی عبد المطلب نے کہا الحمد للہ والمنۃ کہ خزانہ افضال ملک متعال سے یا خلعت گرانمایہ اور انعامات قیمتی کہ موجب سرافرازی میری اور میری اعقاب کے ہی بوطن مالوف مراجعت کرتا ہون۔ اگر مہابت و احترام مجلس عالی ہنو تا حقیقت حال سے اس طرح پر استعلام کرتا کہ ہیچ نوع شائبہ شک و ریب اوسمین ہنو تا بادشاہ نے کہا کہ اب وہ وقت ہی کہ ایک نوح منزلت خلیل خلت موسی قدم عیسی دم محمد اسم حسن رسم تولد کرے اور شاید کہ پیدا ہوگیا ہو اور ایک علامات اوسکی سی یہہ کہ بدایت سن مین مان باپ سے جدا ہووے اور جد و عم اوسکے تکفالت حال خجستہ مآل اوسکے اشتغال کرین اور محض عنایت خداوند سے منصب بلند نبوت فایز ہووی اور باوجود اسکے کہ لکہنا نجانتا ہو قلم نسخ صحف سابقہ پر کہینچی خلق کو متابعت شیطان سے بعبادت رحمان دعوت فرماوی اور طبقات امم پر کہ اوسکے ساتہہ مخالفت کرین غالب آوی اور بتونکو توڑے اور بتخانونکو برباد کرے اور حرارت آتش پرستان آب تیغ آبدار متابعون اوسکے سے منطفی ہووے اور اگرچہ مقام محبوبی حضرت مہیمن منان مین ہو لیکن کوئی دقیقہ دقایق عبودیت سی نامرعی نچھوڑے عبد المطلب نے کہا کہ امید ہمراہم خسروانہ یہہ کہ زبان گوہر فشان بادشاہ سے یہہ معنی اس سے بہی واضح تر ارشاد ہووین سیف ذویزن نے کہا کہ رب العزت خداوند کعبہ ہمارے نزدیک صحت کو پہنچا ہی کہ جد صحیح اوسکا تو ہی اور جو کچہہ کہ مینے تجھسے کہا ہی محض حق اور عین صدق جان کیونکہ یہہ حدیث کتب الہی اور اخبار سماوی سے کہ فہم ہر شخص بسر حد ادراک اوسکے نہ پہنچی ہمکو معلوم ہوا ہی عبد المطلب نے از سر خضوع پیشانی مسکنت و خشوع خاک پر رکہہ کر سجدہ تعظیم مین گئے بادشاہ نے کہا سر سجدہ سے اوٹھا اور اس سر مکنون سے اگر کچہہ خبردار ہی تو شرف اعلام ارزانی فرما اونہون نے سر اوٹہایا اور تقریر کی کہ میرا ایک فرزند تہا عبد اللہ نام کہ سمت کیاست و فرزانگی با وصف مروت و مردانگی جمع رکہتا اور مجھکو سب میرے فرزندونمین دوست تر تہا بنا بر اہتمام بانتظام حال اوس عزیز کے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف کو کہ بحلیہ جمال و عفاف آراستہ تہی اوسکی سلک ازدواج مین لایا و لیکن آمنہ جبکہ حاملہ ہوئی وہ قرۃ العین اور ثمرہ فواد میرا عنفوان شباب

اور بیجان جوانی مین بساط زندگانی طی کرکے رخت حیات بعالم بقا لیگیا اور
مجکو بدشت اندوہ و محنت چھوڑا اور بعد از حدوث اس واقعہ ہایلہ کے ایک
فرزند پیدا ہوا محمود الخصایل ساتھہ اون علامات کے کہ بادشاہ نے بیان فرمائین
اور یہ بچہ موسوم ہوا اپنا اسم مطابق مسمی ہووے اب اوسنے سرحد طفولیت سے
گذر کر بمقام صبی انتقال کیا ہی ارباب فراست اور اصحاب کیاست آثار سیادت
اور انوار سعادت بشرہ ہمایون اوسکے سے مشاہدہ کرتے ہین اور بنابر اوس
موانست کے کہ مجکو اوسکے ساتھہ واقع ہی ایسا جانتا ہون کہ عبد اللہ ابتک قید
حیات مین ہی عبد المطلب نے یہان تک کلام پہنچایا کہ سیف ذویزن نے کہا
کہ صورت واقعہ یہود سے پوشیدہ بہت رکھنا کیونکہ وہ جماعت اوسکے ساتھہ
نہایت عداوت رکھتی ہی اور اپنی قوم سے ان باتون مین سے کچھہ نکہنا اور اونکے حسد سے
ڈرتے رہنا اور رجان اور آگاہ ہو کہ جب محمد علیہ السلام مبعوث ہوگا تو
قریش اوسکے ساتھہ مخاصمت کرینگے اور اوسکے رفع مین بہت فتنہ و فساد کے
اوٹہاوینگے اور آنحضرت بحسب ضرورت مکہ سے نکلکر قدم بادیہ ہجرت مین رکہین
تا آنکہ اہل مدینہ اونکی متابعت مین آوینگے اور مہم دین مبین اوس سرزمین مین
تمشیت قبول کریگی اوسوقت مین اگر حیات مستعار پر اعتماد رکھتا تو لشکر ترتیب
دیکر یثرب پہنچتا اور انتظار قدوم میمنت لزوم کھینچتا اور نصرت دین حق مین
کوشش کرتا اور تاخیر اس امر مین اس سبب سی ہی کہ غالبًا زمان دعوت
خجستہ آغاز خندہ انجام اوسکا نپاؤن **فرد** سرشتہ است برین بام لاجورد اندود
کہ پیش آرزوی عاشقان کشندہ دیوار ٭ اور بعد از بشارت صاحب دودمان
طہارت اور اتمام وصیت محافظت اس بشارت کے تمامی اشخاص قریش کو کہ
دس نفر تہے طلب کیا اور ہر ایک کو بانعام دس غلام اور دس کنیز اور دس
برد یمانی اور پانچ رطل طلا اور دس رطل نقرہ اور ایک ظرف پر عنبر اور سو
اونٹ سرفراز کیا اور جتنا ان سبکو انعام کیا تہا اوسکے برابر عبد المطلب کو دیا
اور انسے التماس کیا کہ سال آیندہ دار الملک صنعا مین اگر تجدید عہد ملاقات
کو اشتغال کرین پہر سبکو وستگام بجانب مکہ واجب الاحترام رخصت

کیا اور قضای ایزدی سے اوسی سال مین مرغ روح اوس بادشاہ حمیدہ خصال کا
شکارگاہ مین بدام صیاد اجل گرفتار ہوا کہ تفصیل اس سانحہ حیرت افزا کی مناسب
اس مقام کے نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عبدالمطلب کو مرگ نے امان نہ دی
کہ دوبارہ بملاقات بادشاہ جاتے الا اسمین شک نہین کہ انکو سخنان سیف ذی یزن
سے وثوق تعبیر خواب کہ پیش از ولادت حضرت نبوی علیہ السلام دیکھا تہا زیادہ ہوا اور
چونکہ ان اوراق مین مرۃ بعد اخری منامات صادقہ سلک تحریر مین آوینگے ذکر
شمہ حقیقت منام اور اوسکی اقسام کا شاید کہ نزدیک خردمندان صافی ضمیر چندان
نامناسب نہ معلوم ہووی بلکہ واقفونکو وسیلۂ زیادتی معرفت اور ناواقفین کو
بمقتضائی قول مشہور کہ علم شی بہتر از جہل اوست موجب مزید مفاد ہو رائی
ارباب ہوشیاری اور بیداری پر مخفی نہ ہے کہ خواب عبارت ہی باز رہنی
حواس ظاہرہ کے مشاہدہ محسوسات سے بواسطہ میل کرنے روح حیوانی کے بسوی
باطن پس اگر نفس اس حال مین کسی صورت کو ملاحظہ کرتا ہی تو اوسکو خواب کہتی ہین
اور خواب بمعنی ثانی دو قسم پر منقسم ہوتا ہی راست اور دروغ خواب راست
وہ ہی کہ جب نفس بشری شواغل حسی سے فراغت پاوے بنا بر مناسبت اصلی کے بملاء
اعلی اور منتسبان عالم بالا اور اتصال روحانیات بعضی صورتون پر کہ مبادی عالیہ مین
منطبع ہین مطلع ہووین چونکہ یہہ قضیہ نزدیک فرقہ صوفیہ اور جمیع حکماء کے مقرر ہوا کہ
مجموع صور حوادث عالم کون و فساد نفوس فلکی مین مرتسم ہین چنانچہ خیال مین کہ عقب
حس مشترک مقدم دماغ پر بنی نوع انسان کے ہی اور جو کچہہ کہ اس حس مین حواس
ظاہر سے پہنچتا ہی مخزون خیال ہو جاتا ہی اور سب صور اشیا اوسمین ارتسام پاتے
ہین اور جب نفس ناطقہ قوی ہوتا ہی اور متخیلہ ضعیف پس جو جواہر شریفہ عالیہ
عالم نوم مین نفس پر فائض ہوتے ہین وہ اوسمین کچہہ تصرف نہین کرسکتا اور نہ
بصورت دیگر قدرت انتقال رکہتا ہی بلکہ اوسیطرح حافظہ کو تفویض کر دیتا ہی اور
نایم بعد از بیداری اوس نقش کو کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر انعکاس پاتا ہی
اپنی خیال مین موجود پاتا ہی یہہ خواب ہوتا ہی راست غیر محتاج بہ تعبیر اور
اگر متخیلہ بہی قوی ہووے اور اوس صورت مین کہ نفس فلکی سے نفس بشری پر

انعکاس پایا ہو تصرف کرے اور لباس ہائی مناسب اوسکو پہنا کر خیال کر سوتی ہی
خواب ہوتا ہی پراسیت محتاج بہ تعبیر ان مقدمات سی لازم آیا کہ خواب راست
ہی دو قسم پر تقسیم پاوے جیسا کہ خواب مطلق منقسم ہی اور برای ارباب
دانش پر پوشیدہ نہیں کہ رویای صادقہ مخصوص بعقلا ان قلادہ شریعت
ملل ہوتا ہی جب قوت متخیلہ قوی ہو اور نفس ضعیف متخیلہ نفس کو بنا بر عادت
قدیم خواب مین اپنی حرکات تشبیہ اور تمثیل اور تالیف اور تفصیل سے مشغول
کرکے مطالعہ عالم معقول سے اوسکو مانع آوے کیونکہ متخیلہ کا یہہ کام ہے
کہ پیوستہ اشیا کو باہم تشبیہ دیوے اور اشیاء منفصلہ کو بایکدگر ملتئم کر
کبھی ہووے کہ اجزای ملتئمہ کو جدا گردانے اور تصویر نفس اس وجہ پر خالی
ہووی **مصرع** نہی تصور باطل نہی خیال محال ✽ اور کبھی ہو کہ کوئی
خلط اخلاط اربعہ مین سے بدن پر مستولی ہووے اور متخیلہ بمقام مناسب اوس
خلط کے مختلف صورتین نفس کو دکہاوے مثلا جب خون بدن مین غلبہ پاوے
اور اوسکے بخارات رنگین صاعد ہوئی دماغ ہون اور نفس ناطقہ نے بدستیاری
متخیلہ بیداری مین کسی صورت کا ادراک کیا ہو وہ صورت عالم خواب مین
حس مشترک مین منطبع ہو تو خواب مین اشکال سرخ رنگ یا آتش ملاحظہ ہووے
اور یہ صورت ازدیاد صفرا صور زرد اور زیادتی بلغم مین دریا و باران اور غلبہ
سودا مین تیرگی و سیاہی اور صورتین مہیب دکہائی دیتے ہین پس فحوائی
ان سطور سے واضح ہو کہ رویائی کاذبہ تین طرح پر ہوتا ہی یعنے ایک تو بسبب
ضعف نفس ناطقہ کہ قوت متخیلہ اوسمین تصرف کرتی ہی اور دوسرے
غلبۂ اخلاط بدنی سے اور تیسرے جو مذکور کہ اوقات بیداری مین ہوتے ہین
بسبب فرط توجہ طبع کے وہی امور یا بادنی اختلاف دیکھتا ہی **مصرعہ**
چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ✽ بہرحال منجملہ منامات صادقہ مستغنی
التعبیر سے ایک خواب عبدالمطلب کا ہی کہ صورت واقعہ اوسکی یہہ ہی کہ
ایکدن حجرہ مین مشاغل سے فارغ ہو کر یہہ سوتی تہے کہ قلم قضا نے انکی لوح
خاطر پر ایک سطر عجیب لکہی اور ہراس شہر انکا ساتہ ایک صورت بدیع کے

نقش ذہن ہوا یہہ باد ل صد بیم ایک کاہنہ پاس گئے کہ فن تعبیر مین عدیم المثال
روزگار تہا کاہنہ نے آثار خوف و رعب انکے بشرہ پر مشاہدہ کرکے پرسان
حال ہوا عبد المطلب نے کہا مینے ایک خواب دیکہا ہی کہ اوسکی جہات سی
پریشان خاطر ہون اور مینے اسطرح پر دیکہا ہی کہ ایک زنجیر سفید میری صلب سے
ظاہر ہی اور اوسکی چار طرف ہین ایک جانب اوسکی زمین سے ثریا سی پیوستہ اور
ایک طرف تا بہ ثری اور ایک سرا اوسکا ملحق بمشرق اور سر دیگر ملصق بمغرب
ہی اور مین بچشم تعجب اوسکو دیکہتا ہون کہ ناگاہ وہ زنجیر ایک درخت سبز و
خرم ہوگیا کہ مشتمل تہا جمیع اثمار پر کہ عالم نباتات مین ہوتے ہین اوسمین موجود
ہین اور دو پیر روشن ضمیر فرخ لقا با صفا اوس درخت کے نیچی کہڑے ہین اور
مینے اون دونو سے نام و نشان اونکا پوچہا ایک نے کہا میرا نام نوح ہی اور دوسرے
نے فرمایا کہ میرا اسم ابراہیم خلیل ہے پہر مجکو کہا ای عبد المطلب یہہ درخت وہ
اصل شریف ہی کہ آبا و اجداد سے تجہہ تک پہنچا اور تیری پشت سی ظہور پایا
اور قرن بقرن اور صلب بصلب بعہد و میثاق انتقال پاتا رہا کاہنہ نے کہا اگر
اس امر مین تو صادق ہی تو ایک شخص تیری نسل سے ظاہر ہو کہ مقیمان صوامع
ملکوت اور ساکنان حصاير ناسوت غاشیہ طاعت اوسکا اپنی دوش پر ڈالین
اور حلقہ اطاعت اوسکا کانمین پہنین گے اور زنجیر دلیل ہی استحکام قواعد
دین اور کثرت انصار پر اور حلقی اوسکے بیچ مین ثبات امر اور استحکام کار
اوس صاحب سعادت کے جو کہ اوسکے ساتھہ مخالفت کرے مانند قوم نوح ؑ
بطوفان عدم اور گرداب فنا گرفتار ہو اور جو کہ اوسکی فرمان برداری کری ؛
آتش جہنم اوسپر گلستان خلیل ہو اور وہ سعادتمند احیاء مراسم ملت ؛
ابراہیمی مین شرط التفات اور حسن اہتمام بجالاوے کہ تا انقراض عالم
قصور و انہدام قواعد قصر نبوت اور ارکان امامت اوسکی مین راہ نپاوے ہو
راویان اخبار صادقہ روایت کرتے ہین کہ زمان عبد المطلب مین خلیفہ قریش
اوس گروہ پر کہ انکے ساتھہ مجادلہ و قتال کے لیئے آئے تہے یہہ تہا کہ نور
نبوت انکے چہرہ پر بشکل مستدیر کہ افضل اشکال ہی ظاہر ہوتا اور از روی

بجز بکوئی اہل مکہ مین سے کچہہ تشنگ نہ کہتا تہا اور جبکہ واقعہ صعب وسخت در پیش
آتا ساکنان ام القری دست بدعا اوٹہا کر اوسکو نزد حضور مجیب الدعوات
شفیع کرتے تہے اور وہ مہم ومشکل بطریق سہل کفایت ہوتی تہی مصداق اس
مقال کا یہہ کہ ایک نوبت مکہ مین قحط غلا اس مرتبہ ہوا کہ مردم تمنائی نان سے تماشای
فرادیس وجنان مشغول ہوتی تہے وما احسن قیل بیت چنان قحط سالی شد اندر
دمشق * کہ یاران فراموش کردند عشق * اور گاہی خشک سالی اس حد کو
پہنچی کہ نم ہی زبان بیوہ او یتیمون کی آنکہو مین نرہتا تہا اور جب اشتیاق نان
وگوشت سی جان بلب اور دل در فغان آتا صنادید قریش اور سرداران عرب
عبد المطلب کے ساتہہ کوہ شبیر پر جاتے اور انکو بتضرع وتخشع وسیلہ گردانکر
منعم بے منت سی وہ موہبت کہ بالذات واسطہ سبب حیات جہانیان ہی مسئلت
کرتے اور دعا اوس جناب کی باسرع اوقات قرین اجابت ہوتی اور بسبب
نزول باران رحمت کشت زار امید ساکنان حرم خرم وشاداب ہوتا اور یہہ
محض برکت ترب زمان ظہور سید المرسلین وخاتم النبیین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ
الی یوم الدین سے صدور پاتا تہا اور لکہا ہی کہ [illegible] سے
عبد المطلب بوجود نسل بسیار وچہہ دختر مسرور ومستبشر ہوئی اول پسر
انکے فرزندون مین کہ بخلعت ہستی مخلع ہوا حارث تہا اور اسنی حفر چاہ زمزم مین
اپنی پدر بزرگوار کے ساتہہ سعی بلیغ کی اور ابو سفیان اور مغیرہ اور نوفل جملہ
فرزندان حارث سی تہے اور ابو سفیان سال فتح مکہ مین مسلمان ہوا اور سید
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے بابت مین فرمایا کہ ابو سفیان سید فتیان
اہل جنت سی ہی اور حالات اور قضایای عام اسکے آئندہ مسطور ہونگے انشاء اللہ
تعالی اور یہہ وہ ابو سفیان نہین ہی کہ پدر معاویہ سلطان شام ہی اور
دوسرا ابو لہب اور اوسکو ابو عتبہ بہی کہتی تہے اور جملہ سارقان غزال
خانہ کعبہ سی ایک یہہ ہی اور باعث دزدی اسکا یہہ تہا کہ ایک شب ابو لہب ہمراہ
قریش کے کہانا کہاتا تہا اور کنیزکان مغنیہ سرود کرتی تہین جب اسباب
طرب تمام ہوا اور نقدی رایج تر اون دو آہو برہ طلا سے کہ عبد المطلب نے

چاہ زمزم سے نکالے تھے نظر نہ آئی لاجرم وہ غزال کعبہ چورا کر بیچ ڈالے اتفاقاً
عبدالمطلب سرای اہل حبش کے دروازے پر گذرے اور آواز اون عورتون کے
گانے کی سنی کہ یہہ وہ ابیات گا رہی ہین کہ مشتمل ہین اسامر پر کہ وہ فعل
شنیع انسے صادر ہوا عبدالمطلب نے اور اہل قوم کو اس معنی سے آگاہ کیا اور
اوس گروہ کو پکڑ کر فراخور حال تنبیہ اور تادیب کی اور فرزندان ابولہب
سے عتبہ اور عتیبہ ہین کہ مان انکی ام جمیل تھی بیٹی تھی معاویہ کی اور خواہر ابو
سفیان کی کہ فحوای آیۃ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اوسکے حال کا مبین ہے تفصیل
اس مجمل کی اسطرح پر ہی کہ ام جمیل یعنی زن ابولہب عداوت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بنہایت کوشش کرتی تھی بحدی کہ پشتارے خارستان
اور درخت مغیلان سے لاکر ہنگام شب راہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین
پراگندہ کرتی تاجب وقت صبح دولتخانہ مین سے مسجد الحرام مین جاوین وہ خار
پای مبارک کو آزار پہنچاوین — کہتی ہین ایکدن اسنی خار کا بار سر پر رکھا
اور رسن اوس پشتارہ کی اپنی گلی مین محکم باندہی کہ ناگاہ وہ اسکے سر سے
گر پڑا اور اوس رسی سے اسکا گلا گھٹ گیا اور یہہ اس خفگی سے راہی
دوزخ ہوئی اور اسیطرح سے ابولہب بھی تا آخر عمر خصومت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مصر رہا یہانتک کہ بارہا اسنے بنا بر ہلاک آپکے قصد کیا
لیکن محافظت الہی مانع آئی اور بیچ تفسیر عزیزی کے تفسیر سورۂ تبت مین
لکھا ہی کہ جب سورہ شعرا مین آیۃ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ
نازل ہوئی یعنی اور ڈرا تو ای محمد خویشاوندون نزدیک اپنی کو عذاب خدا سے
آیۃ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنْ عَصَوْكَ
فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ یعنی اپنی بازو نیچی رکھہ اونکے واسطے جو تیرے
ساتھہ ہون ایمان والے پھر اگر تیری نافرمانی کرین تو کہدے مین الگ ہون
تمہارے کام سے لہذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف فرما ہوے
اور ہر ایک کو بنی اقارب مین سے آواز دی اور سب جمع ہوئی بعدازان
فرمایا کہ اگر مین کوئی خبر دور از عقل تمسے کہون اوسکو باور رکھنا مثلاً اگر کہون

کرین کر جار تمہارے تاخت و تاراج کے واسطے عقب اس پہاڑ کی بہیجا ہی اسکو
اسکو یا ور رکہو کسو اسطے کہ تم لبسبب نشیب مقام ایستادگی نہین جانتی کہ پہاڑ کے
پیچہے کیا ہی اور مین قلہ اس کوہ پر سے جو کہڑا ہون دور دور کا بہی نظر آتا ہی سب
جو کچہہ کہ مین کہون قابل اعتبار ہی سب نے کہا درست ہی پہر حضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا پس تمکو ڈراتا ہون عذاب خدا سے کہ اگر میری اطاعت نکروگے
اور بقرآن شریف ایمان نلاؤگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا اور یہی اوسوقت
کچہہ ہوگا ابو لہب کہ نام اسکا عبد العزی ہی کہ یہہ عم علاتی آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا تہا اسنے حرف سخت آنحضرت کی جناب مین کہا کہ آیا اسی کارد
بار کے واسطے ہمکو بلایا اور جمع کیا تہا ہلاک ہوجیو تو ای محمد یہہ سورت اسی حدیث
کے جواب مین نازل ہوئی قال اللہ تعالیٰ تَبَّتْ يَدَآ اَبِي
لَهَبٍ یعنی ہلاک ہوجیو ہاتہہ ابی لہب کے وَتَبَّ اور ہلاک ہوجیو ابو لہب
مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ یعنی کچہہ فایدہ نکیا اس سے مال اوسکے
نے اور جو کچہہ کہ کسب کیا نام اور جاہ اور اولاد اور اتباع اور یار اور دوست سی
اور بعضون نے اس امر سے مال موروثی اور مال مکتسبی مراد رکہا ہی اور بعضی فرزند
سے مراد لیتے ہین بہرکیف ہر ایک ان امور مین سے محتمل ہی اب یہان نفی نفع مال و
مکسوبات اوسکی کا فرماتے ہین کہ اگر یہہ چیزین دنیا مین اوسکو فی الجملہ نفع کرین گی تو
بہی آخرت مین کہ بیشتر محل حاجات اور جای استقرار و ثبات ہی اصلا نفع نکرینگی
کیونکہ سَيَصْلٰى نَارًا شتاب ہی کہ داخل ہو آتش مین یعنی [illegible] اوسکو
آگ مین ڈالین اور انتظار روز قیامت اسکے حق مین نکرین بخلاف اور کافرون کے
ذَاتَ لَهَبٍ صاحب شعلہائی عظیم کیونکہ کفر اوسکا اورون کے کفر پر زیادتی
رکہتا تہا بجہت قرب قرابت اور بکمال اطلاع احوال و عادات رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ پر اور علاوہ اس سے بنا بر مزید عداوت اوسکے اور علاوہ ازین اسباب
زیادتی عذاب اوسکے یہہ ہین کہ اوسکی محبوبہ کو سامنے اوسکے عذاب مین جلاوینگے
اور اسیواسطے فرمایا وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ مراد یہہ کہ وہ عورت
کہ ہیزم کشی کرتی دنیا مین لپشتارہ خار لاتی تہی اور راہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین

پراگندہ کرتی تہی دوزخ مین مقابل اسکے ڈالی جاویگی فی جیدھا گردن اوسکی
عورت مین کہ جاے گلوبند ہنی قلادہ جواہر و زیور نہین ہے حبل من مسد
رسی ہوگی بہت سخت خرما سے کہ اوسکو محکم بٹا ہوگا اور خاصیت اوس رسی
کی یہہ ہوگی کہ جب عرق مین تر ہوگی زیادہ تمدد یعنے اینٹھنا پیدا کریگی اور موجب
خفگی گلو بغایت ہوگی اور مطابق اوس حرف کے کہ اوسکی شان مین آیا اسیطرح
سے دنیا مین واصل جہنم ہوئی واللہ اعلم ــ سیر اور تواریخ مین مذکور ہی کہ
دو دختر آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت رقیہ اور ام کلثوم ساتہہ دونو فرزندان
ابو لہب کے کہ عتبہ اور عتیبہ نام رکہتی تہے نامزد ہوئی تہین ابو لہب نے اپنی
بیٹوں سے کہا کہ اگر تم میرے رضامندی چاہتی ہو اس علاقہ سے دست بردار
ہو و الا تا دم مرگ تمہارا مونہہ نہین دیکہنی کا پسر کلان نے کہ عتبہ تہا سکوت
کیا اور پسر دوم کہ عتیبہ تہا از راہ کمال بیحیائی اوس جگہہ سے اوٹہہ کر آنحضرت
کے پاس آیا اور بے محابا کہا کہ مینے تیری دختر کو چہوڑا اور الفاظ ناسزا وہ
ملعون زبان پر لایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بار خدایا ایک
کتا اپنی کتون مین سے اسپر مسلط فرماتی ہین اسکو شام مین ایک شیر نے پہاڑ
ڈالا **اور تیسرا** بیٹا عبد المطلب کا عبدوس ہی کہ کثرت خیر و احسان سے اسکو
مجل کہتی ہین اور اسکے اولاد نہین ہوئی **چوتہا** پسر انکا مقوم ہی کہ یہہ اور سید
الشہدا حمزہ ایک مان سے ہین اور حال مقوم غیر ازین کچہہ نہ معلوم ہوا **پانچوان**
ضرار ہی اور یہہ جملہ شعرائی مشہورہ عرب سی ہے اور کنیت اسکی ابو طاہر اور
یہہ بہی لاولد رہا **چہٹا** زبیر اور یہہ بہی جملہ شعرای عرب سی ہی **ساتوین**
ابو طالب اور انکے چار فرزند حضرت علی اور عقیل اور جعفر اور طالب **اور**
دو دختر ام ہانی کہ والدہ انکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم ہی کہ مومنات
مہاجرے ہی اور ذکر ابو طالب اور کیفیت اہتمام انکا نسبت بحال حضرت خیر
الانام بالتفصیل عنقریب سمت گذارش پاویگا انشاء اللہ تعالے **آٹہوین**
عبد اللہ ہین کہ زیبا ترین قوم و قبیلہ تہے و بغیر از سید کونین انکے کوئی فرزند
نہ تہا **نوین** حمزہ کہ پہلوانان عرب ہین اور کنیت انکی ابو عمارہ اور

انکا ایک فرزند تہا عمارہ نام اور ایک دختر مسماۃ بام ابو الہاد **دسوین**
عباس کہ کنیت انکی ابو الفضل تہی کہ تین برس پہلے عام الفیل سے متولد ہوئی
اور بعد ازانکہ چہاسی منزل منازل زندگانی سے طی کی تہی کہ زمان خلافت حضرت
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین درمیان مدینہ کے وفات پائی اور حضرت عثمان نے
انپر نماز گذاری اور عباس کے چہہ فرزند تہے عبد اللہ اور فضل اور قثم اور عبیدا
اور عبد الرحمن اور ایک دختر ام صفیہ حبیبہ نام اور ماں انکی ام الفضل بنت
حارث خواہر میمونہ کہ امہات مومنین سے ہی اور اسامی دختران عبد المطلب
یہہ ہی صفیہ عاتکہ مضارہ امیمہ اروی اور یہہ سولہ فرزند عبد المطلب
کے خواتین متعددہ سی پیدا ہوئی تہی اور انکی فرزند بعضی جاہلیت مین اور بعضی اسلام
مین زمرہ اشراف و اعیان انام مین انتظام رکہتی تہے چنانچہ چہہ تن اونمین سے
قبل از بعثت فوت ہوئی اور چار پسر زمان نبوت احمدی مین رہے — ایک
عباس کہ رؤس مناہر انکے القاب سی ایک مزین ہین اور دوسرا ابو لہب کہ
باتفاق کافر ہی اور تیسرا حمزہ اور چوتہی ابو طالب کہ انکے ایمان مین اختلاف
ہی کیونکہ بعضے علمای معتزلہ اور کافہ امامیہ کا اعتقاد یہہ ہی کہ ایمان لائی تہے
اور جمیع ائمہ اہل سنت و جماعت اس امر پر ہین کہ تا آخر عمر اپنے اجداد کی ملت
پر تہی اور دونو طایفہ اپنی اثبات دعاوی اعتقاد پر دلایل قایم کرتے ہین کہ تشریح
اوسکی لایق اس مختصر کے نہین ہے واللہ تعالی اعلم ولیکن اتفاق سب کا اسپر
ہی کہ بی شک و شبہ عبد المطلب نسبت بحضرت رسالت پناہ محبت مفرط رکہتی تہے
اور محبت اور شفقت انکی حضرت پر اس مرتبہ تہی کہ اپنی اولاد صلبی سے انکو بہتر
جانتی اور گاہ گاہ کہتی اور ایما کرتے کہ اس کودک کو شان عظیم درپیش ہی اور
عنقریب بمدارج سروری اور مدارج نیک اختری ترقی کریگا — کہتی ہین کہ
سایۂ خانہ کعبہ پر فرش ہوتا تہا اور اوسپر وسادہ واسطے نشست عبد المطلب
اور اونکی اولاد کے بچہاتے تہے اور یہہ وہان اور انکی اولاد اوسپر بیٹہتی اور
رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس فرش پر بالا تر آکر چار زانو با تمکین تمام
جلوس فرماتے ہوتے اور اعمام حضرت خیر الانام انکو اس حرکت سی منع کرتے تو

عبد المطلب انکو اس ممانعت سے مانع آتے اور اگر عبد المطلب خواب مین ہوتے تو بجز
آنحضرت کے کوئی یارا و قدرت نرکہتا تہا کہ انکو بیدار کرے اور اگر خلوت مین
جاتے تو سوای حضرت کے وہان کوئی بار نپاتا تہا اور پیوستہ عبد المطلب
حرکات اور سکنات معجز آیات حضرت سے آثار سیادت و سروری مشاہدہ کرتی
اور بر سبیل تفاخر آشنا و بیگانہ سے اوسکو تقریر فرماتے اور اخر ایام حیات
اپنی مین کفالت آنحضرت کو ابو طالب حوالہ کیا **لکہتی** ہین جب مرض نے
مزاج عبد المطلب پہ استیلا پایا اور طبیعت انکی دفع بیماری قوی سے عاجز آئی
اپنی فرزندونکو جمع کیا اور کہا اب وہ حالت کہ نا گزیر مخلوقات ہی نزدیک
پہنچی اور ضمیر مین کوئی دغدغہ نہین ہے بجز اس اندیشہ محمد صلعم کے کہ اسکا باپ اور
ماں اس جہت سے میری خاطر نہایت پریشان ہی چاہیے کہ تم سب فرزند
قبول کرو کہ بعد از فوت میری بہ تعہد اسکے قیام کرو — ابو لہب اور بعضی
اخوان نے اگرچہ قبول کیا مگر انکو ملتمس انکا مبذول نہ تہا جب ابو طالب نے
دیکہا کہ مطلوب برادران با نجاح مقرون نہوا لاجرم بعرض پدر بزرگوار پہنچایا
کہ رضای سرور قریش و دیار عرب ہو تو اعلاء شان احمدی اور ارتفاع
مکان محمدی اور اہتمام ترتیب ثمرۃ الفواد اور سعی ترشیح اوس دوحہ دلاد
مین حسب مقدور و الامکان بتقدیم پہنچاؤن اور روا رکہون کہ غبار ملال آ
احوال و مآل اسکے پر بیٹہے — عبد المطلب کو یہہ التماس موافق طبع آیا
کہا کہ ہمیشہ سوانح حالات اور حدوث واقعات محمد باوجود صغر سن کے
مستشار میرا تہا اب اس امر مین اوسکے ساتہہ بہی مشورہ کرتا ہون دیکہون کہ
وہ کیا مصلحت دیتا ہی یہہ کلام کرکے بسوی خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوے
اور کہا تیری داغ فراق اور سوز مہاجرت کو جہان فانی سے بعالم جاوداں لے
لیجاتا ہون بعد از موت میری اپنے کونسی چچا سے میل رکہتا ہی تا مین اوس سے
مراسم حفاظت تیری مین شرائط تاکید بجا لاؤن خواجہ علیہ التحیۃ والسلام اوٹہے
اور ابو طالب سے معانقہ کیا اور انکے زانو پر جلوس فرمایا عبد المطلب نے کہا الحمد للہ کہ
رضا تیری میری اختیار کے موافق ہی **مصرع** ہرچہ رضای تو ہست رضای ما ہمان

پہر ابو طالب سے کہا کہ محمد کو مین تجہی سپرد کرتا ہون چاہیی کہ شرائط تحفظ اوسکی بجا لاوے سے اسکی بجا لاوے اور جان سے عزیز رکہے اور بکمال اہتمام تیرے مراعات اس فرزند مین کوئی دقیقہ نامرعی نرہے اور آگاہ ہو کہ اندک مدت مین یہہ سید قوم بلکہ سرور عالم ہوگا اگر تعالی تیرا مساعدت کریگا تو زمان ظہور اسکے کو پاویگا اوسوقت تجکو معلوم ہوگا کہ دانا ترین اہل عالم اسکا مین تہا ابو طالب نے وصیت بدرصمیم قلب سے قبول کی اور ہاتہہ پکڑ عہد و میثاق باندہا بعد از وقوع پیمان عبد المطلب نے کہا اب سکرات موت اور تلخی جان کنی میرے اوپر آسان ہوتے اور روے مبارک حضرت رسول کو چومنا شروع کیا اور کہا کہ کسیکو اپنی فرزندون مین سے خوشبو اور خوش رو تجہسے میں نے نہین پایا جب وصیت تمام ہوئے تقدر زندگی بہ تقاضی اجل سپرد کی۔ مدت عمر انکی ایک سو بیس برس کی تہی حضرت رسول مقبول آٹہہ برس کی عمر مین انسے جدا ہوئے اور رعایت کنف ابو طالب مین تا زمان قرب ہجرت مکہ مین بفراغ بال مقیم رہے اور ابو طالب نے تا مدت العمر اپنی بوفائی عہد و پیمان قیام کیا۔ یہہ تہا حال عبد المطلب کا کہ بقدر حاجت لکہا گیا اور ہاشم کہ پدر بزرگوار انکے تہے نام اونکا عمرو ہی اور ہاشم اس جہت سے کہتے ہین کہ ہشم یعنی نان ریزہ کرنیکے ہین اور روضۃ الصفا مین قوم ہی کہ نام انکا عمران ہی بنا بر رفعت رتبہ کے کہ یہہ رکہتے تہے انکو عمران العالی کہتے تہے کسواسطے کہ یہہ سال قحط اور عسرت مین بسوئی دیار شام جاکر وہان سے نان بے اندازہ شتران کثیر پر لاد حرم مین لاتے اور روز و داونٹ ذبح کرکر پکاتے اور نانہائے خشک کو ثرید بناکر ہر روز دسفل ذفعہ تقسیم کرتے اول جسنے کہ عرب مین مہمانو نکو بہ ثرید ضیافت کی یہی تہے اور اسی جہت سے ملقب بہ ہاشم ہوئی اور یہہ سخاوت مین ضرب المثل اور صباحت مین بے بدل اشعۂ انوار مصطفوی جبین مبین انکے سے ایسی درخشان تہی کہ جو کوئی انکو دیکہتا تاب نظر نہ لاتا اور پیشانی زمین پر رکہتا۔ بعضی سلاطین ترسا کہ مقلد ملت نصاری تہے اس معنی کو اخبار سماوی سے جانکر بہ مصاہرت انکی راغب تہی ازانجملہ ہرقل نے ایک قاصد انکو بلا بہیجا اور وہ چاہا کہ اپنی شبستان عزت

مین رکہتا تہا اُنہر عرض کی ہاشم نے قبول کرنے التماس اوسکی سے اعراض کیا
آخرالامر بواسطہ اوس خواب کے کہ مدینہ مین دیکہا تہا سلمہ کو کہ اشراف قبیلہ نجار سے
تہے اور بنو نجعل و گیاست محلی جابلہ نکاح مین لای مشروط باین امر کہ وضع حمل
خانہ سلمی مین ہووے اور بعد از عقد اوس خاتون کو مکہ مین لیگئے جبکہ اوسکو
حمل عبد المطلب رہا بنابر اوس شرط کے کہ واقع ہوئی تہی اوسکو مدینہ مین لائے
اور جب عبد المطلب پیدا ہوئی ہاشم بجانب شام گئی مقام غزہ مین کہ توابع
دمشق سی ہی مریض ہو کر ہنگام نزع وصیت کی کہ کمان اسمعیل پیغمبر اور علم اور
کلید خانہ کعبہ کہ باپ سے بیٹی کو منتقل ہوتا آتا ہی عبد المطلب کو تفویض کرین
اور ایام جوانی مین عالم فانی سے انہون نے رحلت کی اور قبر انکی اوس دیار
مین معروف و مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین ہاشم پیش از ولادت عبد المطلب
شام مین گئی اور مرض موت مین کمان اور علم اور کلید اپنی بہائی کو سپرد کیا
اور اپنی حکومت بہی انکی رائی پر قرار دی پہر اون اشیاء مذکورہ نے مطلب سے
بعبد المطلب انتقال پایا اور انکے چار بیٹے تہے اسد کہ پدر مادر امیر المؤمنین علی
کرم اللہ وجہہ ہین اور فضلہ اور صیفی اور عبد المطلب کہ ہماری پیغمبر کے
جد ہین اور نام عبد مناف انکے پدر بزرگوار کا مغیرہ ہی اور کنیت انکی
عبد الشمس ہے اور مناف نامی ایک صنم تہا اصنام مین سے اور غایت حسن و جمال
سے کہ یہہ رکہتی تہے انکو قمر بہی کہتے تہے اور انکے بہی چار فرزند تہی ہاشم کہ جد عبد اللہ
ہین اور عبد الشمس کہ جد بنی امیہ ہی ــــ اور نوفل کہ جد جبیر ابن مطعم ہے اور مطلب
کہ جد اعلی امام شافعی ہی کہ شافعی مطلبی اسی جہت مشہور ہوئی اور حکومت کہ انکے
باپ سی انپر منتقل ہوئی ملوک اطراف نے باتحاف عبد مناف مبادرت کی
اور کہتی ہین کہ ہاشم اور عبد الشمس توام پیدا ہوئی تہی اور پیشانیان انکی باہم کہ ہنگام
ولادت چسپیدہ تہین اور روضۃ الاحباب مین مرقوم ہی کہ مشہور اسطرح پر ہے
کہ پشتین دونونکی چسپیدہ تہین ہرچند لوگون نے سعی کی کہ افتراق اخوین حاصل
ہووے میسر نہوا آخر الامر بتحریک شمشیر جدا کیا و لیکن اوس وقت بعضے
ارباب بصیرت نی بملاحظہ صورت تفریق سیف کہا کہ یہہ اس امر کی علامت ہی

کراو ان دو نون بہائیون کی اظہار مافی الضمیر ابا آپسمین بہ شمشیر اور بہائیت
اپنی باہم بحکومت تیغ بانقطاع پہنچا ہین چنانچہ انجام کار بمقتضائی الحقل
بضعف انکے امہات اسیطرح ظہور مین آیا اور انکی نسل مین بہی اثر
اوسکا باقی رہا بمصداق اس مقال کے وہ قضائی ہین کہ درمیان حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وابوسفیان اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور
سلطان شام معاویہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید مین واقع
ہوئی کہ تفصیل اونکی سے کتب سیر متنون و مشحون ہین اور قصی بمعنی بعید
ہی نام انکا زید ہی اور لقب مجمع اور قضاعہ اور انکو قصی اور مجمع اسواسطے
کہتی ہین کہ قریش بعد از پراگندگی سعی انکی سے جمع ہوئے اور صورت واقعہ
اسیطرح پر ہی کہ ایک مرتبہ بنی خریفہ کو مکہ سے خارج اور قریش کو جمع کرکر منازل
کو اپنیر قسمت کیا اور ایک جماعہ کو کہ زیادتی شرف اختصاص رکہتے تہی کہ بین
جگہہ دی اور بعضونکو کہ انسے مرتبہ مین نازل تر تہی ظاہر مکہ مین جای تعین کے
اورزمرہ اول قریش اباطح اور فرقہ دوم کو ظواہر اور وجہ توصیف آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ بطحی اس جہت سی ہے اور قصی انکا اسلئے
کہتے ہین کہ بعد از فوت پدر اور ملازمت مادر حدود شام [illegible] چند مدت
وہان رحل اقامت ڈالا جب انکو تقصی یعنی مسافت قبیلہ اور قوم سے
حاصل ہوئی یہ قصی لقب ہوئی بنظر اسکے کہ القصی فی بعید یعنی حوزدک اور
افتادہ ہی اور یہ دو چیزی تہے اپنی قوم سے اور وہ مکان کہ قریش نے جای
فیصل قضایای کلیہ قرار دیا تہا انہون نے اسکو نام کیا دار الندوہ مجلس
قوم اور جای سخن انکیکو کہتی ہین ندوہ لغت مین بمعنی سخن گفتن اور
ندی اور نادیہ بمعنی مجلس ہے لکہا ہی کہ قصی نے ایکدن ایام حیات مین اپنے
اہلبیت کو جمع کیا اور بہ تقوی اور پرہیزگاری وصیت کی اور غضب الہی سے
ڈرایا اور بعد اتمام نصیحت اپنی ہر ایک فرزند کو ایک مہم پر نامزد کیا اور نقابت
و ایالت کو بعبد مناف قرار دیا اور علم اور دربانی خانہ کعبہ بعبد الدار اور رفادہ کہ عبارت
ضیافت حجاج ہی بعبد العزی تفویض فرمایا اور سقایت زمزم اور حجامت

کعب اور خارہ اختراعات انکی سے ہی اور کلاب بکسر کاف بمعنی ہم گفتگو
کرنا یا جمع کلب اور کلب بالفتح بمعنی سگ اور مراد معنی کثرت ہین جیسے کہ سباع
بالکسر جمع سبع ہی بمعنی درندہ نام کرتے ہین اور داب اعراب تہا کہ اپنی فرزندونکی
اصطلاح نام رکھتے ہین ایک اعرابی سے پوچھا کہ تم اپنے فرزندون کے نام بہا
بد مثل کلب اور ذئب کیون رکھتے ہو اور اپنے غلامونکو یا سمجھا کی نیک مانند
مرزوق ورباح کسواسطے موسوم کرتے ہو جواب دیا کہ نام کرتے ہین ہم اپنے
فرزندون کے بنا بر تحذیر دشمنون کے اور غلامون کے اپنی واسطے اون نام کلاب
حکیم ای اور بعضے کہتی ہین عروہ اور یہہ سردفتر قریش اور اشراف قبیلہ عدنان
تہے اور بعد ازانکہ دیدہ کلاب بجمال قصی روشن ہوئی کہا بشارت ہو تجہ ای
معشر قریش کہ میری فرزندونکو شرف حاصل ہوگا بواسطہ صاحب ملت کے
کہ انسے ظہور مین آویگا اور تمہاری اولاد بھی اوس شرف سے محروم ہوگی جو کہ
اوسکی مکافات کریگا آفات عاجل و آجل سے سالم رہیگا اور وای اوس
شخص پر کہ یہہ سنکر بہی طغیان و عناد اور سرکشی کرے لیکن حقیقت اس کلام
کی تا ظہور اسلام مخفی اور پوشیدہ رہیگی اور یہہ بزرگوار انکے مرہ ہین
آثار النبوت اور مدارج مین لکہا ہی کہ یہہ اول وہ شخص ہے کہ جمع کہا یوم عروبہ کو
اور عروبہ بفتح عین مہملہ نام روز جمعہ ہی جمع کرتے تہے اس روز مین قریش کو
اور خطبہ پڑہتی تہے انپر اور نصیحت کرتے تہے انکو بہ بعثت پیغمبر آخر الزمان صلی
اللہ علیہ وسلم اور آگاہ کرتے تہے انکو کہ وہ اولاد میرے ہین اور حکم کرتے تہی
انکو بمتابعت حضرت خاتم الانبیا اور ایمان لانا ساتہہ اوسکے اور انشا
کرتے تہے اس باب مین اشعار کہ اونمین سے ایک بیت یہہ ہی **شعر**

یا لیتنی شاهدا فحوای دعوته   اذا قریش تبغی الحق خذلانا

اور لکہا ہی کہ قریش جمیع امور مین برای دور بین انکی عمل کرتے اور انکے فرمان
واجب الاذعان سے سرتابی نکرتے تہے اور یہہ سرانجام اسباب معیشت فقرا
ومساکین مین ہمیشہ آمادہ رہتی تہے کہ سالہای قحط مین الوان اطعمہ انکی خوان
ضیافت پر تیار رہتا تہا اور پیوستہ اپنی اولاد کو ارتکاب اعمال خیر و احسان

اور طاعت خالق اور رعایت خلایق پر ترغیب دیتی انہون نے قرب سفر آخرت
اپنی اہلبیت کو جمع کیا اور کہا کہ مینے اپنے آبا و اجداد سے اسطرح سنا ہی
کہ ایک پیغمبر عالی قدر ہماری نسل سے ظاہر ہوگا کہ عرب اطاعت اوسکی سعادت
جانینگے اور کمر انقیاد اوسکے باندہینگے میری وصیت یہہ ہی کہ نطفہ نبوت کو
ارحام طاہرات مین کہ کفار اور سفہا سے ہون تفویض کرنا اور تمکو معلوم
رہے کہ جسکی اصل کریم ہی اوسکا قلب رفیع ہی اور جو کہ کسی کام مین افراط کریگا
ورطہ عنا مین گریگا اور جو کہ عواقب امور سے اندیشہ ناک ہوگا مقام عزت
مین رہیگا اور کہا عمر بن یحیی نے کہ دین ابراہیم ع اور اسمعیل ع اجداد تمہارے
کو تغیر دیا اور اپنی اولاد کو گمراہ کیا تمکو چاہیے کہ ملت حنفی تمسک پکڑو کہ
میری باپ نے مجکو اسطرح وصیت کی تہی اور کہا ہی کہ انہون نے کلاب سے
اپنی آخر عمر مین کہا کہ جو منصب سیادت میری ساتہہ تعلق رکہتا تہا تو مجکو رعایت
زیر دستون مین طریقہ دیانت بمقتضای وصیت اسلاف بہت ملحوظ تہا اور
سفہای قبیلہ کو افعال شنیع سے مانع آتا اور مجالس قوم استماع علم سی مزین
رکہتا تہا اب میرا ہنگام رحلت نزدیک ہی اور قریب ہی کہ تیری نسل سے ایک شخص
ظاہر ہو کہ سروری شرق و غرب عرض بلکہ تمامی ملک و ملکوت اوسکے ساتہہ تعلق
پکڑے اور تجکو میری وصیت یہہ ہی کہ تو اپنی فرزند کو وصیت کرے تا بفرزندان
چند بطناً بعد بطن عہد و میثاق لیوے کہ مردان اعمام او دختران عمات کو کہ ہم
کفو ہین وصیت کرین کہ ہر امر مین عقل اور علم کو کار فرماوین کہ فلاح پاتا وہ شخص
کہ بمقتضای عقل و علم عمل نہین کرتا اور مخفی نرہی کہ سیر حوادث تیری واسطے
یہہ ہین صدق مستلزم عز و شرف اور فہم موجب مجد و بزرگی اور جود قرین فیروزی
اور حسن خلق مستوجب محبت خلق خدا عز اسمہ ہی دوست وہ کوئی ہووے کہ معرفت
ایمان رکہی اور دشمن وہ ہی کہ راغب لذات ہووے اور والد بزرگوار انکے
کعب اشراف اور صنادید قریش مین سے تہے او مرجع الیہ جمیع امور اور
والد بزرگوار انکے لوی مرجع اور ملجاء قریش اور حاکم اور مطاع اور مقبول
القول تہے اور والد بزرگوار انکے غالب بمعنی شدت اور تحتہ عیش اشراف اور

صنادید قریش سے تھے اور قبایل عرب مرجع الیہ جمیع امور مین انکو گردانتی تھی
اور والد بزرگوار فہر ہین اور اہل تاریخ کی ایک جماعت ہے اس امر سے
کہ انکا لقب قریش ہی اور جملہ قریش اپنی نسب کو انہی نسبت کرتے ہین اور جو کہ
فرزند فہر نہین ہی اوسکو قریشی نہین کہتی بلکہ کنانہ کہتی ہین اور بعضونکے نزدیک
قریش لقب نضر بن کنانہ ہی اور اونکی اولاد کو قریشی کہتی ہین اور قریش ہی
وجہ تسمیہ انکے مین بہ قریش چند وجہ ذکر کرتے ہین مشہور یہہ ہی کہ قریش نام
ایک جانور بزرگ کا ہی کہ وہ مچھلیان کہاتا ہی اور اوسکو کوئی جانور نہین کہاتا
اور یہہ غالب آتا ہی سب جانورون پر اور غالب نہین آتا اسپر کوئی جانور اور
صراحمین بعضے شعرا متقدمین نے اکثر ابیات شاہد اس معنی پر انشا کی ہین
اور بعضے کہتی ہین کہ یہہ جمع ہوتے حرم مین بعد اسکے کہ متفرق ہوئی تہی
تقریش بمعنی جمع ہونے اور فراہم گرد آنیکے ہی اور بنا براسکے کہ یہہ اہل
تجارت اور کسب سے تہے قریش بمعنی کسب کرنے اور جمع لانیکے بہی آیا ہی اور بعضے
کہتی ہین جب خلق حج کے واسطے آئی اس قوم نے تفتیش حال فقرا کی اور
اونکو کچھہ دیا گیا تو تقریش بمعنی تفتیش کے ہی اور صراحمین لکہا ہی کہ
تقریش ور غلانا اور افتراش سعی کرنا بقصد ہی اور انکو انکے والد نے مرض موت
مین وصیت کی کہ ایک صفات نفس زکی سے یہہ ہی کہ قبل از وقوع مصایب
اوس سے پرہیز کرے جب بے اختیار کوئی حادثہ لاحق ہو تو عروہ وثقای صبر و
تحمل کو پکڑے جو کہ مین اثمرہ موتی مین ہون وظیفہ یہہ کہ ہرگاہ خوف اشتعال
نایرہ فساد اہل فساد مکنون ضمیر ہو جا بیتی ہی کہ اطفا اوسکا آب شکیبائی عمل مین
آوی اور بی صبری اور بی صرفگی نکیجا وی دلیکن یہہ دولت اوسوقت حاصل ہووے
کہ تعلق اور اطفائی بلیات کو اطراف و جوانب بدنسی بعید نجانی اور ہر ذیحیات
کو اہل ممات سے تصور کرے اور تہوڑے مال پر قانع ہو کر وظایف شکر بجا لاوے
کہ وہ قلیل نہ اوس کثیر مین سی ہے کہ قناعت سی منتظم ہو دیگا بتخصیص کہ اور دولت
کے پاس ہووے اور والد بزرگوار انکے مالک ہین روضۃ الصفا مین لکہا
ہی کہ قریش عبارت اونسی ہی اور اطلاق لفظ قریش کے نضر پر دو وجہ مناسب

مناسب لکھی ہین کہ اوسی مناسبت سے انکی اولاد کو بھی قریش کہتی ہین **اول** یہہ کہ دریا مین ایک دابہ ہی کہ دواب بحری پر مستولی ہی اور وہ بقریش منسوب ہی جب نضر بن قریش نے استیلا تمام اکثر قوم عرب پر پایا اوسکو قریش کہنی لگے **دوسرے** یہہ کہ قریش خود ہی تقریش سے اور تقریش بمعنی تفتیش ہی اور جوکہ یہہ جویای حال مردم کا تفتیش کرتے اور مراسم رعایت بجالاتے تو بقریش ملقب ہوئی **تیسرے** یہہ کہ یہہ مشتق ہی قریش سے بمعنی کسب یعنی یہہ جو اپنی متعلقون کو اکثر بہ تجارت بھیجا کرتے تہے لوگ انکو قریش کہنی لگے **چوتہی** یہہ کہ وجہ مختار الیہ اور صحیح ہی کہ بنزدیک بعضی از اہل لغت قریش بمعنی فراہم کرنیکے ہی اور نضر نے بنابر اسکے کہ اولاد احفاد تمامی اپنی کو جمع کیا اس اسم کے ساتہہ ملقب ہوئے **اور** والد بزرگوار انکے نضر ہین کنیت انکی ابو نضیر ہی **روایت** کرتے ہین کہ نضر ایک شب اپنی حجرہ مین سوتے تہے ایک آواز سنی کہ یا ابو نضیر ہمنی تجکو مخیر گردانا درمیان ملک ظاہری اور عزت ابدی کے کہا کلا یا رب قل اخترت ما یبقی الا بد یعنی ای رب میری تحقیق اختیار کی مینے وہ چیز کہ باقی رہی دوام **اور** ہنگام وفات اپنی اولاد کو جمع کیا اور بصلاح و انصاف خلق ترغیب اور بخل و حسد سے ترہیب کی اور سیادت عرب انسی تعلق رکہتی تہی اور یہہ مرجع الیہ اونکے تہے **اور** ایک روز انہوں نے قبل از رحلت قوم کو جمع کیا اور کہا کہ تم فرزندان ابراہیم اور اسمعیل پیغمبر سے ہو کہ مجد و بزرگی اباو اجداد سی تمکو پہنچی پس مراتب اپنی ملحوظ رکہو اور بسبب اسکے کہ سروری عرب نے تمپر قرار پایا ہی احکام الہی کے تعظیم کرو اور رضا لوجہ اللہ باعمال صالحہ تقرب ڈہونڈہو اور امور مستلزم دنائت ہمت سی اعراض اپنی نفس پر واجب جانو اور عقود دایم اپنا ورد کرو اور جو کہ تمسے قطع کرے اوسکے ساتہہ ہم پیوند ہو اور اکفای شایستہ اپنی سے بواسطہ قلت اموال اعراض نکرو کہ مال باطل اور زایل ہی **اور** والد بزرگوار انکے **کنانہ** بن خزیمہ کہ باکثر صفات نیک قوم عرب مین مشہور تہی اور بالخصوص صفت سخاوت اور وسعت اخلاق ایسی غالب انکی طبیعت

پرہی کہ اوقات تنگدستی مین بہی بذل وایثار مین بقدر مقدور دریغ نکرتے تہے اور
حالات طیش وتعب مین کلمہ مکروہ بجز حق احد اسکے انکی زبان پر نہ آتا تہا بالجملہ آخر
ایام حیات مین انہون نے بہی برحسب عادت آبائی کرام اپنے وصایائی صیانت نور
محمدی اپنی اکثر اولاد کو کی اور بروقت ورود قابض ارواح نقد حیات کو تفویض
اوسکے کیا **اور** والد انکے مدرکہ ہین کہ نام انکا عامر یا عمرو ہی اور انکو مدرکہ اسواسطے
کہتی ہین کہ جو عز وشرف انکے آبا واجداد رکہتے تہے اوسکو انہون نے دریافت
کیا اور متصف اوسکے ہوئے **اور** بعضے کہتی ہین کہ یہہ ایکدن ایک خرگوش
کے پیچہے دوڑے اور اوسکو پایا اسواسطے انکا مدرکہ خطاب ہوا اور اس لفظ
نے شہرت پائی اور یہہ تقدیر پائی ہوز اس کلمہ مین مبالغہ کے واسطے ہی اور یہہ
معنی کلام عرب مین متعارف ہین **اور** والد بزرگوار انکے **الیاس** ہین
روایت کرتے ہین کہ ہرگاہ دیدہ ابوین بعد از یاس بمشاہدہ جمال فرخندہ اسکے
روشنی پذیر ہوئے لاجرم بالیاس موسوم کیے گئے اور بعد از اکتساب فضایل
اور عروج معارج شرف ابنائی بنی اسرائیل کو کہ شریعت ابراہیمؑ اور طریق مستقیم
سے منحرف ہوگئی تہے اور سالک مسالک وادی ضلال تہے باتباع ملت خلیل
الرحمن دعوت کی جب وفور دانش اور کمال انکے عرب پر ثابت ہوئے آفاقی
اور ادانی نے کمر متابعت انکی باندہی اور یہہ ممدوح آفاق عصر ہوئے چنانچہ
قصاید شعرائی عرب انکی مدح مین بہت ہین اور یہہ اول وہ شخص ہین کہ بنا بر
ہدیہ خانہ کعبہ اپنی اونٹ بہیجی اور آخر زندگانی مین بیماری سل انکو عاید ہوئے
انکی بی بی نے کہ خندف نام تہا نذر کی کہ بعد از موت شوہر کسی سقف کے سایہ مین
نہ ہی اور اپنی نفس کو کسیکے عقد مین نلاوے اور لباس تکلف کبہی نہ پہنے
غرض کہ بعد از فوت شوہر خندف نے اپنی وفائی نذر پر قیام کیا اور — فیافی حیرت
اور وادی سرگردانی مین پہرا کی تاآنکہ وہ بہی رحیل ملک بقا ہوئی **اور** انکے
والد مضر بہت تقویت ملت حنفی مین ساعی ہوئی اور شریعت ابراہیمی نے
انسی رونق بہت پائی اور اول سب سے فدائی شتر جہت خانہ کعبہ انہون نے کیا
اور بعضی کہتے ہین حدائی شتر بہی انکی مخترعات سی ہی **اور** والد انکی

نزار ہین اور کنیت انکی ابو ربیعہ ہی اور ابو اباد بہی کہتی ہین ۔ لکہا ہی کہ نزار انکا
اسواسطے نام رکہا کہ ہنگام ولادت انکے والد نے سجدۂ شکرانہ مین ہزار شتر قربانی
کیی خلایق نے باسراف انکو منسوب کیا ۔ ادہ دن نے کہا ایسی نعمت کے مقابل جو
کہ خدا تعالی نے مجکو ارزانی فرمائی ہی مین اپنا اسکو اندک شمار کرتا ہون اور
آثار النبوۃ مین لکہا ہی کہ نزار مشتق ہی نزر سے کہ معنی اندک ہی مشہور ہی کہ
جب نزار پیدا ہوئی انکے باپنے انکی دونو آنکہونمین نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ مشاہدہ
کیا اور کمال سرور و ابتہاج انکو حاصل ہوا مساکین اور فقرا کو طعام کہلایا اور
کہا یہہ سب اس فرزند کی حق مین اندک ہی اسی رعایت سی نزار انکا نام رکہا
کہتی ہین کہ نزار مال بہت رکہتی تہے اور در حال نزع وصیت کی تہی کہ نقود مضر
کو دیوین اور خیول ربیعہ کو اور ضیعہ آباد کو اور تمامی اموال اور فرزندونکو اور
والد انکے معد ہین اور معنی اسکے نقل اور تر تازہ کے ہین چونکہ یہہ بہ مرتبہ کمال
تازہ رو تہی موسوم اسکے ہوئے اور از بسکہ مشاہدہ خندہ روی انکے جن اور
انس انگشت تعجب دانتونمین پکڑتے تہے کنیت انکی ابو قضاعہ ہی اور انکی آٹہ
فرزند تہی از انجملہ مشہور ہین قضاعہ بن معد اور اباد بن معد اور نزار بن معد
اور روایت کرتے ہین کہ ابنائی معد بغایت شجاع اور دلیر تہی چنانچہ
ضحاک ابن معد باچہل ہزار نفر ایک جماعت کثیر بنی اسرائیل پر کہ کیفیت قلم تحریر
تہود انکے سے عاجز ہی اور کمیت اونکی احاطہ حصار سے افزون جڑہ گئی اور بعد
کشش و کوشش مفتوح ہوئی اور اموال غنایم اونکا غارت و تاراج کیا اور
بقیۃ السیف یہود کو اسیر و دستگیر لیگئے بنی اسرائیل نے استغاثہ انکی زیادتی
کا اپنی پیغمبر وقت سی کیا تا بنی عدنان کے حق مین دعا کرے کہ بلا انپر نازل ہووے
انکے پیغمبر نے رو بقبلہ ہو کر چاہا کہ بموجب درخواست انکے قیام کرے ناگاہ وحی
الٰہی نازل ہوئی کہ اس مطلب سے دست بردار ہو کہ جو خاتم النبیین اور فاضل
ترین اولین و آخرین انبیا جملہ اولاد اور احفاد اسکے سے ہوگا دعائی بد
انکے حق مین قبول نہوگی اور معد بیٹی عدنان کے کہتی ہین کہ ایکدن عدنان
ایک جانب تنہا جاتے تہے یہودیون نے کہ انسے عداوت قلبی رکہتی تہی انکے عقب

مین جاکر انکو دو پہاڑونمین گہیر لیا عبداللہ نے اونسی محاربہ کیا کہ انکا گہوڑا گر پڑا
اور متوجہ قلعہ کوہ ہوئے دشمنون نے پہنچکر انکو لیا ستایا اور تنگ کیا کہ یہہ اونکو
بدرگاہ حافظ حقیقی ملتجی ہوئے اور بعجز درجوع بجناب الہی ایک ہاتہ غیب سے
پیدا ہوا اور انکو اوٹہاکر قلعہ کوہ پر لیگیا اور ایک آواز ہولناک بگوش اشقیا
پہنچی کہ سب اوسکے خوف سے ہلاک ہوگئی الحاصل یہہ ہی ایک معجزہ تہا معجزات
ماتقدم حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عدنان سی نسب شریف بالاتر
نہین بیان کیا جاتا بروایت صحیح کسواسطے کہ اہل علم نساب کو اوسمین اختلاف ہی
جیساکہ حدیث نبوی سی واضح ہی اور ظاہرا بواسطہ کسی مصلحت کے حکمت الہی
بہی اس امر مین مقتضی نزول وحی نہوئی اور آنحضرت نے ہی نہیچا نا سلسلۂ
انساب اجداد کا متصل تا بابو البشر پہنچا اسواسطے قلم مشکین رقم نے بہی
اس مقام مین سرمہ خاموشی بہ گلو کہینچا ولیکن کمیت خوشخرام قلم میدان بیان
روایئ صادقہ اجداد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ مین کہ قبل از ولادت باسعادت
حضرت خاتم الرسالت معجزہ جو دیا جو آنحضرت دیکہی تہی شبدیز تعبیرات
عبرامین جولان پاتا ہی پوشیدہ نرہی کہ ایک خواب مرشد ابن عبد کلاب
ہی افواہ رجال سے مسموع ہی کہ مرشد موصوف کہ مملکت عرب مین ایک
بادشاہ ذیشان و شوکت تہا ایکرات اسنی ایسا خواب ہایل دیکہا کہ اوسکی
مہابت سی مثل بید لرزا اگر بعد از بیداری صفحہ خیال کو حالات مفصلہ منام سے
معرا پایا غیر ازین کہ خوف عظیم اسکے خاطر پر مستولی تہا لہذا اسنے اپنی ان سے
کہ علم کہانت سی کچہہ بانصیب تہے شمہ اپنی پریشانی سے بیان کیا اور تعبیر کا طالب
ہوا اونسی بواسطہ نسیان خواب جواب سے عاجز ہوکر تمامی کاہنان بلاد عرب
کو بلایا اور ماجرای گذشتہ انسی بیان کیا سب نے متفق اللفظ ہوکر کہا اگر صورت
واقعہ سے ہمکو آگاہ کرتے البتہ اوسکی تعبیر مین ہم ذہن لگاتے جو کہ خواب
بالکل فراموش ہوا ہی تمہاری طرح ہم بہی اس باب مین کچہہ کہہ نہین سکتی پس
جو انکشاف اس مطلب کا ضمیر مرشد مین راسخ رہا یہہ ایکروز تنگدل ہوکر رسم شکار
شہر سی باہر آیا اور صحرا و بیابان مین طواف کر رہا تہا کہ ناگاہ نظر اسکی ایک

آہو پر پڑی اسنی بارادہ شکار اوسکے پیچھی گھوڑا ڈالا اور تا دور تا اوسکے تعاقب مین
تنہا گیا چنانچہ اہل لشکر بہت پیچھی رہ گئی اور بہ کثرت حرکت اور شدت حرارت
آفتاب سی بیتاب ہوکر متلاشی سایہ ہوا تا ذرہ وہان استراحت کری اسی اثنا
مین بدامن کوہ اسکا گذر ہوا اور دو تین گھر کہ وہان آباد تھے دکہائی دیے
یہہ اوسطرف متوجہ ہوکر ایک دروازہ پر اون گھرون کے سوار کھڑا رہا کہ ناگاہ
اس حال کے ایک عجوزہ ایک گھر مین سے نکلی اور اوسنی عرض کیا بیت
رواق منظر چشم من آشیانۂ تست ٭ کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست ٭ مرشد
بن کلاب بموجب کہنی اوس عورت کے وہان اوترا اور اندرون خانہ جا کر فرش پر
باستراحت تمام آرام لیا اور گرمی شکارگاہ سے آسودہ ہوکر کچھ دیر سو رہا
جب بیدار ہوا اور آنکھ کہولی اپنے سرہانے ایک دختر بیٹھی دیکھی کہ طراوت
رخسار اوسکے بہشت برین پر طعنہ زن تہے اور نسیم زلف [illegible] اوسکی [illegible]
ارم بہشت سی حکایت کرتی تہی اوسنی مرشد سے کہا کہ ای شہریار واجب
التعظیم امید کہ اسباب تفرقہ سی محروس و مصون رہی اور تجھے [illegible] کی طرف
[illegible] توارشاد ہووے مرشد اس سخن سے کہ مستلزم اوسکی معرفت کا تہا متوہم
ہوا کہ مبادا کوئی دشمن مجھپر مستولی ہوجاوے اور اوج سلطنت سی بحضیض ذلت
گرادے لاجرم جواب سے تغافل کرکے بجانب دیگر ملتفت ہوا دختر نے کہا ای بادشاہ
وہم کو خاطر اشرف مین راہ نہ دیجیے اور طریق اندیشہ مسدود کر [illegible]
بخت بلند تیرا مرتفع ہی رجای واثق ہم عطا پای ارجمند تیرے محفوظ و متمتع
ہووین اور بعد اس مقال کے الوان اطعمہ حاضر کیے جب بادشاہ تناول طعام
سی فارغ ہوا دختر نے ایک قدح شیر خالص اسکے پینے کے واسطے دیا مرشد
کو لطف تقریر اور حسن دلپذیر دختر بہت پسند آیا حتی کہ تمنای مناکحت اوسکی
نے اسکے ضمیر مین رسوخ پایا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی جواب دیا کہ عفیرا مرشد نے کہا وہ
شخص کہ تو جسکو ملک روی زمین خطاب کرتی ہی جانتی ہے کہ کون ہی دختر
نے کہا بادشاہ باستقلال سنے کہ جمیع کاہنان اور معبران عرب کو بنابر
انکشاف عقدہ ضمیر اپنی کہ جمع فرمایا تہا اور اوس مشکل کا حل اونسی ہوا

وہ آپ ہی تو ہین — مرشد نے کہا اس واقعہ مبہم سے تجہپر کچہہ منکشف ہوا ہی بحیرا
نے کہا ہان خواب مین کہ دیکہا تہا ہول فزا اون وجود شہریار پر تہا اگر حکم ہووے
تو شمہ اوسمین سے کہون مرشد استماع اس حدیث سے مسرور و مبتہج ہوا
اور اوسکے بیان کا مبالغہ کیا اسنے کہا ای بادشاہ تو نے خواب مین دیکہا
ہی کہ بگولے پیدا ہوئے اور باہمدگر متعاقب بجانب آسمان متوجہ ہوکر قریب
افق پہنچے اور اونمین سے آگ چمکتی تہی اور دہوان اونمین سے نکلتا تہا اور
بعد ازین ایک جوی آب روان صاف تمہی مشاہدہ کی اور مقارن اسی
حال کے ایک آواز سنی کہ خلایق کو اوس پانی پینے پر دعوت کرتی اور کہتی
تہی کہ جو کوئی اس پانی مین سے ہیچ تجرع کرے یعنی بدل ہو سے سیراب
ہووے اور جو کہ بظلم مرتکب شرب ہووے اور حرص کو اپنا شعار کرے انجام
مین خسران و ضلال اوسکو نصیب ہوگا — مرشد نے کہا صورت واقعہ یو
ہی تہی جو تو نے بیان کی اب تعبیر خواب صادق کہہ تعبیر موافق مقرر ہو بحیرا نے
کہا — بادشاہی ملوک عبارت بادشاہون سے ہی اور آتش مخالفت او عداوت
انکی اور جوی آب عبارت ہی منزل شریعت بیضا سی اور وہ کہ خلق کو پانی
پینے پر دعوت کرتا تہا ایک پیغمبر شفیع مبعوث ہووے کہ مردم کو [illegible]
دعوت فرماوی جو کہ صاحب اعتدال و انصاف ہو متابعت اوسکی کرے
اور تشنگی بادیہ عذاب سے خلاصی پاوے اور جو کہ مرتکب اوذا ہو اوسکے
ساتہہ مخالفت کرے اور غرق بحر جہالت ہووے مرشد نے سوال کیا یہ پیغمبر کس قبیلے
مبعوث ہوگا یا بحرب بحیرا نے جوابدیا کہ بعزت فرازندہ آسمان رسم خونریزی
کہ خلاف حکم الہی ہو برطرف کرے اور دختران ملوک کو مانند کنیزان لیجا کر
بردہ بناوے کہ جو کوئی اوسکی مخالفت کرے بذلت و خواری گرفتار ہووے
پہر مرشد نے کہا خلق کو کس چیز پر دعوت فرماویگا کہا ترغیب بصوم و صلوة
و صلہ ارحام و کسر اصنام اور رجوع مخصوص بطرف حضرت ملک العلام
دیگا اور احکام اجتناب اور ارتکاب عبادت اوثان اور قربان دوری
ملاہی و مناہی کریگا اسنے کہا کونسے قبیلہ مین سے ہوگا جوابدیا کہ اولاد نضر بن

نزار سے اور وہ اپنی قوم سے محاربات کریگا تا آنکہ محکوم حکم قضا شیم اسکے
ہونگے پہر پوچہا کہ جب وہ مصروف تادیب قوم اپنی ہوگا نصرت و معاونت
اوسکی کون فرماویگا کہا وہ اشراف کہ دیدۂ بصیرت اونکا بنور معرفت روشنی
پذیر ہوگا القصہ جب جواب و سوال جانبین تمام ہوئی مرثد اذنہ مین گیا کہ
غیفرا کو کسطرح سے خطبہ فرماوی اور اوسنی یہہ امر بفراست دریافت کیا
کہا ای بادشاہ خواہندہ میرا ایک غیور بیباک ہی تم اوسکے ہم پلہ نہو سکوگے
یہہ بات سنکر اسنے سودائی خام دامادی کا چھوڑا اور بسبیل تعجیل سوار ہوکر
اپنی سپاہ سے ملحق ہوا اور سو شتر بختی برسم ہدیہ غیفرا کے پاس بہیجے
اور یہہ حکایت اوس شاہ عالیجاہ سے بر صفحات روزگار یادگار رہی اور
ایک خواب ربیعہ بن نصر ہی افواہ رجال سے مسموع اور متون کتب مین مکتوب
ہی کہ یہہ ایک حکام دیار عرب سے یمن کا تہا ایک مرتبہ اسنے ہی خواب ہولناک
دیکہا اور عجب اتفاق بر وقت بیداری اسکو فراموش ہوا واسطے رفع تردد
کے اسنے معبران ولایت اپنی کو جمع کیا اور سبے آگے صورت واقعہ اسنے سبہی
تعبیر خواب سی استعلام چاہا انہون نے کہا کہ خواب نامعلوم کی کیا تعبیر کرین ربیعہ
نے غضبناک ہوکر کہا غرض تربیت تمہاری سے اسمدت تک یہی ہی کہ جو کوئی
مشکل درپیش آوی تو اوسکے حل مین اقدام کرو اگر یہہ واقعہ مبہم رہیگا تو تمکو
سیاست کرونگا ایک نے اونمین سے اوسکو بہ سطیح اور شق نشان دیکر
کہا کہ یہہ دو شخص داناترین روزگار ہین عجب نہین ہی کہ حل اس عقدہ لاینحل
کا انکے ناخن تدبیر سے ظہور مین آوے بنابران ربیعہ نے اول سطیح کاہن کو
طلب کیا اور مافی الضمیر اپنی سے استعلام کیا سطیح نے جوابدیا کہ تونی اسطرحسی
خواب دیکہا کہ آتش باریک آئی رنگسا اوسکا مایل بسواد اور تمام خلق یمن کو جلادیا
اور بعضی کہتے ہین سطیح نے کہا ای بادشاہ تو نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک چیز
سوختہ مانند خاکستر تاریکی سے باہر آئی اور مجموع اہل دیار تیری نے اوسمین
سی کہایا اور برخی کہتی ہین سطیح نے کہا کہ اخگر سیاہ تاریکی سے نکلی اور اوسا
سی زمین تہامہ یعنی یمن کو آگ لگی اور تمام صاحبان ستخوانکی کاسہ سر کو جلادیا

بالجملہ جب سطیح نے اسکی خواب کو کہ جسطرح دیکہا تہا تقریر کیا ربیعہ نے کہا تو نے سچ
کہا اب تعبیر اوسکی کیا ہی اسنے قسم کہا کر کہا کہ حبشہ سے ایک لشکر آوے اور
تیری مملکت پر مالک ہووے بادشاہ استماع اس سخن سے پریشان خاطر ہوا
اور پوچہا کہ یہہ حادثہ میرے زمانہ مین ظہور پاویگا یا بعد میرے اوسنے کہا کہ ساٹہ
برس بعد تیرے زمانہ کے سیف ذویزن یمن پر مسلط ہوگا پہر ربیعہ نے کہا
بادشاہ زنگبار کے پاس ملک حبش پائدار و دوام رہیگا یا نہین جواب دیا بعد
ہفتاد و چند سال کے سیف ذی یزن جانب عدن سے آویگا اور مملکت حبشہ
پر مسلط ہوگا ربیعہ نے پہر پوچہا کہ حکومت خاندان سیف ذویزن مین دایم
رہیگی یا مدت قلیل مین زوال پذیر ہوگی جواب دیا کہ بعد از حکومت سیف
ذی یزن باندک فرصت ملک یمن ایک پیغمبر عالی قدر پر منتقل ہوگا — ربیعہ نے سوال
کیا کہ وہ عالیجاہ کونسی قوم مین ہوگا کہا اولاد غالب بن فہر سے اور مملکت اوسیہ
پر اسکی قرار پکڑیگی تا روز قیامت — ربیعہ چونکہ ملت حنفیہ سے بیگانہ تہا اور
بقیامت ایمان نرکہتا تہا اس کلام سے تعجب کیا کہ قیامت بہی کچہہ شی ہے کہ
ہوگی سطیح نے کہا قیامت ایکدن ہوگا طولانی کہ خالق کائنات سب مخلوق اولین
و آخرین کو اوس روز جمع فرما کر حساب افعال و اعمال انکا کریگا نیکوکار پارسا و اشخاص
کردار نیک جنات عدن مین جا دینگے اور بد کردار بجزای بد بہا درکات جہنم
مین گرفتار ہونگے — بادشاہ کو تعجب زیادہ ہوا سطیح نے کہا سوگند کہاتا ہون
مین سرخی آخر روز اور سیاہی اول شب کہ بہشت اور دوزخ حق اور جو کچہہ مینے
کہا صدق ہی جب سطیح جواب و سوال بادشاہ سے فارغ ہوا اوشق کو طلب کیا
اور اوسنے بہی خواب بادشاہ کو اسطرح تعبیر کیا کہ باقوال سطیح موافق تہا
اور شمہ ہول روز رستاخیز بہی بیان کیا بادشاہ کو جو ان مواعظ حقہ سے
انتباہ کامل حاصل ہوا تو بہت سا رو یا اور بہ نبوت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ
اور سایر حالات اور حشر اپر ایمان لایا اور اندیشہ ناک ہوکر اپنی اولاد کو بجانب
دیار عجم بہیجکر ایک سی اولاد ساسان مین سے کہ اوس زمانہ مین بادشاہ تہا
سفارش کی شہریار عجم نے برعایت سفارش اوس جماعت کو کنار فرات

ایک مقام دلکش مین اوتارا ۔ کہتی ہین نعمان بن منذر فرزندان ربیعہ مین سے ہی
اور صاحب روضۃ الاحباب نے اس خواب کو بہ نصر بن ربیعہ منسوب کیا ہی اور
اور چونکہ سطیح عجیب الخلقت اور بغایت مہارت عظیم کہانت مین رکہتا تہا چنانچہ
کمال اوسکا اس خبرہای غیب مذکورہ سے ظاہر ہی اور آیندہ بہی مقام لایق مین
مذکور ہونگے لاجرم تفصیل احوال خاص اوسکے کی نظر بصیرت مین مناسب متصور
ہوئے جاننا چاہیئے کہ ارباب اخبار نقل کرتے ہین کہ ولادت سطیح کاہن
ایام سیل عرم مین ہوئی اور اوسنے تازمان طلوع کوکب درخشان حضرت
مقدس نبوی علیہ الصلوۃ والسلام زندگانی پائی اور عمر اسکی چہہ سو برس
تک پہنچی ۔ بعضی کہتے ہین عرم نام ایک بند کا ہی کہ بلقیس نے دیار سبا مین بنایا
کیا تہا اور یہہ خبر بہ یقین مقرون ہوئے کہ بخشندہ بی منت نے اہل سبا کو منظور
نظر عنایت فرماکر مساکنین مقبول اور بستانین مرغوب اور اشجار پر اثمار اور فواکہ
بی شمار ارزانی کیی تہے اور اپنی رسول مقبول کو اوس جماعت پر ارسال کیا ولیکن
کم قسمتون نے قدر نعمت الٰہی نجانکر نصایح نبوی سے اعراض کیا تہا بنابرین دریای
قہر الٰہی متلاطم ہوا اور سیل عرم نے پہنچکر منازل اور مواطن اوس قوم ناعاقبت
اندیش کے خراب کیئے اور چونکہ عذاب استیلای آب سے بچی منجملہ اونکے سطیح بہی
ہی کہ اوس دیار سے ہمراہ جماعت مفرور کے شہر شام مین متوطن ہوا منقول
ہی کہ اسکے اعضا مین کہین استخوان نہ تہے الا کاسہ سر اور ہاتہہ اور انگلیان
اور بعضے کہتے ہین کہ مونہہ اوسکا سینہ مین تہا اور قدرت قیام و قعود بالمطلق
نرکہتا تہا مگر جبکہ یہہ اسمین پہونک مارتے تو متحرک ہوتا تہا ۔ لکہا ہی ہرگاہ
چاہتا کہ کہانت کرے اور امور مخفیہ پر خبر دیوے اسکو مانند مشک پر آب جنبش
دیتی اور بسان جامہ پیچیدہ مجالس مین لیجاتے اور یہہ وہ مرد ہی کہ کہتا تہا
ایک نے جنون مین سے کہ زمان مکالمہ حضرت عالم الغیب با موسی علیہ السلام
کوہ طور پر استراق سمع کرکر مغیبات پر واقف ہوا تہا وہ مجکو قضایای نہانی
سے خبر دیتا ہی اور مین آدمیون سے کہتا ہون اور بعضی کتب مین مرقوم
ہی کہ جب سطیح نے وفات پائی علم کہانت بالکل جاتا رہا لیکن یہہ قول مخالف

جمہور مورخین ہی اصح اسطرح پر ہی کہ زمان بعثت حضرت خواجہ کائنات سب
کاہن اخبار امور مخفیہ سے ممنوع ہوئی چنانچہ موید اس مقال کا ذکر ابو عامر زاہب
ہی کہ جنون سے اخبار غیر کاذب اوسکو بہی پہنچتی تہے چنانچہ تفصیل اس مجمل کی
روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ خذیمہ بن ثابت سی منقول ہی کہ ابو عامر راہب نے
پیش از ولادت باسعادت حضرت خاتم الرسالت شرک و بُت پرستی سے دست
بردار ہو کر ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام رجوع کی اور پلاس پہن کر ہر طرف
پہرتا تہا اور احبار یہود اور علمای نصارا سے خصوصیات شریعت حضرت خلیل
الرحمن پوچہتا تہا تا انکہ اسکو بعثت نبی آخر الزمان اور احیای دین ابراہیم کے
خبر دی ابو عامر بعد استماع اس خبر کے پیوستہ مداح بہتر و بہتر دو دمان عبد مناف
کیا کرتا تہا — اتفاقا ایکدن محفل سران روس اور خزرج مین بمدح آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم مشغول تہا — ابو الہاشم خزاعی نے کہ یہہ بہی موجودون مین سے
تہا کہا ای عامر اگر تو اس پیغمبر کو دیکہیگا تو تعریف اور توصیف اوسکی مین بیشتر
مبالغہ کریگا ابو عامر نے کہا مینے اوسکے اتنی وصف آدمیون اور پریون سے
سُنے ہین کہ گویا مین اوسکے دیدار فیض آثار سے برای العین مشرف ہوا
ہون اور ہر لمحہ اور ہر لحظہ باستلذاذ شرائف ظاہری و باطنی محظوظ و مستلذ
رہتا ہون ابو الہاشم نے متعجب ہو کر کہا یہہ تو ہو سکتا ہی کہ علما نے اوسکے
وصف کتب سماوی سے معلوم کیئے ہون لیکن استماع اوصاف اوسکے
پریون سے خالی استعجاب و غرابت سی نہین ہی خلاصہ مطلب یہہ کہ جیسے
جنیان تو بیان کرے — ابو عامر نے کہا مینے ایک مرتبہ سنا کہ ولایت یمن مین
ایک شخص بشیوہ کہانت مین بی نظیر پیدا ہوا ہی آرزوی ملاقات اوسکی
دامنگیر ضمیر ہوئی شہر حرام یعنی ماہ رجب مین کہ عرب نے شمشیرہای آبدار
نیام مین کی تہین متوجہ یمن ہوا اور چاندنی رات مین اونٹ دوراتا ہوا چلا
جاتا تہا کہ خواب نے مجہپر غلبہ کیا — جب بیدار ہوا آپکو بیابان منکر مین دیکہا
باطراف نظر کی چند جا دور سے آگ مجکو نظر آئی کہ ہر ایک اونمین مثل ستارہ
درخشان تہی اون آتشونکی طرف روانہ ہوا جب نزدیک پہنچا اونکے گرد

ایک جماعت میننی دیکہی با صور تہائی مہیب کہ با شکل انسانی تفاوت کلی رکہتی تہی
اس جہت سی ہر اس عظیم نے میری خاطر پر استیلا پایا اور ایک خوف قوی میرے
اونٹ پر غالب آیا تا آنکہ شدت دہشت سی وہ بیٹہہ گیا اور لرزہ اندام رکب
ومرکوب پر طاری ہوا اس حال مین مینے آپکو اونٹ پر سے گرا دیا بعضے اونمین
سے میری طرف دوڑی اور مینے فریاد وغوغا کیا چند کس اور اونمین سے واسطے
ہٹانے اونکے میری طرف آئی اور حمایت مین مصروف ہوئے چار نفر اونمین
سی تحیت کہکے میری پاس بیٹہہ گئے اور ایک نے اون چار مین سے مجہسے کہا تو کس
قوم مین سے ہی مینے کہا قبیلہ غسان سے کہا کون سے بطن سے مینی کہا بطن
قبیلہ سے اور قبیلہ نام اوس عورت کا ہی کہ روس اور خزرج فرزند اوسکے ہین
پوچہنے والے نے کہا تو کیا دیکہتا ہی اوٹہون اور تجہکو قتل کرون مینے کہا نہین آخر
مینے تمہاری ساتہہ پناہ اختیار کی ہی جب یہہ کلام مینے کیا مقصود میری سے
استفسار کرنے لگے مینے صورت حال ظاہر کی اور کہا ہم اخبار مغیبات مین
قول کاہنون پر اعتماد رکہتی ہین کہ وہ تمسے سنتے ہین اور ہمسی کہتے ہین اب تو سیلہ
تمہاری بعض قضا یائی آیتہ ہیوا سطہ تمسے پوچہا چاہتا ہون تین شخصون نے
اونمین سے چوتہی کی طرف اشارہ کیا کہ دانا ترین ہم مین وہ ہی اوس سے سوال
کر مینے اپنا مطلب اوس سے پوچہا اوسنے کہا ای ابو عامر ہر آئینہ شتابی ہو
کہ آوین شتران باریک میان کہ آدمیون کو جنگ پر تحریص کرنیکو جاوین اور
البتہ فرود آوی ایک شخص پر کہ یعنی بہار ہر بذہ جو کی دماغ مین کرے اور خاموش کرے
تا مشخصون کو بدرستیکہ ظاہر ہووے وہ شخص کہ شکنندہ گردن کشان روم وفارس
ہو — ابو عامر کہتا ہی مینے پوچہا کہ یہہ شخص بادشاہ ہوگا کہا نہین پیغمبر ہوگا
بنی ہاشم سی با شرف اذہد وقار پہر مینے استفسار کیا کہ صفات اوسکی کیا
کیا ہونگی — کہا درخشان رو ہوگا او رمیانہ قد جب دیکہی آرام دیکہے اور کبہی ہو
نکہ سیک دیکہا اگر کسی سے آزردہ ہو صبر کرے اور مقام انتقام مین تعجیل روا
نہ رکہے اور اوسکی چشمان نازنین مین کحل مطبوع ہووے اور مہر نبوت درمیان
دو کتف اوسکے مختوم اور ناخواندہ وانویسندہ ہو ایک دین مستحسن لاوے

نیکبخت وہ ہووے کہ پیروی اوسکی کرے اور یہہ سجہلاے راست یعنی فرشتون سے سنے ہین کہ نویسندگان اعمال عباد ہین ۔۔۔ ابو عامر کہتا ہی کہ جب یہان پر پہنچا وہ پیر روشن ضمیر اوٹہا اور اون تینون نفر کے ساتہہ روان ہوا اور میرے روبرو سے سب غایب ہو گیئے اور مینے بقیہ شب وہان بسر کی اور علی الصباح بجانب وطن مراجعت کی اور آخر اسں حکایت کو بعضے ارباب سیر نے یون لکہا ہی کہ اسنے باآنکہ ایسا ماجرای شگفت دیکہا اور سنا ولیکن سعادت متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بسبب شقاوت ازلی محروم رہا اور غلبۂ حسد سی ایمان نہ لایا بلکہ کفار کو حضرت کے محاربہ پر تحریص کیا گیا تا آنکہ بابو عامر فاسق اشتہار پایا چنانچہ مفصل عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے اور ایک طرفہ عجائبات سی یہہ ہی کہ ہشام بن ابی عاص کہتا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مجکو معہ ایک قریش کے ہرقل کے پاس بسفارت بہیجا تا اوسکو باسلام دعوت کرون جب مین خطۂ دمشق مین بپایۂ سریر جبلہ بن ایہم غسانی کہ آخر ملوک شام اور باج گذار قیصر تہا پہنچا مثل بادشاہان رفیع مقدار جالس سریر سلطنت پایا اور اوسنے بعد دریافت خبر ورود ایک مقرب بادشاہی کو ہمارے پاس بہیجا تا حقیقت حال اور کیفیت رسالت ہماری سے آگہی پاوے ہمنے سوگند کہائی کہ ہم کلام نکرینگے مگر شاہ جبلہ سے اور اگر یہہ امر میسر نہووےگا تو ناکام پہر جاوینگے جبلہ نے ہمکو بلایا اور ہمارے ساتہہ کلام کیا اور ہمنے اوسکو باسلام دعوت کی اوسنے قبول نکیا اور ہمنے جو دیکہا کہ تمام لباس اوسکا سیاہ ہی سبب سیاہ پوشی دریافت کیا اوسنے جواب دیا تمہین کیا نہین دکہائی دیتا کہ مین کیا پہنے ہوئی ہون مینے قسم کہائی ہی کہ اس لباس کو اپنی جسم پر سے نہ اوتارونگا جب تک کہ تمکو حدود شام سے جلا وطن نکرونگا ہمنے کہا تونے عجب خیال باطل کیا ہی اگر خدا چاہی تو ہم اس مملکت کو تجہسے چہین لیتے ہین بلکہ تیرا ملک بہی اپنے تصرف مین لاتے ہین کیونکہ ہمارے پیغمبر نے اس باب مین بشارت دی ہی جبلہ نے کہا تم نہ وہ لوگ ہو کہ اس ملک کے مالک ہوگے کسواسطے کہ وہ جماعت موعود دن کو روزہ رکہینگے اور رات کو افطار کرینگے تمنے کہا ہمارا

روز ہو اسیطرح سے ہی جب یہہ سخن ہمنے کہا اوسکا موںہہ زرد ہو گیا کہا اوٹھو اور
اپنا مطلب حاصل کرو اور ایک شخص کو حکم دیا کہ ہمکو ہرقل کے پاس لیجاوے
جب قریب دارالملک قیصر پہنچے رفیق شامی نے کہا لایق ادب شناسی نہین کہ شتر
سوار شہر مین جاؤ چاہیئے کہ پیادہ ہو کر صورت حال معروض پیشگاہ قیصر کرو ہمنے
کہا فرستادگان عرب تغیر مراکب نہین کرتے بالجملہ ہم اونٹون پر سوار شمشیرین
حمایل کیی ہوئے شہر مین آئے جب در قصر قیصر پر پہنچے اونٹون کو بٹھایا اور لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ زبان پر جاری کیا بمجرد اسکے غرفہ کوشک اور ایک روایت
سے مجموع قصر قیصر مانند نخل تر کہ باد تند سے حرکت مین آتا ہی لرزنے لگا اوس
حال مین کہ قیصر اوس دریچہ مین سے متوجہ رہگذر تہا یہہ واقعہ بچشم خود اوسنے
دیکہا اور ایک شخص کو ہمارے پاس بہیجا کہ اپنی ملت اور جو مدعا رکہتے ہو عرض
کرو ہمنے جواب دیا کہ ہمکو ازطرف صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اجازت نہین ہے
کہ بجز قیصر اور سے ادای پیغام کرین ـــ قیصر نے یہہ کلام سنکر رخصت
ملاقات دی جب اوسکی مجلس مین آئے ہمنے دیکہا وہ اریکۂ شاہی پر بیٹھا ہے
اور ایک جماعت قوی ہیکل در پائے تخت ایستادہ ہی اور بادشاہ معہ مجموع ارکان
دولت لباس سرخ پہنے ہوئے ہی ہرگاہ چشم قیصر ہمپر پڑی قہقہہ مارا اور ترجمان
سے کہا پوچہو انسے کہ تمنے بحسب عادت اپنی ہمکو سلام کیون نکیا ہمنے کہا ہمارے
تحیت ہمپر حلال نہین ہے چنانچہ تمہاری ہمپر قیصر نے کہا تحیت تمہاری نسبت
بہ بادشاہ کسطرح ہوتی ہے ہمنے کہا السلام علیک کہا پہر وہ کس طرح جواب
دیوے کہا انہین الفاظ سے پہر پوچہا بزرگترین تمہارا کیا ہی ہمنے کہا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ جب یہہ کلام ہمنے کہا غرفہ وکوشک
دوبارہ حرکت مین آیا ہرقل نے کہا ہرگاہ تم اپنے گہر مین یہہ کلمہ کہتے ہو
وہان بہی یہہ صورت مشاہدہ ہوتی ہی ہمنے کہا وہان ہرگز یہہ حالت نہین
دیکہتے کہا کاش ہر ہنگام کہنے اس کلمہ کے گہر تمہارے سر پر گر پڑتے اور
اوہا ملک میرا زایل ہو جاتا ہمنے کہا کیون جواب دیا کہ نوبت یہہ ملک مجہپر آسان
تر ہوتی آگے جو ا ابہو ـــ نبوت محمد اور دین اوسکے ســـ شنام کہتا ہی کہ ہرقل نے

بعد ان حکایات کے پوچھا کہ نماز اور روزہ تمہارا کیونکر ہی ہمنے جسطرح سے
کہ واقع مین ہی بیان کیا اوسوقت ہمکو ایک منزل دلکش مین اوتروایا اور
مدارات شایستہ عمل مین لایا اور تین دن کے بعد ہمکو اپنی پاس بلایا اور چند
حکایتین پوچھین جب سبکا جواب باصواب پایا تو اوسنے ایک صندوق جو بے
طلا کار خانہ دار منگوایا اور اوسکے ہر خانہ مین سے ایک پارۂ حریر سیاہ
نکالا اور اوسکو پہیلایا اوس حریر پر ایک مرد کی تصویر سرخ چہرہ فراخ
چشم بلندگردن بی محاسن دو گیسوئی تافتہ رخسار پر پڑی ہوئے کہ نہایت اوسکے
بشرہ سی پیدا تہی کہا جانتے ہو یہہ کسکی صورت ہی ہمنے کہا نہین کہا یہہ صورت
ابو البشر آدم علیہ السلام کی ہی پہر اسیطرح ایک اور پارۂ سیاہ نکالا کہ
اوسپر شبیہ ایک مرد سفید با موی مجعد اور چشم سرخ اور سر بزرگ اور محاسن
نیکو کشیدہ تہی کہا یہہ تصویر نوح نبیؑ کی ہے اسی وضع سے بہت تصویرین —
دکہائین اور نام اونکے لئے تا آنکہ صورت ایک مرد کی نکالی بنہایت سفید خوب
چشم کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی تازہ رو کہا یہہ صورت ابراہیم خلیلؑ
ہی پہر ایک پارہ حریر پاکیزہ نکالا کہ اوسپر صورت بابرکت ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکمال عظمت وجلال مصور تہی کہا جانتے ہو یہہ کون
ہی ہمنے کہا یہی ہی صورت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور اوسوقت ہمکو شدت رقت ہوئی اوسنے جب یہہ حال مشاہدہ کیا باکرام
اوسکو اوٹہایا اور پہر بیٹہہ کر کہا تمکو خدا کی قسم دیتا ہون راست بتاؤ کہ یہہ
صورت محمدؐ کی ہی ہے ہمنے کہا بخدا سوگند اسیطرح پر ہی گویا اوسکو ہم حاضر
دیکہتے ہین — پس تہوڑی دیر تک ہماری طرف دیکہا کیا اور کہا فی الواقع یہہ
صورت اوسی پیغمبر عالی قدر کی ہی اس معاینہ سے محض تمہاری آزمایش تہی
پہر اور تصویر نکالی ایک مرد گندم گون مشکین موی خوب چشم تیز نظر ترش روئی
کہ پیوستہ دندان سطبر لب خشمگین چہرہ تہا کہا یہہ صورت موسی کلیم اللہ کی ہی
اور بہ پہلوی شبیہ موسیؑ کے ایک اور صورت اوسکے مشابہ تہی لیکن نظر
معلوم ہوتا تہا کہ شاید اوسپر روغن ملا ہی کہا یہہ صورت اسحق علیہ السلام کی ہی

پہر ایک اور صورت ظاہر کی مشابہ باسحق علیہ السلام اور کہا یہہ صورت یعقوب ع
کی ہی پہر ایک اور شبیہ دکہائی معتدل القامت سفید پوست مایل بسرخی تاروی
خوب درخشان کہ تواضع اوسکے بشرہ سے لایح تہی کہا یہہ صورت اسمعیل ع جد پیغمبر
تمہاری ہے بعد ازین ایک صورت حسین مشابہ بصورت حضرت آدم علیہ
السلام نکالی اور کہا یہہ شبیہ یوسف علیہ السلام کی ہی پہر ایک پارۂ حریر سفید
نکالا کہ اوس صورت پر ایک مرد تہا سرخرو باریک ساق خفتہ چشم بزرگ شکم
میانہ قد با شمشیر حمایل کہا یہہ صورت داؤد علیہ السلام کی ہی بعد ازین
صورت ایک شخص بزرگ سر گہوڑے پر سوار ہمکو دکہائی اور کہا یہہ سلیمان ع
ہی پہر ایک اور شبیہ سفید سیاہ چشم لبسیار موی خوش قماش نکالی اور
کہا یہہ صورت عیسی علیہ السلام ہی القصہ جب ہمنے صور انبیا علیہم السلام
مشاہدہ کین قیصر سے پوچہا کہ یہہ صورتین کسنے کہنچین اور تمنے کسطرح ہم
پہنچائین کیونکہ ہمنے اپنے پیغمبر کی صورت کے مشاہدہ سے قیاس کیا کہ ہر شبیہ
صحیح موافق صاحب صورت کے ہی ہرقل نے جواب دیا کہ مسموع ثقات سے ایسا
ہوا ہی کہ حضرت آدم ع نے واہب الصور سے مسئلت کی کہ اوسکے فرزندونکی
صورتین کہ بشرف نبوت مشرف ہونگی اونکو دکہا دی باری تعالی نے ایجاب ملتمسہ
پیغمبرونکی صورتین اونکو عنایت کین لہذا بلاد مغرب مین بیچ خزانہ آدم ع کے
محفوظ تہین تا آنکہ ذوالقرنین نے وہان پہنچکر انکو نکالا اور پہر حضرت دانیال پیغمبر
کے ہاتہہ آئین اونہونے انکو ان پارہ ہاے حریر پہ کہنچا اور باحتیاط تمام محفوظ
رکہا بعد اونکے تصرف ملوک مین آئین اور آخر کو منتقل ہوکر ہم تک پہنچین
لیکن مجکو صحت مشابہت مین انکی تردد تہا اب جو تمنے مطابقت شبیہ پیغمبر
آخر الزمان ساتہہ اونکی صورت متبرک کے بیان کی مجکو وثوق کامل ہوا اور
خاطر نے تسکین پائی پہر کہا ای کاش مجکو اللہ تعالے توفیق ارزانی فرماتا
کہ دست تصرف مملکت سے کوتاہ کرتا اور عبودیت کمتر شخص کی تم مین سے بتقدیم
پہنچاتا ــــ ہشام کہتا ہی کہ ہنگام رخصت انصراف ہرقل نے ہمکو بلطف
خسروانہ اختصاص دیا جب ہمنے مراجعت کی اور بخدمت حضرت صدیق رضی اللہ

تعالے عنہ پہنچے — صورت حال مشروحا معروض کی حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ روئے اور کہا بیچارہ ہرقل اگر خداتعالی سے چاہتا کہ کچھہ خیر اوسکو پہنچے دولت اسلام سے فائز ہوتا پھر کہا حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب میری صفات کو خوب جانتے ہین چنانچہ توریت اورانجیل مین حضرت عزت نی اوسکی خبردی ہی — کعب الاحبار روایت کرتا ہی کہ خلیل الرحمن نے حالت نزع مین اپنی فرزندونکو جمع کیا پھر ایک روایت سے تابوت سکینہ اور ایک عبارت سی صندوق منگوایا اور اوسکو کہولکر اونسی کہا اس تابوت مین نظر کرو اونکی اولاد نے جب اوسمین نگاہ کی بعد پیغمبران خالے دیکہے آخر بیوت مین خانہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم تہا یاقوت سرخ سے کہ گویا آنحضرت نماز پڑہتے ہین اور جانب یمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکہا کہ انکی پیشانی نورانی پر مرقوم تہا کہ یہہ اول وہ شخص ہے کہ اس پیغمبر کی ملت اور متابعت قبول کریگا اور پیش آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکہا کہ ایک شمشیر دوش پر رکہی ہوے اور جبین مبین پر لکہا ہوا کہ یہہ برادر عمزاد رسول اللہ ہی موید بتائید ربانی اور ایک پہلو مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو مسلح با چہرۂ نور آگین اور عقب مین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو بصورت متبرک آیات کلام الہی پڑہتے دیکہا اور گرد آنحضرت کے اکابر اصحاب گہوڑون پر سوار کہ ہر ایک کی پیشانی سے انوار سعادت پیدا و ہویدا تہے — کہا بطنًا بعد بطنٍ اپنی نسل مین یہہ وصیت کرتے رہنا کہ جو کوئی اونمین سے سعادت وقت بعثت پیغمبر آخر الزمان صلعم حاصل کرے اونکو ہمارا اسلام پہنچادے اور اونکی ملت حنیفہ کو طایعًا او رراغبًا قبول کرے پوشیدہ نرہی کہ جو تفصیل حلیون انبیا علیہ السلام کی اور وجود تصویرات کا یہان لکہا گیا ازروئی کتب تواریخ ہی ورنہ روایات معتبرہ علما سے بہت مختلف ہی اور نیز موافق علیہ اکثر پیغمبرون کے کہ ضمن قصہ اونکے مین لکہا گیا ہی نہین ہی ظاہر امورخون نے لسبب تعداد روایات نقل اسکی مناسب سمجہی ہوگی اسمین فقیر بیبضاعت نی بہی اتباعًا لاہل التاریخ تحریر ان حکایات

مین خامہ سائی کی ہی اب عطف عنان تیز گام کمیت قلم اس وادی سے کرکر شروع مقصود اصلی کہ عبارت اخبار و آثار ما تقدم میلاد مبارک آن سرور سے ہی کیا جاتا ہی **واضح ہو** کہ ازجملہ آثار پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بموجب اخبار کاہنان یہہ ہی کہ تخمیناً ہزار برس پہلے آپ کی ولادت باسعادت کے ایک ملوک جبار اوسوقت سی کہ موسوم بہ ورع اور ملقب بہ تبع تہا عالم جہان گردی مین وارد دار الملک مکہ ہوا بحسب اتفاق سکنائی ام القری سے کوئی آدمی واسطے استقبال اوس بادشاہ باجاہ وجلال کے نہ آیا اور اصلا رسم مدارات بجا نہ لایا رگ سطوت شاہی اوںکی بے اعتنای سے حرکت مین آئی اور ازروی غایت غضب اسنی ارادہ ویرانی اس ملک اور مسماری خانہ کعبہ کا کیا مقارن اس اندیشہ فاسدہ کے اسکو مرض جسمانی مہلک ایسا لاحق حال ہوا کہ قریب بمرگ پہنچا اس حالت اضطرار مین کسی خدا رسیدہ نے اسکو مطلع کیا کہ نجات اس بیماری جان گزا سے بغیر از توبہ ارادہ بدخرابی اس مملکت سے امکان نہین ہی چنانچہ اوسیوقت بادشاہ تایب ہوا اور شفا خانہ شافی حقیقی سے کہ خداوند اس بیت الحرام کا ہی نعمت صحت اوسکو عطا ہوئی چنانچہ بظہور ایسی کرامات نمایان کے تعظیم خانہ خدا مین اوسنے مبالغہ کیا اور ساتہہ عمدہ لباس قیمتی تکلف سی کعبہ کو ملبس کیا اور اس زمانہ سے الباس اوسکا درمیان اشراف و ملوک مروج و مرسوم ہوا پس از چند روز کہ بادشاہ مذکور نے ہنضت بطرف یثرب کی قریب چار ہزار صاحبان فضیلت و چہار کس از حکمائی با دانش و حکمت کو سردار اونکا شامول نام یہودی تہا خاص مدینہ مین پہنچا اکابر علما و مشاہیر حکما نے بالاتفاق عرض کیا کہ از روئی کتب معتبرہ ہمکو معلوم ہی کہ یہہ مقام دار الہجرت خاتم پیغمبران و مدفن متبرک اوس سرور سرو.ران کا ہوگا ہمکو اجازت دو کہ یہین رحل اقامت ڈالین تا شاید ہماری نسل مین سے کوئی قسمت والا سعادت زیارت اوس خلاصہ موجودات سی بہرہ ور ہو اور یہہ عرض کرکے شامول معہ ہمراہیون کے وہان رہ گیا بادشاہ نے بہی ایک نامہ مشتمل بر کمال ضراعت و انکسار واسطے گذرانني خدمت با

برکت آنحضرت کے سپرد اونکے کیا اور کہا کہ وصیت کرنا اپنی اولاد کو کہ باحتیاط
اسکو رکہین اور ہر وقت شرف سعادت ملازمت گذرانین غرض کہ اسیطرح انکی
نسل کے عمل مین آیا حتے کہ وہ نامہ تا با بو ایوب انصاری کہ اکیسوان فرزند شامول
یہودی سے تہا پہنچا اور بوساطت ابو سیلی قبیلہ بنی سلم مین بملاحظہ مقدس حضرت
خاتم الانبیا گذرا اور اوسوقت تین مرتبہ حضرت نے فرمایا مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ یعنی آفرین بہ برادر نیکو کار نیک اندیش یعنی تبع — بہرکیف قبل از وجود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت آثار از روی اخبار ثابت ہین کہ یہہ مختصر
لایق ذکر مجموع اونکیکے نہین ہی — لہذا اب احوال انتقال نور محمدی صلب عبداللہ
شکم آمنہ مین لکہا جاتا ہی روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ اور دیگر کتب سیر
مین لکہا ہی کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی صلب عبد اللہ سے صدف رحم آمنہ مین
ایام حج مین درمیان اوسط ایام تشریق شب جمعہ کو ہوئی اس سبب سے امام احمد
بن حنبل رح شب جمعہ کو فاضلتر لیلۃ القدر سے کہتے ہین کہ خیرات اور برکات اور
کرامات اور سعادات کہ اس رات مین اہل عالم پر فایض اور نازل ہوئے کسی اور
رات مین تا روز قیامت نازل اور فایز نہون گے اور یہہین جہت شب میلاد حضرت
کی بہتر شب قدر سے ہوی — اخبار مین آیا ہی کہ اس رات کو ملک اور ملکوت
مین منادی ہوئی کہ تمام عالم کو یا انوار قدس منور اور فرشتے زمین و آسمان کے
اظہار سرور و ابتہاج یکسر کرین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ علم
سبز محمدی لیکر فرشتون کے ساتہہ دنیا مین جاوین اور اوس علم کو سقف
خانہ کعبہ پر کہڑا کرین اور ساری دنیا مین خوشخبری دین کہ نور محمدی نے رحم آمنہ
مین قرار پایا برگزیدہ خالق بہترین امتون پر مبعوث ہوگا خوشا نصیب اوس
امت کے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ساجسکا پیغمبر ہو اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ
دروازے فردوس برین کے کہولنے اور عالم کو بفوایح روایح معطر کرے اور
جمیع طبقات سموات اور بقاع زمین کو بشارت دی کہ آج رات نور محمدی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم بشکم مادر مین آیا ؛ مروی ہے کہ جس رات نور محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگزین بطن والدہ ہوا اوس رات کی صبح کو تمام بت روی زمین کے

دار گون ہوئی اور شیاطین صعود آسمان سے ممنوع ہوئے اور تخت بادشاہوں
بت پرستونکے اولٹ گئی — ابن عباس سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس رات
چارپایوں روئی زمین کو گویا کیا اور سب نے کہا بخدائی کعبہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
نطفہ اونکا شکم مادر مین آیا اور یہہ شخص سراج اہل روی زمین ہی اور بہترین امت پر
مبعوث ہوگا **اور** اس رات وحوش وطیور آپسمین بشارت دینے لگے
اور اسیطرح اہل دریا ایک دوسیرکو خوشخبری سناتے اور کہتے تھے کہ وہ
وقت آیا کہ ابو القاسم پیدا ہوگا **روایت** ہی کہ اوس رات تخت
ابلیس کہ درمیان زمین وآسمان کے ہوا پر معلق تہا نگونسار ہوا اور وہ مردود
چالیس رات دن جبل ابوقبیس پر بحالت اضطراب اور عذاب شدید مبتلا ہوکر
واویلا کرتا اور وامصیبتا کہتا رہا **اور** کہتے ہین کہ شیطان پر ایک فرشتہ
موکل تہا اوسکو اوس فرشتہ نے قعر دریا مین غوطہ دیا پہر موتہہ شیطان کا کالا
ہوگیا اور جب غم واندوہ اوسپر زیادہ ازحد گذرا اوسکی ذریت نے جمع ہوکر
سبب اس الم ومصیبت کا پوچہا شیطان نے کہا کیا پوچہتے ہو ایسی
خرابی ہوئی کہ ہرگز کبہی نہوئی تہی کہا کیا ماجرا ہی تب اسنے حال مفصل بیان کیا کہ
آجکی رات آمنہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان سے حاملہ ہوئی عزت
دنیا اور آخرت کی اوسکے ساتہہ ہی ایسا شخص اب پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے
پرستش لات ومنات اور عزی اور ہبل کی موقوف ہوگی اور ساری بتونکو
توڑیگا اور سب دینونکو منسوخ اور شرک اور کفر اور زنار اور قمار بازی اور
شراب خواریکو حرام کریگا اور ہمارا جانا آسمان پر اخبار غیبی کے سننے کے واسطے
ابہی سے موقوف ہوا ہی اور وقت صعود حکم ہوا ہی کہ شہاب ثاقب یعنی انگارے
ہمپر پہینکین اور علم کہانت جو ہماری طرف سے عالم مین جاری تہا بسبب موقوفی
آمد ورفت بالائی آسمان بالکل جاتا رہا اور تمام عالم عدل وانصاف سے معمور
اور آیندہ ہمارے اغوا سے ہاتہہ ظلم اور جور کا کہ غریبون پر دراز ہوتا تہا کوتاہ
ہوگا اور تمام زمین مساجد اور عبادت حق سے آباد ہوگی اور آثار ایمان اور
اسلام کے سبب خلقت دلشاد رہیگی اور نیک باتونکا روز بروز کمال ہوگا او

برسے کامون کا ہردم زوال — کتب معتبرہ مثل روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ
مین مرقوم ہی کہ جمہور اہل سیر اور تواریخ متفق ہین اس امر پر کہ حضرت خاتم الرسالت
صلے اللہ علیہ وآلہ مہینے ربیع الاول مین پیدا ہوئے اور بعض علما ہی اس قول پر
دعوی اتفاق رکہتے ہین لیکن بعضے کہتے ہین کہ ولادت باسعادت حضرت م کی ماہ
مبارک رمضان مین ہوئی ہے اور دلیل اس طائفہ کی یہہ ہی کہ علوق نطفہ محمدیہ
کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشیہ عرفہ یا اوسط ایام تشریق مین واقع ہوا اور باتفاق
اہل سیر و تواریخ ثابت ہی کہ مدت حمل حضرت کی نو مہینے کی پوری تہی بی کم و زیاد اس
حساب سے ماہ نہم رمضان ہوتا ہی مگر اصح ربیع الاول ہے — صاحب روضۃ الاحباب
نے ان دو قول مختلف مین تطبیق یون دی ہی کہ کفار نسی یعنے تاخیر و تقدیم ماہہائے
حرام مین کرتے تہے اور اس پس و پیش سے حج اوقات مختلف مین ہوتا تہا اور
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ بموجب احکام شرعی ہمیشہ ایک برس بارہ مہینے کا
ہوتا ہی پورا — اور شریعت ابراہیمی مین شہرہائے حرام — ذیقعدہ — وذیحجہ
ومحرم — ورجب — مقرر تہے اور ان مہینون مین جنگ و جدال ممنوع تہا تا لوگ
واسطے حج و عمرہ کے دور و نزدیک سے بی خوف و خطر آمد و رفت کرین الا کفار نے
یہہ گمراہی اختیار کی تہی کہ اگر لڑنا اونکو ان ماہہائے ممنوعہ مین منظور ہوتا تو حیلہ
کرتے اونکی تبدیل مین یعنے کبہی مقدم کرتے صفر کو محرم پر اور کبہی موخر کرتے
ذیقعدہ کو ذیحجہ پر چنانچہ خدا تعالی سورۂ توبہ مین فرماتا ہی ؕ آیہ ؕ اِنَّمَا النَّسِیٓءُ
زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یعنی سوا اسکے نہین کہ آگے پیچہے کر لینا زیادتی ہے کفر کے
یعنی یہہ مہینے ہٹا دینا ہی سو برا ہی بابت ہی کفر کہ عہد مین — پس نظر برین تقدیم و
تاخیر ماہہائے حرام احتمال ہے کہ سال ولادت حضرت مین حج ماہ جمادی الاخری
مین واقع ہوا ہوئے اس تقدیر پر ربیع الاول مین نو مہینے پوری ہوتے ہین
اور تاریخ مین بہی اختلاف ہی بعضون نے کہا بارہوین ربیع الاول اور بعضون
نے دوسری اور بعضے کہتے ہین آٹہوین اور بعضے دسوین لیکن قول اول یعنے
بارہوین اشہر و اکثر ہی اور عمل اہل مکہ ابتک اسی تاریخ پر ہی چنانچہ بارہوین

شب کو زیارت موضع ولادت شریف کی کرتے ہین اور اسی رات کو مولود پڑھتے ہین
اور سب اوضاع اور آداب مولد بجا لاتے ہین یہہ بات مدارج النبوت مین مذکور
ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ تولد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کا گہر مین
اوس مکان مین ہے کہ مشہور بسرای محمد بن یوسف نزار ہی اوس عمارت کی
اب تک زیارت کرتے ہین اور اوس مقام کو متبرک جانتے ہین اور وہ گہر ایک
کوچہ مین واقع ہی کہ اوسکو زقاق المولد کہتے ہین اور وہ کوچہ ایک شعب مین ہے
کہ مشہور بہ شعب بنی ہاشم ہی — مدارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین منقول
ہی کہ عادت اہل مکہ سے اب تک زیارت اوس مقام کی اور تعمیل آداب دیگر مثل
خواندن مولود وغیرہ ہی پس جو کہ معمول اصاغر واکابر حرمین شریفین زادہما اللہ
شرفا وتعظیما ہو صحیح ومستند ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ پیش
از انکہ آمنہ حاملہ ہون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریش بلای قحط وخشک
سالی مین مبتلا تہے چنانچہ درخت انکے باغون کے خشک اور چارپائی لاغر
ہوگئی تہے جسوقت یہہ حاملہ ہوئین مینہہ خوب برسا اور نہرین جاری اور درخت
سرسبز وشاداب ہوئے حق تعالی نے برکت قدوم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم سے خیر بسیار قریش پر ارزانی فرمائی چنانچہ وہ سال سنۃ الفتح مشہور
ہوا اور آمنہ سے روایت ہی کہ جسوقت یہہ حاملہ ہوئین تو کچہ ثقل
اور بوجہہ کہ عورتونکو مدت حمل مین ہوتا ہی انکو اصلا محسوس نہ تہا اور کچہہ
آثار حمل معلوم نہ تہے بعد اسکے جب چہہ مہینے گذرے درمیان خواب وبیداری
کے کوئی شخص مجہسے کہتا تہا کہ کون تیرے پیٹ مین ہی اوس سے تو حاملہ ہوئی ہی
مینے کہا مین نہین جانتی ہون وہ شخص کہنے لگا کہ تو حاملہ ہوئی ہے سید
اور پیغمبر اس امت سے چنانچہ اوس روز سے مجکو یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون
اور جب زمانہ ولادت نزدیک آیا وہی شخص پہر نظر آیا اور اوسنے مجہسے
کہا کہ تو کہہ عن بے أُعِيذُهُ بِالصَّمَدِ الْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ
یعنی پناہ پکڑتی ہون اور سونپتی ہون مین اوسکو صمد واحد کو شر ہر حاسد سے
اور محمد نام بہی رکہہ اور نام اسکا توریت مین اور انجیل مین احمد ہی اور قرآن مین

محمدؐ اہل آسمان اور زمین کے حمد و ثنا اسکی کرین گے اور آمنہ سی منقول ہی کہ حضرت میری پیٹ مین تہے کہ مینے خواب مین دیکہا کہ ایک نور مجھسی نکلا کہ تمام عالم اوس سے روشن ہوا اور اسقدر روشنی ہوئی کہ محل بصرہ کے کہ مضافات شہر شام سے ہین برائی العین دیکہے اور اہل تاریخ لکھتے ہین کہ سوائے آنحضرت کے آمنہ حاملہ نہین ہوئین اور کوئی اور لڑکا انسے سوا حضرت کے پیدا نہین ہوا — محمد بن اسحق سے روایت ہی کہ حضرت انکے پیٹ مین تہے کہ عبد اللہ نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین دو مہینہ کے تہے — مدارج النبوت مین مرقوم ہی کہ یہہ قول اصح اقوال ہے وفات عبد اللہ کی مدینہ مین ہوئی قریش کے ساتہہ مکہ سے تجارت کو گئی تہے جب یثرب مین داخل ہوئے بیمار ہوئے عبد المطلب نے خبر بیماری کی سنکر اپنی فرزند اکبر حارث کو اونکے لینی کے واسطے مدینہ کو بہیجا اور یہہ اونکے پہنچنی سے پہلے وفات پاچکے تہے — عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ جب عبد اللہ نے وفات پائی فرشتون نے کہا ربنا یتیم ہوا پیغمبر اور حبیب تیرا حق تعالی نے فرشتون کے جواب مین فرمایا مین حافظ اور نصیر اور کفیل اوسکا ہون درود اور سلام اوسپر بہیجو اور برکات اوسکے حق مین چاہو اور دعا کرو — مولد ابن جوزی محدث نے لکہا ہی کہ جسوقت آمنہ کو درد زہ پیدا ہوا تنہائی سے گہبرا کے خدا کی جناب مین رجوع کی اور کہنی لگی کہ کاش بیٹیان عبد مناف کی اسوقت میری پاس ہوتین — یہہ کہتی ہی تہین کہ کیا دیکہتی ہین کہ عورتین خوبصورت کہ بال انکے سیاہ اور سرخ رخساری تہے اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گہر بہر گیا اور وہ عورتین کہنی لگین کہ ہم حوریین ہین حق تعالی نے بہشت سی تمہاری خدمت کے واسطے ہمکو بہیجا ہی اور ہم سب تمپر فدا ہین اور عثمان بن ابی العاص اپنی مان فاطمہ بنت عبد اللہ ثقفی سے روایت کرتا ہی کہ جسوقت آمنہ کو آثار وضع حمل ظاہر ہوئے مین اونکے پاس حاضر تہی اتفاقاً وقت نظر کی مینے طرف آسمان کے کیا دیکہتی ہون کہ تارے میل بجانب زمین کرتے ہین یہانتک کہ زمین پر گر پڑینگے اور روایت ہی کہ تاری ایسے نزدیک ہوئی تہے کہ مین خیال کرتی تہی کہ میرے سر پر گر پڑین گے اور آمنہ سے روایت ہی کہ وقت

درد زہ کے اور قریب زمان ولادت ایک آواز دہشت ناک سُنی گئی کہ جسکے سننے سے خوف اور ترس نہایت مجکو معلوم ہوا پہر دیکہا میتے ایک مرغ سفید پیدا ہوا اور اوسنے اپنی بازو میرے پیٹ سی ملے وہ خوف اور ترس مجہسے دور ہوا پہر وہ مرغ ایک جوان نرم اور نازک اور خوش شکل ہو گیا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک پیالہ شراب طہور کا تہا سفید زیادہ دودہی اوسکو میرے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ پی لیجیے پیا تو اوسکا مزا میٹہا شہد سے تہا پہر کہا کہ سیر ہو کے پی لیجئے اور پیا پہر کہا کہ خوب سیر ہو کی پی پہر مینے خوب سیر ہو کے پیا پہر اوسنے میرے پیٹ کی طرف ہاتہہ پہیلایا اور اوسکو ملنے لگا اور کہنے لگا اُظْهُرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اُظْهُرْ یَا سَیِّدَ الْعٰلَمِیْنَ اُظْهُرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اُظْهُرْ یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اُظْهُرْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اُظْهُرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُظْهُرْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اُظْهُرْ یَا نُوْرًا مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اُظْهُرْ یَا مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَظَهَرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَالْبَدْرِ الْمُنِیْرِ۔ چنانچہ بارہوین تاریخ ربیع الاول کی صبح صادق کے وقت کہ روز دوشنبہ تہا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے

فصل دوسری

بعضے فضایل اور شمایل آنحضرت مین — مدارج النبوۃ وغیرہ کتابون معتبرہ مین لکہا ہی کہ ولادت باسعادت حضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ کی روز دوشنبہ وقت صبح صادق قبل از طلوع آفتاب ہوئی اور یہہ وقت طلوع غفر تہا غفر بفتح غین معجمہ وسکون فا و رای مہملہ آخر شب مین تین تارے چہوٹے نکلتی ہین منازل قمر سے اور مواہب لدنیہ سے منقول ہی کہ مولد سب پیغمبرون کا یہی وقت ہی اور ارباب تنجیم ساعت ولادت حضرت ﷺ کو اسعد ساعات کہتے ہین اور حق یہہ ہی کہ حضرت مشرف بزمان نہین ہین بلکہ زمان کو شرف آپ کی ولادت سی ہی اور یہی سبب ہی کہ ولادت شریف حضرت ﷺ کی اون مہینون مین کہ مشہور بکرامت اور برکت ہین جیسے محرم اور رجب اور رمضان واقع نہوئی — اور ایام مین اگرچہ جمعہ افضل ہی کہ پیدایش حضرت آدم کی اسی دن مین ہی اور اِسدن مین بالاتفاق ایک ساعت ہی کہ جو کوئی اوسمین دعا مانگے قبول ہو

لیکن بااین ہمہ کرامت پہر بہی برابری یوم ولادت حضرت کا کہ روز دوشنبہ تہا
نہین کرتا چنانچہ بلاحظہ شرف اور کرامت ولادت شریف اس دن مین روزہ
رکہنا مستحب ہی — حدیث مین آیا ہی کہ حضرت دوشنبہ کے دن اکثر روزہ رکہتی
تہے اور اسکے سبب سے جو پوچہا تو فرمایا کہ مین پیدا ہوا ہون اسدن اور نازل
ہوئی وحی مجہپر اسدن مین — علمائی کرام نے اس حدیث سی تعیین مولد شریف
اور بیان فضایل اور سایر آداب کہ معمول اہل حرمین شریفین کا ہی استنباط
کی ہے — عبداللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ قریب مکہ کے ایک موضع
ہی کہ اوسکو وادی فاطمہ کہتے ہین اوسمین ایک راہب تہا کہ نام اوسکا عیص
تہا وہ کہتا تہا اہل مکہ سے کہ پیدا ہوگا تم مین ایک مولود مسعود کہ اطاعت کرینگے
اوسکی تمام قبایل عرب اور مالک ہوگا وہ عجم کا ہی اور یہی زمانہ اوسکی پیدایش
کا ہی اور اوسوقت مین جو لڑکا مکہ مین پیدا ہوتا تہا اوسکے احوال کو پوچہتا تہا —
جسدن حضرت صلعم پیدا ہوئے عبدالمطلب اوس راہب کے پاس گئے اور خبر آپ کی
ولادت کی بیان کی عیص بولا کہ یہہ وہی لڑکا ہی جسکو مین کہتا تہا نام اوسکا کیا
رکہا عبدالمطلب نے کہا محمد عیص بولا کہ قسم ہی خدا کی بتحقیق جانتا تہا مین تمہارے
درمیان وجود اس مولود کا تین خصلتون سے کہ مین اونکو پہنچانتا ہون —
ایک طلوع اوسکے ستاریکا رات مین — دوسرے ولادت اوسکی دوشنبہ کے
دن — تیسرے نام اوسکا محمد ہے — ابو نعیم نے حسان بن ثابت سی روایت
کی ہی کہ مین وقت ولادت حضرت کے سات یا آٹہہ برس کا مدینہ مین تہا سنا مینے
کہ صبح کو ایک یہودی پکارتا تہا اپنی قوم کو قوم نے کہا کیا ہوا ہی تجکو کہ فریاد کرتا
ہی اور ہمکو بلاتا ہی بولا کہ طَلَعَ اللّٰہُ اللَّیلَ نَجْمَ اَحْمَدَ یعنے طالع کیا اللہ
نے آجکی رات ستارہ احمد کا — جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے اونکو یاد
کیا پہر حساب لگایا تو وہی رات اپکی ولادت کی تہی کہ اوس یہودی نے خبر دی تہی
مدارج النبوت مین مسطور ہی کہ احادیث صحیح مین آمنہ سے روایت ہی کہ دیکہا
مینے شب وضع حمل مین ایک نور کہ روشن ہوئے اوس سے قصور شام کے
اور عبدالرحمن بن عوف اپنی مان سی کہ شفا اوسکا نام ہی روایت کرتا ہے

کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے میرے ہاتھہ مین آ ہی سنا مینے کہ گوینده کہتا تہا
یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یعنے رحمت کرے تجکو خدا اور روشن ہوا مشرق سے مغرب
تک کہ دیکہا مینے قصور شام کو اوس روشنی مین اور آمنہ سے روایت ہے
کہ جب مجکو درد زہ پیدا ہوا مین اکیلی گہر مین تہی اور عبد المطلب طواف خانہ کعبہ
مین ایک آواز بلند میری کان مین آئے کہ اوسکے سننے سے مجکو خوف معلوم ہوا
پہر دیکہا مینے کہ مرغ سفید اپنی بازو میرے دل پر ملتا ہی مگر وہ خوف و ترس جاتا رہا
پہر دیکہا مینے نور بلند اور دیکہین اپنے پاس عورتین بلند قامت مانند درخت
خرما کے گویا بیٹیان عبد مناف کی ہین تعجب کیا مینے کہ یہہ کہان سے پیدا ہوئین
ایک بولی مین آسیہ جورو فرعون کی ہون دوسری نے کہا مین مریم بیٹی عمران کی
ہون اور یہہ عورتین حور بہشتی ہین اور آمنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت
پیدا ہوئے چار عورتین آسمان سے اوترین مین اونکو دیکہہ کر ڈری اور کہا مینی کہ
کون ہو تم کہ مکہ کی سی عورتین نہین ہو اونہون نے کہا کہ ای آمنہ تم نہ ڈرو اور خوف
نکرو — ایک بولی کہ مین حوا ام البشر ہون — دوسری نے کہا مین سارا والدہ
اسحقؑ ہون — تیسری بولی کہ مین ہاجرہ مادر اسمٰعیلؑ ہون — چوتہی کہنے لگی
کہ مین آسیا بنت مزاحم ہون حوا کی پاس طبق سونیکا تہا اور سارا کے پاس
ابریق نقرہ اور اوسمین آب کوثر اور ہاجرہ کے پاس عطر تہا بہشت کا اور
آسیہ کے پاس مندیل سبز تہی حضرت کو غسل دیکر آمنہ کی گود مین دیا — پہر
حضرت نے سجدہ کیا اور کہا یَا رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ای پروردگار بخش تو
واسطے میرے امت میریکو آواز آئی حق تعالی کے طرف سی وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ
بِاَعْلٰی هِمَّتِكَ بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیرے کے اور پہر فرمایا
حق تعالی نے اِشْهَدُوْا یَا مَلَائِكَتِیْ اَنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسٰی اُمَّتَكَ عِنْدَ
الْوِلَادَةِ فَكَیْفَ یَنْسٰهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ گواہ رہو ای فرشتو میرے کہ دوست
میرا نہ بہولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پہر کیونکر بہولے گا اپنی امت کو دن
قیامت کے کتب سیر مین آمنہ سے روایت ہی کہ جب حضرتؐ پیدا ہوئے
سجدہ کیا اور انگشت تسبیح آسمان کی طرف اوٹہائی جیسے کوئی عاجزی کرتا ہی —

پھر آمنہ کہتی ہین کہ مینے دیکھا کہ ایک پارہ ابر سفید آسمان سے اوترا اور حضرت کو لپیٹ کر اوٹھا لیگیا اور میرے سامنے سے غایب ہوگیا سنتی ہون کہ منادی ندا کرتا ہی کہ اونکو بطرف مشرق اور مغرب زمین کے پھراؤ اور ہوا لیدا انبیا مین رکھو تا اونکے حق مین دعائے برکت کرین اور جامہ ملت حنفیہ کا پہناؤ اور حضرت ابراہیم پر عرض کرو اور دریا اور صحرا پر گذر والو تا اونکا نام اور صفت پہچانین اور اور تحقیق نام اونکا ماحی ہی یعنی مٹانیوالے کفر کے اور شرک اور بدعت کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ آمنہ کہتی ہین کہ جب حضرت پیدا ہوئے دیکھا مینے کہ ایک ابر بزرگ نورانی ہی کہ سنی جاتی ہی اوسمین آواز گھوڑونکی اور کانپنا بازو کا اور باتین آدمیون کی پھر چھپا لیا اوس ابر نے حضرت کو اور غایب ہوئے میرے روبرو سے پھر سنا مینے کہ گوینده کہتا تہا سیر کراؤ محمد کو تمام زمین کی اور عرض کرو اونکو روحانیات پر اور انس اور جن و ملایک پر اور عرض کرو طیور و وحوش پر اور دو اونکو کلید نبوت اور نصرت کی اور کلید خزانہ عالم کی اور دو اونکو خلافت اور صفوت اور خلق آدم اور معرفت شیث اور شجاعت اور شکر نوح اور خلت ابراہیم اور لسان اسمعیل اور رضای اسحق اور فصاحت صالح اور حکمت لوط اور بشارت یعقوب اور جمال یوسف اور کلام اور قوت موسی اور تحمل ہارون اور صبر ایوب اور صورت داؤد اور عبادت یونس اور جہاد یوشع اور عصمت یحیی اور حکمت لقمان اور حب دانیال اور وقار الیاس اور زہد و کرم عیسی اور غوطہ دو اونکو دریای اخلاق سب پیغمبرونمین المختصر جو جو کمال اور خوبی ہر نبی مین تہی سو سب آپکی ذات با برکات مین جمع ہوئین

رباعی

خط سبز و لب لعل و رخ زیبا داری ❊ حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
خوبی شکل و شمایل حرکات و سکنات ❊ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پھر آمنہ کہتی ہی کہ کشادہ ہوا وہ ابر اور لپیٹا حضرت کو پارہ حریر سبز مین اوس حریر سے مانند پانی چشمہ کے پسینا ٹپکتا تہا اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ آمنہ کہتی ہین کہ بعد ایک ساعت کے حضرت کو پھر لائے ایک جامہ سفید صوف

مین لپٹی ہوئی تہے اور گوینده کہتا تہا کیا خوب کیا خوب مقرر ہوئی محمدؐ تمام
دنیا پر یہانتک کہ باقی نرہی کوئی مخلوق اہل دنیا سے مگر یہہ کہ در آئی آپکے قبضہ
مین اور مطیع اور منقاد آپکا ہو پہر آمنہ کہتی ہین کہ دیکہا مینے حضرت کو گویا
ماہ شب چاردہم ہین اور بوے مشک اذفر کی آپکے بدن سے آتی ہی اور دیکہا مینے
تین آدمیونکو ایک کے ہاتہہ مین ابریق چاندیکا — دوسرے کے ہاتہہ مین طشت زمرد
کا — تیسرے کے پاس حریر سفید تہا پہر نکالی ایک انگشتری کہ اوسکے نظارہ
صفا مین ابصار ناظرین کی خیرہ وحیران ہووین پہر دہویا حضرت کو سات
بار اور مہر کی درمیان شانہ کے اوس انگوہٹی سے اور لپیٹا آپکو اوس حریر مین
اور لائے اپنی بازو مین اور کہا ایکساعت پہر مجکو سونپا اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ اوس طشت زمرد کے چار گوشہ تہے ہر گوشہ مین موتی آبدار لگے تہے
اوس حال مین گوینده نے کہا یہہ دنیا ہی مشرق اور مغرب اور بر و بحر اوسکا دوست
خدا کے ہر گوشہ سے اسکے جو چاہیے سو لے — حضرت نے ہاتہہ بیچ طشت کے
رکہا غیب سے آواز آئی کہ بخدا ای کعبہ اسنے کعبہ کو اختیار کیا کہ حق تعالی نے اوسکو
قبلہ نماز اور مولد مبارک اوسکا مقرر کیا — حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا ہی
وہ شخص رضوان اور داروغہ بہشت تہا اور آمنہ سے مروی ہی ایکساعت
کے بعد جب آپکو پردن کے تلی سے نکالا اور اوسکے کان مین چند باتین کہین کہ مین
کچہہ نسمجہی پہر درمیان دونو آنکہون کے بوسہ دیکر کہا بشارت ہو تجکو ای محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم سب پیغمبرونکا تجکو دیا اور علم اور شجاعت اور سخاوت
اور سب اخلاق تیرے سب سے زیادہ ہین اور کنجیان خزانہ مدد کی تیرے ہاتہہ
مین ہین اور ہیبت اور عظمت تیری آدمیون کے دل مین اسقدر ڈالی ہی کہ کوئی
شخص ذکر تیرا نہ سنے گا مگر وہ مغلوب خوف و ترس ہوگا اگرچہ تجکو ندیکہی گا
پہر آمنہ کہتی ہین بعد اسکے اوس شخص کو مینے دیکہا کہ اوسنے موہنہ اپنا حضرت
کے موہنہ پر رکہا جیسے کبوتر اپنی بچہ کو بہراتا ہی اور مین دیکہتی تہی کہ حضرت اپنی
اونگلی سے اشارہ کرتے تہے اور طلب زیادت فرماتے تہے اور عبدالمطلب
سے منقول ہی کہ مین شب ولادت حضرت کے خانہ کعبہ مین تہا وقت نیم شب

کیا دیکھتا ہون کہ چارون گوشہ دیوار خانہ کعبہ کے بمقام ابراہیم مائل ہوے
اور سجدہ کیا اور آواز تکبیر اونسے بلند ہوئی کہ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ
رَبُّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی اَلْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِی رَبِّی مِنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ
وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر پروردگار محمد مصطفی ؐ کا اب تحقیق
پاک کیا مجکو میرے رب نے ناپاکی بتون سے اور پلیدی مشرکون سے اور
بت کہ پیرامون خانہ کعبہ تھے پارہ پارہ ہوئے اور کلان ترسب بتونکا کہ نام
اوسکا ہبل تھا موہنہ کے بل گر پڑا اور آواز آئی کہ آمنہ سے محمد ؐ پیدا ہوئے اور
سحاب رحمت اور طشت فردوس سے آیا کہ اونکو دہووین عبدالمطلب کہتے ہین
یہہ جو مینے دیکہا اپنی آنکہونکو ملنے لگا کہ یہہ خواب ہی یا بیداری جب تامل کیا معلوم
ہوا کہ مین جاگتا ہون اور جو کچہہ دیکہا سو بیداری مین دیکہا — بعد اسکے بہ خانہ
کعبہ سی متوجہ خانہ آمنہ ہوئے دروازہ بند پایا پکارا کہ ای آمنہ دروازہ کہولو —
اونہون نے کہولا — عبدالمطلب کہتی ہین کہ جب دروازہ کہولا پہلے نگاہ میری موضع
نور محمدی کی آمنہ کے موہنہ پر پڑی اثر اوس نور کا انکے چہرہ مین نہ دیکہا بی طاقت
ہوا اور کہا وَاغَوْثَاہ ای آمنہ وہ نور کیا ہوا آمنہ بولی کہ میرے فرزند پیدا ہوا ہی
مینے کہا میرے پاس لاؤ کہ اوسکو دیکہون اور اوسکے جمال باکمال سے مسرور
ہون — آمنہ نے جواب دیا کہ ابہی آپ اوسکو نہ دیکہہ سکین گے اونہون نے
کہا کیا سبب آمنہ نی یہہ قصہ کہا کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئی ایک شخص میرے
پاس آیا کہ قد اوسکا مانند درخت خرمی کے تہا کہہ گیا ہی کہ اس لڑکیکو گہر سے
باہر نہ نکالنا اور تین دن تک کسی آدمی کو نہ کہانا مجکو یہ سنکر غصہ آیا اور تلوار
کہینچکر کہنے لگا کہ اوس فرزند لسعند کو جلد دکہاؤ نہین تو تمکو یا آپکو ہلاک
کرتا ہون — جب آمنہ نے یہہ حال میرا دیکہا کہبرا کے کہا کہ فلانے مکان مین ہی
جا کے دیکہو مینے قصد اوس مکان کا کیا اندر سے ایک شخص نہایت باعظمت
وہیبت ظاہر ہوا کہ اسطرحکا شخص مینے کبہی نہین دیکہا تہا شمشیر برہنہ اوسکے
ہاتہہ مین مجہپر حملہ کیا اور کہا ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یعنی رووے تجکو تیری ماں
کہان آتا ہی — مینے جواب دیا کہ گہر مین آتا ہون اپنی فرزند کے دیکہنی کو وہ شخص بولا

اولٹی پاؤں پھر جا کہ جبتک فرشتے مقرب بارگاہ صمدی اوسکی زیارت سے مشرف
ہولین گے کوئی بنی آدم اوسکو نہ دیکھیگا — عبدالمطلب کہتے ہین کہ اوس وقت لرزہ
میرے بدن پر طاری ہوا اور ہاتھ سے میرے تلوار گر پڑی اور مین باہر آیا کہ قریش
کو اس حال سے آگاہ کرون ولیکن ہر چند چاہا کہ اس حال کی تقریر کرون ہرگز طاقت
گویائی نپائی کہ اسبات کو بیان کرون — القصہ بعد تین دن کے جب حضرت کو دیکھا
نہایت خوش ہوا اور اوٹھا کے خانہ کعبہ مین لیگیا اور حق تعالی کی پناہ مین سونپا
اور محمدؐ نام رکھا اور دروازہ کعبہ پر کھڑے ہوکر شکر خدا تعالے کا بجا لایا پھر اونکو
وہان سے لاکر آمنہ کو سپرد کیا اور بارے محافظت مین نہایت تاکید کی اور کہا میرے
اس فرزند کی بڑی شان ہوگی **منقول ہے** کہ جسوقت حضرت پیدا ہوئے اثر
نجاست مثل خون وغیرہ حضرت کے بدن مطہر پر نہ تھا اور مستور بلباس نور تھے
کسیکی نظر آپکے ستر عورت پر نہ پڑی اور جب ماں کے پیٹ سے زمین پر آئے سجدہ
کیا اور باواز بلند کہا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا ۲ اللّٰهُ أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
اور جب دائی نے قصد نہلانیکا کیا حضرت نے کہا غسل دیا گیا ہون مین آب رحمت
سے تہا مین بیچ ازل کے طاہر اور پیدا ہوا ہون مین طاہر **اور** صفیہ حضرت کی
پھوپھی سے روایت ہی کہ حضرت کے تولد کے بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ اوسکی روشنی
مین کئی چیزین عجیب وغریب مینے دیکھین پہلے حضرت نے سجدہ کیا اور امتی امتی کہا
دوسرے جسوقت پیدا ہوئے حضرت کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا تیسرے مینے
چاہا کہ آپکو غسل دون غیب سے آواز آئی کہ ہمنے اسکو شستہ اور پاک بھیجا ہے
اور جمہور اہل سیر متفق ہین اسبات پر کہ حضرت مختون اور مقطوع المشیمہ پیدا ہوئے
یعنے ختنہ کئی ہوئے اور آنول نال کٹی ہوئے **اور** انس رض سے روایت ہی کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکھا کسینے میرے ستر عورت
کو **اور** لکھا ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی تہی کہ کوئی مخلوق اس محبوب خدا کی زیب و
زینت دینے مین شریک نہو — بالجملہ جسقدر آیات اور آثار کہ وقت ولادت حضرت
کے ظاہر ہوئے زیادہ اوس سے ہین کہ حیطہ شمار مین آئین بعضے اونمین سے یہہ تہی
کہ بمعرض بیان آئے **اور ازانجملہ** اشہر آثار سے یہہ ہی کہ آپکی تولد کے وقت

محل نوشیروان کے ہل گیے اور چودہ کنگورے گر پڑے یہہ اشارہ اس امر کا تہا کہ
اوسکی اولاد مین چودہ آدمیون کی بادشاہی رہیگی سو وہی ہوا کہ دس برس تک
سلسلۂ سلطنت اوسکے خاندان مین رہا باقی تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اوسکی اولاد کی بادشاہی رہی اور چودہ تخت نشین سے
اوسکی اولاد مین زیادہ ہوئے یہہ مدارج النبوت مین مواہب لدنیہ سے منقول ہے
اور صاحب روضۃ الاحباب نے نقل کی ہی کہ تا زمان خلافت امیر المومنین حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ زمانہ بادشاہی اولاد نوشیروان کا رہا **اور از انجملہ**
یہہ ہی کہ دریاچہ ساوہ خشک ہوا اور جنگل سماوہ مین کہ رودخانہ خشک ہزار برس
سے تہا اوس سے پانی جاری ہوا اسمین یہہ اشارہ تہا کہ انہار کفر کے خشک
ہو جائین گے اور دریا اسلام کے جاری رہین گے **اور از انجملہ** یہہ ہی کہ آتشکدہ
فارس کہ ہزار برس سے گرم تہا آگ اوسکی بجہہ گئی اور بازار آتش پرستونکا سرد ہوا
جب ایسی سوانح بروی کار آئے تو کسری کہ فرمان روای ملک فارس تہا گہبرایا
اور نہایت خایف اور ترسان ہوا لیکن ازروی حزم و احتیاط کہ لازمہ مراسم
سلطنت تہا خوف مکنونہ ضمیر کو کسی سے نکہا اتفاقا اونہین ایام مین قاضی القضات
اسکے وقت نے کہ سردار موبدان تہا خواب دیکہا کہ شتر تند سرکش عربی گہورونکو
کہینچتی ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے اور بلاد سے منتشر ہوئے اور موبدون نے
تعبیر اوسکے خواب کی یہہ کہی — کہ بلاد عرب مین ایسا حادثہ ہو کہ اوسکے سبب سے
ملک عجم منہزم اور مغلوب ہو جاوے نوشیروان نے دریافت اس حال کے واسطے
اپنی آدمی کاہنون کے پاس بہیجے خصوصا سطیح کے پاس کہ علم کہانت مین یکتاے
روزگار تہا اور اپنا نظیر و عدیل اس علم مین نرکہتا تہا اور حال اوس شخص کا نہایت
عجیب و غریب تہا کہ سابقا مذکور ہوا **القصہ** کسری نے عبد المسیح کو سطیح کے
پاس بہیجا جسوقت رسول کسری وہان پہنچا اوسکو سکرات موت مین پایا وقت
ملاقات بعد عرض سلام ابلاغ تحیت نوشیروان کیا سطیح نے جواب ندیا عبد المسیح
نے چند بیت پڑہین کہ مشتمل احوال کسری اور اوسکے سوال پر تہین اوسنے جب
ان بیتون کو سنا جنبش کی اور کہا عبد المسیح آیا ہی بجانب سطیح سوار اوپر شتر واماندہ

رفتار کے بتحقیق کہ سطیح قریب اوسکے ہی کہ قبر مین داخل ہو فرستادہ ملک بنی ساسان
یعنی نوشیروان کا بسبب اضطراب اور تزلزل ایوان اور گر پڑنے کنگرون کے
اور اطفای آتشکدہ فارسیون کے اور خواب قاضی کے کہ دیکھا ہی اونٹ سرکش
عربی گہوڑون کو کہینچتی ہین یہانتک کہ دجلہ سے گذر گئے — ای عبد المسیح جبوقت
کہ پیدا ہو تلاوت یعنی قرآن پڑہنا اور ظاہر صاحب شفیع عقبی یعنی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور روان ہو رود خانہ سماوہ اور خشک ہو جائے دریاچہ
سماوہ اور سرد ہو آتشکدہ فارس بابل مقام فرس اور شام مقام سطیح نہو یعنی
حکومت فرس کی زمین بابل سے منقطع ہو اور سطیح رخت حیات کا سراچہ دنیا
سے باہر لیجاوے اور علم کہانت زمین شام مین نرہے اور چودہ آدمی حکومت
کرین مردون اور عورتون سے اوسکی نسل مین اور بعد اسکے شدائد امور پیدا ہون
غرض کہ جو کچھ آنیوالا تہا سو آیا اسکا کچھ علاج نہین — سطیح نے یہہ کلام تمام کیا
اور گر پڑا اور مر گیا عبد المسیح نے مراجعت کی اور کسری پاس آکر تمام قصہ بیان کیا
اہل تاریخ نے از روی تحقیق لکھا ہی کہ حق تعالی نے مملکت یزدجرد کہ آخر ملوک
فارس تہا ہاتہہ سعد بن وقاص رض کے فتح فرمائی اور اوسکو ایک آسیابان
نے آخر زمان سلطنت امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے مرو مین
قتل کیا **احوال ارضاع شریف** صاحب مدارج النبوت نے اسطرح
لکھا ہی کہ پہلے حضرت کو ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا اور یہہ کنیز وہی ہے
کہ جسنے حضرت کے تولد کی خبر سب سے پہلے ابولہب کو دی تہی اور اوسنے یہہ
بات سنکر فرط خوشی سے ثوبیہ کو آزاد کر کے حکم دیا تہا کہ حضرت کو دودہ پلاوے
حق تعالی نے بدل اس سرور کے ابولہب سے روز ولادت کے کہ دوشنبہ تہا اس
دن کا عذاب قبر اوس سے موقوف کیا لہذا مسلمانونکو اس مقام سے بڑی
سند ہی کہ شب میلاد حضرت کے سرور اور بذل اموال کرنا موجب تخفیف
عذاب کا ہوگا یعنے ابولہب کہ کافر قطعی تہا اور قرآن مین سورہ تبت اوسکے
حال بد مآل مین نازل ہی اور کیفیت اوسکی شقاوت کی بمقام اوسکے لکہی
جاویگی جب حضرت کے تولد کی خوشی کی باعث تخفیف عذاب شدید مین ملی —

خوشحال مسلمانونکا کہ حضرت کی میلاد سے مسرور ہووین اور موافق مقدور
کے طعام اور نقد اور جنس خرچ کرین لیکن چاہیے کہ مجالس مولود شریف کی بدعات
اور امور ممنوعہ محرمہ سے خالی اور پاک ہون تا موجب حرمان طریقہ اتباع سلف
سے نہو **اور واضح ہو** کہ اسلام ثوبیہ مین اختلاف ہی بعضے محدثین اسکو
صحابیات سی گنتے ہین اور کتب سیر مین آیا ہی کہ حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
برعایت حق رضاعت اوسکا اکرام کرتے اور مدینہ سے اوسکے واسطے جامہ و انعام
ارسال فرماتے اور وفات اسکی بعد واقعہ خیبر کے ہوئی آٹھوین سال ہجرت مین
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ فتح مین مکہ کو تشریف لائے پوچھا کہ اوسکے
خویشون مین سے کوئی بھی کسیکو پایا **اور** اسی ثوبیہ نے حمزہ بن عبد المطلب کو
بھی دودہ پلایا ہی اس جہت سی درمیان آنحضرت اور انہین اخوت رضاعی ثابت
ہی **اور** مروی ہی کہ سات دن حضرت نے اول اپنی والدہ شریفہ بی بی آمنہ
کا دودہ پیا بعد اسکے چند روز ثوبیہ کنیز ابولہب نے دودہ پلایا بعد اسکے یہہ سعادت
نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور قصہ حلیمہ سعدیہ کا کتب سیر اور مواليد مین
بتفصیل تمام بروایات متعددہ منقول ہی یہان بطریق انتخاب روضۃ الاحباب
اور مدارج النبوت سے نقل کیا جاتا ہی — کہ مکہ کے سردارون کا یہہ معمول تہا
کہ اپنی اولاد کو دودہ پلانیکے لئیے اطراف وجوانب کی دائیونکو سپرد کرتے
تہے اور اوسمین بہت سے فواید متوقع تہے — منجملہ اونکے یہہ کہ اطراف
مکہ مین بسبب صفائی آب و ہوا اور کثرت میوون کے نشو و نمائی اطفال بخوبی
تمام ہوتا تہا **اور** فصاحت و بلاغت قرنی کی زیادہ تر شہر سے مشہور تہی **اور**
خاص مکہ شریف مین یہہ معمول تہا کہ قبیلہ بنی سعد کی عورتین شیردار ہر سال
دو بار فصل ربیع و خریف مین شہر مکہ مین آتین اور وہان کے سردارون کے
اطفال کو بعد تقرر اجرت دودہ پلاتین اور پرورش کے واسطے اپنی اپنے گہر
لیجاتین — عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ جب حضرت
پیدا ہوئے کل کائنات اور سائر مخلوقات حضرت کے دودہ پلانے اور پرورش
کے واسطے راغب ہوتے تہے اور سبب اس رغبت کا یہہ تہا کہ بعد پیدا ہو چکنے

جب حضرت کو آمنہ کے پاس سے اوٹھا لیجا کر تمام مواضع مشرق اور مغرب مین
پھرایا اوسوقت ایک منادی حق تعالی کی طرف سے ندا کرتا تھا کہ ای گروہ
خلایق یہہ شخص محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہی خوشحال اون چھاتیون کا کہ اوسکو
دودہ پلاوین اور خوشحال اون ہاتہون کا کہ اوسکو پرورش کرین اور خوشا
حال اون مکانونکا کہ یہہ شخص وہان رہیے جب یہہ ندا مخلوقات نے سنی سب شیر دار
آرزومند دودہ پلانیکی اور سائر مخلوقات آرزومند پرورش کے ہوئے اور ہر ایک
عالم مخلوقات سے مانند چرند و پرند اور ہوا اور سوا انکے دعوی حقیت اور اولویت
اپنی اپنی کا نسبت دوسرے کے کرتا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ تم سب اس خواہش
اور آرزو سے باز رہو اور یہہ تمنا نکرو کہ یہہ سعادت ازلی حلیمہ سعدیہ کے نصیب
ہوئی ہے اور اوس بی بی نیکبخت سے بروایت ابن عباس رض منقول ہی کہ
بحسب اتفاق سال ولادت حضرت کے مین اور ہماری اہل قبیلہ کمال سختی اور مشقت
مین مبتلا تھے اور بسبب قحط سالی کے تردد اور پریشانی اوقات بسر ہوتی تھی اور
ایسا ہی حال ہمارے ناقہ کا تھا کہ بسبب لاغری کے شیر اوسکا بالکل خشک ہوگیا
تھا ولیکن ان سب تکلیفون پر صبر و شکر کرتی تھی اور نوبت افلاس کی یہان تک
پہنچی تھی کہ باوجود حمل مجکو تین دن فاقہ رہا تا آنکہ بیٹا پیدا ہوا اور مجکو شدت
گرسنگی سے یا اثر درد زہ سے ایسی بیہوشی طاری ہوئی کہ زمین و آسمان مین
تفرقہ دشوار تھا رات کو بکثرت گریہ طفل اور شدت گرسنگی سے نیند نہ آئی ایک
رات کمال ضعف اور سستی سے آنکھہ میری لگ گئی تو خواب مین کیا دیکھتی ہون
کہ ایک آدمی نے مجکو اوٹھا کر جوئی آب مین کہ پانی اوسکا دودہ سے سفید تر تھا
غوطہ دیا اور مجھسے کہا کہ اسکو پی کہ دودہ تیرا زیادہ اور خیر و برکت تجکو حاصل
ہو اور وہ شخص ترغیب و تحریص کرتا تھا کہ اور پی بخدا ای عز و جل کہ
اوس پانی کا ذائقہ شہد سے شیرین تر اور خوشگوار تھا اوسوقت اوس شخص
نے کہا کہ مجکو پہچانتی ہی مینے کہا نہین وہ بولا مین تیرے شکر کی شکل مجسم ہون
کہ حالت مشقت مین کرتی تھی ـــــ ای حلیمہ اب جانب بطحا مکہ روان ہو کہ تیرے
روزی وہان کشادہ تر ہوگی اور ایک نور روشن وہان سے اپنی ساتھہ لاوگی

مگر اس راز کو سب سے مخفی رکھنا پھر اوسنے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھکر کہا کشادہ کریگا حق تعالے تیرا رزق اور جاری کریگا شیر — پس جب مین بیدار ہوئی اپنا حال اور ہی دیکھا نہ وہ گرسنگی باقی رہی اور نہ خشکی پستانون مین بلکہ ترو تازگی ظاہر و باطن مین پیدا ہوئی اور میرے اہل قبیلے کی جو سختی اور پریشانی مین اوقات گذرتی تہی بعضے عورات میرے اصلاح احوال کو دفعتًا دیکھکر از روی تعجب استفسا کرنے لگین اور مین جو مامور بکتمان راز تہی بجز سکوت کسی سے کچھہ نکہا القصہ مین اپنے قبیلہ کی عورتون کے ہمراہ مکہ کو روانہ ہوئی اور جب حوالی بطحا مین پہنچی سنا مینے کہ ہاتف غیب ندا کرتا ہی کہ خبردار اور آگاہ ہو کہ خدای عز و جل نے برکت مولود قریش سے کہ وہ آفتاب روز اور ماہتاب شب ہی اس برس کو تمہر آسان و موجب فراغت کیا ہی — خوشا وقت اون چہاتیون کا کہ اوسکو دودہ پلاوین — ای عورات بنی سعد کی دوڑو اور شتابی کرو تا اوس دولت اور سعادت کو پہنچو جسوقت عورتون نے یہہ مژدہ سنا باتفاق اپنی شوہرون کے شتاب تر متوجہ حرم مکہ ہوئین لیکن میری مادہ خر کہ بہت ضعیف اور لاغر تہی آہستہ سب کے پیچہے چلتی تہی اور ساتہہ کی عورتین آگے آگے جاتی تہین اور مین اپنی مرکب کو بسبب تاکید شوہر ہر چند ہانکتی تہی مگر طاقت نرکہتا تہا کہ قافلہ سے جا ملے اور اونکے ساتہہ چلے اس حالت مین چپ و راست سے یہہ آواز غیبی میری کان مین آئی کہ گوینده نے کہا هَنِيًّا لَكَ يَا حَلِيمَةُ خوشا حال تیرا ای حلیمہ ناگاہ شگاف میانہ دو پہاڑ سے ہوا ایک شخص مجہپر ظاہر ہوا کہ قد اوسکا مانند نخل باسق تہا اور اوسکے ہاتہہ مین ایک حربہ نور کا تہا میرے مرکب کے پیٹ پر مارا اور کہا ای حلیمہ حق تعالی نے تجکو بشارت دی ہی اور مجکو حکم ہوا ہی کہ شیطان اور سرکشون کو تجہسے دور کرون چنانچہ اوسوقت مینے اپنے شوہر سے کہا کہ تم سنتے ہو جو مین سنتی ہون شوہر نے کہا نہین مگر مین تجکو ہولناک دیکہتا ہون کیا ہی — مینے مختصر حال کہا پھر میرے مرکب نے چلنے مین شتابی کی جبکہ دو فرسنگ مکہ رہا وہان مقام کیا سب کو اوس منزل مین مینے یہہ خواب دیکہا کہ ایک درخت سبز بہت سی شاخون والے نے میرے سر پر سایہ کیا اور ایک درخت خرما دیکہا کہ انواع رطب اوسمین لگے

ہے اور عورتین بنی سعد کی گرد میرے جمع ہین اور کہتی ہین ای حلیمہ تو ہماری ملکہ ہے
اور اوس درخت سی ایک خرما میری گود مین گر پڑا مینے اوٹہا کر کہا لیا زیادہ تر شہد سے
شیرین تہا اور اوسکے ذائقہ کی حلاوت میری موتہہ سے نگئی جب تک حضرت میرے
پاس ہی لیکن مینے اس واقعہ کو بہی کسی سے ظاہر نکیا اور اپنے دلمین کہا کہ حق تعالی
نے جو چاہا ہی بالیقین ظاہر ہوگا ــ بہرکیف جب مین مکہ مین داخل ہوئی دیکہا
کہ عورتین میرے قبیلہ کی کہ مجہسے پہلے وہان پہنچی تہین اونہون نے اطفال قبایل
اشراف اور مالدار قریش کے سب لی لیے مینے ہرچند تلاش کی کوئی لڑکا نپایا بہت
غمناک اور آزردہ خاطر ہوئی اور وہان کے نادم ہوے اسی افسوس مین تہی کہ
ناگاہ ایک مرد دیکہا بہت باعظمت وشوکت مینے پوچہا یہہ کون ہین کسینی بتایا
کہ عبد المطلب بن ہاشم سردار مکہ کے یہی ہین اونہون نے باواز بلند کہا کہ ای گروہ
شیردار بنی سعد تم مین سے کوئی باقی ہی کہ ہمارے لڑکے کو لیوے حلیمہ نے کہا کہ
مین اوس قبیلہ سے باقی ہون میرا نام پوچہا مینے کہا حلیمہ تبسم کیا اور کہا بخٍ بخٍ
خَصْلَتَانِ سَعْدٌ وَحِلْمٌ فِيهِمَا عِزُّ الدَّهْرِ وَعِزُّ الْأَبَدِ یعنے خوش خوش
دو خصلتین نیک ہین نیکبختی اور بردباری کہ عزت سرمدی اور عظمت ابدی ای
اور اسی طرف اشارہ ہی جو حدیث مین آیا ہی اَنَا مِنْ قُرَيْشٍ وَاسْتُرْضِعْتُ
فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ یعنے مین قریش سے ہون اور دودہ پلایا اور پرورش
کیا گیا ہون قبیلہ بنی سعد بن بکر مین ــ پہر عبد المطلب نے کہا ای حلیمہ میرے پاس
ایک لڑکا ہی یتیم کہ نام اوسکا محمد ہی مینے اوسکو عورتون قوم تمہارے کو دکہلایا
کسینے قبول نکیا اور یہی کہا کہ یہہ یتیم ہی اسکے دودہ پلائی مین کیا نفع ہوگا پہر
عبد المطلب بولے کہ ای حلیمہ تو شرافت اور بزرگی خاندان رکہتی ہے اس لڑکیکو
قبول کر شاید اسکے سبب سے تجکو غنا حاصل ہو مینے کہا کہ اپنے شوہر سے مشورہ
کرکے جواب دونگی جب اوس سے پوچہا حق تعالی نے اوسکے دلمین حضرت
کی محبت بغیر دیکہے ڈالدی کہ اوسنے نہایت خوشی سے مجکو اجازت دی اور کہا
کہ جلد جا اور اوس فرزند دلپسند کو دودہ پلا اوسیوقت مین بخوشی تمام عبد المطلب
کے پاس آئی اور کہا کہ اوس لڑکیکو لاؤ عبد المطلب میری رضامندی رضاعت سے

ایسے خوش ہوئے کہ چہرہ اونکا چمکنی لگا اور بولے کہ ای حلیمہ تو بخت سے اِس
لڑکے کو لیتی ہی حق تعالی سب رنج و مشقت تجہسے دور کریگا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ اونہون نے سجدہ شکر کیا اور سر اوٹہا کر آسمان کی طرف کہا کہ
خداوندا اِس لڑکیکو باسعادت و کرامت کر بعد اوسکے وہ کہڑے ہوئے اور
شتابی سے کہا اَهْلاً وَّسَهْلاً يَا حَلِيْمَةُ اور مین اونکے ہمراہ آمنہ مادر
رسول اللہ کے گہر مین داخل ہوئی دیکہا مینے کہ ایک بی بی صاحب جمال کہ گویا ماہ
جبین نور اگین سے ساطع تہا بیٹہی ہین عبد المطلب نے اونسے سب ماجرا بیان کیا
اونہون نے ہی مجکو دیکہکر کہا اَهْلاً وَّسَهْلاً يَا حَلِيْمَةُ پہر ہاتہہ میرا پکڑکر
اوس مکان مین لیگئین جہان حضرت تشریف رکہتے تہے مینے دیکہا کہ آپ
لپٹے ہوئے ہین صوف مین کہ سفیدی اوسکی دودہ سے زیادہ اور بوئی مشک
اوس سے پیدا ہی اور بستر حضرت کا حریر سبز تہا کہ اوسپر پیٹہہ کے بل سوتی تہے
اور آواز غطیط یعنی خرخر کی آتی تہی یہہ عادات شریف سے تہا کہ وقت خواب
ایسی آواز گلی سے آتی تہی اور تا کبر سِن ہی عادت رہی اور یہہ اثر انفراج
اور انفتاح مجاری دم کا ہی اور خصلت محمود ہی بالجملہ مین دیکہتی ہی آپکے حسن
اور جمال باکمال پر فریفتہ ہوگئی اور چاہا کہ حضرت کو بیدار کرون پاس جاکر آہستہ
سے ہاتہہ اپنا اونکے سینۂ مبارک پر رکہا حضرت مسکرائے اور آنکہین کہولین
اور میری طرف دیکہا اور اونکے آنکہون سے ایک نور نکلا کہ صعود کیا اوسنے
جانب آسمان پہر مینے حضرت کی دونو آنکہون کے درمیان بوسہ دیا اور اپنی گود
مین دودہ پلانیکے واسطے لے لیا اور پستان راست حضرت کے موہنہ مین دیا
حضرت نی دودہ پیا پہر مینے چاہا کہ پستان چپ دہان شریف مین دون آپنے
اوسکو نہ لیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حق تعالی نے
ابتدای حال مین انکو الہام عدالت کیا تہا کہ حضرت نے برعایت انصاف ایک
پہاتی کو اپنی شریک کے واسطے یعنی برادر رضاعی کے لیئے چہوڑ دیا اور
ہمیشہ یہی معمول رہا آپ شیر پستان راست سی سیر ہوتے تہے اور میرا لڑکا
شیر پستان چپ پر اکتفا کرتا اور مینے فقط محمد سے چاہا کہ حضرت کو اپنے مقام

مین لیجاؤن اور اپنی شوہر کو دکہلاؤن آمنہ نے ارشاد کیا کہ ای حلیمہ گہر سے باہر نجانا کہ ای مجکو تجسے بہت باتین اس فرزند کے حق مین کرنی ہین اور دو تین رات پہلے سے مینے خواب مین دیکہا تہا کہ مجہسے کہتے ہین کہ اپنے فرزند کو دودہ والی عورت قبیلہ بنی سعد سے کہ منسوب بابوذویب ہو سونپ مینے کہا کہ ای آمنہ کنیت میری باپ اور میری شوہر کی ابو ذویب ہی ہی اور خواب تمہارا راست اور درست ہی بعد اس کلام کے مین حضرت کو شادشاد اپنی منزل مین لے آئی جب میرے شوہر نے حضرت کو دیکہا نہایت خوش ہوا اور سجدہ شکر کیا اور کہا کہ ایسے حسن وجمال کا ایک کوئی لڑکا مینے نہین دیکہا اور اسکی برکت قدم سے ہماری اونٹنی پہر شیردار ہو گئی ہے کل تک ایک قطرہ شیر کا اوسکی لبانون مین نہ تہا اب دودہ سے بہر گئین چنانچہ اوسکو ہمنے دوہا اور دودہ پیا اور سیر ہوئے اور نیند بہر سوئے اور جو جب کہتی آمنہ کے مین گئی دن متوقف رہی ایک شب کیا دیکہتی ہون کہ آس پاس آپکے تمام نور محیط ہی اور ایک مرد سبز پوش حضرت کے سرہانے کہڑا ہی مینے اپنے شوہر کو چپکے سے بیدار کر کہا کہ اوٹہ اور دیکہہ جو مین دیکہتی ہون شوہر میرا جاگا اور کہنے لگا کہ ای حلیمہ خاموش رہ اور اپنی راز کو پنہان رکہہ کہ جس روز سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہی احبار یہود کو کہانا پینا گوارا اور آرام و قرار نہین ہے اور ہم اس طفل کے طفیل سے امیدوار فضل وکرم حق تعالی کے ہین القصہ مین تین دن یا سات دن مکہ مین رہی اور ہر روز عجایب کرشمی اور غرایب سانحی دیکہا کی اور اونکو بی بی آمنہ سے اگر کہا کی اور وہ بہی مجہسے حکایات عجیب و غریبات حمل اور وقت تولد کے بیان فرماتین اور اون اسرار کے پوشیدہ رکہنی کی نہایت تاکید کرتین آخر آمنہ نے حضرت کو میرے ساتہہ رخصت کیا اور خدا کو سونپا مین انکو لیکر سب عورتون کے ساتہہ اپنی وطن کو چلی اور حضرت کو اپنی مرکب کے آگے گود مین بٹہا کر روانہ ہوئی اور وہ مرکب جو ضعیف و لاغر تہا بلکہ چستی و چالاکی چلتا تہا یہانتک کہ سب ساتہہ والون کے مرکبون سے آگے رہتا اس چالاکی مرکب سے سب عورتین قبیلہ کی تعجب کر کے پوچہتی تہین کہ یہہ وہی مرکب ہی کہ آتے وقت

طاقت رفتار اسمین نہتی مین کہتی کہان وہی ہے — ایکدن مینے سنا کہ وہ گدہا کہتا تہا بخدا کہ میری شان عظیم ہی اور یہہ ہی سنا کہ وہ کہتا تہا زندہ کیا مجکو پروردگار میرے نے اور فربہی اور توانائی میریکو پہیرا ای عورتو تم غافل ہو نہین جانتی ہو کہ مجہپر خاتم النبین سید المرسلین حبیب رب العالمین سوار ہی اور سوای اسکے اثنائی راہ مین دا ہئین اور بائین طرف سے آوازین آتی تہین کہ ای حلیمہ تیری قوم مین بسبب اس لڑکیکے تیری قدر بزرگ ہوی — ایکدن اسی سفر مین جو گلہ گوسپند پر میرا گذار ہوا بکریان میرے پاس آئین اور کہنے لگین کہ ای حلیمہ تو جانتی ہے کہ یہہ رضیع کون ہی یہہ محمد رسول پروردگار زمین و آسمان بہترین فرزندان آدمؑ اور فاضلترین انس و جان ہے اور ایک روز ناگاہ راہ مین ایک پیر ضعیف کہڑا تہا حضرت کو دیکہہ کر کہنے لگا کہ بیشک یہہ لڑکا ختم المرسلین ہی اور جب وادی سدرہ مین پہنچی اوس مقام مین چند علمای حبش فروکش تہے اوہنون نے حضرت کو دیکہکر کہا یہہ لڑکا بلاشبہہ پیغمبر آخر الزمان ہی اور جسوقت وادی سوزان مین داخل ہوے ایک اور پیر ضعیف حضرت کو دیکہکر کہنے لگا کہ یہہ لڑکا خاتم الانبیا ہی اور اسکے پیدا ہونیکی خبر حضرت عیسیؑ نے دی ہی اور مین جس منزل مین اوتری اوس مکان کو حق تعالی نے سرسبز کیا پہر جو اپنے قبیلہ مین پہنچی حق تعالی نے حضرت کے قدم کی سعادت سے میری بکریون اور جانورون اور مال مین برکت بخشی جب قوم نے یہہ حال دیکہا سب اپنی بکریونکو میری بکریون کے ساتہہ چرانے لگے اور میرے گہر اکر حضرت کے پائی مبارک دہو کر اپنے جانورون کے حوض مین پانی ڈالتے — پہر اونکی بکریون نے ہی بچے دیے اور موٹے تازے ہوکر دودہ بہت دینے لگین حلیمہ کہتی ہی کہ حق تعالی نے حضرت کی محبت اسقدر میرے دلمین ڈالی کہ سب کامون سے غافل ہوکر آپکی خدمت ہزار جان سے کرنے لگی اور رات دن سوای پرورش حضرت کے اور دہیان نرکہتی تہی اور یہہ بات عجیب مشاہدہ ہوی کہ حضرت بمقتضای عادت اطفال اپنے کپڑون مین بول و غایط نہین کرتے تہے بستر اور لباس آپ کا تمامی مدت رضاعت مین کہنی نجاست

آلوده ہوا ہر روز ایک وقت معین پر بول وغایت سے فراغت کرتے
اور گریہ اور بدخلقی نہین کرتے تہے اور بعد پینی دودہ کے جب مین اراده
کرتی کہ دہن مبارک کو پاک کرون یا مونہہ کو دہوؤن غیب سے کفالت
اس کام کی ہوتی اور اتفاقاً اگر ستر عورت حضرت کا کبہی ظاہر ہوجاتا
تو آپ غصہ فرماتے اور دہانپ لیتی اور بعض روایت مین آیا ہی کہ غیب سے
ڈہانپا جاتا اور سرعت نمو کا حال یہہ تہا کہ ایکدن مین اسقدر بڑہتے کہ اور
لڑکے ایک مہینے مین اور مہینے مین اسقدر بالیدگی ہوتی کہ اور لڑکونکو ایک
برس مین چنانچہ دوسرے مہینے حضرت اپنی ہاتہون کے زور سے زمین پر چلنی
لگے اور تیسرے مہینے اپنے پاؤن سے کہڑے ہوگئی اور چوتہے مہینے ایک بار
ہاتہہ دیوار پر رکہہ کر چلے اور پانچوین مہینے بقوت تمام پہرنے چلنے لگے اور
پہلے کلام جو حضرت نے فرمایا یہہ تہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ط اور یہہ ہی مینے سنا
کہ حضرت نصف شب کو کہتی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قُدُّوْسًا نَامَتِ الْعُیُوْنُ
وَالرَّحْمٰنِ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط اور کلام کرنا ساتہہ قمر کے بیچ مہد
کے اور اشاره کرنا جانب مہتاب اور میل قمر اوس جانب کو کہ آپ اشاره کرتے
اور ہلانا و مشغول کرنا آپ کے مہد کو اور تکلم بوقت تولد معجزات مشہوره ایام
ولادت سے ہی اور حضرت نو مہینے کے ہوئے تہے کہ بفصاحت تمام کلام
بلاغت نظام کرتے تہے اور جب چلنی لگے اطفال کو جو کہیلتی اور لہو ولعب
مین مشغول دیکہتے اونسے دور ہوتے اور لڑکونکو کہیلنے سے منع کرتے اور جو
لڑکے انکو کہیلنی کو کہتے تو آپ فرماتے کہ مجکو کہیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا
ہی اور عادت شریف سے لڑکپن مین تہا کہ جو چیز لیتے سیدہے ہاتہہ مین لیتے
اور جب بولنی لگے تو جو چیز لیتے بسم اللہ کہہ کے داہنے ہاتہہ سے لیتی اور
ایکدن اتفاق عجیب ہوا کہ حضرت میری گود مین بیٹہے تہے کہ کتنی بکریان اودہر
گذرین ایک بکری نے آپ کے پاس اکر سر زمین پر رکہا اور حضرت کے سر کو بوسہ
دیا اور چلی گئی اور غریب تر یہہ ہی کہ ایکدن حضرت نے مجہسے پوچہا کہ ای

مادر مہربان کیا سبب ہی کہ بہائی ہمارے دنکو گہر مین نہین رہتی ہین مینے کہا
بکریان چرانیکو جاتے ہین حضرت نے فرمایا ہم ہی بہائیون کے ساتہہ شبانی
کرنے صحرا کو جاوین کے مینے بلحاظ اسکے کہ خاطر شکنی نہو اسبات کو قبول
کیا وقت صبح کے حضرت کا موہنہ ہاتہہ دہلایا اور بالونمین کنگہی کی اور سرمہ
چشم خدا بین مین لگایا اور کپڑے سفید پہنائے اور ہار مُہرہ یمانی کا واسطے
محافظت اور دفع چشم زخم کے حضرت کے گلے مین ڈالا حضرت نے فی الفور
اوس ہار کو نکالکر پہینک دیا اور فرمایا جو میرا حافظ و نگہبان ہے وہ میرے
ساتہہ ہی پہر حضرت عصا ہاتہہ مین لیکر بہائیون کے ساتہہ متوجہ صحرا ہوئے اور
اور قریب آبادی بکریون کے چرانے مین مشغول ہوئے دوپہر کے وقت
زمرہ بیٹا میرا دوڑتا گرتا پڑتا بدحواس روتا ہوا گہر مین آیا اور گریہ وزاری
سے کہنے لگا کہ ای مادر بہائی محمد حجازی کی خبر لے کہ قریب ہی تو اوسکو جیتا
نپائیگی اور کام اوسکا تمام ہو جائیگا مین یہہ بات سنکر گہبرا گئی اور اوس
سے حال مفصل پوچہا اوسنے کہا کہ محمدؐ ہمارے ساتہہ چراگاہ مین تہے
کہ ناگاہ دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹہا کر لیگئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا
اور اونکا پیٹ چیرا پہر آگے مجکو معلوم نہین کہ حال کیا گذرا — یہہ سنکر
مین اور میرا شوہر سخت سراسیمہ ہوئے اور ترسان اور لرزان حضرت کی
طرف دوڑے جب افتان وخیزان حضرت کے پاس پہنچے حضرت کو زندہ
پایا اور دیکہا کہ حضرت پہاڑ پر جلوہ فرما اور طرف آسمان کے نگاہ کرتے
ہین اور چہرہ مبارک متغیر ہی مجکو دیکہکر تبسم کیا اوسوقت مین دوڑکر
انکو لپٹ گئی اور نہایت پیار سے حضرت کے سر و چشم کو بوسہ دیا اور
سب ماجرا پوچہا آپ نے فرمایا ای مادر مہربان بہائیون کے ساتہہ
مین کہڑا تہا کہ ناگاہ دو شخص اور بروایتے تین شخص ظاہر ہوئے ہیبتناک
اور سنا مینے کہ نام اونکا جبرئیل اور میکائیل تہا ایک کے ہاتہہ مین ابریق
نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمرد لبریز برف سے تہا وہ مجکو بہائیونکے
درمیان سے اوٹہا کر پہاڑ پر لیگئے اور ایک نے بلطف و نرمی تکیہ دیا اور میرا سینہ

تا ناف شق کیا اور پہر پیٹ سب اپنی آنکہہ سے دیکہا مگر کچہہ درد و الم ہمنے نہین
پایا پہر ہاتہہ میرے پیٹ مین داخل کرکے رودونکو نکالا اور برف کے پانی
سے دہوکے صاف کرکے بجای خود رکہدیا پہر دوسرا شخص اوٹہا اور
اپنی ساتہی سے کہنی لگا کہ ہٹ جاؤ جو کچہہ مجکو حکم ہی بجالاؤن اوسنے ہاتہہ
میرے پیٹ مین ڈالا اور میرے دلکو اپنے مقام سے نکالا اور شق کیا ایک
نکتہ سیاہ خون آلودہ اوس سے نکالکر پہینکا اور کہا **هذا حظ الشیطان**
منک یا حبیب اللہ یعنی یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسے ای دوست خدا کے
بعد اوسکے میرے دلکو معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بہر کر اوسی
مقام مین رکہدیا اور خاتم نور سے مہر کی کہ اوسکی خوشی اور سرور ہنوز اپنی
عروق اور مفاصل مین پاتا ہون - پہر ہاتہہ میرے سینہ کے شگاف پر پہیرا
وہ روزن فی الفور بہر گیا اور سینہ میرا جیسا تہا ویسا ہی ہوگیا اور خط باریک
سینہ سے ناف تک باقی رہا **چنانچہ** انس بن مالک سے کہ حضرت کے
خدمتگار تہے روایت ہی کہ مینے اثر سوزن کا سینہ مبارک پر دیکہا ہی اور
ایک روایت مین یون ہی کہ پہلے شکم مبارک کو آب برف سی دہویا بعد اسکے
لبالب ژالہ سے حضرت کے دل نورمنزل کو دہوکر سکینہ سے بہرا اور وہ سکینہ ایک
چیز تہی مانند زیرہ گلاب کہ اوسکو حضرت کے دل پر چہڑکا **بعد اسکے** حضرت کو
دس شخص امت کے ساتہہ تولا حضرت وزن اور مقدار مین اون دس پر غالب
آئی اسیطرح جیسے تولتی تولتی لاکہہ آدمیون کے ساتہہ تولا اونپر بہی غالب
آئے پہر کہا کہ چہوڑ دو اگر انکو تمام امت کے آدمیون کے ساتہہ تولوگے
سب پر غالب ہونگے پہر اون سبہون نے حضرت کی دونو آنکہونکو بوسہ
دیا اور کہنے لگے **واحبیباہ لا تخف** یعنی ای دوست تو نہ ڈر اور کہا
کہ اگر معلوم کرتے کیا کیا خوبیان تیرے واسطے آمادہ ہین ہر آئینہ آنکہہ تیری کہل
جاوے پہر اون سب نے مجکو چہوڑکر آسمان کی طرف پرواز کی اور مین اونکو
دیکہتا تہا **اور** اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ یہہ شق صدر حضرت کا چار برس
کی عمر مین اور ایکبار قریب بعثت کے اور ایک مرتبہ شب معراج مین واقع ہوا

اور تفصیل اسکی کتب سیر اور تفاسیر مین مرقوم ہی **القصہ** جب حلیمہ حضرت کو پہاڑ پر سے لیکر آئین اور پڑ یالی اور شبانون کی حال حضرت کا اور لوگونکو معلوم ہوا اونکے شوہر اور قوم کو آدمیون نے کہا کہ انکو کاہن کے پاس لیجاؤ تا حال دریافت ہو حضرت نے کہا کچہہ اندیشہ نہین الحمد بعد مین انکو صحیح اور سالم پاتا ہون پہر آدمیون نے سنایہ مین بہر اکر حلیمہ کو متوہم کیا یہہ لاچار ہوکر حضرت کو کاہن پاس لیگئین اور تمام ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ یہہ لڑکا اپنا حال آپ بیان کرے حضرت نے تمام قصہ بیان کیا وہ کاہن اپنے مقام سے کود کر اوٹہا اور حضرت کو زور سے اپنی سینہ سے لگایا اور با واز بلند پکارا کہ ای قوم عرب اس لڑکیکو مارڈالو اور مجکو بہی اسکے ساتہہ قتل کرو کہ اگر اسکو چہوڑ دوگے اور یہہ بحد بلوغ پہنچیگا تو عقلمندونکو احمق کہیگا اور تمہارے دین کو باطل کریگا اور تمکو ایسے خدا کی طرف بلائیگا کہ تم اوسکے شناسا نہوگے اور ایسے دین کی دعوت کریگا کہ تم اوس دین کے منکر ہوگے — حلیمہ نے جو یہہ باتین سنین حضرت کو اوس کاہن سے لیکر کہنے لگین کہ تو دیوانہ ہی جو ایسی باتین کرتا ہی اگر مین تیرا یہہ حال وخیال جانتی تو تیرے پاس ہرگز نلاتی اور تو البتہ اس لایق ہی کہ تجکو کوئی قتل کرے پہر حضرت کو وہان سے گہر مین لائین اور مکہ مین لیجانیکا قصد کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ مظہر خیر و برکت بنی سعد سے جاتا ہی اور ای بطحاء مکہ خوشوقت ہو کہ نور و زینت تجہین پہر آتا ہی **القصہ** حلیمہ حضرت کو اپنی گہر سے لیکر مکہ کی طرف روانہ ہوئین جب حرم کے متصل پہنچین حضرت کو دروازۂ حرم کے پاس بٹہا کر قضای حاجت کو گئین فراغت کرکے جو آئین حضرت کو وہان نہ دیکہا جماعت آدمیون کی وہان بیٹہی تہی اونسے پوچہا کہ میرا لڑکا کیا ہوا اون آدمیون نے کہا کہ اوس لڑکے کا کیا نام ہی یہہ بولین محمد بن عبد اللہ اور مین اسواسطے یہان اوسکو لائی تہی کہ اوسکی مان اور دادا کو سونپ دون اور عہدہ امانت سی فارغ ہون اب مین کیا کرون — بخدای ابراہیم اگر اوسکو نپاؤنگی تو اپکو ہلاک کرونگی ہر چند حلیمہ نے چپ و راست ڈہونڈہا اور تلاش کیا

اور ہر ایک سے پوچھا ہر گز آنحضرت کا پتا پایا آخر نا امید ہو کر رونے لگین اور وا محمدا اور وا ولداہ کہکر چارون طرف پکارتی تہین یہانتک کہ جماعت مردون اور عورتون کی اونکے پاس جمع ہوئی ناگاہ کیا دیکہتی ہین کہ ایک پیر مرد عصا اوسکے ہاتہہ مین اونکے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ای زن سعدیہ تجکو کیا ہوا ہی کہ اسقدر روتی ہی اور جزع اور فزع کرتی ہی حلیمہ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب کہ اوسکو مینے دودہ پلایا تہا یہان سے گم ہوا اور سراغ اوسکا معلوم نہین ہوتا وہ پیر مرد بولا کہ ای حلیمہ غم نکہا مین تجکو بتاتا ہون اوس شخص کو کہ جانتا ہی کہ وہ لڑکا جس مقام مین ہی اوسکے طفیل سے تیرا لڑکا گم ہوا تجکو ملیگا — حلیمہ نے کہا کہ مین تیرے قربان وہ کون شخص ہے اوسکا نام و نشان مجکو بتا اور مجکو اوسکے پاس لیچل اوس پیر مرد نے کہا کہ وہ ہبل ہی کہ سب بتونکا سردار ہی گم ہونیکا سراغ بتاتا ہی چنانچہ وہ پیر مرد حلیمہ کا ہاتہہ پکڑ کے ہبل کے پاس لیگیا اور اوسنے سات بار طواف اوس بت کا کیا اور بہت سی ثنا اور صفت اوسکی بیان کی بعد اسکے کہا کہ ای بزرگ تیرے احسان قوم قریش پر بہت ہین یہہ عورت قبیلہ بنی سعد سے تیرے پاس آئی ہی اسکا لڑکا محمد بن عبد اللہ گم ہوا ہی اوسکا سراغ اگر ملے تو بہت تمہاری تعظیم و تکریم بجا لائے بمجرد سنتے نام مبارک حضرت کے ہبل اور تمام بت کہ کعبہ مین تہے سر نگون گر پڑے اور اونکے اندر سے یہہ آواز آئی کہ ای پیر دور ہو ہمارے پاس سے دور محمد کا نام یہان نلے یہہ وہ شخص ہی کہ ہم بتونکو توڑیگا اور ملت کفر اور شرک کو باطل کریگا اور بت پرستونکو قتل کریگا یہہ سنکر وہ پیر مرد وہان سے باہر آیا اس حال مین کہ لرزہ اوسکے بدن مین تہا اور دانت اوسکے کانپتے تہے اور عصا اوسکے ہاتہہ سے گر پڑا جب ہوش مین آیا کہنے لگا کہ ای حلیمہ تیرے لڑکے کا حافظ خدا ہی اوسکو ضایع نکریگا تو خاطر جمع رکہہ تجکو تیرا لڑکا ملیگا جب حلیمہ نے یہہ ماجرا سنا اپنی دلمین اندیشہ کیا اور سوچا کہ اب اطلاع اس حال کی عبد المطلب کو ضرور ہی اونسی اس راز کا چہپانا مصلحت نہین حلیمہ عبد المطلب کے پاس گئی اونہون نے کہ حلیمہ

کو نہایت سراسیمہ اور پریشان حال دیکہا کہ کہبرائی ہوئی آتی ہے اور محمدؐ اوسکے
پاس نہین ہے مضطر ہوکر کہا کہ تیرا حال کیا ہی اور محمدؐ کہان ہے اوسنے کہا کہ ای
ابو الحارث مین اونکو تمہارے پاس لاتی تہی مگر دروازہ حرم کے پاس بٹہا کر قضائے
قضائی حاجت کو گئی تہی وہان سے جو آئی اونکو نہ دیکہا اور جو کہ بعد ڈہونڈہنیکے
ہرگز سراغ نہ ملا لاچار ہو کے آپ کی خدمت مین بنا بر اطلاع حاضر ہوئی ہون
عبد المطلب اس خبر وحشت اثر کو سنکر کوہ صفا پر چڑہے اور قریش کو پکارے
کہ یا آل غالب تمام قریش نے انکی ندا کی اجابت کی اور اونکے پاس جمع ہوکر کہنی
لگے کہ ای سید کیا حال تمکو درپیش آیا عبد المطلب نے کہا کہ فرزند میرا محمدؐ گم ہوا ہی
پہر سرداران قریش سوار ہوکر اعلی سے تا اسفل مکہ ڈہونڈہا اگر کہین نپایا
تب مضطر ہوکر اندرون مسجد حرم کے گئے اور سات بار طواف خانہ کعبہ کیا آواز
سنی کہ ہاتف غیبی کہتا ہی کہ ای گروہ آدمیون کے غم نکہاؤ کہ محمدؐ کا خدا ہی کہ اوسکو
بچہوڑیگا عبد المطلب بولی کہ ای ندا کرنیوالے محمدؐ کہان ہی ہاتف نے کہا کہ وادی
تہامہ مین درخت کیلے کے تلے بیٹہے ہین یہہ سنکر اوس جانب کو روانہ ہوئے اثنای
راہ مین ورقہ بن نوفل بہی ہمراہ ہوئے جب وادی تہامہ مین پہنچے دیکہا کہ حضرت
کیلے کے درخت کے نیچے بیٹہے پتی اوسکے چن رہی ہین عبد المطلب نے کہا تم کون ہو
فرمایا مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون انہون نے کہا کہ میری جان تمپر فدا ہو
مین عبد المطلب تمہارا دادا ہون پہر یہہ حضرت کو اپنے آگے سوار کرکے روانہ ہوئے
اور مکہ مین لائے اور بہت خوشی سے سونا اور اونٹ بہت سی صدقہ کئی اور حلیمہ
کے ساتہہ بکمال احسان و انعام پیش آئی پہر اوسی وطن کو رخصت کیا اکثر راویان
معتبر نے اس قصہ کو اسیطرح پر لکہا ہی ولیکن کسی نے کشف اسرار گم گشتگی نہین
کیا عالم الغیوب ہی کو خوب معلوم ہی کہ اسمین کیا سر تہا — روضۃ الاحباب
مین لکہا ہی کہ شیما بنت حارث بن عبد العزی بندی مین آئین اصحاب نے اونکے
ساتہہ بے اعتنائی کی شیما نے کہا کہ مین خواہر رضاعی تمہارے نبی کی ہون کسی نے
باور نکیا جب حضرت کے پاس آئین آپنے اونسے احوال پوچہا اور بعض علامات سنی
پہچانا پہر اونکی تعظیم کی اور چشم پرآب ہوکر فرمایا کہ اپنے مان باپ کا حال بیان کرو

شیما نے عرض کی کہ حلیمہ اور اونکے شوہر نے وفات پائی بعد دریافت حال
حضرت نے اونکو بخوبی رخصت کیا اور تین غلام اور ایک کنیز اور دو اونٹ
اور چند بکریان عنایت کین اور نام اونکا حذافہ ارشاد کیا اور لقب شیما باقی
رہا لیکن صحیح یہہ روایت ہی کہ حلیمہ سعدیہ بعد غزوہ طایف کے اپنے
شوہر اور بیٹی کے ساتہہ حضرت کی خدمت مین مشرف ہوئین حضرت نے اونکی
نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنی ردای مبارک بچہا کر اوسپر اونکو بٹہایا اور وہ
سب مشرف باسلام ہوئے واضح ہو کہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوت
مین جو تصویر حلیہ مبارک کی بتفصیل مرقوم تہی اوسکا خلاصہ بعبارت سلیس
رسالہ مصنفہ خلاصۃ المتقین اور سلالۃ المتورعین شاہ سلامت اللہ صاحب مین
مسطور تہا حرف بحرف بنظر اختصار اس مقام مین لکہا جاتا ہی **اول** قد
مبارک میانہ تہا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکے قامت
رعنا کا یہہ معجزہ تہا کہ جب کہڑے ہوتے یا چلتے سب آدمیون مین آپکا قد بلند نظر
آتا اور کسیکا قد حضرت کے قامت شریف کے برابر نہوتا اور جب مسند ارشاد
ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم ہوتا
کسی طرح جسے غیرت الٰہی نے آپکا ہمسر پیدا نکیا تہا یہانتک کہ آپکا سایہ بہی نہ تہا
تاکہ شائبہ ہمسری اور برابری کا اوس سے ظاہر ہو اور نہونا سایہ کا دلیل واضح
ہی اسبات پر کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا **دوسرے** سر
مبارک بزرگ تہا اور بزرگی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی بسبب
قوت دماغ کے کہ حامل جوہر عقل ہی اور مراد بزرگی سر سے کہ احادیث مین
وارد ہی نفی صغر اور حقارت ہی یعنی سر آپکا چہوٹا اور حقیر نہ تہا نہ یہہ معنی کہ
بہت بڑا خارج حد اعتدال سے ہو اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضای جسم شریف مین
محفوظ رہے کہ بکمال اعتدال خلقت مین تہے **تیسرے** موی مبارک اسکے
سر کے گہونگروالے نہ نرم و فروہشتہ یعنی سیدہے تہے کہ اصلا پیچ نہ کہتے ہون اور
نہ بہت پیچدار اور سخت جیسے حبشیون کے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تہے نہ بالکلیہ
کہلے ہوے نہ بہت اینٹہی ہوے اور آپکے بال ہمیشہ نور آگین اور جہکتی تہے اور

لپٹین خوشبوئیونکی اوسسے آتی تھین اور آپکے بالونکا یہہ معجزہ تھا کہ جب
اونکو دھو کر بیمار کو پلاتے فی الفور شفا ہوتی اور درازی موی سر کا تھا
درمیان گوش اور دوش کے تھی اور گاہی موی شریف کو سدل کرتے یعنی
اطراف سر پر چھوڑ دیتی اور گاہی فرق فرماتے یعنی بعضے بالونکو بعضون سے جدا
کرتے اسطرح کہ درمیان مین ایک خط باریک پیدا ہو تاکہ جسکو زبان عربی مین
مفرق اور ہندی مین مانگ کہتی ہین اور یہہ مفرق سنت حضرت ابراہیمؑ کی
ہی اور دو جانب دو گیسو اور گاہی دونو طرف چار گیسو چھوڑتے تھے چنانچہ حدیث
ام ہانی مین آیا ہی کہ جب حضرت مکہ مین تشریف لائے آپکے چار گیسو چھوٹے تھے
اور سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہی لیکن چاہیی کہ خبر گیری
بالونکی رکھے یعنی روغن ڈالے اور شانہ کرے اور حضرت بہت کرتی تھے اور جسکے بال
ژولیدہ و پریشان دیکھتی ناخوش ہوتے اور جسکو دیکھتی کہ روز و شب اپنی بالون کو
بناتا ہی اور خوشبو ڈالتا ہی اور شانہ کرتا ہی یعنی بالون کے بنانے سنوارنے مین
ہمیشہ مشغول رہتا ہی اوس سے بیزار ہوتے توسط آپ کو پسند تھا اور حلق سر
مبارک کا سوای حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا **چوتھا** روی شریف حضرت کا
مرات جمال الہی اور آئینہ انوار نامتناہی تھا صحیحین مین براء بن عازب سے روایت
ہی کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خوبرو و خوش خوترین مردم اور
حدیث ابی ہریرہ رض مین آیا ہی نہین دیکھا مینے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حسن و خوبی حضرت کے جمال کی
غالب اور فایق سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن و خوبی
برابر حسن و خوبی حضرت کے ہو اور کہا ابو ہریرہ رض نے کہ ایسا چہرہ آپکا درخشا
اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا ہی اور دوسری حدیث مین
آیا ہی کہ جب تو دیکھے آپکے چہرہ کو دیکھی تو کہ گویا آفتاب طلوع کرتا ہی مقصود
اس تشبیہ سے بیان روشنی اور اشراق و لمعان روی مبارک کا ہی اور حدیث
بخاری مین وارد ہی کہ پوچھا براء بن عازب سے کہ تھا روی حضرت کا مانند
شمشیر کے کہا نہین بلکہ تھا مثل قمر کے ظاہر ہی کہ تشبیہ شمشیر مین معنی [illegible]

فوت چہرے کے تہے اور قمر جامع لمعان و تدویر دونو کا ہی اسواسطے تشبیہ سے طرف قمر کے عدول کیا — خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی باشیاء متعددہ واقع ہی یعنے آفتاب و ماہتاب شمشیر و آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرۂ مبارک ہی جاننا چاہیے کہ تدویر چہرۂ مبارک کی نہ ایسی ہی کہ گول مانند دایرہ کے ہو بلکہ مراد یہہ ہی کہ چہرہ مبارک فی الجملہ گول تہا اور بہت دراز نہ تہا معلوم ہوا کہ غرض اثبات تدویر سے نفی زیادت طول ہی اور تشبیہون مین غور درکار ہی کہ وجہ شبہ ہر ایک چیز مین علیحدہ ہی اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہہ ہی کہ روی مبارک حضرت کا جامع جمیع صفات حسن و جمال تہا اور یہہ نکتہ بس دقیق ہی اور اسی سے تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کے کہ تشابیہ روی شریف مین وارد ہین حاصل ہوتی ہی اور ایک بات اور اس مقام مین قابل سننے اور یاد رکہنے کے ہی کہ یہہ سب تشبیہات بطرز شعراء موافق عرف و عادت کے ہین والا حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ حضرت کے نہین ہی کہ واقع مین وجہ تشبیہ اور جامع پیدا کر کے تشبیہ دین — بالجملہ چہرۂ مبارک نہ بہت پر گوشت اور نہ بہت گول تہا بلکہ مایل بتدویر تہا اور رنگ چہرۂ شریف کا سفید مایل بسرخی تہا اور ایسی چمک دمک نور کی آپ کے چہرہ مین تہی کہ نگاہ کسیکی طاقت اکتناہ نرکہتی تہی اور چہرۂ آپ کا مثل آئینہ صاف اور روشن تہا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا نمائی یہان تک پہنچی تہی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تہی — چنانچہ حدیث مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ یعنی جس شخص نے کہ دیکہا مجکو پس بتحقیق مشاہدہ کیا حق کو — کاشف اس رمز کی ہی پانچوین جبین نور آگین کہ انوار خدا سے مالا مال مانند حوصلہ دل عشاق واضح اور کشادہ تہی اور کعب بن مالک سے روایت ہی کہ جب چین آپکی پیشانی مین پڑتی اسباد کہائی دیتا کہ کوئے ٹکڑا چاند کا ہی اور خوشبو آپ کی پیشانی نور افشان کی مشک وعنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تہی چنانچہ عورتین بجائی خوشبو اور عوض عطریات کے آپ کی پیشانی کے پسینہ کو اپنے اوپر بالون مین ملتی تہین منقول ہے کہ ایک عورت

بی مقدور تہی اوسکو بروز نکاح اپنے دختر کے خوشبو میسر ہوئی حضرت کی خدمت
مین آئی اور ایک ظرف مین آپکی جبین نور آگین سے چند قطرہ عرق کے لیجا کر اوس
عروس کے بدن مین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین ویسی ہی خوشبو آتی رہی
ابرو آپکے قریب بہ پیوستگی مثل کمان گویا محراب سجود عارفون اور عاشقون کے
تہے اور عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث
مین ملے ہوئے ابرو اور بعض مین غیر ملے ہوئے وارد ہی وجہ تطبیق ان
دونو روایتونمین اس طرح پر ہی کہ مراد نفی نزدیکی اور غایت پیوستگی ہی یعنی
نہ بہت ملے تہے اور نہ بہت جدا تہے ان دونو اعتبار سے مقرون اور غیر مقرون
کر حدیثونمین وارد ہی صحیح ہوا ہی اور اسیواسطے قریب بہ پیوستگی کہا گیا
کہ دونو روایتون مین تطبیق ہو جاوے **خلاصہ** یہہ کہ ابرو آپکے
پتلے پتلے ظاہر مین ملے ہوئے نظر آتے اور حقیقت مین جدا تہے اور درمیان
دونو ابرو کے ایک رگ تہی کہ حالت غضب مین نمود ہوتی اور صورت
خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی **چہٹے** آنکہین حضرت کی کہ ہموارہ نظارۂ
حق مین مشغول تہین سیاہی اور سپیدی اونکی بکمال اعتدال تہی اور ڈورے
سرخ اونمین خوشنمائی کے ساتہہ نمودار تہے **اور** روایات حدیث
اس باب مین بہی بہت مختلف وارد ہین ــ بعض روایات مین عظیم العینین
آیا ہی یعنے بزرگ چشم اور مراد بزرگی چشم سے نفی خوردی ہی نہ یہہ کہ نہایت
بڑی کہ باہر حدقہ کے ہون سابق گذرا کہ کلیہ اعضای جسم شریف مین اعتدال
اور توسط ہی **اور** ایک حدیث مین وارد ہی اشکل العینین شکلہ بضم شین
معجمہ سرخی کہ سفیدی مین آنکہہ کی ہو **اور** بعض روایات مین اشہل العینین
آیا ہی شہلہ کہ سرخی سیاہی مین ہو ــ شاعرون نے معشوقونکی آنکہہ کی تعریف
مین نرگس شہلا باندہا ہی اور مشہور اشکل العینین ہی اشکل وہ چیز ہی کہ اوسمین
سرخی اور سپیدی مختلط ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مایل بسرخی ہو **اور**
بعضی روایات مین ادعج العینین وارد ہی اور ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے
ہین **اور** قاموس مین بمعنی فراخ چشم بہی اعتبار کیا ہی **اور** اکحل العینین

بہی آیا ہی یعنی آنکہین حضرت کی ایسی تہین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہی اور سرمگین
چشم معشوقونکی آنکہہ کی تعریف مین مشہور ہی **با لجملہ** جو صفات چشم محبوبون
مین پاتے ہین وہ سب بلا تصنع حضرت کی آنکہون مین مجتمع تہین اور وجہ تطبیق
ان روایات مین باعتبار جامعیت حضرت کی آنکہون کے سب اوصاف کو ظاہر
ہی اور یہہ سب بیان حدقہ اور شکل اور ہیات حضرت کی آنکہونکا تہا — صفت
ابصار مین بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت
کی ہی کہ حضرت تاریکی مین ایسا دیکہتے تہے جیسا روشنی مین یعنی اندہیرے اور اوجالے
مین برابر نظر آتا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت کی نظر پیش روی اور پس پشت سے
برابر تہی یعنی آگے اور پیچہے سے برابر دیکہتے تہے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
مقتدیون سے فرماتے کہ سبقت نکرو مجہسے رکوع اور سجود مین کہ مین تمکو آگے
اور پیچہے سے یکسان دیکہتا ہون اور حق یہہ ہی کہ حضرت کا دل احاطہ اور وسعت
ادراک مین اسطرح پر تہا کہ شش جہت کو حکم ایک جہت کا تہا اور یہہ روایت
صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کے تارے گیارہ یا بارہ دیکہتے تہے اور بوقت
بنائی مسجد مدینہ مین قبلہ کو بچشم خود دیکہکر سمت قبلہ درست فرمائی اور نظر
حضرت کی بسوی زمین زیادہ تر نظر سے بسوی آسمان تہی اور جو حدیث مین
آیا ہی کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تہی مراد اس سے انتظار وحی ہی
اور یہی نگاہ کہنا حالت روزمرہ تہی اور موجب اسکا حیا اور حضور ہی اور
اکثر نظر حضرت کی ملاحظہ تہا یعنی گوشہ چشم سے دیکہنا اور باعث اسکا نہایت
حیا اور غایت وقار ہی الحاصل حضرت کا جو فعل تہا محمود اور محبوب تہا
ساتوین پلکین آپکی دراز مثل سائبان بکمال آرایش اور زیبایش تہین اور
کلمہ اہدب الاشفار یعنی دراز مژگان حضرت کی پلکونکی تعریف مین وارد ہے —
آٹہوین گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تہی اونکا معجزہ یہہ تہا کہ دور
نزدیک سے برابر سنتے تہے — حدیث مین آیا ہی کہ مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ تم
نہین دیکہتے اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور یہہ حدیث مین وارد
ہوئی کہ ایک دن آنحضرت مع صحابہ کرام بیٹہے تہے ناگاہ طرف آسمان نگاہ کرکے

فرمایا کہ اسوقت مینی آسمان کے دروازی کہلنی کی آواز سنتی اور یہہ دروازہ آجتک نہین کہلا تہا اور اوس دروازی سے ستر ہزار فرشتی واسطے متابعت نزول سورہ انعام کے اوترے اس مقام سے حضرت کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے — واقعی ہی کہ جو قوت شنوائی اور بینائی کی حق تعالی نے حضرت کو عنایت کی دوسرے شخص کے نصیب نہین ہوئی اور بیداری اور خواب مین برابر سنتی تہے — حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا آنکہین میری سوتی ہین اور دل میرا جاگتا ہی اسی سبب سی حضرت کا خواب ناقض وضو نہ تہا نوین بینی مبارک بلند تہی اور اوسپر نور کا اوبہار تہا جو کوئی بی تامل دیکہتا جانتا کہ بہت بلند ہی حالانکہ بہت نہ تہے وہ بلندی نور کی تہی جو بلند نظر آتی تہی

دسوین رخسارہ حضرت کے نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سی رشک گلہای بہشت تہی اور ایسی رخشان اور درخشان نور الہی سے تہی کہ جنکی روشنی چاند کی روشنی پر غالب تہی گیارہوین دہن مبارک کشادہ تہا یعنی نہایت تنگ کہ بدنما ہو نہ تہا — حدیث جابر مین آیا ہی کہ تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ضلیع الفم یعنے فراخ دہان کہ کشادگی دہن بیچ عرب مین یہہ ہی کہ وسعت دہن نزدیک عرب کے مردون مین ممدوح ہی اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہی اور تنگدہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گویا یہہ مرد اونکے نزدیک عورتونکی حکم مین داخل ہین بارہوین لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوائی درد دل عاشق زار تہا منجملہ اور منبع معجزات اوسکو کہتی ہین چنانچہ روز خیبر حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی آنکہین دکہتی تہین حضرت نے بذاق دہن مبارک سے اونکی آنکہو مین ڈالا فی الفور اچہی ہو گئین اور ایکبار طفلان شیرخوار کو حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے اپنا آب دہن اونکے موںہہ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوے کہ تمام روز دودہ نہ مانگا — حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پیاسی تہے حضرت نے زبان شریف اونکی دہن مین رکہی اونہون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہی اور روز ہمیشہ ایک … کثرت پانی

بہت سے خالی ہوگیا اور پانی اوسمین باقی نرہا جب یہہ حال حضرت کو دریافت ہوا اوس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنی دہن مبارک سے اوس کنوئین مین ڈالی اور فرمایا ایکساعت توقف کرو پہر وہ کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت کے پاس ایک کنوئین مین سے پانی کا ڈول بہر کر لائے آپنے اوس ڈول سے پانی پیا اور آب دہن شریف سی اوسمین ڈالا پہر اوس ڈول کے پانیکو اوس کنوئین مین ڈالا اوس کنوئین کے پانی سے بوئی مشک آنی لگے اور انس بن مالک کے گہر مین کنوان تہا کہ اوسکا پانی کہاری تہا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت کا ڈالا وہ کہاری پانی ایسا میٹہا ہوگیا کہ اوس پانی سے کسی کنوئین کا پانی مدینہ مین میٹہا نہ تہا اور اسطرح کے معجزے بہت سے کتب سیر مین مرقوم ہین **تیرہوین** دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکنے تہے بوقت کلام گویا نور ٹپکتا تہا چنانچہ مفلج الاسنان اور مفلج الثنایا حدیث مین وارد ہی یعنے اگلے دانت آپکے چہدرے اور کشادہ تہے اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ شعاع تجلیات کہ دل نورمنزل مین جلوہ گر تہی راہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ شریف پر نور افشان رہے **اور** حدیث ابن عباس رضہ مین وارد ہی کہ جب حضرت ہونٹ کہولکر بات کرتے دیکہا جاتا کہ کشادگی دونو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہی **اور** طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہی کہ ہونٹ حضرت کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف سب آدمیون کے ہونٹون سے تہے **چودہوین** عادات شریف کے اکثر اوقات مین تبسم تہا تبسم مبادی ضحک سے ہی اور حد ضحک کی یہہ ہی کہ دانت خوش ہونے مین ظاہر ہون اور آواز بلند نہو اور اگر آواز حالت مین گوش زد ہو اوسکو قہقہہ کہتی ہین اور اگر آواز اصلا پیدا نہو وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتی ہین **بالجملہ** خندہ حضرت کا اکثر اوقات اور احوال مین زیادہ تبسم سے نہ تہا اور کمتر حد ضحک کو پہنچا ہے لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین — حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کہتی ہین کہ مینی نہین دیکہا حضرت کو ہنستے اسطرح کہ دیکہین حلق

آپ کے لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہی یعنے اوسکے پارۂ گوشت کا اعلای
حنجرہ مین اقصائی دہن سے ہی اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہہ کے ہی اور
ہمیشہ تہی حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی — بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ
سے روایت کی ہی کہ جب حضرت ہنستے تہے دیوارین روشن ہو جاتین
اور نور انکا دیوارون پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب **پندرہوین**
گریہ بہی حضرت کا جنس ضحک سی تہا یعنی رونے مین آواز بلند نہوتی فقط آنسو
آنکہون سے حالت گریہ مین گرتے تہے اور سینہ شریف سی ایک آواز مانند جوش
دیگ مسی کے مسموع ہوتی اور سبب گریہ حضرت کا شفقت اور رحمت امت پر
تہی اور اکثر سماع قرآن سے اور احیانا نماز شب مین روتی تہے **سولہوین**
صوت شریف احسن اصوات تہی كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا وَاَحْلَاهُمْ
یعنی تہے حضرت بہترین مردم از روی آواز اور شیرین تر آدمیون کے از روی
کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت کے خوش آواز اور خوش کلام نہ تہا اور اَصْدَقُ
النَّاسِ لَهْجَةً کہ آپکے وصف مین واقع ہی مراد اوس سے یہہ ہی کہ زبان شریف
راست تر اور درست تر زبانون کے تکلم مخارج حروف مین تہے اور صدق لہجہ یعنی
فصاحت آیا ہی — انس بن مالک سی روایت ہی کہ نہین بہیجا حق تعالی نے کسی
پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بہیجا تمہارے پیغمبر کو خوش رو اور
خوش آواز زیادہ تر سب سے اور آواز مبارک بے تکلف پہنچتی تہی اوس
مقام تک کہ وہان کسیکی آواز پہنچتی نہ تہی خاص کر خطبہ پڑہنے مین جو وعظ و نصیحت
فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی کہ عورتین اپنی گہرون مین سنتی تہین اور
جب خطبہ پڑہا منی مین ایام حج مین سب آدمیون نے حضرت کی آواز سنی اپنی
منازل مین اور دور نزدیک سے کوئی شخص نہ تہا کہ جسکے کانمین آپکی آواز نہ پہنچی ہو
اور وہ جو حدیث مین آیا ہی کہ حضرت منی مین خطبہ پڑہتے تہے اور جناب امیر علیہ السلام
اوسکو تعبیر کرتے تہے مراد اس سے تفسیر اور توضیح کلام شریف ہی نہ سنوانا آواز کا
سترہوین فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدایع بیان اور غرائب
حکم حضرت کے بالا تر اوس سے ہی کہ ہاتہ فکر و اندیشہ کسی طلیق و ذلیق کا دامن حصر و

احصای اوسکے تک ہے تعریف اور توصیف آپکی فصاحت و بلاغت کے حیطۂ
عقل اور تخمین قیاس سے خارج ہے حق تعالیٰ نے کسیکو فصیح و بلیغ تر آپ سے پیدا
نہیں کیا — ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ ہمارے درمیان میں سے باہر نہیں گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچمیں اور مقام
سے نہیں آیا اسقدر فصاحت آپکو کہاں سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان اسمعیل ع
محو و مندرس ہو گئی تھی لائے جبرئیل علیہ السلام میری پاس اوس زبانکو اور مینے
اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ یعنی ادب سکھایا مجکو
میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو — علم عربیت کو متعلق علم فصاحت
و بلاغت ہے اوسکو ادب کہتے ہیں اور فرمایا پرورش پائی مینے بنی سعد بن بکر میں
کہ قوم حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہہ قبیلہ افصح عرب مشہور تہا اور کلام
شریف ایسا واضح مفصل مبین ہوتا تہا کہ اگر سامع چاہتا جدا جدا آپ کے
کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام احتیاط میں ایک ایک کلمہ تین تین بار فرماتے تا
سامع خوب سمجھ لے اور طرز بیان ہمیشہ نہ تہا وقت ضرورت باقتضای فہم سامع
کلام کو تکرار ارشاد کرتے تہے اور خصایص کلام شریف سے ہے کہ حدیث
میں آیا اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ یعنے دیئے گئے ہیں مجکو کلمات جامعہ مراد جوامع
الکلم سے یہہ ہے کہ لفظ تہوڑے اور معنی بہت ہوں — علمای حدیث نے حضرت
کے جوامع الکلم میں سے جمع کر کے کتب اور دفاتر موشح اور مزین کئے ہیں
تہارویں ریش مبارک انبوہ تہی یعنے طول و عرض میں سب طرف سے
بہری ہوئی اور خوب گہن کی بکمال زیبایش تہی — حدیث ابن ابی ہالہ میں وارد
ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَثُّ اللِّحْیَۃِ یعنی تہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کث اللحیہ — مراد کث اللحیہ سے بسیاری انبوہ موی
مبارک اور اژدحام بالونکا ہے اور شفای قاضی عیاض [illegible] منقول ہے کہ آنحضرت
ریش مبارک نے سینہ شریف کو بہر لیا تہا اور درازی ریش مبارک میں قدر معین
[illegible] نہیں ہے — وظایف النبی میں لکہا ہے کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت
اور [illegible] ہی اور [illegible] عظمت کے تہی اس قدر سے کم و زیادہ نہیں [illegible] تہی

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہین کہ اس روایت کی سند پائی نہین
جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہے خصوصا اوس صورت مین کہ
انبوہ ہو اور یہہ روایت منافی اوسکی ہی کہ شفائی قاضی عیاض سے منقول
ہوا اور منافی روایت ترمذی کے ہی کہ کتاب مذکور مین مذکور ہی کہ حضرت لیتی
تہے اپنی لحیہ کو طول اور عرض سے یعنی طول اور عرض سے قصر کرکے ہموار فرماتی تہے
اور لبیون قص شارب یعنی سبلت کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ جو کوئی نہ کاٹے
اپنی موچہونکو وہ ہمسے نہین اور صحیحین مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا
مخالفت کرو مشرکون کی — اور ایک روایت مین مجوس کی دراز کرو ڈاڑہیونکو
اور پست کرو موچہونکو اور مبالغہ کرو پست کرنے موچہون مین اور نافع
نے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچہون مین اور چہوڑدو ڈاڑہیون کو اونکے
حال پر راقم الحروف کہتا ہی کہ قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف
روایات ہی لیکن معمول اکثر مشایخ اور اسلاف کا ارسال معلوم ہوتا ہی اور
منقول ہی کہ ریش مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اونکے سینہ کو پر کیا تہا
اور اسیطرح حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی
ریش مبارک تہی اور حضرت محبوب سبحانی کی بہی ریش مبارک طویل وعریض
تہی یہہ سب مدارج النبوۃ مین مذکور ہی اور حضرت کے خضاب کرنے مین
اقوال علما مختلف ہین تحقیق یہہ ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا — کسواسطے
کہ سفیدی حضرت کے موی مبارک سر اور ریش کی حد خضاب کو نہین پہنچی تہی
تمام سر اور ریش مبارک مین چودہ[14] یا سترہ[17] یا اٹہارہ[18] بال سفید ہوئی تہی بہر تقدیر
بیس[20] سے کم تہی جب اوہان فرماتے سفیدی بالونکی پوشیدہ ہو جاتی پہر حاجت خضاب
کی نہ تہی اور انس بن مالک سے روایت ہی کہ لحیہ شریف مین چند بال سفید
تہے اگر چاہتا مین گن لیتا اور اسیقدر آپ کے سر مبارک مین اور خضاب نہین
کیا حضرت نے — [illegible] خضاب جو کہتی ہین کہ [illegible]
[illegible] وہ مخضوب تہے جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ مخضوب

نہ تہے بلکہ ممزوج و مخلوط بہ طیب تہی لسبب اختلاط خوشبو کے ایسی دکہائی دیتے
تہے کہ گویا مخضوب ہین اور احتمال ہی کہ اونکو مخضوب کیا ہو انس نے تا محکم ہو جاوین
اور دیر تک ٹہیرین **اور** اسیطرح بعض احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتے ہین
ماول ہین تحقیق محققین یہی ہے کہ آپنے خضاب نہین فرمایا اور موی مبارک ریش
و سر کے اسقدر سفید نہ تہے کہ لایق خضاب ہوتے **اور** حضرت قص شوارب اور
اظفار روز جمعہ فرماتے تہے اور بعض روایات مین پنجشنبہ آیا ہی **اور** کیفیت ناخن
تراشی مین کچہہ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا اسبابہ یمنی سے کرتے اور ختم انگشت
ابہام پر اوسی ہاتہہ کے فرماتے **اور** مسواک اور شانہ حضرت سے جدا نہین ہوتا تہا
اور جب ادہان کرتے ریش مبارک مین شانہ فرماتے اور آئینہ مین جمال شریف کہ
مطلع انوار الٰہی اور مظہر اسرار نامتناہی تہا دیکہتے تہے صلی اللہ علیہ و آلہ قدر
حسنہ و جمالہ **بیسوین** گردن شریف رشک مینای بہشت بکمال خوبی حد اعتدال
پر رخشان اور درخشان تہی اور اس قدر صفای اور آب و تاب رکہتی تہی کہ آئینہ
جسکی صفای کے روبرو شرمندہ تہا گویا چاندیکا ٹکڑا تصویر کا عالم تہا **اور**
حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہی **كَانَ عُنُقُهُ جِيدَ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ
الْفِضَّةِ** یعنی تہی گردن آپکی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین — دمیہ بضم دال
بت کو کہتی ہین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایۃ اور صاحب قاموس کہتا ہی
کہ رخام یعنی سنگ سفیدی اور مقصود تشبیہ سی فقط مبالغہ ہی صفت مین اور
تحسین مین — اور حاشیہ شمایل وغیرہ مین کہ دمیہ بمعنی غزال یا آہو برہ کے
لکہا ہی سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی **اکیسوین** شانہ مبارک اونچی
اونچی اونپر بال اور دونو مین کچہہ جدائی تہی چنانچہ اوسکے بیان مین **بَعِيدُ مَا
بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ** وارد ہی یعنے درمیان دونو شانون کے بعد اور مسافت
تہی **اور** بعضون نے لعبید بصیغہ تصغیر پڑہا ہے **اور** بعضون نے اوسکو
بعریض الصدر تفسیر کیا ہی عرض صدر اگرچہ صفت جداگانہ ہی لیکن ان دونو
وصفون مین تلازم ہی یعنے ایکدوسرے کو لازم ہی **بائیسوین** بغل شریف
کمال سفیدی سے ہمرنگ بدن کے تہی اور یہہ از جملہ عجائبات اور خواص حضرت

ہی کہ بغل سب آدمیونکی مایل بسفیدی ہوتی ہی — اور بعضون نے لکھا ہی کہ بال
اونکی بغل مین نہ تھے لیکن اس روایت مین کلام ہے — اور بعض احادیث مین
آیا ہی ھِیَ یَنْتِفُ اِبْطَیْہِ کندہ کرتے تھے اپنی بغلون کے بالونکو اور حضرت
کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی تھی چنانچہ بعضے صحابہ سے روایت ہی کہ آپ
نے مجکو اپنی سا تھہ ملایا حضرت کی بغل کا پسینا مینے سونگھا بو مشک اوس سے
آتی تھی تیئسوین سینہ مبارک عریض وچوڑا اور ذی الحجلہ اوبھرا ہوا تھا اور
فایدہ اس ترکیب مین یہہ ہی کہ سینہ مبارک مجمع علوم ومعارف اور منبع تجلیات
اور معدن اسرار ذات مطلق تھا اسسبب سے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی
کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیئے چوبیسوین شکم مبارک نہایت
ہموار اور صاف برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث مین وارد ہی سَوَاءُ الْبَطْنِ
وَالصَّدْرِ برابر شکم اور سینہ مراد اس سے ہموار ہی — حدیث ام ہانی مین
آیا ہی کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گویا قرطاس
بالائی یکدیگر تہ کیے ہوئے رکھی ہین یہہ کنایہ کمال نرمی اور صفائی سے ہی یعنے
شکم مبارک کمال نرم اور صاف تھا اور حدیث ابن ہالہ مین آیا ہی —
دَقِیْقُ الْمَسْرُبَۃِ مسربہ بفتح میم وسکون سین مہملہ وراء مضموم بے نقطہ و باء
موحدہ وہ بال ہین کہ اوپر سے سینہ کے تا ناف ہوں — یعنی بالونکا ایک خط باریک
لنبا ابتدائی سینہ سی تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کہنچا تھا باقی سینہ
اور شکم صاف تھا لہذا حدیث شریف مین آیا ہی عَارِی الثَّدْیَیْنِ وَالْبَطْنِ
سِوٰی ذٰلِکَ یعنی سوا اوس خط باریک بالون کے چھاتی اور پیٹ پر کوئی بال
نہ تھا پچیسوین پشت مبارک آپ کی گویا نقرہ گداختہ تھی یعنی نہایت سفید اور
صاف اور ہموار تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور پر گوشت تھی اور دونو شانونمین
مہر نبوت چنانچہ حدیث مین آیا ہی وَبَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ
وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی درمیان دونو شانون کے مہر نبوت تھی اور آپ
خاتم الانبیا ہین اور وہ ایک چیز اوبھری ہوئی تھی اجزای بدن شریف سی رنگ
اور [illegible] مانند [illegible] کے تھی اور اسکو خاتم نبوت کہتے [illegible] مہر نبوت

ایک آیت آیات الٰہی سے تہی — حاکم نے مستدرک مین وہب سے روایت کی ہی کہ مبعوث ہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست مین تہی الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت اونکے درمیان دو نوشانون کے تہی اور بعض روایات مین عِنْدَ کَتِفِهِ الْیُسْریٰ ہے اور بعض مین عِنْدَ کَتِفِهِ الْیُمْنیٰ وارد ہی اور یہہ اور یہہ دونو روایتین منافی روایت بین الکتفین کہ اشہر روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونو شانون کے ہونا مستلزم اسکا نہین کہ میانہ اوسکے ٹہیک دونو کے ہو اگر مائل بائین طرف یا داہنی طرف شانے کے ہو تب بہی درمیان دونو شانون کے ہونا اوسپر صادق ہی اور تشبیہ مہر نبوت مین روایات مختلف ہین بعضون نے مانند تکمہ و حجلہ عروس اور بعضون مین مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہی اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور نورانیت مین تہی اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمے تہے کہ صورت حرفون کی نمود اوتہی جیسے کہا جاتا ہی کہ اوسپر لکہا ہوا تہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور بعضون نے کہا اوسپر لکہا تہا اَللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ حَیْثُمَا تَوَجَّهْتَ فَاِنَّكَ مَنْصُوْرٌ یعنی جسطرف تو متوجہ ہو تو فتحیاب ہی محدثین نے لکہا ہی کہ مہر نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہی کہ یہہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکی بشارت اگلی کتابون مین ہی اور صیانت اور حفاظت قدح اور طعن و انکار سے ہی جیسے کسی چیز پر مہر کرین تا خلل و فساد اوسمین راہ نپاوے اور حق یہہ ہی کہ مہر نبوت ایک سر عظیم مخصوص حضرت کی ہی حقیقت حال اوسکی حق تعالیٰ کو معلوم ہی پہنچیین دونو ہاتہہ آپکے دراز تہے اور درازی ہاتہہ کی کمال جود و عطا اور قوت اور غلبہ پر دلیل صریح ہی — کلائیان چوڑی اور دراز تہین ہتیلیان پر گوشت اور نرم اور نازک ہہیلی ہہیلی اور خوشبودار تہین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہی مَا مَسِسْتُ دِیْبَاجًا وَّلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَّلَا عَنْبَرًا اَطْیَبَ مِنْ رَّائِحَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی ہاتہہ نہین لگایا مینے دیبا اور حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتیلی حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم سی اور نہ سونگہا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبو دار زیادہ ہو خوشبو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے — مروی ہی کہ جب یتیم کے سر پر ہاتہہ پہیرتے شفقت سی اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہی کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتا ہی کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لائے ہین اوسکو طبلیہ عطار سے اور نزدیک طبرانی اور بیہقی کے آیا ہی وایل بن حجر سے کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سی اور مس کرتا ہی میرا بدن حضرت سے پہر سونگہتا ہون اپنی ہاتہہ کو اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر مشک سے اور سعد بن وقاص سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت میری عیادت کو تشریف لائی اور رکہا دست مبارک میری پیشانی پر پہر مسح کیا میرے موہنہ کو اور سینہ کو لیس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنی جگر مین اس ساعت تک — مسور بن شداد اپنی باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مس کیا مینے دست مبارک کو تہا نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سی اور مروی ہی کہ ایکدن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے موہنہ کو ہاتہہ لگایا تہا اوسکا چہرہ اسقدر روشن ہوگیا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین نظر آنے لگا ستائیسوین اونگلیان دست مبارک کی دراز اور باریک نہایت خوشنما تہین چنانچہ اوسکی تعریف مین مروی ہی سائل الاطراف یعنی کنارے اعضا کے کہ عبارت اونگلیون سے ہی دراز اور روان تہی اور بعض روایات مین طویل الاصابع وارد ہی یہہ معجزہ حضرت کی اونگلیونکا مشہور ہی کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزون نے اپکی اونگلیومین تسبیح کی اور کہا ہیون سے پانی اوبلا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ابریق مین ایک وضو کی مقدار پانی تہا اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی حضرت نے اوسقدر پانی مین ہاتہہ رکہا اوسوقت آپکی کہا ہیونسی پانی نکلتا تہا یہان تلک کہ اون سبہون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور جابر سی روایت ہی کہ ایکبار صحابہ کو روز حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپ کی آگے ایک چہاگل تہی اوسمین تہوڑا سا پانی تہا حضرت نی دست مبارک اوسمین رکہا فی الفور پانی سے نے

[illegible] اونگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارا سبھون نے پیا اور وضو کیا جابر
کہتے ہین اگر ایک لاکہہ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا اور ہم سب پندرہ سو آدمی تہے

اٹھائیسوین ساق مبارک کی تعریف مین آیا ہی **کَانَ فِی سَاقَیْہِ حُمُوشَۃٌ** —
حموشہ بمعنی حطی باریکی ساق یعنی دونو ساق حضرت مین باریکی تہی **اور** اور مروی ہی
کَاَنَّہُمَا جُمَّارَۃٌ جمارہ بضم جیم و تشدید میم مانند درخت خرما کہ اوسکو شحم
النخل عربی مین اور گابہا کہجور کا ہندی مین کہتے ہین بالجملہ دونو ساق کمال لطیف اور
باریک اور کم گوشت تہین نہ دراز نہ عریض اسی سبب سے رفتار مین سرعت تہی اور
چلنے مین قدم رکہتے قوت سی خوب جاکر آگے جہکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کی
طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک تک آہستہ رو نرم چال تہے

اونتیسوین قدم مبارک اور اسکے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ
یہہ کہ قدم شریف دونو دراز اور پرگوشت اور اونگلیان پانو کی دراز اور باریک
تہین اور انگشت سبابہ سب اونگلیون سے دراز تہی اور خنصر پرگوشت اور بے
پانو ڈہلکتی ہوئے کہ اون پر پانی نہ ٹہیرتا ایڑیان چہوٹی کم گوشت تہین — جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے قرضدار
یہودیون کے تہے ایک باغ خرمہ کا اپنی ملک مین چہوڑا جب وہ باغ پہلا یہودیون
نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگالین مینے کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا
ادا کرلین یہودیون نے نمانا آخر یہہ قصہ حضرت کے حضور مین آیا آپ نے فرمایا
کہ میوے کاٹکے خرمن کرو — پہر حضرت اوس باغ مین تشریف لائے اور انبار
کلان خرمی کے گرد پہر کر قدم شریف اوسپر رکہا اور فرمایا کہ قرضخواہون کو
بلاکر میوے اس خرمن کے لوگونکے قرض مین لگادو — جابر کہتے ہین کہ مین ناپ
کر دینے لگا حق تعالی کی قدرت سے تب قرض اونکا اوسی انبار سے
ادا ہوگیا اور مین دیکہتا تہا اوس انبار کے طرف گویا اوس مین سے ایک
خرما بہی خرچ نہین ہوا — ای مسلمانون دیکہو یہہ ایک شمہ اثر برکت قدم
شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سی کتب سیر مین مرقوم ہین —

۳۰ حضرت نہایت باوقار و با تمکین تہے اور اسی انداز سے خرامان

ہوتے اور جب راہ مین چلتی صحابہ کرام کو اپنی آگے روانہ کرتے اور آپ سب
پیچھی چلتی اور حدیث مین وارد ہی کہ حضرت فرماتے کہ پیچھا میرا فرشتون کے
لئی چھوڑو یعنی آپکے پس رو فرشتے ہوتے تہے اسواسطے اصحاب کو آگے
چلنے کا حکم تہا اور حدیث ابو ہریرہ رض مین آیا ہی کہ نہ دیکھا مینے کسیکو شتاب
تر راہ چلنی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گویا نوردیدہ ہوئی تہی زمین
آپکے واسطے اور ہم سب مشقت مین ڈالتی تہے اپنی جان کو اور دوڑتے تہے کہ
حضرت کے ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتی تہے اور اضطراب رفتار مین
نہین کرتے تہے یعنی آپ باوصف سرعت رفتار بی رنج اور بدون مشقت چلتی
تہے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور دوہرا اور کہنچا تہا کنارون سے گوشت
لٹکا نہ تہا ہمیشوین جسم شریف پر اتفاق رکہتی ہین چنانچہ وارد ہی کَانَ
اَبْیَضَ مَلِیْحًا یعنی رنگ مبارک حضرت کا سفید نمکین تہا۔ ملاحت ایک وصف ہی
کہ بیان اوسکا حیطہ تحریر سے خارج ہی اوسکی کیفیت وجدانی ہی نہ بیانی۔ بالجملہ رنگ شریف
حضرت کا سفیدی خالص نہی کہ ربودگی نرکہتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تہی کہ اوسکو تفسیر
کیا ہی ساتھ مایل بسرخی کے چنانچہ مروی ہی کہ سفیدی رنگ شریف مشرب
بحمرت یعنی مختلط بسرخی تہی اور نظر اس اختلاط کی وصف رنگ شریف مین
واقع ہی یعنی گندم گون ظاہر ہی کہ اختلاط سفیدی اور سرخی سی گندمی رنگ
پیدا ہو سکتا ہی اور اسیواسطے بعضون نے لکھا ہی کہ مراد سمرت سے حمرت
ہی کہ مختلط بہ بیاض ہو اور غرض اس بیان سے رفع تعارض میان احادیث
خلاصہ رنگ شریف سفید مختلط بسرخی تہا کہ اسیکو گندم گونہ ہی کہا ہی اور
حق یہہ ہی کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہی اور نور صفت
لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تہی۔ براء بن عازب کہتی ہین
کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنی دہاری دار پہنی دیکھا پہر دیکہتا
تہا مین حضرت کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف
حضرت کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قاعدہ اور دستور یہہ ہی کہ جو کوئی حاکم اپنی نایب اور

کارندیکو سرفراز کرتا ہی تو ایسا معاملہ مہربانی خاص کا اوسکے ساتہہ عمل مین لاتا ہی
کہ سب آدمی معلوم کرین کہ یہہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہی
اسکا ساختہ پرداختہ بالکلیہ مالک کو منظور و مقبول ہی اور اسکی محبت یا عداوت
مالک کی محبت یا عداوت ہی — اسیطرح پاک پروردگار نے کہ مالک اور
حاکم سارے جہان کا ہی اپنی پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو تمام مخلوقات سے برسالت منتخب اور برگزیدہ کرکے اپنی خاص مہربانیون
کے ساتہہ مخصوص کیا تا سب معلوم کرین کہ یہہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق
کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہانتک کہ اسکی رضامندی خدا
کی رضامندی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے اور فضیلتین حضرت کو
جو حق تعالی نے بخشی ہین دو قسم ہین ایک قسم وہ کہ اور انبیا بہی اوسمین شریک
ہین لیکن آپکو اور انبیا سے زیادتی اوسی وصف اور صفت مین ہی علاوہ
جو جو کمال ایک ایک پیغمبر کی ذات مین جدا جدا تہے وہ سب حضرت کی اکیلی
ذات مجمع صفات مین مجتمع اور یکجا ہوئے فضیلت اس اجتماع کی انفراد پر جو ہی
ظاہر ہی مثلا بیس چراغ بیس مکانون مین جدا جدا روشن ہون اور اونہین
بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین فضیلت اوس مکان کی کہ جسمین بیس
چراغ روشن ہین روشنی مین اون مکانون پر کہ وہان ایک ایک چراغ اکیلا
روشن ہو معلوم — اور متیقن ہی اسیطرح حضرت کی ذات با صفات نسبت
ذوات سائر انبیا کے قیاس کیا چاہیئے چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور
خلت اور کلام اور عبادت اور شکر جو آدم علیہ السلام اور داودؑ اور سلیمانؑ اور
یوسفؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور نوحؑ کو جدا جدا دیا گیا یہہ سب کمال ذات
سرور کائنات مین یکجا فراہم ہوئے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت کے ساتہہ
ہی اور کسی نبی کو اوسمین شرکت نہین جیسے انواع ولایات اور محبوبیت مطلق
اور اصطفا اور رویت اور قرب اتم اور شفاعت عظمی اور جہاد اور سوا انکے
اور کمالات کہ بجای خود مصرح ہین اور تفصیل ایسے کی اونمین سے رسالہ تحریر الشہادتین
مین مسطور ہی مخصوص حضرت کے ساتہہ ہین اور صفات خلقیہ مین جیسے آگے

پیچھے سے اور اندھیری اوجالے مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید ہمرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی کا تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہونا اور پسینے سے عنبر و مشک کی خوشبو کا آنا اور زمین کا بوقت حاجت قضاء شگافتہ ہونا اور بول و غایط کا غایب ہونا اور اوس مکان سے بوی مشک کا آنا اور اثر فضلہ کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کری کرائے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا اور کلمہ پڑھنا اور کلام کرنا اور فرشتون کا مہد حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپکے ساتھہ باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپ کی طرف مایل ہونا اور گہوارے مین کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب کے ہمیشہ آپکے سر پر سایہ کرنا اور سایۂ درخت کا آپکی طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑون پر مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر سوار ہونا اوس جانور کا تا مدت سواری بول و براز نکرنا اوصاف مشہورہ سے ہین اور بروایات صحیح ثابت ہی کہ حضرت قبر مین زندہ ہین اور قبر مین نماز پڑھتے ہین اور حضرت کے مزار مبارک پر ایک فرشتہ متعین ہی کہ جو کوئی درود اور سلام آپ پر بھیجتا ہی وہ اوسکو آپکے حضور مین پہنچاتا ہی اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہین اعمال امت کے اور آپ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین اور مناقب جلیلہ اور فضایل جمیلہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ ہی کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین آپکی حیات اور بقا کی قسم کھائی آیہ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ قسم حیات تیری کی تحقیق وہ اپنی مستی مین بہکے ہوئی ہین — جمہور اہل تفسیر متفق ہین اسبات پر کہ یہہ قسم ہی پروردگار عزوجل کی بمدت حیات اور بقای حضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ کے اور یہہ غایت تعظیم اور نہایت تکریم ہی — جیسے عاشق اپنی معشوق کی قسم کھائے اور کہی تیری جان کی قسم — ای مسلمانون قدر و منزلت اس قسم کی محرمان اسرار کو کہ اس راز و نیاز سے واقف ہین معلوم ہی کہ اس قسم سی کیا تراوش کرتا ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ پیدا نہ کیا حق تعالی نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوسکی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اوسکی اور

ابو الجوزا کہ اجلہ تابعین سے ہین کہتے ہین کہ سوگند نکہائی حق تعالی نے کسیکی حیات
کی سوائی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگترین
خلق ہین نزدیک حق جل و علی کے اور قرطبی نے کہا کہ قسم کہانا حق تعالی کا
بحیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان صریح ہی ہمارے واسطے کہ قسم کہائین
ہم آپکی حیات کی اور امام احمد کہتے ہین کہ اگر کوئی قسم حضرت کی حیات کی یمین
منعقد ہوتی ہے اور اگر کہائی ہو تو کفارہ واجب ہوتا ہی بسبب ہونے حضرت
کے ایک دو رکنون شہادت کا اور معمول اہل مدینہ ہے کہ حضرت کی
قسم کہاتے ہین اور کہتے ہین بحق اوسکے کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر نے اور
بحق ساکن اس قبر کے یعنی قبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عنوان سورۂ آیہ
لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی قسم کہاتا
ہون اس شہر کی اور تو حلال ہونیوالا ہی بیچ اس شہر کے + سے جو بات
ظاہر ہی زیادہ تر اوس سے تشریف اور تعظیم منظور نہین کہ مقید کیا حق تعالی نے
قسم کو بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہی بوقت حلول اور نزول حضرت کے
اوس شہر مین اس جا سے کہتے ہین کہ شَرَفُ الْمَكَانِ بِالْمَكِيْنِ اور مواہب
لدنیہ مین حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ اونہون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین
کہ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ پہنچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کہائی
خدا نے آپکی حیات کی نہ حیات سایر ابنیا کی اور پہنچی فضیلت آپکی پاس خدا کے
اس حد کو کہ سوگند کہائی آپکی خاک پاک کی اور کہا آیہ لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا
الْبَلَدِ یعنی قسم کہاتا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہی کہ اوسپر چلتی ہین
قسم کہانا خاک پاکی ہی اور یہہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہی کہ نظر
کوتاہ بینون کی اوسکے ادراک سے قاصر ہی جو صاف ہین اور پاک نظر
واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتونکی کیفیت اور
لذت پاتے ہین یہہ جو کچھہ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہی اور منجملہ
خصایص حضرت کے یہہ ہی کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلی
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا نہین ہین پروردگار تمہارا اوسکے جواب مین بَلٰی [illegible]

کہا اور سیر معراج مخصوص آپکے ساتھ تھی اور سواری براق بھی مخصوص اپکی تھی اور
اوپر آسمانون کے جانا اور حد قاب قوسین او ادنی کو پہنچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف
ہونا خلاصہ آپکا ہی اور فرشتونکا فوج وحشم ہونا اور آپکے ساتھہ ہوکر کافرونسی
لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے عجیب و غریب جو آپ سے
ظاہر ہوئے ہین کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوئے اور پہلے قبر سے سر اوٹھانا
اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار
فرشتونکا جلو مین ہونا اور جانب راست عرش کرسی پر بیٹھنا اور مقام
محمود سے مشرف ہونا اور لواء الحمد کا ہاتھ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام
اونکی ذریت کا اوس لوا کے سایہ مین ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتون کے
آپکے پیرو ہونا اور سب پہلے دیدار خدا آپ سے شروع ہونا اور شفاعت عظمی مخصوص
ہونا اور پہلے پل صراط سے گذرنا اور حضرت فاطمہ اپکی صاحبزادی کا صراط پر آنا
اور سب خلق کو حکم آنکھین بند کر لینی کا ہونا اور پہلے دروازہ بہشت کو آپکا کھولنا
اور دن قیامت کے بمرتبہ وسیلہ مشرف ہونا یہہ سب مخصوص حضرت کے ساتھہ ہی
اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہی کہ سوا آپکے اور کسی پیغمبر کو میسر نہوا اور حقیقت
اجمالی اس مرتبہ کی یہہ ہی کہ حضرت قیامت کے دن حق تعالی طرف سی بمنزلہ وزیر کے
بادشاہ کی طرف سی ہونگے اور بالجملہ بعد خدا کے سب مخلوقات سی افضل اور
اشرف اور اکمل اور اکرم ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور
مناقب اور مدایح اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور
شمایل ستودہ اور فضایل محمودہ حضرت علیہ السلام کے زیادہ از حد اور بیشمار ہین مقدور
بشر نہین ہی کہ سب کو احاطہ کرے اور معجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیر مین
قلمبند ہین جو ستہ ہزار ہین مسلمانونکو لازم ہی کہ موافق ارشاد حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے عمل مین لاکر ہمیشہ ذکر خیر آپ کا کیا کرین اور مدام درود و سلام
مین مشغول رہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔

فصل تیسری اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے بیان مین جاننا چاہیے کہ خلق بضم خا سیرت باطن کو کہتے ہین جیسا کہ خلق

خلق بفتح خا صورت ظاہر کو اور قاموس مین ساتھہ دونون پیشون اور جزم کے بمعنی سجیہ اور طبع سکے لکھا ہی اور خلق کے معنے عقلا کے نزدیک ایک ملکہ ہی کہ بسبب اوسکے افعال بسہولت اور آسانی صادر ہون اور اسکا بیان کتب معقولات مین کیا گیا ہی اور اختلاف اقوال اسمین سہے کہ خلق غریزی ہی کہ حق تعالی نے ہر شخص کو اوسپر پیدا کیا ہی یا مکتسب کہ ہر آدمی بکسب و ریاضت حاصل کر سکے قول بعضونکا یہہ ہی کہ غریزی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی حدیث مرویہ ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسمت کئی حق تعالی نے درمیان تمہارے اخلاق جیسے قسمت کئی ارزاق اور فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہہ سے ہل گیا یقین کرو اوس خبر کو اور اگر بیان کرے کہ فلانے شخص نے خو اپنی چھوڑ دی باور نکرو یہہ روایت بخاری مین ہی مگر ارسال رسل سے یہی ہے کہ تہذیب اخلاق حاصل ہو اور یہی نتیجہ صحبت علما اور فقرا متبع سنت سید الوری سے اور اعتقاد کرنا چاہیئے کہ مکارم اخلاق و محامد صفات صورت اور سیرت اور جمیع کمالات و فضایل و محاسن حاصل ہین تمامہ انبیا و رسل کو لیکن بعض کو بعض پر تفضیل و تفوق ہے قال اللہ تعالی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ یعنے یہہ سب پیغمبر بڑائی دی ہمنے ایک کو اوپر دوسرے کے * اور یہہ بات بہی عقیدے مین داخل ہی کہ کوئی ولی درجہ اور مرتبہ کسی نبی کو نہین پہنچتا اور شفای قاضی عیاض مالکی مین مسطور ہی کہ اخلاق انبیا علیہم السلام کے سب مفطور و مجبول ہین مکتسب و معمول نہین اور حاصل ہین اول فطرت او و اصل خلقت مین بلی مدخلیت اکتساب و ریاضت کے بسبب فضل نامتناہی جل جلالہ اور برگزیدگی کے اور بسبب کثرت و قوت و عظمت اور اجتماع مکارم اخلاق و محامد صفات کی ثنا کی ذات باری عز اسمہ نے اپنی حبیب کی فرقان مجید مین اور فرمایا آیۃ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی تحقیق تو ہے اپنے خلق بڑا رکھتا ہی * اور فرمایا آیۃ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا یعنی اور ہی فضل خدا کا تجہپر بڑا — اور خود جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ

الاخلاق یعنی اوٹھایا گیا ہین تاکہ پورا کرون مکارم اخلاق کو * اور جس ذات ستودہ صفات کا معلم رب کریم اور مودب قرآن عظیم ہو کیونکر یہہ مکارم اخلاق و محاسن افعال اوسمین جمع نہون اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ خلق حضرت سی سوال کی گئین جواب دیا کان خلقہ القرآن یعنی تہا خلق اوسکا قرآن فرد وصف خلق کسی کہ قرآن است * خلق را وصف اوچہ امکان است * حقیقت وہ ہی کہ کوئی فہم اور کوئی قیاس علو مقام اور کنہ حال عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جیسا کہ چاہیئے اور جیسی سوائے ذات باریتعالے نہین جانتا اور پہچانتا جیسے تاویل آیات متشابہات قرآنی سوائی خدا کے اور کو معلوم نہین پس باعتبار وسعت اور عظمت اخلاق کے بعثت فرمائی حضرت کی طرف کافہ ناس بلکہ ملائکہ اور جن والانس کے تماما ہا ایسا ہی آیات قرآنی سے ثابت ہوتا ہی ایہ یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ط یعنی ای لوگو تحقیق مین بہیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کی طرف * اور ایہ لیکون للعلمین نذیرا ط یعنی تاکہ ہون عالم کے لوگونکو ڈرانیوالا اور ایہ وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس ط یعنی اور نہین بہیجا ہمنے تجہی مگر و کنی والا سبکو * اور سوائی اسکے اکثر آیات واحادیث اسپر دال ہین عقل کامل و علم شامل حضرت کا معلوم و ظاہر ہوا اخلاق شریف سی اسواسطے کہ منبع اور منشا اخلاق کا عقل ہی کہ اوسے علم و معرفت اور تقوے الہی اور جودت فطنت اور اصابت فکر اور نظر عواقب امور مین اور مصالح نفس اور مجاہدہ شہوت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اقتنائی فضایل اور تجنب رزایل سے حاصل ہوتا ہی اور اختلاف کیا ہی لوگون نے حقیقت عقل مین اور کلام اوسمین حد کثرت کو پہنچا ہی اور قاموس مین کہا ہی کہ علم صفات اشیا کا حسن و قبح اور کمال و نقصان اونکا ثمرات اور نتایج عقل سی اور عقل نام ایک قوت کا ہی کہ مبدا اور منشا اوسکا علم ہی اور اگاہی عقل ہیات محمودہ انسانی کو حرکات و سکنات مین کہتی ہین اور یہہ ہی خواص و آثار عقل سے ہی — غرضکہ قول محقق یہہ کہ عقل نور روحانی ہی کہ بواسطہ اوسکے معلوم اور دریافت ہوتی ہین علوم ضروریہ

دنظریہ اور ایدا او جود عقل کا نزد یک انسان دلد سے ہی رفتہ رفتہ بڑہتی جاتی ہی
یہانتک کہ کامل ہوتی ہی سن بلوغ مین پس کمال علم وعقل حضرت کا اوس مرتبہ
تہا کہ نہین پہنچا اوس مرتبہ کو کوئی بشر سوا ئے حضرت کے اور عقل مین اور فکر
اکتسا دا وس افاضہ مین حیران ہین اور جو کوئی تتبع کرے مجاری احوال
اور حماید صفات اور محاسن افعال اور مطالع کرے جامع کلم اور حسن شمایل
اور بدایع سیر اور سیاست انام اور تقریر شرایع اور تاصیل آداب
جلیلہ اور تقریر شیم حمیدہ اور علم حضرت کا کتب سماویہ اور صحف منزلہ
اور سیر امم خالیہ اور احوال ایام ماضیہ اور تدبیر حضرت کی عرب کے حق مین
کرشل وحوش نبار دہ صاحب طباع متنافرہ متباعدہ تہے اور مرتبہ جہل
ونادانی وجفا مین یکتا کس قدر تحمل اونکی جفا اور صبر ایذا پر فرمایا کہ رام ومنقاد
ہوکر طریق سلوک راہ خدا اور احراز سعادت عقبی اختیار کیا وہ شخص جانے
کہ بغیر تعلم ومدارست وممارست وملازمت کتب اور بے مطالعہ کتب
متقدمین اور بے مجالس علما اہل کتاب کے اس کس درجہ ومرتبہ علم شامل و
عقل کامل رکہتی تہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ
جَمَالِہٖ اور صبر سید انبیا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کا اوپر ایذا پرست
نے بہت زیادہ اور سخت تہا جیسکہ فرمایا ہی مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ
مَا اُوْذِیْتُ یعنی نہین ستایا گیا کوئی نبی میرے برابر ٭ اور حدیث مرویہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
قضیہ مال ومنال اور اوسکی مثل مین کبہی بے انتقام نفرماتے تہے واسطے اپنے
نفس کے مگر اوس صورت مین کہ کوئی شخص حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجہے
اوس سے انتقام فرماتے واسطے خدا کے اور سب صبرون سے بڑا ہبت اور
صعب تر صبر حضرت کا غزوہ اُحد مین تہا کہ کافر محاربہ ومقاتلہ کرتے تہے اور
طرح طرح کے آزار وتکلیف دیتی تہے باوجود اسکے عوض مین اوسکی شفقت ورحم کے
راہ سے معذور رکہکر اونکے حق مین دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی یا معبود ہدایت کر میرے قوم کو کہ وہ نہین جانتی ہے اور

توریت مین لکھا ہی کہ مقابلہ جہل مین حلم آپ کا زیادہ ہوتا تہا جسقدر کوئی جہل کرتا آپ حلم زیادہ فرماتے — چنانچہ ایک یہودی نے بوعدہ معین آپ سے خرما خریدے اور رسول اوسکا حوالہ کردیا آگے تسلیم خرما سے اور آیا دو تین دن پہلے وعدی واسطے لینی خرمون کے اور تقاضا شدید کیا اور دامن قمیص مبارک اور ردا پکڑلی اور نظر تیز و تند سے دیکہہ کر کہا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم حق میرا نہین دیتی اور تم ای اولاد عبد المطلب حیلہ گر ہو ادای حقوق مین پس حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ای دشمن خدا میرے سامنے پیغمبر خدا اکے حق مین ایسے کلمات گستاخانہ و بے ادبانہ کہتا ہی قسم خدا کی اگر مجھے خوف بے فرمانی حضرت کا نہوتا جدا کردیتا سر تیرا اپنی تلوار سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بآرام و آہستگی دیکہتے تہے اور از راہ تبسم فرماتے تہے کہ ای عمر رضہ تمہین لایق تہا کہ مجکو حسن ادا اور اس مرد کو حسن تقاضا امر کرتے پس جاؤ اور ادا کرو حق اسکا اور بیس صاع زیادہ حق سے اسے دو بسبب ڈرانے اور تہدید کے کہ تمہارے جانب سی واقع ہوئے ہی پس حضرت عمر رضہ نے موافق حکم پیغمبر خدا کے عمل کیا اور کہا یہودی نے کہ سب علامات نبوت نبی آخر الزمان کی توریت سے مین جانتا تہا مگر یہہ دو خصلتین کہ اونکا اب امتحان کیا مینے اور عمر رضی اللہ عنہ کو گواہ کردا کہ کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا اور اسلام لایا اور ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ پیغمبر صلعم اوٹہ بیٹہے اور ہم بہی حضرت کے ساتہہ اوٹہ بیٹہے دیکہا کہ ایک اعرابی نے اگر دای مبارک حضرت کی کہینچی اور بسبب خشونت چادر کے گردن شریف مین خراشیدگی ظاہر ہوئی اوسوقت حضرت نے طرف اعرابی کے متوجہ ہوکر پوچہا کہ کیا غرض ہی تیری کہا یہہ دو نو اونٹ میرے بار دار کردو آپ نے فرمایا جبتک تو مجکو اس حالت کشش سے نہ چہوڑیگا اعرابی نے کہا بخدا مین تمہین نہین چہوڑنے کا تاوقتی کہ یہہ دو نو اونٹ میرے باردار نہون کے پس حضرت نے ایک آدمی کو بلا کر حکم دیا کہ ایک مین خرما اور دوسرے مین جو بہر دو اور [illegible] حضرت سنی ہی [illegible] گذر کہ لبید بن الاعصم یہودی نے کہ آپکو جادو کیا تہا [illegible] ایک [illegible] خیبر سے کہ بکرے کی اندر حضرت کو زہر دیا تہا اور

روایت ہی کہ ایکبار حضرت قیلولہ سے بیدار ہوکر کیا دیکھتی ہین کہ ایک اعرابی تلوار کھینچی سر مبارک پر کہڑا ہی اور یہہ بات کہتا ہی کہ اب کون روک اور بچاسکتا ہی آپ کو مجہسے فرمایا اللہ پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتہہ سے اور پکڑ لیا حضرت نے اوسکا ہاتہہ اور ارشاد کیا کہ اب کون شخص مانع اور بچانیوالا ہی تجکو میرے ہاتہہ سی پس ڈرا وہ شخص اور کانپا اوسوقت پیغمبر خدا نے ازراہ اتمام خلق کے اوسی عفو فرمایا اور ہر چند آپ جہاد اور سختی کفار و منافقین پر جانب حق تعالی سے مجاز و مامور تہے آیہ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ ای نبی جہاد کر ساتہہ کفار کے اور منافقین کے اور سختی کر اوپر اونکے ہ لیکن بسبب محبوبیت ذات شریف کے اخلاق محمودہ پر درگذر فرماتے اور شیوہ منافقین کا حضرت کے ساتہہ یہہ تہا کہ غیبت مین ساحر و کاہن و مجنون کہتی اور جب روبرو آتے تملق تعریف کرتے وہ دوروئی انسان مین ایسی خصلت ہی کہ اکثر نفوس اوس سے متنفر ہوتے ہین اور مکافات اوسکے مین بدی کے ساتہہ پیش آتے ہین کہ جَزَاءُ السَّیِّئَةِ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا یعنی بدلا برائی کا برائی ہی ویسی ہی + مگر حضرت اوسکے عوض مین عفو و رحمت و استغفار فرماتے بیت بدی را بدی سہل باشد جزا ؛ اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَا ؛ حدیث بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی آیا ہی کہ ایک مرد نے اذن چاہا آپ پاس آنیکا آپ نے اذن دیا جب وہ سامنے آیا اور نظر مبارک اوس پر پڑی فرمایا بد مرد ہی اپنے قبیلہ مین جب اکر بیٹہا مباسطت و منابسطت اوسکے ساتہہ فرمائی جب چلا گیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اوس راز پر اگاہی چاہی حضرت نے ارشاد کیا کہ مین فحاش اور زشت خو نہین کہ لوگ مجہسے اجتناب اور پرہیز کرین غرض آپ کی تالیف قلوب تہی تا سرگشتگان تیہ ضلالت مستعد خدمت بابرکت ہوکر متحلی باسلام اور متحلی با ایمان ہووین اور تنبیہ و سرزنش ہی امت مرحومہ کو سرکشی اور تجبر و تکبر سے اور امر ہی مدارا اور تلطف پر لیکن فرق ہی مدارات اور مداہنت مین باعتبار دنیا اور دین کے کہ مدارات امور دنیاوی مین محمود ہی اور مداہنت امور دینی مین مذموم بیان تواضع ذاتی

تواضع فروتنی نمودن و نرم گردنی کردن اور قاموس مین بمعنی تذلل اور ایضاع جہکانا اونٹ کا اپنے بیٹے کو تو پاؤن اوسکی گردن پر رکہین اور اشتقاق اوسکا وضع سے کیا ہی کہ بمعنی فرو نہادن کے مستعمل ہے اور ضد اوسکی کبر ہی اور صفت کرما ہی ساتہہ تواضع کے لیکن تواضع وسط ہی کبر اور صنعت مین اور منجملہ تواضع آپکی سے ایک یہہ ہی کہ جب مخیر کیا حق تعالی نے اونکو درمیان نبوت ملائکہ اور نبوت عباد کے حضرت نے نبوت عباد اختیار فرمائی اور کبہی آپ نے کسی خادم پر غصہ نہین کیا اور نہ مارا واسطے انتقام نفس اپنی کے مگر واسطے دین خدا کے - لوگون نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی حال خلوت سرائی عالیمقام کا پوچہا جواب دیا کہ ذات والا صفات حضرت تہی نرم ترین بسام وضحاک اور کبہی آپ نے پائی مبارک دراز نہین فرمائی مجلس اپنی اصحاب کی مین اور جب کسی اصحاب واہل نے آپکو پکارا جواب مین اوسی لبیک فرمایا اور سبکو آپ تالیف کرتے تہے اور اکرام کرتے کریم ہر قوم کو اور اوسی والی کرتے اوس قوم پر اور سب ہمنشینو نکو از راہ عنایت و التفات تفقد فرماتے اور نصیب و حصہ اونکا دیتے ہرگز کوئی گمان نکرتا فاضلیت اور مفضولیت ایک کا دوسرے پر اور جسوقت کوئی شخص آپ پاس حاضر ہوتا مصابرت فرماتے جبتک وہ بیٹہا رہتا آپ بیٹہے رہتے اور جب کوئی سرگوشی چاہتا آپ سے سر مبارک جہکا دیتے جب تک وہ عرض حال اپنے سے فارغ نہوتا سر مبارک بلند نفرماتے اور سب سی تبازہ روئی اور کشادہ پیشانی پیش آتے اور زانوئی مبارک اپنا کسیکے زانو سے بڑہا کر نبیٹہتے اور انس بن مالک کہتی ہین کہ مین دس برس خدمت آپکی مین مشغول رہا کبہی آپ نے اف نکہا اور نفرمایا کہ یہہ کیون کیا اور وہ کیون نکیا اور اکرام کرتے جو کوئی آپ پاس آتا اور بچہا دیتی کپڑا اپنا واسطے اوسکے اکثر اوقات اور تکیہ سر مبارک از راہ مکرمت و رحمت فرماتے - اور کبہی واسطے خاطر آنیوالیکے نماز کو تخفیف کرتے اور استفسار اوسکی حاجت کا فرماتے اور جب فارغ ہوتے اوس حاجت سے بیٹہانا کو تشریف لیجاتے اور عیادت کرتے مساکین کی اور مجالست

فقرا نے ساتھہ فقرا کے اور اجابت کرتے دعوت غلام کی اور بیٹھتے اصحاب
مین ملکر اور بیٹھتے اخیر مجلس مین اور سوار ہوتے حمار پر اور ردیف و خلف
اپنی دوسریکو سوار کر لیتے اور روایت ہی قیس بن سعد انصاری سے کہ
اکابر انصار مین تہا کہ ایکدن حضرت میرے گہر تشریف لائے تہے بوقت مراجعت
سعد میرا باپ واسطے سواری آپکے حمار لایا آپ اوسپر سوار ہوئی سعد نے
مجہی کہا کہ ای قیس آپکے ساتہہ جا حضرت نے مجہی فرمایا کہ سوار ہو لے مینے انکار کیا
بلحاظ ادب آپ نے فرمایا سوار ہو لے یا اولٹا پہر جا اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ یون فرمایا سوار ہو میرے آگے کہ تو مالک اس دابہ کا ہی اور صاحب
دابہ اولی ہی آگے بیٹہنے مین اور اسیطرح ایک سوار جاتا تہا اپکو دیکہکر نیچی اوترا
اور دیا آپ سوار ہوئے اور اوس صحابی کو آگے اپنی بٹہایا اور عجیب و غریب تر
اوس سے یہہ ہی کہ محب طبری نے مختصر السیر مین نقل کے ہی کہ ایکدن حضرت حمار بے
پالان پہ سوار طرف مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تہے اور ابو ہریرہ پیادہ پا حضرت
کی رکاب مین ساتہہ تہے فرمایا تجہی اپنے ساتہہ سوار کرلون مینے عرض کیا خوشی
آپ کی فرمایا سوار ہو پس ارادہ کیا ابو ہریرہ رضہ نے سوار ہونے کا سوار
نہ سکا آپ سے لپٹ گیا دونو زمین پر گر پڑے — اسیطرح دوسری مرتبہ اتفاق
ہوا تیسری مرتبہ پہر آپ نے یہی فرمایا کہ سوار ہو مینے قسم کہائی خدا کی کہ جسنے
برسالت مشرف کیا ہی تمہین تیسری مرتبہ مجہی آپ کو گرانا منظور نہین اور
طبری مین یہہ بہی مذکور ہی کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سفر مین
تہے امر کیا یارون کو واسطے اصلاح ایک بکری کی پس اوٹہا ایک اصحاب مین سے
اور کہا اسی مین ذبح کرونگا دوسرے نے کہا مین پاک کرونگا تیسرے نے کہا پکانا
اسکا مجہپر لازم ہی آپ نے کہا لکڑیان لانا ذمہ میرا ہی صحابہ نے عرض کی کیا ہم
اس کام کو کفایت نہین کرتے آپ نے فرمایا البتہ تم کفایت کرتے ہو لیکن
مجہی خوش نہین آتا کہ مین ممتاز ہو کر تم سے جدا بیٹہون اور اس کام مین
ساتہہ تمہارے شریک ہون ایسے بندی سے خدا ہی ناخوش ہوتا ہی اتفاقاً
ایک مرتبہ تسمہ پاپوش مبارک کا ٹوٹ گیا تہا ایک صحابی نے عرض کی کہ میں

اوسی درست کردونگا مجھی عنایت کیجئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بات مجھی ناگوار
ہی کہ ازراہ امتیاز مین الگ بیٹھون اور کسی سے کام خدمت لون ایک مرتبہ ایلچی
نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف سی آئی تہے آپ بذات خود واسطے خدمت کے مستعد
ہوئی صحابہ نے خواہش کی کہ ہمین اجازت ہو حضرت نے جواب مین فرمایا کہ ان
لوگون نے خدمت و تکریم ہمارے یارون کی بہت سی کی تہی مین چاہتا ہون کہ مکافات
اوسکی بذات خود بجا لاؤن غرضکہ اکثر کام آپ بذات خود کرتے تہے مثل دودہ
دوہنی بکریون اور سیتے کپڑون اور کہانس دینے اونٹ اپنی کو اور اوسی باندہ
کرنا اور خادم کے ساتہہ کہانا پکانا اور خمیر کرنا اوسکے ساتہہ اور مدد کرنا خدمات
مین اور سودا اپنا آپ خرید لانا بازار سے اور سوا اوسکے بہت سے کام کبہی
بذات خود اور کبہی بغیر خود اور کبہی بشارکت غیر کیا کرتے تہے اور مواہب
مین لکہا ہی کہ صدور ایسی کام کا حضرت سے کبہی کبہی ظہور مین آتا تہا غلام و خادم
آپ کے اکثر یہہ کام سرانجام دیتی تہے **پوشیدن سراویل** کہ
جسے تنبان کہتے ہین اوسمین اختلاف ہی ابن قیم جوزی کتاب الہدی مین لکہتا
ہی کہ خرید کرنا سراویل کا دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ شاید پہنتے ہو مگر یہہ
روایت ضعیف ہی **اور** ابو ہریرہ رض نے آپ سے مقدمہ سراویل مین
سوال کیا کہ رات دن اور سفر و حضر مین عادت شریف استعمال سراویل کی
ہی یا نہین جواب دیا کہ نعم یعنی ہان **اور** ابن حبان و طبرانی و عقیلی بہی اس
حدیث کو باسانید ضعیفہ لائے ہین لیکن مدار اوس حدیث کا اوپر یوسف بن
زیاد واسطے کے ہی اور وہ راوی بہت ضعیف ہی **اور** کہا ہی امیر المؤمنین
عثمان رضی اللہ عنہ کو جسدن شہید کیا پاتو مین اونکے سراویل تہے اور تحقیق
اس کلام کے شرح سفر السعادت مین بہت کی گئی ہی جسے منظور ہو وہان
دیکہہ لے **اور ہیبت** آپکی جلال با کمال مین بدرجہ غایت تہی کہ بڑے بڑے
مشہور دلیر و شکار وقت حضوری زہرہ آب ہوتا تہا و لیکن باوجود اسکے تواضع
اور خلق اس مرتبہ تہا کہ مجرد ملاحظہ آثار رعب و ہراس حضرت کمال التفات سے
تسکین فرماتی تہے چنانچہ لکہا ہی کہ ایکروز ایک شخص آپ پاس آیا مجرد نظر جمال

باکمال سکے مارے ڈر کے کانپنے لگا آپ نے دلاسا دیا اور کہا کانپ اور ڈر مت مین
بادشاہ نہین ایک عورت قریشیہ کا بیٹا ہون اور حضرت کے پاس ایک عورت
کہ اوسکی عقل مین فتور تہا آئی اور کہا مجہے تمسے ایک حاجت ہی حضرت نے فرمایا
جس کوچہ مدینہ مین کہ چاہے تو بیٹھون اور تیری قضائی حاجت کرون پس بیٹھے
حضرت اوس عورت پاس جب تک کہ وہ اپنی غرض حاجت سے فارغ ہوئے
اور روایت بخاری مین آیا ہی کہ کنیزان مدینہ آتی تہین حضرت کے پاس اور
آپ کا ہاتھ پکڑ کر واسطے غرض حاجت اپنی کے جہان چاہتین لیجاتین آپ انکار نفرماتے
اور آپ بسبب کمال تواضع کے ہر بیوہ و مسکین اور آزاد لونڈی کے ساتھ جس جگہ
کہ وہ لیجاتی گویا ہر مدینہ کے ہو چلے جاتے اور ناخوش اور نارضامند حاجت مندونکو
نفرماتے اور عادت تہی کہ اکثر ساکنان اہل مدینہ اپنی ظروف و آوند پانی سے
بہر کر واسطے بیمارون کے آپکی خدمت مین لایا کرتے اور حضرت بپاس خاطر عین
موسم سرما مین ہر ایک ظرف پانی مین جدا جدا ہاتہ ڈالتے تا دل شکنی کسیکی نہو
گو کہ افراط سردی سے گزند دست مبارک کو پہنچے اور حسن معاشرت ازواج مطہرات
کے ساتہ بہت رعایت فرماتے تہے۔ لڑکیان انصار کی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے ساتہ آکر کہیلا کرتین تہین اور لے لیتے استخوان گوشت ہاتہ عائشہ صدیقہ
سے اور تناول فرماتے اور جس طرف اوس ظرف مین کہ عائشہ کہاتین اوسی طرف سے
اوسی ظرف مین آپ نوش فرماتے حالانکہ عائشہ حالت حیض مین ہوتین اور
بااوقات مسواک اپنے ہاتہ سے دیتے تا عائشہ اپنی لعاب دہن سے اوسے
نرم کر دیتین پس ناشستہ دہن مبارک مین لیکر مسواک فرماتے یہ نہایت محبت
اور تواضع پہ دلالت ہی اور تکیہ فرماتے کنار عائشہ مین اور بوسہ لیتے
اونکا حالت صوم اپنے مین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخسار اپنے
دوشہائی مبارک حضرت پر رکہہ لیتین اور پس پشت حضرت کی اوٹ مین تماشا
بازی حبشہ کا دیکہتین اتفاقا ایک مرتبہ عائشہ رضہ صغر السن تہین حضرت نے
از راہ ملاعبت اونکے ساتہ مسابقت فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا آگے نکل گئین
اور بار دیگر کہ اوس زمانہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا انکے فربہ و تن دار ہو گئی تہین

دوبارہ مسابقت فرمائی حضرت آگے نکل گئے اور فرمایا اب ہم تم برابر ہوئے
اور ایک مرتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز خانہ عائشہ ہوئے
تھے کہ ام سلمہ نے کچھہ طعام بھیجا۔ عائشہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھہ مارا کہ
وہ طعام سب گر گیا اور کاسہ ٹوٹ گیا حضرت نے کچھہ نفرمایا اور کاسہ دوسرا
گھر عائشہ رض سے لیکر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کھانا بھی اونکے گھر
سے لیا اور بعض کہتے ہین اوسی پیالہ کے ٹکڑے جمع کیئے اور کھانا زمین سے
اوٹھایا اور خادم کو دیا اور فرمایا حاضران مجلس سے ازراہ اعتذار کے کہ
ام المؤمنین نے غیرت و بی تاملی کے اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر مجبول
و مخلوق ہونے عورتون کی بیہ انشی پر مردونکو چاہیئے کہ بوقت اثارت
انکے غیظ و غیرت کے صبر کرین اور مواخذہ سے درگذرین اسواسطے کہ ہر
شخص بوقت غلبہ غصہ کے محجوب العقل اور مغلوب الفہم ہوجاتا ہی حدیث
مین آیا ہی کہ ایک مرتبہ سودہ رضی اللہ عنہا نے شوربا حضرت کے واسطے
بھیجا تھا عائشہ صدیقہ رض نے بتکرار سودہ سے کہا کہ اول تم کہالو سودہ نے نمانا
عائشہ رض نے کہا نہین موںہہ تمہارا اس شوربے سے آلودہ کردونگی غرض
کہ عائشہ نے اونکے موںہہ پر شوربا ڈال کر تمام موںہہ سودہ کا آلودہ کردیا
حضرت دیکھہ کر ہنسے اور فرمایا تم بھی عائشہ کا موںہہ شوربے سے آلودہ کردو
یہہ تہا معاملہ حضرت کے ازواج مطہرات کے ساتھہ کہ کبھی مواخذہ اور معاتبہ
نفرماتے غیرت و مزاج پر آپسمین اور سیرت حضرت کی ساتھہ اہل و عیال و
اصحاب و فقرا و مساکین و ایتام و ارامل و اضیاف و زوار کے اس غایت کمال کو
پہنچی تھی کہ فوق اوسکی مقدور کسی بشر کا نہ تہا اور تمام اخلاق و اعمال حضرت
کے دال اوپر معجزات اور علامات نبوت کے تھے اور معاملہ مباسطت و ملاطفت
و مخالطت و ممازحت و مزاح کا کہ اصحاب کے ساتھہ وقوع مین آتا تھا محض مقصود
و دلجوئی اور خوشی خوئی تھی۔ درمیان مزاح و ملاعبہ حضرت کے ہزارون
برکات و آثار مضمر تھے ایک بار آپ غسل خانے مین تھے کہ زینب بنت ام سلمہ رض
کہ ربیبہ حضرت کی تھین آئین بطریق مزاح حضرت نے موںہہ پر اونکے پانی چہڑکا

اوسکی برکت سی آبروی جوانی اور رونق بڑہاپے تک قایم رہی او رمتغیر ہوئی اور
اور محمود بن ربیع کہ صغار صحابہ سے تہے پانچ برس کا سن اونکا تہا کہ آپ اونکے
گہر مین تشریف لائی او رمحمود کے گہر مین ایک کنوان تہا ڈول مین اوسکے کچہہ پانی
باقی تہا حضرت نے دہن مبارک مین لیکر از روی خوش طبعی کے موہنہ پر محمود کے
ڈال دیا اوسکی برکت سی ایسا حافظہ حاصل ہوا کہ وہ قصہ یاد رکہا اسی سبب سے
وہ صحابہ مین گنی جاتے ہین اور اونکی حدیث بخاری مین مذکور ہی او رایک
بات تواضع حضرت کی یہہ تہی کہ کبہی طعام کو عیب نفرماتے کہ شور ہی یا ترش یا
کم نمک ہی یا غلیظ یا رقیق اگر خوش آتا تناول فرماتے اور نہ چہوڑ دیتے اِس
مقام سے ثابت ہوتا ہی کہ نام رکہنا اور برا کہنا او رعیب نکالنا طعام مین خطا
اور خلاف سنت ہی اگر بہ نسبت پکانے والیکے عیب کرے کہ کیا برا پکایا ہی مفت
بیسا ضایع اور برباد کیا یہہ کہنا روا ہی لیکن اسمین خاطر شکنی پکانیوالے کی ہوتی
ہی اولی یہہ ہی کہ نہ کہے او رغایت تواضع حضرت سے یہہ ہی کہ کبہی دنیا کو
زبان مبارک سے برا کہتے ہر چند کہ اہانت وتحقیر و ذمت اوسکی زبان خلق سے
بسا اوقات بیساختہ زبان پر آجاتی ہی او رارشاد کرتے تہے کہ دنیا کو سبّ و
دشنام نہ دو کہ خوش مرکب ہی واسطے مومن کے پہنچاتی ہی اوسکو ساتہہ خیر
کے اور نجات دیتی ہی شر سے او ر ایسا ہی منع فرماتے سبّ دہر سے کہ حدیث
قدسی اوسپر دال ہی لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاَنَا دَهْرٌ یعنی دشنام اور
برا کہو دہر کو کہ خالق دہر کا مین ہون دہر بے حکم میرے کچہہ کر نہین سکتا۔
او ر در دولت سرای عالی پر کوئی حاجب و دربان متعین نہ تہا جیسے کہ ملوک
واغنیاء کے دروازون پر مقرر ہوتے ہین الا آنا دولتخانہ عالی مین موقوف
اذن واجازت حضرت پر تہا تا مبادا اہل وعیال آپکے اوسکے آنے سے اپنی
شغل سے باز رہین او ر یہہ ہی قول حضرت کا داخل تواضع مین ہی کہ فرمایا
لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی وَلَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی
یعنی بزرگی نہ دو مجہے اوپر یونس بن متی کے اور نہ بہتر گردانو مجہی موسی پر
او ر نیز قول حضرت کا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یعنی مین سردار اولاد

آدم کا ہون اور مانند اوسکے اور اقوال دلالت آپ کے فضل پر رکہتی ہین سب انبیا اور رسل پر اور تحقیق اس مبحث کی اوسکے مقام پر آویگی انشا اللہ تعالی اور تواضع سے تہا مبادرت و مسابقت کرنا آپ کا سلام و علیک پر ساتہہ ہر وارد کے کہ مبادا وہ تقدم سلام پر کر بیٹہے اور رد سلام ہر شخص کا فرماتے غرض ذات شریف حضرت سراسر رحمت ہی اپنی امت کی حق مین نشاتین مین جود و سخا دونو کے ایک معنی ہین یعنی جوانمردی اور کہا ہی کہ سخا صفت غریزی ہی اور مقابل اوسکے شح یعنی بخل اور حرص کہ وہ بہی جبلی ہے لوازم نفس انسانی سے اور اطلاق سخی کا حق تعالی پر جائز نہین مگر جواد کا کہ معنی اوسکے دینا بی غرض و بی عوض ہی یہہ صفات حق تعالی سے ہی کہ تمام نعم ظاہرہ و باطنہ اور کمالات حسی و عقلی خلایق پر افاضہ فرمائی بعد باریتعالی کے اجود الاجودین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے ہین اور بعد آپ کے علما — حدیث مین آیا ہی اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ یعنی اوسبحانہ جل شانہ سخی تر ہی از روی بخشش کے پس مین سخی ترین پسران آدم ہون اور بعد میرے وہ مرد کہ سیکہا علم میرا پس پہیلایا اوسے — یعنی لوگونکو تعلیم کیا اور سکہایا اور بخاری و مسلم مین انس سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ یعنی تہے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سب لوگون سے نیکوتر اور سخی تر اور دلاور تر اور سبب اسمین یہہ ہے کہ نفس آپ کا شریف ترین نفوسکا اور مزاج آپکا عادل ترین مزاجون کا تہا اور جو شخص ایسا ہو فعل اوسکا البتہ بہترین افعال اور شکل اوسکی بہترین اشکال اور خلق اوسکا بہترین اخلاق ہوا اور کیون نہ ایسا ہو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات حسی و روحی اور حاوی خوبی صورت و سیرت تہے اور مستغنی فانیات سے ساتہہ باقیات صالحات کے اور مکتفی باللہ اور جود ماسوی اللہ سے اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ آپ رد سوال کسی سایل کا نفرماتے اور اوسکے جواب مین لفظ لا زبان معجز ترجمان پر جاری نہوتا اسی صفت کا بیان ہی کہ کسی شاعر نے

منظوم کیا ہی **بیت** نرفتہ لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر در اشہد ان لا آلہ الا اللہ — اور اگر فرضا اوسوقت کچھہ حاضر ہنو تا سکوت فرماتے اور بقول معروف دلجوئی سے عذر فرماتے صاف انکار نکرتے **اور** بعضون نے یہہ بہی کہا ہی کہ تکلم بلفظ لا بسبب منع کے عطا سے نہ تہا اور اوس سے یہہ بہی لازم نہیں آتا کہ بقصد انقذار بہی زبان سے نکلا ہو **اور** اسیواسطے معذرت ایک گروہ مین کہ طلب سواری کو خدمت شریف مین حاضر ہو کر عرض کیا تا جہاد کفار مین شریک آپکے ہووین فرمایا **لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ** یعنی نہین پاتا مین کوئی سواری کہ سوار کرون تمہین اوسپر **اور** باوجود اسکے اہل تحقیق نے کہا ہی کہ **لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ** اور **وَلَا اَحْمِلُكُمْ** مین فرق ظاہر ہے کہ قول اول سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر کچھہ سواری موجود ہوتی تمہاری دینی مین دریغ نکرتا — **اور** قول دوسرا صریح رد و انکار پر دلالت کرتا ہی اگرچہ مقدمہ اشعرین ہین کہ آپسے سواری چاہتے تہے **لَا اَحْمِلُكُمْ** اونکے جواب مین ارشاد کیا تہا اور بعض روایات مین بقید قسم آیا ہی کہ **وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ** فرمایا محمول اس توجیہ پر ہی کہ باوجود علم سائلین کے اس باب مین کہ حضرت پاس سواری بالفعل موجود نہین گستاخانہ طلب سواری مین مبالغہ کیا اسیواسطے تاکید بقسم فرمائی تا طمع سائلین کی قطع ہوجاوے پس یہہ صورت عموم حدیث سے مستثنی و مخصوص ہی ایسا ہی مواہب لدنیہ مین مذکور ہی — شیخ عبد الحق قدس سرہ تحقیق اس حدیث مین یہہ بیان کرتے ہین صواب یہہ ہی کہ جریان کلمۂ لا کا زبان شریف پر نفی بخل و خست ہی میدان عزت حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے بخلا و ضعفا کیا کرتے ہین **اور** یہہ جو آیا ہی ہر شخص جو چیز مانگتا دیا کرتے مراد اثبات جود ہی یعنے دینا ہر چیز کا کہ وہ شخص لائق اوسکے ہو **اور** بسا اوقات حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مصلحت وقت یا مصلحت سائلین نہ دیتے تہے جیسے طالب عمل و حکومت کو تا انتظام مسلمانون اور حال اوس شخص مین خلل راہ نپاوے **اور** کبہی منع کرتے تا وہ شخص دریائی طمع اور گرداب حرص مین ڈوب

ہمارے جیسے حکیم بن حزام کہ مقبول درگاہ اور ہمشیرہ زادہ خدیجہ کبری ہیے
کچھہ مانگا نہ دیا اور فرمایا دیتا ہون لیکن اوسکے ساتھہ کدورت وکراہت ہوگی
ابوذر کہ زہاد وکبیر صحابہ سے تہے طالب عمل ہوئے آپ نے فرمایا کہ تم مرد ضعیف
ہو طالب عمل نہو اور کسی سے کچھہ نہ مانگا کرو یہان تک کہ اگر تمہارا تازیانہ زمین
پر گر پڑے آپ اوٹھالو — دوسری حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کوئی چیز کسی جماعت پر بخشش فرما رہی تہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ نے کسیکے واسطے کہ اوسکے افلاس پر آگاہ تہے طالب ہو کر عرض کیا
هُوَ مُؤْمِنٌ فِيمَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللهِ یعنی وہ شخص میری دانست مین
مومن ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تین مرتبہ تکرار کی آپ نے
فرمایا کہ بہت شخص ایسے ہین کہ مین اونہین دوست رکھتا ہون اور نہین دیتا
بلحاظ حال اوسکے دینی مین ہی دوبار برابر قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
کہ مُؤْمِنٌ کہا خود أَوْ مُسْلِمٌ فرمایا گویا اس مقام سے مخلق حضرت کا باخلاق
الٰہی معلوم ہوا حق تعالی اپنے بندونکو دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا باوجود
غنی اور جود کے حطام دنیوی سے — اور بہتونکو دشمن ومبغوض رکھتا ہی
اور ایثار نعم فانیہ اسقدر فرماتا ہی کہ محسود ابنای روزگار ہوتے ہین جسطرح
طبیب مریض کو روکتا ہی اور منع کرتا ہی استعمال اشیای ضارہ سے اسی
طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکیم اپنی امت کے ہین منع وعطا مین
اندازہ حکمت رعایت فرماتی تہے — بخاری مین یہہ حدیث انس رضہ سے
مروی ہی کہ ایک مرتبہ بہت سا مال بحرین سے حضرت کے پاس حاضر کیا گیا
بعد ملاحظہ حکم فرمایا کہ اسی مسجد مین ڈالدو بعد نماز وہان تشریف فرما ہو کر بیٹھے
جو سامنے آیا اوس مال سے اوسے دیا اور محروم نکیا — اثنای اس حال مین
عباس بن عبد المطلب نے بہی اوس مال سے مانگا حضرت نے اونکے کپڑی
مین بہت سا ڈالدیا کہ اوٹھا نسکے عرض کیا یا رسول اللہ کسیکو اجازت دو
کہ یہہ مال میرے ساتھہ لیکر چلے آپنے فرمایا یہہ نہین ہوسکتا جسقدر تم اوٹھا
سکو لیجاؤ بعد ... ارشاد واسطے قطع طمع عباس رضہ اور تہذیب وتادیب

اونکے تہالیہ یا اوٹہایا حضرت عباس نے اپنی دوش پر اور لے چلے حضرت
اونکی طرف دیکہتے تہے اور تعجب فرماتے تہے اونکی حرص پر غرض کہ سب مال
مستحقین اور سائلین کو دیدیا یہان تک کہ ایک درہم باقی نرہا اور
روایت ابن ابی شیبہ مین آیا ہی کہ وہ لاکہہ درہم تہے بہیجے ہوے علاء بن
حضرمی کے خراج بحرین سے اور وہ اول مال تہا کہ لایا گیا تہا حضرت کے
پاس اور ظہور اثر جود و فتح باب کرم حضرت کا روز حنین زیادہ حد و حصر
و قیاس سے تہا ہر شخص کو اعراب سی سو سو اونٹ اور ہزار ہزار بکریان دین
اور مولفۃ القلوب کہ ضعیف الایمان تہے انکو واسطے تالیف ہدایت
کے کہ سبب مدد دنیا کے انکا دین ثابت و قایم رہے سب سے زیادہ دیا چنانچہ
صفوان بن امیہ کہ زمرہ ضعیف الایمانون سے تہا اوسی سو بکریان ایک مرتبہ
دین اور سو دوبارہ اور مغازی واقدی سے منقول ہے کہ اوسدن
صفوان کو ایک وادی پر از شتر و گوسپند عطا فرمایا واسطے ازالہ درد و مرض
کفر کے کہ اوسے لاحق تہا اور ابوسفیان اور بیٹے اوسکے بہی اسی قبیل سے
تہے — ایکدن ابوسفیان آیا اور کہا یا رسول اللہ آجکے دن تم قبیلہ قریش مین
سب سے زیادہ مالدار ہو اس مال سے ہمین بہی بہرہ مند کرو یہہ سنکر حضرت
علیہ السلام متبسم ہوئے اور بلال کو فرمایا کہ چالیس اوقیہ نقرہ اور سو اونٹ
اسی دو — ابوسفیان نے عرض کیا کہ یزید میرا بیٹا ہی وہ بہی امید عطا رکہتا
ہی فرمایا سو اونٹ اور چالیس اوقیہ نقرہ اور دو پہر عرض کے کہ دوسرا
بیٹا میرا معاویہ ہی وہ بہی امید اپنی حصہ کی رکہتا ہی حکم دیا کہ چالیس اوقیہ
نقرہ اور سو اونٹ اوسی بہی دو — اوسوقت ابوسفیان یہہ بولا کہ میرے
مان باپ تمپر قربان ہون خدا کی قسم آپ کریم و رحیم ہین زمان جنگ اور زمان
صلح مین خدا یتعالے تمہین جزائی خیر دیوے اور پہر دینا حضرت کا اہل
ہوازن پر اونکے قیدی کہ چہہ ہزار تہے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس
ہزار بکریان اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور علی ہذا القیاس فتح حنین مین
پانچ لاکہہ دینار مواہب لدنیہ سے ثابت ہوتا ہی غرض کہ سخاو کرم حضرت کا

ایک طرح پر نہ تہا انواع مشتتہ اور انحائے متنوعہ سے سائلین کو مالا مال استغنا
فرماتے وقتی بطریق ہبہ وگاہی بطور صدقہ اور کبہی برسبیل قرض وگاہے
بطریق ہدیہ چنانچہ اتفاقاً ایک روز کوئی عورت ایک طبق خرمائے ترکہ مرغوب
الطبع حضرت کا تہا حضور مین لائے آپ نے عوض ہدیہ زر وزیور کہ فتح
حنین سے آیا تہا دست مبارک بہر کر اوسے دیا غرض کہ ہر حال مین ذات
شریف پر تکلیف ورنج اوٹہاتے اور غیر کو راحت وآرام پہنچاتے اکمل اور
اشرف اور ارفع واعلی اولاد آدم کے صفات واخلاق مین ذات مقبول
حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے **بیان شجاعت
وقوت** فی الصراح شجاعت پردلی ودلیری نمودن در مخاوف ہد —
وفی الشفا فضل قوت غضب وانقیاد او امر عقل را — وفی القاموس شجاع
بفتح شین سخت دل نزد مردمان — زور شجاعت وقوت ودلاوری ومردانگی
حضرت کا اندازۂ تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہی اکثر مقامون دشوار وسخت
مین دلاور دلیر سراسیمہ ومضطر ہوکر روگردان وتنہا ہوتے اور حضرت بذات
خود مثل کوہ البرز استقلال واستقامت فرماتے وار استعانت واستمداد
حق تعالی سے چاہ کر یک مشت خاک انکہین اعدائے دین اور دشمنان اہل کین
خیرہ وتیرہ کرتے کہ وہ تاب مقاومت نلا کر فرار میدان جنگ سی غنیمت
جانتے **حکایت ہی** کہ ایک رات مدینہ مین شور ہوا دستبرد کسی
چور یا دشمن سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تن تنہا سب سے جلد اور آگے
اوٹہے اور شمشیر گردن مبارک مین حمایل فرمائے اور کہوڑا ابوطلحہ کا کہ بطی
السیر وتنگ گام تہا اوسپر سواری فرما کر بجانب آواز قصد وارادہ کیا اور
تشریف لیگئی اور بوقت مراجعت لوگ راہ مین ملے اونسے ارشاد کیا
کہ اب کچہہ قصہ نہین اولٹے چلے آؤ کہتے ہین وہ کہوڑا ابی طلحہ کا کہ بہت
کم قدم اور سست رو تہا برکت سواری حضرت کے ایسا سبک گام اور
تیز رو ہوگیا کہ کوئی گہوڑا اوسکی جلد رفتاری اور سبک خرامی کی برابری
نکر سکتا تہا اور یہہ امر معجزات حضرت سی تہا اور حقیقت مین جسکو حضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قوت بخشین اور مدد فرماتین ہر چند وہ شخص کیسا ہی ضعیف
وسست و ناتوان و نامراد ہو برکت زبان حق ترجمان حضرت سی ایسا قوی اور
توانا اور کامران و کامگار ہو جاوے کہ کوی ہمسری و برابری اوسکی نکر سکے
بیت تو مرا دل دہ و دلیری بین ٭ روبہ خویش خوان و شیری بین —
اور حضرت زور بازو اور قوت مین ایسے یکتا و بے ہمتا تھے کہ کشتی گیران عالم
اور پہلوانان بنی آدم آپ کے زور و قوت کے سامنے پشہ و مگس و مور سے کم معلوم
ہوتے تھے **اور** محمد بن اسحاق اپنی کتاب مین لایا ہی کہ مکہ معظمہ مین رکانہ نام
ایک شخص تہا کہ صنعت مصارعت و کشتی گیری مین عدیم و بہیم اپنا رکہتا تہا
اکثر لوگ بلاد و امصار سے واسطے کشتی اور زور آزمائی کے آتے سبکو پست
و زیر کرتا ناگاہ ایکدن شعب مین شعاب مکہ سے یہہ شخص حضرت کے سامنی آیا
حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ای رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا اور دعوت
اسلام قبول نہین کرتا رکانہ نے گستاخانہ و بے ادبانہ یہہ کلمہ زبان سے کہا
کہ اپنی صدق دعوت نبوت پر اگر کوئی گواہ رکہتے ہو تو لاؤ حضرت نی فرمایا
کہ تیرے واسطے یہی کافی ہی کہ مین اور تو کشتی اور آویزش باہم کرین اگر
مصارعت مین تو مغلوب اور مین غالب آؤن اوسوقت تو ایمان لاویگا کہا
نعم یعنے ہان — پس فرمایا آپنے واسطے کشتی کے طیار و آمادہ ہو رکانہ
مستعد کشتی ہوا باوجودیکہ حضرت لباس مبارک بدن شریف پر رکہتی تہی
اوسیطرح برابر رکانہ کے آکر بدست سطوت رسالت پکڑکر زمین پر گرایا کہ
وہ بمعائنہ اس حال ندرت اشتمال کے حیران و متعجب ہو گیا اور رہائی اپنی آپکے
دست مبارک سی چاہی چنانچہ حضرت نے چھوڑ دیا اور پہر اوسکے اعتقاد
استقلال کے واسطے مکرر دوبہ کر مصارعت باہم کی ولیکن ہر مرتبہ حضرت
اوسپر غالب آئے آخرالامر اوسنے بمشاہدہ زور بازوے نبوت متحیر و مضطر
ہو کر کہا — عجب شان حضرت کی ہی کہ کوئی بشر برابری ساتہہ آپ کے کسی امر
مین نہین کر سکتا **اور** حال اسلام رکانہ معلوم نہین کہ آیا بعد مشاہدہ ایسے
اعجاز کے مشرف باسلام ہوا یا نہو احدیث مین اسی قدر بیان ہے جو لکہا گیا

اور اہل تحقیق سے مروی ہی کہ سوای رکانہ کے اور زور آوردن اور پہلوانون سے بہی آویزش وکشتی حضرت کی واقع ہوئی ہی چنانچہ ابو الاسعد جمحی ایک مرد سخت زورمند مشاہیر زمانہ سے تہا کہ بوقت استادگی اوسکے پوست گاو پر اگر دس مرد قوی جہاتی اوس پوست کو اوسکے زیر پاسے کہینچکر اوسی حرکت وجنبش دیوین ممکن نہ تہا ایکدن اوسنے حضرت کو بلا کر کہا اگر آپ مجہی بزمین ڈالدین ایمان لاتا ہون تبہین حضرت نے اوسیوقت بزور قوت ہاشمی اوسے زمین پر ڈالا مگر وہ بدبخت باوجود اسکے بہی دولت ایمان سے بی نصیب رہا اور یہہ قصہ ابو الاسد کا طوالت رکہتا ہی بر سبیل اجمال اس مقام پر لکہا گیا ہی **ذکر حیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** حیا بہ شرم کے معنون مین مستعمل ہی اور مادہ اوسکا حیات ہی اور اسی جاسے استعمال حیا کا باران کی جگہہ آتا ہی کہ سبب حیات ہی لیکن وہ مقصور ہی اور یہہ ممدود — اور حیا لغت مین بمعنی تغیر وانکسار استعمال کئی جاتے ہین کہ عارض ہوتی ہی آدمی کو ترس وقوع اپنی سے اشیاء معیوبہ ومقبوحہ اور یہہ اثر ہی حیات قلب کا جسکا دل زندہ ہی خلق وحیا اوسمین زیادہ ہی **اور** شرع مین حیا نام ایک خلق کا ہی کہ باعث اوسکے آدمی فعل زبون اور تقصیر حق ہر ذی حق سے باز رہے ذات حضرت مین دونو طرح کی حیا علی وجہہ الکمال موجود تہی حیات قلب اور اجتناب مکروہات سی بسبب اسی صفت کے آدمی کو حاصل ہوتا ہے **اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ** یعنے حیا جز ہی ایمان کا **اور** بخاری مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیا ہی **کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا** یعنے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت تر از روی حیا زن دوشیزہ سے پردہ اپنی مین **اور** ذکر فی خدرہا کا حدیث شریف مین حسب عرف وعادت کے ہی اور قید اتفاقی ذکر اس تشبیہ کا ابی سعید سے بہ نسبت حضرت خالی از شائبہ نہین اونکو آتا شاید بقصد مبالغہ سے نہین اور نہ القہ ارباب ادب وتعظیم پر خوش نہین آتا بیان مقصود ہین یہہ قید واقع ہوئی ہو **اور** مشایخ طریقت و واقفان حقیقت سے تعبیر حیا مین بہت سی کلمات منقول ہین بعض اونکی

و حسن اید اللہ اکام

قید تحریر مین پائے جاتے ہین — ذوالنون مصری قدس سرہ نے کہا ہی کہ حیا
وجود خوف و ہیبت ہی دل انسان مین یا وحشت و ندامت بسبب پیش ہنچانے
امور ناشایستہ بجناب باری عز اسمہ کے اور کہا ہی اَلْمَحَبَّةُ یَنْطِقُ وَالْحَیَاءُ
یَسْکُتُ وَالْخَوْفُ یَقْلَقُ یعنے محبت گویا کرتی ہی محب کو بہ ثنا و مدح محبوب
کے اور حیا خاموش کرتی ہی بشہود تقصیر ادای حقوق محبوب مین اور خوف
مضطر و بے آرام رکہتا ہی عتاب و عقاب محبوب سے — یحیی بن معاذ رض کہتے
ہین جو کوئی شرم رکہتا ہی خدا سے طاعت و عبادت مین حیا رکہتا ہی اوس سے
خدا معصیت و تعذیب مین اور صدور حیا کبہی باعث کرم ہوتا ہی جیسے کہ حیا
آپ کی ایک قوم سے طعام ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مین کہ وہ لوگ حاضر
تہے اور بسبب درازی قعود اونکے حضرت بہت متاذی ہوئے لیکن بمقتضائے
حیا کہ مجبول ذات شریف تہی کچہ نفرمایا حق تعالی نے ابتدای حضرت سے اوس
قوم کو متنبہ فرما کر کہا آیۃ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِیْنَ
لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْکُمْ
وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ یعنے پس کہانا کہا چکو پس منتشر و پراگندہ
ہو اور نہ بیٹہو آرام و چین سے باہم باتین کرنیکو یہہ فعل تمہارا ایذا دیتا ہی پیغمبر کو
پس وہ حیا کرتا ہی تمسے اور خدا نہین شرماتا سچ سے — آدمی کو لازم ہی
کہ ہر دم عیوب نفس اپنے سے آگاہ و مطلع رہے اور جو بات کہ انسان کو اپنی
حق مین بری معلوم ہو دوسرے کے حق مین روا و پسند نرکہی اور ہمیشہ معایب خلق
سے چشم پوشی و تغافل کرتا رہی — انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک مرد
حضرت پاس آیا کہ اثر صفرت و زردی اوسکے کپڑون پر اسقدر ظاہر تہا کہ زعفرانی
ہوگئی تہی آپنے دیکہکر کچہ نفرمایا جب وہ چلا گیا ارشاد کیا کہ اس شخص سے کہدو
کہ یہہ کپڑے دہو ڈالے اور ایک روایت مین یہہ آیا ہی کہ اوتار ڈالے ایسی
بات مونہہ پر کسیکے مجلس مین نفرماتے کہ ہم چشمون مین خجل و شرمندہ ہووے
[illegible] بروایت معتبر نے لکہا ہی کہ حیا حضرت کی ذات مین بمرتبہ کمال تہی گاہی
کسی کو مخاطب [illegible] کرتی و نصیحت نفرماتے اور تمام لیکر منع کرتے بلکہ

بکلام حاملہ وعبارت شاملہ بنابر منع ارتکاب مناہی بعضی اوقات اسطرح فرماتے
کہ دای برحال اون قوموں اور گروہوں کے کہ سطوت غضب الہی سے نہین
ڈرتے اور مرتکب افعال منہیہ کے ہوتے ہین اور غرض اس ارشاد کنایہ سے
یہی تہی کہ کوئی مرتکب مناہی اپنی ہمچشموں مین شرمندہ وخجل نہووے چنانچہ
صحیح بخاری مین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فاحش یعنی کلام
نامشروع اور الفاظ مکروہ بالطبع اور متفحش یعنی بتکلف ایسی الفاظ زبان
مبارک پر نلاتے تہے اور اسواق وبازار ونمین آواز بلند نفرماتے اور نسبت
ذات مبارک اگر کوئی بیدی وبدگوئی وبدزبانی پیش آتا عفو ودرگذر فرماتے
ایسی ہی کلام حکایت کئی گئیے ہین توریت مین روایت عبد اللہ بن سلام اور
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے — قلم بریدہ زبان کو کیا طاقت کہ احاطہ حلم
وحیا حضرت کا قرطاس سست اساس پر لکہہ سکے کہ کاتب تقدیر پہلے ہی لوح
محفوظ مین کلک قدرت سی لکہہ چکا ہی اب کیا کسی سے بیان اوسکا ہوسکے صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان شفقت ورافت ورحمت** میزان مضامین
رافت ورحمت اور میدان تمہیدات شفقت ذات سید المرسلین شفیع المذنبین
کہ آیہ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط یعنے نہین بہیجا
ہمنے تجہے مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط یعنی آیا تمہاری پاس پیغمبر تمہاری جنس سے بہت دشوار ہی
اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالی تمہین اور نہایت حرص رکہتا ہی ہدایت مومنین
پر اور کمال مہربان اور رحمت رکہتا ہی مبرد ایسا کہتی ہین کہ معنی رحمت کی بخشودن
ومہربانی کرنا ہی اور معنی رافت بہت بخشنا اور مہربان ہونا — امور سہلہ
ومخففہ حضرت کے اپنی امت کے حق مین حد واحصا سے باہر ہین منجملہ اونکے
احکام وشرائع مین اور ترک فرمانا آپ کا بعض افعال شریف کو دوام والتزام
سے کہ مبادا میری امت پر فرض نہوجاوے جیسے ترک امر مسواک واسطے ہر
نماز کے اور ترک امر تاخیر نماز عشا اور منع صوم وصال سے اور مانند اوسکے

اور درخواست کرنا حق تعالی سے کہ سب ولعن اور زبون کہنا کسیکا آن سرور
صلے اللہ علیہ وسلم کو باعث رحمت الٰہی اور موجب قرب نامتناہی جناب قدس
کبریائی مین ہووے آپ کا یہانتک رقیق القلب تھے اگر سنتے آواز گریہ کسی
لڑکے کی کہ مان اوسکی نماز مین شریک جماعت ہوتی سبک فرماتے قرات
حال تصفح آپ کا اس مرتبہ تہا کہ جب قریش حد تکذیب سے گذر کر لگے ایذا دینے جبرئیل
علیہ السلام بامر ملک العلام آئے اور کہا کہ فرشتہ موکل جبال کو امر ایزد متعال
پہنچا ہی کہ بخدمت سید الکونین حاضر ہو اور کہہ اگر حکم آپ کا ہو جبل الاخشبین کو
کہ مکہ معظمہ اون دونو پہاڑون مین آباد ہی اس قوم پر ڈال دون تا سب ہلاک
ہو جاوین — حضرت نے فرمایا مین نہین چاہتا ہلاکت انکی بلکہ حق تعالی سے یہہ
امید رکہتا ہون کہ پیدا کرے اصلاب ابا انکے سے ایسی اولاد کہ عبادت کرین
خدا کی اور ساتھہ اوسکے کسیکو شریک نکرین اور یہہ قصہ دراز ہی سال دوم
بعثت مین بالتفصیل بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالی اور روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل
علیہ السلام نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر کہا کہ امر الٰہی آسمان
وزمین اور پہاڑون کو صادر ہوا ہی کہ سب انقیاد امر سامی کرین اور جو
ارشاد ہو بجا لائین اور اعدای حضرت کو ہلاک کرین — حضرت نی فرمایا
جبکہ حق تعالی نے صبر و حلم مجہے عطا کیا ہی چاہیئے کہ طلب عذاب انکی مین تاخیر کرون
بلکہ درگذرون شاید کہ اوسبحانہ توفیق توبہ اونکو بخشے اور رجوع برحمت کری
اونپر اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جس دو امر مین خدا کی طرف سی مین مخیر ہوا آسان تر
کو اختیار کیا یعنے اپنی امت کے حق مین اور مقتضای شفقت و رحمت مین
یہہ بہی داخل ہے کہ حضرت کبہی کبہی لوگونکو پند و نصیحت فرمایا کرتے تھے
نہ ہر روز بجہت خوف ملالت و کسالت سامعین کے یہی روایت کی ہی ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے

بیان خلق وعہد ووفا وصلہ رحم

تا شہران مناشیر حسن خلق وعہد ووفا اور ذاکران تباشیر صلہ رحم واتہائے
سید الوری نے ایسی روایت کی ہی کہ جب حضرت پاس کچہہ چیز بطریق ہدیہ

آتی فرماتے لیجاؤ یہہ دوست خدیجہ رضی اللہ عنہا پاس چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ مجہی بہ نسبت کسی ازواج مطہرات حضرت کے ایسا
رشک نہ آتا ہتا جیسا خدیجۃ الکبری سی رضی اللہ عنہ بوجہہ زیادہ یاد کرنے حضرت کے
اونکو اور اگر کوی بکری ذبح کیجاتی بہیجتی گوشت اوسکا اون عورتون کو کہ جو دوست
و اخلاص مند خدیجہ رضی اللہ عنہا تہین اتفاقاً آئی ایک عورت حضرت پاس
کہ آپ اوسکے آنے سے نہایت شادان و فرحان ہوئے اور بہت مستفسر حال اوس
عورت کے ہوئے جب وہ چلی گئی فرمایا یہہ عورت ہماری پاس آتی تہی زمانہ
خدیجہ رضی اللہ عنہا مین اور متکلم بکلام تربیت و موعظت انجام حُسْنُ الْعَهْدِ
مِنَ الْإِيمَانِ یعنی خوبی وفا عہد خبر ایمان ہی ہوئی **اور** حال حضرت کی
شفقت و رافت کا اولاد امجاد سے حیطہ تحریر سے باہر ہی اکثر اوقات حضرت
مشغول نماز ہوتے کہ امامہ بنت زینب دوش مبارک پر سوار ہوتین جب حضرت
سجدی مین جاتے پہسل جاتین پہر سوار ہوتین یہہ حال محبت و رافت آپکا ہتا اولاد
امجاد کے ساتہہ **اور** ایکبار یہہ ایسا اتفاق ہوا کہ بندیان ہوازن مین شیما بنت حلیمہ
کہ بہن رضاعی حضرت کی تہی کہ آپکو تربیت کیا تہا چنانچہ **ابن اثیر** نے اوسی صحابیات
مین ذکر کیا ہی اور اپنی ما کے ساتہہ بشرف اسلام مشرف ہوئی تہی آئی اور
اپنی کو جتایا حضرت نے ردای مبارک اپنی اوسکے واسطے بچہادی اور ارشاد
کیا اگر خوش آوی یہان رہ مکرم و محبوب تا بہرہ مند کرونین تجہے بمال یا اپنی
قوم مین چلی جا اوسنے جانا قوم مین اختیار کیا حضرت کچہہ متعرض و مانع نہوے
اور ابو الطفیل نے کہا دیکہا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس زمانہ
مین لڑکا ہتا آپکے پاس ایک عورت آئی آپنے اوسکے واسطے ردا اپنی بچہادی
وہ اوسپر بیٹہی مینے حضرت سی پوچہا یہہ کون ہی فرمایا میری ماشیردہ ابو عمر نے
استیعاب مین کہا ہی کہ وہ حلیمہ تہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شیردہ پیغمبر علیہ السلام
کی آٹہہ عورتین تہین یہہ کوئی ایک اونہین مین سے تہی **اور** عمر بن السائب سے
بوقت آنی پدر و مادر و برادر رضاعی کے درباب بسط ردا اور اظہار محبت بہی روایت
آئی ہی **اور** بہیجا کرتے تہے حضرت واسطے ثویبہ مولاۃ ابو لہب کے کہ شیردہ

حضرت کی تہی قسم خوراک و پوشاک سے جب مرگئی پوچہا کوئی اوسکا قرابتی باقی
ہی کہا کوئی نہین اور حدیث خدیجہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہی کہ حضرت کو کہا
اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ
یعنی خوش ہو اہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس قسم خدا کی کہ نہ رسوا کرے
تجہی خدا تعالے ہمیشہ تحقیق تو ملاتا ہی رحم کو — یعنی حقوق رشتہ دارون کے
ادا کرتا ہی اور اوٹہاتا ہی گرانی و رنج لوگون ناتوان کا اور پیدا کرتا ہی ناپیدا کو
یعنی معیشت اور مہمانی کرتا ہی مہمان کی اور مدد کرتا ہی اوپر سختیون اور حادثون
حق کے مانند ادائی حق قرض و مال اور تقویت ضعیف اور مثل اوسکے **بیان**
عدل و امانت و عفت و صدق حاملان اثقال اخبار اور
ناقلان علامات و آثار رجال عدل و امانت و عفت و صدق شفیع گناہ کاران
آشفتہ روزگار و واسطہ آفرینش زمین با تمکین و گنبد دوار سے یون خبر دیتے
ہین کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت امانت دار اور بڑی عادل اور
نہایت پارسا اور بہت راست گو مردم تہے کہ دشمن بیگانہ سب مقر تہے
کہ صفات ستودہ مین حضرت اپنا عدیل نرکہتے تہے اور پیش از نبوت آپکو
موسوم بہ محمد الامین کرتے تہے یعنی امانت دار ابن اسحاق وجہ تسمیہ یا مین یہہ
بیان کرتا ہی کہ جمع کئی گئے حضرت مین اخلاق پسندیدہ اور عادات برگزیدہ —
اور بیان تفسیر قول سبحانہ تعالی مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ مین یعنی فرمان برداری
کی گئے ملکوت آسمانون مین امانت دار + اکثر مفسرین یہہ کہتی ہین کہ مراد محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین چنانچہ قصہ اوٹہانے حجر اسود کا اسپر دال ہی کہ قریش
باہم چہار قبیلے تہے ہر ایک بوقت بنائی کعبہ معظمہ رکہنی حجر اسود مین باہم تنازع
واختلاف کرتے تہے آخر الامر سبنے اس بات پر اتفاق کیا کہ اول جو شخص
آوے اور اس باب مین حکم کرے ہم راضی ہین ناگاہ جناب سرور انبیا تشریف
لائے سب نے کہا یہہ محمد امین ہین جو کچہہ یہہ فرماوین ہم سب منقاد و تابع ہین حضرت
نے ایک چادر طلب کی اور حجر اسود اوسمین رکہا اور چارون گوشے چادر کے

ہر ایک رئیس قبیلہ قریش کے ہاتھہ مین دیئی اور حجر اسود آپ اوٹھا کر جہان مقام رکھنی کا تہا رکھا وقوع اس واقعہ کا پیش از نبوت سال تولد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین ہوا تہا — اکثر وقایع پیش از زمان اسلام سے قریش حضرت کو اپنا حکم کرتے تہے چنانچہ یہہ قول حضرت کا وَاللهِ اِنِّیْ لَاَمِیْنٌ فِی السَّمَاءِ اَمِیْنٌ فِی الْاَرْضِ یعنے قسم بخدا کہ تحقیق مین ہر آئینہ امانت دار ہون — آسمان مین اور امانت دار ہون زمین مین اسپر دال ہی اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوجہل ملعون لیبا اوقات یہہ سخن زیادہ و نامعقول و ناموزون آپ کی شان مین کہا کرتا تہا کہ ہم لوگ تمہاری تکذیب نہین کرتے اور تمہین جہوٹا نہین جانتے بلکہ تم راست گو ہو الا دین کہ تم لائی ہو وہ نا مرضے و ناپسندیدہ ہمارا ہی حق سبحانہ جل شانہ نے اس آیہ مین تسلی و دلاسا دل سرور انبیا کو فرمایا اور کہا کہ تم غمگین و ملول ہو آیہ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللهِ یَجْحَدُوْنَ یعنی وہ کفار بتحقیق تجہی نہین جہٹلاتی و لیکن یہہ ستمگار بہ نشانہای خدا انکار کرتے ہین چنانچہ مثل مشہور ہی ضَرْبُ الْغُلَامِ اِهَانَةُ الْمَوْلٰی یعنی مارنا غلام کا اہانت مولی کی ہی — سزا اس تکذیب آیات کی جو کرتا ہی مجہپر چہوڑ دی آیہ ذَرْنِیْ وَمَنْ یُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ قیامت مین حال تکذیب معلوم ہو جاویگا — لائی ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل علیہ اللعنہ والعذاب الی یوم الحساب سے روز بدر ملاقات کی اور بعد ملاقات کہا کہ یا ابا الحکم اسوقت یہان میرے اور تیرے سوا اور کوئی نہین سچ کہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی رسالت مین راست گو ہین یا نہین — ابوجہل نے کہا واللہ صادق و راست گو ہین اور سوال کیا ہرقل نے ابوسفیان سے اوس حدیث مین کہ پوچہا ہی احوال و اوصاف حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے اور دلیل پکڑی ہی اوسکے ساتہہ نبوت حضرت پر کہا یہہ حال بدنآل تم لوگ کتنا تہا کہ دعوے نبوت و ابلاغ رسالت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا نجانتی تہے اور متہم بدروغ بیفروغ کرتے تہے ابوسفیان نے کہا واللہ وہ سچی تہے ہرقل نے کہا کیونکر ہو سکتا ہی کہ ساتہہ خلق کے راست گو اور خالق پر دروغ و بہتان بند

اور یہہ حدیث ہرقل بہت صحیح و مشہور و مستند ہی شناخت نشانیون نبوت حضرت
مین کہ اول بخاری کے مذکور ہی اور شرح مشکوۃ مین اس حدیث کو کتاب
الجہاد مین لکہا ہی اور باب الکتابۃ الی الکفار مین اور اس جلد مین بیان اوسکا باب
ارسال رسل مین مفصل کہا جاویگا انشاء اللہ تعالے اور نضر بن الحارث نے کہ
ایک کافر تہا اور غشاوہ کفر اپنی دل پر رکہتا تہا لیکن بہ نسبت اور کفار کے
عاقل و منصف تہا کہ وہ غلیظ و شدید تہے کفر و حق پوشی مین قریش سے کہا کہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خورد سالی اور جوانی سے پیری تک پسندیدہ ترین
افعال و صادق ترین اقوال و عظیم ترین امانت دار تم سب مین رہے اور
دین حق اور کتاب صادق لائے اب تم اوسے ساحر کہتی ہو عداوت سی واللہ
وہ ایسا نہین اور ولید بن مغیرہ کہ روسای کفار قریش سے تہا بارہا قرآن
سنتا اور روتا اور یہہ بات کہتا کہ بالیقین یہہ کلام بشر و ساختہ مردم نہین ہی
اس کلام مین وہ شیرینی و دلچسپی ہی کہ اور مین نہین اِنَّ لَهٗ لَحَلَاوَةً وَّ
طَلَاوَةً یعنی تحقیق واسطے اوسکے البتہ شیرینی اور خوبی ہی اور حارث
بن عامر ایک مشرکین سے تہا کہ لوگون کے روبرو حضرت کو برا کہتا اور تکذیب
کرتا اور جب تنہا ہوتا یہہ بات کہتا کہ واللہ پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سچے ہین لائق
تکذیب نہین یہہ معاملہ کفار و منافقین کا حضرت کے ساتہہ تہا اور مشرک اور
اہل کتاب یہود و نصاری سے خوب بہ یقین حال رسالت حضرت سی مطلع تہے
اٰیۃ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ یعنی پہچانتے تہے آنسرور صلی اللہ
علیہ وسلم کو جیسے پہچانتے تہے اپنی بیٹونکو اور پشت بہ پشت منتظر پیغمبر آخر الزمان
رہتے تہے اور بوقت پہنچنے وقت موعود کے اپنے بیٹونکو وصیت کرتے کہ بوقت
پانے زمانہ ختم الانبیا کے یہہ عرض کرنا کہ مژدہ آمد آمد حضرت مین اور اشتیاق
جمال باکمال مین ہمنے اپنی جان دی ہمکو مصدقین سے جانکر سلام ہمارا قبول
فرماؤ اور حدیث مین آیا ہی کہ عفت و پارسای ذات ستودہ صفات مین
اسقدر تہی کہ دست مبارک آنحضرت نے احیانا تہہ کسی عورت اجنبیہ کا
مس نہین کیا — ابو العباس مبرد کہ پیشوا اون علم نحو سے ہی کہتا ہی کہ کسری نے ایام

سلطنت مین اوقات شبانروزی اسطرح پر قسمت کی تہی کہ روز باد و ہوای خنک واسطے خواب و آسایش کے اور روز ابر واسطے صید و شکار اور روز مطر و باران واسطے شراب نوشی اور روز آفتاب واسطے انجاح حوایج خلق باوجودیکہ کسرے دانا بتدبیر و سیاست دنیا نہ تہا اور دین ہی نرکہتا تہا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجزیہ فرمایا تہا ہر ایام اسبوع کو تین جز پر ایک واسطے عبادت خدا اور دوسرا واسطے اہل و عیال اور تیسرا خاص واسطے اپنے کہ اوسی دو قسمت فرمایا تہا ایک واسطے ذات شریف اور دوسرا واسطے حوایج اہل حاجت کہ اشارہ اسکا آخر باب حلیہ شریف مین گذرا ہی **اور** حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ابو جعفر طبری نے روایت کی ہی کہ حضرت سے قصد عمل اہل جاہلیت وقوع مین نہین آیا بجز دوبار۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ غلام راعی غنم کہ ساتہ حضرت کے بکریاں چراتا تہا ایک رات اوس سے کہا کہ اس گلہ غنم کو دیکہتا رہ تا مین مکہ معظمہ مین جاکر مثل جوانان دیگر قصہ و کہانی کہون اور سنون حضرت باہر نکلے اور اتفاقا وارد ایک گہر کے خانہ کعبہ سے ہوئے اور سنا کہ وہان لوگ بسبب تقریب شادی عروسی بازی کرتے تہے اور دف و مزامیر بجارہی تہے آپ بارادہ سماع بیٹہے کہ حق تعالی جل شانہ نے حفاظت اپنی حبیب کی فرمائی اور غافل ایسا کردیا کہ بوقت دوپہر حضرت بیدار و ہشیار ہوئے اور وہان سے پہرے اور سماع و جلوس نفرمایا **اور** دوبارہ بہی ایسا ہی اتفاق ہوا تہا کہ حضرت بحمایت و توفیق الہی اوس سے باز رہے اور قصد و ارادہ اعمال اہل جاہلیت کا نفرمایا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **بیان وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی** مبنیان صفات وقار و تودہ و صمت و مروت و حسن ہدی سلطان چار بالش اصطفا برگزیدۂ ملک اعلی اکمل و افضل انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسطرح زیب بیان فرماتی ہین **وقار** بفتح واو رزانت و آہستگی **تودہ** بضم تا و فتح ہمزہ و دال مہملہ بہی معنے رکہتا ہی **صمت** بفتح صاد خاموش شدن **مروت** بمعنی مردی و انسانیت **ہدی** بفتح ہا و سکون دال سیرت و راہ و روش **ابیات**

رسول امین محرم کردگار	کزو گشته بنیاد کون استوار	وجودش جہان را کلید آمدہ
جہان از پی او پدید آمدہ	بلوح کمالش معانی فزون	بمعنی دو حرف از ان کاف و نون
ہمہ ہستی عالمش زیر دست	کہ ہست از پی او شدہ ہر چہ ہست	چراغ جہان ذات پر نور او

خط شرع طغرای منشور او ؞ حدیث مین آیا ہی کہ وقار حضرت کا سب سے زیادہ تہا
مجالس مین کبہی ہاتہہ ہلانا پاؤن دراز کرنا عادت شریف نہ تہی اور نشست حضرت
کی اکثر بوضع احتبا تہی یعنے سرین پر بیٹہنا زانو اوٹہا کر اور پشت و ساقین ملا کر
گاہی بجامہ مثل فوطہ در دادگاہی بدست اور کبہی نشست چار زانو بہی فرمائی
ہی اور بوضع قرفصا بہی نشست حضرت کا اتفاق ہوا ہی قرفصا بضم قاف
و سکون را و ضم فا و صاد مہملہ ممدود و مقصور کی یہہ تفسیر کی ہی کہ بطور احتبا تہی
کہ اتفاقاً ذکر اوسکا گذرا اور یہہ جلسہ اعراب و غربا کا ہی اور حدیث قیلہ بفتح
قاف و سکون تحتانیہ بنت مخرمہ مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو
مینے بجلسہ قرفصا متخشع بیٹہا دیکہا کہ خوف و ترس سے مین بیتاب و طاقت ہو کر
کانپنی لگی اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کثیر السکوت تہی بے حاجت تکلم نفرماتے
اور لا یعنی اور بیہودہ گو سے اعراض ــ اور کلام حضرت فصیل تہا یعنی رشتہ
مروارید نہ کم نہ زیادہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ آپ
ایسا کلام وجیز و مختصر فرماتے کہ اگر کوئی چاہتا ہر کلمہ جدا جدا گن لیتا اور
حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہی کہ حضرت کا سکوت منحصر چار چیز پر تہا حلم و
حذر و تقدیر و تفکر اور ضحک حضرت تبسم تہا و علی ہذا القیاس ضحک
اصحاب بسبب توقیر و تعظیم و اقتدا و اتباع حضرت کے اور مجلس منیف ہمیشہ
آراستہ بحلم و حیا و خیر و امانت تہی کوئی آواز بلند نکرتا اور تذاکرہ کلمات قبیحہ سے
اجتناب کرتا اور جب حضرت دُرر ریز مواعظ و نصایح ہوتے سامعین ایسے
سرافگندہ و سرنگون ہوتے کہ گویا اونکے سرون پر جانور پرندے بیٹہے ہین اگر سر
سربلند کرین ابہی اوڑجاوین اور قاضی عیاض صاحب شفا نے یہہ حال صحابہ
بقید و مخصوص بوقت تکلم حضرت کیا ہی اور اوروں نے اپنی کتابون مین مطلق
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت کے روبرو

سنگریزہ موبنہ مین ڈالکر بیٹھتے تا دم نہ مار سکین اور رفتار شریف با وقار بی اضطراب وکسل ملالت تہی اور یہہ بہی داخل مروت ہی کہ آپ منع کرتے تہے نفخ یعنی پہونکنی کہانے پینے کی چیز کو پہونک سے اور حکم کرتے ہر کہانیوالے کو کہ طعام آگے سے کہاوے داہنی بائین ادہر سے نکہاوے اور مسواک اور پاک کرنے اور پاک رکہنے براجم یعنی بندہای انگشتان حکم فرماتے اور سیرت وخصلت حضرت کی بہترین سیرتون اور خصلتون سے تہی اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین آیا ہے خَیْرُ الْحَدِیْثِ کَلَامُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ یعنی بہترین سخن کلام اللہ ہے اور بہترین سیرت سیرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب حضرت ختم الانبیا دوست رکہتی تہے خوشبو اور اوسکے استعمال کو اور ترغیب فرماتے اور دونکو اور یہہ کلام معجز نظام ارشاد کرتے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ یعنی دوست کی گئی ہی میری طرف تمہاری دنیا سے عورتین اور خوشبو کہ حق تعالی نے محبوب ومرغوب کردی ہین بی اختیار خود اونہین محبوب ودوست رکہتا ہون اور کیا گیا ہی قرار و آرام یا سردی وخنکی میری آنکہہ کے نماز مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شادی ومسرت وخوشدلی وروشنی چشم کہ نماز مین پاتے تہے کسی اور عبادت مین کسی وقت ایسا ذوق وشہود نپاتے اور حدیث مین فِی الصَّلٰوةِ فرمایا نہ اَلصَّلٰوةُ اسواسطے کہ سرور وہ آرام وذوق شہود مصلی کا نماز مین فقط بمشاہدہ حضرت حق جل وعلی حاصل ہی کَاَنَّكَ تَرَاهُ یعنی گویا مصلی حق سبحانہ تعالے کو دیکہتا ہی نہ بنفس نماز یا بحصول ثواب وجزای ثواب ہر چند نماز بہی منجلہ نعم جلیلہ حق تعالی سے ہی لیکن بوقت مشاہدہ جمال محبوب آرام والتفات بغیر نہین ہوتا پس نماز اور چیز ہی اور مشاہدہ حق اور بیان زہد زاوی حدیث افراد خصال حمیدہ وآحاد خلال پسندیدہ زہد اوس فصیح لسان فسیح جنان خوستادۂ خدا واسطہ آفرینش عرض وسماسے فن سیر مین بقلم تحقیق او برصفحہ تدقیق کے یون لکہا ہی کہ زہد یعنی بے رغبتی دنیا سے

حضرت کو اس حد تک کی کراہت تھی کہ مرات زبان حق ترجمان سے دعا کی اَللّٰھُمَّ
اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یعنی بار خدایا گردان اور مقرر کر رزق آل محمد کا قوت
یعنی اندک کہ بسبب اوسکے علاقہ جان قایم رہے نکلنے سے اور باوجود
اکتفا بقوت وقناعت بکفاف لایموت بحاجت قوت عیال زرہ مبارک کہ منجملہ
اسلحہ جنگ و دغا تھی ایک یہودی پاس گرو کر دی تھی کہ بسبب زہد وسخا وایثار
اتفاق انفکاک کا وقت وفات تک میسر ہوا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبتک اس سپنجی سرای بیوفا میں
رہے کبھی تین دن متواتر روٹی گیہون کی سیر ہوکر تناول نفرمای اور بعض
روایات میں نان جو بھی آیا ہی اور روایت دوسری میں آیا ہی کہ ایکبار
جبرئیل علیہ السلام نے بفرمان ملک العلام نازل ہوکر آپ کی خدمت میں جانب
پروردگار عالم سے بعد ابلاغ سلام ومسرت وتحیت التمام یہہ عرض کیا کہ اگر
خوشنودی ورضامندی میرے حبیب کی ہیہ تو ان پہاڑونکو سونیکا کر دون جہان
آپ تحول ونقل فرماوین خدمت میں حاضر رہین یہہ پیام آزمایش فرجام حضرت
سنکر ساکت وخاموش وسرنگون ایک ساعت تک رہی بعد ازان لسان راست
بیان سے یہہ تکلم فرمایا کہ دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ جسے گہر نہین اور مال اوسکا کہ
جسی مال نہین جمع کرتا ہی دنیا کو وہ کہ اوسے عقل وانتباہ نہین پس کہا جبرئیل
علیہ السلام نے حضرت سے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت رکھی تمہین خدا قول
ثابت پر اور حضرت عایشہ صدیقہ رضی سے آیا ہی کہ ہم آل محمد کبھی ایسا اتفاق
ہوتا کہ مدت ایک مہینہ تک آگ دیگدان مین نہ ڈالتے فقط خوراک ہماری خرمہ
اور پانی تہا اور عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی کہ ایک مرتبہ خوان
بڑا بہرا ہوا کہانے کا عبد الرحمن پاس لائے یہہ اوسے دیکہکر بہت روئے
اور کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکے یہانتک فاقون سے
جان بلب ہوتے کہ روٹی جو کی بہی میسر نہ آتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ حضرت اور آپکے اہل اکثر راتین برابر ہو سکے سو رہتی تھے اور طعام
شبانگاہ میسر نہوتا تہا اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ حضرت فاقہ کو

بہت دوست رکہتی ہے کبہی کسیکی روبرو شکایت نفرماتے فاقہ و گرسنگی کہ تمام شب بے آرام رہتے اور صبح اوس شب کی روزہ رکہتی کوئی مانع نہوتا - اگر آپ جناب الہی سے طلب و درخواست فرماتے عنایت کرتا تمام خزانے زمین اور میوے اوسکے اور فراخ وکشادہ کرتا زندگانی حضرت کی لیکن مین بمزید شفقت و مہربانی یہہ حال عسرت مآل دیکہکر رویا کرتی اور کہتی رُوحِی فِدَاكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ یعنے میری جان تمپر قربان ہو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش کے بقدر قوت دنیائی دنیہ سے اختیار فرماتے — درجواب زبان صدق بیان سے ارشاد کرتے کہ مجھی زخارف دنیائی فانیہ سے کچھہ طمع و رغبت نہین اور میرے بہائی پیغمبر الوا العزم دنیا سے یکسوئی و بی رغبتی کرتے رہے ہین نظر بافزونی ثواب و عظمت و بزرگی نزدیک حق و علی کے پس مجھی شرم آتی ہی کہ تن آسانی دنیا مین کرون اور نعم باقیہ سے محروم اور اپنی بہائیون سے تنہا و جدا رہون میرے نزدیک کوئی خیر فایق و بہتر اس سے نہین کہ اپنی بہائیون سے ملون - ایک مہینہ اسبات پر نہ گذرا تہا کہ حضرت نے وفات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ توشک زیر افگندنی حضرت کہ جسپر بوقت شب استراحت فرماتے ایک چیز لیف خرما سے آگندہ تہی اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ فرش خانہ رسول خدا پلاس تہا بوقت خواب ہم اوسے دوتہ حضرت کے نیچی بچہا دیا کرتے تہے ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے اوسے چارتہ کردیا جب صبح ہوئی آپنے پوچہا کہ آج میرے نیچے کیا بچہایا تہا عرض کی ہمنے کہ وہی فرش قدیم کہ بچہایا کرتی ہی فرمایا کہ اوسے بحال نخست چہوڑ دو اور کچہہ اوسمین تکلیف نکرو کہ نرمی اوسکی نے نماز شب سی مجھی باز رکہا اور گاہ گاہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سریر پر کہ بافتہ برگ خرما سے تہے خواب استراحت فرمایا ہی کہ نقش و نشان اوسکے پہلوی شریف مین تاثیر کرتے تہے غرض کہ حال زہد و بی رغبتی حضرت کا دنیا و ما فیہا سے کتب مطولہ مین مملو و مشحون ہی یہہ مختصر گنجایش بیان اوسکا نہین رکہتا صلے اللہ علیہ و آلہ بحسنہ و جمالہ

بیان خوف و خشیت و سختی طاعت و شدت عبادت

ارباب سیر باخبر نے نعت خوف و خشیت و وصف طاعت و عبادت اوس خیر البشر
کو سلک تقریر مین یون منتظم کیا ہی **ابیات** ای تو بہر مرتبہ عالی مقام

مرتبہ ہای ہمہ پست از تو و ام　　صبح با وراد تو رخشان شدہ　　کفر بارشاد تو ایمان شدہ
طاعت تو بر ہمہ ہا فرض عین　　پیروی امر تو بر جملہ دین　　مایدہ معرفت از خوان تست
آیت این مرتبہ در شان تست　　نہ فلک از قدر تو آراستہ　　ماہ شب قدر تو ناکاستہ

خوف و خشیت و طاعت و عبادت حضرت کی بقدر علم و معرفت آپ کے ساتہہ
پروردگار تعالی و تقدس کے تہی فی الحقیقت جو کوئی داناتر اور شناساتر خدای عز
وجل ہوتا ہی بڑا خایف و سعید ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی **آیۃ**
اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ یعنے سوای اسکے نہین کہ خوف
و خشیت اللہ کی اوسکے بندونمین سے علما کو حاصل ہی حدیث بخاری مین آیا
ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت فرماتے تہے اگر تمہین عرفان و علم و ترس
و خوف جسقدر کہ مجھی ہر آن و ہر لحظہ موجود رہتا ہی حاصل ہو تو کبہی ضحک و خندہ
سے واقف نہو او ہمیشہ حالت گریہ و بکا مین گرفتار رہا کرو **اور** حدیث
ترمذی مین آیا ہی کہ دیکہتا ہون مین جو تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون مین جو تم نہین سنتے
اور فرمایا اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحُقَّ لَہَا اَنْ تَئِطَّ یعنے آواز کرتا ہی آسمان
اور سزاوار ہی اوسے کہ آواز کرے * اطیط آواز پالان و نالیدن شتر کو
کہتے ہین اور آواز کرنا آسمان کا بجہت کثرت و افزونی اوس چیز کے کہ اوسمین
ہی ملایکہ اور گرانی و ثقل اونکے سے اور یہہ کنایہ و اشارہ بیان کثرت سی ہے
اگرچہ وہان آواز نہو **اور** فرمایا ہی نہین ہی آسمان مین جای چار انگشت
کہ جبہ ملایکہ سے خالی ہو مگر خدا تعالی کو سجدہ کر رہے ہین **اور** ایک روایت
مین آیا ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معاینہ حضرت
کو ہوتا ہی فرمایا بہشت و دوزخ کا کہ علم الیقین اور عین الیقین دونو جمع کر دئی
ہین حق تعالی نے میرے واسطے ساتہہ خشیت قلبیہ و استحضار عظمت الہیہ کے کہ نہتا
اور کسیکو سوا میرے — عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایکرات
حضرت کی خدمت مین حاضر تہا کہ آپ خواب سی بیدار ہوئے اور مسواک و وضو کیا

اور واسطے نماز کے قیام فرمایا پس مین ہی باقتدا آپ کے کھڑا ہوا آپ نے قرات
سورۂ بقر شروع فرمائی جہان آیت رحمت آتی وہان حق تعالی سے طلب درخواست
رحمت فرماتے اور جب آیۂ وعید عذاب پر گذرتے نعوذ و پناہ حضرت باری
عز اسمہ سے مانگتے عذاب و عقوبت سے پس درنگ رکوع مین مثل قیام فرماتے
اور بعد از فراغ رکوع قیام مثل رکوع عمل مین لاتے بعد ازان سجدہ اور نشست بین
السجدتین مانند اوسکے اور یہی حال رکعت ثانی کا کہ کبھی سورۂ آل عمران اور گاہے
سورۂ نسا اور وقتی سورۂ مائدہ تلاوت فرماتے اور کبھی بتکرار ایک آیہ تمام
شب قیام کرتے اور مروی ہی کہ وہ آیت یہہ تہی آیۃ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ
فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ
یعنی اگر عذاب کرے تو انکو پس یہہ بندے تیرے ہین اور اگر بخش دے تو خاص انکو پس تو
غالب استوار کار حکمت والا ہی اور مقصود تکرار اس آیت سے عرض حال امت اور طلب
درخواست مغفرت اور آمرزش تہا اور آیا ہی کہ نماز مین شکم مبارک سے کبھی آواز
جوش دیگ سی اور گاہی آواز آسیا کی سی آیا کرتی تہی اور حدیث ابن
ابی ہالہ مین آیا ہی کہ حضرت پر طریان و درد و غم پیاپی ہوتا تہا اور اثر دوام اندوہ
والم متواتر اور آرام و آسایش کم اور آپنے فرمایا ہی کہ مین دن مین ستر
مرتبہ اور ایک روایت مین ہی کہ سو بار واسطے امت کے حق تعالی سے استغفار
کرتا ہون غرضکہ یہہ بہی خالی غم و محنت و اندوہ سے نہین اور رسالہ مرج
البحرین مین وجوہ اور بہی بیان کئی گئے ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
روایت ہی کہ مینے طریقہ و حال حضرت سے سوال و استفسار کیا فرمایا اَلْمَعْرِفَةُ
رَاْسُ مَالِيْ وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِيْنِيْ وَالْحُبُّ اَسَاسِيْ وَالشَّوْقُ مَرْكَبِيْ
وَذِكْرُ اللّٰهِ اَنِيْسِيْ وَالثِّقَةُ كَنْزِيْ وَالْحُزْنُ رَفِيْقِيْ وَالْعِلْمُ سِلَاحِيْ
وَالصَّبْرُ رِدَائِيْ وَالرِّضَاءُ غَنِيْمَتِيْ وَالْفَقْرُ فَخْرِيْ وَالزُّهْدُ
حِرْفَتِيْ وَالْيَقِيْنُ قُوَّتِيْ وَالصِّدْقُ شَفِيْعِيْ وَالطَّاعَةُ حَسْبِيْ
وَالْجِهَادُ خُلُقِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَثَمَرَةُ فُؤَادِيْ فِي
الذِّكْرِ وَغَمِّيْ لِاَجْلِ اُمَّتِيْ وَشَوْقِيْ اِلٰى رَبِّيْ یعنی معرفت خدا تعالی

اصل و سرمایۂ مال میرے تالی کا ہی اور عقل جز میرے دین کی اور دوستے
خدا بنیاد میرے اور شوق بلقائی خدا سواری میرے اور ذکر خدا دوست
و ہمدم میرا اور اعتماد و توکل خدا پر خزانہ میرا اور اندوہ رفیق و مصاحب
میرا اور علم ہتیار و حربہ میرا اور صبر چادر میرے اور خوشنودی خدا مال
غنیمت میریکا اور احتیاج بخدا بزرگی میرے اور بی رغبتی و ترک دنیا پیشہ
اور کاریگری میرے اور یقین قوت میرا اور راستی شفاعت کرنیوالے
میری اور بندگی خوبی و جمال میرا اور جہاد در راہ خدا مین سیرت و خو میرے
اور خنکی اور آرام میری چشم کا نماز مین ہی اور حاصل و میوہ دل میری کا
یادگاری خدا مین ہی اور غم و اندوہ میرا واسطے امت اپنی کے ہی اور
شوق میرا طرف پروردگار اپنے کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان

صفات حضرت کہ قرآن شریف مین مذکور ہی

محرران طوامیر صفات اوس صدر منشور راستی و صفاحہر سپہر رفق و حیا
نقطہ دایرہ اصطفے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قرآن صدق بیان
اور خالق انس و جان مین و مجز اونکا ہی یون حیطۂ تحریر مین لاتے ہین
کہ ایک حدیث مرویہ عطا سے کہ جامع اکثر فضایل حضرت کو ہی صحیح
بخاری مین لایا ہی اور کہا کہ وصف کیے گئے حضرت بعض صفات کہ قرآن
مین مذکور ہی **آیہ** یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ یعنے آگاہ ہو ای پیغمبر
بدرستیکہ بھیجا ہمنے تجکو گواہ اور بشارت دینی والا اور ڈرانیوالا اور پناہ
واسطے ناخواندون عرب کے **ع** اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُكَ
الْمُتَوَكِّلُ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ
لَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ وَلٰكِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ وَلَا یَقْبِضُهُ اللّٰهُ حَتّٰی
یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیَفْتَحُ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَاٰذَانًا صُمًّا

وقلوبا غلفا یعنے تو بندہ میرا اور فرستادہ میرا ہی اور نام رکھا میں نے تیرا متوکل کہ نہین درشت خو اور سخت گو اور نہ آواز بلند کرنیوالا بازارون میں نہین دور کرتا بدی کو ساتھ بدی کے ولیکن درگذر کرتا ہی اور بخشتا ہی ذرع کر ساتھ حسن سیرت کے کردہ پسندیدہ تر ہی بدی کو اور نہین مارتا اوسے خدا تا اینکہ راست کرتا ہی ساتھہ اوسکے امت کی کجی کو تا آنکہ کہین وہ کلمہ توحید اور اقرار رسالت اور کہولتا ہی اور روشن کرتا ہی بسبب اوسکے آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل غافل و پوشیدہ + اور بعض طرق اس حدیث مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہے اُسَدِّدُہٗ لِکُلِّ جَمِیْلٍ وَاَہِبُ لَہٗ کُلَّ خُلُقٍ کَرِیْمٍ وَاَجْعَلُ السَّکِیْنَۃَ لِبَاسَہٗ وَالْبِرَّ شِعَارَہٗ وَالتَّقْوٰے ضَمِیْرَہٗ وَالْحِکْمَۃَ مَعْقُوْلَہٗ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِیْعَتَہٗ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوْفَ خُلُقَہٗ وَالْعَدْلَ سِیْرَتَہٗ وَالْحَقَّ شَرِیْعَتَہٗ وَالْہُدٰی اِمَامَہٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَہٗ وَاَحْمَدُ اِسْمُہٗ اَہْدِیْ بِہٖ بَعْدَ الضَّلَالَۃِ وَاُعَلِّمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَہَالَۃِ وَاَرْفَعُ بِہٖ بَعْدَ الْخَمَالَۃِ وَاُسَمِّیْ بِہٖ بَعْدَ النَّکِرَۃِ وَاُکَثِّرُ بِہٖ بَعْدَ الْقِلَّۃِ وَاُغْنِیْ بِہٖ بَعْدَ الْعَیْلَۃِ وَاُؤَلِّفُ بِہٖ بَیْنَ قُلُوْبٍ مُّخْتَلِفَۃٍ وَاَہْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَۃٍ وَاُمَمٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ وَاَجْعَلُ اُمَّتَہٗ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ راست گفتار اور درست کردار کرتا ہون مین اوسے ساتھہ ہر خوبی کے اور بخشتا ہون مین واسطے اوسکے ہر خوی نیک اور گردانتا ہون مین آرام و آہستگی کو پوشش اوسکی اور نیکی کو علامت اوسکی اور گردانتا ہون مین پرہیزگاری کو نہانی دل اوسکی اور گردانتا ہون مین حکمت کو معقول اوسکا اور گردانتا ہون مین راستی اور وفاء عہد کو طبیعت اوسکی اور گردانتا ہون مین عفو و نکوئی کو خصلت اوسکی اور گردانتا ہون مین عدل و انصاف سیرت و خصلت اوسکی اور حق شریعت اوسکی اور ہدایت اور رہنمائی پیشوا اور اسلام دین اوسکا اور احمد نام اوسکا ہی راہ راست دکہاتا ہون مین ساتھہ اوسکے پیچہے گمراہی کے اور دانا کرتا ہون مین ساتھہ اوسکے پیچہے نادانی کے اور

بلند کرتا ہون ساتھ اوسکے ابتدائی کرنے کے اور بلند و بالا لیجاتا ہون اور
شناسا کرتا ہون بسبب اوسکے جماعت ناشناسا کو اور بہت کرتا ہون
اونکو بعد کمی کے اور غنی و بے نیاز کرتا ہونمین بسبب اوسکے بعد فقر و احتیاج
کے اور تالیف کرتا ہونمین ساتھ اوسکے دلون مختلفہ مین اور خواہشون
او عقلون پراگندہ مین اور گروہون متفرقہ مین اور گردانتا ہونمین اوسکی
امت کو بہترین اوس امت کی کہ نکالے گئے ہین واسطے لوگون کے صلی
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وامتہ اجمعین **فضل و شرف حضرت**
کہ بآیات قرآنی ثابت ہی موسسان قواعد مہذبہ شروع
واصول اور رشیدان معاقد معقول ومنقول رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین
فضل و شرف جناب رسالت سلطان مسند قربت کا کہ بآیات بینات
فرقانی نسبت بامت ثابت ہوا ہی اسطرح قرطاس ست اساس کے اوپر
بقید تحریر لائے ہین **نظم** پایۂ این کار بمقدار تست * کارکنی نیست
ہمین کار تست * لایق این کار ترا دیدہ اند * زانکہ زاول تو بخشیدہ اند
ہر کہ عطا بخش و کرم خو بود * بر کرم خویش سبب جو بود * تو سبب رحمت بیچون شدی
چون غم امت بخوری چون شدی **محی المواہب** وَاِذَا اَتٰی مَا اَتَوْبِهٖ
مِنَ الْخِصَالِ الْحَمِيْدَةِ فَقَدِ اجْتَمَعَ فِيْهِ مَا كَانَ مُتَفَرِّقًا
فِيْهِمْ فَيَكُوْنَ اَفْضَلَ مِنْهُمْ وَبِاَنَّ دَعْوَتَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي التَّوْحِيْدِ وَالْعِبَادَةِ وَصَلَتْ اِلٰى اَكْثَرِ بِلَادِ الْعَالَمِ بِخِلَافِ
سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ فَظَهَرَ اَنَّ اِنْتِفَاعَ اَهْلِ الدُّنْيَا بِدَعْوَتِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ مِنِ انْتِفَاعِ سَائِرِ الْاُمَمِ
بِدَعْوَةِ سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ فَوَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ اَفْضَلَ مِنْ سَائِرِ
الْاَنْبِيَاءِ انتہی یعنے جو وقت لائے حضرت تمام وہ چیز کہ لائے اوسے
یعنی سارے انبیا خصلتون ستودہ سے پس تحقیق جمع ہوئی حضرت مین وہ چیز
کہ تہی جدا جدا اون انبیا مین پس ہوئی حضرت افضل اون سب سے اور
دوسرا اسکے فضیلت یہہ کہ دعوت حضرت کی توحید و عبادت مین پہنچی

اکثر تہرون عالم تک برعکس سارے نبیون کے پس ظاہر ہوا یہہ کہ فائدہ دنیا والون کا ساتہہ دعوت حضرت کے بدرجہ کمال تہا فائدہ ساری امتون کے ساتہہ تمام انبیا کے پس واجب ہوا ہونا آپ کا افضل سب انبیا سے آخر ہوا قول صاحب مواہب کا **اول** اون آیات سی کہ حضرت کی رحمت و شفقت بحال امت خبر و بشارت دیتی ہین یہہ آیت ہی **ایۃ** لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ ۝ یعنی بہ تحقیق آیا تمہارے پاس ایک پیغمبر تمہین مین سے کہ پہچانتے ہو تم مکان و محل و صدق و امانت اوسکی کہ کبھی تم مین متہم بکذب و دروغ نہین ہوا اور پہچانتے ہو ابا و امہات اوسکی کہ سب ارفع و اشرف و افضل قوم عرب ہین اور طاہر و مطہر ہوئی ہین کہ اونمین زنا اور نقصان اور زبونی جاہلیت نہ تہی جیسے کہ فرمایا خَرَجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاہِرَۃِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاہِرَاتِ یعنی باہر آیا مین پشتون پاک سی طرف رحمون پاک کے — اسی جگہہ سے شرف ذات و محامد صفات و عظام اخلاق و محاسن افعال حضرت کے ظاہر و باہر ہوتے ہین **اور** جائی دوسری فرمایا **ایۃ** لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی ہر آئینہ تحقیق منت و احسان رکہا حق تعالی نے مومنون پر سبب برانگیختہ کرنے رسول کے اونہین کی جنس سے پس بہیجا رسول مقبول کا اونکی جنس و قوم سے ادخل و اقرب ہی تانیس و تصدیق و ایمان و اتباع و امتنان مین اور فرمایا **ایۃ** ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْہُمْ یعنی وہ ایسا خدا حکمت والا ہی کہ مبعوث و برانگیختہ کیا ناخواندگان عرب مین پیغمبر اونکی جنس سے اور فرمایا **ایۃ** کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یعنی جیسکہ بہیجا ہمنے تم مین پیغمبر تمہاری جنس سے — امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ و علی آلہ الکرام کہتے ہین کہ حق تعالی بعلم غیب اپنی عجز و قصور مخلوقات کا معرفت و طاعت مین جانا اور چاہا کہ تعلیم معرفت اپنی سے اونہین خبردار کرے پس پیدا و مبعوث کیا اونہین کی جنس سے ایسا پیغمبر کہ مانع مخلوقات

صفت رحمت و رافت کیا اپنی صفات مین سے — اور سفیر صادق القول کہ
اوسکی اطاعت و فرمان برداری اپنی اطاعت وخوشنودی فرمائی کہ **آیہ**
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس شخص نے فرمان برداری
رسول مقبول کی اختیار کی بسبب تحقیق اطاعت حکم خدا بجالایا **آیہ** وَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر رحمت
واسطے عالمون کے تمام ہوا ملخص و محصل کلام امام علیہ السلام کا پس ذات بدایت
وارشاد سمات حضرت مظہر و مصدر رحمت شاملہ و رافت کاملہ ہی عموماً اگر
کوئی ازراہ انکار و عناد و استکبار گرفتار و پابند بند شقاوت و ضلالت و حرمان
وخذلان رہا اور ظلم وجفا اپنی جان پر گوارا کیا آپ کا ارسال کہ واسطے رحمت
کے ہی اوسمین کچھہ نقصان و زیان نہین راہ پاتا جیسیکہ آفتاب واسطے انارت
واضاءت و روشنائی عالم کے مخلوق ہی اگر کوئی شخص پردہ ظلمت و غشاوہ
حیرت اپنی موہنہ پر کہینچ لے اور اوس نور سراپا ظہور سے بسبب علت کوری و
ضعف بینائی مستیز و مستر شد ہو ذات آفتاب مین کچھہ قصور و فتور نہین آتا
فرد گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ — اور توجیہ
آیت مقدمہ سے تقریر آیت چاہیے سمجہنا **آیہ** وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنے نہین پیدا کیئے ہمنے جن و انس مگر واسطے
عرفان و شناخت اپنی کے پس ترکیب ہر واحد کی افراد فریقین سے اوپر صورت
مستحقہ و مستعدہ لِلْعِبَادَةِ وَالْعِرْفَانِ فرمائی اور عقل کامل اور ادراک
شامل کہ مانع غلبہ شہوت و ثوران غضب سی ہو عطا کیا کو بوسوسہ شیطانی و ہوائے
نفسانی مورد عذاب و عقاب رحمانی ہوجاوین — پس ذات رفیع الدرجات
حضرت رحمت ہی واسطے مؤمنون کے بالفعل اور سائر الناس کے بالقوہ یا واسطے
مؤمنون کے رحمت بہدایت اور منافقون اور کافرون کے امان قتل و نہب
اور تعجیل عذاب دنیوی سے **اور** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ بعثت
و رسالت حضرت رحمت ہی واسطے مؤمنان اور کافرون کے ورود و وقوع عذاب
سے کہ امم تکذیب کنندۂ انبیا بسبب تباہی بد اونکی ہلاک ہوگئے ہین **اور** بعضے علما کہ حصول

رحمت بوجود ذات سید المرسلین سائر اجزا و ابعاض عالم مین کہتے ہین چنانچہ
خاک طاہر و مطہر ہوئی اور پانی طوفان سے باز رکہا گیا اور رہوا ہلاک
کفار سے اور آتش جلانے صدقات سی باز رہی اور آسمان صعود
شیاطین اور استراق سمع سے حال امم سابقہ کا یہہ تہا کہ قربانیان اور صدقات
اپنے زیر آسمان رکہتے ایک آگ آسمان سے آتی اور جلا دیتی کہ یہہ علامت و
نشان قبول صدقہ و قربانی تہا پس اسواسطے کہ ذات حضرت رافت و رحمت ہی
اپنی امت کے حق مین نور تام و سراج منیر فرمایا کہ بواسطہ حضرت وصول الی
اللہ حاصل ہوا اور بہ تنویر جمال باکمال اونکے ابصار و بصائر منور و روشن
اور فرمایا **ایۃ** قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ؕ یعنی
بتحقیق تمہارے پاس خدا کی طرف سے آیا نور اور کتاب روشن اور فرمایا
ایۃ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ؕ یعنے ای پیغمبر در ستیکہ
ہمنے بہیجا تجہی گواہ اور مژدہ بہیجانیوالا اور ڈرانیوالا اور پکارنیوالا خدا کی
طرف بحکم خدا اور چراغ روشن ✱ اور اگر کوئی کہے کہ تشبیہ ذات شریف
بہ سراج فرمائی بآفتاب و مہتاب کیون نہ ارشاد کی کہا جاوے کہ دو سبب سے
ایک یہہ کہ وجود عنصری آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ارضی ہی سماوی
نہین اور دوسرے یہہ کہ ایک چراغ سے چراغہای بیشمار روشن ہوسکتے ہین
بخلاف شمس و قمر کے **بیت** یک چراغ ہست درین خانہ کہ از پرتو آن ✱
ہر کجا می نگری انجمنی ساختہ اند ✱ اور اگر سراج سے مراد آفتاب لیوین تو بہی
بعید نہین کہ حق تعالی نے سراج فرمایا ہی **ایۃ** وَجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا
وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ؕ یعنے اور گردانا حق تعالی نے آسمان مین آفتاب و ماہ کو
روشن پس جیسے کہ آفتاب عالم اجسام مین نور بخشتا ہی اور اخذ نور مین محتاج
بغیر نہین ایسی ذات حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسیطرح اگر تشبیہ ذات
شریف بماہ دیجاوے راست آتی ہی کہ ماہ بجز آفتاب محتاج اخذ نور مین
دوسرے کا نہین ہے ایسی آنسرور انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم استفادہ نور

ذات باریتعالی سے حاصل کرتے ہین اور نفوس انسانیہ پر اثبات فرماتے ہین اور
تشبیہ ذات مقدس نبوی مین ساتھہ نور کے عجب تلمیح ہی کہ حق جل وعلی فرماتا ہی
آیۃ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ گویا آسمان وزمین اکوان وادوار
مین بجز نور الٰہی ساری وطاری نہین کہ وہی ہے سر وجود وحیات وجمال وکمال
اور آنحضرت تشبیہا بمصلوٰۃ وسلام منظہر اتم اور واسطہ ظہور اوس نور کے ہین
اور تفسیر مَثَلُ نُوْرِہٖ الآیۃ مین مفسرین یون بیان فرماتے ہین کہ مثل ایمان
قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند مشکوٰۃ ہی کہ اوسمین مصباح ہی مشکوٰۃ
صدر شریف حضرت ہی اور زجاجہ مثال قلب آنحضرت ومصباح نور معرفت
وایمان کہ آپ کے قلب شریف مین ہی اسیطرح مواہب مین ہی ساتھہ زیادتی
تحقیق بیان کے اور آیۃ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ یعنے کیا کھولدیا
ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا * کہ شرح صدر نعمت عظیم اور امتنان جسیم ہے
اور مراد شرح صدر سے توسیع وتفسیح وتفتیح صدر مبارک ہی واسطے جمع میان
مناجات حق ودعوت خلق بابراز انوار معارف وعلوم وتوحید ومعرفت وابداع
اسرار وازالہ ضیق جہل وکثرت واعراض حق سے اور لگاؤ دل کا غیر کے ساتھہ
اور آسانی وحی اور اوٹھانا اعباء رسالت وابلاغ اور فرمایا آیۃ وَوَضَعْنَا
عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَہْرَکَ یعنی اور دور کیا ہمنے تجھسے بوجھہ تیرا
وہ کہ شکستہ وگران کرتا ہی پشت تیری * اعظم وارفع اسباب انشراح صدر ایک نور
ہی بندہ کے دلمین کہ تابندہ ودرخشان کرتا ہی اوسکو جیسے کہ فرمایا ہی وَاِذَا
اَدْخَلَ النُّوْرُ الْقَلْبَ انْفَتَحَ وَانْشَرَحَ یعنے اور جبکہ نور داخل ہوتا ہی دلمین
کھولدیتا ہی دلکو * اور عمدہ سبب انفتاح وانشراح صدر کا پاک ہونا دلکا صفات
ذمیمہ ورزیلہ سے پس اتم واکمل واعلی اس صفت مین حضرت سید الثقلین صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور متابعان وپیروان حضرت بہی اس سے نصیب وبہرہ
رکھتی ہین بقدر محبت ومتابعت اور بیان شکرف اس سخن کا کتاب سفر السعادۃ
اور بعض رسایل فارسیہ مین شرح کیا گیا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے آیۃ
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور بلند کیا ہمنے نام اور آوازہ تیرا دنیا وآخرت

مین ساتھہ نبوت و شفاعت کے اور مقرون و متصل کیا ہئنے اپنے نام کے ساتھہ
نام تیرا کلمہ اسلام و اذان و نماز مین اب کوئی نمازی و تشہدی و خطیب نہین
کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نکہے اور
حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام
نے میرے پاس آکر کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کچھہ بلندی اپنے نام کی تجکو معلوم ہے
مینے کہا اَللّٰهُ اَعْلَمُ یعنے اللہ خوب جانتا ہی ہ کہا اس سببسے اِذَا ذُکِرْتُ
ذُکِرْتَ مَعِیَ یعنے جسوقت کہ مین یاد کیا جاتا ہون یاد کیا جاتا ہی تو میرے
ساتھہ ہ پس گویا ذکر حضرت کا ذکر خدا اور اطاعت حضرت کی اطاعت خدا
ہی ایہ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس شخص نے
اطاعت و انقیاد حکم رسول مقبول کیا پس تحقیق فرمان برداری اور بجا آوری امر
الہی عمل مین لایا پس اتباع و پیروی سنت سید المرسلین کی باعث ہی محبت
رب العالمین ؛ باعمان نظر و تعمق فکر دیکھنا چاہیئے کہ کس قدر اعزاز و تکریم الہی
دربارہ حضرت رسالت مبذول و مقرون ہی کہ جابجا بوقت ندا ختم الانبیا کو ساتھہ
وصف ایہ یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ یَآاَیُّهَا الرَّسُوْلُ موصوف فرمایا ہی اور اور انبیا
ساتھہ نام کے یا آدم یا نوح یا موسی یا عیسے ندا کیے گیے اور ندای ایہ یَآ
اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یَآاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ مین آثار محبت و ملاطفت و مہربانی ارباب ذوق
پر ظاہر و باہر ہے — حلیہ مین ابو نعیم نے روایت کی ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ جب حضرت علیہ السلام نے ارض ہند مین نزول فرمایا متوحش و متفکر ہوے
حضرت جبرئیل علیہ السلام بہ تلقین و تعلیم اذان نازل ہوئے اور کہا اللہ اکبر دوبار
اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دوبار اور اشہد ان محمد رسول اللہ دوبار کہو الحدیث
پس برکت اس نام کے توحش و تفکر آدم علیہ السلام کا زایل و دور ہوگیا اور
اسم سامی حضرت کا عرش اور ہر آسمان پر مکتوب و مرقوم ہی اور بہشت مین کوئی
حور و قصور اور شجر و برگ و بار تز مین کلمہ طیب سے خالی نہین اور بزار ابن عمر
سے روایت کرتے ہین کہ زبانی حضرت کی سنا ہمنے کہ فرماتے تہے جب پہنچی
شب معراج عروج آسمانی اور تقرب یزدانی حاصل ہوا کسی آسمان پر نگاہ نہ کی

مگر اوسپر نام اپنا محمد رسول اللہ لکھا دیکھا مینے اور اشتقاق کیا حق سبحانہ
نے اسم کریم حضرت کا اپنی نامون مین سے جیسا کہ حسان بن ثابت قصیدہ مدحیہ
اپنی مین بیان کرتا ہی مصرع فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ یعنی پس صاحب
عرش اعنی حق سبحانہ کا نام محمود ہی اور یہہ ہمارا صاحب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حق سبحانہ نے اسمار حسنی اپنی سے حضرت کو شتر ناموں کے ساتھہ یاد فرمایا ہی
کہ ذکر اسکا بیان اسمار شریف مین آویگا انشا اللہ تعالے جانا چاہیئے کہ باری عز اسمہ نے
نام اپنے حبیب کے ساتھہ قسم بانواع شتی قرآن مجید و فرقان حمید مین یاد فرمائی ہین
ازانجملہ ایک آیۃ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ہی مواہب لدنیہ مین کہ کتاب
بہت معتبر کتب سیر حضرت خیر البشر سے ہی یون لکھا ہی کہ ذکر حروف تہجی کا اوایل
سور قرانی مین خالی فایدہ و حکمت سی نہین لیکن علم و ادراک انسان اوسکی کنہ و باریکی
کو نہین پاتا مگر جسپر کہولدے اللہ تعالی اوسکا بہید - اور مفسرین سے معانی یٰس
مین چند اقوال منقول ہین ایک اونمین سے یہہ کہ یٰس بمعنی یا انسان ہی لغت
بنی طی مین اور یہہ قول ابن عباس و حسن و عکرمہ و ضحاک و سعید بن جبیر
رضی اللہ عنہم کا ہی اور بعضے کہتے ہین لغت حبشہ مین اور بعض لغت کلب
مین اور ابن الحنفیہ اور ضحاک نے معنی یٰس کے یا محمد کہی ہین اور ابو العالیہ
نے یا رجل اور قتادہ نے کہا وہ اسم ہی اسمار قرآن سے اور ابی بکر وراق
سی منقول ہی یَا سَیِّدَ الْبَشَرِ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سی مروی
ہی کہ حق تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا سید کر خطاب فرمایا کہ اسمین
تعظیم و تمجید بہت ہی اور طلحہ بن عباس سے روایت ہی کہ یٰس قسم ہی کہ قسم یاد فرمائی ہے
حق تعالی نے اوسکے ساتھہ آپکے اسما کی اور کعب رضی اللہ عنہ سی منقول ہے
کہ دو ہزار برس پہلے خلق آسمانون اور زمین سے حق سبحانہ نے قسم یاد فرمائی
ہی یَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ پہر فرمایا وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ اور یہہ رد ہی اوپر کفار کے کہ وہ کہتی تہے لَسْتَ مُرْسَلًا
یعنی نہین تو فرستادہ خدا پس قسم کہائی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اِنَّهٗ
لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ یعنے بدرستی وہ ہر آئینہ پیغمبرون فرستادہ سے ہی عَلٰی صِرَاطٍ

مستقیم پ یعنے اوپر راہ سیدہی کے – کہ اوسمین کجی اور عدول حق سے نہین
غرضکہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین رسالت کسی نبی کی اپنے انبیا سے قسم یاد نہین
فرمائی مگر ساتہہ اسم مبارک حضرت کے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر ہوا کلام صاحب
مواہب کا اور کہین ساتہہ مدت حیوٰۃ و عصر و بلد کے جیسے کہ لَعَمْرُكَ
إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ یعنے سوگند زندگانی تیری کی اے محمد کہ تحقیق
وہ کفار گمراہی اپنی مین سرگردان و پریشان ہوتے ہین – جمہور اہل تفسیر کے
نزدیک یہہ نہایت تعظیم و تشریف ہی جیسا کہ محب سر و حیات محبوب کے سوگند کہاتا
ہی – ابن عباس کہتے ہین کہ پروردگار نے پیدا نہین کی کوئی ذات گرامی تر نزدیک
اپنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سوگند کہائی اوسکی حیات کے ساتہہ نہ ساتہہ
غیر اوسکے اور آیۃ لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا
الْبَلَدِ یعنے سوگند کہاتا ہون مین اس شہر کے کہ تو حلول کرنیوالا ہی اس شہر کا
زیادہ شرف رتبت ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ مقید کیا قسم کو ساتہہ
بلد کے کہ بلد حرام و بلد امین نام اوسکا ہی اور معزز و مکرم ہی خدا کے نزدیک بوقت
نزول و حلول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوسمین آیۃ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ
یعنی سوگند کہاتا ہون مین باپ اور بیٹے کی – بعضون کے نزدیک مراد والد سے
حضرت آدم علیہ السلام اور ما ولد سے ذریت آدم کہ اوسمین حضرت بہی داخل ہین
اور بعض کے نزدیک والد سے مقصود حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام
ہین اور ما ولد سے مطلوب حضرت سید المرسلین – مواہب لدنیہ مین حضرت
عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہا بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ یعنے پدر و مادر من فدای تو
باد یا رسول اللہ تحقیق پہنچی ہے فضیلت آپ کے اس مرتبہ کمال کو کہ حق تعالے
ساتہہ آیۃ لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ کے سوگند یاد فرماتا ہی تمام ہوا قول
صاحب مواہب کا اور کہا اللہ تعالی نے آیۃ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ
لَفِي خُسْرٍ یعنے سوگند عصر کے بدرستیکہ انسان ہر آئینہ زیان کاری مین ہے
اختلاف اقوال ہے تفسیر عصر مین بقول بعض عصر سے مراد دہر ہی – فی الصحاح

عصر روزگار عصران شب و روز اور دہر بہی شمول ان معانی پر رکہتا ہی کہ اوسمین
اعاجیب حوادث و وقایع کہ زبان بیان وحصر و احصا اونکے سے قاصر ہے
اور بزرگی دیا گیا ہی ساتہہ بزرگی کے لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاَنَا الدَّهْرُ یعنے
سب و دشنام نہ دو دہر کو کہ مین خالق دہر ہون اور دہر مین واقع ہوتے
ہین منافع و مضار و صحت و سقم و آفات و مخاذیت اور حاصل ہوتے ہین
برکات و کمالات اسمین اور ضایع ہونا عمر اور بیکار نشینی و کاہلی کسب کمال
مین اور اصلاح حال تصدیق و ایمان رسول رب متعال کے ساتہہ اور تکذیب
و ناگرویدگی رسول مقبول کی موجب زیانکاریون اور رسوائیو نکا اسواسطے
فرمایا آیۃ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ یعنی بدرستیکہ انسان البتہ زیانکاری مین ہے مگر جو کہ یقین و
باور لاوے خدا اور رسول پر اور کام کئی نیک و ستودہ ـــ پس سوگند یاد
کی حق تعالی نے بزبان خیر البشر و العصر مین اور بمکان لا اقسم مین اور بحیات
خیر البریات لعمرک مین اور الم الف اشارہ ساتہہ اسم اللہ کے ہی اور
لام ساتہہ جبریل علیہ السلام کے اور میم ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ کے اور ق مین
ساتہہ قوت قلب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے اور علی ہذا القیاس وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی
کہ ہوی بمعنی سقط کرنیکے آیا ہی اور الم نشرح اور والضحی اور
آیۃ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ہر ایک مین
جابجا قسم بہ نجوم وغیرہ یاد فرمائی اور برات و تبریہ حضرت صلواۃ اللہ علیہ
نکے قول اعدا سے اور آیۃ سورہ ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ
مین قسم کہائی ہی حق تعالی نے اوپر نفی جنون حضرت کے اور ثبوت اجر غیر
ممنون یعنی غیر مقطوع کا خاص حضرت کو اوپر تحملون مشقتون اور صبر اوپر
بلائون اور جفاؤن اور ابلاغ رسالت کے اور باوجود وقوع ایسے امور مولمہ و
موذیہ کے اثبات و استقرار اوپر خلق عظیم کے یہہ سب خصایص ذات شریف
سی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مراد ساتہہ ن کے
دوات ہی کہ قسم یاد کی ساتہہ دوات قلم کے اور جو کچہہ کہ وہ کتابت و تسطیر

دوات ہی کہ قسم یاد کی ساتھہ دوات وقلم کے اور جو کچھہ کہ وہ کتابت وتسطیر
کرتی ہین اور بقول بعض نون ایک لوح ہی نور سے کہ ملائکہ امر الٓہی کو اوسپر
لکہتے ہین مقدرات کونی سے اور یہہ قلم نمونہ اوس قلم اعلی کا ہی اور نشان
ہی نشانیون الٓہی سے کہ بسبب اوسکے احکام شرایع ودین وملت وعلوم عالیہ
اور وحی الٓہی اور بندگان اور اخبار پیشینیان اور اونکی باتین اور کتابین
اور صحیفہ آسمانی مرقوم ہوتے ہین اور امور دین ودنیا کہ متعلق معاد ومعاش
ہین بذریعہ اسی قلم کے استقامت واستقرار پذیر ہوتے ہین اور صاحب
کشاف نے بیچ تفسیر سورہ اقرأ بیان عَلَّمَ بِالْقَلَمِ مین لکہا ہی کہ دقایق حکمت
الٓہی اور لطف تدبیرات غیر متناہی اور نعت رسالت پناہی اور تفسیر کتاب
اللہ اور شرح احادیث رسول اللہ اور مقالات اولیا اور مواعظ دین
مبین اور نصایح شرح متین اور قبایح ملت بیگانہ لکہنا اور ثبت کرنا کام اسی
قلم راستی رقم کا ہی تا مزید یقین وتقویہ وتکمیل ایمان اور رواج ونضارت
گلشن دین ہووے اور لوگ کلام فضول اور ہذیانات نفس نامعقول اور
خیالات واوہام نامقبول کہ اپنی زعم فاسد مین اونہین حقایق ومعارف
سمجہتے ہین اور موجب ہدایت انام اور باعث تقویت اسلام سمجہتے ہین اجتناب
کرین — الغرض کہ اکثر سورہ آیات قرآنی آپ کی تعظیم وتکریم کے اوپر
دال وشاہد ہین چنانچہ بزرگترین چیزون اور بلندترین نعمتون غیر متناہی حق
تعالی سے آیہ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ہی یعنی سوگند ساتھہ
وقت چاشت اور ہنگام شب کے جب ڈہانپ لے ساتھہ تاریکی وسیاہی اپنی
کے — قسم کہائی حق سبحانہ نے ساتھہ دن اور رات کے کہ دونو محل ظہور
آیات ونعمات کے باوقات خود ہین اور خبر دی احوال رفعت ومحبت
اشتمال اپنی حبیب کے سے دنیا وآخرت مین اور فرمایا مَا وَدَّعَکَ
رَبُّکَ وَمَا قَلٰی یعنی نہین چہوڑا تجہے رب تیری نے اور نہ دشمن کہا
تجہے بعد برگزیدگی اپنی کے — مواہب مین لکہا ہی کہ سوگند یاد کی حق تعالی
نے ساتھہ دو آیتون عظیمہ کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر ربوبیت ووحدانیت

وحکمت و رحمت سکے اور وہ دو نورات و دن ہین اور تفسیر کیا ہی بعض نے والضحی ساتھہ روی شریف اور واللیل کو ساتھہ موی منیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسمین کچھہ استبعاد و دوری نہین یہانتک کہ کہا دشمنون حضرت کے نے کہ محمد علیہ السلام کو اوسکے رب نے چھوڑ دیا پس سوگند یاد فرمای ضوء نہار کی ساتھہ بعد ظلمت و تارکی لیل کے اور ضوء و روشنی وحی کے بعد بند اور رک جانے وحی کے ساتھہ کسی سبب کے اسباب سے یا کسی مصلحت کے مصالح سے کہ خدا تعالی اوسے خوب جانتا ہی — عبارت مواہب تمام ہوی ایۃ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى یعنی ہر آئینہ درجی آخرت کے اور نعمتین وہان کی شفاعت و مقام محمود ہی بہتر و بلند ترین نعمتون دنیا سے کہ دنیا جای تنگ ہی گنجای اور سمای اون نعمتون عظیمہ کی نہین رکھتی اور نہایت امر تیرکی ہدایت سے بہتر و برتر ہی واسطے ہونے تیرکے ہر ساعت ترقی مراتب کمال دنیا و آخرت مین اور مواہب مین منقول ہی کہ ایۃ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہر آئینہ عنقریب تجھی دیگا رب تیرا یہانتک کہ راضی ہووے تو — یہہ آیہ دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ اللہ تعالے اپنے حبیب کو جو مرضی و محبوب اوسکا ہی عطا کریگا اور باتین کہ جہال افترا و بہتان کرتے ہین کہ رضا و خوشنودی حضرت کی دخول امتی اپنے سے دوزخمین نہین یا نہین راضی ہونیکے حضرت کہ کوی میری امت مین سے دوزخ مین جاوے پس یہہ بات غرور و بازی ابلیس پر تلبیس ہی اسواسطے کہ خوشنودی و رضامندی حضرت کی بیچ خوشنودی حق تعالی کے ہی اور سبحانہ تعالی کفار و عصات جو کہ مستحق نار ہین اوسمین داخل کریگا مگر یہہ کہ مراد عدم خوشنودی و رضامندی سے یہہ ہی کہ بعد اذن شفاعت حضرت امتی کو دوزخمین نہین چھوڑینگے پس پروردگار تبارک و تعالی اذن دیگا حضرت کو پس آپ شفاعت فرماوینگے جسکی شفاعت مشیت ایزدی تقاضا کریگی اور جسکے حق مین مرضی و اذن خدا کا نپاوینگے شفاعت نفرماینگے انتہی اور پوشیدہ نرہے کہ مدارج مین یون لکہا ہی کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت

عصات بترتیب فرماوین گے جیسیکہ طوایف زانیون اور گروہ سارقون اور
جماعہ شاربون کے مثلا پس ایسے لوگ رہ جاوین کے کہ اونکی ذات مین خیر ونیکی
جز ذرہ ایمان یا حبہ ایقان نہین پس پروردگار جل علا فرماویگا کہ یہہ لوگ میرے
خاصون سے ہین مین انکی شفاعت وبخشش کرونگا پس نکالے جاوینگے آتش
دوزخ سے ساتھہ آمرزش پروردگار اور شفاعت سید الابرار صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور یہہ بات معلوم ہی کہ بدون اذن ورضامندی خدا شفاعت نہوگی
مگر یہہ کہ حق تعالی نے وعدہ رضای حبیب فرمایا ہی اور خدا اپنی وعدہ کو خلاف
نکریگا آیۃ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ اور مراد اوس قایل کے
آنی سے آتش دوزخ مین دوام وہمیشگی اور مقرر یہہ بات ہی کہ گناہگار ہمیشہ
دوزخ مین نرہینگے جیسیکہ قول خواجہ حافظ شیرازی سے ظاہر ہوتا ہی بیت
نصیب ماست بہشت ای خداشناس برو ۔ کہ مستحق کرامت گناہ گارانند
اور اوس روایت مین دو عبارتین آئی ہین ایک وہ کہ حضرت راضی وخوشنود
نہونگے کسیکو آنیسے دوزخ مین اپنی امت مین سے دوسرے یہہ کہ راضی نہونگے
حضرت کہ میری امت ہمیشہ دوزخ مین رہے ۔ پس سمجھہ تو ساتھہ باریکی نظر اس
نکتہ کو ۔ اب تتمہ وبقیہ اس سورہ مین وہ نعمتین کہ ابتدای حال حضرت مین تربیت
کنار عنایت اپنی مین بعد یتیم ہو جانیکے مبذول رہین بیان کیا اور بعض کہتی
ہین کہ مراد در یتیم ہی ۔ یعنی پایا ذات شریف کو بے نظیر وعدیل ورطہ جہل
وضلالت سی کہ اہل کفر اوسپر قایم ومستقر تہے نکالکر بمقام رہنمای پہنچایا
اور ساتھہ بخشش مال وگنج قناعت وغنای دلی کے غنی کیا اور فرمایا آیۃ
اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝ وَوَجَدَکَ
عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ یعنی کیا نپایا تجہی بےپدر پس جگہہ دی تجہے اور پایا تجہی راہ
بہولا ہوا اور پایا تجہی مفلس تنگدست پس غنی ومالدار کیا تجہی تا معلوم ومفہوم
ہووے کہ درحال یتیمی وبیکسی محروم ومایوس نچہوڑا بعد اختصاص بمرتبہ نبوت
ورسالت کیونکر عاطل وبیکار چہوڑیگا آیۃ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝ یعنی پس جو یتیم

اوسکو نہ دیا اور جو مانگتا ہو پس اوسکو نہ جھڑک اور جو احسان ہی تیرے رب کا سو بیان
کر + اسواسطے کہ اظہار نعمت اور اوسکا بار بار زبان پر لانا موجب شکر گذاری
منعم کا ہی اور پہنچانا احکام شرع اور تعلیم و ہدایت خلق منجملہ حدیث نعمت سے
ہی اور جو فضل و شرف محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیات سورۂ والنجم
سے ثابت و متحقق ہوتا ہی ممکن نہین عد و احصا اوسکا اور متعذر ہی وصول بکنہ
حقیقت اوسکی — اول کہا قسم کہاتا ہون ساتہہ والنجم کے کہ مراد اوس سے جنس نجوم
ہی یا ثریا کہ اطلاق اسم نجم اوسپر غالب ہی یا بنات النعش یا قرآن کہ نجما
نجما یعنی تہوڑا تہوڑا نازل ہوا ہی یا محمد مصطفے کہ شب معراج آسمان سے نیچے آئے
اور اوترے یا قلب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منشرح با نوار اور منقطع از اغیار
ہی کہ اوترے آسمان قدس سے اوپر زمین انس کے بنابر ثبات و قیام حضرت کے
اوپر طریقہ راہ نمائی کے اور پاک ہونا آپ کا گمراہی اور ہوا و نفسانی سے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مراد ساتہہ آیہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ
إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنے نہین بات کہتا خواہش نفس سے مگر وحی کہ نازل
اور بہیجی جاتی ہی اوسکی طرف قرآن ہی اور اگر سب کلام و حدیث حضرت
کی کہ وحی خفی ہے مراد رکہین سوای دو تین موضع کے کہ اونہین مستثنی رکہین
کہ قضیہ اسارے بدر اور قضیہ ماریہ قبطیہ اور تابیر نخل اونہین مین سے
ہی درست ہی اور مواہب لدنیہ مین کہا ہی کہ یہہ بہتر ہی مراد رکہنی قرآن سے
اسواسطے کہ قرآن و حدیث دونو وحی ہین فرمایا اللہ تعالی نے آیہ
وَأَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ یعنے اوتاری اوپر تیرے کتاب و حکمت
مقصود کتاب سے قرآن اور مراد حکمت سی سنت ہے جیسکہ اوزاعی نے حسان بن
عطیہ سی نقل کی ہی کہ نزول جبریل علیہ السلام کا حضرت کے اوپر واسطے تعلیم سنت کے
ہوتا ہی تہا جیسے واسطے تعلیم قرآن کے اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ نطق و گویائی
حضرت مخصوص بقرآن نہین بلکہ اجتہاد آپ کا ہی داخل وحی خفی ہے اور
منا شید تعظیم و تکریم الہی اور اعلائی شان و اظہار فضل و کرامت و رفع قدر
حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ آیت ہی آیہ اِنَّ اللّٰہ

وملئکتہ یصلون علی النبی یایہا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما یعنے بدرستی وراستی خدا تعالی وتمام فرشتگان حق تعالی
درود بھیجتے ہین پیغمبر علیہ السلام کے اوپر ای گروہ مومنان درود وسلام بھیجو اوپر
اور درود تمہاری اور فرشتون کی یہی ہے کہ دعا کرو اور چاہو پروردگار سے کہ
درود بھیجے اور رحمت کرے اونکے اوپر نہین اتنی قوت وقدرت کہان کہ حضرت
کی رفعت شان ورفعت مکان کے موافق درود بھیج سکو کر اندازہ ارسال درود
بقدر شناخت قدر ومرتبہ آپکے ہی اور اوس مرتبہ کو حق تعالے خوب جانتا ہی
اور بہیجا تا ہی اللہم صل علی محمد کما تحب وترضی ان تصلی
علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان تصلی علیہ اللہم صل علی
محمد صلوۃ انت لہا اہل وہو لہا اہل وبارک وسلم
یعنی ای بار خدایا رحمت نازل کر اوپر محمد علیہ السلام کے جیسیکہ تو دوست رکہتا
اور چاہتا ہی یہہ کہ رحمت بہیجی جاوی اوسپر اور رحمت نازل کر اوسپر جیسیکہ سزاوار
ولایق ہی کہ رحمت بہیجی جاوے اوپر اوسکے یا اللہ درود ورحمت نازل کر اوپر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تو اوسکے واسطے لایق ہی اور محمد علیہ السلام اوس
رحمت کے سزاوار ہی اور برکت دی اوسکو اور سلامت رکہہ نقایص دنیوی واخروی
سے ـــ پس جمع کیا حق تعالی نے عالم علوی وسفلی کو اوپر ثنا ودعا حضرت کے
اور اظہار کیا ذکر اوسکا اولین وآخرین مین ـــ اور نشر وپراگندہ کی مناقب اوسکے
آفاق مین شرقا وغربا دریا وصحرا اور آسمان اور عرش وکرسی لوح وقلم مین
اور ڈالی محبت اوسکی مومنون کے دلون مین جیسیکہ راحت ولذت پاتے ہین روحین
اونکی اوسکے ذکر سے اور خوش ہوتے ہین ساتھہ اوسکے سینے اونکے ذکر سے
انشراح اونکی اور مست ہوتی ہین اوسکی یاد سے دل اونکے اور اوسکے ذکر سے زبانین
اونکی ملتذ وخوش ہوتی ہین گویا پروردگار نے کہا کہ عالم وجود کو باتباع وپیروی
تیرے بہر دیا مینے کوئی نماز فرض خالی سنت سی نہین سب لوگ ادای فرض مین
میرا حکم بجا لاتے ہین اور سنت مین تیرا ! فرض در حقیقت دونو ساتھہ حکم میرے
اور امر تیرے کے ہین در حقیقت تیری طاعت میری طاعت [illegible]

میری بیعت ہے تمام مفسرین اور واعظین تفسیر معانی قرآن کہ تیری شان مین نازل ہوا ہی کرتے ہین اور وعظ و نصیحت پہنچاتے ہین اور سب ملوک و سلاطین و فقرا و مساکین تیرے آستانہ ملایک آشیانہ کے اوپر حاضر ہوکر درود و سلام عرض کرتے ہین اور مسح تراب روضہ منورہ تیرسے رو سفید دو جہان ہوتے ہین اور سب امیدوار تیری شفاعت کے ہین شرف و رتبہ تیرا تا ابد الابدین باقی و دایم ہے الحمد للہ رب العالمین **بیان سورہ فتح مین** اتم نعم و اکمل کمال جاہ و جلال اور کرامات و برکات کہ درگاہ رب العزت سے حضرت کے اوپر وارد و فایض ہین سورہ فتح ہی کہ پروردگار تقدس و تعالی اوسمین خطبہ مدح و ثنا آپ بیان فرماتا ہے **آیہ** إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ہمنے کہولا اور ظاہر کیا تیرے واسطے کشایش ظاہر تا بخشے تیرے لئے پروردگار تیرا اگلے اور پچھلے گناہ تیرے اور پورا اور تمام کرے تجپر نعمت اپنی اور راہ دکہاوے تجہے راہ سیدہی اور یاری دیوے تجہے یاری دینا غالب و قوی — جانا چاہیئے کہ فتوح صوری و معنوی کہ جناب عزت و کبریا سے حضرت خیر الوری کے اوپر فایض ہین غیر متناہی ایک اونمین سے فتح بلاد و تسخیر عباد و حصول غنایم و تقویت دین و تکثر امت اور شیوع احکام اسلام ہے اور سب اعظم اور بڑے فتوحات سے فتح مکہ معظمہ ہی کہ بعد حصول اوسکے تمام قبایل عرب اور طوایف انام جوق جوق اور فوج فوج دین خدا مین آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم متوجہ عالم قدس ہوئے اس سورہ مین وعدہ و بشارت ہی ساتہہ حصول اوس فتح کے کہ بسبب تحقیق وقوع کے تعبیر بماضی کی گئی اور فتح مبین بمعنی پیدا و ہویدا کہ ظاہر و باہر ہے عزت و شوکت اوسکی دین متین مین اور بمعنی پیدا و ہویدا کنندہ بہی آیا ہے یعنے ظاہر کرنیوالا عزت و شوکت و غلبہ دین اسلام کا — روضۃ الصفا مین یون لکہا کہ زمرہ اہل تفسیر نے کہا ہی کہ مراد فتح مبین سے حدیبیہ ہے کہ یہہ صلح مقدمہ فتوحات کثیرہ تہی اسواسطے کہ بعد از صلح جو لوگ سعادت مند

وارادت مند ایمان اپنا بسبب غلبہ و شوکت وایذای کفار کے پوشیدہ رکہتی تہے
مطلق العنان ہوئے اور مشرکون کے ساتہہ مباحثہ اور مناظرہ کار لیجا کر آیات
بینات اونپر پڑہنے لگے اور اوس سبب سی ایک جماعت کثیر سرگشتون بادیہ
ضلالت و غوایت سی ساتہہ راہ سلوک و ہدایت کے فائز ہوئے اور اونہین دنون
مین فتح خیبر کہ معظمات فتوح اسلام سے ہی ظاہر ہوئی اور مفسرین نے فتح مبین
عبارت فتح مکہ سے رکہی ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم آخر ہوئی عبارت صاحب
روضۃ الصفا کی اور آمرزش گناہون حضرت کی کہ آیہ سابقہ مین مذکور ہے
بہت قول ہین — بعضے کہتے ہین مراد گناہون سے ایک چیز ہی کہ ایام جاہلیت
مین پیش از نبوت واقع ہوئی — امام سبکی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہہ قول مردود
ہی اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاہلیت مین اور پیش از نبوت
و بعد از نبوت معصوم و پاک ہین اور مجاہد نے کہا مراد ما تقدم سے قصئہ ماریہ
قبطیہ او ما تاخر سے ارادہ قصئہ زینب بنت جحش ہے کہ اول حبالہ نکاح زید بن
حارث مین تہی پس ازان بشرف فراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف
ہوئی اور سبکی نے کہا یہہ قول ہی باطل ہے اسواسطے قصئہ ماریہ اور زنب
مین اصلا و مطلقا گناہ نہ تہا اور جنہنے اعتقاد گناہ کیا خطا کی جاراللہ — زمخشری
نے کشاف مین لکہا ہی اور قاضی بیضاوی بہی اوسکی تابع ہوا ہی کہ ما تقدم سے
مراد جمیع لغزشہائی گذشتہ ہین کہ محل عتاب کیا اور امام سبکی رحمۃ اللہ
علیہ کہتی ہین کہ یہہ قول ہی مردود ہی بجہت ثبوت عصمت انبیا صلوات اللہ
علیہم اجمعین کے اور بتحقیق اجماع امت دال ہی اوپر عصمت انبیا کے تبلیغ
امر حق مین اور اوسکے سوا کبایر و صغایر رذیلہ کہ حط کرے انکا مرتبہ اور ہمتکی
سے اوپر صغایر کے یہہ چارون قسم عصمت مجمع علیہ ہین — اور جو صغایر کہ حط
مرتبہ انبیا نہین کرتے اوسمین اختلاف کیا ہی معتزلہ اور غیر معتزلہ سے بہت
طرف جواز کی گئے ہین اور بعض کے نزدیک مختار منع ہی اسواسطے کہ ہم لوگ
مامور ساتہہ اقتدا اونکے ہین جو کہ اونسے قول و فعل صادر ہو — پس کیونکر
واقع ہوا اونسے وہ چیز کہ ناشایستہ و ناپایستہ ہو اور ساتہہ اقتدا اونکے امر کیا

جاوین اور حشویہ کو تجرد و تجاسر ہے اور حضرات انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین
کے جواز صدور گناہ مین مطلقاً اگر نسبت اس قول کی اونکی طرف صحیح ہی پس وہ
جو ہمنے ذکر کیا ہی اجماع سے ساتھہ اوسکے مجروح ہین — اور مجوزین صغایر اوسپر
کوئی دلیل نہین رکھتی بجز آیہ ما تقدم یا مثل اوسکے اور تحقیق ظاہر ہوا جواب اوسکا
اور جس جماعت نے کہ صدور صغایر غیر رذیلہ تجویز کیا ہی ابن عطیہ نے اوسمین
اختلاف کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے آیا وقوع ہوا ہی یا نہین
قول صحیح یہی ہی کہ وقوع نہین ہوا اور سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ بلا شک
و شبہ وقوع نہین ہوا اور خلاف اس قول کے کیونکر خیال کیا جاوے حالانکہ —
آیہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ صفت اوسکی
ہی یعنے نہین کہتا خواہش اپنی سے نہین قول اوسکا مگر وحی اور دلیل اجماع
صحابہ رضی اللہ عنہم سے قطعاً اور یقیناً اتباع و اقتدا حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کا ہر تہوڑے اور بہت اور چہوٹے اور بڑی مین معلوم ہوتا ہی اور
جو کوئی احوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کے ساتھہ تامل کرے اور وہ جو پہچانتی
اور دیکہتی تہے حال شریف حضرت کا اول سے آخر تک شرم رکہی خدای عز وجل
سے کہ ایسی بات زبان سے نکالے یا خطرہ کرے مثل ان خطرات واہیہ کے
اور یہہ کلام مجمل ہے بیان اوسکا یہہ ہی کہ سلاطین و خواقین کا قاعدہ
ہی کہ بوقت تکریم و تشریف غیت بعض بندہای خاص اپنی کے کہتے ہین کہ ہمنی
پہلے پچہلے تیرے گناہ بخشے اور اوسسے ہمین مواخذہ نہین باوجودیکہ کہ ہے
اوس بندہ سے صدور خطا و گناہ آگے پیچھے نہین ہوا لیکن از راہ کرم و محبت
بحال اپنے بندون کے یہہ کلام کہا کرتے ہین فَافْهَمْ بِاللّٰهِ وَالتَّوْفِيقُ
یعنی پس سمجہہ تو اور اللہ کے ہاتہہ توفیق ہے — اور قول بعض محققین کا یہہ
ہی کہ مغفرت کنایہ ہی عصمت سی پس معنی آیہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ لِيَعْصِمَكَ اللّٰهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ عُمُرِكَ
وَفِيمَا تَأَخَّرَ یعنے چاہیے کہ بچاوے تجہے خدا تعالی اول عمر اور آخر عمر مین اور
اسمین نہایت حسن [illegible] اسکے لیئے بلیغ نے اسالیب بلاغت [illegible]

کہتا ہی اور اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالی اپنے حبیب کو کہتا ہی
کہ تو مغفور ہی ماخوذ بگناہ نہین کو بفرض محال گناہ ہوا اور بعضون نے کہا
ارادہ کیا بخشنا گناہ واقع اور غیر واقع کا اور بقول بعضے وہ گناہ کہ بسہو و
غفلت و تاویل ہون اسی حکایت کیا ہی طبری نے اور اس قول کو اختیار کیا ہی
قشیری نے اور کہا گیا ہی پہلے گناہ تیرے باپ آدم علیہ السلام کے اور
اور پچھلے تیری امت کے گناہون سے اسی حکایت کیا ہی ثمرقندی نے ابن عطا
سے اور بقول بعض امت مراد ہی اور بعض کے نزدیک گناہ سی مراد
ترک اولی ہی اور ترک اولی گناہ نہین ہی اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل
مشترک ہین اباحت فعل مین قول ابن عباس سے یہانتک عبارت مواہب ہی
اور کنایہ کیا گیا ہی ساتھہ لفظ مغفرت و توبہ و عفو کے تحقیقات عذاب سے
جیسیکہ عَلِمَ اَنْ لَنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ
مین یعنی جانا خدا نے کہ ہرگز تم طاقت قیام تمام شب نہین رکہہ سکوگے پس
تمپر رجوع برحمت کیا پس پڑہو جسقدر آسان و میسر ہو قرآن سے اور یہی
مفسرین نے کہا ہی کہ جس جگہہ پروردگار نے قرآن مین ذکر توبہ و غفران انبیا
فرمایا ہی ذکر ذلت و خطا کہ اونسے صادر و واقع ہوئے ہین بیان کی ہی جیسے
کہ قصہ آدم علیہ السلام مین فرمایا وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ یعنی نافرمانی کی آدم
نے اپنی رب کی — اور شان نوح علیہ السلام مین آیہ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ یعنے بدرستی مین تجہے نصیحت کرتا ہون یہہ کہ ہووے
تو نادانون سے — اور قصہ یونس علیہ السلام مین فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ
عَلَيْهِ یعنی گمان کیا یونس ع نے یہہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگی ہم اوسپر اور
داؤد علیہ السلام کو کہا وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی یعنی پیروی اور فرمانبرداری
مت کر تو خواہش نفس کے اور قصہ موسی علیہ السلام مین فرمایا فَوَكَزَهٗ
مُوْسٰی یعنے پس مکا مارا اوسے موسی ع نے اور شان سمو المکان سید المرسلین
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین فتح کو مقدم رکھا اور بعد ازان ذکر غفران
ذنوب گذشتہ و آیندہ فرمایا اور ذنب یعنی گناہ کو مستور و مخفی رکھا اور شیخ اجز

الدین عبد السلام نے اپنی کتاب میں کہ نہایۃ السئول فیما سنح من تفضیل الرسول ص
کہا ہی کہ تفضیل دی ہی خدای عز و جل نے اپنی حبیب لبیب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو سارے انبیا علیہم السلام کے اوپر بوجوہ کثیرہ اور انحای عدیدہ کے ایک
اونمین سے یہہ ہی کہ بعفو و آمرزش گناہون اگلے پچھلے حضرت کے خبر دی ہی اور
منقول و محکی نہین کہ ایزد متعال نے خبر دی ہو ایکسیکو انبیا علیہم السلام سے مانند
اسکے بلکہ ظاہر یہہ ہی کہ خبر نہین دی اور اسی جا سے معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت اونسے
شفاعت طلب کیجیا و یگی ذکر اپنی خطا و نکا کرین گے اور اوسکے ڈر سے اقدام بشفاعت
پر نکر سکین گے اور جسوقت خلایق مضطرہ و مضطربہ حضرت شفیع المذنبین سے
استشفاع چاہین گے آپ فرماوین گے کہ یہہ کام میرا ہی اور بیان اوسکا یہہ ہی
کہ حق سبحانہ نے پہلے ثابت کی واسطے حضرت کے فتح مبین بعد اوسکے ذکر کیا مغفرت
ذنوب کا پس از ان اتمام نعمت و اثبات ہدایت صراط مستقیم و بشارت بہ نصر
عزیز پس ان سب سے یہہ معلوم و مفہوم و متیقن ہوا کہ مقصود اثبات ذنوب
نہین بلکہ نفی ذنوب ہی یہہ سب جلال الدین سیوطی نے لکہا ہی **ایہا** وَيُتِمَّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ یعنے تمام و کمال گردانا اپنی نعمتونکو تجہپر — اہل تحقیق پر
پوشیدہ نہ ہی کہ تمامی فضایل و کمالات و کرامات و برکات اس کلمہ مین
داخل و شامل ہین اور جو کچہہ کہ ذکر خیال کیا جاوے خصوصیات و عمومات
نعم سے محاسب اندیشہ و محاسب فکر عدد اوسکے احصا سے عاجز و قاصر ہی
اور زبان قال و حال ذکر بیان سے گنگ و لال یعنی اجمال ممکن و تفصیل
ممتنع قال الشاعر **شعر** فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللهِ لَيْسَ لَهُ ×
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ × فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو نہین ہی حد کہ فصاحت کری اوس سے کوئی بولنی والا ساتھہ مونہہ کے **ایہا**
قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ؕ یعنی کہہ ای محمد صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم اگر ہووے پانی دریا کا سیاہی واسطے لکہنے کلمات میرے
رب کے ہر آئینہ آخر و تمام ہووے پانی دریا کا آگے اس سے کہ آخر ہو ویں یا تمام

رب کی اگر جمع لاوین ہم مانند اوس آب دریا کے دریا دوسرا واسطے اوسکی مدد کے
آیۃ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ
مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ یعنی اور جو درخت
کہ زمین مین ہین قلم ہووین اور پانی دریا کا اونکی سیاہی اور بعد ازان مدد
کرین اوسکو سات دریا نہ تمام ہووین باتین خدا کی — مراد ان کلمات سی نزدیک
اہل تحقیق کے فضایل و کمالات و حقایق و معارف ہین کہ حضرت ذی الجلال
والاکرام نے اوپر خاصان درگاہ اپنی کے انبیا و اصفیا سیما سید انبیا
محمد مصطفے علیہ السلام کے اوپر افاضہ کیئے ہین والا صفات حق اور شیون ذات
مطلق تمثیل و تنظیر سے کہ مبنی تقیید سے اور مشعر تحدید ہین منزہ و مقدس ہے
اور بعد از شمول و نعیم نعمت کے سب نعمتوں دنیوی و اخروی کو تخصیص نعمت ہدایت
صراط مستقیم کہ اصل اصول نعم اور مثمر فوز و فلاح انام اور منتج صلاح عالم
و انتظام کارخانہ وجود ہی اور علت غائی بعثت و ارسال کی ذکر فرمائی اور کہا
آیۃ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَّیَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا
عَزِیْزًا ط یعنی ہدایت کریگا تجکو خدا راہ سیدہی اور نصرت و یاری دیگا تجہی
یاری دینا غالب و بزرگ * ابن عطا رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ جمع کی گئین حضرت
کے واسطے اس سورہ مین نعمتین متعددہ کہ فتح مبین نشانیوں اجابت سے
ہین اور مغفرت علامتوں محبت سی اور اتمام نعمت آثار اختصاص سے
اور ہدایت مقدمات ولایت سی پس مغفرت جمیع نقایص و عیوب سے تنزیہ
حضرت کی ہی اور اتمام نعمت ابلاغ آپ کا ہی بدرجہ کاملہ اور ہدایت دعوت ہی
بمشاہدہ اور بلند کی شان حضرت کی ایسی چیز کے ساتھہ کہ مرتبہ قرب مین فوق
اوسکے کوئی مرتبہ و مقام نہین اور فرمایا آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی تحقیق وہ لوگ کہ
بیعت کرتے ہین تیرے ساتھہ اسکے سوا نہین کہ بیعت کرتے ہین ساتھہ خدا کے
خدا کا ہاتہہ اونکے ہاتہہ پر ہی اور فرمایا آیۃ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ط یعنی جسنے اطاعت و فرمان برداری اور پیروی رسول

مقبول کی حاصل کی پس تحقیق انقیاد حکم خدا تعالی بجالایا ** اگرچہ باصطلاح اہل
عربیت قبیل مجاز سے ہی یہہ لیکن اہل حقیقت جانین کہ یہہ کیا رمز ہی واللہ اعلم
ازان بعد منت رکھی حضرت اور مومنون کے اوپر ساتھہ انزال اور اوتارنے سکینہ
وطمانیت وآرام ویقین کے کہ خلاصہ نعمتونکا ہی اور مدح وثنا اصحاب کامل
النصاب فرمائی ساتھہ فضیلت ومعیت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نتیجہ محبت
کا ہی اور آپسمین ایتلاف واتفاق اور شدت وسختی کفار ناہنجار بدکردار کے
اوپر کہ انتظام کارخانہ دین وملت ساتھہ اوسکے منوط ومربوط ہی اور ساتھہ اسی
صفت کے مصداق یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ کے ہوئی یعنی دوست رکھتا ہی اونہین
خدا اور دوست رکھتی ہین وہ خدا کو اور منقبت ایۃ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کے موصوف یعنی فروتنی کرنیوالے مومنون کی اوپر
اور غلبہ وسختی کرنیوالے کافرون پر اور وعدہ کیا انکے ساتھہ مغفرت واجر
عظیم کا دنیا وآخرت مین اور یہہ سب موجب امتنان وفضل وشرف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی جاننا چاہیے کہ تمام فضایل وکرامات وبرکات
کہ حضرت کے اوپر درگاہ خالق اکبر سے فایض ہوئے ہین اس کلمہ مین کہ جوامع
الکلم سے ہی داخل ہین ایۃ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنے عطا کیا ہمنی
تجھے ای محمد کوثر کہ مراد ساتھہ اوسکے خیر کثیر ہی دنیا وآخرت مین اور یہہ کلمہ ساتھہ
اس اختصار وایجاد کے متضمن اظہار وابراز اس راز کا ہی کہ اگر تمام عالم وعارف
عالم شرح وبیان اس کلمہ کا کرین استیفا واستقصا اوسکا نکر سکین ــــ انا
اعطیناک الکوثر یعنی ہمنے دئی تجھے مناقب متکاثرہ کہ ہر ایک اونمین سے اعظم
واکبر ہی تمام ملک دنیا سے اور جو دین ہمنے تجھے یہہ نعمتین پس مشغول طاعت
وعبادت ہماری کا ہو اور رہنے بدگویون اور حاسدون سے باک وہراس
مت رکہہ اور عبادت دو قسم ہوتی ہی ایک مالی دوسری بدنی بدنی اشارہ ہی
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے اور ذکر انا اعطینا ک ساتھہ لفظ ماضی نہ بلفظ
مستقبل کہ سنعطیک ہی دلالت رکھتا ہی کہ اعطا حاصل ہوی ہے پیش از
وجود عنصری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ کہا آپ نے کنت

نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی مین نبی تہا حالانکہ آدمؑ درمیان روح وبدن کے تہا * گویا کہا کہ ای محمد علیہ السلام ہمنے مہیا کئی تیرے واسطے ساری اسباب خیر وسعادت پیش از دخول تیری کے دایرہ وجود مین پس کیونکر مہمل ومعطل چہوڑینگے ہم تجہے بعد از وجود اور یہہ فضل عظیم اور عطائی عمیم جہت بندگی وفرمان برداری کے نہین دی بلکہ بمجرد احسان وامتنان بموجب وہب کے اور یہی معنی اجتبا یعنی برگزیدگی کے ہین اگر کہین کہ سب انبیا اور لوگ جو کچہہ رکہتی ہین پہلے وجود عنصری سے اوہین دیا اور بخشا ہی اسمین کیا فضل حضرت کا پایا گیا — جواب اسکا یہہ ہی کہ نبوت وکمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم ارواح مین ظاہر کئی تہے کہ ارواح انبیا اوس سے استفادہ واستفاضہ کرتی تہی جیسیکہ حدیث سابقہ سے مفہوم ومعلوم ہوتا ہی اور نبوت انبیاء دیگر کی علم الہی مین تہی وجود خارجی مین نہ تہی — مفسرین نے لکہا ہی کہ مراد کوثر سی ایک نہر ہی جنت مین کہ وصف اوسکا احادیث مین آیا ہی اور بسبب کثرت واردون کے وہ نہر موسوم بکوثر ہوی ہی — انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اثنای سیر بہشت ایک نہر مینے دیکہی کہ ہر طرف اوسکے گنبد مین درمجوف سی اور گل اوسکے مشک اذفر مینے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا یہہ کیا ہی کہا یہہ کوثر ہی کہ پروردگار تعالی شانہ نے تمہین عنایت کی ہی — رواہ البخاری اور مشہور سلف مین یہی تفسیر ہی اور حدیث مین بہی یہی تفسیر واقع ہوئی ہی اور بعض مفسرین نے کوثر سے مراد اولاد طیبہ اسواسطے کہ یہہ سورہ رد قول اوس شخص مین نازل ہوا ہی کہ حضرت کو طعن کرتا تہا بعدم اولاد اور ابتر کہتا تہا حق تعالی نے کہا کہ ہمنے کہا کہ ہمنے تجہے ایسی اولاد امجاد عطا فرمائی کہ تا قیامت باقی ودایم رہیگی اور بعض مفسرین کا یہہ قول ہے کہ مقصود کوثر سے خیر کثیر ہی اور کوثر لغت مین مصدر ہی بمعنی کثرت اور عین المعانی مین کہا ہی کہ کوثر اوپر وزن فوعل کے ہی کثرت سے جیسیکہ نوفل نفل سے کہ مقابلہ رد قول مدعی واقع ہوا ہی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی جو کوئی تجہی عیب کرتا ہی اور بی نسل کہتا ہی

انجام کار ابتر ہی ہے اور ابتر اوسے کہتی ہین جسکے نسل نہو اور کشاف
مین کہا ہی کوثر فوعل ہے کثرت و مبالغہ پر دلالت کرتا ہی یعنی بہت بہت ×
نقل ہی کہ ایک اعرابی کا بیٹا سفر سے آیا تہا لوگون نے پوچہا کس حال مین
پہر آیا کہا جاء بالکوثر یعنے آیا ساتہہ خیر کثیر کے ـــ حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ وہ تفسیر کوثر کو خیر کثیر کے ساتہہ کرتے تہے سعید بن جبیر نے
اونسے پوچہا کہ لوگ یون کہتی ہین کہ کوثر ایک ندی ہی بہشت مین کہا وہ بہی منجملہ
خیر کثیر ہی معنی وہ ہین کہ ہمنے تجہے دئے ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیکی دو جہ
سرای بی غایت و نہایت کہ کوئی انبیاء ماتقدم مثل اوسکے نہین دیا گیا سو آپ ہی
اور دینی والا اوسکا مین ہون کہ پروردگار جہانیان اور داہب امتنان ہون فصل
لربک یعنی پس عبادت و پرستش اپنی پروردگار کی بجا لا کہ عزیز کیا تجہی ساتہہ
اپنی عطاؤن کے اور نوازا اور نگاہ رکہا مت خلق سے برعکس تیری قوم کے کہ عبادت
غیر خدا کرتے ہین وانحر یعنی اور ذبح کر واسطے اوسکے اور بنام اوسکے
برخلاف اس قوم کے کہ بنام بتون کے ذبح کرتے ہین ان شانئک یعنے
بدرستی وراستی تیرا دشمن کہ تجہے دشمن رکہے تیری قوم سے ہو الابتر
یعنی وہی ہی بی نسل و بی برکت قیامت تک جو کوئی پیدا ہوگا مومنون سے سب
اولاد معنوی و اعقاب تیرے ہین تیرا ذکر مرفوع و بلند ہی اور منابر و زبان ہر
عالم ذاکر کے انقراض دہر تک ابتدا بنام خدا کرتے ہین مثنی و دوبارہ تیرے
نام کے ساتہہ اور آخرت مین ایسی نعمتون کے ساتہہ سرفراز و سربلند کرین کہ احاطہ
وصف و بیان سے باہر ہی تجہہ جیسے کو ابتر کہنا لایق نہین ابتر تیرا عیب کرنوالا
ہی دنیا و آخرت مین کہ کوئی نام اوسکا نہین لیتا مگر ساتہہ لعنت و نفرین کے
ابو بکر بن عیاش نے کہا کہ مراد کوثر سے کثرت ہی اور حسن بصری نے قرآن
مراد رکہا ہی اور عکرمہ نے نبوت اور مغیرہ نے اسلام اور حسین بن
بن فضیل نے تیسیر و آسانی قرآن و تخفیف شرایع مراد رکہا ہی اور بعض نے
شفاعت اور بعض نے معجزات اور بعض نے نبوت و قرآن و ذکر عظیم و نصر
برا عدا ارادہ کیا ہی اور بعض نے علماء امت کہ العلماء ورثة الانبیاء

یعنی عالم وارث پیغمبرون کے ہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد
اور ترمذی نے اور بقول بعض کوثر سے مراد علم ہی بقرینہ ذکر فَصَلِّ لِرَبِّكَ
پیچھے اوسکے کہ نتیجہ و ثمرہ علم کا عبادت ہی اور کوئی چیز کثرت و بسطت صفت علم کو
نہین پہنچ سکتی اور بعضون کے نزدیک کوثر حسن خلق ہی ثواب وہ ہی کہ کوثر
مخصوص کسی چیز کے ساتھ نہین بلکہ شامل تمام صفات و کمالات کو ہی **وصل**
بیان مین اون چیزون کے کہ دلالت رکھتی ہین اوپر غایت فضل و کرامت آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور ہونے آپکے نبی الانبیا اور ہونا انبیا صلواۃ اللہ علیہم
اجمعین کا حضرت کے امتیون سے یہہ آیہ کریمہ ہی **آیہ** وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ
لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ
إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ
فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ یعنی یاد کر اے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس وقت کہ لیا اللہ تعالی نے عہد و پیمان نبیون کا کہ ہر آئینہ
جو چیز مینے دی تمہین کتاب و حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایسا رسول کہ تصدیق
کرنیوالا ہو اوس چیز کو کہ تمہارے پاس ہی ہر آئینہ ایمان لاؤ اوسکے ساتھ اور ہر آئینہ
مدد و یاری دو اوسکو کہا خدا تعالی نے کیا اقرار کیا تمنے اور لیا تمنے اوپر اوسکے عہد
و پیمان میرا کہا اونہون نے اقرار کیا ہمنے کہا حق تعالی نے پس گواہ رہو تم اور مین بھی
تمہارے ساتھ گواہون سے ہون پھر جو کوئی اولٹا پھرے اس سے پیچھے پس وہ لوگ
فاسقون سے ہین ✣ جمہور مفسرین اتفاق رکھتے ہین کہ مراد ساتھ رسول کے محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین کہ خدا تعالی نے بار سال ہر ایک نبی اور اونکی امتون سے عہد و
میثاق لے لیا تھا کہ جب زمانہ پیغمبر آخر الزمان ادراک پاوے چاہیئے کہ اونکی تصدیق
و اتباع بجا لاؤ — اور اوس دین و پیغمبر کو سچا جانو اور نصرت و مدد اوسکی کرو
اور **آیہ** مَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝
نسبت باُمم ہی پس لینا میثاق کا انبیا سے اوپر تاکید تشدید او پر اقوی و ادخل ہی
مقصود مین — امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اس آیہ مین اشارہ ہی کہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بر تقدیر حیات انبیا کے اونکے زمانہ مین مرسل ہین طرف اونکی
پس رسالت ونبوت حضرت کی عام وشامل ہی تمام خلق کو از زمان آدم عم تا روز قیامت
اور انبیا اور اونکی امتین ساری امت حضرت کی ہین اور یہی جگہ سے ظاہر ہوتا
ہی کہ آخرت مین آدم اور اونکے سوا سارے نیچے حضرت کے ہو وینگے جیسے کہا
اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ یعنی حضرت آدم اور اونکے سوا انبیا یا عموما
سب نیچے جھنڈی میرے کے ہونگے اور اگر فرضا انبیا علیہم السلام آپکے زمانے
مین ہوتے یا حضرت اونکے وقت مین سب حضرت پر ایمان لاتے اور اونکی نصرت
ویاری کرتے اور اسیواسطے فرمایا لَوْكَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَاوَسِعَهٗ اِلَّا
اِتِّبَاعِیْ یعنے اگر ہوتا موسی علیہ السلام زندہ نہ گنجایش تہی اوسے مگر میری پیروی
بجہت لینی میثاق کے اور اسیواسطے عیسی علی نبینا وعلیہ السلام آپ ہی کی
شریعت کے اوپر آخر زمان مین نزول فرماوینگے باوجودیکہ وہ نبی کریم ہین اور
اپنی نبوت پر باقی ہین اوسسے کچہہ نقصان نہین ہوا اور اسیطرح تمام انبیا بفرض
وجود اونکی زمانہ حضرت مین بافرض وجود باوجود آپ کا اونکے زمانہ مین ثابت ومستمر
ہین اوپر رسالت ونبوت اپنی کے امتون اپنی پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نبی ہین اونکے اوپر اور رسول ہین طرف اون سب کے پس نبوت حضرت کی اعم واشمل
واعظم ہے یہہ مقام تامل وفکر ہی تا کوئی یہہ گمان نہ لیجاوے کہ اس جگہہ نفی نبوت
سائر انبیا علیہم السلام کی ہی ایسا ہی کہا ہی صاحب مواہب لدنیہ نے ساتہہ زیادہ
تحقیق وتفصیل کے اور شیخ عبد الحق قدس سرہ صاحب مدارج النبوت نے
کہا ہی یہہ بات پوشیدہ نہین کہ ظاہر آیہ اخذ میثاق ہی انبیا سے بقرینہ ظاہر
قول حق تعالے ایۃ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِنْ كِتٰبٍ وَحِكْمَةٍ کی اور
تصریح حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے ظاہر ہی کہ مراد اخذ میثاق سے یہی موافقت وتوثیق عہد یا قصد
نصرت ہووے کہ سب کے وجود مین آیا اور بہت شخص پیش از وجود عنصری
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائے ہین بلکہ تمام خلق سالف کہ بسماع
خبر نبوت وفضایل وکمالات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمان سابق مین مشرف

ہوئی تہے اور اسقدر کافی ووافی ہی ترجیح ہونے انبیا اور اونکی امتون کے حکم من امت حضرت علیہ السلام کی اور ہونا آپ کا رسول بہ نسبت اونکی اور انبیا علیہم السلام خود شب اسری مسجد اقصی مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ جمع ہوئے اور آپنے امامت کی سب نے اقتدا کی پس اوسوقت مین ایمان لاے اور باتفاق امت ہی اسپر کہ حیات و بقای انبیا بحیات دنیاوی ہی اور اگرچہ درمیان میثاق لینے انبیا علیہم السلام کے اپنی امتون سے با یمان وحضرت کے ہی فضل وشرف آپ کا ہی کہ اور ونکو نہ تہا لیکن درمیان میثاق لینے حق تعالی کے انبیا سے اوسپرا عز واعظم واکبر ہی پس سمجہہ تو اور اللہ کے ہاتہہ توفیق ہی **وصل** قال اللہ تعالی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ یعنی یہہ جماعت ہی انبیا کہ تفضیل دی ہمنے بعض کو اوپر بعض کے وقال وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ یعنی اور کہا ہر آئینہ تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض انبیا کو بعض کے اوپر * یہہ دونو آیتین نص قاطع اور دلیل ساطع ہین اوپر تفاوت مراتب ومدارج انبیا ورسل کے اور رد ہی اوپر قول معتزلہ کے کہ قایل بفضل نہین اور سبکو متساوی وبرابر جانتے ہین — پس ایک قوم یہہ کہتی ہی کہ آدم بجہت ابوت افضل ہین اور یہہ قول فاسد ہی اسواسطے کہ یہان سخن فضیلت من حیث النبوت مین ہی نہ من حیث الابوت مین بسا اوقات بیٹا باپ پر فضیلت ورفعت رکہتا ہی کمالات مین اگرچہ باپ کو باعتبار ابوت بیٹے پر تفوق ہے اور ایک قوم یہہ کہتی ہی کہ سکوت وخاموشی اس مقام مین اولی اور انسب ہی لیکن بعد از نطق نص قرآنی تفضیل بعض کے بعض کے اوپر اور جای صمت وسکوت مستحسن ومحمود نہین اور فرمایا اللہ تعالی نے مِنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ اور بعض پیغمبرون سے وہ ہین کہ کلام کیا حق تعالی نے اونکے ساتھہ مفسرون نے کہا ہی کہ مراد اس سے موسی علیہ السلام ہین کہ حق سبحانہ نے بیواسطہ اونسے کلام کیا پس یہہ آیہ نص نہین ہی اوپر تخصیص موسی علیہ السلام کی کہ کلام کیا حق سبحانہ نے اونکے ساتھہ بیواسطے اور حالانکہ ثابت ومتحقق ہوا ہی کلام سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

بار رب العالمین سے ہوا جمیں بیواسطہ مگر وہ کہ کلام موسی علیہ السلام کا بوجہہ خاص ہووے اور بسبب اسی وجہہ کے خاص ہی اطلاق کلیم اوسپر جیسی کی کہتے ہین کلام نفسی سنا یا ہر جہت سی سنا اور جسوقت آنحضرت فوق العرش جلوہ افروز ہوئے اور اوس جگہہ پہنچے کہ منتہای علوم خلایق ہی اور کوئی ان نہین پہنچا پس کلام اور ورای کلام درجات وکمالات سے جو کچہہ کہ آپ کو حاصل ہوا بہ نسبت اور ونکے اعلی واتم واکمل ہی چنانچہ اشارہ فرمایا حق تبارک وتعالی نے ساتہہ اس قول اپنی کے وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ یعنی اور بلند کی بعضون کے درجی ۔ باتفاق مفسرین کے مراد اس بعض سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہ اس ابہام مین نہایت تعظیم فضل وبلند قدر اونکی ہے کہ عارف وماہر اسالیب کلام عربیہ اوسی خوب جانتے ہین اور علما نے کہا ہی کہ تفضیل انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین کی تین وجہہ سے ہوتی ہی یا باعتبار معجزات یا باعتبار امت یا ذات ۔ پس آیات ومعجزات حضرت کے اظہر واقوی واباہر ہین اور امت آپکی انکی اعلم واکثر اور ذات شریف مخصوص بمراتب علیہ ومناقب سنیۂ کلام وخلت ورویت اور سوا اوسکے لطایف وتحف سی اور شک نہین کہ جناب رسالت مآب باعتبار مراتب ومناصب سہ گانہ کے انبیاء سالفہ سے مزیت وشرف رکہتی ہین ۔ حدیث شفاعت مین دیکہنا چاہیئے کہ محکمہ محشر مین تمام خلایق استدعای شفاعت کے واسطے آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ موسیؑ وعیسی علیہ السلام کے پاس جاکر التماس شفاعت کرینگے اور ہر ایک بعجز وناتوانی اپنی کے تحمل اس بار عظیم سے اعتراف واقرار کرینگے اور کہینگے یہہ کام ہمارا نہین پس سب لوگ مضطر ومضطرب آپکے پاس مایوس ہوکر حاضر ہونگے حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین فرماوینگے کہ البتہ بوعدہ الہی ایۃ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ کے یہہ کام میرا ہی پس بارگاہ عزت مین جاوینگے الی آخر الحدیث اور فرمایا أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ یعنی مین سردار اولاد آدم کا ہون وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ یعنی مین بزرگترین ہون اولاد آدم کا وَأَنَا سَيِّدُ النَّاسِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی اورمین ہون سردار بنی نوع انسان کا دن قیامت کے اور اولی استدلال ساتہہ حدیث وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ کی ہی کہ ترجمہ اوسکا اوپر گذرا اور بعض نے استدلال ساتہہ آیہ کریمہ کے کیا ہی ایۃ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تہے تم بہترین امت علم الہی مین کہ باہر لائے گئے واسطے ہدایت لوگون کے شک نہین ہی کہ خیریت امت بسبب کمال اونکے ہی دین مین اور یہہ تابع کمال پیغمبر کے ہی کہ اوسکے تابع و پیرو ہین اور امام فخر رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیہ کے ساتہہ استدلال کیا ہی کہ حق تعالی نے وصف کیا انبیا علیہم السلام کو باوصاف حمیدہ کے پس ازان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا ایۃ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ط یعنی انبیاء ماتقدم ایسے ہین کہ ہدایت کی اونہین اللہ نے پس پیروی اونکی ہدایت کی کر — پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باقتدای تمامہ انبیائے سالفہ امر کیا اور بجا آوری امر خدا واجب اور جب بجا لائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیروی بجمیع اون چیزون کے کہ انبیا دیئے گئے ہین خصایل وکمال سے پس بتحقیق جمع ہوئین حضرت مین وہ چیزین کہ ہر ایک نبی مین متفرق تہین پس بالاولی فضیلت حضرت کی اور انبیا کے اوپر ثابت ومتحقق ہوئی اور یہہ استدلال لطیف ہی اول نظر مین ایسا آتا ہی کہ آنحضرت باقتدا واتباع انبیا امر کئے گئے پس مفضول ہوئے لیکن مراد اس جگہہ اقتدا سے موافقت ہی بسبب اسکے کہ انبیا پہلی حضرت سے تہے اسی سبب سے لفظ اقتدا اطلاق کیا گیا جیسیکہ باتباع ملت ابراہیم ع امر کئے گئے اور ایک وجہہ اور افضلیت حضرت کی یہہ ہی کہ دعوت آپ کی اکثر بلاد وامصار عالم مین بہ نسبت سایر انبیا زیادہ ساری وجاری ہی پس انتفاع اہل دنیا کا بدعوت حضرت علیہ السلام اکثر واکمل واشمل ہوا انتفاع ساری امم سے بدعوت سارے انبیاؤن کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے انبیاؤن سے افضل واکرم ہوئے ساتہہ دلیل خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ یعنی بہترین آدمیون کا وہ ہی کہ نفع پہنچاوے لوگون کو لیکن وہ جو قرآن مجید مین واقع ہوا ہی ایۃ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْهُمْ یعنی تفریق و جدائی نہین کرتے ہم درمیان کسی ایک کے جماعت انبیا سے اور حدیث صحیحین مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہی لَا تُفَضِّلُوْنِی عَلَی الْاَنْبِیَاءِ یعنی نہ فضیلت دو مجھی اوپر انبیا کے — اور ایک روایت مین ہی لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی تفضیل ندو درمیان انبیا کے کہ ایک کو دوسریسے بہتر کہو اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے لَا تُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ روایت کی ہی یعنی فیما بین انبیا ایک کو دوسری سے بہتر مت پکڑو اور بیچ حدیث ابن عباس کے کہ مسلم نے روایت کی ہی آیا ہی کہ نہین لایق بندیکو کہ کہی مین بہتر یونس بن متی سے ہون اور حدیث ابو ہریرہ مین بروایت شیخین یعنی بخاری و مسلم کے آیا ہی کہ جو کوئی کہے مین بہتر یونس بن متی سے ہون پس تحقیق وہ جھوٹا ہی جواب دیا ہی علمانے کہ مراد بقول عز و جل آیۃ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ تفریق ایمان مین ہی کہ بعض پر ایمان لاوین اور بعض پر نلاوین جیسیکہ فرمایا آیۃ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ط یعنی بدرستی و راستی جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھہ خدا کے اور اوسکے رسولون کے اور چاہتی ہین یہہ کہ تفریق کرین اللہ اور پیغمبرون اوسکے مین اور کہتی ہین کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہین اور بعض پر نہین — اس سے معلوم ہوا کہ ایمان لانا بعض انبیا کے اوپر اور انکار کرنا بعض کے ساتھہ حقیقت مین تکذیب سب انبیا کی ہی از جہت اتحاد کلمۂ اسلام کے اور اسی پر حمل کیا ہی بعض علمانے قول حق تعالی کو آیۃ وَاِنْ یُّکَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ یعنی اور اگر جھٹلاتے ہین تجھے کافر پس تحقیق جھٹلائی گئے پیغمبر پہلے تجھسے اور تسویہ و برابری پیغمبرون مین بیچ ایمان کے منافات نہین رکھتے اسمین کہ بعض بعض سے افضل ہووین اور جواب دیا گیا ہی احادیث سی بوجوہ متعددہ بعضون نے کہا ہی کہ نہی تفضیل و تخیر سے پیشتر از آنے وحی کے حضرت پر کہ تم سید انبیا اور افضل بشر و سید ولد آدم ہو لیکن قایل کو واجب ہی کہ اثبات کرے تقدیم کو تاریخ اور بعضون نے کہا ہی کہ تفضیل اس جہت سے کرے جس سے تنقیص و اہانت مفضول پر فاضل و لازم

آوے واللہ اعلم اور بعض نے کہا ہی کہ تفضیل اصل نبوت مین حد واحد پر ہین
ور رسالت مین ہی اسواسطے کہ انبیا اصل نبوت تفاضل نہین درمیان اونکے
بلکہ تفاضل امور زایدہ ہی جیسیکہ بعضے رسل ہین اور بعضے اولوا العزم اور یہہ
بات خالی خفا سے نہین تفضیل اوسکی وہ ہی کہ بعض نے کہا ہی کہ تفضیل کرتے
ہین ہم جسکا بلند کیا ہی رب العزت نے درجہ بخصایص قرب **اور** بعض نے
کہا ہی کہ ہم اعتقاد کرتے ہین کہ خدایتعالی نے تفضیل دی ہی بعض انبیا کو بعض
کے اوپر علی الاجمال اور باز رکہتی ہین اپنی تئین تفضیل بآراؤ عقول سے بلکہ
بحکم کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کرتے ہین ہم جیسیکہ مذکور ہوا دلایل
سی **فتاوی مسئلہ** فضل بشر کا ملک پر کہ جمہور اہل سنت وجماعت
اوسپر ہین مشہور ومعروف ہی باین تفصیل کہ خواص بشر کہ انبیا علیہم السلام
ہین افضل ہین خواص ملایکہ سے کہ جبرئیل **و** میکائیل **و** واسرافیل **و** عزرائیل
و حملۂ عرش **و** مقربان **و** کروبیان **و** روحانیان ہین ایسا ہی تفسیر کیا
ہی مواہب لدنیہ مین **اور** عبارت عقاید یہہ ہی **وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ
مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ** یعنی پیغمبر کہ بشر ہین افضل ہین اون پیغمبرون سے
کہ ملایک ہین **اور** شعب الایمان مین اسپر تنصیص کی ہی اور جو قول کہ متقدمین
ومتاخرین نے نقل کیا ہی وہ یہہ ہی کہ رسل بشر افضل ہین رسل ملایکہ سے اور
اولیاء بشر افضل ہین اولیاء ملایکہ سے انتہی اعنی تمام ہوا قول شعب الایمان
والیکا **اور** قید جمہور اہل سنت وجماعت کی اسواسطے لگائی ہی کہ بعضی اشاعرہ
طرف تفضیل ملائکہ کے گئے ہین **اور** قول مختار قاضی ابوبکر باقلانی کہ عمدہ
اہل مذہب اشاعرہ اور شاگرد شیخ ابو الحسن اشعری کا ہی یہی ہے **اور** ابو
عبداللہ حلیمی بہی اسیطرف گیا ہی **اور** کلام امام غزالی سے بعض مواضع مین
ایسا ہی سمجہا جاتا ہی **اور** بعض کا قول یہہ ہی کہ ملائکہ من حیث التجرد والقرب
افضل ہین اور بشر حیثیت کثرت ثواب افضل ہین اور مراد اہل سنت کے
ساتہہ فضیلت کی کثرت ثواب ہی جیسیکہ پیغمبر کے یار ومنین **اور** شیخ تاج
الدین سبکی نے کہ احاظم علماء مذہب شافعیہ کا ہی اور علم مین پایہ بلند رکہتا ہی

یون کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو مدت عمر اپنی مین مسئلہ افضلیت مخطور و معلوم نہو دے لانفیا ولا اثباتاً امیدوار ہو ہین کہ قیامت مین سوال نہووے اور ظاہر ایہہ بات مسئلہ فضیلت ملک و بشر مین معلوم ہوتی ہی اور دلیلین طرفین کی کتابون کلامیہ مین مذکور ہین اور ملایکہ بھی باہم تفاضل رکھتے ہین سب مین افضل جبریل علیہ السلام ہین کہ اونہین روح الامین و مظہر علم و حامل وحی کہتے ہین اور اور تین فرشتے دوسرے کہ میکائیل و اسرافیل و عزرائیل ہین سب ملایکہ سی افضل ہین اور ورای اسکے گروہ ملایکہ ہین فاضل و مفضول ہین — جاننا چاہیئے کہ رسل انبیا سے افضل ہین اور رسل مین بھی باہم تفاضل حاصل ہی لیکن سب مین ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم افضل ہین کہ وہ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الخلایق اجمعین ہین اور اونکی آل و اصحاب و اتباع کہ راہ نمایان راہ حق اور زندہ کرنیوالے علوم دین کے ہین اور عدد انبیا مین بھی اختلاف ہی اور مشہور اس باب مین حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ہی نزدیک ابن مردویہ کے چنانچہ سوال کئی گئے رسول خدا عدد انبیا سے فرمایا چوبیس ہزار پھر عدد مرسلین سے فرمایا تین سو تیرہ اور انبیا کہ قرآن مین مذکور ہین نام اونکے یہہ ہین آدم علیہ السلام ادریس علیہ السلام — نوح علیہ السلام — صالح علیہ السلام — ہود علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام — لوط علیہ السلام — اسمعیل علیہ السلام — اسحاق علیہ السلام — یعقوب علیہ السلام — یوسف علیہ السلام — ایوب علیہ السلام شعیب علیہ السلام — موسی علیہ السلام — ہارون علیہ السلام — یونس علیہ السلام داود علیہ السلام — سلیمان علیہ السلام — الیاس علیہ السلام — یسع علیہ السلام زکریا علیہ السلام — یحیی علیہ السلام — عیسی علیہ السلام — اور ذوالکفل علیہ السلام نزدیک اکثر مفسرین کے اور قرآن مجید مین آیا ہی کہ قصہ بعض انبیا حضرت پر ظاہر کیا ہی اور بعض کا نہین جیسا کہ اس آیہ سے مفہوم ہوتا ہی ۱۲ آیۃ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ الآیۃ اس جا سی معلوم ہوتا ہی کہ سارے انبیا علیہم السلام کا قصہ حضرت کے اوپر ظاہر نہین کیا وصل اعظم و اعلی اون چیز کا کہ اظہار کیا ہی حق سبحانہ تعالی نے کرامت و مکانت حضرت رسول مقبول صلے

اللہ علیہ و آلہ وسلم کتاب مجید اور فرقان حمید مین قصہ اسری ہی سبحان الذی اسری اور والنجم مین کہ منطوی و مشتمل ہی اوپر عظم قدر و منزلت اور علو درجت و قرب و مشاہدہ آیات و عجایب قدرت حق جل و علی سے

نظم

احمد مرسل کہ نبشتہ قلم	حمد بنام وی و حامیم ہم
ابلق ایام بر آخر کہش	غاشیہ قیقر و تفاخر کہش
تیغ کشیدہ قلم انداختہ	فتنہ ز تیغش علم انداختہ
گوئی زمین بردہ بچوگان خود	عرصہ میدانش ازل تا ابد
نہ فلک از نام محمد مقیم	ہر دو جہان در حذر اش و بیم
میم بخشش گنج خدا را کلید	گو ہر آن گنج تو کردی پدید
غرۂ ماہ از خم ابروی تست	طرۂ شام از شکن موی تست
پرتو تو مشعل راہ ہمہ	ظل لوای تو پناہ ہمہ
از عمل خویش ندارم امید	بر کرم تست ہزار اعتمید
این ہمہ گستاخی ما بر گناہ	زان سبب آمد کہ توی عذر خواہ

صلے اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم وعظم و کرم سے حفظ و عصمت آپکی ہی اعدا سے خصوصا مشرکان مکہ و مدینہ جیسے کہ فرمایا ہی **ایۃ** وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور اللہ محافظت و پاسبانی کرتا ہی تیری شر لوگون کے سے جسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی فارغ ہوئے کید اعدا سے **ایۃ** وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ الآیہ یعنی یاد کر اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت مکر کیا تیرے ساتھہ کافرون نے تا قید کرین تجھے یا قتل کرین تجھے یا نکالین تجھے مکہ سے یہہ معاملہ ابتدائی ایام ہجرت مین تہا جیسیکہ قصہ اوسکا معروف و مشہور ہی اور قول حق تعالی کا **ایۃ** اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ ط یعنی اگر تم نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نہین کرتے پس بتحقیق یاری دی اوسے حق تعالی نے دفع اور دور کی حق سبحانہ نے حضرت سے اس قصہ مین ایذا مشرکون کی بعد از یقین اونکی ہلاک حضرت مین اور اتفاق اونکا اس امر مین اور اندہا کر دینا اونکی آنکھون کا نزدیک

خروج آپکے اونکے آگے سے اور غفلت اونکی طلب سے غار مین اور با وجود تیقن کے
روگردانی اوسکی طلب حضرت سی اور ظہور آیات و نزول سکینہ و شہود معیت
حق سبحانہ و تعالی اور یہہ اعاظم معجزات اور آیات بینات کاہی کہ اپنی محل
مین مذکور ہووے اور حفظ و عصمت الٰہی تعالی شانہ مین سے اپنی حبیب کو
یہہ آیہ ہی **ایۃ** اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
یعنی وقتیکہ کہتا تہا پیغمبر اپنی صاحب یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو غار
مین غم نکہا تحقیق اللہ ساتہہ ہمارے ہی اور مثل اسکے موسی علیہ السلام سی بہی ظاہر
ہوا ہی بوقت برآمد اونکے بنی اسرائیل کے ساتہہ اور تعاقب فرعون بے عون کا
اونکے پیچہے لیکن شہود آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شہود موسی علیہ السلام
مین فرق ہی کہ حضرت کی نظر اول وجود حق تبارک و تعالی پر پڑی کہ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَنَا فرمایا اور نظر اول موسی علیہ السلام اپنی نفس پر پیچہی اللہ پر کہ اِنَّ
مَعِيَ رَبِّيْ کہا یعنی بدرستی ساتہہ میرے میرا پروردگار ہی ہرچند یہہ دونو اقسام
شہود و قرب سے ہین لیکن اول اتم و اقرب ہی دوسرے سے کہ اول مصداق مَا
رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ قَبْلَهٗ کاہی یعنی نہین دیکہی مینے کوی
چیز مگر دیکہا اللہ کو پہلے اوسکے اور ثانی مصداق مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا
وَرَاَيْتُ اللّٰهَ بَعْدَهٗ کاہی یعنی نہین دیکہی مینے کوی چیز مگر دیکہا اللہ کو پیچہے
اوسکے اول طریقہ جذب کاہی اور ثانی طریقہ سلوک کا اور کہا اللہ تعالی نے **ایۃ**
وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنی تحقیق دیا ہمنے
تجہے مثانی سے اور قرآن عظیم * مراد سبع مثانی سے سات سورہ دراز کہ مقدم ہین سور
قرآنی کے اوپر کہ اول اونکا الم ہے اور آخر سورہ انفال یا توبہ کہ دونو ایک
سورہ کے حکم مین ہین اور مراد قرآن عظیم سے ام القرآن یعنے الحمد ہی یا سبع
المثانی ام القرآن کہ سات آیتین ہین اعنے سورہ فاتحہ اور قرآن عظیم
باقی قرآن اور تسمیہ قرآن کا سات مثانی کے کئی وجہہ سے ہی یا بجہت اسکے
کہ مثنی و مکرر کہی گئی ہین قصہ اوسکے یا باعتبار اوسکے کہ ثنا کرنیوالا ہی حق تبارک
و تعالی کی یا اوسپر ثنا کی گئی ہی ساتہہ بلاغت و اعجاز کے اور کہا اللہ تعالے

نے ایۃ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا یعنی اور نہین بھیجا ہمنے تجہی مگر طرف تمام خلق کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور فرمایا ایۃ قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا یعنی کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرستی مین بھیجا ہوا خدا کا ہون تم سب کے طرف + یہہ بہی خصایص حضرت سی ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنی اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتہہ زبان اوسکے قوم کے تا بیان کرے احکام خدا ساتہہ اونکے پس تخصیص کیا اور رسولونکو ساتہہ اونکے قوم کے اور بہیجا حضرت کو طرف کافہ خلق کے جیسیکہ حضرت فرماتے ہین بُعِثْتُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ یعنی بہیجا گیا مین طرف سیاہ و سرخ کے کہ سیاہ عرب ہین اور عجم سرخ و سفید اور فرمایا حق تعالی نے ایۃ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نزدیک ہین مومنون کے ساتہہ ذاتون اونکی سے اور ازواج حضرت اونکی مائین ہین یعنی حکم حضرت کا نافذ و جاری ہی جیسے کہ خواجہ کا اپنی غلام پر اور بعضون نے کہا ہی کہ اتباع حضرت کے حکم کا اولی ہی اتباع رای اپنی نفس سے اور یہہ معنی باب وجوب اتباع محبت حضرت مین بتفصیل واضح و روشن ہوئین انشاء اللہ تعالی اور ازواج مطہرات حضرت کہ مائین مومنونکی ہین حرمت نکاح مین بعد حضرت کے بجہتہ کرامت و خصوصیت حضرت کے اور بسبب اوسکے کہ یہہ ازواج حضرت کی ہین آخرت مین اور قراۃ شاذہ مین آیا ہی وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ یعنی اور حضرت باپ ہین خاص مومنون کے اور فرمایا اللہ تعالی نے ایۃ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا یعنی اوتاری اللہ نے اوپر تیری کتاب و حکمت اور سکہایا تجہی جو چیز کہ تو نجانتا تہا اور ہی فضل خدا کا تجہپر بڑا کہ درہات کسی شخص کی اوسکی کنہ کو نہین پہنچتی اور آیات قرآنی کہ متضمن فضل و کرامت آنحضرت کے اوپر دال ہین بہت ہین احاطہ تحریر مین نہین آسکتی اور حقیقت

ہین سارا قرآن بعد حمد و ثنائی الٰہی مبین اوصاف و کمالات حضرت رسالت پناہی
ہی اوسکے بیان مین درازی کلام بہت ہوتی ہی اسواسطے چند آیات بطور اختصار
لکھی گئین **وصل** بیچ بیان دور کرنے شبہات کے بعض آیات مبہمات
و موہمات قرآنی سے کہ بادی النظر مین زیغ و نادانی مشعر نہ تنقیص و انحطاط
درجہ اوس حبیب ربانی کے ہین اور حقیقت مین قبیل متشابہات سے کہ علمانے
معانی لائقہ و تاویلات رائقہ کے ساتھہ راجع بحق کیا ہی اونمین سے ایک
یہہ قول حق تعالی ہی **ایۃ** وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ کہ نسبت ضلالت
سابقہ حضرت کی طرف اور رفع اور دور کرنا اوسکا ساتھہ ہدایت کے کرتا ہے
جانا چاہیئے کہ سارے علما اس بات پر متفق ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ پہلے نبوت سی اور نہ پیچھی نبوت کے متصف و موسوم بضلالت و گمراہی ہوئے
ہین اور بشارت و پیدایش حضرت کی توحید و ایمان و عصمت کے اوپر واقع ہوئی ہی
اور اسیطرح تمام انبیا و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اوسپر مفطور و
مجبول ہین اور کسی اہل اخبار نے نقل نہین کیا کہ کوئی انبیا و مرسلین سے کہ ساتھہ
صفت نبوت و رسالت کے اصطفا و اجتبا پایا ہی پہلے اس منصب جلیلہ سے
ساتھہ کفر و شرک و فسق و ضلالت موصوف و معروف ہوا ہو اور مستند اسباب
مین نقل ہی البتہ اختلاف اسمین ہی کہ آیا یہہ عقلاً جایز ہی یا نہین ــ فرقہ
معتزلہ اسطرف گئی ہین کہ عقلاً جایز نہین کہ یہہ بات موجب تبعید اور باعث تنفر ہی
اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے جایز ہی کہ حق تعالی ایک شخص کو چاہ
ضلالت و گمراہی سے نکالکر اور بذروہ ہدایت پہنچا کر مرتبہ نبوت و رسالت پہنچاوے
لیکن نقل و دلیل سمعی اسپر پائی نہین گئی اسواسطے کہ سب انبیا پیش از نبوت
جہل و کفر و تشکیک بہ نسبت باری اور فسق و معاصی سے کہ موجب نفرت
و نقص کا ہی معصوم و مبرا رہی ہین اور بعد از نبوت کبائر سے مطلقاً اور صغایر
سے عمداً و سہواً و نسیاناً اور استدامت و استمرار غلط و غفلت بیچ حالت
رضا و غضب و وجد و ہزل اوس چیز مین کہ تعلق بہ تشریع ملت و تبلیغ امت
رکہی مصئون و محروس ہین سیما سید انبیا و افضل رسل صلوات اللہ وسلامہ

علیہ و علیہم اجمعین کہ عصمت انکی سب سی اتم اور اکمل اور رتبہ اعلی و ارفع ہے
اور جو کوئی بہ نسبت حضرت کے ساتھہ چیز ناپسندیدہ اور سوء ادب کے دم مارے
گوئی ضلالت و گمراہی مین پڑے اسواسطے کہ ذات حمیدہ صفات حضرت کی
اول سے پاک و آراستہ و پیراستہ مخلوق ہوئی ہی ہاتہہ کسی عیب و نقصان کو
بدامان عزت و جلال حضرت کے مجال وصول نہین **بیت** بہ تعلیم و آداب اورا
چہ حاجت * کہ او خود ز آغاز آمد مؤدب * جاننا چاہیئے کہ یہان ادب و قاعدہ
ہی کہ بعضے اصفیائی اہل تحقیق نے ذکر کیا ہی کہ شناخت و رعایت اوسکی موجب
حل اشکال اور سبب سلامت حال ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر جیات ربوبیت سی
کوئی خطاب و عتاب و سطوت و سلطنت و استغنا و استعلا واقع ہوا بہ نسبت
حضرت کے **اِنَّكَ لَا تَهْدِي اور وَلَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور وَلَيْسَ
لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اور تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** یا مانند اسکے
یعنے بدرستی تو ای محمد اختیار ہدایت نہین رکھتا **اور** ہر آئینہ حبط و ضایع
ہو جاوینگے عمل تیرے **اور** نہین واسطے تیرے کوئی چیز امر سے **اور** چاہتا
ہی تو آرایش و زیبایش زندگانی دنیا کی یا جناب نبوت سے عبودیت و انکسار
اور افتقار و عجز و مسکنت وجود مین آئی ہی مثل **اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
وَ اَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْعَبْدُ وَ لَا اَعْلَمُ مَا وَرَاءِ هٰذَا
الْجِدَارِ وَ مَا اَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ** یعنے سوا اسکے نہین کہ
مین آدمی ہون مانند تمہارے **اور** غصہ کرتا ہون مین جیسا کہ بندہ غصہ کرتا ہی
اور نہین جانتا مین کہ پیچھے دیوار کے کیا ہی **اور** نہین جانتا مین قیامت کو
کیا معاملہ کیا جاوے میرے ساتھہ اور نہ یہہ کہ تمہارے ساتھہ کیا معاملہ پیش آوے
اور مانند اوسکے ہمین نہین لازم کہ اوسمین دخل کرین بلکہ اوپر حد ادب اور سکوت
و تحاشے کے توقف کرین خواجہ کو اختیار ہی کہ اپنی بندے کے ساتھہ جو کچھہ چاہے
سو کرے اور کبھی اور استعلا و استیلا ظاہر کرے اور بندہ بہ نسبت اپنی خواجہ کے
بندگی و فروتنی و عجز و انکسار دکھاوے غیر کو کیا مجال و طاقت و یارا کہ اس مقام
راز و نیاز مین دخل کرے اور حد ادب سے باہر آوے کہ یہہ مقام پانو پھسلنے اکثر

ضعیف الایمان اور جاہلان اور نقصان اونکا ہی اور اللہ سے ہی امید توفیق عصمت
وبندگی جاننا چاہیئے کہ مفسرین نے بیچ تفسیر و تاویل اس آیہ وَوَجَدَكَ
ضَالًّا فَهَدَىٰ کے وجوہ کثیرہ بیان کی ہین اول یہہ کہ پایا حضرت کو ضال اور نادان
معالم نبوت اور احکام شریعت سی پس ہدایت بہ تعلیم و تلقین فرمائی اور یہہ قول
ابن عباس اور حسن و ضحاک اور شہر بن حوشب سی مروی ہی اور موید
اس قول کا یہہ قول ہی آیہ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ
یعنے پہلے وحی سے طرز دعوت خلق الی الایمان اور روش قرات قرآن بھی حاصل و
معلوم نہ تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتھہ ایمان کے فرایض و احکام ہین والا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نزول وحی سے بھی مومن تھے ساتھہ توحید
حق تعالی کے اوس کے پیچھے فرایض نازل ہوئی کہ علم اوس کا آپکو نہ حاصل تھا یا مراد
ایمان تفصیلی ہے بشرایع یا مراد ایمان سے صلوۃ ہی جیسے کہ بیچ اس قول سبحانہ
وتعالی کے آیہ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ مراد صلوۃ ہی
طرف بیت المقدس کے اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت خیر البشر خدا کی توحید
کرتے تھے اور بتونکو برا جانتے تھے اور حج و عمرہ ادا کرتے تھے زمانہ جاہلیت مین —
ثانی یہہ کہ روایت کی گئی ہی مرفوعا کہ اتفاقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک
مرتبہ اپنے جد امجد عبد المطلب کے پاس سے گم ہوئی تھی چھٹپن مین حضرت فرماتے ہین
کہ مین ماری بہوک کے قریب بہلاکت ہوگیا تھا کہ راہ دکہائی مجھے میرے پروردگار نے
ایسا ہی ذکر کیا ہی امام فخر الدین نے اور اسیطرح ہی مواہب مین اور مشہور یون
ہی کہ حلیمہ شیردہ آپکی اپنے گہر سے حضرت کو مکہ لاتی تہین تا اہل و عشایر مین لاکر سونپ
دی راہ مین سے حضرت کہوئی گئے اور ظاہر مراد امام کی بہی یہی ہے — ثالث
یہہ کہ ضلال اس جگہہ ضَلَّ الْمَاءُ فِي اللَّبَنِ سے ہہ ہی — یہہ کب بولتی ہین جبکہ پانی
مغلوب و مغمور ہو جاوے دودہ مین مراد یہہ کہ تہا مغلوب کفار مین پس قوت و غلبہ
عطا کیا تا ظاہر کیا تو نے دین خدا کا — رابع وہ کہ جو درخت جنگل مین یکہ اور اکیلا ہو
اوسے ضالہ بمحاورہ عرب مین بولتی ہین گویا حق سبحانہ فرماتا ہی کہ تو ای محمد یگانہ
و یکتا و بے ہمتا تہا تو اون شہر و تمین مثل اوس درخت کے کہ وحید و فرید ہی جنگل مین

اور ایمان و توحید تیرا میوہ ہی کہ ہدایت کیا حق تعالی نے خلق کو تیری طرف
بہرور ہووے ساتھہ تیرے — خامس یہہ کہ ایسا اوقات سردار وسے گروہ کو
مخاطب کرتے ہین اور مراد اوسے قوم ہوتی ہی یعنی ہمنے تیری قوم کو گمراہ پایا
پس ہدایت کیا بسبب تیرے اور شرع تیری کے — سادس یہہ کہ مراد ضال سے
محبت ہی یعنی پایا ہمنے تجھے مستغرق محبت اور طالب معرفت اپنی کا اور وجہ
تسمیہ محبت کا ضال کے ساتھہ بہت کم آیا ہی کہ گم ہوتا ہی ہستی و قرار و اختیار
اپنی سے لقائی محبوب و معشوق مین جیسیکہ یہہ دونو آیتین اسپر دال ہین —
ایۃ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنی بدرستی کہ ہم دیکہتی ہین اوس
زلیخا کو گمراہی ظاہر مین ایۃ وَاِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ط یعنے
بتحقیق کہ تو ای یعقوب گمراہی پہلی مین واقع ہی تو اعنی محبت قدیم بہ نسبت یوسف
علیہ السلام اور یہی وجہ خاص مروی ہی عطا سے کہ وہ تابعین مین سے ہی —
سابع وہ کہ پایا تجھے فراموش کنندہ پس یاد دلایا تجھے اور اس توجیہہ کو حکایت
لیلۃ المعراج پر حمل کرتے ہین کہ دہشت و وحشت و ہیبت اوس مقام سے آپ
سب بہول گئی تہے کہ کیا کہین اور کیا چاہین اور کس طریق سے حمد و ثنای الہی بجالاتین
پس ہدایت کیا اونہین حق تعالی نے کیفیت ثنا سے اور کہا لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً
عَلَیْكَ كَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یعنی شمار نہین کرسکتا مین ثنا و تعریف
کا تیری اوپر تو ویسا ہی ہے کہ ثنا کی تونے اپنی ذات کو — اور شاید کہ بعض کسی
اور وقت مین بہی حضرت سے سہو و نسیان وقوع مین آیا ہو جیسیکہ خطا اجتہادی
مین بعض نے کہا ہی پہر آگاہ کر دیا حق تعالی نے حضرت کو اوسپر اور ثابت
کر دیا حق و ثواب کے اوپر کہ یہہ آیہ کریمہ اوسکے امتنان و احسان مین نازل ہوے
ثامن مراد وہ ہی کہ پایا تجھے درمیان اہل ضلال کے کہ مظنہ وقوع ضلال اور ربا
ورطہ جہل و اختلال مین اوس سے متصور تہا پس معصوم و محفوظ رکہا اوس نے
اور ہدایت کے واسطے ایمان ابدا ارشاد اونکی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکے
ان دونو آیتون سے ایۃ وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ یعنی ہر آئینہ قریب
تہا کہ فتنہ مین ڈالین تجھے اور لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ یعنی ہر آئینہ قریب

تہا کہ میل کریتو طرف اونکے یا مثل اسکے اور آیات کہ دلالت اسی مطلب پر رکہتی ہین — تا شح کرایا تجہے متحیر بیان لطایف شی مرسولہ یعنی قرآن مین طرف تیرے نبس ہدایت ورہنمائی اور تشفی اور دلاسا فرمایا ساتہہ ان آیات کے **آیہ** ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ یعنی لپس تحقیق ہمپر ہی بیان اوسکا **اور** فرمایا فَاَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الذِّکْرَ یعنی اوتارا ہمنی تجپر ذکر اور یہہ وجہہ مروی ہی جنید رضی اللہ عنہ سی عاشر مروی ہی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مینے کسی وقت وحال مین قصد وارادہ عمل اہل جاہلیت کا نہین کیا الا دو مرتبہ کہ ہر مرتبہ باز رکہا حق تعالی نے اپنے حول وقوت وفضل سے میرے تئین اوس سے اور حایل اور ساتر ہوئی عصمت وہدایت اوسکی مجہہ مین اور اوس عمل مین تا ارتکاب اوس عمل سے باز رہا مین پہر مکرم ومشرف کیا مجہے حق تعالے نے ساتہہ رسالت اپنی کے **اور** مذکور اعمال جاہلیت کا کہ حضرت بحمایت الہی اونکے ارتکاب سے باز رہی اوپر بالتفصیل بیان ہوچکا ہی اسواسطے یہان تکرار لاطایل ہی **وصل** اور آیات موہمہ مین سے ایک یہہ آیہ ہی **آیہ** وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ یعنے اور اوتارا اور انکسور کہا ہمنے تجہہ سے بوجہہ تیرا کہ باعث شکستگی پیٹہہ تیری کا تہا — کہ ظاہر مین متوہم اثبات بار گناہ کہ سبب شکست پشت طاقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی معلوم ہوتا ہی اسکے ازالہ مین علما ومفسرین نے بہت سی وجوہ واقاویل لکہی اور بیان کیئے ہین کہ اونکے لکہنے سے بسط کلام ہوتا ہی ایک اونمین سے لکہی جاتی ہی کہ مراد وزر سے گناہ امت ہین کہ دایما دل رؤف ورحیم حضرت شفیع المذنبین مغموم ومحزون رہا کرتا تہا پس مطمئن ومستمال فرمایا خاطر رافت مظاہر حضرت کو دنیا وآخرت مین آیہ سابقہ اور آیات لاحقہ کے ساتہہ اور فرمایا **آیہ** وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ یعنے نہین منظور الہی کہ عذاب کرے اونکو دنیا مین باوجود ہونے تیرے کے اونمین **اور** فرمایا بوعدہ قبول شفاعت آخرت مین **آیہ** وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی یعنی قریب ہی کہ دیوے تجہے پروردگار تیرا پس راضی وخوشنود ہوویگا تو

اور قول سبحانہ تعالی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ یعنی چاہیئے کہ بخشے اللہ تیرے واسطے اگلے گناہ تیرے اور پچھلے
یہہ آیت عمدہ اور اشہر ہی اس مطلب مین لیکن تاویلین اسکی علمانے ذکر کین
ہین — ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مراد ذنوب سے بر تقدیر وقوع
اور فرض امکان عقل ہین نہ ازروی وجود فعل اور بعضون نے کہا ہی کہ
مراد وقوع وصدور ذنوب بسہو غفلت اور یہی تاویل طبری نے حکایت کی
اور قشیری نے اختیار کی ہے اور بعض نے کہا ہی کہ مراد ما تقدم سے خطیہ
آدم علیہ السلام اور ما تاخر سے ذنوب امت ہی حکایت کیا ہی سمرقندی نے —
اور قول بعض کا یہہ ہی کہ مراد ساتہہ ذنب کے ترک اولی ہی اور ترک اولی حقیقت
مین گناہ نہین ہی اسواسطے کہ اولی اور اوسکا مقابل دونو شریک ہین اباحت
مین قول محقق اور مسلم اس باب مین یہہ ہی کہ یہہ کلمہ تشریف وتکریم کا ہی بے
اوسکے کہ اس جگہہ کوئی گناہ ہووے اور تمام تحقیق اس کلام کی ذکر فضل
حضرت کے مین بآیات قرآنی گذرے ہی فليطالع ثمة وہان دیکہہ لے
اور ایضا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ
وَالْمُنَافِقِينَ یعنی ای نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت وفرمان برداری
کفار ومنافقین کی مت کر + کہ موہم امکان عدم تقوی اور وجود اطاعت
بمقتضای صیغہ امر ونہی ظاہر یہہ ہی کہ مراد استدامت اوپر تقوی کے اور عدم
اطاعت کے ہی اور بعض نے کہا ہی کہ ظاہر مین خطاب ساتہہ نبی کے ہی اور
مراد امت ہی اسیواسطے فرمایا ایضا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا
یعنی بدرستی اللہ تمہارے عملون پر خبردار ہی + اور نکہا بما تعمل عجب نادان اور
نافہمون سے کہ اس آیۂ کو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور نسبت توہم نقص اور صدور
ذنوب بعلو جناب رسالت مآب اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا ہم سبکو خدا اوس سے
مامون ومحفوظ رکہے اور اس قول حق سبحانہ تعالی مین کہ ایضا فَإِنْ
كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ
مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

۱۰ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ط یعنی
اگر ہی تو شک مین اوس چیز سے کہ اوتارا ہمنے تیری طرف پس پوچھہ اون لوگون
سے کہ پڑہتے ہین کتاب تجھسی پہلی البتہ تحقیق آیا ہی تیرے پاس راست اوپر ٹہیک
تیرے رب کے پاس سے یعنے قرآن پس ہو و یتو ہر آئینہ شک کرنیوالون سے اور
ہر آئینہ ہو وی تو اون لوگونمین کہ جھٹلایا اونہون نے ہماری نشانیونکو پس ہوگا
تو زیان کارون سے — مفسرون نے اختلاف کیا ہی کہ مخاطب اس کلام کے ساتھہ
کون ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یا اونکے سوا کوئی اور جو کہ مخاطب
آنحضرت علیہ السلام مراد لیتی ہین اونہون نے تین وجہ سے اوپر اختلاف
کیا ہی اول یہہ کہ خطاب اگرچہ طرف حضرت کے ہی لیکن مراد تعریض بغیر ہی
جیسیکہ اس آیت مین آیہ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ یعنی ہر آئینہ
اگر شریک گردانے تو ہر آئینہ ضایع و نابود ہوجاوینگے عمل تیرے اور
جیسیکہ قول حق سبحانہ تعالی عیسے بن مریم علیہما السلام کے باب مین آیہ
ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ط
یعنی کیا تو ہی نے کہا ہی لوگونکو کہ پکڑو مجھے اور میری مانکو معبود خدا کے سوا
غرضکہ اس روش کے کلام بہت مستعمل ہین جیسے کہ بادشاہ کسی میرکو ایک
قوم کے اوپر مسلط کرے اور کہی ایسا ایسا کر اگر ایسا اور ایسا کرے تو تیرے حق
مین ایسا کرونگا ظاہر مین خطاب امیر کی طرف ہوتا ہی اور مراد رعیت —
ثانی یہہ ہی کہ خدا خوب جانتا ہی کہ اوسکا رسول مقبول شاک یعنی شک کرنیوالا
نہین ہے لیکن بسا اوقات راہ محبت اور پیار سے باپ اپنی بیٹی کو اور
مولی اپنے غلام کو کہتا ہی کہ اگر تو میرا بیٹا اور میرا غلام ہی تو میرا حکم بجالا اور
اطاعت میری کر باوجودیکہ یقیناً جانتا ہی کہ یہہ میرا بیٹا اور وہ میرا غلام ہی
لیکن تشدداً و تاکیداً یہہ بات کہتا ہی اسیطرح حق تعالی تعریضاً و کنایتاً
فرماتا ہی — ثالث کہ مراد اس جگہہ ضیق صدر اور تنگدلی ہی ایذا و عداوت
کفار سے یعنی اونکی ایذا رسانی اور دشمنی پر صبر کر اور پوچھہ اس حال کو پہلی
کتابیں پڑہنی والون سے اور احوال انبیا ما تقدم سے کہ کیونکر اونہون نے

صبر کیا اور استقلال رکہا اپنی قوم کی ایذا رسانی اور عداوت رانی سے اوپر پس انجام کار تائید سبحانی و نصرت یزدانی نے اونکی دستگیری فرمائی اور معاندین انبیا کو مخذول و منکوب کردیا چنانچہ قرآن مصدق و محقق ان قصص کا ہی اسواسطے بوقت نزول اس آیہ کے حضرت نے فرمایا لَا اَشُكُّ وَلَا اَسْئَلُ یعنی نہ مین شک کرتا ہون اور نہ مین پوچہتا ہون — ابن عباس کہتی ہین سوگند بخدا کہ آپ نے نہ شک کیا اور نہ پوچہا شیخ عبد الحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزید الصدق والیقین وعصمہ عن الشک والتخمین کہتے ہین کہ یہان مراد شک سے وہ معنی ظاہری نہین ہین کہ منافی و مباین تصدیق کے ہووین بلکہ ایک حالت ہی کہ پیش از معاینہ و مشاہدہ کہ موجب اطمینان قلب ہووے حاصل ہوتی ہے اور موید حمل خطاب برغیر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک قول حق تعالی کا ہی ﴿آیہ﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي الآیہ یعنے کہہ اے محمد اے لوگو اگر ہو تم شک مین دین میرے سے — ولیکن قول خدا تعالی کا ﴿آیہ﴾ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَى فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ یعنے اگر چاہتا خدا ہر آینہ جمع کرتا سب آدمیونکو ہدایت کے اوپر پس نہو تو نادانون سے قاضی عیاض نے کہا ہی مراد یہہ نہین کہ نہو نادان باوجودیکہ اگر مشیت الہی تقاضا کرے جمع کرے سب لوگونکو اوپر ہدایت کے اسواسطے کہ اثبات جہل ہی ساتہہ ایک صفت کے صفات حق تعالی سے اور جہل بصفات الہی جایز نہین اوپر انبیا کے سیما اوپر سید الوری پس مقصود یہان وعظ و پند حضرت کی ہی کہ اپنے امور مین تشبہ بسمات جہال نکرین یہہ دلیل اس آیہ مین نہین کہ حضرت مین صفت جہل ہی کہ اوس سے منع کیا ہی بلکہ امر کیا ہی اوپر التزام صبر کے مخالفت اور اعراض قوم سے کہ باہر آنا ثبات و صبر سے عادت و خصلت جاہلون کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب امت کو ہی کہ تم جاہلون سے نہو جیسے کہ اور مواضع مین کہا ہی اور مثل اسکے قرآن مین بہت ہی اور ایسا ہی قول حق تعالی مین ﴿آیہ﴾ — وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ یعنی اور اگر اطاعت کری تو اکثر اونکی کہ زمین مین ہین یعنی کفار گمراہ کرین تجہے راہ

خدا کی سے کہ مراد حضرت نہیں بلکہ غیر حضرت اور ایسا ہی **آیہ** وَاِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الآیہ یعنی اور اگر اطاعت کرو تم اونکی جو کافر ہوئی **اور آیہ** فَاِنْ یَّشَاءِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ پس اگر چاہے اللہ مہر کردے اوپر دل تیرے کے ساتھہ صبر کرنے کے اوپر اذیت کفار کے اور مثل اسکے اور آیتین کہ مراد سب جگہہ غیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جیسے کہ گذرا **اور** اللہ تعالے امر و نہی کرتا ہی اپنے حبیب کو ساتھہ جس چیز کے کہ چاہتا ہی حالانکہ حضرت سی کبھی وہ چیز وقوع مین نہین آئی جیسا کہ کہا **آیہ** وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ الآیہ یعنی اور دور مت کر اور مت ہانک اونکو کہ پکارتے ہین اپنی پروردگار کو صبح **اور** شام حالانکہ حضرت نے کبھو اونہین طرد نہین فرمایا اپنی پاس سے **اور** قول حق سبحانہ **آیہ** وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ یعنی اگرچہ تہا تو پہلے اسکے غافلون سے مراد نہ غفلت آیات حق سے ہی بلکہ مقصود غفلت قصہ یوسف علیہ السلام سے کہ کبھی مخطور دل مبارک اور مسموع گوش شریف نہوا تہا مگر بوحی الہی اور سوا اسکے بہت آیات فرقانی اور اقوال سبحانی ایسے مضامین موہمہ کے اوپر دال ہین کہ اون سب کے بیان مین طوالت کلام حاصل ہوتی ہی اسیواسطے بعض پر اختیار کیا گیا **فصل** بیان مین ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتب سابقہ مین اور تعظیم و تبجیل اونکی اور اخبار اونکی رسالت و کمالات کا توریت و انجیل مین اور اقرار اہل کتاب کا اوسکے ساتھہ قال اللہ تبارک و تعالی **آیہ** اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی کہا خدا با برکت و برتر نے جو لوگ کہ پیروی کرتے ہین بہیجی گئی خبر دینی والے ناخوانده کی ایسا ناخوانده کہ پاتے ہین کہ پاتی ہین تعریف اوسکی لکہی ہوی اپنی پاس توریت و انجیل مین حکم کرتا ہی اونہین ساتہہ امور شرعیہ کے اور روکتا ہی اونہین اشیاء نامشروع سے اور یہہ بڑی دلیل ہی اور پر صدق آنحضرت کے کہ خبر دیتی ہی ساتہہ ہونے احوال و صفات اونکی کتابون یہود و نصاری مین اور الزام اونکا اوسکی ساتہہ

کہ اگر مطابق واقع ہوتا البتہ موجب نفرت و تکذیب اونکی کا ہوتا خاص حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حالانکہ وہ حقیقت مین خوب جانتے اور پہچانتے
تہے احوال صدق نبوت حضرت کا اور ایسا کوئی یہود ہی نہ تہا کہ وصف آپکا
توریت و انجیل مین نہ پڑہا تہا اور مدینہ طیبہ میں بہوا کہ دریافت سعادت ملازمت
حضرت اور دیکھنی علامات ظہور اوسکے مین بیٹہے تہے اور ہمیشہ منتظر طلوع
کوکب دولت پیغمبر آخرالزمان رہتی تہے اور نصاری کہ معادات و مخالفت رکہتے
تہے ساتہہ بعثت پیغمبر آخرالزمان کے استفتاح و استنصار کرتے تہے اور کہتی
تہے کہ نزدیک پہنچا ہی وہ وقت کہ سایۂ دولت نبی آخرالزمان مین دمار روزگار
تم مخالفین و معاندین و مکذبین کا نکالین ہم اور اونکے باپ دادا بوقت ارتحال
اس عالم سے وصیت نامی لکہہ کر اپنی اولاد کو دیتی تہے اور یہہ بات کہتی تہے کہ
ہمارا اسلام پیغمبر علیہ السلام کو پہنچانا اور کہنا کہ ہم تمہارے اشتیاق مین جان دی
اور با ایمان اس جہان سست بنیان سے کوچ کیا ہمنے قولہ تعالے یعرفونہ
کما یعرفون ابناءھم حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ کافر آنحضرت کو پہچانتی
ہین جیسی کہ پہچانتی ہین اپنی بیٹونکو کہ بوجود اونکی علم یقینی شہودی رکہتی ہین
بخلاف باپ دادا کے کہ علم اونکا بسماع و اخبار حاصل ہی لیکن جب اس نورنے
ظہور کیا سائق شقاوت ازلی نے کشان کشان اونہین حسد و عناد و تکذیب مین
ڈالا اور کفر انکار اختیار کیا اور دیدہ و دانستہ براہ کتمان حق جا کر تحریف
و تغیر کتاب اللہ کر دیا اور محبت دنیا دون اور حب ریاست و ازدون مین
مدرک اسفل شقاوت و خسارت و ذلت پہنچ گئیے اور باوجود تحریف و تغیر ایک
دلایل نبوت و رسالت اور اعلام شریعت اونکی کتاب مین واضح و لایح ہین
اور روایت ہی کہ نام حضرت کا سریانی زبان مین مشفح اور مشفح ہی کہ معنی اوسکے
محمد ہین اسواسطے کہ شفح اونکی زبان مین بمعنی حمد ہی جب حمد خدا تعالی کی کرتے
ہین اور کہتی ہین شفحا لاھا بمعنی الحمد للہ پس جو شفح بمعنی حمد ہوا مشفح بمعنے
محمد ہوئے اور احوال و صفات و علامات و امارات نبوت حضرت اور زمان
بعثت و خروج اونکا متیقن و متعین تہا جس روز کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ منورہ مین تشریف لائی عبداللہ بن سلام کہ احبار و اشراف یہود اور اولاد
یوسف علیہ السلام سے تہا ایمان لایا اور جس روز سے کہ خروج آنحضرت صلعم مکہ مین
سنتا تہا اوسیدن سے منتظر حصول سعادت لقائی شریف تہا بیت

مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ۔ لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم

اور جب بلقای شریف مشرف ہوا آپ نی پوچہا کہ ابن سلام توی ہے عالم اہل
یثرب نے کہا نعم یعنی ہان فرمایا مین تجہے سوگند خدا کی دیتا ہون کہ جیسے توریت
مین ہی آیا پاتا ہی تو ذکر و توصیف میری کتاب خدا مین کہا البتہ گواہی دیتا
ہون مین کہ تو رسول خدا ہی اور خدا ظاہر و غالب کرنیوالا تیرا ہی اور دین تیرا سب
دینون کے اوپر غالب ہی اور پاتا ہون مین صفت تیری کتاب خدا مین کہ خدا نے
بہیجا ہی شاہد اوپر امت کے بتصدیق و تکذیب و نجات و ہلاک اونکی اور
بشارت دینی والا مطیعونکا ساتہہ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیونکا ساتہہ
عقاب کے اور حرز الامیین کہ مراد اوس سے عرب ہین کہ اکثر خط و کتاب نہین
رکہتی اور تعلیم و تعلم نہین جانتے باوجودیکہ جناب حضرت سید الوری پشت
و پناہ تمامہ عالم ہین تخصیص بعرب بجہتہ بعثت حضرت کی اونمین اور قرب اونکا
آپکے ساتہہ دیا بجہتہ غلو و انہماک اس قوم کے جہل و قساوت مین اور بعد مقام
علم و ہدایت سی — دوسری روایت مین آیا ہی کہ ابن عباس نے کعب سی
پوچہا کہ کیونکر پاتا ہی تو نعت رسول مقبول کی توریت مین کہا یون لکہا ہی
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ
بِالْمَدِيْنَةِ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ
بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَ
يَغْفِرُ یعنی محمد بیٹا عبداللہ کا بندہ میرا ہی مختار کہ مولد اوسکا مکہ ہی اور
مہاجرت اوسکی مدینہ اور ملک اوسکا شام نہین ہی درشت خو اور نہ سخت
دل اور نہ فریاد بر لانیوالا بازارون مین اور نہین جزا دیتا بدیکو ساتہہ بدی کے
لیکن عفو فرماتا ہی اور درگذر کرتا ہی — اور اس روایت مین مدح امت مرحومہ
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بہی ہی کہ فرمایا ہی کہ امت اوسکی شکرگذار

ہوگی غم و شادی خوشی و ناخوشی مین تکبیر کہنے والے ہر بلندی مین حمد کہنے والے
ہر پستی مین رعایت کرتے ہین آفتاب کی نمازمین اور جب پہنچی وقت نماز ادا کرتے
ہین اگرچہ خاک روبہ ہین ہووین ازار باندہین نصف ساقون اپنی کے اوپر اور وضو
کرین اوپر اطراف اعضا اپنی کے موذن اونکا ندا کرتا ہی جو آسمان مین یعنے جای
بلند پر صفین اونکی قتال و نمازمین یکسان ہووین اور اوہین رات مین زمزمہ
ہووے مثل زمزمہ زنبور مراد اس سے اوراد شب ہین **اور** روایت
ابوہریرہ رض مین آیا ہی کہ سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا
جب اوترے موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے اوپر توریت اور پڑہا اوسے
پایا اوسمین ذکر امت حضرت کا کہا خداوندا پاتا ہون مین الواح مین ذکر اس
امت کا کہ وہ آخر و سابق ہین یعنے آخر وجود ہین اور سابق فضل مین شفاعت
کیجاتی ہی اونکے واسطے برستا ہی مینہہ اونکی دعا سے اور کہاتے ہین غنایم
اور یہہ خواص اس امت سی ہی کہ آسان کیا گیا کام اونکے اوپر اور حلال تہے
ہوئین غنایم اونکے واسطے اور صدقات بخلاف امم سابقہ کے اور جب ارادہ
کرتا ہی ایک انمین سے بدی کا اور نہین کرتا وہ بدی محظورہ لکہی نہین جاتی تو وقت
عمل البتہ لکہی جاتی ہی ایک اور جب کرتا ہی ایک نیکی لکہی جاتی ہین دسنا
اور دیا گیا ہی اونہین علم اول و آخر اور مارینگے مسیح دجال کو **اور**
بعض روایت مین آیا ہی کہ موسی علیہ السلام نے الواح توریت سی قریب ستر
صفت کی اس امت سی کہ آخرمین آوینگا ذکر کین اور کہا ای خداوند اوس امت
کو میری امت گردان فرمان الہی آیا کہ یا موسی اوس امت کو تیری امت کیونکر
کردون کہ وہ امت میری حبیب کی ہوگی بہر دعا کی موسیؑ نے کہ یارب مجہی اوس
امت مین گردان پس دی گئی موسیؑ نزدیک اس کلام کے دو خصلت کہ
یٰمُوسٰیٓ اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ یعنے ای موسی تحقیق مینے
برگزیدہ و اختیار کیا تجہی سب لوگون کے اوپر ساتہہ رسالت و کلام اپنی کے پس
لے اور پکڑ جو چیز کہ دی ہی مینے تجہی اور ہو شکرگذارون مین سی [illegible]

نے خدا و تد امین راضی ہوا سا تہا اوسکے اور راوی نعیم سالم بن عبد اللہ بن عمر
بن الخطاب سے روایت کرتا ہی کہ ایک مرد نے کعب احبار سے کہا کہ مینے دیکھا خواب
مین کہ گویا لوگ واسطے حساب کے جمع کیے گیے ہین پس پکاری گئے کئی انبیا اور آئی
ہر نبی کے ساتہہ امت اوسکی اور دیکہی گئے ہر نبی کے واسطے دو نور اور اونکے
متابعون اور پیرون کے لئی ایک نور کہ جاتا تہا اونکے ساتہہ ـ پس پکاری گیئے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تہا ہر موئی شریف کہ اونکے بدن مبارک مین تہے
اوس سے ایک نور اور ہر ایک کو اونکے متابعین و منقا دین سے دو نور پس
کعب نے کہا اور وہ نہ جانتا تہا کہ یہہ مرد اپنی خواب سے خبر دیتا ہی ای مرد تجہی اس
حدیث سی کسنے خبر دی ہی اوس مرد نے خدا کی قسم یاد کی اور کہا مینے اپنے
خواب مین یہہ معاملہ دیکہا ہی پس کعب نے کہا سوگند بخدا کہ جان کعب کی اوسکے
دست قدرت مین ہی یہہ صفت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی امت کی
ہی اور وہ صفت انبیا اور اونکی امتو نکی کتاب خدا مین کیا تونے توریت مین
پڑہا ہی غرضکہ کتب سابقہ و صحایف سالفہ سے آپکی فضیلت و بعثت کے اوپر
مخبر ہین **وصل** اخبار بیشمار سبق علم یہود مین ساتہہ صدق اور نبوت حضرت
سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عنا د و انکار اون اشرار نابکار
کا بعد از ظہور اسر دولت پایدار کے گروہ لوگ کہ توفیق و ہدایت قرین حال
اونکے ہوئی اکثر اونکے ہمیشہ ذکر آنحضرت توریت مین درس کہتی تہے اور
تکرار کرتے تہے۲ اور وقت خروج و بعثت حضرت تعین کرتے تہے اور کہتی تہے
کہ خروج اونکا مکہ سے اور ہجرت طرف مدینہ کی ہوگی اور جب حضرت مبعوث
ہوئی از راہ حسد و عناد یہہ بات لگی کہنے کہ یہہ وہ شخص موعود نہین ہی کہ جسکے حال
سے ہم خبر دیتی تہے بلکہ از روی اعراض و انحراف تحریف لگی کرنے لیکن باوجود
تحریف و تغیر ایسکے دلایل جو شواہد اوسکے توریت مین لایح و واضح ہین ـــ
ابو عامر راہب ایک شخص تہا قبیلہ اوس سے اور کوئی شخص اوس و خزرج
مین سے زیادہ تر و صداقت راہب سے خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے نہ تہا ـــ حال اوسکا یہہ تہا کہ یہود مدینہ کے ساتہہ موالفت و مصاحبت رکہتا

۲ اور اپنی اولاد کو تعلیم و تلقین کرتی تہی اور جلد ... شرف ... بیان آرزوئی ... سنہ ۱۲

تہا اور پوچہا کرتا تہا اون سے باتین دین کی اور یہود اوسی صفات رسول رب العالمین
سے آگاہ و خبردار کرتے تہے اور کہتی تہے کہ یہہ مدینہ دار ہجرت اوسکا ہی ازان
بعد یہود یہا پاس گیا اونہونے بہی مثل اوسکے خبر دی پہر بطرف شام گیا اور نصاری
سے سوال کیا اونہون نے بہی بہ نعت وصفت آنحضرت خبر دی پس باہر آیا اور
نکلا وہان سے ابو عامر اور ترہب اختیار کیا اور پلاس پہنا اور کہا کرتا تہا کہ مین
اوپر ملت حنفیہ اور دین ابراہیم علیہ السلام کے ہون اور منتظر خروج پیغمبر آخر الزمان
کا اور رہبا اوقات اسی ابو عامر مخذول نے جنیون سی ہی صفات و مشخصات
حضرت کے سنے تہے لیکن بوقت ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
حال نکبت مآل پر رہا اور نفاق و انکار اختیار کیا اور کہا ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کس چیز کے اوپر تو مبعوث ہوا ہی آپنے فرمایا اوپر ملت حنفیہ کے کہا نہین بلکہ
خلط و آمیزش کردیا تونے اوسکو اوسکے غیر کے ساتہہ حضرت نے جواب دیا اور
فرمایا بلکہ لایا مین اوس دین کو بیضا و نقی پاک و صاف تجہی کیا ہوا ای ابو عامر
وہ احبار کہ تجہے خبر دیتے تہے احبار یہود میری صفات سی کہا تو وہ نہین ہی کہ جسکی
توصیف و تعریف یہود بیان کرتے تہے آپنے فرمایا تو جہوٹا ہی ای ابو عامر کہا
مین دروغگو نہین ہون تمہارا دعوی دروغ ہی حضرت نے فرمایا خدا دروغگو وحید
وطرید و غریب مارے بعد ازان رجوع کی ابو عامر نے مکہ مین اور متابعت اختیار
کی دین قریش کی اور تدین و ترہیب کہ پہلے رکہتا تہا چہوڑ دیا پس ازان ملحق بشام
ہوا اور وہان جاکر غریب وطرید و وحید موا بدعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسکے
حق مین کی تہی اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ علم و دانش کچہہ کام نہین آتی بغیر توفیق
وہدایت کے **آیہ** وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
یعنی اور حق تعالی ہدایت کرتا ہی جسی چاہی طرف راہ سیدہی کے **بیت**

این سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدای بخشندہ

اور بیٹا ابن ابی عامر حنظلہ کہ اوسی غسیل الملائکہ کہتی ہین بملازمت خدمت بابرکت حضرت
مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور سادات صحابہ سی ہوا اور قصہ اوسکے تسمیہ کا
بغسیل مشہور و معروف ہی — ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم مستدرک مین لائی ہین

کروہ تو کد خدا تھا بلکہ اوسیدن تزوج کیا تھا اور اپنی زوجہ سے مضاجعت کہ ناگاہ آواز شدت حرب و جنگ کفار روز احد مین سنی بیطاقت ہوا اور فرصت غسل جنابت نپائی باہر نکلا اور شریک جنگ ہوکر شہید ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر مکشوف ہوا کہ فرشتے اوسے غسل دیتے ہین فرمایا حقیقت حال حنظلہ کیا ہی اور کس سبب اوسی شہدا مین سے مخصوص بغسل کیا ہی **اور** روایات مین یون آیا ہی کہ جنب تھا جاؤ اوسکی زوجہ سے پوچھو جورو نی حقیقت حال عرض و بیان کردی **اور** اسی جگہہ سے ہی کہ امام بوحنیفہ رحمہ شہید جنبی کو حکم غسل فرماتی تھے **اور** امام شافعی اور صاحبیہ امام صاحب کے ساتھہ خلاف رکھتی ہین اور کہتی ہین وہ غسل کہ جنابت اوسکا موجب تھی بجہتہ خروج دایرہ تکلیف سی ساقط ہوا اور وہ غسل کہ بسبب موت تھا مسقط اوسکی شہادت ہوئی پس اور غسل واجب نہوے **اور** امام صاحب اسی قصہ حنظلہ کو دلیل و سند لاتے ہین اپنی قول کی اور قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بعض روایات مین آیا ہی کہ وہ جنب تھا اول و اقوی دلیل ہی اوسپر

ابیات

مشنو کہ در ہزار مجلد توان نوشت — دیباچہ صحیفہ مدح وثنای تو
در ہر طرف کہ عقل کند استراق سمع — ذکر جمیل میشنود از برای تو
کروبیان عالم علوی نمی برند — از سینہ ہای اہل تو الا دعای تو
رضوان برسم سرمہ گرش دسترس بود — در دیدہ ہای خویش کند خاکپای تو

نظم دوسرا صفت وثنای سید دوسرا مین نظم

سید وافی علوم و من لدنی اقتباس — شاہ او ادنی سریر بدنی التماس
سعی حق او شستہ چرک شرک از قلب و دل — امر و نہی او نہادہ قصر ملت بر اساس
راز او در خانقاہ لی مع اللہ بیشمار — ناز او در بارگاہ شب الی اللہ بیقیاس
طبل فضل دولتش در آسمانہا میزند — در تواضع در زمین او مثل جو میکرد اس
گفت حق ای گنج رحمت پنج تو از بہر کیست — گفت یارب از برای عاصیان بیقیاس

کذا فی درج الدرر و آثار النبوۃ و مدارج النبوۃ یون ہی ہے درج الدرر اور آثار النبوۃ اور مدارج النبوۃ مین — اور وہ اخبار کہ توریت و انجیل اور زبور اور صحف ابراہیم

وصل — و آدم وغیرہا سے صفت و مدح حضرت مین آئی ہین نقل کرتے ہین
دانشوران عقل بلند اور طالبان سیر ارجمند پر مخفی و پوشیدہ نہو ہی کہ بعد از
اخبار قران صحیح البیان کہ صفات و احوال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم مین ناطق ہی اثبات اس مدعا مین حاجت کسی کتاب سالفہ اور
دلیل قاطعہ کی نہین ہے لیکن واسطے الزام و افحام آن کفار معاند شعار کے
وارد کرنا اوسکا درکار ہی تا مومنین موقنین کو بہی زیادہ موجب اطمینان
و مزید نورانیت ایمان و ایقان ہووے — جاننا چاہیئے کہ توریت مین بعد از
حذف و تحریف و تبدیل و خیانت کہ جانب اون اشقیا سے وقوع مین آئے
یون لکہا ہی کہ تجلی کی خداتعالی نے سینا سی اور چمکا وہ نور ساعیر سے اور
آشکارا ہوا فاران سے — معلوم کرنا چاہیئے کہ سینا نام ایک پہاڑ کا ہی اوسے
طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی حق سبحانہ نے اوس کوہ پر اور کلام کیا اوسکے
اوپر عیسی علیہ السلام سے اور ظاہر ہوئی نبوت اور نازل ہوئی انجیل اوسپر
اور فاران نام عبرانی ہی جبال بنی ہاشم سے کہ مین کہ ایک مین اونمین سے حضرت
تعبد فرماتی تہے اور پہلے وحی وہین ہوا ہی اور وہ تین پہاڑ ہین — ابن ابی قتیبہ
کہ علماء امت سی ہین اور شارح الاکتب سالفہ اور مترجم اونکا اعلام النبوۃ
مین لکہتا ہی کہ اسمین کچہہ غموض و خفا نہین کیونکہ اوپر کہ تامل و تدبیر کری اوسمین
ثابت ہوا ہی کہ مراد تجلی خدا سینا سی انزال توریت ہی اوپر موسی علیہ السلام
کے طور سینا مین اور مقصود اشراق حق سبحانہ ساعیر سے انزال انجیل عیسے
علیہ السلام کے اوپر ہی کہ وہ وہان سکونت رکہتے تہے ساعیر مین بیچ ارض خلیل
کے ایک گانو ہین کہ اوسی ناصرہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ اس قوم کی بہ نصاری
یہی ہی اور ایسا ہی ثابت ہی کہ استعلان اوسکا جبل فاران سے
بانزال قرآن ہووے اوپر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور توریت کی سفر
خامس مین آیا ہی کہ خطاب کیا پروردگار عالم نے موسی علیہ السلام کے ساتھہ کہ تیرا
پروردگار پیدا کرتا ہی اور پیار رکہتا ہی واسطے بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر تیرے
بہائیون سے اور ایک روایت مین اونکے بہائیون کے — پس اس کلام سے دلالت

واضح ہی اوپر نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **اور** بعضے یہود کہتی ہین کہ
مراد ساتھہ اس نبی موعود کے یوشع بن نون ہی یہہ قول باطل ہی اسواسطے کہ
یوشع کفو و مثل موسی کا نہ تھا بلکہ خادم اونکی حیات مین اور موکد و موید اونکے
دعوت کا پیچھے وفات سی پس ثابت و متحقق ہوا کہ مقصود نبی موعود محمد ہین صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفو و مماثل موسی علیہ السلام کے تھے نصب دعوت مین اور
تحدی بمعجزہ و تشریع احکام و اجرائی نسخ اوپر شرایع سالفہ کے **اور** بہت
دلیلین باہر و نراہین ہین کہ پیغمبر آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ اوسمین
کچھہ شک و شبہہ نہین **اور** فرمانا حق سبحانہ کا کہ رکھتا ہونمین اپنا کلام اوسکے مونہہ
مین دلیل واضح ہی کہ مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اسواسطے کہ غرض
اوس سے یہہ ہی کہ وحی کرتا ہون مین طرف اوسکے کلام نہ صحف و الواح اسواسطے
کہ وہ امی ہی لکھہ پڑہ نہین جانتا **وصل** وہ جو ذکر کیا ہی ابن ظفر نے
کہ ناقل قول یوحنا ہی کہ وہ حواریون سے ہی انجیل مین مسیح سی یون لاتا ہی
کہ مسیح نے کہا کہ طلب کرتا ہونمین اپنی باپ سے کہ دی تمھین فارقلیط دوسرا
کہ ثابت و قایم رہی تمھارے ساتھہ ابد تک وہ روح حق ہی تعلیم کریگا تمھین ہر چیز
اور کہا پس جانیوالا ہی کنایہ کیا اپنی ذات سی اور آتا ہی بعد اوسکی فارقلیط
زندہ کریگا اسرار کو واسطے تمھارے اور تعبیر دیگا ہر چیز کو اور گواہی دیگا
میری واسطے جیسیکہ مین گواہی دیتا ہون واسطے اوسکے اور لاتا ہون مین
تمھاری واسطے امثال اور وہ لاویگا تاویل اوسکی کہ مراد بتاویل قرآن ہی کہ محتمل
تاویلات و معانی بہت کا ہی بخلاف اور کتابون کے پس اگر مجھی دوست رکھتی ہو اجتناب
کرو اور نگاہ رکھو میری وصیت اور مین مانگتا ہون اپنی باپ سے کہ دیوی تمھین
فارقلیط دوسرا کہ ہووے تمھاری ساتھہ انقراض دہر تک **اور** اختلاف کیا ہی
نصاری نے فارقلیط مین بعضے کہتی ہین بمعنی حامد ہی اور بعضی بمعنی مخلص پس
مخلص رسول ہی کہ آتا ہی واسطے خلاص عالم کے اور یہہ تفسیر موافق ہماری غرض کے
ہی اسواسطے کہ ہر نبی خلاص کنندہ امت کا ہی کفر و شرک سی اور اسی بات پر شاہد
ہی قول مسیح کا انجیل مین کہ آنا میرا واسطے خلاصی عالم کے ہی **اور** رجعت ثابت

ہوا کہ مسیح نے اپنی کو فارقلیط کہا اور باپ سی دوسرا فارقلیط طلب کیا پس
مشارکت لفظی و معنوی حاصل ہوئی - اور اگر فارقلیط بمعنی حامد ہووے پس کو نسا لفظ
قریب تر ہی ساتھہ احمد و محمد ہی اس لفظ سی اور اطلاق لفظ پدر کا بہ نسبت باری
عز اسمہ محرفات اہل کتاب سے ہی اور اشارہ ہی ساتھہ پروردگار سبحانہ و تعالی
کے اسواسطے کہ یہہ لفظ تعظیمی ہے کہ خطاب کرتے ہین ساتھہ اوسکے معلم کو کہ استمداد
تعلم اوس سے حاصل کرتے ہین نہ معنی حقیقی پدر کے اور ہمیشہ عادت بنی اسرائیل
اور بنی عیص کی ہی کہ کہتے تہے نَحْنُ اَبْنَاءُ اللهِ یعنی ہم بیٹے خدا کے ہین اپنی سوء
و فہم تدبیر سے اور یہہ جو مسیح نے کہا کہ بہیجتا ہی اوسے میرا باپ بنام میرے
کے اشارت ہی بشہادت مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکے حق مین ساتھہ
صدق و رسالت کے کہ متضمن ہی اوس سے قرآن مدح و تنزیہ اوسکی سے کہ افترا
و بہتان کیا گیا ہی اوسکے حق مین اور دوسرے ترجمہ انجیل مین آیا ہی کہ کہا
مسیح نے نہین آتا فارقلیط جب تک کہ نجاؤن مین اور جبکہ وہ آوے توبیخ و تشدید
کرے عالم کو اوپر تخطیہ کے اور نہین کہتا وہ کلام اپنی طرف سی بنا کر اور خبر دیتا
ہی بحوادث آیندہ اور دوسرے روایت مین آیا ہی کہ نہین کہتا وہ اپنی نفس سے
بلکہ تکلم کرتا ہی جو کچھہ سنتا ہی خدا کی طرف سی بوحی جیسیکہ فرمایا ہی اوسکے حق
مین آیہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی
اور نہین کہتا خواہش نفس سے وہ کہنا اوسکا مگر بوحی کہ وحی کیا گیا ہی طرف
اوسکے اور کہا ہی کہ کسینی تمجید و تقدیس نہین کی باب مسیح مین جیسی کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کی ہی کہ وصف کیا اوسے برسالت اور پاک
و مبرا کیا اوسے اور اوسکی ما کو نسبت ظن فاسد اوسکی امت سے پس یہہ تمام
صفات حضرت کی ہین کہ مسیح نے خبر دی ہے اور کون ہی جسنے توبیخ کیا ہی
علمای بنی اسرائیل کو اوپر کتمان حق کے اور تحریف کلم کے اونکی مواضع سی اور
بیع دین سے ساتہہ ثمن قلیل کے اور انجیل مین حق تعالی نے وحی کیا عیسے
علیہ السلام کو کہ تصدیق کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور اپنی امت کو آگاہ
کر کہ جو کوی اونمین سے ادراک زمان حضرت کا کرے ایمان لاوے اوسپر

بکر بتول یہہ جان لے کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہو تا آدم وبہشت ودوزخ
کو مین پیدا نکرتا اور جب مینے عرش کو ایجاد و پیدا کیا مضطرب تہا قرار نرکہتا
تہا پس عرش کے اوپر لکہا مینے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساکن
ہوا اور قرار پکڑا اور مواہب لدنیہ مین بیہقی اور ابن عباس سے روایت
ہی کہ جب جارود نصرانی ملازمت حضرت مین آیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
اسلام لایا کہا سوگند بخدا کہ بہیجا ہی تجہے بحق بتحقیق پائی مینے وصف وتعریف
تیری انجیل مین اور بشارت دی ہی تیرے ساتہہ ابن بتول نے اور بیہقی
دلایل النبوۃ مین ابو امامہ باہلی سے اور وہ ہشام بن العاص اموی سے لایا ہی کہ بہیجا
گیا مین اور ایک شخص دوسرا طرف ہرقل قیصر روم کے تا اوسی دعوت باسلام
کرین ہم پس ایک رات ہرقل نے ہمین اپنی پاس بلایا اور ایک صندوق زر
اندودہ کہ اوسمین بہت خانہ چہوٹے چہوٹے تہے منگا کر کہولا کہ اوسمین تصویرین
آدم علیہ السلام سے تا محمد مصطفے تک سب انبیا علیہم السلام کی موجود تہین ہمکو ہر ایک تصویر
دکہلا کر پوچہا کہ آیا اس تصویر کو جانتی ہو ہمنے جواب دیا کہ نہین جسوقت تصویر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکہائی اور کہا اسے پہچانتے ہو ہمنے کہا ہان
یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس رونا کیا ہمنی اور اوٹہا ہرقل
واسطے تعظیم شبیہ حضرت کے اور بیٹہا اور کہا کیا یہی محمد صلے اللہ [illegible] ہی
ہمنے کہا ہان اس شبیہ کو کہ تو نی دکہایا گویا بزیارت حضرت مشرف ہوا تو پس
ایک ساعت اوس صورت کو بغور دیکہا اور کہا واللہ یہہ آخر نبوت ہی اس
صندوق مین تصاویر انبیا علیہم السلام ہین اور سوای اونکے کہا ہمنی کہان سے
تجہے یہہ حاصل ہوی ہین کہا آدم علیہ السلام نے جناب باری عز اسمہ سے درخواست
کی تہی جو انبیا علیہم السلام کہ اوسکی اولاد مین ہونگی اونکو مجہے دکہلا پس بہیجین حق
تعالی نے صورتین اونکی آدم کے پاس اور تہین یہہ صورتین خزانہ آدم مین جہان
کہ سورج چہپتا ہی پس نکالا اونکو ذو القرنین نے اور سونپا دانیال کو **بیان**
ذکر شریف در زبور وہ جو چوالیسوین مزمور زبور مین حق تعالی
نے پیغمبر آخر الزمان خطاب کیا اور فرمایا یہہ ہی فَاضَتْ النِّعْمَۃُ مِنْ

شَفَتَیْكَ یعنی نیکی ہی نعمت دنیا و آخرت دونو ہونٹون تیری سے مِنْ اَجْلِ
ذٰلِكَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اِلَى الْاَبَدِ اسی سبب سی برکت دی اللہ نے تیرے
واسطے ابدتک تَقَلَّدْ اَیُّهَا الْجَبَّارُ السَّیْفَ حمایل کر ای بزرگ شکستہ بند
اپنی شمشیر کو فَاِنَّ شَرَائِعَكَ وَسُنَنَكَ مَقْرُوْنَةٌ بِهَیْبَتِ یَمِیْنِكَ
یعنی پس بدرستیکہ تیری شریعتین اور حکمتین ملی ہوی ہین ساتھہ بزرگی اور ڈرو
داہنی ہاتھہ تیرکے وَسِهَامُكَ مَسْنُوْنَةٌ اور تیر تیری تیز کیے گیے ہین وَ
جَمِیْعُ الْاُمَمِ یَخِرُّوْنَ تَحْتَكَ اور ساری امتین اور تمام عالم موہنہ کے بل گری
ہین نیچی تیرے غرض کہ مراد اس مزبور سی نبوت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہی کہ فیضان نعمت شیرین کلامی اور برکت ابدتک اور تقلد سیف کہ عادت
عرب سی ہی اور آنحضرت عربی ہین اور کسی امت مین بجز عرب شمشیر کو اپنے
گردنو مین حمایل نہین کرتے اور حضرت صاحب شریعت وسنت ہین کہ ظلمت
کفر ساتھہ سیف اسلام کے دور کر دی **اور** نیز زبور مین آیا ہی کہ داود علے
نبینا وعلیہ السلام نے بگریہ وزاری بجناب حضرت باری عرض کیا کہ یا رب جلد بھیج
ظاہر و پیدا کرنیوالے سنت کو تا لوگ جانین کہ مسیح بشر ہی اور یہہ دعای داود
پیش از وجود محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ السلام کی تہی مراد
وہ ہی کہ خداوند احمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہیج تا لوگو نکو جتاوے اور اگاہ
کرے کہ مسیح بشر ہی نہ اِلٰہ مراد داود کی یہہ ہی کہ لوگ باب مسیح مین دعوی
الوہیت کرینگے **اور** نیز کر داود علیہ السلام ہی آیا ہی کہ آنحضرت کو حق
تعالی نے برگزیدہ کیا ہی ساتھہ راستی و درستی کردار وگفتار کے اور دیا ہی اوسکو
ظفر و نصر اوپر اعدا کے اور اوسکی امت کو برگزیدہ کیا ساتھہ کرامت کے
تسبیح کرتے ہین حق تعالی کو اپنی خوابگاہ مین اور تکبیر کہتے ہین ساتھہ آواز
بلند کے اونکے ہاتھو مین شمشیرین تیز ہین واسطے انتقام دشمنون خدا کے
امتون سے کہ عبادت نہین کرتے اوسکی اور قید و بند کرتے ہین بادشاہ اون
ساتھہ قید و بنی اور اونکے اشرافو نکو ساتھہ طوقون کے **اور** زبور مین آیا
ہی کہ خدا تعالی نے صیہون سے کہ مراد اوس سے مکہ ہی ظاہر کیا ہی تاج محمود

کہ مقصود تاج سی ریاست و امامت رکہی ہی اور محمود سے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور دوسرے مزمور مین آیا ہی کہ وہ مالک ہوتا ہی اور جود و بخشش کرتا ہی دریا سی دریا تک اور انہار سی انقطاع ارض تک بیٹھتے ہین اہل جزایر آگے اوسکے بزانوی ادب کے اور چاٹتے ہین دشمن اوسکے خاک کو ساتہہ زبان کے آتی ہین ملوک ساتہہ ہمنشینون اور خواصون اپنی کے اور سجدہ کرتے ہین اور سر زمین پر رکہتے ہین اور فروتنی ظاہر کرتے ہین اوسکے روبرو ساتہہ فرمان برداری گردن ہی سے خلاص کرتے ہین اندوہ و ستم دیدہ کو اوس شخص سے کہ قوی و زبردست ہی اوس سے اور رہای دیتی ہی ایسے ضعیف کو کہ اوسکا کوئی نصیر و یاری دہ نہین ہی اور مہربانی کرتی ہی ضعیفون اور مسکینون پر اور درود بہیجی جاتی ہی اوپر اوسکے اور دعا کیجاتی ہی ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہی ذکر اوسکا ابد تک ×

وصل جیسی کہ کتب ثلثہ توریت و انجیل و زبور مین وصف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مذکور و مذبور ہی صحف انبیا مین بہی مسطور و مرقوم ہی حتی کہ بیچ صحیفہ حضرت آدم ابو الانبیا کے نقل کیا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس نے وحی بہیجی طرف آدم علیہ السلام کے کہ مین ہون خدا ہی مکہ اور اہل مکہ کہ میرے ہمسایہ ہین اور زایر اور جانیوالے کعبہ کے میرے مہمان اور کنف عنایت و حمایت اور سایہ حفظ و رعایت میری مین ہین معمور و آباد کرونگا مین وہ خانہ ساتہہ اہل آسمان و زمین کے آوین وہان گروہ گروہ پریشان بال غبار آلودہ آواز نکالنی والے لبیک کہنی والے اور اشک آنکہون سے گرانیوالے اور جو کوئی بزیارت اوس گہر کے آوے اور مقصود اوسکا بجز زیارت خانہ کعبہ اور رضا و خوشنودی میری کی کہ صاحب خانہ ہون نہووے ایسا ہووے کہ گویا میرے زیارت کی اور میرا مہمان ہوا سزاوار و لایق میرے کرم کے وہ ہی کہ اوسے مکرم کرون مین اور محروم نچہوڑون اور تمام اوس گہر کا ایک پیغمبر کو سونپ دون تیرے فرزندون سے کہ اوسی ابراہیم کہین **اور** صحف ابراہیم ع مین آیا ہی کہ ای ابراہیم تیری دعا شان اسمعیل تیرے فرزند مین مینے قبول کی اوسپر اور اوسکی نسل پر برکات فایض کرونگا مین اور اوس سے ایک فرزند پیدا کرون بہت معظم و مکرم

کہ نام اوسکا محمد صلعم ہووے اور بلند قدر اور برگزیدہ ہووے اور امت اوسکی
بہتر سب امتون سے **اور** کتاب حیقوق مین کہ ایک پیغمبر ہے معاصر دانیال
پیغمبر منقول ہی کہ کہا لاتا ہی اللہ تعالی جبال مکہ معظمہ سے احمد کو کہ بھرتی ہی زمین
اوسکی تعریف و توصیف سی اور مالک ہوتا ہی سب زمین و گردنون کا **اور**
کتاب مین یہہ بہی آیا ہی کہ ہر آئینہ منیر و روشن ہوتا ہی آسمان بہائی محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اوسکی روشنی سے اور نہایت کو پہنچتا ہی کام دین و ملت
کا اوسکے زمانہ نبوت مین جب کہ قرآن شریف مین آیا ہی **اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ** پس پورا کیا مینے تمہارے واسطے
دین تمہارا اور تمام کین تمپر اپنی نعمتین — وہب بن منبہ سے منقول ہی کہ مینے
کتب قدیمہ مین پڑہا ہی کہ خدا تعالی و تقدس اپنی عزت و جلال کی سوگند یاد کرتا
ہی کہ بہیجون مین جبال عرب پر ایک نور کہ بہر دے مابین مشرق و مغرب کو اور
پیدا کرون مین اولاد اسماعیل سے پیغمبر عربی امی کہ ایمان لاوین اوسپر ستاری
آسمان کے اور روئیدگیان زمین کی اور میری ربوبیت اور اوسکی رسالت پر
سب ایمان لاوین اور اپنے دین آبائی سے بیزار ہون اور بہاگین **اور** موسی
علیہ السلام نے کہا کہ پاکی تجہہ خدا اور تیرے نامونکو بہ تحقیق گرامی رکہا تونے
اس پیغمبر کو کہا انتقام پہنچون گا مین اوسکے دشمنون سے دنیا و آخرت مین ظاہر
و غالب کرونگا اوسکی دعوت ہر دعوت کے اوپر اور خوار و ذلیل کرونگا اوسکے
مخالفین شریعت کو اوسی بعدل ترتیب کیا مینے اور واسطے عدل و داد کے برانگیختہ
کیا مینے قسم بعزت اپنی کے کہ خلاص کرون مین بسبب اوسکے امتونکو آتش
دوزخ سے آغاز کیا مینے دنیا کو ساتہہ ابراہیم کے اور ختم کیا مینے ساتہہ محمد
کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس جو کوئی پاوے اوسے اور ایمان نلاوے اوسپر
اور اوسکی شریعت مین نہ آوے پس وہ خدا سے بیزار ہی **وصل**
اور صحف اشعیا پیغمبر علیہ السلام مین آنحضرت کا مذکور ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی
کہ وہ بندہ محبوب میرا ہی کہ شاد و خورم ہی ساتہہ اوسکے دل میرا بندہ مختار میرا
خوشنودی میری النفس کی افاضہ کرتا ہون اوسپر روح اپنی اور بہیجتا ہون کی.

پس ظاہر ہوتا ہی لو پیرا متون کے عدل ایسا بندہ کہ خندہ نہین کرتا سنی نہین جاتی
آواز اسکی بازارون مین بینا کرتا ہی آنکہین اندہونکی شنوا کرتا ہی کان بہرونکے
زندہ کرتا ہی دلون مردونکو۔ دو مین اوسے جو کسیکو نہین دیا احمد کہ حمد کرتا ہی میرے
حمد تازہ وہ نہ ضعیف و مغلوب نہین کیا جاسکا میل و رغبت نہین کرتا ہوا نفس
خوار نہین رکہتا صالحین کو اور سوائے اسکے بہت تعریف و توصیف آپ کی
مذکور ہی اور یہہ ہی آیا ہی ای محمد مین خدا ہون کہ تعظیم و تسبیح و قوی کیا تجھے
تجہی بحق اور کیا بیٹے نور امتون کا تا واکرے آنکہین کورونکی اور خلاصی بخشے تو
اسیران نفس اور مقیدان ہوا و ہوس کو تاریکیون جہل سے طرف نور ایمان کے
اور یہی اوسی صحیفہ اشعیا مین آیا ہی کہ کہا مجہے پروردگار نے اوٹھہ اور دیکہہ
اور خبر دی جو کہ دیکہتا ہی تو پس اوٹہا مین اور دیکہا مینے دو سوار سامنی سے
آتے ہین ایک سوار حمار اور دوسرا سوار جمل کہتا ہی ایک دوسریکو گرا بابل
اور وہان کے بت کہ تراشی تہے۔ ابن قتیبہ کہ علما ہی متتبع اور متفحص اور متصف کتب
سماویہ کا کہتا ہی کہ مراد صاحب حمار مسیح بن مریم ہین باتفاق ہمارے اور نصاری کے
پس کیون نہ مراد صاحب جمل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہو وین اسواسطے کہ سقوط
بابل اور وہان کے بتونکا اوپر ہاتہہ ہماری پیغمبر کے نہ اوپر ہاتہہ مسیح کے اور
کہا ابن قتیبہ نے کہ کتاب اشعیا مین ذکر مکہ و بیت و حجر اسود کا ہی جسے بوسہ دیتی
ہین اور کہا پروردگار نے مکہ کو کہ خوش ہو ای عاقر اور نطق کر بہ تسبیح کہ تیری اہل
بہت ہو وینگی میرے اہل سے مراد اپنی اہل سے اہل بیت المقدس رکہی ہین بنی
اسرائیل و حاج سی کہ عاقر کہ بہت ہو وین اونہین سی اور تشبیہ کہ بزن عاقر اسواسطے
کیا کہ نہ تہا اوسمین پہلے مگر اسماعیل کہ اوسپر کتاب نہین نازل ہوئی بخلاف
بیت المقدس کے کہ انبیا وہان بہت اور مہبط وحی تہی۔ حاصل کلام صفات آنحضرت
و احوال شریف کتب متقدمہ مین بہت ہی کہ اوسمین کچہہ خفا و اشتباہ نہین یہہ
نسخہ و جیزہ حامل اوسکا نہین ہو سکتا ہر چند اعدای دین و متبع شیاطین نے
نام لیکہا شریعت مصطفوی اپنی کتابون سی تغیر و تحریف کردیا ہی باوجود اوسکے
دلایل و شواہد اوسکے ظاہر و باطن ہین ۔ یُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ —

بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ یعنی چاہتے ہین
کہ بجہا دین اپنے موہون کو پہونک سی خدا کے نور کو حالانکہ خدا تمام کرنے والا ہی اپنی نور
کا ہی اگرچہ مکروہ رکہین کافر صلی اللہ علی سید الاولین والآخرین خاتم الانبیاء
والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **وصل** مجملاً معلوم ہوا کہ ذکر
شریف حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب سالفہ سماویہ مین مذکور
ومسطور ہی اور اہل کتاب کو اوسکا علم قطعی حاصل تہا لیکن براہ حسد وعناد
وغلبہ شقاوت وخسارت جانکر اوسکا رد واستبعاد کرتے تہے اور تحریف و
تغیر دیتے تہے پس اگر اس جگہ بعض حکایات وروایات کہ متضمن اوسکے تبیین و
تفصیل اوسکے ہی لائی جاوین مناسب ہی اگرچہ تطویل کلام ہوتا ہی لیکن ذکر اوسکا
موجب مزید علم ویقین ارباب دین اور ذوق ونشاط محبان سید المرسلین کا
ہوتا ہی سو ذکر اوسکے سے نچاہیئے گذرنا **مصرع** کہ ہر چہ بگذرد سخن دوست خوشتر است
ابو سعید خدری اپنے باپ مالک بن سنان کہ شہدائی احد سے ہین ناقل ہین
کہ کہا آیا مین بنی عبد الاشہل پاس ایکدن واسطے بیٹہنے کے تا حدیث کرون
مین اور تہے ہم اوس ایام مین صلح کرنوالے یہود کے ساتہہ پس سنا مینے یوشع
یہودی کو کہ کہتا تہا نزدیک پہنچا ہی زمانہ خروج اوس پیغمبر کا کہ نام اوسکا
احمد ہی حرم سے اور ہجرت گاہ اوسکی مدینہ ہی پس آیا مین اپنی قوم کی طرف
متعجب قول یوشع سے پس سنا مینے ایک مرد کو اپنی قوم سے کہ کہتا تہا نہا یوشع
قایل اس قول کا ہنین بلکہ تمام یہود یثرب یہی کہتے ہین وہان سے باہر نکلا مین تا بنی
قریظہ پاس جاؤن کیا دیکہتا ہون کہ وہ ساری تذکرہ آنحضرت کر رہی ہین اور
زبیر باطانی کہ رؤسائی یہود ہی کہا ہی کہ ستارہ سرخ نہین طلوع کرتا مگر بخروج وظہور
اوس پیغمبر کے کہ نام اوسکا احمد ہی اور اب زمانہ خروج اوسکا عنقریب آیا ہی
اور یہہ شہر مدینہ جائی ہجرت اوسکا ہی — ابو سعید خدری کہتا ہی کہ بوقت
قدوم رسول خدا کے مدینہ منورہ مین قول زبیر یہودی سے خبردار کیا مینے فرمایا
کیا خوب ہوتا اگر زبیر بشرف اسلام مشرف ہوتا کہ تمام رؤسائے یہود اور سارے
اوسکے تابع اسلام لاتے **اور** قتادہ سے روایت ہی کہ کہا کرتے تہے یہود

ذکر آنحضرت صلعم

خدا و[illegible] اپنی امی کو کہ ذکر اوسکا توریت مین ہم پاتے ہین مبعوث فرماتا عذاب
کری کفار[illegible] کو اور قتل کرے آرزو اونکی یہہ تہی کہ وہ نبی اونکی جنس سے ہو بنی
اسرائیل مین سے جو مبعوث ہوی اونکی غیر سے حسد لیگئے اور کفر و انکار کیا روایت
ہی سعد بن زید سے کہ نکلا اوسکا باپ زید بن عمرو طلب و جستجو کی دین میں لیس
آیا ایک راہب کے پاس کہ موصل مین تہا اور زید کو کہا کہ کہا لسی آتا ہی کو کہا
بیت ابراہیم سی کہا کس چیز کا تو طالب ہی میننے کہا دین کا کہا راہب نے اولٹا
پہر جا قریب ہی کہ جسکا تو طالب ہی تیری ہی زمین مین ظاہر ہووے اور
یہہ زید بن عمرو بن نفیل موحد ان جاہلیت سی ہی کہ ذبیحہ مشرک کو نکہاتا تہا اسکا
ذکر صحیح بخاری مین ہی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ خدا تعالی
نے برانگیختہ کیا اپنی پیغمبر کو واسطے بہشتی کرنے ایک شخص کے اور قصہ اوسکا
یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکدن کنیسہ مین تشریف لائے
ایک یہود یکو دیکہا کہ توریت اپنی قوم پر پڑہ رہا ہی جب اوپر مقام صفت پیغمبر
آخر الزمان کے پہنچا خاموش ہوا پڑہنے سے اتفاقا گوشہ کنیسہ مین ایک بیمار
پڑا تہا اوسنے پوچہا کسواسطے باز رہا تو پڑہنے سی لیس رویا مثل رونے لڑکیکے
اور آیا یہودی پاس اور لے لیا نسخہ توریت اور پڑہی صفت آنحضرت اور
کہا یہہ ہی صفت تیری اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ لَرَسُوْلُ
اللّٰہِ اسی کلمہ پر جان دی لیس فرمایا حضرت نی اپنے یارونکو کہ تیاری تجہیز کرو
اپنی بہائی کی اور رہتے یہود قریظہ و نظیر و فدک و خیبر کہ پاتی تہے صفت حضرت
اپنی پاس پیش از برانگیختہ ہونیکے اور کہتی تہے کہ مدینہ اوسکا دار ہجرت ہی جب
حضرت متولد ہوی کہا آجکی رات طلوع کوکب اقبال ولادت باسعادت
آپکا ہوا ہی اور جسوقت مبعوث ہوی کافر ہو گئی اور منع اور باز رکہا اونہین
ایمان سے مگر بغی و حسد و عناد نے اور ہشام بن عروہ نے اپنی باپ سی
اور اوسنی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہی کہ مکہ مین ایک
یہودی آرہا تہا جب شب ولادت تہی وہ یہودی ایک مجلس مین مجالس قریش
سی بیٹہا تہا کہا آیا آجکی رات تمہاری بیچ مین کوی لڑکا وجود مین آیا ہی کہا ہم

نہین جانتے کہا دیکہو اور دریافت کرو ای معشر قریش اور تحقیق کرو یہی اُس خبر کو کہ پیدا ہوا ہی آج رات پیغمبر اس امت کا احمد درمیان دو نوشانو اوسکے کے ایک علامت ہی کہ اوسمین بال ہین لوگونکی زبانی معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گہر رات کو ایک لڑکا پیدا ہوا ہی اوسکا نام محمد رکہا ہی پس اگر یہودی کو خبر دی اوسنے کہا مجہی [illegible] لیگئے اور [illegible] پاس دیکہا یہودی نے علامت کو پشت مبارک میں [illegible] پڑا جب ہوشمین آیا پوچہا سبب بیہوشی کا کہا اب نبوت بنی ا[illegible]یل مین سے اور کتاب اونکے ہاتہہ سے گئی یہہ ایسا مولود ہی کہ [illegible] مین مار یگا اور ہلاک کریگا اب نبوت عرب مین آئی تم خوش ہوا ای معشر قریش اور خبردار ہو خدا کی قسم تمہارا غلبہ و سطوت ہو یگا مشرق سے مغرب تک اور اسیطرح ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایتین مولد شریف اور دعوی نبوت زبانی یہود و راہبون کے باستخارشتی ثابت و متحقق ہین اور جبیر بن مطعم سے روایت ہی کہ بوقت بہیجنے حق تعالی کے اپنی پیغمبر کو اور ظاہر و ہویدا ہونا اوسکے امر کا مکہ مین اتفاقا بجانب شام مین بہی جاتا تہا جب بصرہ مین پہونچا میرے پاس ایک جماعت نصاری آئی اور کہا تو مکان حرم سے ہی مینے کہا ہان پوچہا پہنچانتا ہی تو صورت اس پیغمبر کے جسنے دعوی نبوت کیا ہی تم مین سے مینے جواب دیا کہ پہچانتا ہون پس میرا ہاتہہ پکڑ کر اپنی دیر مین لیگئے اور کہا نظر کر آیا ان صور و تماثیل مین سے اوس مرد مدعی نبوت کی کہ تم مین پیدا ہوا ہی کونسے صورت ہی پس نگاہ کی مینے اور صورت حضرت کی اون صورتون مین نہ دیکہی بعد ازان لائے مجہے ایک اور دیر بڑی مین کہ وہان بہی تصاویر کثیرہ بہ نسبت دیر اولی تہین پس کہا دیکہہ آیا پاتا ہی تو صورت اوسکی اس جگہہ پس نگاہ کی مینے دیکہی صورت و صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ دو نو زانو حضرت کے پکڑے ہوئے ہین کہا صفت حضرت پہچانی مینے کہا البتہ پہر کہا یہہ شخص کہ دو نو زانو پکڑی ہی اسے بہی پہچانتا کہا مینے ہان یہہ یار و خلیفہ اوسکا ہی بعد اوسکے مینے کہا مجہی یہہ خوف ہی کہ مبادا قریش اسے مار ڈالین کہا خدا کی قسم ا[illegible] نہ مار سکینگے وہ

پیغمبر آخر الزمان ہی غالب کریگا اوسے خداتعالی سب کے اوپر — صفیہ بنت حیی بن
اخطب یہودی سے کہ امہات المومنین مین ہین روایت ہی کہ بوقت قدوم آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم اور نزول اونکے قبا مین گیا میرا باپ حیی بن اخطب مذکور اور میرا
چچا ابو یاسر بن اخطب بگاہ تاریکی شب مین حضرت پاس اور نہ آئی یہانتک کہ ہنگام
شام ہوگیا جس وقت پھرے بیحد کسل و غم و اندوہ اگر گھر مین پڑ رہے اور مین محبوب
ترین اولاد اون نزدیک اونکے [illegible] بعادت مالوف اون پاس گئی یہانتک زیر
بار غم و اندوہ شکستہ و محزون تہے [illegible] مطلقا میری طرف متوجہ و ملتفت نہوئی
اثنای اس حال مین چچا نے میرے باپ سے پوچھا اَهُوَ هُوَ آیا یہ مرد وہی ہے پیغمبر
آخر الزمان ہی کہ نعت اوسکی توریت مین ہمنے پڑہی ہے میرے باپ نے چچا سے کہا
نَعَمْ وَاللّٰهِ هُوَ هُوَ ہان سوگند بخدا وہی ہے کہا تجہی یقین ہے کہ وہ وہی ہے
کہا قسم بخدا یقینا وہی ہے پوچھا کہ نسبت اوسکے تو اپنی دلمین کیا پاتا ہی محبت
یا عداوت — جواب دیا کہ عداوت واللہ جب تک مین زندہ ہون عداوت سے باز نہین
رہنے کا پس وہ شقی ازلی بعداوت آنحضرت گرفتار وبال و نکال ابدی ہوئے
نعوذ باللہ من ذلک اور بعض ان اشقیا جہنم یا واسطے حیلہ و نفاق کو وسیلہ
جمع و اخذ حطام دنیاوی اور صیانت حیات فانی سمجہ کر بدرک اسفل السافلین گئے
اور بعض علما و احبار یہود کہ سابقہ رحمت ازلی نے ناصیہ اقبال اونکے پر حرف
سعادت لکہا تہا طرف دین اسلام کے مبادرت کی اور احراز دولت سعادت حاصل
کیا جیسے کہ عبد اللہ بن سلام اور امثال اوسکے رضی اللہ تعالی عنہم اور مخیریق کہ
حبر و عالم و غالب کثیر المال تہا ہمیشہ منتظر تہا جب روز جنگ احد ہوا کہا ای
معشر یہود بخدا تم جانتے ہو کہ نصرت و یاری محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تم پر
واجب و حق ہی پس حاصل کرو اس سعادت کو کہا آج یوم السبت ہی یعنی روز
شنبہ ہی مخیریق نے کہا کہ کچہ مانع نہین پس مسلح ہو کر آپ نکلا اور ایمان لایا اور
شہید ہوا اور وصیت کیا کہ اگر مین مارا جاؤن اس جنگ مین سارا مال میرا واسطے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی جو کچہ چاہی کرے جسے چاہی دیوے پس مارا گیا وہ
رضی اللہ عنہ پس وہ مال حضرت کے قبضہ مین آیا اکثر صدقات اوس مال سے فرماتے

تہے **اور** قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا حضرت کی طلب مین ساتھ [illegible] سے خبر
بعثت تین سو برس تک اور ایک روایت مین زیادہ اوس سے او [illegible] رہا ہو یہہ
مقصود کا مشہور ہی غرضکہ بہت اخبار اسمین مشہور ہین [illegible] حق اُلقِدادُ
یکفی **وصل** ذکر فضایل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ مشترک
ہین درمیان حضرت اور ورای حضرت اور انبیا [illegible] اور فضایل وکمالات مخصوصہ
کہ اوسمین کوئی سہیم وشریک حضرت صلی [illegible] علیہ وآلہ وسلم کا دنیا وآخرت
مین نہین جاننا چاہیئے کہ حق جل وعلا [illegible] جواہر نفوس مختلف پیدا کئی ہین بعضی نہایت
مرتبہ صفا اور غایت [illegible] نہا مین اور بعضے متوسط اور بعضی غایت کدورت
ونہایت رذالت مین اور ہر قسم مین مراتب ودرجات متفاوت نفوس انبیا علیہم
السلام سارے صاف تر وجید تر اور بدن اونکے بہی پاکتر نقصان اور سلیم ترعیب
سے نسبت لسیار نفوس بشری کے **اور** باوجودیکہ سب دایرہ کمال مین داخل اور
اپنی غیر سی فاضل وکامل ہین لیکن اونمین بہی تفاضل وتفاوت حاصل ہے
اور سیدنا اور شفیعنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اصح واعدل مزاج
مین اور اتم واسلم بدن مین ہے اور اصفی واذکی روح مین اور اکمل واعلے
خلق مین اور الطف واشرق نور مین اور کچھہ خلاف نہین کہ حضرت افضل
البشر اور سید ولد آدم اور افضل الناس منزلت مین اور اعلی الناس درجہ مین
اور جو کچھہ اور انبیا کو حاصل تہا آپکو بہی مثل اوسکے یا زیادہ اوس سے حاصل اور
وہ جو آنحضرت کو حاصل اونہین بہی حاصل ہے آدم علیہ السلام دیگئی یہہ فضیلت
کہ حق تعالی نے پیدا کیا اونہین ساتھہ قدرت اپنی کے اور نفخ روح اونمین کیا
اور ہماری پیغمبر علیہ السلام دیئے گئے یہہ کمال کہ متولی شرح صدر اونکا ہوا
خود ذات باری عز اسمہ اور رکہا اوسمین ایمان وحکمت لپس متولی ہوا آدم سے
خلق وجودی کا اور ہماری پیغمبر سے خلق نبوی کا **اور** سجود ملایکہ آدم کو کہ حقیقت
مین وہ سجدہ ابداع نور محمدی کو تہا جو ہر روح مین اور ظاہر کرنا اوس نور کا جبہہ
شریف مین اور تشریف وتکریم حضرت لبشرف **آیہ** اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یعنی بدرستی خدا اور اوسکے فرشتے درود بہیجتی ہین

اوریہی ہے انتم واجمع ہی تشریف آدم سے بسجود ملایکہ اسواسطے کہ حق تعالی
ساتہہ ملایکہ شریک سجود نہ تہا کہ یہہ حق تعالی پر جایز نہین اور صلوۃ وسلام
مین شریک بلکہ مردم و فرشتون پر اور سجود ملایکہ مین تعظیم و تشریف ایکمرتبہ
اور صلوۃ وسلام مین افاضہ انوار رحمت و اسرار قدس دایم و مستمر و متجدد ہی
جمیع ازمنہ مین اور مؤمن ہی اشتراک مین مامور ہین اور فضیلت تعلیم
اسماء آدم کو اسکا بیان دیلمی نے مسند فردوس مین حدیث ابو رافع سے یون
کیا ہی کہ حضرت کی امت ماو طین مین آپ پر پیشکار کی گئی ہی اور سب کے نام تعلیم
کردیئے تہے پس جبکہ آدم کو تعلیم اسماء ہائی ایسی ہی حضرت کو ساتہہ زیادتی
ذوات و مسمیات کے اور شک نہین کہ رتبہ مسمیات رتبہ اسماسی زیادہ ہی یہان
دو نو موجود اور ادریس علیہ السلام کے حق مین فرمایا **ایہا ورفعناہ**
مکانا علیا یعنی اوٹہایا اور دیا ہمنے اوسے مکان بلند اور حضرت
کو مشرف و مقرب بمعراج فرمایا کہ یہہ مرتبہ کسی اور کو بجز حضرت نہین عطا فرمایا
اور نوح علیہ السلام اور جو شخص کہ اوسکے اوپر ایمان لائے تہے طوفان غرق سے
نجات بخشی اور حضرت کی امت کو عذاب نازل کی گئے آسمان سے **قال**
اللہ تعالی وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم
یعنی اور نہین اللہ کہ عذاب کرے اونہین حالانکہ ہو تو اونہین موجود ۔ امام فخر
رازی اپنی تفسیر مین لائی ہین کہ اکرام حق تعالی کا نوح کو یہہ تہا کہ نگاہ رکہا سفینہ
اونکا پانی پر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اوس سے عظیم تر چنانچہ
روایت کی گئی ہی کہ تہے آنحضرت ایکدن کرانہ آب پر اور بیٹہا تہا عکرمہ بن ابی
جہل اوس جگہہ پس کہا عکرمہ نے اگر تو دعوی نبوت مین سچا ہی تو بلا اس
پتہر کو کہ دوسرے کنارے پر ہی پانی کے تا شنا کرے اور نہ ڈوبی اور اسطرف
چلا آوے پس اشارہ فرمایا آنحضرت نے تا منقلع ہوا حجر اپنی مکان سے اور
سیاحت و شناوری کی اور آگے حضرت کے آکر کہڑا ہوا اور شہادت دی
آپکی رسالت و نبوت کی اوپر پس فرمایا حضرت نے آیا خاطر جمع ہوئی تیرے
ابی عکرمہ کہا اسپر پتہر کو کہو تا رجوع کرے جہان سے آیا ہی پس شنا کی سنگ نے

اور گیا جس جگہہ کہ تہا - پس شنا کرنا سنگ کا اور نہ ڈوبنا اوسکا پانی مین
عظیم تر و غریب تر ہی - قایم رہنے کشتی سے پانی کے اوپر اور نہ ڈوبنا اوس
کہ خاصیت چوب ہی اور برد و سلام ہونا نار نمرودی کا ابراہیم صلوات اللہ
و سلامہ کے اوپر اس سے عجیب و غریب نہین کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
اوپر نار حرب کفار کا اطفا و خاموش ہونا کما قال اللہ تعالےٰ
كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ یعنے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے
جسوقت افروختہ کرتے کفار آتش واسطے حرب کے سرد کرتا اوسے پروردگار
اور ہرچند چاہتے کہ سرد کرین نور ایمان ساتھہ نار کفر کے پس ابا و انکار لایا اللہ
جبار و قہار مگر یہہ کہ تمام کرے اپنا نور اور سرد کرے نار شرور اور لیوی واسطے
محمد کے سرور و ظہور اپنا وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ یعنی اور انکار کرتا ہی خدا مگر یہہ کہ پورا کرے اپنا نور اور
اگرچہ مکروہ جانین کافر - اور مذکور ہی کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم دریائی آتش پر گذرے کہ حکما اوسے کرہ نار کہتی ہین اور سلامت
و محفوظ رہے اوس سے اور روایت کیا ہی نسائی نے کہ محمد بن حاطب نے کہا
کہ ایام طفولیت مین میرے اوپر دیگ جوشان آن پڑی تہی اور تمام پوست
میرے بدن کا سوختہ ہوگیا پس لے گیا مجھی میرا باپ حضرت کے پاس اور ڈالا
آپنے میرے بدن پر کہ جل گیا تہا آب دہن مبارک اور کہا اِذْهَبِ الْبَاْسَ
رَبَّ النَّاسِ یعنی لیجا اور دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون سبکے پس
شفا پائی مینے گویا کوئی آفت مجھی نہ پہنچی تہی اور نزدہ کہ ابراہیم علیہ السلام
کو ساتھہ خلعت خلت ممتاز کیا حضرت کو ساتھہ مقام محبوبیت کہ مقام محبت
بالاتر مقام خلت سے ہی اور اختصاص ساتھہ شفاعت عام برگزیدہ کیا اور
بعض کہتی ہین کہ آنحضرت جامع مقام خلت و محبت ہین اور خلت حضرت کی
ارفع و اکمل و افضل و اعلی خلت ابراہیم سے ہی اور تحقیق اس کلام کے آخر
بیان تخصیص آنحضرت بفضایل آخرت مین آویگی انشا اللہ تعالےٰ اور
ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کہ بکسر اصنام موصوف ہین کہ ساتھہ تیر کے بتون کو

توڑا اسیدنا و مولانا و مولی الثقلین نے اصنام مضبوط دیوار ہائی کعبہ کو باشارہ ایک لکڑی کے۔ اور یہہ نہین مگر ساتہہ قوت ربانیہ اور قدرت الہیہ کے اور کہا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ یعنی آیا حق اور گیا باطل اور یہہ ابراہیم علیہ السلام کو ساتہہ بنا ر بیت الحرام شرف حاصل ہوا حضرت کو ساتہہ وضع حجراسود کے اوس مقام مین جیسے کہ قصہ بنا ر قریش مین مذکور ہی اور جو موسی علیہ السلام کو عصا دیا گیا ... سانپ بن جاتا تہا لیکن اوسے نطق نہ تہا ہمارے حضرت کی جدائی مین رونا و فریاد ... استون کا کہ مسجد مین تہا زیادہ فضل و بزرگی رکہتا ہی کہ قصہ اسکا باب معجزات مین آویگا ... امام فخر رازی نے اپنی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ ایکدن ابوجہل لعین نے چاہا کہ حضرت کو بضرب سنگ مجروح و خستہ کرے کیا دیکہتا ہی کہ کتفین شریفین کے اوپر دو اژدہی ہین مارے ڈر کے بہاگا اور روشنی ید بیضا ر موسوی کہ اوسکے نور سے چشم بینندہ خیرہ ہوتی تہی ذات حضرت سر سے قدم تک نور ہی تہی کہ دیدۂ حیرت جمال باکمال حضرت مین خیرہ ہوتا تہا اور مثل ماہ و آفتاب تابان و درخشان اگر نقاب و حجاب بشری مین وہ نور احمدی مستور و محجوب نہوتا کیا تاب و طاقت کسی مین کہ بنظر حسن و ادراک اودہر نظر کرتا اور قتادہ بن النعمان نے کہ صحابہ کرام سے ہین ایک رات نماز عشا حضرت کے ساتہہ ادا کی اوس رات تاریکی ابر و باران بہت تہا حضرت نے شاخ خرما اونکے ہاتہہ مین دی اور فرمایا اسی لیجاؤ روشنی بخشی گی آگے سے اور پیچہے سے بمقدار دس گز اور جب گہر مین آؤ وہ مار سیاہ معلوم ہوگا اوسکو مار کر باہر ڈال دینا روایت ابونعیم اور صحیح بخاری اور کتابون مین مذکور ہی کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر شب تاریک مین بملازمت شریف آتے اور ہر ایک کے ہاتہہ مین عصا تہا پس روشن ہوا عصا کہ ہاتہہ مین ایک کے اون دو سے تہا کہ اوسکی روشنی مین قطع مسافت راہ و توعین آیا اور جب جدا ہوئے عصا کہ دوسرے شخص کے ہاتہہ مین تہا روشن ہوا اور بخاری تاریخ مین اور بیہقی اور ابونعیم حمزہ اسلمی سے لائی ہین کہتے ہیں ہم حضرت کے ساتہہ ایک سفر مین تہے پس متفرق و جدا ہوئی ہم رات اندہیری مین روشن ہوئین میری اونگلیان

ا سب اوس روشنائی مین جمع ہوئی اور ایک کوئی ہلاک ہوا اور اونگلیان [illegible] روشن تہین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible] ایک صحابی کو واسطے دعوت اوسکی قوم کے بہیجا تہا اوسنے ایک نشان [illegible] حجت ہووے اوسے پس حضرت نے انگشت شریف اوسکی دونو آنکہون مین ماری [illegible] اوس جگہہ سے ایک سفیدی اور نور پیدا ہوا پس اوس صحابی نے عرض [illegible] کیا مجہی خوف ہی کہ لوگ برص خیال نکرین پس نقل کیا اوسے حضرت [illegible] مازیانی اوسکے اور یہہ حدیثین دلیل ہین حضرت کی نورانیت [illegible] سرایت نورانیت حضرت خادمان درگاہ مین اور شگافتہ [illegible] دریا کا واسطے موسی علیہ السلام کے اور شق القمر اوس سے زیادہ تر ہی کہ وہ تصرف عالم ارض مین ہی اور یہہ تصرف عالم سما مین اور فرق ان دونو مین ظاہر ہی وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا وَاضِحٌ یعنی اور بہت روا مین آیا ہی کہ درمیان آسمان و زمین کے ایک دریا ہی کہ نام اوسکا مکفوف ہی اور دریائی زمین اوسکی نسبت حکم ایک قطرہ کا رکہتا ہی نسبت ساتہہ بحر محیط کے ایسا دریا منفلق و شگافتہ ہوا واسطے حضرت کے شب معراج مین اور یہہ امر بہت بڑا ہی انفلاق بحر سے واسطے موسی علیہ السلام کے اور وہ جو موسی علیہ السلام کو معجزہ مار حجر سے اور بہنا چشمو نکا اوس سنگ سے دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو انفجار آب اصابع مبارک سے اور یہہ اوس سے ابلغ و اکمل ہی اسواسطے کہ سنگ جنس زمین سے ہی کہ باہر آتے ہین اوس سے چشمین بخلاف روان ہونے چشمون کے گوشت و پوست سے اور وہ جو فرمایا حق تعالی نے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيْمًا ط یعنی اور کلام کیا حق تعالی نے موسیٰ کے ساتہہ کلام کرنا — مشرف ہوئی حضرت ہمارے اوس سے زیادہ شب اسری مین دونو کے ساتہہ اور یہی مقام مناجات حضرت فوق سموات علی و سدرۃ المنتہی ہے اور مقام مناجات موسی علیہ السلام طور سینا اور وہ جو دی گئی ہارون علیہ السلام کو فصاحت لسانی جیسیکہ آیا ہی وَاَخِيْ هَارُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا یعنی میرا بہائی ہارون وہ فصیح تر ہی مجہسے ازروی زبان کے — عطا ہوئی ہمارے حضرت کو ایسی فصاحت و بلاغت کہ بالاتر اوس سے

بلبل مانند اوسکی متصور نہین اور فصاحت ہارون غایت اوسکی عبرانی مین اور عربی زبان عبرانی پر افصح ہی اسیواسطے موسی علیہ السلام نے افصح منی کہا نہ افصح مطلق اور زبان موسی علیہ السلام مین لکنت تہی جیسے کہ قصہ اوسکا مشہور ہی اور یوسف علیہ السلام کہ بشطر حسن شہرت رکہتی ہین ہماری حضرت تمام حسن وجمال وصباحت وملاحت وجہ کے اور وہین نہ تہا اور تعبیر رویا وتاویل منام کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عنایت ہوئی اوسمین تین چیزین منقول ومعلوم ہین ایک اونمین سے دیکہنا کواکب وشمس وقمر کا سجدہ کنندہ واسطے اپنے — دوسرا رویا یا صاحبی السجن کا — تیسرا خواب بادشاہ کا اور حضرت سے فضایل وشرایف اسی باب مین زیادہ از حد وعد ہین جو کوئی تصفح اخبار وتتبع آثار کرے اوسی بخوبی معلوم ہووے اور وہ جو داود علیہ السلام کو دیا گیا تہا تلئین حدید کہ بوقت مس نرم ہو جاتا تہا اور چوب خشک اونکے ہاتہہ مین سبز اور برگ آور ہوتی تہی — شاۃ ام معبد کہ بہت دبلی ونزار وخشک ہوگئی تہی ببرکت دست مبارک شیر اوسکی پستانون سے جاری وریزان ہوا زیادہ مجرای عادت سی یہہ بہی گویا ایکطرحکی سخت چیز کا نرم کرنا ہی اور آپکے واسطے بہی سنگ سخت نرم ہو گیا ہی —

حافظ ابونعیم نے روایت کی ہی کہ جب حضرت مایل غار ہوئی اور سر مبارک فرو کیا طرف سنگ کے تا پنہان کرین اپنی جسم شریف کو پس نرم کیا حق تعالی نے سنگ کو تا لائی سر مبارک غار مین اور استرواح حاصل کیا ساتہہ سنگ سخت کے پس نرم ہوا واسطے حضرت کے اور اثر کیا بازوی شریف نے اوسمین اور رہا صخرہ بیت المقدس مثل خمیر کہ باندہا اوسکے ساتہہ اپنا دابہ اور تسبیح کی جبال نے داود کے ساتہہ اور تسبیح کی سنگ نے دست شریف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور وہ جو دیا گیا سلیمان علیہ السلام کو کلام طیر اور تسخیر شیاطین وریح وملک کہ نہین دیا گیا بعد اونکے کسیکو دیا گیا ہمارے سید وسلطان پیغمبر آخر الزمان کو مانند اوسکے اور زیادہ اوسیرا ما کلام طیر کہ فرمایا وَعُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ یعنے اور سکہائی گئے ہم گویائی جانورونکی سخن کیا حضرت کے ساتہہ سنگ نے اور تسبیح کی اور بر ہاتہہ آپکے حصے نے کہا ہی

اور یہہ اعلی واغرب ہی کلام طیر سے اور کلام کیا حضرت کے ساتھہ ذراع
مسموم نے اور کلام کیا آہو نے اور شکایت کی بعیر نے جیسا کہ عنقریب
آویگا اور روایت کیا گیا ہی کہ ایک طایر آیا اور گرد سر مبارک ... پھرا اور کچھہ
سخن کہا آپنے فرمایا کہ ستایا ہی کسینے تم مین سے اس طایر کو ... بچہ اوسکے بچون کے
چاہیے کہ پھیر دی اوسکی طرف بچی اوسکے اور قصہ ... کلام ... حضرت کے
مشہور ہی اور ریح کہ لیجاتی تہی تخت سلیمان ... جس جگہہ کہ وہ ارادہ کرتی تہے
اقطار زمین سے حضرت کو براق عنایت ... ہوا تہا کہ شریف تر ریح سے بلکہ تیز تر برق
خاطیف سی کہ لیگیا حضرت کو فرش سے عرش تک ایک ساعت مین اور مسخر
کی گئی واسطے سلیمان علیہ السلام کے زمین تا دیکہا مشارق ومغارب ارض اور
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طی کی گئیے اور گرد لائی گئی واسطے اونکے زمین
تا دیکہا مشارق ارض اور اوسکی مغارب کو اور تسخیر شیاطین کہ حدیث صحیح
مین آتا ہی کہ سامنے آیا حضرت کے شیطان نماز کے اندر پس قدرت عطا
فرمائی اللہ تعالی نے حضرت کو اوسکے اوپر اور چاہا کہ اوسی باندہ دین ساتھہ ایک
ستون کے ستونون مسجد سے کہ بازی کرین اوسکے ساتھہ لڑکے کوچہ کے اور
وہ جو دیئے گئیے عیسی علیہ السلام ابرای اکمہ وابرص واحیاء موتی — دیئے گئیے
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رد کی آنکہہ ابو قتادہ کی کہ باہر نکل پڑی تہی
پس ہوگئی بہتر اوس سے کہ پیشتر تہی اور روایت کی گئی ہی زن معاذ بن عفرا
برص رکہتی تہی پس شکایت اسی امر کی حضرت پاس لائے حضرت نے چوب دستی سے
مسح اوسپر فرمایا پس دور کیا حق تعالی نے برص اوسکا نقل کیا اسے مواہب
لدنیہ مین امام فخر سے اور بیہقی نے دلایل النبوۃ مین قصہ ایک مرد کا نقل کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین ایمان لاتا ہون اگر زندہ
ہوجاوی یہہ میری بیٹی مردہ پس جناب محمد مصطفی اوسکی قبر پر تشریف لائی اور
کہڑے ہوئے اور ندا کی یا فلانہ اوسکی قبر سے آواز آئی لبیک وسعدیک یا رسول اللہ
الحدیث احیاء موتی جناب آنسرورسی بمواضع متعددہ واقع ہوا ہی کہ باب معجزات
مین آویگا غرضکہ وہ جو فضایل وکمالات ومعجزات تمام انبیاء ورسل مین تہے وہ

سر ذات شریف مین موجود تہی بیت خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری × **وصل** یہہ فضایل و معجزات کہ مذکور
ہوئے مشترک تہے درمیان اور انبیا اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے لیکن وہ فضایل کہ مخصوص بذات شریف ہین اور او نہین خصایص
نبوی کہتی ہین خارج حد و حصر سے ہین لیکن وہ جو قید و ضبط مین محصور ہین
مذکور ہوتے ہین — خصایص آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دو قسم ہین
ایک قبیل احکام شرع سے اور دوسری قسم صفات اور احوال و معجزات سے
اور بعضون نے کہا ہی کہ تکلم قسم احکام مین اور بحث کرنا اوس سے بیفایدہ ہی
اور متعلق نہین ہی اب اوسکے ساتہہ کوئی حکم وہ ایک امر ہی کہ گذرا اور صواب
یہہ ہی کہ فایدہ اوسپر مترتب ہی اول علم بجال شریف حضرت کے اور بتحقیق
وہ ایک سعادت اور ایک نوع کمال ہی کہ اتباع و اقتدا اوپر اوسکے موقوف
ہی جب تک کہ بجا نا جاوے عمل اوسپر نہین کیا جاتا پہر یہہ قسم چار قسم ہے
قسم پہلی وہ جو مخصوص آپکے ساتہہ ہی واجبات سے اور حکمت اوسمین زیادتے
قرب و درجات ہی جیسا کہ وجوب نماز ضحی مین بیچ ایک قول کے اور صواب
اوسکے خلاف ہی **اور** قول عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ
الضُّحٰى محمول اسی نماز پر ہی یعنے نہین دیکہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو تسبیح کرتے تسبیح ضحی **اور** جیسیکہ نماز تہجد حضرت کے اوپر
فرض تہی **اور** بعضون نے کہا کہ امت کے اوپر بہی فرض تہی پس مرفوع ہوگئی
اونسے جیسے مسواک **اور** حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت مامور تہے وضو سے
واسطے ہر نماز کے جب شاق و دشوار آیا او نپر مامور ہوئے مسواک واسطے ہر
نماز کے اور حدیثین اوپر بہی شان مسواک مین آئی ہین کہ دلالت اونکی وجوب
قطعی پر نہین **اور** قسم دوسری خصایص آنحضرت حرمت مین یعنی احکام
کہ حضرت پر حرام ہین اور اونکے غیر پر حرام نہین جیسیکہ تحریم زکوۃ اور تحریم صدقہ
اوپر قول صحیح ... بقول آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ

کے اِنَّا لَا نَاکُلُ الصَّدَقَۃَ یعنے ہم نہین کہاتے صدقہ روایت کی
اسی مسلم نے پس بعضون کے نزدیک امتناع اکل سے جہت حرمت [illegible] ہی
اور بعضون کے نزدیک تنزہ سے بہرحال امتناع اکل صدقہ [illegible] خواہ تحریما
ہو خواہ تنزیہا خصایص حضرت سے جیسے کہ تحریم زکوۃ آل و [illegible] حضرت پر
اور جیسا کہ کہانا چیز کریہ الرایحہ کا مانند سیر و پیاز کے [illegible] حدیث مین آیا ہی
اور جیسیکہ تحریم نکاح کتابیہ اسواسطے کہ ازواج مطہرات حضرت امہات
المومنین ہین اور زوجات حضرت بہشت [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
اعز و اشرف ہین اسواسطے [illegible] نطفہ پاک اپنا رحم کافرہ مین اور
جیسیکہ تحریم نکاح امت مسلم لیکن اسکے یعنی کنیز کردانا جایز ہی باتفاق قسم
تیسری وہ کہ مخصوص ہی آنحضرت کے ساتھہ مباحات سی جیسیکہ نہ ٹوٹنا وضو کا ساتہہ
نوم کے اور بعضون نے کہا ہی یہہ حکم عام ہی سب انبیا علیہم السلام کو اور
جیسیکہ اباحت صلوۃ بعد العصر اور جواز نماز وتر اوپر راحلہ کے باوجود وجوب
وتر اور نماز جنازہ اوپر غایب کے نزدیک حنفیہ کے اور شافعی کے نزدیک عام
ہی ساری امت کو اور صوم الوصال کہ تحقیق اوسکی باب الصیام مین آویگی
انشاء اللہ تعالی اور اباحت نظر باجنبیات اور جواز خلوت باجنبیہ اور
اس جگہہ کلام ہی کہ اوسکے محل مین مذکور ہوگا اور نکاح زیادہ چار عورتون
سے اور اسیطرح اور انبیا کو اور نو سے زیادہ ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کو اسمین خلاف ہی اور جواز نکاح بلفظ ہبہ جانب زن سے کہ بخشے ایک عورت
اپنی نفس کو اور مہر طلب نکرے بغیر ولی و شہود کے نسبت بآنحضرت نہ اونکے
غیر کے اور آنحضرت کو جایز تہا کہ تزویج کردین کسی عورت کو ساتھہ کسی مرد کے
بدون اذن اوسکے اور اوسکے اولیا کے اور نکاح زن بی رضای زن
اور اگر رغبت فرماتے حضرت طرف نکاح ایک کے کہ شوہر نہین رکہتی لازم ہوتا
تہا اوس عورت کے اوپر اجابت اوسکی اور حرام ہوتی تہی دوسرے پر خواستگاری
اوس زن کی اور اگر شوہردار ہوتی واجب ہوتا شوہر پر طلاق دینا اوسے
اور اس جگہہ امتحان ایمان اوس شخص کا تہا قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من نفسہ وماله وولدہ والناس اجمعین یعنے مومن نہین ہوتا ایک تم مین سے یہانتک کہ ہومین محبوب تر طرف اوسکے اوسکی ذات اور اہل اور اولاد اوسکی اور سب آدمیون سے اور اسیواسطے واجب تہا اوپر اوس مرد کے کہ احتیاج رکہتا ہو طرف طعام و شراب کے صرف کرے اوسی صورت احتیاج مین حضرت کی اوپر اور فدا کرنا اپنی نفس کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فان النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم پس تحقیق نبی بہتر ہی مومنین کو اونکی ذاتون سے اور مصداق اسکا قصہ زید وزینب کا ہی حاصل اس قصہ کا یہہ ہی کہ حق تعالی نے تزویج کیا زینب کو پیش خود حضرت کے ساتہہ اور ڈالی کراہیت اوسکی دل زید مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرتے تہے اوسکے اظہار سے تا ضعیف الایمان ورطہ ہلاک مین نہ پڑین پس وحی نازل ہوئی جانب حق تعالی سے کہ تو خدا سے ڈر اور خلاف اوسکے امر کے نہ کر لوگون سے خوف وترس بیفائدہ ہی پس تزویج فرمایا آنحضرت نے اور اپنی گہر مین لائے اور بعضے مفسرون اور ارباب سیر کو اس مقام مین کلام ہی کہ نہین لایق بمنصب نبوت اور اہل تحقیق نے اسی زلات مفسرین سے شمار کیا ہی اور قصہ یوسف علیہ السلام کا ساتہہ زن عزیز یعنی زلیخا کے اور قصہ داؤد علیہ السلام ساتہہ زن اوریا کے اور مقرر کرنا عشق کا بجای مہر جیسیکہ مقدمہ صفیہ مین واقع ہوا اور وجوب نفقہ زوجات مین حضرت کی اوپر اختلاف ہی — نووی نے کہا اصح وجوب ہی اور واجب نہ تہا حضرت پر رعایت قسم درمیان زنان نزدیک اکثر علماء اور حنفیہ بہی اسیطرف گئی ہین اور وہ جو حضرت بنسبت ازواج رعایت فرماتے تہے بطریق تفضیل تہا نہ بسبیل وجوب اور حلال ہونا حضرت پر جمع درمیان زن وعمہ وخالہ کے دو وجہہ ہین نہ ہمشیرہ ومادر ودختر مین کہ یہہ درست نہین اور اہل تحقیق نے کہا ہی کہ مرجع ان سب خصائص کا اسطرف ہی کہ نکاح آپکے حق مین حکم تبرے رکہتا تہا — یعنی کنیز گی اسواسطے کہ سب مرد وعورت حکم داہ وغلام حضرت مین تہے اور مباح تہا حضرت کو کہ لینا مال غنیمت سی پیشتر از قسمت جو چاہین لونڈی وشمشیر وغیرہ سی اور مباح تہا

حضرت کو قتال مکہ مین اور دخول مکہ مین بی احرام کہ تحقیق اور تفصیل [illegible]کی
باب فتح مین آویگی انشا اللہ تعالی اور خصایص حضرت سی تہا [illegible] م کرین
ساتھہ علم اپنی کے اور حکم کرین اپنے واسطے اور اولاد اپنی [illegible] اور گواہی
دیوین واسطے نفس اپنی کے اور ولد اپنی کے اور رشتہ [illegible] اوسکا قربت
ورحمت اور مباح تہا خاص حضرت کو کرقسمت [illegible] اضی پیش از فتح کہ
مالک الملک نے مالک کر دیا تہا حضرت کو تمام [illegible] ضی وممالک کا۔ کہا امام غزالی
رحمۃ اللہ علیہ نے جبکہ حضرت کو اقتدا [illegible] ت ارض جنت حاصل ہووے پس
قسمت ارض دنیا بطریق اولی [illegible] صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصل اور
خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبیل احکام سے نہین بلکہ قبیل
صفات واحوال سے ہین لا تعد و لا تحصی ہین خصوصا صفات واحوال باطن
کہ علم کسی فرد انسانی کا اوسکی کنہ کو نہین پہونچتا اور مذکور اون بعض صفات کا
ظاہر ہی کہ علمانے اونکا شمار کیا ہی اور معجزات ساری اسی قبیل سی ہین کہ کسی
ایک انبیا علیہم السلام سے ظاہر نہین ہوئے لیکن اونکے واسطے جدا باب وضع
کیا گیا از جہت عظمت وکثرت اونکی اور فضیلت اعلی واکمل حضرت کی وہ ہی کہ
پروردگار تعالی نے اونکی روح پیشتر ارواح خلایق سے پیدا کی اور ارواح سایر
مکنونات کی اونکی روح مبارک سے منشعب کین اور سبکو آپکے نور سے پیدا کیا
اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی تہے اور آدم ہنوز درمیان روح وجسد
جیسیکہ روایت کیا ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عالم ارواح
مین ہی فیض بارواح انبیا روح سید الوری سے پہنچا تہا اور جبتک کہ آفتاب
روح حضرت پردہ غیب مین تہا کواکب ثواقب حضرات انبیا کہ مستور نور
حضرت مین تہے ظہور کیا اور جب آفتاب عالمتاب نبوت حضرت نی ظہور
کیا سب محو ومخفی ہوئے بعینہ جیسے رات مین یا وقت طلوع آفتاب کے اور
ابوہریرہ رضنے روایت کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مین اول انبیا پیدائش مین تہا
ہون اور آخر اونکا بعث مین اور فضایل عظیمہ حضرت کے سی وہ ہی کہ جوامع
الکلم عطا کئی گیئے کہ مراد اونسے کلمات مختصر شامل وحاوی معانی کثیرہ کہ اور

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اوس شخص کے ہین کہ لیا گیا اوس سے میثاق
روز الست مین اور کہنی قول بلی مین اوس روز جیسا کہ آیا حدیث مین اور
عالم وآدم ... واسطے اونکے پیدا کیا گیا کہ مقصود اصلی پیدایش عالم سے وجود
حضرت ہی اور لکہا گیا اسم مبارک حضرت کا اوپر عرش اور ابواب جنت
ودنیا کے اور لیا حق تعالی نے عہد انبیا سے آپ کے باب مین کہ بوقت بعثت
حضرت کے اونپر ایمان لاوین اور ... وتائید اونکی کرین جیسا کہ سابق گذرا
اور واقع ہوئین اخبار وتبشیر بوجود ... حضرت کتب سالفہ مین اور نسب
شریف مین تا زمان آدم علیہ السلام سفاح یعنی زنا نہین کہ عہد جاہلیت مین عادت
تہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ برگزیدہ کیا حق تعالی نے کنانہ کو اولاد اسمعیل
سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ سے اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی
ہاشم سے حضرت کو پس برگزیدہ اور بہتر وبہتر سب کے حضرت ہووین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بوقت ولادت شریف سارے بت سرنگون پڑے
اور جنون نے اشعار پڑہے اور پیدا ہوئے شکم آمنہ سے مختون ونظیف
بی چرک وناف بریدہ ولادت کے وقت اور رافع نظر طرف آسمان —
اور رافع انگشت شہادت اور دیکہا ماں نے اوسے کہ ایک نور اونسے
خارج ہوا کہ بسبب اوس نور کے کوشک شام کے روشن ہوئے اور
متحرک تہا مہد مبارک ساتہہ تحریک ملائکہ کے اور کلام کیا مہد مین اور
لکہا ہی سخن کرنا قمر کا ساتہہ حضرت کے اور میل کرنا جسطرف کہ حضرت اشارہ
کرتے تہے اور سایہ کرنا حضرت کے اوپر ابر کا تمازت آفتاب مین اور یہہ
امر ہمیشہ نہ تہا بلکہ اوقات متعددہ مین واقع ہوا ہی — اول زمان صغر مین
کہ ہمراہ اپنی عم ابوطالب کے سفر مین نکلے تہے اور بحیرا راہب نے آپکو پہچانا —
اور بعضون نے اسیواسطے سایہ نرکہنے ابر کو جدا خصایص مین ذکر کیا
ہی اور شق صدر شریف ہی کہ صحاح مین آیا ہی اور وقوع اوسکا
چاند بار اتفاق ہوا ہی — اول اوس وقت کہ صغیر السن تہے بنی سعد مین —
دوسرے دس برس کی عمر مین — تیسرے قریب بعثت کے — چوتہی شب

معراجین اور رفتارون جبرئیل ؑ کا حضرت کو ابتدای وحی مین ا[illegible]رف
کرنا وجود مبارک مین اسی بہی خصایص سے شمار کیا ہی اور [illegible]یا ہی کہ کسی
ایک کو انبیا سے یہہ نہین ہوا اور تفاصیل ان معانی کے [illegible] کے مواضع و
مواقع مین آویگی اور حق تعالی نے ہر عضو آنحضرت [illegible] کو قرآن مین ذکر کیا
ہی قلب کو اس اپنی قول مین ایہ نزل [illegible] الروح الامین علی
قلبك یعنے نازل کیا جبرئیل امین نے [illegible] کو تیرے دل پر اور لسان کو
ایہ فانما یسرناہ بلسانك یعنی پس سوا اسکے نہین کہ آسان
کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر ایہا وما ینطق عن الھوی یعنی اور
نہین نطق کرتا اپنی خواہش نفس سے اور بصر ساتہہ ایہ ما زاغ
البصر وما طغی یعنے کجی و میل کیا بصر نے اور نہ تجاوز اور روی
مبارک کو ساتہہ ایہ قد نری تقلب وجھك فی السماء کے
تحقیق دیکھتے ہین ہم رو گردانی تیری طرف آسمان کے — واسطے انتظار وحی کے
اور عنق کو ساتہہ ایہ ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك
کے یعنے اور نہ بند کر اپنے ہاتہہ کو انفاق سے اور صدر و ظہر مبارک کو ساتہہ
ایہ الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك
الذی انقض ظہرك کے یعنے کیا نہ کہولا ہمنے سینہ تیرا اور اوتارا
ہمنے تجہسے بوجہہ تیرا وہ کہ توڑی اوسنے پشت تیری — اور یہہ دلالت رکہتا
ہی کمال محبت و عنایت حق جل و علی پر حضرت کو اور رکہنا حق تعالی نے اپنا
اسم محمود ہی احمد و محمد سے کہ پہلے اس سے اس اسم کے ساتہہ کوئی تسمیہ
نہین کیا گیا اور کہلاتا پلاتا تہا آپکو حق تعالے طعام و شراب بہشت سے
کہ ذکر اوسکا صوم وصال مین آویگا انشاء اللہ تعالے اور دیکہتے تہے حضرت
پیچہے سے جیسے دیکہتے تہے آگے سے اور شب و تاریکی مین جیسیکہ دن اور
روشنی مین اور ذکر اوسکا حلیہ شریف مین گذرا ہی اور جسوقت حضرت
سنگ پر چلتے نشان دونو پای مبارک کا اوسمین پڑجاتا جیسیکہ مقام
ابراہیم مین متواتر ہی اور اثر قدمین شریفین کا سنگ مکہ مین مشہور ہی

اور [illegible] ہا فر بغلہ شریف کا مسجد نبی معاقہ مین مدینہ مین واقع ہی اور
آب دہن مبارک [illegible] شیرین کر دیتا تہا آب شور کو اور کفایت کرتا تہا طفل شیر
خوارہ کو جیسا کہ [illegible] حلیہ مین گذرا اور بغلین حضرت کی سفید تہین بال
بہی تہین بعضون [illegible] ذکر کہا ہی یہہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ ابطین شریفین مین رایحہ
کریہہ نہی بلکہ نظیف و طیب [illegible] رایحہ جیسکہ ثابت ہوا ہی صحیح مین اور
آواز حضرت کی دور رس تہی کہ [illegible] سکی آواز نہ پہنچتی تہی اور مکہس بدن
مبارک پر نہ بیٹہتی تہے اور پیش یعنی جون اس مبارک مین نہ پڑتی تہے
اور حضرت کو اتفاق احتلام نہین ہوا ہرگز اور ایسی ہی اور انبیا کو روایت
کیا ہی اسی طبرانی نے اور بعض علما نے انزال تجویز رکہا ہی کہ شاید بجہت
غلبہ مادے کے ہوتا ہو نہ خواب شیطانی سے اور تہا عرق شریف خوشبودار
زیادہ مشک سے اور سایہ حضرت کا زمین پر نہ پڑتا تہا کہ محل کثافت و
نجاست ہی اور نہین دیکہا گیا سایہ حضرت کا آفتاب و ماہتاب مین —
ایسا ہی بیان ہی علما سے لیکن مقام استعجاب و استغراب ہی کہ کسینے ذکر
چراغ نہین کیا اور حدیث طویل مین کہ پڑہنا اوسکا بعد از نماز شب آیا ہی
اور بعض مشایخ درمیان سنت فجر کے پڑہتے ہین درخواست کیا ہی حضرت نے
خدا سے کہ سایر اعضا آپکے مین نور بخشے اور اوس حدیث کے آخر مین فرمایا
وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا یعنے تمام جسم میرا نور کر دے پس آنحضرت جب نور ہووین
نور کا سایہ نہین ہوتا اور جب مشے فرماتے دراز قدون کے ساتہہ اون
مین دراز معلوم ہوتے اور مکہس جامہ مبارک پر نہ بیٹہتی تہی ذکر کیا اسے
فخر رازی نے پس اندام شریف پر نہ بیٹہنا مکہس کا بطریق اولی ہووے اور کاٹنا
اور چوسنا نہین خون حضرت کا جوئنے اور نہین ستایا جون نے بہی ہی
بعبارت توہم کی اور مراد عدم وجود قمل ہی اور یہہ کہ بعض احادیث مین
آیا ہی کہ کَانَ یَفْلِیْ ثَوْبَہٗ یعنے تہے حضرت کہ ڈہونڈتے جون اپنے
کپڑون مین سے * مراد اس سے حقیقت نہین ہی اسطرح کہا لوگون نے
اور جملہ خصایص حضرت سی انقطاع کاہنون کا ہی نزدیک مبعث آپکے

اور حراست و حفاظت آسمانکی استراق سمع اور رمی شہاب سے کہا ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے کہ محجوب و مطرود نہ کئی جاتے تہے شیاطین آسمانون
سے اور آتی تہے آسمانون مین اور لاتے تہے خبرین اور سکہاتے [illegible]ون کو
کہ اونکی ارواح کو ساتہہ ارواح خبیثہ جنون کے علاقہ [illegible] روحانی تہا
اور بسبب اس علاقہ کے اونسے کسب علوم کرتے تہے [illegible] اپنی طرف سے
اوسپر بڑہاتے تہے جیسا کہ حضرات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو
ساتہہ ارواح طیبہ ملائکہ کے کہ اوس [illegible] مورد وحی اور اخبار صادقہ
ہوتی تہے جب حضرت [illegible] ثقلین امام القبلتین پیدا ہوے ممنوع و مزجور
ہوئی اور باز رکہی گئے عروج و لوج سموات سی اور کہا ہی کہ بتولد عیسے
علیہ السلام کے ممنوع [illegible] تہے تین آسمانون سے اور ساتہہ تولد حضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمام آسمانون سے جو کوئی قصد و ارادہ کرے عروج آسمان
و استراق سمع کا برمی شہاب کہ شعلہ نارہی روکا جاتا ہی کہ ہرگز خطا نہین کرتا
بعض کو مارتا ہی اور بعض کا موہنہ جلاتا ہی اور بعض کو فاسد و تباہ کرتا ہے
اعضا و عقل سے معمر نے کہا مینے پوچہا زہری سے کہ آیا رمی شہاب و سقوط
نجوم ایام جاہلیت مین بہی تہا کہا البتہ لیکن تغلیظ و تشدید وقت بعثت حضرت
سے شروع ہوئی اور ابن قتیبہ نے کہا کہ رجم پیش از بعثت حضرت تہا
لیکن بعد از بعثت شدت کی گئی حراست مین اور بعضون نے کہا ہی کہ سقوط
نجوم اور رمی شہاب شیاطین کو کیا جاتا تہا لیکن پہر عود کرتے تہے اپنی جگہہ
ذکرہ البغوی اور شب اسرے لیگئی حضرت کو مسجد حرام سے طرف مسجد
اقصی کے اور مرفوع ہوے بمحل اعلی اور ظاہر کی گئین اوسپر آیات کبری
اور محفوظ رکہی گئے نظر سے طرف ماسوی کے اور حاضر کئی گئے واسطے
حضرت کے انبیا اور امامت کی اونکی اور ملائکہ کی اور مطلع اور خبردار کیا
حضرت کو بہشت و دوزخ پر اور لیگئی ایسی جگہہ کہ علم و قیاس سبکا وہان
پرواز نکر سکے اور دیکہا پروردگار کو بچشم سر جیسا کہ ذکر معراجمین آویگا انشاء
اللہ تعالی اور جمع کیا حق تعالی نے درمیان رویت و کلام کے اور شرف

کیا حضرت کو اسی عالم مین بروئیت جمال اپنی کے کہ ملک و نبی و ولی کو یہہ فضیلت
[illegible]سل و میسر نہین ہوئی اور ملائکہ ہمراہ حضرت سیر و مشی کرتے تھے پس
پشت [illegible] سیلکہ آپ فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام کو واسطے پیش روی کے تا پس
پشت ملائکہ کے لئے باقی رہے اور قتال کیا ملائکہ نے آپکے ہمراہ ہوکر غزوہ
بدر و حنین مین [illegible] نگاہ رکہی گئی حضرت کی کتاب یعنی قرآن تبدیل و تحریف
سی ہر چند کوسشی کی بہت [illegible] احدہ و معطلہ و قرامطہ نے تغیر و تبدیل اوسکی
مین لیکن راہ یاب نہوئے او [illegible] رف اور قادر نہوئی اوسکے اطفاء نور پر اور
تغیر ایک کلمہ کلیہ اوسکے کلمات سی اور [illegible] ایک حرف مین اوسکے حروف
سے اور باوجود توفیر دواعی ملاحدہ اور یہود و نصاری کے اوپر تغیر و تبدیل و
افساد و ابطال اوسکے فرمایا اسد تعالی نے آیۃ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ
یعنی نہین آتا قرآن مین باطل روبرو اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے نازل کیا ہی
حکمت والے ستودہ سے یہہ کتاب عزیز مشتمل ہی اوس چیز پر کہ مشتمل ہین اوسپر
جمیع کتب اور جامع ہی اخبار قرون سالفہ اور احوال امم ماضیہ پر اور اون
شرایع و احکام کو کہ شان اونکا ظاہر و پیدا نہین اور نہین جانتا اوسی مگر ایک
احبار اہل کتاب سے کہ قطع کری عمر عزیز اپنی اوسکی تعلیم مین باوجود اس تمام ایجاز
و اختصار کے اور سارا کلام صفات اس کتاب عزیز مین معجزات مین آویگا
انشاء اسد تعالی اور آسان کیا حفظ اوسکا جو کوئی چاہے بخلاف اور متون
کے کہ اونمین سے ایک کو بہی کتاب اپنی یاد نہ تہی کیا جگہہ جم غفیر کی باوجود
مرور قرون و سنین کے اوپر اور قرآن میسر و آسان ہی سیما اطفال و غلمان
کو مدت قریب و قلیل مین اور نازل کیا گیا ہی اوپر سات حروف کے واسطے
تسہیل و تیسیر و ترحم و تفضل کے اور تحقیق سبع احرف کی شرح مشکوۃ
مین کی گئی ہے اور پروردگار تعالی خود متکفل ہوا ہی اوسکی حراست و حفاظت
کا اور یہی سبب ہی اوسکی سلامت تحریف و تبدیل و زیادت و نقصان سے
جیسے کہ فرمایا ہی آیۃ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

یعنے بدرستی ہمین نے نازل کیا قرآن کو اور تحقیق ہم اوسکے واسطے [illegible] نگاہبان ہین + اور حفظ توریت و انجیل کا انبیا و احبار پر چھوڑا اسیو[illegible]ے راہ پایے اوسمین تحریف و تبدیل نے اور بعضے شافعیہ نے کہا ہی کہ اس جگہہ دلیل قوی ہی اوپر ہونے بسملہ کے جز ہر سورہ کا سور قرآن [illegible] جہت اثبات اوسکے قرآن مین اور نہین تو لازم آوے زیادتی پس جب [illegible] زیادتی متحقق ہوئی کمان نقصان ہی متصور — جواب اوسکا یہہ ہی [illegible] بسملہ کا اوپر سر ہر سورہ کے باجماع صحابہ ثابت ہی اور بسملہ [illegible] واسطے فصل و جدائی کے درمیان سور کے ہی اور یہہ [illegible] نقل تغیر نہین ہی کہ موجب شبہہ کا ہووے اور مخصوص کیا حق تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ساتہہ فاتحۃ الکتاب اور آیۃ الکرسی کے اور آمن الرسول خزانون تحت العرش کے سے ہی کہ نہین دیا گیا کوئی ایک پیغمبرون سے مثل اوسکے اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نہین تم مین سے کوئی مگر یہہ کہ موکل کیا گیا ہی ساتہہ اوسکے قرین اوسکا جن سے اور قرین اوسکا ملائکہ سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے واسطے بہی فرمایا البتہ لیکن اعانت و یاری دی مجھے میرے پروردگار نے اوسپر پس اسلام لایا اور امر نہین کرتا مجھے مگر ساتہہ خیر کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اسلام لانے سے انقیاد و اطاعت اور نہ تصرف کرنا آنحضرت کے باب مین اور قول اکثر کا یہہ ہی کہ مراد حقیقت اسلام ہی اور یہہ غیریت نہین خصوصیات آنحضرت ہی اور یہہ کہ جایز نہین آنحضرت پر ذکر کیا ہی اسے ماوردی اور حجازی نے مختصر مین اور ایک قوم نے یہہ کہا ہی کہ نسیان بہی جایز نہین حکایت کیا ہی یہہ قول نووی نے شرح مسلم مین اور اسیطرح ذکر کیا ہی صاحب مواہب لدنیہ مین نے بی تفصیل اور ذکر اختلاف و تفصیل یہہ ہی کہ اجماع کیا ہی اوپر نہونے نسیان کے اقوال و اخبار مین کہ متعلق بہ تبلیغ شرایع اور وحی کے ہین اور بعضون نے اخبار مین اختلاف کیا ہی اور نسیان جایز رکہا ہی یہہ قول ضعیف ہی اسواسطے کہ اخبار خلاف واقع کذب ہی اور منقصت کہ واجب ہی تنزیہہ ساحت عزت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اوسے

اور مذہب جمہور علما یہی ہے لیکن نسیان افعال مین جایز ہی اور وقوع اوسکا نماز مین ساتھ صحت کے پہنچا ہی پس چارہ نہین قایل ہونے سے ساتھہ اوسکے باوجودیکہ فراموشی اس مقام مین متضمن حکمت تقرر حکم شریعت اور مشتمل اوپر فایدہ بیان مسئلہ ... کے اور ادراک امت کا سعادت اقتدا آنحضرت کو اس امر مین اور ابقا حصہ ... امت اور احکام جبلت کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ساتھہ احتمال حصول ... خاص اور استغراق اوسمین کہ موجب نسیان اس عالم و ماسوی حق ہوتا ہو اور افعال ... اور حرکات جوارح اسی عالم سے ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **اور** خطا اگر مراد ساتھہ اوسکے خطا فی الاجتہاد ہی بعض مواضع مین واقع ہوئی ہی جیسیکہ فدیہ لینا اسیران بدر سے لیکن آنحضرت کو خطا پر نرکھتی تھے بلکہ آگاہ وخبردار کرتے تھے اور ایسا ہی نسیان مین لیکن شک حضرت سی ہرگز واقع نہین ہوا کہ متردد ہو وین کہ درست ادا کین ہین باتین اور فرمایا شک شیطان سے ہی **اور** یہہ ہی کہ میت سوال کیا جاتا ہی آنحضرت سی قبر مین اور کہا جاتا ہی کہ کیا کہتا تہا تو حق مین اس مرد کے کہ درمیان تمہارے مبعوث ہوا الحدیث جیسا کہ کہا ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ امتین اور انبیا کی مسئول نہین ہوتین اور انبیا سی قبر مین **اور** حرام کی گئین ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھی حضرت سے — قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھَاتُکُمْ فرمایا اللہ تعالی نے اور زنان حضرت تمہارے مائین ہین یعنی حرمت مین بحکم ماؤن کار رکھتے ہین جہت تکریم و تعظیم آنحضرت کے **اور** فرمایا **آیۃ** وَمَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖۤ اَبَدًا یعنی اور نہین تمکو کہ اذیت دو رسول خدا کو اور نہ یہہ کہ نکاح کرو زنان حضرت کی ساتھہ بعد حضرت کے کبھی — روضۃ الاحباب مین کہا ہی کہ کہتے ہین طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سی رحلت فرماوین مین عایشہ صدیقہ کے ساتھہ نکاح کرون پس یہہ آیت نازل ہوی **اور** بعضے کتابون مین لکہا ہی کہ نزدیک مردی طعیم کی درباب عایشہ رضی اللہ

عنہا کے پس پڑہی یہہ آیت اوسکے سامنے پس ممنوع ہوا اوس ارادہ سے
اور یہہ حکم سب ازواج مطہرات کا نہین غیر مخیرات کا ہی جنہون نے دنیا
وزینت اوسکی چاہی [illegible] پس جن ازواج نے دنیا چاہی
اور آنحضرت سی جدا پڑین اونکی حل مین خلاف ہی — امام الحرمین اور غزالی
نے جزم کیا ہی ساتہہ حل اونکے لیکن وہ ازواج [illegible] وفات تک حضرت
کے ساتہہ تہین حرام ہین غیر حضرت پر اور [illegible] دو وجہہ ہین انہہ منع ہی
اور حکم امومت احترام و اطاعت و [illegible] نکاح مین ہی نہ جواز خلوت و نفقہ و
میراث مین اور [illegible] نہین کرتا یہہ حکم غیر ازواج سے جیسا کہ نہین
بنات حضرت اخوات مومنین ہین اوپر قول اصح کے اسیطرح مواہب لدنیہ
مین ہی اور حقیقت مین سبب حرمت ازواج کا یہہ ہی کہ آنحضرت قبر
شریف مین حی اور زندہ ہین اسیواسطے کہا ہی کہ عدت وفات اونپر واجب
نہین **وصل** اور اولاد بنات نسبت کیجاتی ہی حضرت کی طرف جیسی کہ
آپ نے فرمایا ہی ہر پیغمبر کی اولاد اوسکے صلب سے ہوئی اور اولاد میری صلب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حدیث شان حسنین رضی اللہ عنہما مین
آیا ہی هٰذَانِ اِبْنَایَ وَاَبْنَاءُ بِنْتِی اَللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا
وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا یعنے یہہ دونو دو بیٹے میرے ہین اور دو بیٹے میری
بیٹی کے بار خدایا بدرستیکہ مین دوست رکہتا ہون ان دونوکو پس دوست
رکہہ تو ان دونوکو اور دوست رکہہ جو ان دونوکو دوست رکہی اور دوسری
حدیث مین آیا ہی اِنَّ اِبْنَیَّ هٰذَیْنِ رَیْحَانَتَانِ مِنَ الدُّنْیَا
یعنی بدرستی یہہ دونو فرزند میرے دو ریحان میرے ہین دنیا سی اور بہی
حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو
فرماتے تہے بلاؤ میرے پاس میرے دونو فرزندونکو پس گلی سے لگاتے اور
پیار کرتے اونہین اور شان امام حسن مین فرمایا اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ
یعنی تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک ان دونو صاحبزادون سے سجدہ

[illegible]ین حضرت کی پشت مبارک پر سوار ہو آپ نے سر مبارک سجدہ سے نہ اوٹھایا
[illegible]جدہ دراز کیا پس صحابہ نے سبب درازی سجدہ سی سوال کیا اور کہا مگر وحی
تمہاری [illegible] نازل ہوئی یا رسول اللہ فرمایا میرا بیٹا سوار ہوا میرے پر پس ناخوش
جانا مینے [illegible] کو جبتک وہ اپنی قضائی حاجت کرے اور ازانجملہ یہہ ہے
کہ ہر نسب و سبب [illegible] امت [illegible] منقطع ہی یعنی سود مند نہین الا نسب و سبب
حضرت اور مراد بہ نسب اولاد [illegible] مقصود بہ سبب زواج اور اسیواسطے تزویج
کیا امیر المومنین عمر رضہ نے بنت فاطمہ [illegible] اکہ بامیدواری اتصال با آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ایک یہہ ہی کہ تزویج کیا جاوے اوپر بنات
حضرت کے یعنی اگر کوئی دختر دختران حضرت سی نکاحمین کسی مرد کے ہووے
نہین سزاوار اوس مرد کو کہ اوسپر دوسری زن خواستگاری کرے اور اصل
اس باب مین قصہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے دختر
ابو جہل کو کہ مسلمان ہوکر مدینہ مین آئی تہی خواستگاری فرمائی جب یہہ خبر فاطمہ زہرا
رضی اللہ نے سنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئین پس آنحضرت
اوٹہی اور اوپر منبر کے تشریف لیگئے اور خطبہ پڑہا اور کہا کہ فاطمہ جگر گوشہ میری
ہی اور مین روا نہین رکہتا اور خوش نہین آتا مجہی کہ ستاوین اور فتنہ مین
ڈالین اوسے اور مجہی ایذا دیتا ہی جو کوئی ستاتا ہی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اور
مینے سنا ہی کہ علی خواستگاری کرتا ہی دختر ابی جہل کو سوگند بخدا کہ جمع و فراہم
نہین ہوتی دختر رسول خدا اور دختر دشمن خدا ایک مرد کے نکاحمین چاہیے
کہ علی طلاق دیوی فاطمہ کو بعد ازان نکاح کرے دختر ابی جہل کو پس علی مرتضی
آئے اور عذر چاہا اور ترک کیا خواستگاری دختر ابی جہل کو پس آنحضرت ع
نے حرام کیا حضرت علی پر نکاح اوپر حضرت فاطمہ کے تا مدت حیات فاطمہ تک
اور فرمایا ای علی مین تجکو دوست رکہتا ہون اور ڈرتا ہون کہ آزار دیوی تو
فاطمہ کو کہ لازم آوے اوس سے آزار میرا اور منطوق اس حدیث کا مخصوص
بفاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہی لیکن چونکہ علت ایذا ہی جاری کیجاتی ہی سب
بنات مین [illegible] اور یہہ کہ جتہا دو تحری کی جاوے قبلہ محراب مسجد نبوی مین کہ

مدینہ مین ہی چپ وراست اور روایات مین آیا ہی کہ دو دیکھا گیا [illegible]
تہا پس دیکھا حضرت نے کعبہ کو اور بنایا محراب سامنے [illegible] کے اور
منجملہ خصایص حضرت سی ایک یہہ ہی کہ جسنے دیکھا حضرت [illegible] کو خواب مین دیکھا
اوسنے حق وراست بی شک و شبہ اسواسطے کہ شیطان بصورت شریف
متمثل نہین ہوتا اور ایک روایت مین [illegible] فرمایا مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ
رَاَی الْحَقَّ یعنے جسنے دیکھا مجھے [illegible] دیکھا حق وراست مراد ہی دیکھنا
خواب مین اور روایت جابر [illegible] آیا ہی مَنْ رَاٰنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ
رَاٰنِی یعنی جسنے دیکھا مجھی خواب مین پس تحقیق مجھی کو دیکھا اگرچہ حق تعالے
نے شیطان کو قدرت بخشی ہی کہ بہر صورت کہ چاہی متمثل ہووے لیکن قادر
نہین کیا اوسی کہ بصورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہووے
اسواسطے کہ آنحضرت مظہر ہدایت ہین اور شیطان مظہر ضلالت اور ہدایت
وضلالت مین تضاد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ فضیلت شامل سارے
انبیا کو ہی کہ شیطان متمثل نہین ہوسکتا بصورت کسی پیغمبر کے لیکن صاحب
مواہب لدنیہ اسی خصایص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لایا ہی اور
دیکھنی حضرت رسول مقبول مین یہہ شرط نہین کہ بصورت خاص حضرت مشرف
بزیارت ہو بلکہ جس صورت مین دیکھا حضرت ہی کو دیکھا بعضون نے تعریف
مراد رکھی ہی اور بعض نے تنکیر اور کہتے ہین کہ جو کوئی ابن سیرین پاس کہ معبرین
خواب سے تہا آتا اور کہتا کہ مینے خواب مین حضرت کو دیکھا ہی پوچھتا کس صورت پر
میرے سامنے ظاہر کرا اگر ایسی صورت بیان کرتا کہ حضرت اوس صورت پر نہ تہی
ابن سیرین کہتی کہ تونے حضرت کو نہین دیکھا اور سند اس حدیث کی صحیح ہی واللہ
اعلم اور کسینی روبرو حضرت عباس کے کہا کہ مینے حضرت کو خواب مین دیکھا ہی
پوچھا کس صورت پر عرض کیا بصورت حسن بن علی کہا سچ دیکھا تونے قول جمہور
محدثین یہہ ہی بہر صورت کہ دیکھی گویا حضرت ہی کو دیکھا لیکن دیکھنا بصورت
خاص اتم واکمل ہی اور تفاوت حال مرایا ہی جسکا آئینہ خیال صاف تر اور
نور اسلام منور تر رویت اوسکی درست تر اور کامل تر غرض کہ تحقیق اس مقام

کی بہت [illegible] تمام و کمال شیخ نے شرح مشکوۃ میں لکہی ہی وہان دیکہنا چاہیے
اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت پاس آکر عرض کیا
کہ میں اب بوڑہا ہوا [illegible] خدمت شریف مین حاضر نہین ہو سکتا لیکن خواب مین
مشرف بزیارت ہوا ہی کو جب مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي
الْيَقَظَةِ یعنی جسنے دیکہا مجہی [illegible] مین عنقریب ہی کہ دیکہی مجہی بیداری مین
علما کو رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حالت بیداری مین بعد از وفات
شریف اختلاف ہی صاحب مواہب لدنیہ نے اپنے شیخ سے نقل کیا ہی کہ کہا
نہین پہونچا ہمین کسی ایک صحابہ و من بعدہم سے یہہ قول صحت کو باوجو دیکہ رنج
واندوہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اوپر فوت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
شدید و سخت ہوا تہا تا بحدیکہ وفات پائی اوسی اندوہ نہانی مین بعد از حضرت چہہ مہینے
پیچہے حالانکہ گہر فاطمہ زہرا کا قریب قبر شریف تہا نقل نہین کیا اونے رویت حضرت
اس مدت فراق مین لیکن صلحا سے حکایتین اس باب مین — توثیق عری المازری
اور بہجت النفوس بن ابی جمرہ — اور روضۃ الریاض عفیف یافعی — اور رسالہ
شیخ صفی الدین بن ابی منصور اور سوا اسکے اور تصانیف مین اور بہی
مواہب مین عبارت ابن ابی جمرہ سے نقل کیا ہی کہ کہا بتحقیق ذکر کیا گیا ہے
جماعہ خلف و سلف سی کہ تصدیق کی ساتہہ اس حدیث مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ
فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ کے کہ دیکہا اونہون نے حضرت کو خواب مین
پس ازان دیکہا بیداری مین اور حضرت سی پوچہین وہ چیزین کہ اوس مین
تشویش تہے پس خبر دی اونہین بکشود کار اور ظاہر کین راہین کہ اونسے کشود
حاصل ہوا اور ویسا ہی وقوع مین آیا بے زیادت و نقصان اور کہا ہی
کہ منکر رویت آیا بکرامات اولیا تصدیق رکہتا ہی یا نہین اگر نہین رکہتا اوسے
بحث نہین چاہیے کرنا جو چیز ہم اثبات کرین وہ تکذیب کریگا اور اگر تصدیق
رکہی کہنا چاہیئے کہ یہہ اونہین مین سے ہی اسواسطے کہ کشف کیا جاتا ہی اولیا کو
بخرق عادات اشیای غریب عالم علوی و سفلی مین کہ سایر الناس کو اوسطرف
راہ نہین اور یہی صاحب مواہب نے کہا کہ شیخ ابو المنصور نے اپنی رسالہ مین

کہا ہی کہتے ہین شیخ ابو العباس قسطلانی ایک مرتبہ آئی حضرت پاس پس فرمایا
حضرت نے اونہین اَخَذَ اللّٰهُ بِيَدِكَ يَا اَحْمَدُ یعنی دست گیر تمہاری
خدا تعالیٰ ہی آی احمد اور کہا شیخ ابو العباس حرار نے کہ [illegible] دیکھا پیغمبر
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایکبار دیکھا مینے کہ آنحضرت [illegible] اولیا ولایتون
کو لکھتے ہین اور لکھا آنحضرت نے واسطے [illegible] کے کہ محمد نام رکھتا تھا
ایک فرمان کہا مینے یا رسول اللہ میرے و [illegible] بہی لکھی جیسا میرے بھائی کے
لئی لکھا آپنے فرمایا کہ اوسکو ایک [illegible] ہی سوائی اسکے اور امام حجۃ الاسلام
کتاب المنقذ من الضلال مین کہتے ہین کہ ارباب قلوب مشاہدہ کرتے ہین بیداری
مین ملائکہ اور ارواح انبیا کو اور سنتے ہین اونسے آوازین اور اقتباس کرتے
ہین اونسے انوار اور استفادہ کرتے ہین — حکایت کیا گیا ہی سید نور
الدین ایجی والد سید صفی الدین اور سید عفیف الدین سے کہ سنا بعض زیارات
مین جواب سلام علیک السلام یا ولدی داخل قبر شریف سی اور مواہب لدنیہ
مین اسی قبیل سے حکایات لاتا ہی اور حکایت کرتے ہین شیخ ابو العباس
مرسی سے کہ کہا اگر پوشیدہ ہو جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کا ایک طرفۃ العین مین اپنی کو مسلمانون سے نہین شمار کرتا اور یہہ
محمول اوپر دوام مشاہدہ اور حضور اور رعایت سنن و آداب سلوک مناہج
حضرت اوپر طریقہ قول حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ فرمایا ہی اَلْاِحْسَانُ
اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ یعنی احسان وہ ہی کہ عبادت کری تو خدا
کی گویا کہ تو اوسے دیکھتا ہی — حاصل کلام یہہ کہ دیکھنا آنحضرت کا بعد از
وفات بمثال ہی جیسا کہ خواب مین دیکھا جاتا ہی بیداری مین بہی اور وہ
شخص شریف کہ مدینہ منورہ مین قبر مقدسہ مین آسودہ و زندہ ہین وہی شخص
بصورت مثال ایک آن مین ساتہہ صورتون بہت کے متصور ہوتا ہی عوام
کو خواب مین اور خواص کو بیداری مین اور مواہب مین کہا ہی جو کوئی
تصدیق بکرامات اولیا رکہتا ہی قایل ہی اسبات کا کہ منکشف ہوتا ہی اونپر
احوال اشیا ر عالم علوی و سفلی مین شکل و شبہہ نہین ہوتی اوسپر کوئی چیز

ا[illegible] باب مین اور امام غزالی نے کہا ہی کہ جو چیز عوام خواب مین دیکھین خواص بیداری مین پاوین اور جو کچھہ کہ وہ بکسب حاصل کرین خواص بموہبت اور جملہ خصائص حضرت سی وہ ہی کہ نام رکھنا ساتھہ نام شریف کے میمون و مبارک و نافع ہی دنیا و آخرت مین — روایت کیا گیا ہی انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و [illegible] نے فرمایا ہی کہ ایستادہ کیئی جاوین گے دو بندی درگاہ حق مین اور حکم ہوگا کہ انہین بہشت مین لیجاوین وہ دو نو عرض کرین گے کہ ہم کس سبب مستحق و سزاوار بہشت کے ہو [illegible] حالانکہ ہمسے کوئی عمل استحقاق بہشت کا وقوع مین نہین آیا رب العزت جل جلالہ فرماویگا انہین بہشت مین لیجاؤ کہ مینے سوگند بنفس خود یاد فرمائی ہے کہ آتش مین نہ آوے جسکا کہ نام احمد و محمد ہی اور علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ کہا کوئی مائدہ نہین کہ حاضر ہووے اوسپر وہ شخص کہ نام اوسکا احمد یا محمد ہی مگر یہہ کہ پاک کرے خدا تعالی اوس منزل کو کہ رکھا گیا ہی وہ مائدہ اوسمین ہر روز دو بار روایت کیا اسے ابو المنصور دیلمی نے اور آیا ہی کہ اگر جمع ہو ایک قوم واسطے مشورت کے اور اوسمین نام کسیکا محمد ہی البتہ برکت ہووے اوس مشورت مین اور آیا ہی جسکا نام محمد ہو آنحضرت اوسکی شفاعت فرماوین اور بہشت مین لاوین — اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ مینے حضرت غوث الثقلین کو ایک مرتبہ خواب مین دیکھا کہ آگے اونکے بنا بر تعظیم کے کہڑا ہو گیا حاضران مجلس شریف نے عرض کیا کہ محمد عبد الحق سلام کرتا ہی پس حضرت غوث پاک کہڑے ہوئے اور معانقہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ دوزخ تمپر حرام ہی ظاہرا یہہ بشارت نتیجہ اس تسمیہ بابرکت کا ہی اور علما کو جواز تسمیہ باسم مبارک آنحضرت اتفاق ہی اور کنیت مین اختلاف کردہ ابو القاسم ہی خواہ محمد نام اوسکا ہو یا نہو بعضون نے جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کے منع کیا ہی اور تنہا نام یا کنیت کو جائز رکھا ہی اور یہہ قول صحیح تر ہی اور نووی نے کہا کہ اس مسئلہ مین چند مذہب ہین — مذہب شافعی منع مطلق ہے — اور مالک نے مطلق بجواز حکم کیا ہی — اور مذہب ثالث یہہ کہ جائز ہی اوسے

کہ جسکا نام محمد نہو اور جو کوئی کہ قایل ہے تجویز مطلق یا مخصوص کرتا ہے کو بحیات آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور یہہ قول نزدیک [illegible] ہی انتہی اور از انجملہ یہہ ہی کہ مستحب ہے غسل و تطیب [illegible] واسطے قرات حدیث آنحضرت اور چاہیی کہ نزدیک پڑہنی حدیث [illegible] کے آواز پست کیجاوے جیسے کہ حالت حیات مین جب آپ تکلم فرماتی تہے قولہ تعالی یا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَرفَعُوا [illegible] فَوقَ صَوتِ النَّبِیِّ ای ایمان والو نہ بلند کرو تم اپنی آوازونکو اوپر آواز پیغمبر کے۔ اسواسطے کہ کلام حضرت کہ مروی [illegible] ہوا ہی بعد حضرت کے ورفعت مین مثل کلام آپکے ہی کہ سنا جاتا ہی لفظ شریف حضرت سی اور چاہیی کہ پڑہا جاوے اوپر مکان عالی مرتفع کے۔ روایت ہی مطرف سی کہ جب لوگ مالک رحمۃ اللہ علیہ پاس آتے باہر بہیجتے کنیز کو اور کہلا بہیجتے کہ تم کیا چاہتی ہو حدیث یا مسایل اگر کہتی مسایل جلد باہر آتے گہر سے اور تعلیم مسایل کرتے اور غیر اس روایت مین آیا ہی کہ کہیہ بہیجتی اندر سے جواب مسایل کا اور اگر کہتی کہ ہم خواہان و طالب حدیث ہین غسل خانہ مین جاتے پس غسل کرتے اور جامہ سفید پہنتی اور عمامہ سفید سر پر رکہتی اور طیلسان پہنتی اور تطیب کرتے اور رکہی جاتی کرسی پس باہر آتی اور بیٹہتی اوسپر اور تبخیر بعود کرتے اور تحدیث کرتے بخشوع و وقار اور نہ بیٹہتی کرسی پر مگر وقت تحدیث مین اور کہتے ہین کہ امام مالک نے یہہ روش سعید بن المسیب سے اخذ کی تہی اور بتحقیق مکروہ رکہا ہی قتادہ اور مالک اور جماعہ نے تحدیث اوپر غیر طہارت کے اور تہا اعمش کہ جب بی وضو ہوتا تیمم کرتا اور شک نہین کہ احترام و تعظیم و توقیر آنحضرت بعد از وفات نزدیک ذکر حضرت و سماع حدیث و سماع اسم مبارک و سیرت حضرت لازم مین لازم تہا اور چاہیے کہ وقت قرات حدیث واسطے آنے کسیکے تعظیم نکرے کہ اسمین قلت ادب اور قلت احترام اور قطع حدیث حضرت کا ہی واسطے غیر کے خصوصا واسطے فاسقون کے اور بدعتیون کے اور ہتے کہ قطع حدیث نکرتے تہے اور نہ حرکت اگرچہ کوئی ضرر و آفت لاحق ابدان ان کے ہوتی صبر کرتے و [illegible]

... پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتا ہی کہ ایکبار بچھو نے ستر بار عقرب
... امام مالک ... کو اثنای قرات حدیث مین کاٹا اونہون نے جنبش نکی اور
صبر وتحمل کیا اور ... قطع نکیا حدیث نبوی کو ازجہتہ تعظیم وتوقیر حدیث پیغمبر کے
اگرچہ ایسی حالت مین معذور تہی پس حرکت وقیام کی ضرورت کیا گنجایش رکہی سیما
کہ مضاف ہو ساتہہ اوسکے کلام ... بودہ ذکر کیا اسے ابن الحاج نے مدخل مین
اور قوت القلوب مین لکہا ہی کہ بمجرد پڑنے نظر کے اوپر جمال ہدایت تمثال
حضرت کے وہ کشایش کار دشوار حاصل ہوتی ... کہ اورونکو اربعینات مین
نہین حاصل ہوتی۔ اور یہہ معجزات وخصایص سید انبیا سی ہوی کہ اور انبیا مین
نہ تہا اور اسے خصایص حضرت سی لکہا ہی قال الشاعر قطعات

منت خدایرا کہ باآدمی ویرد	نور ہدایت تو ظلام ضلال را
بودی کرامتی وگرفتیم ارزخت	برخویشتن خجستہ وفرخندہ فال را
گر قبولم کنی اقبال وسعادت یابم	مقبل آن روز شود بندہ کہ گردد مقبول
دارم امید کہ نا امید نگردم زدرت	چون منم سایل ومثل تو کریمی مسئول

اور خصایص آنحضرت مین مرقوم ہی کہ صحابہ حضرت سب عدول تہے باعتبار ظواہر
کتاب وسنت کے کہ مدح وتعدیل اونکی مین واقع ہوئین پس بحث وتکرار انکی جاوے
عدالت کسی ایک کی اونمین سے جیسکہ سایر روات حدیث سی اور حدیث
کو بانفراد صحابی فرد وغریب نہین کہتے بلکہ غیر اونکے تابعین ومن بعدہم سے
اور اہل سنت وجماعت نی اجماع کیا ہی اوپر تعدیل صحابہ کے اگرچہ بعضے
اونسے ملابس فتنہ ہوی ہین اور بحسن ظن کہتے ہین کہ ملابست فتنہ اونسے اور وقوع
اونمین بحظ اد راجتہاد اور تاویل مین تہا اور نظر کرتے ہین فضایل ومآثر اونکے
مین بیچ امتثال وانتہا اوامر ونواہی آنحضرت کے اور حضور اونکا آپ کے
ساتہہ غزوہ وجہاد وفتح اقالیم وبلاد مین اور تبلیغ احکام وہدایت ناس
ساتہہ مواظبت ومداومت کے اوپر نماز وروزہ وزکوۃ اور انواع قربات
وصفات کمال کے شجاعت وبراعت وکرم واخلاق حمیدہ کہ نہ تہا کسی امت مین
امم سالفہ سے اور جمہور علما اس بات پر ہین کہ صحابہ خیار امت اور افضل

مت ہی اور جو کوئی انسے پیچہے ہی انکے مرتبہ کو نہین پہنچا اور قول بعض
محدثین کا یہہ ہی کہ خیریت و افضلیت مخصوص اون صحابہ کے ساتہہ ہی کہ مدت
دراز تہی صحبت اونکی اور بہت تہا استفاضہ و استفادہ اونکا حضرت سے
لیکن مختار اول ہی اور حق یہہ ہی کہ فضل رویت حضرت مخصوص [illegible] جانی اور
یقین کے مخصوص بصحابہ ہی کہ اور کوئی نہین رکہتا اور [illegible] حدیث کہ فضل آخر امت
مین وارد ہی حیثیت دوسری سے ہی کہ ایمان بال[illegible] ہی جیسا یؤمنون بالغیب
مین ساتہہ اس وجہ کے تقید کیا ہی واسطے [illegible] اور خصائص آنحضرت سی ایک یہہ
ہی کہ نمازی خطاب کرتا ہے منہ[illegible] السّلام علی اللّٰہِ السّلام علیٰ جبرئیل
السّلام علیٰ میکائیل السّلام علیٰ فلانٍ پس جب آنحضرت نماز
پہری موہنہ ہماری طرف کیا اور فرمایا السّلام علی اللّٰہِ نکہو اسواسطے کہ خدا خود
سلام ہی یعنی سالم نقایص و تخاوف سی اور سلامتی بخشنے والا بندون کا پس
سلام اوسپر کہ موہم خوف و احتیاج ہی بیجا ہی اور کچہہ معنی نہین رکہتا اور جب
تم نماز مین بیٹہو کہو اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط جسوقت مصلی نے یہہ کہا بہیجا ہر عبد صالح کو کہ
آسمان و زمین مین ہی الحدیث * پس اس جگہہ تخصیص واقع ہوی ساتہہ سلام کے
آنحضرت پر علی الخصوص اور اوروں پر علی العموم اور کرمانی نے شرح صحیح بخاری
مین کہا ہی کہ صحابہ بعد از فوت حضرت السلام علی النبی کہتے تہے نہ بصیغہ خطاب
واللہ اعلم اور از انجملہ یہہ ہی کہ جسے حضرت پکارین اجابت کرے اگرچہ نماز مین
ہو اور شاہد اس حدیث کا سعید بن المعلی ہی کہ کہا در حالت نماز مجہی آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پکارا مینے جواب ندیا آپنے فرمایا کیا نہین کہا خدا تعالی نے
اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ یعنی جواب دو خدا اور
رسول کو جسوقت پکارین تمہین اسواسطے کہ زندہ کرتا ہی تمہین پس اجابت دعوت فرض
ہی گناہگار ہوتا ہی تارک اوسکا تامل اسمین ہی کہ آیا نماز باطل ہوتی ہی یا نہین قول
صاحب مواہب یہہ ہی کہ تصریح کیا ہی ایک جماعت نے شافعیہ وغیرہ سی کہ باطل نہین

ہے اور بقول بعض باطل ہوتی ہی لیکن حدیث سی کوئی چیز معلوم نہین ہوتی واللہ اعلم

اور از انجملہ ہے کہ دروغ کہنا حضرت پر مثل دروغ کہنے کے ہی غیر ادنی پر اور جو کوئی
دروغ باندھے آنحضرت پر قبول نکیجاوے روایت اوس سے کبھی اگرچہ توبہ کرے جیسا
کہ ذکر کیا ہی جماعہ محدثین نے اور سعید بن الجبیر سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت
کے اوپر دروغ کہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ابن ابیطالب
اور زبیر رضی اللہ عنہما کو اوس طرف [illegible] اوس شخص کو مار ڈالو اور شیخ محمد جوینی
پدر امام الحرمین اس طرف گئی ہین کہ تعمد دروغ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
کفر ہی لیکن ائمہ حدیث نے اونکی موافقت اس قول مین نہین کی اور حق وہ ہی کہ دروغ
باندھنا حضرت پر فاحشہ عظیم اور موبقہ کبیرہ ہی لیکن کافر نہین ہوتا صاحب اوسکا
تا استحلال نکرے اور توبہ اگر صحیح ہو اور آثار اوسکے عیان ہوویں مقبول ہی اور
نہین شہادت و روایت مین اور از انجملہ یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور جمیع انبیا علیہم السلام گناہوں صغیرہ و کبیرہ سے معصوم ہین خواہ عمداً خواہ
سہواً مذہب مختار یہی ہے اور کتب کلامیہ مین تفصیل اسکے ہی لیکن حق یہی اجمال
ہی اور از انجملہ یہہ کہ حضرت اور جمیع انبیا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین
پر جنون اور اغماء طویل جایز نہین اور تنبیہ کیا ہی سبکی نے اسپر کہ اغماء انبیا کا
مخالف اغماء اوروں کی ہی اور غلبہ اوجاع سے ہی اور پر حواس ظاہرہ کے نہ اوپر
قلب کے اسواسطے کہ وارد ہوا ہی کہ آنکھین انبیا کی خواب کرتی ہین نہ دل اور جب
نگاہداشت انکی دلون کی خواب سے کہ سبکتر اغماء سے ہی کی گئی پس اغماء سے بطریق
اولی اور یہی سبکی نے کہا ہی کہ انبیا پر کوری جایز نہین کہ یہہ نقص ہے اور
اعمی نہین ہوا کوئی پیغمبر ہرگز اور وہ جو مذکور ہوا ہی شعیب سے ثابت نہین ہوا اور
یعقوب علیہ السلام کی بصر پر ایک پردہ حاصل ہوا تہا بسبب شدت حزن لیکن
مرتفع ہوگیا اور امام فخر رازی نے تفسیر قول حق سبحانہ وَابْيَضَّتْ
عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ مین یعنی اور سفید ہوگئین دونو آنکہین اوسکی غم سے کہا ہی
کہ غالب ہوا یعقوب علیہ السلام پر گریہ کہ بسبب اوسکی سفیدی معلوم ہوتی تہی اور
دلیل صحت [illegible] ہی نہ حصول عمی مین بعد ازان کہا

گیا ہی کہ اختلاف کیا ہی بعض کہتی ہین کہ یعقوب علیہ السلام اندہی ہو گئے تہے بالکل پس کیا حق تعالی نے اونہین بصیر بیچ وقت القای قمیص یوسف علیہ السلام کے اور بعضے کہتے ہین کہ بصر اونکی کثرت بکا سے ضعیف ہو گئی تہی بوقت القای پیرہن یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے ہونہ پر قوی و تیز ہو گئی بصر اونکی اور نقصان جاتا رہا اور قصہ عمی شعیب علیہ السلام کا مشہور ہے حکم ساتہہ عدم ثبوت اوسکے محکم ہی اور صحیح باب یعقوب مین عمی ہی اسیواسطے فرمایا فَارْتَدَّ بَصِيرًا یعنے پس ہو گیا بینا اور مقاتل نے کہا ہی کہ مدت چہہ برس تک یعقوب علیہ السلام نابینا رہے تا بقمیص یوسف علیہ السلام انکشاف بصر حاصل ہوا اور از انجملہ یہہ ہی کہ جو کوئی دشنام گوئی یا تنقیص جناب آنحضرت کرے ساتہہ کسی وجہ کے وجوہ سے بصریح یا کنایہ واجب ہی قتل اوسکا اس قول مین اتفاق ہی اختلاف اسمین ہی کہ یہہ قتل بطریق حد ہی بالفعل مارنا چاہیئے طلب توبہ نہین چاہیئے یا بجہتہ ردت کہ توبہ چاہیئے طلب کرنا اگر توبہ بجالا یا عفو کرین لیکن مختار قول اول ہی اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ مسلمان ہووے اگر کافر ہی اور اسلام لایا در گذر کرین اور یہہ بحث آخر کتاب مین بتفصیل آویگا انشاء اللہ تعالے اور جملہ خصائص حضرت سی یہہ ہی کہ جبریل علیہ السلام بفرمان ملک العلام تین مرتبہ مرض حضرت مین واسطے عیادت و پرسش کے آئی اور مواہب مین مذکور ہی کہ نماز ادا کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوج فوج مسلمانون نے بلا امام اور بلا دعای جنازہ کے کہ مشہور ہی ذکر کیا اس روایت کو بیہقی احمد ابن سعد وغیرہما نے اور مدفون ہوئے حضرت بعد تین دن وفات سی اور بچہایا گیا واسطے آنحضرت کے لحد مین قطیفہ کہ بچہاتے تہے نیچی آپکے اور یہہ دو نوامر جایز نہین غیر آنحضرت کے واسطے انتہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قطیفہ شقران نے کہ موالی آنحضرت سے تہا بچہا دیا تہا بے علم و اطلاع صحابہ کے تا کوئی اور بعد از حضرت نیچی اپنی نہ بچہاوے کہ اوسکے حق مین مکروہ ہی اور زمین مظلم و تاریک ہوئی بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ محل اوسکے مین آویگا

اور ازانجملہ یہہ ہی کہ زمین جسد مبارک حضرت و دیگر انبیا کو نہین کہاتی اسیطرح مواہب مین ہی مرقوم ہی اور بعض اولیاء اللہ سی ہی نقل کرتے ہین جیسے کہ قبر شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد چودہ برس کے کسی تقریب سی کہولی تہی بدن وکفن باقی تہا بیان تقریب یہہ ہی کہ لوگ چاہتے تہے کہ برادرزادہ انکے کو کہ جوان صالح تہا اونکی قبر مین دفن کرین چنانچہ مکہ معظمہ مین عادت ہی کہ اموات کو قبر کا قبر بزرگون مین دفن کرتے ہین اور ظاہر وہ ہی کہ نکہانا زمین کا جسد شریف کو کنایہ ہی حیات سی اور یہہ مخصوص آنحضرت اور حضرات انبیا ہی اور خصایص حضرت سی یہہ ہی کہ میراث مال حضرت مین جاری نہین ہوتی بجہت باقی رہنے ترکہ حضرت کے اونکی ملک مین اور بعض نے کہا ہی کہ وہ مال صدقہ ہوجاتا ہی اور یہی قول صواب ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ یعنے متروکہ ہمارا صدقہ ہی صرف کیا جاوے جس مصارف مین کہ آنحضرت صرف فرماتے تہے اہل و عیال و فرزندان و فقرا و وصایا اور مصالح مسلمین مین اپنی حیات مین اور مباح ہی حضرت کو وصیت کرنا بجمیع مال اپنی کے اور غیر کو جایز نہین مگر ثلث اور اسیطرح حکم ساری انبیا کا ہی کہ اونکی اموال مین ارث نہین ہوتی اور اس طریق پر جواب دیا جاتا ہی قول حق تعالی سے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ یعنی میراث لیگیا سلیمان داؤد سے اور قول حق سبحانہ سی رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي یعنے ای رب میرے بخش مجہے اپنی پاس سے کوئی ولی کہ میراث لیجاوے مجہسے مراد ارث سے نبوت و علم ہی ہکذا فی المواہب والمدارج اور ازانجملہ یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہین اپنی قبر مین اور اسیطرح ساری انبیا علیہم السلام اور آنحضرت نماز پڑہتے ہین اپنی قبر مین باذان و اقامت اور حکایت کیا ابن زبالہ نے اور ابی النجا رنے کہ اذان ترک کی گئی ایام حرہ مین تین دن اور باہر گئے لوگ اور سعید ابن المسیب مسجد مین رہا کہتا ہی سعید کہ متوحش ہوا مین جب وقت ظہر ہوا نزدیک قبر شریف کے گیا مین آواز اذان سنی مینے اور نماز ظہر مینے ادا کی پہر سنی مینے

اذان واقامت قبر مین واسطے ہر نماز کے تاکہ گذرے تین دن رات اور [illegible]
لوگ اور عود کیا موذنون نے پس سنی مینے اذان اونکی جیسیکہ سنا [illegible] قبر نبی
صلے اسد علیہ وآلہ وسلم مین آخر ہوا قول صاحب مواہب اور مدارج [illegible] ف‍ ‍سب
جانا چاہیے کہ بعد از اتفاق حیات پیغمبرین اختلاف کیا ہی [illegible] زندہ قبر مین ہین یا
نہین جائی معین مین بلکہ جس جگہہ خدا چاہی بہشت یا آسمان یا عرش یا اور جگہہ
ہین کہ مقید بجای معین ہووے بعضے کہتی ہین کہ ہمنے جسد شریف قبر مین رکہا
اور اوسی خروج پر دلیل نہین رکہتے ہم پس ظاہر یہہ ہی کہ اسی بقعہ مین ہو اور
اگر کہین یہہ بقعہ تنگ ہی مناسب نہین جس جسد شریف اوسمین جواب اوسکا
یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ فسحت و فراخی کیجاتی ہی قبر مومن مین ستر در ستر
کی جگہہ قبر شریف سید المرسلین صلے اسد علیہ وآلہ وسلم کہ فسحت اوسکی دایرہ
قیاس سے باہر ہی اور اگر کہین کہ فردوس اعلی البتہ اولی ہی واسطے تمکین
واستقرار آنحضرت کے بقعہ قبر سے جواب اوسکا یہہ ہی کہ کوی بہشت بہتر
و شریف قبر شریف سی نہین اگر حضرت اوس جگہہ ہووین — امام تقی الدین
سبکی رحمۃ اسد علیہ نے کہا ہی اگر اس بقعہ کو کہ ضم اعضائی شریفہ حضرت
کیا ہی تمام اماکن ومواضع پر تفضیل و ترجیح دیوین حتی کہ کعبہ معظمہ اور عرش
مجید پر نہین جانتا مین کسی مومن کو کہ توقف کرے اوسمین اور حدیث شب
معراج کو آنحضرت نے فرمایا دیکہا مینے موسی کو کہ نماز ادا کرتا تہا اپنی قبر مین موید
اس قول کا ہی اور حدیث دیکہنا انبیا کا شب معراج مین آسمان پر اور حدیث
دوسری کہ دیکہا مینے موسی کو کہ ساتہہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے حج مین آتے
تہے اور تلبیہ کہتی تہے ناظر اطلاق مکان مین ہی اور اگر کہین قرآن مجید ناطق ہی
بموت آنحضرت صلے اسد علیہ وآلہ وسلم کے قال اسد تعالی اِنَّكَ مَيِّتٌ
وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ یعنی بدرستیکہ تو مرنیوالا ہی اور یہہ سب مرنیوالی اور
فرمایا آنحضرت نے اِنِّی رَجُلٌ مَّقْبُوْضٌ یعنی بدرستی کہ مین ایک مرد مقبوض
ہون اور صدیق اکبر رضہ نے فرمایا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ یعنے
پس بدرستی محمد صلے اسد علیہ وآلہ وسلم تحقیق فوت ہوی اور اجماع امت اسی پر

الخ — جواب اوسکا یہہ کہ حضرت نے درد موت چکھا بعد ازان زندہ کیا اونہین
حق تعالی نے جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ مین گرامی تر ہون خدا کے نزدیک کہ چھوڑے
مجھی قبر مین زندہ اوپر چالیس دن کے اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ خدا تعالے
نے حرام کیا ہی اجساد انبیا کو زمین پر پس آنحضرت زندہ ہین بحیات جسمانی دنیاوی
کے ساتھہ اوسی بدن کے کہ حیات شریف مین رکہتے تہے اور یہہ اکمل ہی حیات
شہدا سے کہ روحانی اخروی ہی اور حق تعالی قادر ہی کہ نگاہ رکہے ارواح کو بلی
ابدان ولیکن نقل وارد ہوئی ہی بوجود ارواح ابدان مین جیسا کہ مونا موسی علیہ
السلام کا نماز گذار زندہ قبر مین اور اوس سے یہہ لازم نہین آتا کہ جیسے دنیا مین حاجت
بطعام و شراب وغیر ذلک صفات اجسام سے مشاہدہ و محسوس تہا وہان کا
معاملہ بہی مقیس علیہ ای پر ہووے بلکہ اونہین عالم برزخ مین اور احکام ہووین
اور احتیاج بطعام و شراب اور امثال اوسکے امر عادی ہی اور وہان کا حال بر
خلاف عادت ہووے اور ہو سکتا ہی کہ بروایح و نسایم اور مانند اونکے
ارزاق روحانی سے ہووے جیسا کہ شان شہدا مین واقع ہوا ہی یُرْزَقُونَ
فَرِحِیْنَ یعنے روزی دیئے جاتے ہین اوس حال مین کہ خوش و خرم ہین اور اگر
بطعام بہشت سی مراد ہو تو بہی عجب نہین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ
یعنے مجھے کہلاتا اور پلاتا ہی — لیکن علم و ادراک و سماع انبیا مین شک نہین
بلکہ سائر اموات مین تصریح کیا ہی اسے علما نے ایسا ہی پایا جاتا ہی مواہب و
مدارج مین اور احادیث مین آیا ہی کہ حج ادا کرتے ہین اور تلبیہ کہتے ہین اور
ذکر و تسبیح کرتے ہین اور اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ آخرت دار عمل نہین اور
وہان تکلیف نہین یہہ اعمال کسواسطے کرتے ہین جواب اعتراض یہہ ہی کہ عالم
برزخ پر احکام دنیا جاری ہین استکثار اعمال و زیادت اجور سے اور گاہی
حاصل ہوتا ہی عمل بے تکلیف اور براہ تلذذ و ذوق و شوق کے جیسے کہ نوافل
و تطوعات کا حال ہی اور اسیواسطے بہشت مین تسبیح پڑھتے ہین اور قرآن
خوانی اور جملہ خصایص حضرت سی یہہ ہی کہ معین و مقرر روضہ مبارک حضرت
پر ایک فرشتہ ہی کہ پہنچاتا ہی صلواۃ و سلام طرف زایر سے روایت کیا ہی

اس حدیث کو احمد اور نسائی اور حاکم نے روایت کیا اور تصحیح کیا ہی اوسے حاکم نے بایں
لفظ کے اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ
اُمَّتِی السَّلَامَ یعنے بدرستیکہ واسطے خدا کے فرشتے ہین کہ پہرتے ہین زمین مین
پہنچاتے ہین مجہکو میری امت کی طرف سے سلام اور ازانجملہ وہ ہی کہ عرض
کیئے جاتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعمال امت کے اور استغفار
فرماتے ہین خاص اوسکے لیئے اور روایت کیا ابن المبارک نے سعید ابن المسیب
سے کہ کوئی دن نہین مگر یہہ کہ عرض کیئے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت کے صبح
وشام پس پہچانتے ہین اونکو حضرت ساتہہ نشانون اونکے کے اور اعمال اونکے
اور بعض روایت مین یون آیا ہی کہ عرض کیئے جاتے ہین حضرت پر اعمال امت
کے جو اونمین بد ہین اونکو مین ستر و پوشش کرتا ہون اور وہ جو نیک ہین عرض کرتا
ہون بدرگاہ رب العزت اور مراد ستر سے عرض نکرنا گناہو نکا ہوگا گویا سنت
الٰہی جاری ہی اوسپر کہ اعمال بعد از عرض ثبت ہوتے ہین اور جو عرض نہین کیئے
جاتے محو و ساقط ہوتے ہین درجہ اعتبار سے فافہم وباللّٰہِ التوفیق
اور مدارج مین ہے کہ حدیث کعب الاحبار مین آیا ہی کہ ہر گاہ و بیگاہ ستر
ہزار فرشتے قبر شریف پر نازل ہوتے ہین اور طواف کرتے ہین اور مارتے
ہین بازو اپنے اور جب آپ مبعوث ہوتے ہین قبر سے باہر آتا ہی درمیان
ان فرشتون کے اور لیجاتے ہین آنحضرت کو بدرگاہ رب العزت اور
ازانجملہ وہ ہی کہ منبر آنحضرت کہ مسجد شریف مین ہے بالا حوض حضرت کے
ہی اور ایک گروہ اسطرف گئی ہے کہ یہہ اخبار ہی اوس منبر سے کہ اوسدن
واسطے حضرت کے بنا کرین نہ یہہ منبر کہ مسجد شریف مین ہی اور یہہ قول نہایت
بعید ہی سیاق لفظ حدیث سی کہ فرمایا ہی مابین حجرہ میرے اور منبر میرے کے
ایک باغ ہی باغون جنت کے سے اور منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہی ظاہر و متبادر
اس کلام سے وہی منبر ہی کہ واسطے تجدید روضہ مقدسہ کے مذکور ہی ایسا ہی
مذکور ہی تاریخ مدینہ مین اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ اختلاف نہین کیا کسی
ایک نے علما سے بیچ اسکے کہ یہہ محمول اوپر ظاہر کے ہی اور یہہ حق ہی اور محسوس

ومو[illegible] اور قدرت شامل ہی سب چیز کو اور جس چیز کی خبر دی ہی مخبر صادق نے امور
غیب سے [illegible]ن اوسپر واجب ہی اور ازانجملہ وہ ہی کہ میان منبر اور قبر شریف
حضرت کے ا[illegible] روضہ ہی ریاض جنت سے روایت کیا اسی بخاری نے ساتھہ
لفظ مَا بَیْنَ بَیْتِی وَمِنْبَرِی کے یعنی درمیان میرے گہر اور میرے منبر کے
اس جگہہ تکلم کیا ہی بعض نے کہا ہی کہ مراد تشبیہ بقعہ شریفہ ہی بروضۂ جنت
نزول رحمت اور حصول سعادت اور بعض نے کہا ہی کہ طاعت وعبادت اس
مقام مین موصل الی الجنۃ ہی اور یہہ دونو قول ضعیف ہین اور بعید اسو اسطے
کہ تشبیہ بریاض جنت ونزول رحمت وایصال خیر بروضۂ بہشت اور ترتب
ثواب اوسپر شامل تمام مساجد اور کل بقاع خیر کو ہی اور مخصوص ساتھہ اس
مسجد شریف ومنبر منیف کے نہین اور اگر حمل اوپر رحمت خاص اور روضہ
مخصوص کے جنت سی کرین یہہ بہی خالی بعید سے نہین اور تکلیف سی اور
اور حق وہ ہی کہ کلام محمول اوپر حقیقت ظاہرہ اپنی کے ہی کہ مابین حجرہ آنحضرت
ومنبر شریف ایک روضہ ہی ریاض جنت سی باعتبار اس معنی کے کہ فردای
قیامت اوسے بہشت برین مین نقل کرین اور مانند سایر بقاع ارض فانی وہ مستہلک
نکرین جیسا کہ ابن فرحون اور ابن جوزی نے امام مالک سے نقل کیا ہی اور اتفاق
جماعہ علما کو اوسکے ساتھہ منضم کیا ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی اور اکثر
علمار حدیث نے اس قول کو ترجیح دیا ہی اور ابن ابی جمرہ کہ کبایر علمار
مالکیہ سے ہی فرمایا ہی کہ احتمال رکہے کہ عین یہہ بقعہ شریفہ روضہ ریاض جنت
سے ہووے کہ اوس جگہہ سے دار دنیا مین پہنچا ہو جیسا کہ شان حجر اسود اور
مقام ابراہیم مین واقع ہی اور بعد از قیام قیامت بہی مقام اصلی اوسکی
لیجاوین اور نزول رحمت واستحقاق جنت لازم مزیت فضل اور علو
مرتبت اس مقام کو ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ آتا
ہونمین باب جنت کے تئین دن قیامت کے اور استفتاح کرتا ہونمین پس
کہتا ہی خازن جنت بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ
یعنی ساتھہ تیرے امر کیا گیا مین کہ کہولون مین دروازہ بہشت واسطے کسی ایک کے

پہلے جسے اور جایز ہی کہ ب یک مین واسطے قسم کے ہووی اور یہہ معنی احسن والذہن اور ازانجملہ وہ ہی کہ محشور ہووین حضرت سوار ... کے اور کسوت وخلعت دیا جاوے اعظم وانفس حلل جنت سے حدیث مین آیا ہی کہ حشر کیئے جاوین لوگ قیامت کے دن پس ہونگا مین اور میری امت مقام بلند پر اور پہناوی مجہی میرا پروردگار حلۂ سبز اور ایستادہ ہون حضرت اوپر آستان کرسی کے نہین کہڑا ہوتا وہان کوئی ایسی مقام مین کہ رشک لیجاوین اوسپر اولین وآخرین اور ازانجملہ یہہ ہی کہ دیا جاوے اونہین مقام محمود مجاہد نے کہ ایمۂ تفسیر سے ہی کہا کہ مراد مقام محمود سی جلوس حضرت کا ہی اوپر عرش کے اور عبد اللہ بن سلام سے منقول ہی جلوس اوپر کرسی کے اور تفسیر بیضاوی مین کہا ہی کہ ایسا مقام کہ تعریف اوسکی کرے جو کوئی وہان کہڑا ہی اور جو کوئی اوسے پہچانے اور یہہ مطلق ہی ہر تمام مین کہ متضمن ہی کرامت کو اور مشہور یہہ ہی کہ وہ مقام شفاعت ہی هكذا في المواهب اور ازانجملہ یہہ ہی کہ دیا جاوے حضرت کو لوا حمد قیامت کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام اور ماسوائی اونکے نیچے اوس لوا کے ہووین اور عطا کیا جاوی وسیلہ کہ اعلی درجہ ہی بہشت مین وہ ہی مخصوص بآنحضرت ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ فرمایا أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا هُوَ تَحْتَ لِوَائِيْ یعنے مین ہون سید اولاد آدم قیامت کے دن اور مین ہون کریم ترین پہلون اور پچہلون کا اور میرے ہاتہہ مین ہے نشان حمد اور نہین فخر اور نہین کوئی نبی اوسدن آدم اور غیر اوسکے گروہ نیچے نشان میرے کے ہی اور ازانجملہ وہ کہ مخصوص کیا آنحضرت کو حق تعالی نے ساتہہ کوثر کے کہ سیلان کرتے ہین اوسمین در و یاقوت اور پانی اوسکا بہت شیرین ہی شہد سے اور بہت سفید ہی دودہ سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بہت سفید ہی برف سی اور کوزی اوسکے ستارو نسے

بادہ اور بعضون نے کہا ہی کہ ہر پیغمبر کے لئے آخرت مین ایک حوض
ہووے اور بقدر و فضل و مرتبت اوسکے اور کوثر آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سب سے عظیم تر اور شریف تر ہی اور از انجملہ وہ ہی کہ جو چیز انبیاء
سابق کو بعد از سوال عطا فرمائی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو بے زوال
ارزانی رکہا — ابراہیم خلیل اللہ نے کہا وَلَا تُخْزِنِی يَوْمَ يُبْعَثُونَ
یعنی رسوا نکیجیو دن بعث کے اور آنحضرت کی شان اور اونکی امت کے
حق مین فرمایا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
الآیۃ یعنی دن ہی کہ نہین رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو کہ ایمان لائے اوسکے
ساتھہ آخر آیۃ تک اور موسی علی نبینا و علیہ السلام نے کہا رَبِّ اشْرَحْ
لِي صَدْرِي یعنے ای رب میرے کہول میرے لئی سینہ میرا اور شان
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمایا ہی اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
یعنی کیا نہین کہولا ہمنے تیرے لئے سینہ تیرا اور اونمین سے یہہ ہی کہ حق
تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بمقام محبت برگزیدہ کیا اور
ابراہیم علیہ السلام کو بمقام خلت اور مقام محبت بالاتر مقام خلت سی ہے
کہ اول ذکر اوسکا گذرا اور آخر مین بہی کلام اوسکے بیان مین آویگا اور
بعضے عارفین نے علماء سے فرق مین درمیان خلیل و حبیب کے ایک کلام لطیف
کہا ہی کہ خلیل خلت سی ہی بمعنی حاجت اور ابراہیم علیہ السلام محتاج و مفتقر
تہا طرف خدا کے اسی جہت سی اوسے خلیل پکڑا اور حبیب فعیل ہی
بمعنی فاعل یا مفعول پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من وجہ محب
ہین اور من وجہ محبوب بی وساطت غرض کے اور بعض نے کہا ہے
کہ خلیل کا فعل برضای حق ہوتا ہی اور فعل حبیب برضا و خوشنودی
حبیب اور خلیل گاہی شتابی نہین کرتا واسطے لقای محبوب کے جیسے
کہ بوقت آنے ملک الموت کے ابراہیم علیہ السلام پاس قبض روح کے
لئی توقف کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور کہا پروردگار سے پوچہہ جو اوسکا
حکم ہو بلا توقف بجا لا اور آنحضرت نے فرمایا اِخْتَرْتُ الرَّفِيقَ

الاعلی یعنے اختیار کیا میںنے رفیق اعلی کو اور ازانجملہ وہ ہی کہ نماز نفل حضرت کی بیٹھکر ادا فرماتے ثواب اوسکا برابر ثواب ایستادہ نماز کے تہا بخلاف اوروں کے کہ فرمایا مَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِالْقَائِمِ یعنی جو کوئی بیٹھکر نماز پڑہے اوسکے لیئے ثواب آدہا بہ نسبت قایم کے ہی اگرچہ ظاہر اس حدیث کا عام ہی لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ساتھ مخصوص ہین اور منجملہ خصایص یہہ ہی کہ جیسا حضرت روبروسی دیکہتی ویسا ہی پیچہے سے اور جیسا تاریکی مین دیکہتے ویسا ہی روشنائی مین اور کلام اسکے تحقیق مین ذکر بصر شریف مین پہلے گذرا ہی یونہین ہی مواہب و آثار النبوت مین اور اور ازانجملہ یہہ ہی کہ جو کچہہ دنیا مین ہے زمان آدم تا نفخہ اولی تک سب حضرت پر منکشف و ہویدا کردیا تا سب اول سے آخر تک معلوم ہووے اور حضرت نے ہی یارون اپنے کو بعض اون احوال سے مطلع و آگاہ فرمایا اور بعض صلحا ر اہل فضل سے سنا گیا ہی کہ بعض عارفون نے ایک کتاب لکہی ہی اور اوسمین اثبات کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمامہ علوم الٰہی تعلیم و معلوم کروادیے تہے ایک ہی مرتبہ اور یہہ بات بظاہر مخالف بہت دلیلون کے ہی تا قایل اوسکے نے کیا قصد کیا ہو واللہ اعلم وصل فضایل و خصایص امت مرحومہ محمدیہ ہی بیشمار ہین اور یہہ ہی راجع طرف فضایل آنحضرت کے ہی کہ ایسی امت اور ایسی پیرو رکہتی ہین جبکہ فضایل آنحضرت داخل امت مین ہین کہ ایسا پیغمبر رکہتی ہین اور متبع اور مقتدی ساتہہ ایسی ذات کامل الصفات کے ہین جاننا چاہیئے کہ جب پیدا کیا پروردگار تعالے و تقدس نے اور ابراز و اظہار کیا عنصر لطیف نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عالم عیان مین نہایت احکام و اتقان کے ساتہہ متوجہہ و ظاہر ہوئے عنایت ربانیہ ساتہہ امت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے اگرچہ جن و انس ساری امت حضرت کی ہین بجہت خصوصیت و قابلیت کے کہ انکو ہے ظہور کیا اور دوسرے جائے ظہور نکیا اور فرمایا ایہا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تہے تم

بہترین امت نکالے گئے واسطے لوگوں کے اور یہہ خطاب بواسطہ ساتھہ اوایل اس امت کے ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سابقان اور مقربان درگاہ ہیں اور ان صفات میں کہ ایہا تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر یعنے امر کرتے ہو تم ساتھہ معروف کے اور منع کرتے ہو منکر سے ہر در حقیقت سبب اور شرط خیریت میں اتم واکمل واسبق ہیں اور ساتھہ فضل صحبت رسول مقبول اور مشاہدہ جمال جہان آرائے حضرت اور اقتباس واستفاضہ انوار وآثار اونکے بواسطہ مخصوص ہیں اور اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ اول اس امت کا افضل ہے مابعد اپنی سے کہ اس باب میں شایع سے ترتیب ہی واقع ہوئی ہے کہ فرمایا خیر القرون قرنی الذین انا فیہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم یعنے بہترین اہل زمانہ ہم زمانہ میرے ہیں کہ میں اونمیں ہوں بستر وہ کہ متصل ہیں اونکے ساتھہ پہروہ کہ پیوستہ ہیں ساتھہ اونکے — مشہور یہہ تین مرتبہ ہیں صحابہ تابعین وتبع تابعین اور ایک حدیث صحیح بخاری سے مرتبہ چوتہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اونہیں اتباع تبع کہتی ہیں ثم یفشوا الکذب یعنی پہر ظاہر وآشکارا ہوگا جہوٹ بعد وہ ضبط وربط دین اور صدق وتقوی ویقین کہ اوایل میں تہا زیادہ اور ایک جماعت صحابہ سے وہ ہی کہ ایک لحظہ بدیدار شریف حضرت مشرف ہوئی اور ایمان لائے اور چلی گئے اور ساتھہ کاروبار اپنی کے مشغول ہوئی اور ساتھہ امتداد صحبت اور طول خدمت کے استفادہ اور استفاضہ حاصل کیا جو لوگ کہ ساتھہ تفضیل صحابہ رضوان اللہ علیہم کے مطلق قایل ہیں کہتے ہیں کہ اونہیں ہی کمال حاصل ہی کہ موجب افضلیت ہی من بعدہم سے اور معلوم نہین ہوتا کہ مقصود اس طایفہ کا کیا ہی اگر چاہتے ہیں کہ برکت رویت ومشاہدہ آنحضرت تمام کمالات حاصل ہوتی ہیں جیسا کہ متاخرین رکہتی ہیں تب یہہ محل توقف ہی اور مستلزم عدم تفاضل وتفاوت کو ہی درمیان صحابہ کے اور خلاف واقع ہی — یا چاہتی ہیں کہ وہی

رویت و مشاہدہ آنحضرت فضیلت ہی کہ اکمل و اتم ہے سب فضایل و کمالات
سے اور کوئی فضیلت اوسکے ساتھہ برابری نہین کرتی اور حاصل کلام
صحابہ من حیث الصحابۃ اگرچہ مدت قلیل اوسکی ہو افضل ہین
من ورا اپنے سے اور جماعہ اصولیین اطلاق اسم صحبت کا ہی مخصوص
رکھتے ہین ساتھہ جماعۂ اولی کے اور یہہ خلاف مذہب محدثین کے ہی کہ صحبت
مین ساتھہ رویت و ملاقات ایکبار کے اکتفا کرتے ہین اور پہلی بہی تہوڑا
سا اس باب مین مذکور ہوا ہی اور چاہیے کہ بعد بہی بتقریب مذکور ہو اور
فضایل و خصایص اس امت کے علی الاطلاق بیشمار ہین اور اخبار و آثار
اوسمین بہت وارد ہی بڑا اون سب فضایل مین ہونی امت محمد مین جیسیکہ
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا اور جامع فضایل و کمالات جمیع انبیا
کے ہین اور مکارم اخلاق و محامد صفات حضرت پر منتہی ہوئی امت آپکی
خاتم الامم ہی اور مخصوص ہی ساتہہ کمال دین اور اتمام نعمت کے کہ اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنے آجکے دن
کامل کیا مینے تمہارے لئی دین تمہارا اور تمام کین تم پر نعمتین اپنی اور صفتین
اس امت کی کتب سابقہ مین مذکور ہین جیسیکہ ذکر انکے پیغمبر کا اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا موسےٰ
علیہ السلام نے ای رب آیا کوئی ہی امتون مین گرامی تر امت میری سے کہ سایہ
کیا تونے اوپر ساتہہ غمام کے اور نازل کیا اوپر من و سلوی پس فرمایا خدای
تعالی نے یا موسی نہین جانا تونے کہ فضل امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
امتون پر مانند فضل میرکے سب مخلوقات پر کہا موسی نے یارب دکہا مجہی وہ
امت کہانہ کہی گا تو اونہین لیکن سنوا تا ہون تجہے کلام اونکا پس ندا کی حق
تعالی نے اونہین پس جواب دیا سب نے یک آواز لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
اور حالانکہ وہ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تہے پس فرمایا حق سبحانہ نے
صَلٰوتِیْ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ وَعَفْوِیْ سَبَقَ عَذَابِیْ
یعنی درود و رحمت میری تم پر اور رحمت میری نے سبقت کی میرے غضب پر اور عفو

اسم زنی نے بیشی کی میرے عذاب پر آور جو کوئی پاوی مجھے اس حالت مین کہ گواہی
دیتا ہی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بخشتا ہون مین گناہ اوسکی
فرمایا حضرت نے پس چاہا حق سبحانہ نے کہ منت رکہے مجہپر اس نعمت کی ساتہہ
کہا وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا یعنے نہتہا تو ای محمدؐ یعنے نشا
عنصری مین وقتی کہ ندا کیا ہمنے تیری امت کو تا سنواوین ہم موسی کو کلام اونکا
روایت کیا اس حدیث کو قتادہ نے اور زیادہ کہا ہیہ کہ کہا موسی علیہ السلام نے
یارب کیا عجب نیک ہی آواز امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھی دوبارہ
سنوا اور ابونعیم نے حلیہ مین انس سے روایت کیا اور کہا کہ فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی حق تعالی نے موسی پیغمبر بنی اسرائیل
پر کہ جو کوئی مجھے پاوے اوس حال مین کہ منکر ہی ساتہہ احمد کے لاؤن مین اوسے
آتش دوزخ مین کہا موسیؑ نے یارب احمد کون ہی خدا تعالی نے کہا احمد وہ
شخص ہے کہ پیدا نہین کیا مینے کسی پیدائش کو گرامی تر اپنے نزدیک اوس سے
لکہا ہی مینے نام اوسکا اپنی نام کے ساتہہ عرش پہ پہلے اس سے کہ پیدا کرون مین
آسمان و زمین اور جنت حرام ہی تمامہ خلق پر جب تک آوین حضرت اور اونکی
امت پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ امت حضرت کو بہ تبعیت حضرت پہلی
اور انبیا سے بہشت مین لاوین اور کیا عجب کہ جو مہمان عزیز ہی اوسکی طفیلی
بہی عزیز ہو دین — مگر وہ کہ مراد خلق سے غیر انبیا ہو وین اگرچہ کہا ہی جمیع
خلق ای پر یہہ کہ امت فاضلتر انبیا سے ہووے یا برابر ساتہہ اونکے پس
حاشا وکلا اسواسطے کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہنچتا کہا موسی نے اور کون لوگ
ہین امت محمدؐ اور کیا ہی صفات اونکی پس ذکر کیا حق تعالی نے صفات اونکی
پس کہا موسیؑ نے خداوندا مجھے نبی اوس امت کا گردان فرمایا خدا تعالی نے
نبی اوس امت کا اونہین کی جنس سے ہوگا پس کہا موسیؑ نے خداوندا
گردان مجھی امت اوس نبی کی اور بعضون نے کہا ہی کہ وضو بہی خصایص
اس امت سی ہی نسبت باُمم سالفہ اگرچہ اونکے پیغمبرونکو یہہ صفت حاصل تہی
اور استدلال کیا اسپر ساتہہ اس حدیث کے اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ یعنے امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کے
سفید رو سفید دست و پا نشانیون وضو سے کہ یہہ جزا ر وضو مخصوص ساتہہ
اونکے ہو **اور** فتح الباری مین قصہ سارا مین ساتہہ اوس قہار کے کہ پکڑا
اوسے بظلم و تعدی کہا ہی کہ جب چاہا اوس کافر نے قربت بسارہ ۔ سارا
اوٹہی اور وضو کیا اور نماز ادا کی **اور** ایک روایت مسلم مین ابو ہریرہ سے
آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ سیما ہی کہ نہین غیر
تمہارے کو **اور** ظاہر حدیث احمد سے ہی کہ مشکوہ مین بیچ کتاب الطہارت
کے لایا ہی ۔ ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی **اور** مجموع صلوۃ خمس بہی خصایص اس
امت سی ہی کہ امت سابقہ مین چار نمازین تہین سوا عشا کے پیغمبر ہمارے اول
گذارندہ عشا تہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم **اور** حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا تاخیر کرو نماز عشا کی اسواسطے کہ تمہین تفضیل عطا ہوئی ہی ساتہہ اسکے کسی
سابر امم پر اور نہین ادا کیا اس نماز کو کسینے پہلے تمسے **اور** اذان و اقامت بہی
خصایص اس امت سی ہی اور بسملہ بہی کسی امت پر نازل نہین ہوئے پہلے
اس سے مگر سلیمان علیہ السلام پر **اور** آمین کو خصایص امت محمدیہ رکہا ہی
اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا
یہود حسد نہین لیجاتے اوپر ہمارے کسی چیز پر جیسا کہ حسد لیجاتے ہین اوپر
جمعہ کے اور ہدایت کیا ہمکو خدا تعالی نے اوپر کہنے آمین کے پیچہے امام کے
اور خصایص اس امت سی ہی رکوع نماز مین ۔ روایت ہی علی مرتضی
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پہلی وہ نماز کہ رکوع کیا ہمنے اوسمین نماز عصر تہی پس
کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہی یہہ رکوع کہ ہرگز نہین کیا تمنے اور آسکے دن کیا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتہہ اسکے امر کیا گیا مین
اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اوایل ہماری دین مین بہی رکوع نہ تہا
جیسا کہ نماز یہود و نصاری مین پیچہے اوس سے حکم ہوا اور واقع مین انتقال
قیام سے برکوع اور رکوع سے بسجود اور تدریج اوسمین ادخل ہے حدوث
حضور اور وجود خشوع مین و لیکن اس جگہہ اشکال لازم آتا ہی کہ قول خوب سمجہا نہ

تعالے یا مریم اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین

یعنے ای مریم قنوت کر اپنے رب کے لیئے اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھہ رکوع کرنیوالون کے یہ دلالت رکھتا ہی اوپر وجود رکوع کے امم سابقہ مین اور کہتے ہین کہ مراد بقنوت اد امت طاعت ہی اور بمعنی طاعت و قیام و خشوع بھی مستعمل ہے اور خصایص اس امت سی وہ ہی کہ صفوف اونکی نماز و قتال مین مانند صفوف ملائکہ کے ہین قدر و منزلت اور قرب درگاہ مین اور خصایص اس امت سی تحیہ سلام اور جمعہ اور ساعت جمعہ ہی کہ جو چیز اوس ساعت مین حق تعالی سے چاہین حاصل ہووے — اور اس مقام مین اقوال ہین قریب چالیس کے کہ شرح سفر السعادت مین وہ اقوال باتطبیق منقول ہین اور صحیح ترین اونمین سے دو قول ہین کہ وہ ساعت بعد از خروج امام ہی خطبہ کے لئی فراغ نماز تک اور قول دوسرا آخر ساعت مین روز جمعہ سے اور ازانجملہ یہہ ہی کہ اول شب رمضان سے کہ ہوتی ہی نظر کرتا ہی حق سبحانہ طرف اونکے نظر عنایت اور جو شخص کہ نظر کرے خدا تعالے طرف اوسکے نظر عنایت عذاب نکرے اوسی کبھی اور زینت دیتا ہی اور آراستہ کرتا ہی بہشت کو اوس مہینہ مین اور کرتا ہی بوئی فم صایمین خوشبو اپنی نزدیک بوئی مشک سی اور استغفار کرتے ہین واسطے صائمین کے ملائکہ ہر شب بوقت افطار اور جب آخر شب رمضان سے ہوتی ہی بخشتا ہی سب روزہ دارونکو اور دی گئین اس امت کو شہر رمضان مین پانچ خصلتین کہ نہین دی گئین امت کسی پیغمبر کو اور بند و زندان مین کیی جاتے ہین مردہ شیاطین اور ازانجملہ استحباب سحور اور تعجیل افطار اور اباحت اکل و شرب و جماع رات مین کہ ناجایز و حرام تھا اون لوگون پر کہ پہلے ہمسے تہے بعد از خواب اور ایسا ہی ہمپر بھی ابتدا اسلام مین بعد ازان منسوخ ہوا اور ازانجملہ شب قدر ہی اور روایات مین آیا ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک مرد تھا کہ ہزار مہینہ راہ خدا مین لڑتا تھا اور سلاح بدن سے کہولے تہے — صحابہ نے کہا کسے طاقت ہی ہم مین سے

کہ ایسا کرسکے پس نازل ہوئی سورہ قدر کہ شب قدر بہتر ہزار ماہ سے ہی اور قیام اس ایک رات مین فاضلتر جہاد سے ہی راہ خدا مین ہزار مہینی باقی کلام تحقیق اس مقام مین اپنے محل مین آویگا **اور** اختلاف کیا ہی کہ صیام رمضان خصایص اس امت سی ہی یا امم سابقہ بہی شریک اس خطاب مین ہین **اور** اونھون کہیہ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنے فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسیکہ فرض کیا گیا اوپر اون لوگون کے کہ پہلے تمسے تہے ہ کہ مراد صیام ماہ رمضان ہین ظاہر یہہ ہی کہ امم سابقہ پر بہی مکتوب تہی **اور** ابن ابی حاتم نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ صیام رمضان امم سابقہ پر مکتوب تہے جیسیکہ ہمپر اور اسناد اس حدیث مین ایک مرد مجہول ہے اور اگر کہین ہم کہ مراد مطلق صیام ہین نہ قدر اور وقت اونکا پس تشبیہ واقع اوپر مطلق صوم کے ہی اور قول جمہور یہی ہے **اور** خصایص اس امت سی استرجاع اونکا ہی وقت مصیبت کے کہ مستوجب ومستجاب صلوۃ ورحمت ہی پروردگار تعالی سے اور سبب اہتدا کا ہی خاص اونکو **اور** سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ کہا بتحقیق دیا گیا ہی اس امت کو نزدیک مصیبت کے وہ کہ نہین دیا گیا انبیا کو مانند اوسکے اور وہ قول **اونکا** إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط یعنی نزدیک مصیبت کے اور اگر دیا جاتا انبیا کو دیا جاتا یعقوب علیہ السلام کو وقتی کہ کہا يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ اور یہ رستی کہا یعقوب نے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ اور یہہ معنی اجماع ہی اور قول یعقوب يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ منافی اوسکا نہین **اور** ازانجملہ وہ ہی کہ خدا تعالی نے اوٹہایا اس امت سی اِصر واَغلال کہ امم سابقہ کے اوپر تہا مثل تعین قصاص عمد وخطا مین اور قطع اعضاء خاطیہ اور قطع موضع نجاست اور مارنا نفس کا توبہ مین اور تہے بنی اسرائیل کہ کرتے تہے گناہ رات مین اور لکہا پاتی تہے صبح کو اپنی گہر کے دروازہ پر کہ کفارہ اس گناہ کا یہہ ہی کہ نکالی تو دونو آنکہین اپنی پس نکال ڈالتے **اور** مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا جو کچہہ کہ تہا اوپر بنی اسرائیل کے شدائد ومکارہ سنی اوتارا

اصر بمعنی بوجہ ۱۲ منتخب

اغلال جمع غل بمعنی طوق گردن ۱۲ منتخب

حق تعالی نے اس امت سی اور ازانجملہ یہہ ہی کہ خدا ئیتعالی نے رفع کیا ہی اس امت سی اور ازانجملہ یہہ ہی کہ خدا ئیتعالی نے رفع کیا ہی اس امت سی مواخذہ بخطا و نسیان اور جس چیز پر کہ اکراہ کیا جاوے اور حدیث نفس کہ اوسے خاطر اور وسوسہ کہین اور تھے بنی اسرائیل کہ نسیانا یا خطأ مرتکب کسی چیز کے ہوتے تو اوسیوقت عقوبت اوس گناہ کی اونپر ہوتی اور بانداز ہ اوس گناہ کے طعام و شراب سے اور بتحقیق فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ دَفَعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِہُوْا عَلَیْہِ یعنی بدرستیکہ اوٹھا یا اللہ تعالی نے امت میری سے خطا اور فراموشے اور وہ چیز کہ اکراہ کئی جاوین اوسپر ۔ روایت کیا اسے احمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے اور خصائص کاملہ اس امت سی وہ ہی کہ شریعت انکی اکمل ہی جمیع شرایع متقدمہ سے اور یہہ ظاہر و واضح ہی محتاج بیان نہین اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہین واسطے پورا کرنے مکارم اخلاق و محامد افعال کے لاجرم دین اور شریعت اونکی اتم و اکمل ادیان و شرایع ہووے اور یہہ شریعت غرا جامع ہی میان جلال و جمال و قہر و لطف غایت مرتبہ توسط و اعتدال مین نظر بشریعت موسی علیہ السلام کرنا چاہئیے کہ کیا تکالیف شاقہ اوسمین تھی قتل نفوس و تحریم طیبات و تعجیل عقوبات اور تحمیل اغلال و بار کناہان اور اظہار آثار قہر و جلال اور تھے موسی علیہ السلام اعظم و اشد خلق اللہ ہیبت و غضب و بطش مین کہ خلق اللہ اونکی طرف دیکھہ نہ سکتی تھی لائی ہین کہ جبسدن سے موسی علیہ السلام بشرف تکلم و تجلی مخصوص ہوئے برقع روی مبارک پر رکھتے تھے تا تاب قہر و جلال اونکے سے لوگ بیتاب نہون اور نفوس اونکی امت کے بہی شدید و غلیظ و معوج کہ سوای تکالیف غلیظہ اور احکام شدیدہ اصلاح و استقامت نہین قبول کرتے تھے جیسیکہ حق تعالی فرماتا ہی ایۃ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُکُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَھِیَ کَالْحِجَارَۃِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ط یعنی پہر سخت ہوگئی دل تمہاری اس سے

یہی ہیں یا وہ دل مانند سنگ کے ہین یا سخت تر سختی مین اور عیسی علیہ السلام مظہر صرف جمال و لطف و احسان جیسیکہ تہے موسی علیہ السلام مظہر محض جلال و قہر و سطوت لیکن ہمارے پیغمبر صلوات اللہ علیہ مظہر کمال اور جامع میان جلال و جمال تہے قوت عدل و شدت و لین و رافت و رحمت مین اور شریعت اونکی اکمل شرایع اور امت اونکی اکمل امت اور احوال انکے اکمل احوال اور مقامات انکے ارفع مقامات اور اسیواسطے آیا ہی کہ شریعت حضرت غایت توسط و اعتدال اور نہایت جامعیت و کمال مین ہی کبہی وارد ہوا الزام و ایجاب اور کبہی ندب و استحباب موضع شدت میت شدید اور جائی لینت مین نرم کسی جگہہ شمشیر مارتے اور کہین عطا کرتے کبہی عدل کرتے اور کبہی فضل اور اسیوقت آیا و جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا یعنی بدلا بدی کا بدی ہی مثل اوسکے کرتے تہے اور یہہ عدل ہی اور کاہی آیا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ یعنی پس جسنے بخشا اور اصلاح کیا پس اجر اوسکا اوپر خدا کے ہی اور یہہ فضل ہی آیا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ یعنی بدرستی حق تعالی نہین کرتا ظالمونکو تحریم ظلم ہی آیا فَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ یعنی اور اگر عذاب کرو تم پس عذاب کرو مانند اوسکے کہ عذاب کئی گئیے تم ساتہہ اوسکے یہی ایجاب عدل اور یہی تحریم ظلم ہی آیا وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ یعنی اور ہر آئینہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہی واسطے صبر کرنیوالون کے تنبیہ ہی اوپر فضل کے اور خصایص اس امت سی وہ ہی کہ مجتمع نہین ہوتی اوپر ضلالت کے اور یہہ حدیث مشہور ہی باسانید کثیرہ اور واسطے اوسکے ہین شواہد عدیدہ اور حدیث مین آیا ہی کہ سوال کیا مینے پروردگار اپنی سے کہ جمع نہووے میری امت اوپر گمراہی کے پس سوال میرا مجہی دیا اور یہہ دلیل ہی اوپر حجیت اجماع اور اجماع حجت ہی اور اختلاف اونکا رحمت اور اختلاف امم سابقہ کا عذاب تہا اور حدیث مین آیا ہی اِخْتِلَافُ اَصْحَابِیْ

لَکُمْ رَحْمَۃٌ یعنے اختلاف میرے اصحاب کا تمہارے لئی رحمت ہی اور مشہور اسی لفظ کے ساتھہ ہی کہ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ اور بعض نے اس حدیث سی اختلاف امت صرف و صناعات مین مراد رکہا ہی کہ موجب تیسیر و تسہیل امور دنیا اور انتظام کارخانہ معیشت کا ہی جبیکہ اختلاف علما کا مسایل فقہیہ مین سبب ترخیص و توسعہ امر دین کا ہی اور خصایص اس امت مرحومہ سے وہ ہی کہ طاعون شہادت و رحمت ہی اس امت کے لیئے اور اور امم پر عذاب تہا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِاُمَّتِیْ وَرَحْمَۃٌ لَّہُمْ وَرِجْزٌ عَلَی الْکَافِرِ یعنی وبا شہادت ہی واسطے امت میری کے اور رحمت ہی اونکے لیئے اور عذاب ہی اوپر کافر کے اور فرار اوس سے بیچ حکم فرار کے زحف ہی جبیکہ حدیث عایشہ رض اور جابر مین آیا ہی بیشک معصیت اور گناہ کبیرہ ہی اور خصایص اس امت سی ہی کہ نزدیک گواہی دو شخص کے اونمین سے کسی بندہ کے حق مین بخیر واجب ہوتی ہی واسطے اوس بندہ کے جنت اور امم سابقہ مین وقتیکہ گواہی دیوین سو آدمی اور حدیث مین آیا ہی مَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ بِخَیْرٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ بِشَرٍّ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ یعنی جسکو ثنا کرو تم ساتھہ خیر کے واجب ہوئی اوسکے لئی جنت اور جسکو ثنا کرو تم ساتھہ بدی کے واجب ہوئی اوسکے لیئ آتش دوزخ + اور کہا گیا ہی کہ معتبر شہادت اہل عدالت و صدق کی ہی کہ بی آمیزش غرض اور کذب کے ہووے اور خصایص اس امت سی ہی کہ عمرین انکی اقصر اور اعمال انکے اقل نسبت بامم سابقہ کے اور اجر انکا اکثر اور اوفر جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ داستان تمہاری اور داستان اونکی کہ پہلے تمسے تہے یہود و نصاری سے مانند داستان اوس شخص کے ہی کہ لیئی تین اجیر ایک صبح سی پیشین تک اور ایک پیشین سے عصر تک اور ایک عصر سی شام تک اور واسطے ہر ایک کے ایک درہم اجرت مقرر کی جب وقت دینی مزدوری کا ہوا مزدور کہڑے ہوئے کہ کیونکر روا ہووے کہ کام ہماری متفاوت اور مزدوری برابر اوس شخص نے کہا تمنے جو شرط اور دینا

نہین کیا تہا دیا باقی میرا فضل ہی جسی چاہون دون اول مثال یہود اور
ثانی مثال نصاری اور ثالث مثال اس امت مرحومہ کی ہی **اور** جملہ خصایص
اس امت سی وہ ہی کہ دیئی گئی ہین یہہ اسناد کہ ساتہہ اوسکے سلسلہ احادیث
نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باقی ہی اور دور قیامت تک ایسا ہی باقی رہیگا
اور یہہ خصوصیت فاضلہ اور سنت سنیہ ہی کہ اکرام کیا حق تعالی نے اوسکے
ساتہہ اس امت کو اور تشریف وتفضیل دی اوہنین اوسکے ساتہہ کہ کسی ایک
کو امم سابقہ سی نہین دیا اور تہی صحیفی انبیا کے اونکے ہاتہو مین اور خلط کیا
اوسکے ساتہہ اپنی اخبار کو کہ لیا ہی اوسے غیر ثقات سی اور نہین اونکے پاس
تمیز و تفرقہ درمیان توریت اور انجیل کے اور درمیان اوس چیز کے کہ لاحق
کیا اخبار سے **او**ر اس امت فاضلہ شریفہ نے اخذ کیا احادیث کو ثقات
سی کہ معروف ومشہور تہے اپنی زمانہ مین ساتہہ صدق وامانت کے اور اونہون
نے اور وثنی تا منتہی ہوا سلسلہ حضرت تک اور بحث وتفتیش حاصل کی تا
پہچانا احفظ واضبط کو مرتبہ مین اور تمیز وتفرقہ کیا اوسمین کا اطول تہے مصاحبت
ومجالست اوسکی ساتہہ شیخ اپنی کے اوس شخص سے کہ قصیر وقلیل تہی صحبت
اوسکی اور لکہا احادیث کو بطریق متعددہ اور ضبط کئی حروف وکلمات
اوسکے غلط وخطا وزلل وخلل سے اور تہذیب وتنقیح کیا خصوصا اصحاب
صحاح نے کہ عمدہ اونمین سے بخاری اور مسلم ہین کہ نیرین آسمان جلالت و
عدالت سکے ہین — ابو حاتم رازی نے کہا ہی کہ نہ تہا کسی امت مین امم سابقہ
ہنگام پیدایش آدم علیہ السلام سی علما اور امینین کہ نگاہ رکہین آثار رسولوں
اپنی کو مگر اس امت مرحومہ مین **اور** معرفت تواریخ وانساب بہی خصایص اس
امت سے ہی کہتے ہین کہ عارف ترین صحابہ بعلم انساب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
تہی **اور** امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لاتی ہین کہ وصیت کرتی
تہی ساتہہ التزام اور حفظ دواوین شعر اور لغات عرب کے واسطے **معرفت**
وجوہ تفسیر قرآن اور اوسکے اعراب کے **او**ر جملہ خصایص یہہ ہی کہ یہہ
امت مخصوص وموفق ہوئی ساتہہ تصنیف کتابون کے اور یہلا اس کام مین مصداق

حدیث کہ من لا یزال طایفۃ منہم ظاہرین علی الحق حتی یاتی امر
اللہ ومجاہدین فی سبیل اللہ ومتمسکین بسنۃ رسول اللہ یعنی
ہمیشہ اونمین سے ہوگی ایک جماعت مددگار اوپر حق کے یہانتک کہ آوے حکم خدا
کا اور لڑنیوالے راہ خدا مین اور چنگل مارنیوالے ساتھہ سنت رسول خدا کے
اور قرن اول اور مبادی قرن ثانی تک قاعدہ تصنیف درمیان نہ آیا تہا اگرچہ
کتابت علم اور جمع احادیث نہ اوپر وجہ تصنیف و ترتیب کے موجود تہا لیکن یہہ
منہاج بہ تبویب و تفصیل اور وضع و اصطلاح اور تدوین علوم اور تعیین موضوع
اور مسایل مسلوک نہ تہا بعد ازان اسقدر ہوا کہ حد و حصر سے باہر آیا کہ بجز علم
علام الغیوب کے احاطہ اوسکا نہین کرسکتا اور خصایص امت محمدیہ سے
وجود اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال کا ہی اونمین * حدیث مرفوع مین انس
سے آیا ہی کہ ابدال چالیس مرد و زن ہین جب مرتا ہی ایک اون مرد یا زن
سے پیدا کرتا ہی حق تعالی بدل اوسکا مرد یا زن دوسرا اور روایت کیا ہی
طبرانی نے اوسط مین ساتھہ اس لفظ کے کہ خالی نہین ہوتی زمین چالیس مرد
سے مانند خلیل الرحمن علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ساتھہ اونکی قایم ہی زمین
اور ساتھہ برکت اونکی سیراب ہوتی ہین لوگ نہین مرتا ایک کوئی اونمین
سے مگر وہ کہ بدل کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی جگہہ دوسریکو اور تسمیہ با بدال اسی جہت
سے کیا ہی اور بعض مشایخ عظام نے کہا ہی کہ اسلیئے ابدال کہتی ہین کہ صفات
ذمیمہ اونکی مبدل بصفات حمیدہ کئی گیئے ہین اور منسلخ ہوئی ہین صفات بشریت
سے اور مراد ہوتی انکے سے مانند خلیل الرحمن کے ہونا اونکا ہی بیچ ایک صفت
کی صفات کمال سے کہ اخص صفات ہی شریک ساتھہ اون علیہ السلام کے اور
یہی معنی ہین قول اوس قوم کے کہ کہتی ہین کہ ہر ولی اوپر قدم نبی کے ہی نہ مثل
نبی کے جمیع صفات مین حاشا اور ابن عدی نے کامل مین بیان کیا ہی کہ بایس
ان چالیس سے شام مین ہوتے ہین اور اٹھارہ عراق مین اور جب امر الہی ہوگا
کہ سب مقبوض ہووین قایم ہووی قیامت اور اسیطرح مروی نزدیک امام
احمد کے مسند مین اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر سے مرفوعاً لایا ہی کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اخیار میری امت کے ہر قرن مین پانچسو مرد
ہین اور ابدال چالیس ہین نہ پانچسو کم ہوتے ہین نہ چالیس جسوقت کہ ایک
مرتا ہی دوسرا اوسکے بدل آتا ہی اور یہہ مرد تمام روی زمین پر ہوتے ہین
اور بہی حلیہ مین ابن مسعود مرفوعا لایا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا چالیس مرد ہین میری امت سی کہ دل اونکے اوپر دل ابراہیم ؑ
کے ہین دفع کرتا ہی خدا تعالی ساتہہ برکت اونکی بلا کو خلق سے کہا جاتا ہی
اونہین ابدال اور اوہون نے نہین پایا یہہ درجہ بسبب نماز و روزہ و صدقہ
کے۔ پوچہا ابن مسعود نی پس یہہ درجہ کس چیز کے سبب پایا فرمایا ساتہہ سخا
و خیر خواہی مسلمانون کے یعنی نماز و روزہ مین شریک ہین مسلمانون کے ساتہہ
لیکن صفت خاص اونکی کہ جسکے سبب یہہ درجہ پایا ہی یہی دو نو صفتین ہین اور
نقل ہی معروف کرخی رضی اللہ عنہ سی کہ جو کوئی ہر روز کہی اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ
اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لکہین اوسی ابدال سے اور آیا ہی کہ نشان ابدال وہ ہے
کہ پیدا نہین ہوتی اونکے اولاد اور وہ لعنت نہین کرتے کسی چیز کو اور
یزید بن ہارون نی کہا کہ ابدال اہل علم ہین اور امام احمد نے کہا کہ اصحاب
حدیث اور تاریخ بغداد خطیب مین ایک کتاب سی منقول ہی کہ نقبا تین سو
ہین اور نجبا ستر اور ابدال چالیس اور اخیار سات اور عمد چار اور غوث
ایک مسکن نقبا مغرب مین ہی اور مسکن نجبا مصر مین اور مسکن ابدال
شام مین اور اخیار سیاح ہین زمین مین اور عمد گوشہ ہای زمین مین
اور مسکن غوث مکہ مین اور جب کچہہ عارض ہوتا ہی امر عامہ سی دعا
و ابتہال کرتے ہین بر آمد اوس حاجت کے لیی نقبا بعد ازان نجبا بعد ازان
اخیار اوسی پیچہی عمد اونکی پیچہے ابدال اگر مستجاب ہوئی دعا اون سبکے فبہا نہین
تو ابتہال کرتے ہین غوث اور اجابت کی جاتی ہی دعا غوث کی پہلے تمام ہونے
مسئلت کے اور خصائص اس امت سی وہ ہی کہ داخل ہوتے ہین قبور مین ملکیا
اور خارج ہوتی ہین بیگناہ پاک کیی جاتے ہین گناہون سے باستغفار مومنین کے
اونکی لیئے۔ روایت کیا اسی طبرانی نے اوسط مین حدیث النبی سے اور

ساتھہ اس حدیث سکے استنباس حاصل ہوتا ہی وہ جو بعضے علما نے کہا ہی
اگرچہ یہہ قول شاذ ہی کہ عذاب قبر خواص اس امت سی ہی تا اونہین پاک و صاف
آخرت مین لیجاوین اور پہر عذاب اونپر نہو **اور** ازانجملہ وہ ہی کہ پہلے سب امم
سی یہہ اپنی قبور سی بعد شگافتہ ہونے زمین کے باہر آوین **اور** حدیث مین
آیا ہی کہ فرمایا **أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّيْ وَعَنْ أُمَّتِيْ** یعنی مین
اول اوس شخص کا ہون کہ شگافتہ ہوتی ہی زمین مجہسے اور میری امت سے
اور ازانجملہ وہ ہی کہ یہہ موقف مین مکان بلند پر ہووین ـ حدیث جابر
مین آیا ہی کہ انحضرت نی فرمایا ہونگا مین اور میری امت اوپر جای بلند کے مشرف
اوپر خلایق کے اور نہین کوئی مرد مگر یہہ کہ دوست رکہتا ہی کہ ہمسے ہووین اور
نہین کوئی پیغمبر کہ تکذیب کیا اوسی اوسکی امت نے مگر وہ کہ گواہی دونگا مین
اوسکے حق مین اوپر ابلاغ رسالت پروردگار کے **اور** حدیث دوسری مین
آیا ہی کہ فرمایا پس ہونگا مین اور امت میری اوپر تل کے **اور** ازانجملہ وہ ہی
کہ اونکے واسطے علامت و نشان ہوگا اوپر موںہہ کے اثر سجود سے **قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ** ط
یعنی نشان اونکی اونکے موںہون پر اثر سجود سے ـ آیا یہہ علامت دنیا مین
ہی یا آخرت مین پس دو قول ہین ـ ایک وہ کہ یہہ سیما، دنیا مین ہی اور مراد
ساتھہ اوسکے سمت حسن ہی اور سیمائی اسلام اور خشوع **اور** بعضون نے
صفرت رو اثر بیداری سے کہ گمان لیجاوے دیکہنی والا کہ یہہ بیمار ہین حالانکہ
بیمار نہین ـ قول دوسرا وہ کہ یہہ سیما آخرت مین ہوگا کہ مواضع سجود اونکے
موںہون سے روشن و تابان ہونگے تا امتیاز و شناخت حاصل ہو کہ یہہ
ساجد تہے دنیا مین **اور** ازانجملہ وہ ہی کہ دیئے جاوین اونکے نامۂ اعمال داہنے
ہاتہہ مین روایت کیا اوسے احمد و بزار نے اور یونہی ہی مواہب و مدارج
و آثار النبوت مین اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دینا نامہ اعمال کا داہنی
ہاتہہ مین خصایص اس امت مرحومہ سی ہی **اور** مشکوۃ مین بہی حدیث
احمد ابی الدردا سی لایا ہی کہ فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے

کہ مین اپنی امت کو پہچانتا ہون دن قیامت کے مین علامت سی ایک تحجیل
غرہ اور دوسرے ہونا کتاب کا داہنی ہاتھ مین اونکے اور تیسرے سعی کرتی ہی
آگے اونکے ذریت اونکی شیخ ابن حجر شرح مین لکھتا ہی کہ ظاہر حدیث
اسپر دال ہی کہ دینا کتاب کا داہنی ہاتھ مین خصایص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سی ہی اور وہ جو دلالت کرتے ہین اوپر اوسکے آیات وبقیہ احادیث
عموم ہی مگر یہہ کہ حمل کیا جاوی اوسپر کہ دیئے جاتے ہین پہلے اور ونسی اوپر
ایسی صفت کے کہ نہین حاصل اونکے غیر کو ولیکن سعی ذریت ہو سکتا ہی کہ خصایص
سی ہو اسواسطے کہ نہین پائی جاتی کوئی چیز کہ معارض اوسکے ہو اتہی اور
از انجملہ وہ ہی کہ نور اونکا دوڑتا ہی آگے اونکے اور جانب راست اونکے
جیسا کہ منطوق کتاب مجید کا ہی — اور امام احمد نے باسناد صحیح اوسی اخراج
کیا ہی اور جملہ خصایص اونکے سی وہ ہی کہ وہ جو اونہون نے سعی وکوشش
کی اپنی حیات مین بذات خود اور وہ جو سعی کیجاوے واسطے اونکے اور نہ تہا
اون لوگون کے لیئے کہ پہلے اونسی تہے مگر وہ چیز کہ سعی کرتے تہے بذات خود
ایسا ہی کہا ہی عکرمہ نے اور اس مقام مین اشکال وارد ہوتا ہی ساتہہ
قول حق سبحانہ وتعالی کے آیہ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى
یعنی اور بدرستی نہین واسطے آدمی کے مگر وہ کہ کیا اپنی حیات مین اسواسطے
کہ یہہ آیت دلالت رکہتی ہی اسپر کہ آدمی کو نفع نہین بجز اس بات کے
کہ بذات خود سعی کی اور عمل کیا اور جواب اس اشکال سے بچند وجہہ ہی ایک
یہہ کہ منسوخ ہی ساتہہ قول حق تعالی کے آیہ وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ یعنی اور تابع ہووین مومنون کی اولاد
اونکے ایمان مین لاحق کرین ہم ساتہہ اونکے اولاد اونکی پس کیا جاوے ولد
طفل میزان والدین مین اور ہووی فرط واسطے والدین کے اور قبول کرتا ہی
حق تعالی شفاعت اباء حق ابناء مین اور شفاعت ابناء کی حق اباء مین بدلیل اپنی
قول کے آیہ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ
لَكُمْ نَفْعًا ط یعنی باپ دادا تمہارے اور بیٹے تمہارے کون اونمین سے

نزدیک تیرہی ہمارے واسطے از روی نفع کے — قرطبی نے کہا احادیث
بہت دلالت کرتی ہین اوپر اس قول کے اور مومن کو پہنچتا ہی ثواب عمل صالح کا غیر
اوسکی سے اور بیچ صحیح کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہی کہ جو کوئی موا
اور اوسکے روزہ روزہ رکہی اوسے ولی اوسکا اور فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی حج کرے غیر اپنی سے حج کرے پہلی اپنی
طرف سی پیچھی غیر کی طرف سے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی
کہ اعتکاف کیا اور اعتاق اپنے بہائی عبد الرحمن کی طرف سے اور کہا
سعد بن عبادہ نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مان مرگئی آیا
تصدق کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا ہان کونسا صدقہ فاضلتر ہی فرمایا
پانی پلانا پس بنایا سعد نے ایک چاہ اور کہا یہہ واسطے ام سعد کے ہی اور
عبد اللہ بن ابی بکر کی دادی نے نذر کیا تہا کہ پیادہ جاوے طرف مسجد قبا کے
پس مرگئی اور وفا کر سکی پس فتوی دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ
کو کہ جاوے اوسکی طرف سی اور مفسرین سے بعض نے کہا ہی کہ مراد انسان
سی وَاَنْ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی مین ابو جہل ہے اور بعض
نے کہا مراد بانسان اس جگہہ حی ہی نہ میت اور بعض نے کہا ہی کہ عقبہ بن
ابی معیط اور بعض نے کہا ولید بن مغیرہ اور بعض نے کہا ہی کہ یہہ اخبار
ہی شرایع من قبلہا سے اور دلالت کیا ہی ہماری شریعت نے کہ انکو
سعی اوسکی اور اوسکے غیر کی دونو ہین اور صاحب کشاف نی کہا ہی کہ
سعی غیر کیونکر نافع نہین میتے اوپر سعی نفس اپنی کے ساتہہ ہونے اوسکے
مومن مصدق پس ساتہہ اس اعتبار کے ہووے سعی غیر کی بیچ حکم سعی نفس
کے واسطے ہونے اوسکے تابع اور قایم مقام — اور ہی سعی غیر نافع نہین
وقتیکہ وہ عمل کرے واسطے نفس اپنی کے ولیکن جو نیت کی غیر کے لئے ہی موافق
شرع کے وکیل اور قایم مقام اوسکا ہوا انتہی — اسیطرح ہی مواہب و مدارج
و آثار السنن مین اور بتحقیق اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ ثواب قرات
قرآن کے آیا پہنچتا ہی میت کو یا نہین اکثر اوسکے [illegible] کہ نہین اور مشہور

مذہب شافعی اور مالک اور جماعۂ حنفیہ سے یہہ ہی اور اکثر شافعیہ اور حنفیہ
اسپر ہین کہ پہنچتا ہی اور ساتہہ اسیکے قایل ہین امام احمد بن حنبل بلکہ منقول
امام احمد سے وہ ہی کہ میت کو ثواب ہر چیز کا صدقہ اور نماز اور حج و اعتکاف
و قرات قرآن و ذکر و غیر ذلک پہنچتا ہی و لیکن کہا ہی کہ قرات قرآن قبر کے
اوپر بدعت ہی او ر ذکر کیا ہی شیخ شمس الدین قسلاطی سنے کہ صحیح وصول
ثواب قرات ہی قریب و اجنبی وارث و غیر وارث سے جیسیکہ نافع ہی صدقہ
اور دعا و استغفار باجماع اور امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ سنے تکملہ
روضۃ الریاحین مین ذکر کیا ہی کہ شیخ عزالدین ابن عبدالسلام کو خواب مین
دیکہا کہ کہتے ہین کہ ہم حکم کرتے تہے دنیا مین کہ ثواب قرات میت کو نہین پہنچتا
اب معلوم ہوا کہ پہنچتا ہی پڑہو اور ثواب اوسکا پہنچاؤ اور فتوی دیا ہے
قاضی حسین نے کہ استیجار واسطے قرات قرآن کے قبر ہی جایز ہی جیسیکہ استیجار
اذان و تعلیم قرآن کے لیی — اور چاہی کہ دعا کرے میت کے لیی بعد از قرات
اسواسطے کہ لاحق ہوتی ہی اوسی دعا بعد از قرات یا جابت اور اکثر ہی از روی
برکت کے اور ذکر کیا ہی شیخ عبد الکریم سالوسی سنے اگر نیت کرے قاری
ساتہہ قرات اپنی کے کہ ہووے ثواب اوسکا واسطے میت کے نہین پہنچتا اسواسطے
کہ نیت کرنا یہہ پیش از تلاوت قرآن عبادت بدن ہی پس غیر سے واقع نہین
ہوتی لیکن اول پڑہا بعد ازان کہا وہ جو اوسی حاصل ہوا ہی اجر سے واسطے
میت کے اور یہہ دعا ہی بحصول اوس اجر کے خاص میت کو نفع کرتا ہی میت
کو اور کہا ہی کہ موضع قرآن موضع برکت ہی اور نزول رحمت ہی اور میت
بیچ حکم زندہ حاضر کے ہی پس امید رکہا جاتا ہی اوسکے لیئے نزول رحمت اور
حصول برکت و قتی کہ بہیجے قاری ثواب اوسکے لیئے اور ذکر کیا ہی صاحب
عدہ نے اگر باہر لایا چشمہ یا کہود اکنوان یا لگایا درخت یا وقف کیا مصحف
حال حیات اپنی مین یا کین یہہ باتین غیر اوسکے نے بعد از موت اوسکی پہنچتا ہی
ثواب اوسکا میت کو جیساکہ وارد ہوا ہی خبر مین اور مخصوص نہین حکم وقف
مصحف کا بلکہ ملحق ساتہہ اوسکے ہر وقف اور یہہ قیاس تقاضا کرتا ہی جواز

اضحیہ طرف میت سی اسواسطے کہ وہ ایک نوع صدقہ سی ہی ولیکن تہذیب مین
کہا ہی کہ جائز نہین اضحیہ غیر سے بدون اذن وامر اوسکے اور ایسا ہی میت
سی مگر اوس حال مین کہ وصیت کیا ہو ساتہہ اوسکے **اور** بتحقیق روایت کیا
گیا ہی امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ قربانی کرتے تہے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بعد از وفات حضرت کے **اور** ابی العباس محمد بن
اسحق سراج سے آیا ہی کہ کہا تضحیہ کیا مینے آنحضرت سی ستر اضحی لیکن
اہدای ثواب قرات طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین پہچانتے
ہم اوسمین کوی امر واثر وانکار کیا ہی اوسکا ایک جماعت نے اور کہا ہی کہ
نہین کیا یہہ صحابہ نے **اور** بعض فقہای متاخرین نے مستحب رکہا ہے
اور بعضے اوسے بدعت جانتے ہین **اور** کہا ہی کہ آنحضرت غنی ہین اوس
سے اسواسطے کہ حضرت کے لئی ثابت ہی اجر ہر شخص کا کہ عمل خیر کیا امت مین
سی بی اوسکے کہ نقصان ہووے اجر عامل سے کچھہ چیز۔ امام شافعی نے کہا
ہی کہ کوی خیر نہین کہ عمل کرتا ہی ایک امت اوسکی سے مگر وہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اصل ہین اوسمین **اور** جمیع حسنات مسلمین اور اعمال صالحہ
اونکے صحایف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہین زیادہ اوسپر کہ عامل
کو اجر سے ہی یا مضاعف کہ نہین جانتا اوسی مگر خدا یتعالی **اور** اسی قبیل
سے ہی وہ جو مشروع ہی نزدیک روےت کعبہ کہ کہتی ہین اَللّٰھُمَّ زِدْ
هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا یعنی ای پروردگار زیادہ کر اس
گہر کی تشریف وتعظیم۔ یہہ سب مذکور ہی مواہب اور مدارج النبوت
مین **اور** اسی جگہہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اشارہ کیا ہی ساتہہ قول اپنے کے مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ
مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَهَا یعنی نکالی راہ وروش نیک لیس اوسکے لئے
مانند اجر اوسکے ہی کہ عمل کیا اوسپہ بعد از ترغیب وتحریص امت کے
اوپر تسنن سنت حسنہ کے بفعل وکمال اپنا اثبات اجور غیر متناہی جو
خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو **اور** خصایص اس امت سی ہی

کہ یہہ بہشت مین آوین بیش از سابر امم سے روایت کیا ہی طبرانی سنے اوسط مین — حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حرام کیا گیا بہشت اوپر انبیا کے جبتک کہ داخل ہوون مین اور حرام کیا گیا امتون پر جبتک کہ آوے میری امت اور از انجملہ وہ ہی کہ داخل ہوون بہشت مین اونسے ستر ہزار بغیر حساب کے روایت کیا اسی شیخین نے اور نزدیک بیہقی و طبرانی کے آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھہ پروردگار میرے نے کہ لاوے امت میری سے ستر ہزار کو بہشت مین بیحساب پس سوال کیا مینے زیادتی کا پس دیا مجہی ساتھہ ہر ایک کے ستر ہزار ستر ہزار اور حاصل کلام کہ دیا ہی پروردگار تعالی نے اس امت کو وہ جو نہین دیا اور امتون کو جیسا کہ دیا ہی اونکے پیغمبر کو وہ جو نہین دیا اور پیغمبرون کو **وصل** اور اخص خصایص اور اشرف فضایل و کمالات اور ابہر معجزات و کرامات تشریف و تخصیص خدای عزوجل کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ فضیلت اسری اور معراج کے ہی کہ کسی شخص کو انبیا و رسل سے ساتھہ اوس تشریف کے مشرف و مکرم نہین کیا اور جس جگہہ کہ حضرت کو پہنچایا اور جو کچہہ کہ حضرت کو دکہایا کوئی نہین پہنچا اور نہین دیکہا ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا﴾ یعنی پاک و منزہ ہی وہ کہ لیگیا بندی اپنی کو رات مین مسجد حرام سے مسجد اقصی تک کہ برکت دیا ہمنے گرداگرد اوسکیکو تا دکہلاوین ہم اوسے آیتون اپنی سے — اسری کہ لیجانا حضرت کا ہی مکہ سے مسجد اقصی تک ثابت بکتاب اللہ اور منکر اوسکا کافر ہے اور اوس جگہہ سے آسمان پر لیجانا کہ معراج نام اوسکا ہی ثابت ہی باحادیث مشہورہ کہ منکر اوسکا مبتدع اور فاسق و مخذول ہی اور ثبوت جزئیات عجایب و غرایب احوال کا باخبار احاد ہی کہ منکر اوسکا جاہل و محروم ہی اور صحیح وہ ہی کہ وجود اسری و معراج سب بیداری مین جسم تہا

اور جمہور علما صحابہ و تابعین و اتباع و من بعد ہم محدثین و فقہا و متکلمین
اسپر متفق ہین اور متواردہین اوسکے ساتہہ احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ
اور بعضے یہہ کہتی ہین کہ بروح تہا منام مین اور ایک جماعت اوسپر ہے
کہ قضیہ متعدد تہا ایک وقت مین بیداری مین بجسد اور اوقات دیگر مین بمنام
و بروح بعض مکہ مین تہا اور بعض مدینہ مین اور باوجود اوسکے سب اتفاق
رکہتے ہین کہ رویائی انبیا وحی ہی کہ راہ نہین شبہ کو اوسمین اور بیدار ہی دل
اونکا اوسمین اور پوشیدہ ہی چشم اونکی جیسا کہ پوشیدہ ہوتی ہی چشم وقت
حضور و مراقبہ مین تا شاغل نہووے کوئی چیز محسوسات سے اور قاضی
ابوبکر بن العربی سنے کہا کہ وقوع اوسکا نوم مین واسطے توطیہ اور تیسیر کے تہا جیسے
کہ ابتدای نبوت مین رویائی صادقہ دیکہتے تہے تا سہل و آسان ہو اونپر اوٹہانا
ثقل وحی کا کہ ایک امر عظیم ہی اور عاجز ہین اوسے قوائی بشریہ اسیواسطے
معراج اول منام مین واقع ہوئی تا قوت و استعداد وصول اوسکا بیداری
مین حاصل ہووے بلکہ بعض قائلین اس قول سنے کہا ہی کہ وقوع اوسکا منام مین
پیش از بعثت تہا واللہ اعلم اور بعض عارفین نے کہا ہی کہ آنحضرت کے
اسرات و معاریج بہت تہی اور بعضون سنے چونتیس ۳۴ کہی ہین ایک اونمین
سے بجسم تہا اور بیقظہ مین اور باقی بروح منام مین اور ایک قوم کہتی
ہی کہ اسری مسجد حرام سے مسجد اقصی تک بجسد بیداری مین تہا اور معراج
وہان سے سموات تک بروح منامًا اور تحقیق شیخ عبدالحق محدث دہلوی
بخاری کی مدارج النبوت مین یہہ ہی کہ اشارہ قول حق سبحانہ لِنُرِيَهُ مِنْ
آيٰتِنَا بمعراج ہی یعنی بمسجد اقصی لیگئے پہر وہان سے بسموات لیجا کر آیات
دکہائی اسواسطے کہ ارارت آیات و ظہور غایت کرامات و معجزات سموات
مین تہا نہ مقصور مسجد اقصی مین اور لیجانا مسجد اقصی مین مبدا اوسکا ہے
اسواسطے ذکر کیا مسجد اقصی کو اور واقع ہین اگر معراج منام مین ہوتی
استبعاد نکرتے اوسے کفار اور فتنہ مین نہ پڑتی ضعفا اور مومنین اور
بہی وقوع ان سب وقایع اور قضایا کا خارج حصر اور احصار غیر متعارف سے

ہی نوم مین **اور** یہی اسری نوم مین اطلاق نہین کرتی اور جب اسری بقظہ
مین ہوا معراج کہ پیچہے اوس سے واقع ہوئی ہی بیداری مین ہووے اور کوئی
دلیل نہین ہی منام پر بہی اوس سے **اور** شبہ قائلین کا بوقوع معراج
منام مین کئی چیزین ہین ایک قول حق سبحانہ تعالی **آیہ** وَمَا جَعَلْنَا
الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ یعنی اور نکردانا ہمنے خواب
وہ خواب کہ دکہلایا ہمنے تجہی مگر آزمایش لوگون کے لیئے * کہ بعض مفسرین
نے اوسکو حمل اوپر قصنیہ معراج کے کیا ہی اور رویا نام رویت کا منام مین
ہی **اور** جواب اوسکا وہ ہی کہ یہہ رؤیا محمول او پر رویای قضیہ حدیبیہ یا
رویای واقعہ بدر ہی **اور** کہا ہی کہ رویا بمعنی رویت بصر ہی آیا ہی اور
استشہاد لاتے ہین ساتہہ قول متنبی کے کہ کہا ہی **مصرع** وَرُؤْيَاكَ
اَحْلٰى فِي الْعُيُوْنِ مِنَ الْغَمْضِ یعنے اور رویت اور دیکہنا تیرا شیرین
تر ہی آنکہون مین چشم پوشی سے * بعضون نے کہا ہی کہ تسمیہ برؤیا بجہتہ
وقوع اوسکے رات مین ہی اور وہ کہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا فَاسْتَيْقَظْتُ
اس جگہہ ہی دلیل اوپر ہونے اسری و معراج کے منام مین نہین ہی جیسکہ
واقع ہوا ہی ثُمَّ اسْتَيْقَظْتُ وَاَنَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی ہو گیا
مین بیدار حالانکہ مین مسجد حرام مین تہا **اور** محققین نے کہا ہی کہ مراد
باستیقا افاقہ وہشیاری اور بحال خود آنا ہی اوس حالت سی کہ سخت
پکڑ لیا تہا حضرت کو مطالعہ عجایب و غرایب ملکوت سموات وارض اور
مشاہدہ ملاء اعلی سے اور جو وہ دیکہا آیات کبری الہی اور انوار اسرار نامتناہی
سے ولیکن تکلم کرنا اور زبان تاویل اور اثبات اوسکی امکان کا ساتہہ
دلایل کلامیہ کے کہولنا اور گرفتار عقل اور حیلہای عقلیہ کا ہونا مقام ایمان
و عبودیت سی بعید ہی اور ہم مومنین کو کوی دلیل ورای قول خدا اور رسول
خدا کے نہین جو کچہہ کہ اوسے سنا ایمان لائے ہم اور بیشک دشمہ دلمین
ٹہر گیا اور فرقہ اسی تقلید کہتے ہین اور اس بات کو نہین سمجہتی کہ یہہ تقلید کس
شخص کی ہی یہہ تقلید ایسی شخص کی ہی کہ ثابت ہی تحقیق اوسکی معجزات باہرہ

اور تقلید محقق عین تحقیق ہی اور حقیقت مین یہہ تقلید نہین یہہ اتباع صراط مستقیم ہی تم لوگ مقلد ہو کہ تقلید عقل کی کرتے ہو اور عقل کے کبھی پر کہ ثابت نہین ہوئی تحقیق اوسکی باور کرتے ہو کہ تمام شکوک و شبہات اوسکی راہ مین ہین فلاسفہ خود دراصل منکر انبیا کے ہین ہمین اونسے کیا کام اونکا پیغمبر اونکے عقل ہی ان متکلمان خانہ خراب کو کیا ہوا کہ باوجود راہ راست راہ کو گم کیا اور راہ گفت وگو اور شبہ و جدل پڑی اگرچہ نیت مین اونکی مخالفت فلاسفہ اور رد اونکے قول پر تہا لیکن سلوک راہ عقل مین پیرو اور موافق اونکے ہوئے اور گمراہ ہوئے اور اوروںکو بہی گمراہ کیا فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا وَاللّٰهُ الْهَادِیْ

یعنے پس بہکی اور بہکایا اور اللہ ہدایت کرنیوالا ہی

نظم

شاہد معراج نبی وا غر است	آنکہ بدین نیست منفر کافر است
دستگہ سلطنت این وصال	نیست بیا مردی خیل خیال
طبع ندارد ز معارج فرح	لَیْسَ عَلَی الْاَعْرَجِ فِیْهَا حَرَج
خلق چہ داند کہ مدام است این	عشق شناسد کہ چہ دام است این
جام کشان ساغر جم می کشند	خاک خوران درد شکم می خورند
قصہ قوسین کجا و کمان	نیست بباز وی گمان این کمان

نظم

ای رفتہ شبی بکام اسری	از حجرہ مکہ تا باقصی
از شوق ہوائی پای بوست	رفتہ دل سنگ صخرہ از جا
بر بام سپہر راندہ از شام	چون صبح براق سدرہ پیما
جبریل ز سرعت رکابت	وا ماندہ نشستہ پای برجا
تو تاج لقد رآی بنہادہ	بر تارک لامکان ز بطحا
از جام مراد خوردہ ہر دم	در بزم دنی مدام اوحی
دیدہ ہمہ رازہای پنہان	در جام جہان نمای پیدا

بیت

ای بردہ تنت بعرش محمل	آوردہ سنوز گرم منزل

[illegible]

نیم شبان کان مہ گردون غلام | کرد بدولت سوی گردون خرام
ولولہ در عالم بالا فتاد | غلغلہ در گنبد مینا فتاد
نُہ تتق و ہفت خیم خاستند | ہفت و نہ و خویش بیار استند
ثابت و سیارہ دران انتظار | ماندہ ز بیرون و درون بیقرار
روضہ برآوردہ غبار بخور | ساختہ جاروب ز گیسوی حور
حور برہ داشتہ چشم سیاہ | کردہ ز دیدہ درم افشان راہ
سدرہ و طوبی سوی بدر خیان | سجدہ کنان در شب قدر خیان

وصل جان کہ حدیث معراجکو جمع کثیر نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کیا ہی بمرتبہ تواتر معنوی اگرچہ بعض خصوصیات مین روایات مختلف آئی ہین اور مشہور اوس سے حدیث طویل ہی کہ بخاری اور مسلم اپنی صحیح مین قتادہ سے اور قتادہ انس بن مالک سے اور انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ سی لائے ہین **اور** اس حدیث مین ذکر شق قلب نبوی اور دہونا اوسکا آب زمزم طشت ذہب مین اور پر کرنا بحکمت و ایمان اور رکہنا اوسکا سینہ شریف مین اور التیام اوسکا واقع ہوا ہی **اور** شق صدر شریف چار مرتبہ ہوا — اول عہد طفولیت مین کہ پاس حلیمہ سعدیہ کے تہے — دوسرا دس برس کی عمر مین کہ قریب بوقت بلوغ پہنچی تہے — تیسرے نزدیک بعثت کے — چوتہی اس وقت مین کہ وقت اسری تہا — تا بکمال طہارت و صفا مستعد و متوجہ دریافت عالم ملکوت کے ہوئے اور قیاس وضو و تطہیر کے کہ پیش از نماز کرین کہ نمونہ معراج کا ہی **اور** یہہ بہی ایک مواضع دقیقہ سے ہی کہ حکما طبعیین اس سے انکار کرتے ہین اور کہتی ہین کہ شق صدر و قلب موت ہی کہ حیات کے ساتھہ جمع نہین ہوتی **اور** ارباب عقل تاویل کرین اور کہین کہ مراد تطہیر و تلطیف باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی لوث حدوث و امکان سے **اور** اہل ایمان تصدیق کرین بی تاویل و صرف ظاہر سے اور کہین یہہ سبب اسباب عادی ہین اور خدا پر کوئی چیز محال نہین **اور** لانا طشت ذہب کا

اور دھو نا اوسمین ایک نوع تکریم ہی بحسب عرف و عادت کے اور اشارہ ہی کہ حضرت مکرم و معظم ہین سب جو عالم ہین اور وہ کہ استعمال ذہب شریعت محمدیہ مین حرام ہی اور دار آخرت مین مومنون کے واسطے خالصا ہو وے باشارہ قول حق تعالی کے ایھا قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنے کہہ وہ اون لوگون سے جو ایمان لائے زندگانی دنیا مین خالص دن قیامت کے اور قصیہ اسری حقیقت مین عالم آخرت سی ہی یا یہہ کہ استعمال و استمتاع بذہب بذاتہ حضرت سی حاصل نہین ہوا بلکہ ملایکہ سے کہ غیر مکلف ہین ساتھہ اوسکے - یا یہہ کہ احتمال ہی کہ یہہ واقعہ پہلے حکم تحریم سے ہووے اور فی الحقیقت یہی ہی اسواسطے کہ تحریم اوسکی مدینہ مین ہوئی ہی بعد قصیہ اسری کے اور حکمت دہو نے قلب مقدس مین آب زمزم وہ کہا ہی کہ آب زمزم تقویت کرتا ہی قلب کو پس دہو یا قلب شریف کو تا قوی ہوا و بر مشاہدہ عالم ملکوت کے اور بعض علما نے استدلال کیا ہی اوسپر کہ آب زمزم افضل ہی آب کوثر سے کہ دہو یا گیا قلب مکرم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ساتھہ افضل میاہ کے اور قول بعض کہ آب زمزم قریب و حاضر تہا اور آب کوثر بعید و غایب نہایت ضعیف ہی اسواسطے کہ قرب و غیبت یہان معقول نہین سب برابر ہی واللہ اعلم بعد ازان لائے جبرئیل علیہ السلام آپکے واسطے دابہ سفید کہ نام اوسکا براق ہی نیچا خچر سے اور اونچا حمار سے کہ رکہتا تہا قدم کو باندازہ نظر **ابیات**

اسپی از باد سبکپا ئی تر	آتش از آب تن آسائی تر
مرتع فردوس چراگاہ او	آئینہ حور حوز و ماہ او
ظل قصور ش شدہ ماوای جو آب	حور زچاہ ذقنش دادہ آب
یال و دم خویش چو بر می فشاند	بر سر شب عنبر تر می فشاند
گرد سم مکہ و داغ حرم	دیدہ زمزم شدہ زاد عین نم
از غم مویش شب مشک بیز	استرہ سان شد حجر مکہ تیز
بر حرم مکہ چو دامن فشاند	تا حرم قدس مقدس براند

منادی نہایت کوشش جان مین یہہ لطیفہ نفیسہ پہنچاتا ہی جس [illegible] حال و
زمان اور مناسب عہد و آوان یہہ ہی کہ وظیفہ حرفیہ اس روز کا وصف
شب معراج مین پڑہا جاوے اور یہہ عرض جوہریان مجامع فضل و فصاحت
اور مبصران اقالیم فہم و بلاغت سے پہنچایا جاوے ا آرام و قرار شب مین
حاصل ہی ب بہجت افطار شب مین ہی ت تجلیات آثار شب مین
ث ثواب ہزار ماہ شب مین ج جود عاشقان بختیار کے شب مین ح
حلاوت طاعت ابرار شب مین خ خزاین عبادت اخیار شب مین د دبدبہ
تسبیح سبحان عالی مقدار شب مین ذ ذوق قرات مقربان شیرین گفتار کا
شب مین ر راحت متعطشان دیدار شب مین ز زینت تسکین و وقار
شب مین س سودا خواب یہہ خلوت خانہ آنکہون طالبان انوار کے شب
مین ش شرف نزول قرآن گوہر بار شب مین ص صولت و ہیبت حلول
اسرار شب مین ض ضیاء بواطن بندہای نماز گذار شب مین ط طرب
راکعان و ساجدان شب بیدار شب مین ظ ظہور روشنائی آشنایان
با اعتبار شب مین ع عشرت مومنان روزہ دار شب مین غ غبطہ
مواعدت مشتاقان جمال پروردگار شب مین ف فتح و ظفر جانبازان
وفادار شب مین ق قافلہ نافلہ مخدوم مہاجر و انصار شب تہے ک
کفایت کار لوط پیغمبر بزرگوار شب مین ہوا ہی ل لذت سیر و سلوک
واختیار شب مین م معرفت حقایق و درک معنوی پوشیدہ و آشکار شب
مین ن نور روز قیامت اثر بیداری شب سی اوپر رخسار بردبار کے ہووینگا
و وسیلہ قسم سلطان جبار کے شب مین ہ ہیبت دلہائی اشرار
منبتہ بظلمت شب ہی لا لائی تدبیر و تفکر صنایع کردگار شب ہی ی
یمن سفر احمد مختار بعالم افتخار شب مین

نظم

شب چیست چراغ جاودانی
از شعلہ شمع آن جہانی
شب برقع اطلس سیاہیست
بر چہرہ شاہد معانی
در ظل شب است موسی جان
سرمست مدام لن ترانی

شب راست کرشمۂ نہانے	باعاشق اشک ریز شب خیز
کز لذت شین شب بدانے	ای دولت سین سر جانت

اور حدیث مین آیا ہی پس سوار کیا گیا مین اور لیگیا مجھی جبرئیل آسمان پر اور ظاہر اس حدیث مین معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت تا آسمان براق پر سوار تہے اور ہوا مین جاتے تہے جیسیکہ زمین پر چلین اور یہہ بہی خارق عادات ہی کہ بشر ہوا پر نہین جاتا اور خصوصا بوقت سواری چارپایہ پر غرضکہ سب دست قدرت الٰہی مین ہی اور قدرت مقید نہین بجریان عادت **اور** بعض روایات مین آیا ہی کہ اوس براق کے دو بازو تہے کہ اونکے ساتھہ اوڑتا تہا **اور** حکمت بیچ بہیجنے براق کے تعظیم و تکریم حضرت محبوب رب العالمین کی تہی جیسا کہ محب محبوب کے لئے گہوڑا بہیجے اور اخص خواص کہ محرم و انیس مجلس خاص کا ہی واسطے بلانیکی بہیجی اور رات مین کہ زمان خلوت خاص ہی پوشیدہ چشم اغیار سے بلاوی **اور** حکمت ہونے براق مین پست تر بغل سے اور بلند تر حمار سے نہ اوپر شکل فرس کے اشارہ ہی کہ بلانا سلم و امن مین تہا نہ حرب و خوف مین اور واسطے اظہار معجزہ کے ساتھہ وقوع اسراع شدید کے ساتھہ دابہ کے کہ موصوف نہین ہی اوسکے ساتھہ عرف و عادت مین **اور** بعض روایات مین آیا ہی کہ جب حضرت نے پای مبارک رکاب مین رکہا براق نے سرکشی کی پس جبرئیل علیہ السلام نے براق کو کہا کہ کیا ہوا تجہی کہ سرکشی کرتا ہی تو سوار نہین ہوا تجہپر کوئی گرامی تر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پس عرق کیا براق نے اور زمین پر بیٹہا اور رام ہوا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکی پیٹھہ پر بیٹہے اور یہہ سخن دلالت کرتا ہی اسپر کہ براق آمادہ تہا واسطے سواری انبیا علیہم السلام کے **اور** بعض نے کہا ہی کہ ہر نبی کو براق تہا اوپر اندازۂ قدر و مرتبہ اوسکے جیسا کہ روایات مین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام آتی تہے سوار اوپر براق کے بیت المقدس سے مکہ مین واسطے زیارت اسمعیل علیہ السلام کے اور گویا اشارہ جبرئیل ع کا بجنس براق کے ہی واللہ اعلم **اور**

وجہ استصعاب براق یا اس جہت سی تہی کہ ہرگز کوئی اوسپر سوار نہوا تہا
یا جہت بُعد عہد سے **اور** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ استصعاب براق
بجہت ناز و طرب و افتخار تہا نہ بطریق استبعاد و سرکشی **اور** کہتی ہین
کہ رکاب براق کی جبرئیلؑ کے ہاتہہ مین تہی اور زمام میکائیل کے ہاتہہ مین
اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جبرئیل ردیف آنحضرت تہے اور
اور شاید کہ اول رکاب مین ہووین بعد ازان اثنای راہ مین محبت و عنایت
حضرت نے یہہ اقتضا کیا ہو کہ اونہین ردیف اپنا کرلیا یا پہلے ردیف
ہون ازان بعد بر عایت طریقہ ادب اور تکریم آنحضرت اُتر لئی ہون واللہ اعلم
اور روایت مین آیا ہی کہ گذرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موسی
علیہ السلام پر کہ نماز ادا کر رہی تہے اپنی قبر مین پس کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی گواہی دیتا ہون مین بدرستیکہ تو البتہ رسول اللہ ہی اور جو
انبیا زندہ ہین اپنی قبر مین خدا کے نزدیک تعبد کرتے ہین جیسکہ ذکر کرتی ہین
اہل جنت جنت مین بی آنکہ مکلف ہون ساتہہ اوسکے — بعد ازان گذرے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین اوپر اقوام و طوائف انام کے نیکون
اور بدون سے کہ عالم برزخ و مثال مین ساتہہ آثار و ثمرات و افعال احوال اپنے
کے مشغول و گرفتار ہین اور ذکر اوسکا طول رکہتا ہی — بعد ازان پہنچے بیت
المقدس مین اور باندہا براق کو ساتہہ حلقہ باب مسجد کے کہ اب اوسی باب محمد
کہتے ہین پس آئی مسجد مین اور ادا کین دو رکعت کہ ظاہرا ہی دو رکعت تحیۃ
المسجد ہون اور حاضر ہوئی ملائکہ اور متمثل کی گئین ارواح انبیا آدم علیہ
السلام سے عیسی علیہ السلام تک اور ثنا کہی خدا کے لئی اور درود بہیجی محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اعتراف و اقرار کیا سبنے ساتہہ فضل محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اذان کہی اور تکبیر واسطے نماز کے اور
مقدم کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پس آنحضرت نے امامت فرمائی اور
سب انبیا اور ملائکہ نے آپکا اقتدا کیا **اور** اختلاف کیا ہی علمانے کہ یہہ
نماز نفل تہی یا فرض اور اگر فرض تہی نماز عشا تہی یا صبح **اور** ظاہر اسیاق

حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آنا بیت المقدس مین پیش از عروج باسمان ہووے پس نماز عشاتہی اور مراد برقول اوس شخص کے کہ کہتا ہی یہہ قضیہ بعد از نزول ہی نماز صبح ہووے۔ شیخ کبیر عماد الدین بن کثیر کہ اعاظم علمار حدیث وتفسیر سی ہین کہاہی کہ نماز ادا کرنا آنحضرت کا انبیا کے ساتہہ پیش از عروج وبعد ازان دونوحال مین تہا اور جب باہر آئے حضرت مسجد سے لائی جبرئیل ایک ظرف خمر اور ایک ظرف لبن اور مخیر کیا کہ ان دونو مین سے جسی چاہو اختیار کرو پس اختیار کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبن کو۔ کہا جبرئیل ع نے اختیار فرمایا آپ نے فطرت کو اور مراد فطرت سی اس جگہہ دین واسلام ہی اور استقامت اوس پر اسواسطے کہ شیر اسہل وطیب وطاہر وسایغ ہی پینی والونکو جو کوئی خواب مین دیکہی کہ شیر پیتا ہی تعبیر اوسکی وہ ہی کہ علم دین پاوی بخلاف خمر کہ ام الخبایث اور جالب انواع شر ہی حال ومآل مین اگرچہ اوسوقت مین مباح تہی اسواسطے کہ قضیہ اسری مکہ مین تہا اور تحریم خمر مدینہ مین لیکن انجام کار حکم اوسکا حرمت تہا اور حدیث ابن عباس مین دو قدح آئی ہین ایک لبن سی اور دوسرا عسل سے اور ایک روایت مین تین اوانی لبن وخمر اور ذکر عسل نہین کیا۔ اتیان ان اوانی کا متصل وصول بسدرۃ المنتہی ہی آیا ہی تصریح کیا اسی حافظ عماد بن کثیر نے اور بتحقیق ظاہر ہوا اثر شفقت موسی علیہ السلام کا اس امت مرحومہ پر تخفیف صلوۃ مین پنجاس سے ساتہہ پانچ کے اور کہا ہی کہ یہہ رحمت وشفقت موسے علیہ السلام سے اس امت مرحومہ کے اوپر بجہت اوسکے تہی کہ موسی علیہ السلام نے توریت مین صفات اس امت کی پڑہین تہین اور آرزو کی کہ انہین میری امت گردان حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے گی اس آرزو کو قطع کر پس کہا مجہے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گردان

وصل ازان بعد بردا شتہ ہوئی آنحضرت طرف سدرۃ المنتہی کے کہ اوسی طرف منتہی ہوتے ہین اعمال وعلوم خلق

سکے اور اوسی جگہہ سے اوترتا ہی امر اور لیئ جاتے ہین احکام اور اوسیکے نزدیک وقوف کرتے ہین ملایکہ اور کسیکو مجال تجاوز و عروج اوس سے نہین اور اوسیطرف منتہی ہوتا ہی جوکچھہ صعود کرتا ہی عالم سفلی سے اور نزول کرتا ہی عالم علوی سے اور تجاوز نہین کیا اوس مقام سے کسینی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور باز رہی اور جدا ہوئے حضرت سی جبرئیل علیہ السلام حضرت نے فرمایا ای جبرئیل یہہ کیا جگہہ باز رہنے اور جدا ہونیکی ہی یہہ وہ جگہہ نہین کہ دوست دوست کو تنہا چھوڑے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر مقدار سر انگشت نزدیک ہو تمین سوختہ ہون مین **ابیات**

بگفتا فراتر مجالم نماند		بماندم کہ نیروی بالم نماند	
اگر یکسر موی برتر پرم		فروغ تجلی بسوزد پرم	

بعض روایات مین آیا ہی کہ آنحضرت نے کہا جبرئیل علیہ السلام کو اگر نہین کچھہ حاجت ہے کہو تا بحضرت رب العزت عرض کردون تمین جبرئیل نے کہا حاجت میری وہ ہی کہ درخواست وخواہش کرو درگاہ حق سی کہ فراخ کرون مین بازو اپنی اوپر صراط کے قیامت کے دن تا اوسپر امت تمہاری گذرے اس روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ سدرۃ المنتہی آسمان ششم مین ہی اور دوسری روایت مین ساتوین آسمان مین ہی اور تطبیق بین الروایتین یہہ ہی بیخ اوسکے آسمان ششم مین ہی اور شاخین آسمان ہفتم مین اور وجہہ تسمیہ سدرہ کہ بمعنی کنارہ ہی مفوض و موقوف اوپر علم شارع کے ہی اور کہتی ہین کہ اس درخت مین تین طرحکی منفعت ہی ظل ممدید وطعم لذیذ و رایحہ طیب اور بمنزلہ ایمان کے ہی کہ جمع کرتا ہی قول ونیت وعمل ظل بمنزلہ عمل ہے اور طعم بمنزلہ نیت اور رایحہ بمنزلہ قول کذا قالوا اور ہوسکتا ہی کہ یہہ درخت لگایا گیا ہو آسمان مین جیسیکہ لگائے جاتے ہین زمین مین اور قدرت شامل ہی جیسا کہ اور درخت زمین مین لگائی جاتے ہین یہہ درخت ہوا مین ہو جیسیکی سیر فرمائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہوا مین اور ہوسکتا ہی کہ مغرس ہو تراب مین جیسیکہ درخت جنت کے اور درخت کی بہی احتمال ہی کہ مغرس نہو

اور اللہ خوب جانتا ہی حقیقت حال کو۔ جاننا چاہیے کہ سدرۃ المنتہی سے
چار نہرین نکلی ہین دو باطن مین اور دو ظاہر مین۔ دو باطن کی بہشت مین
جاتی ہین اور ظاہر نیل وفرات ہین اور حدیث ابی ہریرہ سے معلوم ہوتا ہی
کہ چار نہرین جنت سی ہین نیل و فرات و سیحان و جیحان پس بعضے کہتی ہین
کہ ہونا انکا جنت سی باینمعنی ہی کہ منافع و ثمرات انکے دایم و بیشمار ہین واللہ
اعلم اور احوال نیل مین جو کہ عجایب و غرایب لکہی ہین عقل اوسمین حیران
ہی اور نہرین ما و لبن و عسل و خمر جدا ہین کہ بہشت مین جاری ہین جیسا
کہ منطوق قرآن عظیم کا ہی اور روایت کی ہی ابن ابی حاتم نے حدیث
انس سے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آسمان ہفتم پر تشریف لیگئی
ایک نہر دیکہی اوپر سنگریزون یاقوت و زمرد کے جاری ہی اور اوانی اوسکی
ذہب و فضہ و یاقوت و لولو و زبرجد سے ہین اور پانی اوسکا سفید زیادہ
شیر سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور حدیث ابی سعید مین آیا ہی کہ بہشت
مین جاری ہوتا ہی ایک چشمہ کہ اوسی سلسبیل کہتے ہین کہ نکلتی ہین اوس سے
دو نہرین ایک کو کوثر کہتی ہین اور دوسریکو نہر رحمت اور یہہ وہ نہر ہے
کہ جسوقت عقبات دوزخ سے سیاہ و سوختہ ہو کر نکلین جب اوسمین پڑین
اوسیوقت تر و تازہ ہو وین۔ اور سدرۃ المنتہی کو انوار ہین پوشیدہ
مانند ملخ و پروانہ کے طلا سے اوپر ہر ایک کے ایک فرشتہ ہی اور وصف
اس مقام کا باہر حد قیاس عقل سے ہی اور اس جگہہ بہی آیا ہی کہ
واسطے آنحضرت کے اوانی ہین خمر و لبن و عسل سے پس اختیار فرمایا لبن
کو جیسا کہ بیت المقدس مین معلوم ہوا اور یہان بہی نماز پڑہی انبیا کے
ساتہہ اور امامت کی جیسی کہ بیت المقدس مین۔ بعد ازان دکہایا گیا
حضرت کو بیت المعمور اور اوٹہایا گیا اوس سے پردہ میرے لیئے بہی ہی لفظ
حدیث کا ثُمَّ دُفِعَ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ اور تفسیر کیا اوسی ان
معنون کے ساتہہ کو درمیان اوسکے اور بیت المعمور کے عوالم تہے کہ قدرت
اوپر ادراک اوسکی نہ تہی پس اوٹہایا گیا حجاب اور بلند کیا گیا اور لایا گیا

بیچ بصر و بصیرت حضرت کے تا دیکہا اوسے اور بیت المعمور ایک مسجد
ہی محاذی کعبہ کے تا اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا زمین پر گرے اوپر کعبہ
کے اور کہتے ہین یہہ وہ گہر ہی کہ بہیجا گیا واسطے آدم علیہ السلام کے
بعد از ہبوط اور اوٹہایا گیا ازان بعد اوپر آسمان کے اور قدر و مرتبت اوسکی
اوپر آسمان کے مانند خانہ کعبہ کے ہی زمین مین اور طواف کرتے ہین اوسی اور
نماز پڑہتی ہین وہان ملایک جیسی کہ طواف کرتے ہین کعبہ کو آدمی اور آتی
ہین بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے کہ نہین آتے اوسطرف پہر دوسری
مرتبہ اور دوسرے دن پہر ستر ہزار اور آتے ہین کہ نہین آئی اس سے پہلے اور
یہی حال ہی جس روز سے کہ پیدا کیا ہی ابد تک اور یہہ دلیل ہی اوپر عظمت
قدرت پروردکار تعالی و تقدس کے اور کوی خلق عظیم تر اور بیشتر ملایکہ سے
نہین اور روایت ہی کہ نہین آسمانون اور زمینون مین جگہہ ایک بالشت
کی مگر وہ کہ رکہی ہی فرشتون نے پیشانی اپنی واسطے سجدہ کے اور نہین کوی
قطرہ دریا سے مگر وہ کہ موکل ہی اوسپر فرشتہ اور آیا ہی کہ آسمان
مین ایک نہر ہی کہ اوسے نہر الحیوۃ کہتے ہین آتے ہین جبرئیل علیہ السلام وہان
ہر روز اور نہاتی ہین اوس نہر مین پہر باہر آتے ہین اور جہاڑتے ہین پرو
بال اپنی اور جدا ہوتی ہین اوس سے ستر ہزار قطری اور پیدا کرتا ہی پروردکار
تعالی ہر قطرہ سے فرشتہ پس یہی فرشتے ہین کہ نماز پڑہتی ہین بیت المعمور
مین اور پہر دوبارہ اوسطرف نہین آتے۔ اسیطرح ہی مواہب اور
آثار النبوت مین اور نقل کیا ہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر قول
حق تعالی مین وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ یعنی پیدا کرتا ہی وہ چیز کہ تم
نہین جانتے * عطا و مقاتل و ضحاک کہ ائمہ تفسیر ہین روایت کیا ہی
ابن عباس سے کہ کہا داہنی عرش کے ایک نہر ہی نور سے باندازہ ہفت آسمان
و ہفت زمین و ہفت دریا کے اوسمین جبرئیل علیہ السلام ہر صبح غسل کرتے
ہین اور زیادہ کرتے ہین نور پر نور اور جمال پر جمال اپنا اور جہاڑتے ہین
پر اور پیدا کرتا ہی حق تعالی ہر قطرے سے کہ گرتا ہی اونکے پر سے کئی ہزار فرشتے

قیامت تک اور روایت کیا گیا ہی کہ اوس جگہہ فرشتے ہین کہ تسبیح کرتے ہین خدائتعالی کی اور پیدا کرتا ہی حق تعالی ساتہہ تسبیح کے فرشتہ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اور حق تعالی ہر چیز پر قادر ہی ۔ صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ یہہ ماعدا اون فرشتون کے ہین کہ واسطے تعبد کے ہین اور ماسوا اون ملایک کے کہ موکل اوپر نباتات اور ارزاق اور حفظ اور موکل اوپر تصویر بنی آدم اور ملایک کہ نازل ہوتے ہین سحاب ہین اور فرشتی کہ لکہتی ہین حسنات لوگون کے جمعہ کے دن اور خزنہ جنت اور فرشتی کہ آتی ہین بتعاقب لیل ونہار تا ضبط کرین اعمال بندون کے رات دن مین اور ستر ہزار فرشتے کہ اوپر قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آتی ہین اور محفوف کرتے ہین اوسی اور وہ کہ آمین کہین اوپر قرات مصلی کے اور وہ کہین رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور وہ کہ دعا کرتے ہین منتظران نماز کو اور وہ کہ لعنت کرتے ہین عورتون ہجوران جامہ خواب مردونکو اور اوپر ہر ایک کے آسمانون سی فرشتے ہین کہ ہر طائفہ کو تسبیح جدا ہی اور آیا ہی کہ ہر فرشتے کو حملہ عرش سی موتہہ ہین جسد مین کہ مشتبہ نہین ہوتی بعض بعض کے ساتہہ اور اگر ایک فرشتہ پہیلا دی بازو اپنا داہنا نگلیوے دنیا کو پر وباز واپنی سے اور حملہ عرش آٹہہ فرشتے ہین ساتہہ اس عظمت وبزرگی کے کہ مسافت نرمہ گوش سے دوش تک پاؤں کی دو سو برس کی راہ اور ایک روایت سی سات سو برس ہے اور کتاب العظمہ مین کہ ابی الشیخ کی ہی وہ چیزین ذکر کی ہین کہ اعجب العجایب سے ہین اور اسی جگہہ سے عظمت وکبریائی خالق تعالی کی تصور کرنا چاہیی اور آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب صعود کیا مینے اوپر آسمان ہفتم کے ابراہیم خلیل کو دیکہا مینی کہ تکیہ ساتہہ بیت المعمور کے کیی بیٹہے ہین اور پاس اونکے ایک قوم ہی خوشرو پس سلام کیا مینی اونپر اور سلام کیا اوہنون نے مجہپر اور اپنی امت کو دو قسم پایا مینی ایک جماعت لباس سفید رکہتی ہین مثل قراطیس اور ایک گروہ لباس چرکین پس آئی میری ساتہہ وہ کہ لباس سفید رکہتی تہے بیت المعمور مین اور محجوب رہی وہ کہ لباس چرکین

رکھتی تھے پس نماز پڑھی مینے بیت المعمور مین اونکے ساتھہ کہ لباس سفید
رکھتی تھے اور سفیدی جامہ کنایہ حسن اعمال سے ہی اور آیا ہی کہ فرمایا
کہ نزدیک ابراہیم علیہ السلام کے ایک قوم دیکھی مینے سفیدرو خوشرنگ مانند
قراطیس کے اور دوسری کہ اونکے رنگونمین تیرگی تھی پس آئی وہ قوم ایک نہر
مین اور غسل کیا پس اونکے رنگون سے کچھہ خالص ہوا پھر دوسری نہر مین آئے
اور خالص ہوے اونکی رنگ تمام مثل اوس قوم کے کہ سفیدرو خوشرنگ تھے
پس پوچھا آنحضرتؐ نی وہ سفیدرو کون لوگ ہین اور یہہ تیرہ رنگ کون اور یہہ
مرد کہ بیٹھا ہی کون ہی اور یہہ نہرین کہ جن مین نہای گیا ہین ۔ حضرت جبرئیلؑ
نے کہا کہ یہہ مرد باپ تمہارا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یہہ سفید رنگ ایک
جماعت ہی کہ نہ ملایا ایمان اپنی کو ساتھہ ظلم کے اور یہہ تیرہ رنگ وہ لوگ
ہین کہ خلط کیا اعمال صالحہ کو ساتھہ اعمال بد کے پس توبہ کی اور رحمت فرمائی حق
تعالی نے اونپر یہہ نہرین اول نہر رحمت اور ثانی نہر نعمت اور ثالث نہر شراب
طہور بعد ازان بالا تر گئے اور اوس جگہہ پہونچے کہ سنی جاتی تھی آواز اقلام
کہ کتابت کرتی تھی ساتھہ اوسکی فرشتے اقدار الہی کو اگرچہ قضا و تقدیر الہی
قدیم ہی ولیکن کتابت اوسکی حادث اور کتابت لوح محفوظ کی کہ
کائنات اوسمین ثبت ہین پیش از پیدا کرنے آسمان و زمین کے ہی و
جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ یعنے خشک ہوا قلم ساتھہ اوس چیز کے
کہ ہونیوالی ہی اشارہ ہی ساتھہ اوسکے ولیکن یہہ کتابت صحف ملایکہ مین مثل
فروع منتسخہ کے ہی اصل سے جیسا کہ شب نصف شعبان مین اور دیگر ایام
و لیالی مین لکھتے ہین اور محو اثبات اوسمین جاری ہوتا ہی يَمْحُو اللّٰهُ
مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنی نابود کرتا ہی خدا جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا
ہی ۔ عبارت اوس سے ہی جیسا کہ آثار مین آیا ہی اور صاحب مواہب لدنیہ نی
ابن قیم سی نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ اقلام بارہ ہین اور متفاوت ہین درجہ اور
رتبہ مین اعلی و اجل قلم قدر ہی کہ لکھا ہی پروردگار جل و علی نے ایہ ان مقادیر
خلایق کو جیسے کہ سنن ابی داود مین عبادت الصامت سی آیا ہی کہ کہا

سنا ہمنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتی تہے اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ یعنی اول چیز کہ پیدا کی خدا تعالی نے قلم ہی۔ کہا قلم کو لکہہ اوسنے کہا کیا لکہون کہا لکہہ مقادیر خلایق قیامت تک پس یہہ قلم اول اقلام ہی اور اجل اوسکا اور بتحقیق کہا ہی بہتون نے علما تفسیر سے کہ یہہ قلم ہی کہ سوگند کہائی ہی حق تعالی نے ساتہہ اوسکے۔ ثانی قلم وحی ہی۔ ثالث قلم توقیع من اللہ ورسولہ۔ رابع قلم طب ابدان کہ حفظ ابدان ساتہہ اوسکے متعلق ہی خامس قلم توقیع ملوک اور اوسکے نایبون کا کہ اوسکے ساتہہ اصلاح کیی جاتے ہین امور ممالک۔ سادس قلم حساب ہی کہ ضبط کیا جاتا ہی ساتہہ اوسکے مال مستخرج ومصروف اور مقادیر اوسکی اور یہہ قلم ارزاق ہی۔ سابع قلم حکم کہ ثابت کیی جاتے ہین ساتہہ اوسکے حقوق اور جاری کیی جاتے ہین اوسکے ساتہہ قضایا ثامن قلم شہادت کہ نگاہ رکہی جاتے ہین اوسکے ساتہہ حقوق۔ تاسع قلم تعبیر اور وہ کاتب وحی منام اور تفسیر وتعبیر اوسکی کا ہی۔ عاشر قلم تواریخ عالم اور وقایع عالم۔ حادی عشر قلم لغت اور اوسکی تفاصیل کا۔ ثانی عشر قلم جامع اور وہ قلم رد اوپر مبطلین اور دفع شبہات محرفین کے۔ بعد ازان دکہائے گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہشت اور دوزخ جیسیکہ مذکور ہین کتاب وسنت مین پس دیکہا بہشت کو کہ مظہر رحمت الٰہی ہے اور دوزخ محل غضب حق تعالے اور کہولا گیا بہشت اور بند کیا گیا دوزخ پس غسل فرمایا چشمہ سلسبیل مین اور دہوئی گئین آلائشین کون وحدوث کی ظاہر وباطن حضرت سے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ کہڑا کیا آپ کو اوپر ایک درخت کے درختون بہشت سے کہ نہ تہا بہشت مین کوئی درخت احسن واطیب اوس سے کہایا میوہ اوسکا ہوا نطفہ صلب حضرت مین اور جب نیچی آئے زمین پر موافقت فرمائی ساتہہ خدیجہ رضہ کے پس باردار ہوئین ساتہہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اور اس جگہہ اشکال صریح ہی کہ ولادت حضرت فاطمہ رضہ پیش از نبوت سات برس کچہہ اوپر ہی اور اسکے بعد از نبوت گروہ کہ التزام کرین کہ آنحضرت کو پیش از نبوت بہی اسرے منام مین ہووے اور یہہ حکایت اوس منام

کی ہی یا آنحضرت کو پیش از نبوت بہشت مین لائی ہون بی اسرے اور یہہ
واقعہ وہانکا ہی ولیکن ذکر اسکا بیچ قضیہ اسرے کے درست ہووی واللہ
اعلم **وصل** اور جب رویت آیات الٰہی اور نوبت آنکی مشہد
قرب وحضور مین آخر پہنچی اور سب سی انقطاع قبول کیا اور تنہا رہے
اور کوئی فرشتہ اور انیس آپکے ساتھہ نرہا اور ہنوز حجاب ہائی نورانی کہ
ستر ہزار تہے اور ہر حجاب بالخصوص رسکی راہ تہا درپیش رہی اور سب حجاب
بامداد واعانت حق جل وعلی قطع کیئے حیرت ودہشت جلال وعزت کبریائی
پیش آئے اور منادی نے بہ لغت ابی بکر رضہ ندادی کہ قِفْ یا مُحَمَّدُ
فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي یعنی ٹہیر ای محمد صلعم پس بدرستیکہ پروردگار تیرا نماز
ادا کرتا ہی — حضرت تفکر مین گئی کہ یہہ آواز ابی بکر کی کہان سے آئی اور انس
کر ساتھہ اوس آواز کے پایا باہر آئے وحشت وتحیر سے کہ حاصل ہوا تہا پس
حضرت پروردگار سے ندا آئی اُدْنُ یا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اُدْنُ یا اَحْمَدُ
اُدْنُ یا مُحَمَّدُ یعنی پاس آ ای بہترین خلایق پاس آ ای احمد پاس آ ای
محمد صلعم پس نزدیک کیا مجہی اپنے ساتھہ میرے پروردگار نے اور ایسا ہوا ہی
کہ فرمایا ہی ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى
یعنی نزدیک ہوا پس نیچی آیا پس تہا بُعد خانہ دو کمان کا یا کمتر — اور پوچہا
مجہسے میرے پروردگار نے کچہہ پس مین جواب ندی سکا پس رکہا دست قدرت
اپنا درمیان دو شانون میرے کے بی تکیف وبی تحدید پس پائی مینے خنکی اوسکی
اپنی سینہ مین پس دیا مجہی علم اولین وآخرین — اور جمیع انواع علم تعلیم
فرمائے — ایک علم تہا کہ اوسکے کتمان کا مجہسے عہد لیا کہ کسی سے نکہون مین اور
کوئی شخص طاقت برداشت اوسکی نرکہے میرے سوا اور ایک علم دوسرا
کہ مخیر کیا اظہار وکتمان اوسکے مین اور ایک علم تہا کہ امر کیا مجہے ساتہہ
تبلیغ اوسکے بخاص وعام میری امت سے پس کہا آنحضرت نی ای پروردگار
میرے متوحش ہوا مین پہلے قدوم اپنی سے تیری پاس ناگاہ ندا سنی مینی ساتہ
لغت کے کہ مشابہ لغت ابی بکر رضہ ہی کہ کہتا ہی قِفْ فَاِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي

پس تعجب کیا مینی اس سے کہ ابو بکر یہان کہان سی پہونچا اور پروردگار بی نیاز
ہی نماز ادا کرنے سے حکم ہوا کہ مین بے نیاز ہون نماز پڑہنے سے واسطے
دوسرے کے اور مین کہتا ہون سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنی بڑھ
گئی رحمت میری غضب پر میرے پڑہ ای محمد یہہ آیہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ
عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا یعنے وہ خدا ایسا ہی کہ رحمت نازل کرتا ہی تمپر
اور فرشتے اوسکے تاکہ نکالین تمہین تاریکیون سے طرف روشنی کے اور ہی
اوپر مومنون کے رحم کرنیوالا ـ پس صلوات میری رحمت ہی تجہپر اور تیرے
امت پر اور سنوانا میرا تجہے آواز یار نیریکی کہ ابی بکر ہی اوس واسطے
ہی تا انس پکڑے تو اور بحال خود آوے تو اس مقام پر ہیبت سی ای محمدؐ
اور رعب جاتا تہا ہمنے کہ کلام کرین ہم تیرے بہائی موسیٰ کے ساتہہ پس
پکڑا اوسے ہیبت عظیم نے پس پوچہا ہمنے اوس سے وَمَا تِلْكَ
بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی یعنے اور کیا ہی یہہ داہنی ہاتہہ مین تیرے ای موسی
پس حاصل ہوا موسی کو انس ساتہہ ذکر عصا کے اور بحال ہوا ـ ایسی ہی تو
ای محمدؐ چاہا ہمنے کہ انس پکڑے ساتہہ آواز یار اپنی کے کہ وہ انیس تیرا ہی
دنیا و آخرت مین پس پیدا کیا ہمنے فرشتہ کو اوپر صورت ابی بکر کے کہ
ندا کرے تجہے بلغت اوسکے تا زایل ہووے استیحاش تجہسے اور لاحق
ہووے ہیبت سی کچہہ کہ باز رکہی تجہے سمجہنی اوس چیز کے سے کہ چاہا ہی
ہمنے تجہسے ـ بعد ازان پوچہا حق تعالی نے کہ کیا ہوئی وہ حاجت جبرئیل
کی کہ تجہسی چاہی تہی کہا مینے ای خداوند تو خوب جانتا ہی اوسے ـ فرمایا
قبول کی مینے حاجت اوسکی لیکن اوس شخص کے حق مین کہ تجہی دوست
رکہے پس بہیجا گیا میرے واسطے رفرف منیر کہ غالب تہا نور اوسکا اوپر نور
آفتاب کے پس چمکی اوس نور سے میری آنکہہ اور رکہا گیا مین اوپر اوس
رفرف کے اور اوٹہایا گیا مین تا پہنچا مین اوپر عرش کے پس دیکہا مینی ایک
امر عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکر سکین پس نزدیک ہوا میری ساتہہ ایک

قطرہ عرش سے اوپر پڑا میری زبان پر پس چکھا مینے وہ کہ نہ چکھا کسی چکھنے والے
نے شیرین زیادہ اوس سے اور حاصل ہوئی مجھے خبر اولین اور آخرین کی
اور روشن کیا دل میرا ۔ اور ڈہانکی نور عرش نے بصر میری پس دیکھا مینے
سب چیز کو اپنے دلمین ۔ اور دیکھا مینے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین آگے
سے اور رفرف بساط کو کہین اور اصل مین اوس بساط کو کہین کہ رقیق
ہو دیبا سے اور اوسکے سوا اور جانا چاہئے کہ یہہ دنو و تدلی کہ مذکور ہوئے
اور تعبیر کیا گیا اوس سے ساتھہ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے اور مذکور ہی
احادیث معراجمین غیر دنو و تدلی کے کہ مذکور سورہ والنجم مین ہی کہ وہ نسبت
ساتھہ رویت اور نزدیکی جبرئیل ؑ کے ہی ساتھہ قول برگزیدہ کے اور سیاق و
سباق آیہ کریمہ ظاہر ہی اوسمین اور بعضے اوپر رویت و قرب حق تعالے
کے بہی حمل کرتے ہین جیسیکہ کتابون تفسیر مین مذکور ہی اور تمام ترین کمال
ادب اور بزرگداشت جناب ربوبیت اور نگاہداشت حد بندگی اور نہایت
سکون دل اور اطمینان باطن اور بلندی ہمت اور موافقت جنانی اور
بصیرت کا وہ کہ باوجود ظاہر ہونے ان کرامات و آیات کے ساتھہ کسی ایک کے
اونسے توجہ اور التفات نفرمایا اور دیدہ خواہش و رغبت نکہولا جیسا کہ حق
سبحانہ نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى یعنی نہ کج ہوئی چشم اور نہ حد
سی گذری جیسیکہ نوکر بارگاہ سلطانی مین نگاہداشت آداب کرتے ہین اور یہہ
کمال ہی کہ سوائے کاملترین بشر اور سید و سرور انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین
کے کسی اور کو میسر نہین عادت نفوس اوسپر ہی کہ جب بمقام مناجات و تکلیم
پہنچی طالب رویت ہوئے اور یہہ ایک نوع سکر و انبساط سے ہی کہ بمقام قرب
مین قرب بیٹہی رعایت ادب سی دور پڑتا ہی اور سید و سرور ہماری صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جسوقت مقام قرب مین مقیم کئی گئے اوسکا حق وفا کیا اور باوجود دیدہ
التفات نکیا بصر نے بجز اوس چیز کے کہ اقامت ہوئی اوسمین اور ارادہ و
خواہش ورے اوسکے نفرمایا اسیواسطے بجمیع مرادات و مراتب و درجات
کہ اقصی اور اعلی اوسکا رویت حق ہی اور اقامت فیما اقام اللہ اعلی مقامات

اہل صحو اور ارباب تمکین کا ہی فائز ہوئے اور فرمایا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى یعنی دروغ نجانا دل نے وہ جو دیکھا آنکھہ نے بصر و بصیرت دونو متواطی و متصادق ہوئی جو کچھہ کہ بچشم دیکھا دل نے اوسکی تصدیق مین ارتیاب نکیا بس حق و تصحیح تہا پس پہنچے آنحضرت بکمال کہ سبقت لیگئی اولین و آخرین کے اوپر اور ہوئی مغبوط انبیا و مرسلین کے اور مستقیم ہوئے صراط مستقیم پر دنیا و آخرت مین آیۃ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ یعنی یہہ فضل خدا کا ہی دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہی - اور فرمایا آیۃ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى یعنی وحی بہیجی طرف بندی اپنی کے جو وحی بہیجی — تمام علوم و معارف اور حقوق و بشارات و اشارات اور اخبار و آثار اور کرامات و کمالات حیطہ اس ابہام مین داخل ہین اور کثرت و عظمت اوسکی ہی کہ مبہم لایا اور بیان نکیا اشارہ اسواسطے کہ علم کسیکا بجز علم علام الغیوب اور رسول محبوب کے اوسپر محیط نہین ہوتا مگر وہ جو آنحضرت نے بیان فرمایا اوہ جو مقابلہ اور محاذات روح اقدس حضرت سی اور بر بواطن بعضے اکمل اولیا کے کہ بشرف اتباع حضرت کے مستعد اور مشرف ہین چمکا واللہ اعلم ۝ —

وصل اور جب چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ مراجعت فرماوین طرف اس عالم کے کہا خداوندا ہر قادم کو سفر سی تحفہ ہوتا ہی میرے امت کا تحفہ اس سفر سے کیا ہی فرمایا تبارک و تعالی نے مین اونکے واسطے کافی ہون مدت حیات و ممات اور قبور و نشور مین سب حال مین مدد و معین اونکا ہون بس خوشا حال تمہارا ای امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور بشارت تمہاری لیئے وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین — اور جب رجوع فرمایا آنحضرت نے اسری سے اور صبح ہوئی بیان کیا لوگون کے روبرو — مرتد ہوئی ایک جماعت ضعیف ایمانن سے اور دوڑے بعضی مشرک طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کہا کچھہ تمہین خبر ہی اپنی یار کی کہ کیا کہتا ہی مجھے آج رات طرف بیت المقدس کے لیگئے کہا ابو بکر رضہ نے آیا تحقیق کہتا ہی وہ یہہ بات کہا البتہ اور بہ تکرار کہتا ہی

کہا پس جو کچھہ وہ کہتا ہی سچ کہتا ہی ایمان لایا مین ساتھہ اوسکے کہا تصدیق
کرتا ہی تو اوسکو کہ شب بیت المقدس کی طرف گیا اور پیش از صبح یہان
آیا کہا البتہ تصدیق کرتا ہون مین اوسے دور تر مین اوس سے اور اگر کہے
کہ آسمان پر گیا مین اور پہر آیا مین باور کرون مین کیا جای بیت المقدس
پس اوس دن سے اوسکا لقب صدیق ہوا پس آئی ابو بکر رضی اللہ عنہ
خدمت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور کہا حدیث کرتے ہو تم
یا رسول اللہ ساتھہ انکے خبر بیت المقدس سے فرمایا البتہ کہا وصف بیت
المقدس میرے سامنی بیان کرو کہ مین وہان گیا ہون پس وصف کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور کہا ابو بکر صدیق رض نے مین گواہی دیتا
ہون کہ تم رسول اللہ ہو اور حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ حضرت سے پوچھا
بیت المقدس کی در رکہتا ہی فرمایا آپنے کہ مینے نہین گنا تہا اب کہ مرفوع و
مکشوف ہوا میرا اوپر گنا مینے اور خبر دی مینے اور لائی ہین کہ آنحضرت نے
جو وقت رجوع کیا سفر اسرے سی گذری ایک قافلہ پر قریش سے کہ غلہ اوٹہایا
تہا اور اوسمین دو غراری تہے ایک سیاہ اور دوسرا سفید اور جب اوٹہانے
مین مقابل شتر کے لاتے ڈرتا اور رہا گتا پس گرد لایا اوسی ایک اونمین
سی کہا آنحضرت نے پس سلام کیا مینے اونکے اوپر کہا کہ یہہ آواز محمد کی ہی پس آئے
محمد قبیل صبح اور خبر دی قوم کو وہ جو دیکہا تہا اور کہا نشانہ اوسکا وہ ہی کہ
گذرا مین اوپر شترون تمہارے کہ فلانی جگہہ مین آتے تہے اور گم کیا ایک
شتر کو اور لایا اوسے ایک فلانا مرد اور آگے آتا تہا قافلہ کے شتر سیاہ
سفید رنگ کہ اوپر اوسکے پلاس سیاہ ہی اور دو غراری فلانی روز یہان
پہنچتے ہین جب وہ دن ہوا نہ آئے قوم نے انتظار کیا اور دروازہ گفتگو کا
کہولا قریب نصف نہار تہا کہ قافلہ پہنچا جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے وصف کیا تہا اور موہنہ مین دشمنون اور منکرون کے خاک
پڑی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ روز چارشنبہ قافلہ آویگا آفتاب نزدیک بغروب پہنچا او

ہنوز قافلہ نہ آیا آنحضرت نے دعا فرمائی او حبس کیا گیا آفتاب کہ قافلہ آگیا
وصل اختلاف کیا ہی اگلے پچھلے صحابہ اور تابعین ومن بعدہم نے
بیچ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردگار کو شب معراج میں
اور عائشہ صدیقہ رضہ اور ایک جماعت صحابہ اور سلف سے جانب نفی میں
ہیں **اور** بخاری حدیث مسروق سے لایا ہی کہ کہا مسروق نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اے مادر میری آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے پروردگار کو پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتحقیق میرے
بال کھڑے ہو گئے اس بات کہنی تیری سے اور کہا جو کوئی حدیث کرے کہ محمد صلعم نے
دیکھا پروردگار اپنے کو پس بتحقیق دروغ کہا بعد ازاں پڑھی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے یہ آیت **آیہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ** یعنی نہیں پاتی اوس سے
بینائیاں اور وہ پاتا ہی بینائیوں کو اور وہ لطیف ہی خبردار **اور** روایت
مسلم میں آیا ہی کہ کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے **مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ** یعنی جو کوئی حدیث کرے تجھی کہ بدرستی
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا پروردگار اپنے کو پس افترا بزرگ کیا
اور دروغ **اور** بدرستی مخالفت کی بعضے صحابہ نے اوسکو اور صحابی جو کہی
ایک قول اور مخالفت کرے اوسکی غیر اوسکا صحابی سے نہیں ہوتا وہ قول
حجت باتفاق اور آیہ میں تاویلات ہیں ادراک اخص ہی رویت سے اور
لازم نہیں آتا نفی اوسکے سے نفی رویت ادراک معرفت حقیقت ہی اور وہ
منفی ہی جیسا کہ کوئی قمر کو دیکھتا ہی اور ادراک حقیقت اور کنہ اوسکی نہیں
کرتا **اور** بعض نے کہا ہی کہ ادراک احاطہ ہی اور عدم احاطہ سے عدم
رویت لازم نہیں آتی جیسا کہ عدم احاطہ بعلم سے عدم علم لازم نہیں آتا **اور**
منقول ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہلا بھیجا ابن عباس سے کہ آیا دیکھا محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پروردگار کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نعم
اور کہا دی خدا نے خلت ابراہیم علیہ السلام کو اور کلام موسی علیہ السلام کو

اور رویت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن بصری سے منقول ہی
کہ اون نے سوگند کہائی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا اپنی رب
کو اور انس رضی اللہ عنہ سے بہی آیا ہی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی پروردگار کو دیکہا اور روایت کیا ہی ابن خزیمہ نے عروۃ الزبیر سے
کہ اثبات وجزم کیا ہی ساتہہ اوسکے کعب احبار اور زہری ومعمر اور اوسکے
سوا نے اور یہی ہی قول اشعری کا اور مسلم حدیث ابی ذر سے لایا ہی کہ اوسنے
پوچہا حضرت سی حال رویت پروردگار کا پس کہا نُوْرٌ اَنّٰی اَرٰی یعنی
نور ہی کیونکر دیکہوں مین اوسے ہد اور یہہ حدیث معارض ہی ساتہہ حدیث
دوسرے کے کہ واقع ہوا ہی رَاَیْتُ نُوْرًا یعنے دیکہا مینے نور کو اور
امام احمد رح سے ہی اثبات رویت منقول ہی اور اوسنے کہ قول عایشہ
رضہ کو کس چیز سے دفع کرین ہم کہا بقول پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا
رَاَیْتُ رَبِّیْ یعنی دیکہا مینے اپنی رب کو اور قول پیغمبر اکبر ہی قول عایشہ
رضی اللہ عنہ سے اور ایک قوم کا یہہ قول ہی کہ دیکہا بدل نہ بچشم اور مراد
ساتہہ دیکہنے دل کے نہ علم اور جاننا ہی کہ وہ ہمیشہ او پر وجہ اتم کے حاصل
تہا بلکہ مراد وہ ہی کہ حق سبحانہ نے پیدا کیا رویت کو حضرت کے دل مین
جیسیکہ چشم مین کذا قیل پس جاننا بدل اور ہی اور دیکہنا بدل اور تطبیق کرتے
ہین ساتہہ اس توجیہ کے قول عایشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما مین اور
ظاہر یہہ ہی کہ اختلاف رویت بچشم مین ہی نہ رویت بدل مین اور دیکہنا بدل
چاہیئے کہ متفق علیہ ہووے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المرجع والمآل اور
اسیطرح ہی مواہب لدنیہ مین شیخ عبد الحق بن سیف الدین خصّہ
اللّٰہُ بِمَزِیْدِ الصِّدْقِ وَالْیَقِیْنِ یعنی خاص کرے اوسی خدا ساتہہ
زیادتی راستی اور یقین کے کہ کلام علما نظر بدلایل واخبار وآثار ویسا ہی
کہ مذکور ہوا لیکن یہہ خلجان کرتا ہی کہ معراج اتم مقامات اور اقصی کمالات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ کوئی انبیا سے اوس جگہہ حضرت
کے ساتہہ شرکت نرکہتا اور کسی بشر وملک کو گنجایش اوس مقام کی نہ تہی پس

تعجب ہی کہ اوس مقام مین لیگئے اور خلوت خاص مین لائے اور ساتھہ
اعلی مطالب اور اقصی مآرب دیدار کے مشرف کیا اور آپ اسبابت پر
راضی ہوئی اگرچہ کمال بندگی اور ادب سطوت کبریائی حق اسکو تقاضا
کرتا ہی کہ سوال نکرسکے اور ذوق کلام سے مست ہو کر انبساط نظاہر کیا
اور دیدار نہ طلب کیا جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کیا لیکن کمال محبت ومحبوبیت
کہ حضرت جناب قدس سے رکھتی ہین کہان چھوڑے اور روا رکھی کہ حجاب
درمیان رہی یہہ دولت بطلب ہاتہہ نہین آتی **او** ر کہتے ہین کہ مانع دیدار
موسیٰ کو طلب وسوال وانبساط ہوا گاہی ناخواستہ دیتی ہین کہ مانع دیدار موسے
کو طلب وسوال وانبساط ہوا اور اگر چاہین خواستہ بھی ندیوین — قول غریب
وہ ہی کہ ایک قوم کہتی ہی کہ جب موسی علیہ السلام طلب سے باز رہے اور بیہوش
ہوئے دیکھا وہ جو دیکھا اور لن ترانی جزا شتابی اور بیتابی کی تھی **او** ر تحقیق
وہ ہی کہ سبب ناکامی موسی علیہ السلام کا وہ تہا کہ ہنوز سید المحبوبین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ساتھہ دولت دیدار کے مشرف نہین ہوئے دوسرے کی کیا طاقت
کہ طالب رویت ہووے اور دیکھی اور علما بالتحقیق متفق ہین اوپر امکان
رویت کے دنیا مین اور بعد از امکان کونسا مانع ہوا اور خود مقام معراج
درحقیقت عالم آخرت سی ہی اور جو کچھہ عالم آخرت مین دیکھنا اور حاصل کرنا
چاہیئے دیکھا اور پایا تا دعوت خلق بحکم عین الیقین کرے جیسا کہ کہا ہی
مصرع از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ × واللہ اعلم **وصل**
معجزات انحضرت مین کہ دلایل وآیات صحت نبوت اور صدق
رسالت حضرت کے ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم **معجزہ** امر خارق عادت
ہی کہ ظاہر ہووے اوپر ہاتہہ مدعی رسالت کے کہ مقرون ہووے ساتھہ
تحدی کے اور معنی تحدی کے برابری کرنا کسی کام مین اور آگے بلانا خصم کو
اور غلبہ ڈھونڈھنا اور تحقیق یہہ ہی کہ معجزہ مین تحدی شرط نہین ہے
اتنی معجزات حضرت رسالت سی ظاہر ہولی تہے کہ تحدی اوس جگہہ نہ تہی
مگر وہ کہ کہین مراد وہ ہی کہ شان اوسکی سے تحدی ہووے اور اوپر

تقدیر اس قید کے وقوع ہاتہہ مدعی رسالت سی کافی ہی اور سخن مشہور
وہ ہی کہ وہ جو مدعی رسالت سی واقع ہوا اوسے معجزہ کہین اور وہ جو غیر
نبی سے واقع ہووے اگر مقرون بکمال ایمان و تقوی اور معرفت و استقامت
ہووے کہ ولایت عبارت اوس سے ہی کرامت ہی اور وہ جو عوام مومنین
اہل اصلاح سے وقوع پاوے اوسی معونت کہین اور وہ جو کافرون اور
فاسقون سے صادر ہووے استدراج کہین مگر وہ کہ باعث اونکی توبہ اور
اسلام کے ہووے اور سخن تحقیق معجزی مین علم کلام مین بہت ہی اگر ساتہہ
اوسکے اکتفا کرین ہم اور جو غرض کہ اس جگہہ رکہتی ہین ہم آوین ہم بہتر
ہی اور تمام انبیا اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین کو معجزات ہین اور
کوئی پیغمبر بے معجزہ نہین اور معجزات ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
اکثر و اوفر و اقوی اور ابہر و ازہر اشہر معجزات ہین اور تعبیر معجزات سے
کلام ائمہ مین بدلایل و آیات بہت واقع ہوئی ہین اور دلایل نبوت آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وہ اخبار ہین کہ واقع ہوئی ہین توریت و انجیل
اور سائر کتب منزلہ مین ذکر و نعت اور خروج اونکا ارض عرب سے جیسا کہ
تہوڑا اوس سے گذرا اور وہ جو ظاہر ہوا ہی ایام مولد و مبعث مین امور غریبہ
عجیبہ کہ ماحی آثار کفر اور موہن ارکان شرک ہین جیسا کہ ذکر اونکا اوسکے
محل مین بتفصیل آویگا جیسے کہ قصہ اصحاب فیل اور خمود نار فارس اور
سقوط شرفات ایوان کسری اور خشک ہونا آب دریاچہ ساوہ از خواب
موبدان اور سماع ہواتف صائحہ بنعوت و صفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور وہ جو نقل کیا گیا ہی اخبار مین مشہور ہی ظہور عجایب ولادت
شریف مین اور ایام حضانت مین اور پیچھے اوس سے زمان بعثت تک
اور ظہور و غلبہ و تصرف بعد از بعثت اور حالانکہ نہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو مال کہ استمالت کرین وہ قلوب کو اور طمع مین پڑین لوگ
اوس مال کی اور نہ قوت کہ غالب و قاہر ہووین ساتہہ اوسکے لوگون پر
اور نہ اعوان و انصار کہ ساتہہ مال و عقل کے مظاہرت کرین اور یردین کے

کو ظاہر کیا اور بلایا لوگونکو طرف اوسکے حالانکہ سب مجتمع و متفق تہے اوپر
عبادت اصنام اور التزام ازلام متمکن اوپر عادت جاہلیت بیچ عصبیت اور
حمیت اور تعادی و تباغض اور فسق و فساد اور سفک دماء اور الفت
و غلو اور انہماک دین جاہلیت مین اور عدم اتفاق امر خیر مین اور باز رکہتا
تہا اونکو سوء افعال سے نظر طرف عافیت کے اور نہ خوف عقوبت اور ملاحظہ
ملامت پس اصلاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احوال و افعال اونکے
اور تالیف کیی دل اونکے اور جمع کیئے کلمہ اونکے تاآنکہ متفق ہوئین آراے
اور مجتمع ہوی دل اور سب منقاد و مسخر اور یکدل و یک رو ہوئی نصرت حضرت
مین اور عاشق ہوئے اوپر طلعت حضرت کے اور چہوڑ دیئی بلاد و اوطان و
خانمان اور قوم و عشایر اپنی محبت و مودت حضرت مین اور فدا کیا جان و
مال اپنا نصرت حضرت مین اور قایم کیا اپنی ذاتونکو مقابلہ سیوف مین
بیچ اعزاز کلمہ حق کے اور دلایل نبوت حضرت سی وہ ہی کہ تہے اُمّی
ناخواندہ کہ اصلا خط و کتابت نہ جانتی تہے اور جاہل و ناخواندہ مولود ہوئے
اوس قوم مین کہ سب اُمّی و جاہل و ناخواندہ تہے اور ناشی ہوئے درمیان
اونکے ایسی بلد مین کہ نہ تہا اوسمین کوئی کہ جانے اخبار ماضیہ اور سفر نکیا شہر
دوسرے مین کہ وہان کوئی عالم ہووے تا ملازمت اوسکی کرین اور پڑہین
اوسکے آگے اور جانین اخبار توریت اور احوال امم ماضیہ اور جانتے رہی تہے
عالم ان کتب کے مگر قلیل و نادر پس بحجت و دلیل آپکے سامنے نہ آسکے اور
عاجز و ساکت ہوتی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اچہا کہا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ
نے بیت یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست * کتبخانۂ چند ملت بشست
وصل اور اونمین سے قرآن ہی کہ اعظم ترین معجزات ہی تاآنکہ عاجز
ہوئی ہین فصحا معارضہ اوسکے سے اور قاصر رہے ہین بلغا اوسکی مثل
لانی سے پس نہ لاسکے کوتاہ ترین سورہ مانند اوسکے اگرچہ بعض اونکے بعض
کو معاون و مددگار ہوتے اور قرآن مشتمل ہی اوپر بہت وجوہ اعجاز کے
تاآنکہ تقریباً ساٹہہ ہزار معجزے اوسمین شمار کیی ہین اور متعرض ہوا ہی قاضی

ابو الفضل عیاض مالکی شفا مین جہتہ ضبط انواع واقسام اوسکے بکذا سے نثر الجواہر اور معارجین مذکور ہی کہ معجزہ دوسرا انشقاق قمر ہی جیسا کہ روایت کیا امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب رضہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس بن مالک اور حذیفہ الیمان اور جبیر بن المطعم سنے رضی اللہ عنہم اجمعین کہ ایک جماعت مشرکین حوالی کعبہ مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکے پاس جمع ہوئی اور کہا اگر دعوی نبوت مین تم صادق ہو چاند کو آسمان مین دو نیم کرو اوسوقت شب چہاردہم تہی ماہ برتبہ کمال کو پہنچا تہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرون ایمان لاؤ گے ہو کہا ہان سے ایک روایت مین ہی کہ آنسرور نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور بعد ازان ہاتہہ بدعا بلند کیا اور حق تعالی سے درخواست کر کر ساتہہ انگشت مسبحہ اپنی کے اشارہ طرف ماہ کے کیا ماہ دو ٹکڑے ہوا آدہا آسمان پر رہا اور آدہا پس کوہ پنہان ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک کو بلاتے تہے اور فرماتے تہے ای فلان وفلان گواہ رہو اور ایک روایت مین وہ کہ آدہا ماہ اوپر پہاڑ قعیقعان اور آدہا دوسرا اوپر پہاڑ ابو قبیس کے ظاہر ہوا اور ایک روایت وہ کہ دونوں شق اوسکے آپس سے ایسی جدا ہوئی کہ کوہ حرا کو درمیان اون دو شق کے دیکہا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ معجزات اونکو دکہائی کہا محمدؐ نے ماہ پر سحر کیا ہی اور ابو جہل لعین فریاد بر لایا سحر مستمر یعنی یہہ سحر ہی کہ سب کو پہنچی اور مراد استمرار سے عموم ہی۔ استمرار بحسب دوام آور بعضون نے کہا کہ اگر نسبت ہمارے سحر کیا ہی لوگون پر سحر نکر سکے لاجرم جو مسافر کہ آتی تہے پوچہتے تہے وہ کہتی تہے کہ البتہ فلانی رات مین انشقاق قمر ہوا اور ہر نیمہ اوس سے ایک جانب گیا اونہون نے کہا محمدؐ نے ہمپر سحر کیا ہی یہہ آیت نازل ہوئی آیہ اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نزدیک ہوئی قیامت اور شکافتہ ہوا قمر اور اگر دیکہتی تہے کوئی نشانی روگردانی کرتے تہے اور کہتی تہے جادو سبکو پہنچا

نظم

در چرخ را ماہ قفل زر است	کلید وی انگشت پیغمبر است
کلید خزائن چو در مشت اوست	مہ از داغداران انگشت اوست
ہم از نور آن پنجہ شد شکافت	صف بدر شکست روز مصاف

اور صاحب مواہب لایا ہی کہ علامہ ابن سبکی شرح مختصر ابن حاجب مین کہتا ہی کہ صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ انشقاق قمر متواتر ہی منصوص علیہ قرآن مین اور مروی ہی صحیحین وغیرہما مین بطریق کثیرہ صحیحہ کہ شک نہین کیا جاتا تواتر او صحت اوسکی مین اور انکار کیا ہی اس معجزہ کو بعضے مبتدعین کہ موافق ہین مخالفان ملت کے ساتہہ نہ قبول کرنے اجرام علویہ کے خرق والتیام کو اور علما اور متبعان ملت کہتی ہین کہ عقل کو انکار نہین اوسمین اور شمس وقمر مخلوق خدا ہین کرتا ہی اونمین جو کچہہ چاہتا ہی جیسا کہ احوال قیامت مین نصوص مین مذکور ہی **تنبیہ** مواہب لدنیہ مین کہتا ہی کہ وہ جو بعض قصاص ذکر کرتے ہین کہ قمر جیب نبی مین درآیا اور باہر آیا آستین شریف سی کچہہ اصل نر کہیے جیسا کہ شیخ بدرالدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد بن کثیر سے نقل کیا واللہ اعلم اور رد شمس یعنے پہر ہرنا اوسکا بعد از غروب بہی معجزہ آنحضرت تہا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ روایت کیا ہی اسما بنت عمیس نے کہ وحی نازل ہوئی حضرت پر اور سر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ مین تہا پس اتفاق ادا ئی نماز عصر علی بن ابیطالب کو نہوا تا آنکہ آفتاب نے غروب کیا پس آنحضرت ص نے پوچہا آیا نماز عصر پڑہی تو نے یا علی کہا نہین پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہہ بندہ تیرا تہی طاعت اور تیرے رسول کی طاعت مین تہا پس اوٹا پہیر لا اوسپر آفتاب کو کہا اسمار نے دیکہا مینے آفتاب کو کہ بعد از غروب طلوع کیا اور پڑی شعاع اوسکی جبال وارض پر اور یہہ واقعہ صہبا مین تہا خیبر سے اور تمام کلام اس حدیث کا غزوہ خیبر مین آویگا انشا اللہ تعالی **وصل**

اور ایک معجزہ مشہورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مکرر واقع ہوا ہی مواطن عدیدہ اور مشاہدہ عظیمہ مین اور روایت کیا گیا ہی طرق

کثیرہ سے اور نہین سنا یا گیا ہی کسی ایک انبیا علیہم السلام سے اگرچہ
باہر آئی چشمی سنگ سی او رہاتہ موسی علیہ السلام کے اور شک نہین کہ باہر
آنا پانی کا اصابع سی ابلغ ہی اور اعجاز مین روان ہونے پانی کے حجر سی کہ باہر
آنا پانی کا اوس سے معہود و معتاد ہی بخلاف باہر آنیکے گوشت و پوست و
استخوان سے ۔ اور بتحقیق روایت کیا ہی اس حدیث کو جماعہ صحابہ سے
او رمشہور اوس سے حدیث انس و جابر و ابن مسعود رضی اللہ عنہم ہی لیکن
حدیث انس صحیحین مین واقع ہوئی کہ کہا دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو کہ وقت نماز دیگر قریب آگیا اور لوگ طالب آب ہوئے او رنپایا
آخر الامر لایا گیا حضرت پاس آب وضو او ررکہا آپنے دست مبارک اپنا ظرف
آب مین اور امر کیا لوگونکو کہ وضو کرین اوس سے پس دیکہا مینے پانی کو کہ
باہر آتا تہا مانند چشمہ کے میان انگشتان مبارک حضرت سے پس وضو کیا قوم نے
تا آخر حدیث کہا ہمنے انس سے تم کتنی لوگ تہی کہا تین سو او ر حدیث ابن
شاہین مین انس سے روایت ہی کہ گیا تہا مین ساتہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ صلعم ہم او ر
اونٹ اور چروا ہی ہمارے پیاسی ہین فرمایا آیا ہی کچہہ بچا ہوا پانی سی تمہارے
پاس پس لایا ایک مرد تہوڑا سا پانی بچا ہوا ایک مشک کہنہ مین پس فرمایا
لاؤ ایک کاسہ اور ڈالا پانی اوس کاسہ مین او ررکہا کف دست مبارک
اپنا پانی مین کہا انس نے کہ دیکہا مینے باہر آنا چشمونکا میان انگشتان حضرت
سی پس سیراب کیا ہمنے اپنی شترون اور چروا ہونکو اور اوٹہا رکہا باقی پانی
او ر حدیث جابر صحیحین مین آئی ہی کہ کہا جابر نے بیٹہی تہے ہم روز
حدیبیہ اور آگے حضرت کے رکوہ تہا کہ وضو کرتے تہے اوس سے اور گرد
آئے لوگ آپ پاس پوچہا حضرت نے کیا حال رکہتے ہو اور کسواسطے آئی ہو
عرض کیا یا رسول اللہ پانی پینی اور وضو کو نہین رکہتی ہم مگر یہی پانی کہ آپ
پاس دہرا ہی پس رکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہاتہہ اپنا رکوہ
مین پس جوش مارنا پکڑا پانی نے مانند چشمون کے پس پیا ہمنی پانی اور وضو کیا

کہا جابر سے تم کتنی آدمی تہے کہا اگر لاکہہ آدمی ہوتے کفایت کرتا ہمکو اور تہے
ہم پندرہ سو آدمی اور روایت کیا ہی حدیث جابر کو امام احمد و بیہقی اور
ابن شاہین نے لیکن حدیث ابن مسعود صحیح مین روایت علقمہ سے آئی ہے
کہ کہا ابن مسعود نے اثنار اوس حال مین کہ تہے ہم ساتہہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے اور نہ تہا ہمارے پاس پانی پس فرمایا ہمکو حضرت نے کہ طلب
کرو کسی پاس کچہہ تہوڑا سا پانی ہو پس لائے پانی اور ڈالا حضرت نے پانی
کو ایک ظرف مین اور رکہا دست مبارک اپنا پانی مین اور اون احادیث
کو اگرچہ ایک نے صحابہ سے روایت کیا ہی مثل انس یا جابر کے مثلا حقیقت
مین گویا وہ سب جماعہ کہ حاضر تہی راوی و حاکی ہین اور اگر انکار رکہتی سکوت
نکرتے جیسیکہ جبلت انسانی اور عادت صحابہ تہی اور ساتہہ اس نکتہ کے
خبر واحد اگر آگے جماعہ صحابہ کے مثلا روایت کرین اور وہ سکوت کرین حکم
اوسکا رکہے کہ گویا سب راوی ہین قتدبر - صحیح مسلم مین معاذ بن جبل سے
غزوہ تبوک مین لایا کہ کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ
رضی اللہ عنہم کو بدرستی تم وقت روشن ہونے دن کے بمشیت الٰہی چشمہ
تبوک پر آتے ہو پس جو کوئی وہان آوے چاہیئے کہ ہاتہہ نڈالے اور مساس
نکرے پانی اوسکا جب تک مین آؤن کہا معاذ نے پس آئی ہم اوس چشمہ پر اور
حالانکہ ہمسے پہلے دو مرد وہان پہنچے تہے اور چشمہ مثل شمشیر چمکتا تہا اور
ٹپکتا اوس سے پانی پس پوچہا آنحضرت نے اون دونو مرد سے آیا مساس
کیا تمنے اور ڈالا اپنا ہاتہہ پانی مین کہا نعم پس زبون کیا اونہین اور کہا وہ جو
چاہتا تہا خدائی عزوجل نے پس کہود اصحابہ نے اپنی ہاتہون سے چشمہ کو تا
جمع کیا اوس سے کچہہ پانی اور جدا ہوئی پانی سے ایک ہوا کہ اوس سے آواز تہی
مثل آواز صاعقہ پس دہویا آنحضرت ؐ نے موہنہ اور دونو ہاتہہ اپنے پہر ڈالا
اوس پانی کو چشمہ مین پس روان ہوا پانی بہت کہ پیا لوگون نے بعد ازان
فرمایا حضرت نے ای معاذ نزدیک ہی اگر دراز ہو تیری حیات دیکہی تو اس جگہہ
بساتین و عمارات پس ایسا ہی واقع ہوا اور یہہ خبر دینا ہی معجزات حضرت

سی ہے اور اخبار بعنیت ایک قسم اون میں وارد ہوی معجزات سی اور قصہ
حدیبیہ مین آیا کہ چودہ سو آدمی تہے اور چاہ اونکا سیراب نکرتا تہا پچاس
بکریون کو پس نکالا پانی اوس کا اور نچہوڑا اوسمین ایک قطرہ پس بیٹھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر جانب چاہ کے اور کشیدہ کیا اوس سے
ایک ڈول پانی اور وضو کیا اور ڈالا اوس مین لعاب دہن مبارک اپنا اور
دعا کی پس جوش مارا پانی نے اور بلند ہوا پس سیراب ہوئے لوگ اور سیراب
ہوی اونٹ اونکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکالا ایک تیر اپنی ترکش
سی اور ڈالا چاہ مین پس جوش مارا پانی نے تا آنکہ سیراب ہوئے اور حدیث
جابر مین جیسا کہ گذرا حدیبیہ مین نکلنا چشمون کا میان اصابع سی بہی آیا ہی
اور درمیان ان دونو قصیون کے مغائرت ہی اور کہا کہ توفیق بیچ میان
قصیتین یہہ کہ ہر کدام ایک وقت مین تہا پس حدیث جابر نزدیک حضور وقت نماز
ہی جب حضرت وضو کر چکے اور باقی پانی رکوہ مین تہا چاہ مین ڈالا پس زیادہ ہوا
پانی چاہ مین اور حدیث عمر رضی اللہ عنہ مین در باب جیش عسرت آیا ہی کہ لوگونکو
عطش سے یہان تک ایذا پہنچی کہ نحر کرتی تہے اپنی شتر اور فشردہ کرتی اونکے
شکنبی اور پیتی پس چاہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت دعا فرماوین پس
اوٹہائی حضرت نی دونو ہاتہ اور ہنوز باز نلائی تہے ہاتہونکو کہ برسا مینہ اور
بہرے لوگون نے وہ جو اونکے پاس ظروف و آوندہ تہے اور بچا ونکیا اوسمیں
مینہہ نے لشکر کو — لائی ہین کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ردیف
ابی طالب تہے ذی المجاز مین پس کہا ابوطالب نے مین تشنہ ہون یا ابن اخی اور
نہین ہے میرے پاس پانی پس آنحضرت نیچی آئے اور مارا قدم اپنا اوپر زمین کے
پس باہر آیا پانی اور کہا پی ای عم اور صحیحین مین عمران بن الحصین لایا ہی
کہ تہے ہم ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس شکایت
کی لوگون نے نزدیک حضرت کے عطش سے پس اوترے حضرت اور بلایا دو
شخص کو صحابہ سے کہ ایک اونمین سے علی بن ابیطالب تہے کہا جاؤ اور طلب
کرو پانی اور آگاہ کرو اونکو پاتے ہو تم ایک عورت کو سوار اوپر اونٹ کے

کہ اوسکے ساتھہ دو مزادہ ہین پس روان ہوئے دونو اور سامنی آئے
اونکے ایک عورت کہ دو مزادہ یا دو سطیحہ رکہتی تہی پانی سے پس لائے
اوس عورت کو حضرت کے پاس اور اوتارا اوسی اوسکے اونٹ سی اور طلب
کیا حضرت نی ایک آوند اور ڈالا اوسمین پانی اور پکارا لوگونکو کہ آؤ اور پیو
اور پلاؤ پانی اور وہ عورت کہڑی دیکہتی تہی کہ کیا ہوتا ہی — راوی کہتا ہے
قسم خدا کی پہر چہوڑ دیا اوسکو اور حالانکہ خیال کرتے تہے ہم کہ زیادہ ہی
پانی اوس سے کہ پہلے تہا پس کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کرو
اوس عورت کے واسطے ہر جنس طعام سے کہ ہووے پس جمع کیا صحابہ
نے اوسکے لیئے تمر و دقیق و سویق سے اور گردانا اون سبکو ایک کپڑے
مین اور سوار کیا اوسکو اوسکے شتر پر اور رکہا بار آگے اوسکے اور کہا
آنحضرت نے جا — جانتی ہی تو کہ ہمنے کم نہین کیا پانی تیری سے کچہہ ولیکن
خدا نے پانی عنایت کیا ہمکو اپنی قدرت سی پس آئی وہ عورت اپنے
لوگون پاس اور کہا بو العجب پیش آیا مجہے دو مرد لیگئے پاس ایک مرد کے
کہ کہا جاتا ہی اوسے صابئی پس ایسا ایسا کہا اور تمام قصہ بیان کیا اور
کہا بخدا سوگند یہہ مرد یا ساحر ترین مردم ہی یا رسول خدا ہی اور کہا اپنی قوم
کو آیا ہی تمہین رغبت طرف اسلام کے الحدیث ایسا ہی ہے مواہب لدنیہ
مین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ اطاعت کی اوس عورت نی اور
آئی اسلام مین اور احادیث استسقا ہی اسی باب سی جیسا کہ اپنی محل مین
مذکور ہوئین **وصل** جیسکہ احادیث تکثیر آب قلیل مین آئی ہین
تکثیر طعام یسیر مین بہی بہت ہین اور یہہ دونو اثر تربیت اور ولی نعمتی
سید کائنات کا ہی جیسا کہ بحسب روحانیت مربی و مکمل قلوب و ارواح
کے ہین عالم جسمانیت مین ہی پالنی والے اور خورش دینی والے ابدان
و اشباح کے **بیت** شکر فیض تو چمن چون کند ای ابر بہار * کہ اگر
خار و گر گل ہمہ پروردہ تست * اور مشہور اس باب مین حدیث جابر
ہی رضی اللہ عنہ غزوہ خندق مین کہ روایت کیا ہی اوسکو بخاری اور مسلم

سے نے کہا آیا مین آگے اپنی بی بی کے اور کہا مینے آیا ہی کچھہ تیرے پاس طعام سے
کہ دیکھا مینے روی مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اثر گرسنگی
سخت کا پس باہر لائی بی بی ایک انبان کہ اوسمین ایک صاع جو تہے اور
ہمارے گہر مین ایک بزغالہ تہا فربہ پس ذبح کیا مینے اوسنے اور پیسا اوسنے
جو کو اور ڈالا ہمنی گوشت کو دیگ مین اور آیا مین نزدیک حضرت کے اور
عرض کیا مینے یا رسول اللہ ذبح کیا مینے بزغالہ اور طحن کیا میری جورو نے ایک
شعیر کہ میرے گہر مین تہے تشریف لاؤ ساتہہ چند نفر کے صحابہ سی حضرت نے
فرمایا کہ جابر نے سور تیار کیا ہی آؤ اور مجہی فرمایا دیگ کو نہ اوتارنا اور
خمیر کو نگاہ رکہنا جبتک کہ مین آؤن پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ساتہہ ہزار آدمی کے اور باہر لائے ہم خمیر اور دیگ حضرت کے روبرو
پس ڈالا اوسمین آب دہن مبارک اور دعا ئی برکت فرمائی اور کہا جورو
میری سے پکا روٹی اور شریک کر اپنی ساتہہ دوسری عورت کو پکانے
مین اور نکالتی جاؤ دیگ سی گوشت کو اور نیچی نہ اوتارو دیگ کو اور نگاہ
نکرو اوسمین پس سوگند بخدا اون ہزار شخص نے کہا یا اوس طعام سے اور ہنوز
دیگ جوشش مین تہی اور خمیر باقی **او** حدیث انس کہ اوسی ہی بخاری
ومسلم نے روایت کیا ہی کہ کہا ابو طلحہ نے ام سلیم سی قسم بخدا اسنا مینی آواز
رسول خدا کو سست بہچانا مینے اوسمین آثار جوع آیا ہی تیری پاس کچھہ پس
کہا باہر لائی ام سلیم قرص چند جو سے اور لپیٹا کپڑے مین اور بہجی دیا پس لیگیا
مین پاس آنحضرت کے اور تہی حضرت کے ساتہہ لوگ پس آپ نے کہا بہیجا
ہی تجہے ابو طلحہ نے کہا مینے ہان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس
فرمایا حضرت نے اون لوگونکو کہ آپ کے ساتہہ تہے اوٹہو پس روان ہوی آنحضرت
اونکے ساتہہ اور روان ہوا مین آگے آگے اونکے تا آیا مین اور آگاہ کیا ابو طلحہ
کو کہ آتے ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ابو طلحہ نے ام سلیم سے
کہا ای ام سلیم آئی رسولخدا ساتہہ جماعہ مردون کے اور نہین ہماری پاس
کچھہ چیز کہ کہلاوین ہم اونہین سوا ان چند قرص کے کہ ہمنی بہیجے تہے اونکی

خدمت مین کہا ام سلیم نے خدا اور رسول اوسکا دانا تر ہی یعنی جو واقع ہونے
والا ہی گویا دریافت کیا ام سلیم نے کہ آنا رسول خدا کا ساتھ جماعت کے
باوجود علم کے ہمارے حال سے خالی از حکمت نہوگا پس گیا ابو طلحہ واسطے
استقبال کے اور آئی رسولخدا اور کہا ای ام سلیم جو تیری پاس ہی حاضر کر
وہ جو تیری پاس ہی پس لائی ام سلیم وہ روٹیان کہ بھیجین تہین پس فرمایا کہ
توڑی جاوین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے اوس ظرف کو کہ اوسمین روغن
تہا اور نان خورش کیا اوسے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوسمین جو کچہ کہ خدا نے چاہا یعنی دعای برکت بعد ازان کہا کہ بلاؤ دس آدمی
پس آئی اور کہایا پیٹ بہر کر اور باہر نکلی پہر فرمایا بلاؤ اور دس آدمی تا آئی
اور سبنے کہایا اور سیر ہوی ستر یا اسّی شخص شک راوی ہی اور ایک
روایت مین مسلم کی اسّی بیشک وارد ہوی ہین اور یہی آیا ہی کہ آپنے تناول
فرمایا اور اہل بیت ابو طلحہ نے اور باقی رہا پس خوردہ اور بعض روایات
مین آٹہہ آٹہہ بہی آیا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ یہہ دوسرے قضیہ مین ہی اسواسطے کہ اکثر
روایات صحیحین مین دس دس ہین — کذا فی المواہب واللہ اعلم اور حکمت
جماعت جماعت بلانی مین نہ سبکو ایکبارگی وہ کہا ہی کہ اگر سب یکبارگی آتے
طعام اونکی نظر مین قلیل معلوم ہوتا اور کافی نہ کہا ہی دیتا اور یہہ سوء ظن موجب
ذہاب برکت ہوتا یا جگہہ تنگ تہی گنجایش سبکی اوسمین نہ تہی یا کاسہ ایک تہا
تناول جماعہ کثیر کا اوس سے دشوار آتا اور موجب ازدحام ہوتا اور روایت
ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ جب بیچ غزوہ تبوک کہ آخر غزوات حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی گرسنگی لوگون پر غالب ہوی عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ امر کر لوگونکو تا بقایای توشی اپنون کی جمع لاوین اور دعا
کرو ساتہہ برکت کے اوسمین فرمایا آرے پس فرمایا تا نطع بچھاوین اور
بقایای ازواد لاوین ایک مشت ارزن لایا اور دوسرا روٹی کے ٹکڑے
اور اعلی اونکا وہ تہا کہ لایا ایک صاع تمر سے تا گرد آئی نطع پر شی اندک
پس دعا فرمائی حضرت نے ببرکت اور فرمایا ڈالو اپنی ظروف مین پس

تمام لشکر مین کوئی ظرف مگر یہہ کہ بہر گیا اور کہایا سب نے اور سیر ہوئے اور
ہنوز بقیہ اوس سے رہا تہا اور لشکر غزوہ تبوک مین بروایتی ستر ہزار
مرد تہے اور جب مشاہدہ کیا حضرت نے یہہ معجزہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ملاقات نکری خدا یتعالی سے ساتھہ ان
دو شہادتون سکے کوئی بندہ کہ باز رکہا جاوے بہشت سی اور ایک
روایت مین ہی انس سے کہ آنحضرت زینب کو عروسی مین لائے تہے
پس بہیجا ام سلیم نے واسطے حضرت کے ایک بڑی کانہ مین طعام خرما
اور روغن و قروت سی کہ تیار کرتے ہین اور کبہی بجائی قروت سویق
بہی ڈالتی ہین اور کہا انس کو حضرت کے پاس لیجا اور کہہ یا رسول اللہ
اسکو میری مان نے آپکے واسطے بہیجا ہی اور آپ کو سلام کہا ہی اور
عذر قلت اس طعام کا عرض کیا ہی پس انس اوسکو روبرو آنحضرت کے لایا
فرمایا رکہہ اور جا فلان فلان جماعت کہ جنکا نام لیا بلا لا اور سلے آ جو کوئی
تجہے اثنائی راہ مین پیش آوے پس باہر گیا مین اور بلایا جسکا کہ حضرت نی نام
لیا تہا اور جو کوئی میرے روبرو آیا جب پہرا مین دیکہا کہ گہر لوگون سے بہرا ہی
پوچہا انس سے کس قدر آدمی ہین کہا بقدر تین سو کے پس دیکہا مینے کہ کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوس طعام پر اور
کچہہ پڑہا اور طلب کیا دس دس آدمیونکو اور فرمایا کہاؤ بسم اللہ کہہ کر
اپنی اپنی آگے سے پس کہایا اور سیر ہوئی اسیطرح طائفہ طائفہ آتے
تہے اور کہاتی تہے تا سب نے کہایا پس فرمایا ای انس اوٹہا پس اوٹہایا
مینے مجہی نہین معلوم کہ وہ طعام رکہتی وقت زیادہ تہا یا اوٹہاتی وقت
روایت کیا اسی بخاری اور مسلم نے اور حدیث ابو ایوب مین آیا ہی
کہ اوسنے طیار کیا حضرت کے واسطے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے طعام بقدر کفایت ان دونو صاحبون کے پس
فرمایا حضرت نے طلب کر تیس آدمی اشراف انصار سے پس طلب کیا ابو ایوب
نے اونکو پس کہایا اونہون نے اور بچ رہا پہر فرمایا طلب کر ساٹہہ آدمی اور اونہین بہی

کہایا سب نے اور بچ رہا پہر فرمایا طلب کر ہشتم آدمی اور اونمین سے اونہون
نے کہایا اور باہر نہ آیا اونمین سے کوئی مگر اسلام لایا اور بیعت کی کہا ابو
ایوب نے کہایا اس طعام میری سے ایک سو اسی مرد نے اور اور مروی
سمرہ بن الجندب سی کہ کہاتے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ
کہ نوبت بنوبت ہم کہاتی تہے صبح سے رات تک دس کہڑے رہتے تہی
اور دس اوٹہتی تہے اور کہاتے تہے کہا کسینی یہہ برکت کہان سے تہی پس
اشارہ کیا سمرہ نے طرف آسمان کے اور کہا یہان سی تہی روایت کیا
اس حدیث کو دارمی اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم اور بیہقی اور
ابو نعیم نے اور حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ
تہی ہم حضرت کے ساتہہ ایکسو تیس [۱۳۰] تن اور خمیر کیا گیا ایک صاع طعام سے اور ذبح
کی گئی ایک بکری پس بریان کیے گئے جگر و دل اور گردے اور حدیث مین ہوتا
ہی اور سوگند بخدا نہ تہا کوئی ان ایک سو تیس تن سے مگر وہ کہ کاٹا آنحضرت
نے اوسکے واسطے ایک پارہ اوس سے پس کیا اوس شاۃ سی دو کاسہ بزرگ
مین اور طعام سی پس کہایا ہم سب نے اور باقی رہا وہ جو کاسہ مین تہا پس
اوٹہایا ہمنے اوسے اونٹ پر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی
کہ امر کیا مجہی رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ طلب کرو مین اہل صفہ
کو پس ڈہونڈہا مینے اونکو اور جمع لایا مین پس رکہا گیا ہمارے آگی ایک کاسہ
طعام پس کہایا ہمنے جسقدر کہ چاہا اور فارغ ہوئی ہم اور کاسہ ویسا ہی پُر تہا
کہ رکہا گیا تہا مگر اتنا کہ اوسمین نشان اصابع تہا اور بہی ابو ہریرہ سی
روایت ہی کہ مین نہایت گرسنہ تہا ایک کاسہ شیر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
پاس آیا فرمایا طلب کرو اہل صفہ کو پس مینے اپنی دلمین کہا یہہ شیر کیا مقدار
ہی اگر مجہی دیتی مین پیتا اور آسودہ ہوتا لیکن آپ کے فرمانی اور حکم سی چارہ نہین
پس بحکم آنحضرت باہر آیا مین اور یارونکو بلایا مینی پس سب آئی اور کہا یا
اور باقی رہا میری سوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کوئی پس مجہی دیا
بعد ازان آپ پیا اور فرمایا سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ یعنی ساقی قوم کا آخر

اونکا ہی اور مروی ہی علی ابن ابیطالب سے کہ جمع کیا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو کہ چالیس شخص تہے کہ کہاتی تہی جذعہ
اور پیتی تہے فرق پس تیار کیا حضرت نے ایک پیمانہ طعام سے کہ کہایا سب نے
اور سیر ہوئے اور باقی رہا جیسا تہا اور طلب کیا ایک قدح پانی سی سب نے پیا او
سیراب ہوئی اور ویسا ہی باقی رہا رواہ فی الشفا اور جابر رضی اللہ عنہ
سی روایت ہی کہ ام مالک انصاریہ بہیجتی تہی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے عکہ مین روغن پس آتے فرزند اوسکے اور طلب کرتے نان خورش
اور گہر مین اوسکے کچہہ نہوتا پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس عکہ کے کہ
اوسمین روغن حضرت کے واسطے بہیجتی تہی پاتی اوسمین روغن پس ہمیشہ
ہوتا اوسکو روغن اوس عکہ مین تا ایکدن اوسے نچوڑا پس آئی ام مالک دیکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بیان کی صورت حال فرمایا حضرت نے
نچوڑا تونی اوس عکہ کو اور اگر نہ نچوڑتی اور چہوڑتی بحال خود ہمیشہ ہوتا روغن
تہارے لیے اوس عکہ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے
ہین کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی خدمت کری حضرت سید المرسلین
کی اور انفاق کری محبت اونکی مین کچہہ چیز برکت دیوی حق تعالی رزق اور مال
اوسکے مین اور سب چیزوں مین رَزَقَنَا اللّٰهُ مَحَبَّتَهٗ یعنے نصیب کری ہم سبکو
محبت واتباع سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
بہی جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آیا ایک مرد حضرت پاس اور طعام
طلب کیا پس دیا اوسکو نیم وسق شعیر پس ہمیشہ کہاتا وہ اور جورو اوسکی
اور مہمان اوسکے اوس شعیر سے تا وہ کہ پیمانہ کیا اوسے پس آیا وہ آگے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عرض حال کیا فرمایا اگر پیمانہ نکرتا تو
قایم رہتی برکت اوسکی تیری پاس اور کہاتے اوس سے ہمیشہ اور
کہا ہی حکمت جاتی رہنی برکت روغن کے وقت افشردن عکہ کے اور معدوم
ہونا شعیر کا وقت پیمانہ کے وہ ہی کہ نچوڑنا اور پیمانہ کرنا مضاد تسلیم و توکل
اور برخد کے ہی اور متضمن تدبیر و اخذ بحول و قوت کی پس سزا دیا گیا فاعل

اوسکا ساتھہ زوال نعمت کے کہا نووی نے اور مثل اسکی ہی نگاہ کرنا دیگ اور
خمیر مین درمیان حدیث تکثیر طعام کے کہ گذرا اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ
کی وقت باب قرضدار مرنے اوسکے باپ عبد اللہ انصاری کے کہ بخاری نے روایت
کیا ہی اس باب مین مشہور ہی کہ چھوڑا تھا قرض اور ربدل کیا واسطے غرما اپنے
باپ کے اصل مال کو اور قبول نکیا اور نہ تھا تمر نخیل اوسکے مین کفاف اونکی
دین کا پس آیا جابر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق حضرت
جانتی ہین کہ باپ میرا روز احد شہید ہوا اور چھوڑا وام بہت اور مین چاہتا
ہون کہ دیکھین تمہین غرما فرمایا جا اور خرمن تمر کو ایک گوشہ مین رکھہ پس
کیا مینے جسطرح حضرت نے امر فرمایا اور بلایا آنحضرت کو جب غرما نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا لپٹ گئی مجہی جب دیکھا آنحضرت نی اونکو پہری
گرد خرمن کے کہ کلان تر تہا سب سی اور بیٹھے اوسپر اور کہا طلب کر اپنے
غرما کو پس کیل کیا اونکے واسطے تا ادا کیا حق تعالی نے والد میرے کی امانت
اوسکی اور مین راضی تہا کہ امانت والد ادا کیجاوے اور کچھہ واسطے خواہران
کے نرہی * اور جابر رضی اللہ عنہ کی نو بہنین تہین کہ اوسکے باپ نی چھوڑا
تہا غرضکہ خرمن بہی باقی وسالم رہا اور قرض بہی ادا ہوا اور مین دیکھتا تہا
اوس خرمن کو کہ اوسپر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تہے
گویا ایک خرما اوسسے کم نہین ہوا پس تعجب کیا غرما نے اور روایت
کیا ہی ابو ہریرہ نے کہ ایک بہوک سے سخت عاجز ہوئے پوچھا آنحضرت نے
مجھسے کچھہ چیز رکھتا ہی تو یا ابا ہریرہ مینے عرض کیا البتہ تہوڑی سے خرما رکھتا
ہون تین توشہ دان مین لائے اور نکالے اوسسے ایک مشت خرما اور
دعا برکت فرمائی اور طلب کیا دس دس آدمیونکو تا تمام لشکر اوسسے
سیر ہوا اور کہا مجھی لے جو کچھہ لایا تہا تو تمرسے اور ڈال ہاتھہ اپنا توشہ
دان مین اور نکال اوسسے ایک مشت بوقت حاجت اور شمار مت کر اوسے
سے پہر لیا مینے زیادہ اوسسے کہ لایا تہا مین پس کہایا مینے اور کہلایا اوس
مین سے حیات رسولخدا اور ابی بکر اور عمر تک تا کہ وہ شہید ہوئے عثمان اور

غارت کیا گیا میرا گھر بس گیا مجھسے وہ خرما **اور** روضۃ الاحباب مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی ایک بیت منقول ہی شعر لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِيَ
فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ × هَمُّ الْجِرَابِ وَهَمُّ الشَّيْخِ عُثْمَانَ یعنے لوگونکو ایک
ہم ہی اور مجھی آج دو ہم ہین × ہم توشہ دان وہم شیخ عثمان × واللہ اعلم
اور مروی ہی کہ آنحضرت نی عمر بن الخطاب کو امر فرمایا تا اندک خرما سی چارسو
شتر سوار کو زاد و توشہ ترتیب کیا اور وہ خرما باقی تہے گویا ایک خرما اوس
سی کم ہنوا تہا **اور** احادیث تکثیر طعام مین بہت وارد ہین اور رفایق سب مین
حکایت غزوہ تبوک ہی کہ بقایای ازواد کو باوجود قلت ایسی برکتین بخشین
کہ ستر ہزار آدمی اوس سے سیر ہوئے اور تمام لشکر نے ظروف بہر لیئے جیسا کہ گذرا
پروردگار تعالی ہم سبکو برکات سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات
سی محروم نرکہی اور فقر و فاقہ کو نعمت ظاہر و باطن آنحضرت سی مجبور کرے
حکایت یاد رکہو نہین کہ بازار مکہ معظمہ زادہا اللہ تعظیما وتکریما مین ایک ترہ
فروش اوپر ترہون اپنی کے پانی چہڑکتا تہا اور کہتا تہا یَا بَرَكَةَ النَّبِيِّ
تَعَالَى وَانْزِلِي مَنْزِلِي ثُمَّ لَا تَرْحَلِي اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ای برکت پیغمبر آتو اور اوتر میرے گہر مین پہر کوچ
کرتو **وصل** کلام حیوانات اور اطاعت اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو جیسے آدمی مطیع و مسخر و منقاد امر دین و شریعت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونہین سے کہ قرعہ سعادت بنام اونکے پڑا اہل ایمان
سے ہین ایسی ہی سایر حیوانات کو کہ مطیع و منقاد امر ارادے الٰہی کے ہین
بطریق اعجاز اور خرق عادات منقاد و مطیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کیا اسی جگہہ سے ہی کہ بعضے ارباب تحقیق اور اہل باطن نے کہا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بکافہ خلق حیوانات ونباتات وجمادات سی مبعوث
ہین لیکن بوجہ دائرہ عقل اور تکلیف امر و نہی سے باہر ہین اونسے بحر طاعت
وایمان اور شہادت بصدق رسالت نہ آوے اور موسوم بمعصیت نہوئین جیسی
آدمی لیکن حیوانات از انجملہ سجدہ جمل و شکایت اوسکی ہی طرف آنحضرت صلی

علیہ وآلہ وسلم کے جیسیکہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ خاص
ہر ایک کو اہلبیت انصار سے ایک شتر تہا پس آئے وہ پاس آنحضرت کے اور
عرض کیا یا رسول اللہ تہا ہمارے پاس ایک اونٹ کہ کہینچتے ہم اوپر اوسکے پانی
اب سختی اور سرکشی کرتا ہے ہمپر اور منع کرتا ہے ہمکو پشت اپنی سے اور نخل
و زرع ہمارے بے آب ہین پس اوٹہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ
اصحاب اور گئے طرف اوس شتر کے پس آئے باغ مین اور کہڑے رہے اور
شتر ایک گوشہ مین بیٹہا تہا کہا یا رسول اللہ یہہ شتر مانند سگ گزندہ
ہوا ہے اور ہم خوف کرتے ہین کہ ذات شریف پر مبادا گزند پہنچے فرمایا
مجہے اوس سے کچہہ خوف و خطر نہین پس جب دیکہا شتر نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موہنہ لایا آپکی طرف اور سجدہ مین گیا آگے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکڑے حضرت نے موئے پیشانی اوسکے اور کام
مین لائے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس حیوان لایعقل نے آپکو سجدہ
کیا پس ہم سزاوار تر ہین ساتہہ اوسکے فرمایا نہین سزاوار و لایق آدمی کو کہ
سجدہ کرے آدمی کو اور اگر ہوتا امر کرتا مین زن کو کہ سجدہ کرے اپنی شوہر
کو بہت بزرگی حق شوہر اوپر زن کے رواہ احمد والنسائی اور بعض
روایات مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اس مقام مین نہین ما بین آسمان و
زمین کوئی چیز کہ میری رسالت کا اوسے علم نہو مگر عصات جن و انس اور
دوسری خبر مین آیا ہے کہ وہ چاہتے تہے کہ اوسے ذبح کرین پس وہ شکایت لایا
آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسری حدیث مین آیا
ہے کہ ایک شتر نے اگر اپنی گردن آگے آنحضرت کے خاک پر رکہی اور فریاد
کی ساتہہ اوس آواز کے کہ شتر رکہتا ہے پس کہڑے ہوئے اوسکے سر پر
اور فرمایا صاحب شتر کو کہاں ہے میری ہاتہہ بیع کر اوسنے کہا یا رسول اللہ نذر
و پیشکش حضرت کی ہے لیکن یہہ شتر ایسی گہروالونکا ہے کہ وجہ معیشت
بجز اس شتر کے اور نہین رکہتے فرمایا گلہ و شکوہ کیا اس شتر نے کثرت عمل
اور قلت علف کا احسان کرو اوسکے ساتہہ اور نگاہ رکہو حق اوسکا اور یہہ

حدیث بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ آئی ہی اور حدیث صحیح ہی اور انس سے
آیا ہی کہ کہا آئی رسولخدا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما باغمین ایک کے انصار سے
اور تہی اوسمین ایک گوسفند پس سجدہ کیا اوسنے حضرت کو کہا ابوبکر نے
یارسول اللہ ہم سزاوار تر ہین کہ سجدہ کرین آپکو فرمایا آنحضرتؐ نے نہین سزاوار
بشر کو کہ سجدہ کرے بشر کو الحدیث اور ایک مرتبہ ایک شتر آنحضرت کے
پاس آیا اور شکوہ کیا اپنی قوم کا کہ یہہ قوم پیش از ادای نماز عشا سو رہتی ہی اور
مین ڈرتا ہون کہ خدا تعالی اوس قوم کو عذاب کرے پس آنحضرت نے اوس قوم
کو بلایا اور اس عمل سے منع فرمایا اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ ہمارے
گہر مین ایک بکری تہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گہر مین تشریف
لاتے یہہ بکری ساکن و ثابت و آرمیدہ ہوتی اور جب باہر تشریف لیجاتے
بیقرار و پریشان و مضطر ہوتی اور آیا ہی کہ آنحضرت شترونکو قربانی
فرماتے پس دفع کرتا ایک دوسریکو اور نزدیک آتا آپکے تا پہلے اوسی ذبح
کرین اور مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک
اپنا پشت پر ایک گوسپند کی پہیرا کہ نر اوس سے متصل ہوا تہا پستان
اوسکی پر شیر ہوئین حضرت نے شیر دوہا اور آپ پیا اور ابوبکر رض کو بلایا
اور قصہ دوشیدگی شیر شاۃ ام معبد کا کہ خشام ہو گئی تہی اور شیر مطلق
نرکہتی تہی مشہور ہی باب ہجرت مین بتفصیل بیان ہوگا انشا اللہ تعالی
روایت کیا ہی امام احمد نے حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سی کہا دوڑا ایک
گرگ اوپر ایک بکری کے اور اوسی پکڑا پس دیکہا راعی غنم نے اور چہڑایا
شاۃ کو ذئب سی پس بیٹہا گرگ اوپر دم اپنی کے جیسیکہ عادت سباع کی
ہوتی ہی اور کہا کہ نہین ڈرتا خدا سی تو اور چہینتا ہی مجہسے میرا رزق کہ بہیجا
تہا حق تعالی نے میری طرف پس کہا راعی نے واعجبا گرگ تکلم کرتا ہی ساتہہ کلام
آدمیون کے پس کہا گرگ نے آیا خبر دون مین تجہے ساتہہ عجب تر اس سے کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دیتا ہی لوگونکو باخبار سالفہ اور لوگ باور
نہین کرتے اور نہین ایمان لاتے اوپر اوسکے پس آیا راعی غنم مدینہ مین

اور چھوڑا غنم کو ایک گوشہ مین اور آیا نزدیک رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور خبر دی حضرت کو پس امر کیا حضرت نے تا اذان کہین جب لوگ فراہم
آئی کہا راعی کو کہ خبر دے لوگونکو جو سنا اور دیکھا تو نے اسیطرح روایت کیا
بیہقی نے حدیث ابن عمر سے اور ابو نعیم نے حدیث انس سے اور بعض
طرق مین ابی ہریرہ رضہ سے آیا ہی کہ کہا گرگ نے راعی غنم کو حال تیرا عجب تر ہی
مجسے کہ مین کھڑا ہون اوپر غنم اپنی کے اور ترک کیا تو نے ایسی پیغمبر کو کہ معبوث
نہین ہوا ہرگز عظیم القدر زیادہ نزدیک خدا کے اوس سے بدرستی کشادہ ہوئے
اوسپر دروازے جنت کے اور مشرف ہوئی ہین اہل جنت اوپر اصحاب
اوسکے اور منتظر قتال ہین بعض ملایکہ اور حور و غلمان بہشت دیکھتی ہین اصحاب
اوسکے کو اور مشتاق ہین کہ اونکے ساتھہ بہشت مین آوین اور انتظار قتال
اونکا رکھتے ہین کہ مارے جاوین اور بہشت مین آوین اور کہا ذئب نے راعی
کو کہ نہین حایل درمیان تیرے اور اوسکے مگر یہی درہ پہاڑ سے جاتا ہی تو اوسکے
حضور مین اور ہوتا ہی تو جنود خدا سے کہا راعی نے پس غنم میری کو کون چراوے
کہا ذئب نے مین چراتا ہون پس آیا نزدیک حضرت کے اور اسلام لایا اور
ذبح کیا واسطے ذئب کے ایک شاۃ اوسمین سے اور مثل اسکے حکایت ابی
سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ سے بہی لائے ہین کہ ایک گرگ کو دیکھا
کہ آہو کو پکڑا ہی جب آہو حرم مین آیا اور تعجب کیا پس کہا گرگ نے عجب تر
اس سے وہ ہی کہ محمد بن عبد اللہ پکارتا ہی تمکو طرف جنت کے اور پکارتے ہو
تم اوسکو طرف آتش دوزخ کے یَدْعُوکُمْ اِلَی الْجَنَّةِ وَتَدْعُوْنَهٗ
اِلَی النَّارِ پس ابو سفیان نے صفوان سے کہا سوگند لات وعزی کی اگر ذکر
کرتا ہی تو یہہ حکایت مکہ مین چھوڑتا ہی تو زنان مکہ کو بے مردون کے اور
ابو جہل اور اصحاب اوسکے نے بہی مثل اوسکے روایت کیا ہی اور اسی
باب سی ہی حدیث ضب یعنی سوسمار اللہ کلام کرنا اوسکا یہہ حدیث بہی مشہور
ہی اور روایت کیا ہی اوسی بیہقی نے احادیث کثیرہ مین اور ذکر کیا ہی قاضی
عیاض نے شفا مین حدیث عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ایک محفل مین اصحاب اپنی سے ناگاہ آیا ایک اعرابی بنی سلیم سے کہ شکار کیا تہا ضب کو اور رکہتا تہا اوسی اپنی آستین مین تالیجاوے منزل اپنی مین اور بریان کرے اور کہاوے پس جب دیکہا اعرابی نے ایک جماعت کو کہا کہ یہہ کون ہی کہ ساتہہ جماعت کے بیٹہا ہی کہا رسول خدا ہین پس باہر لایا اپنے آستین سی ضب کو اور کہا سوگند بہ لات وعزی کہ ایمان نہین لاؤنگا مین تمپر جبتک ایمان لاوے یہہ ضب اور ڈالا ضب کو آگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ندا فرمائی آنحضرت نے ضب کو اور کہا ای ضب جواب دیا ضب نے ساتہہ ایسی زبان روشن کے کہ مناسب قوم تہی لبیک اور سعدیک کہا اور کہا ای زینت تمام خلق پس فرمایا آنحضرت نے ضب کو کسی عبادت کرتا ہی تو کہا خدا کو کہ آسمان مین ہی عرش اوسکا اور زمین مین ہی سلطنت اوسکی اور دریا مین ہی راہ اوسکی اور جنت مین ہی رحمت اوسکی اور آتش مین ہی عقاب اوسکا فرمایا آنحضرت نی مین کون ہون کہا رسول رب العالمین خاتم النبیین قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَخَابَ مَنْ كَذَّبَكَ یعنی بدرستی فیروزی حاصل کی جسنے تجہی سچا جانا اور بی بہرہ اور نا امید ہوا رحمت خدا تعالی سے جسنے تجہی جہٹلایا پس اسلام لایا اعرابی الحدیث بطولہ اور اشعار بہی نقل کیئی ہین کہ اس ضب نی آپ کی نعت مین پڑہی اور ازانجملہ حدیث غزالہ ہی کہ روایت کیا اوسی ائمہ نے بطریق متعددہ کہ تقویت کرتا ہی بعض اوسکا بعض کو ذکر کیا ہی قاضی عیاض نے شفا مین اور ابو نعیم نے دلایل مین ام سلمہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحرا مین پہرتے تہے ناگاہ سنی آواز ایک ہاتف کی تین بار یا رسول اللہ پس اوس طرف دیکہا آنحضرت نے کیا دیکہتی ہین کہ آہو مادہ بستہ بند مین پڑی ہی اور اعرابی نے اوسی کپڑی مین لپیٹا ہی پس فرمایا آنحضرت نی آہو کو کیا ہی حاجت تیری کہا ضید کیا ہی اس اعرابی نے مجہی اور میرے دو بچی ہین اس پہاڑ مین رہا کر مجہی تا جاؤں اور دودہ پلا کر پہر الٹی چلی آؤن مین فرمایا آنحضرت نی ایسا ہی کریگی تو کہ اولٹی چلی آئیگی کہا عذاب کرے مجہی خدا تعالی عذاب عشار اگر اولٹی نہ آؤن پس رہا کیا اوسے آنحضرت نی اور گئی اور

پھر آئی اور باندہا اوسے آنحضرت نی پس بیدار ہوا اعرابی اور کہا یا رسول
اللہ کچھ حاجت رکھتا ہی تو فرمایا حاجت یہہ ہی کہ رہا کر تو اس ظبیۃ کو پس
رہا کیا اعرابی نے اوسے پس دوڑتی تھی صحرا مین خوش خوش اور ربائی کونی
کرتی تھی اور کہتی تھی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللهِ اور یہی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک
لشکر مین تھے اور سب لوگ پیاسی ہوئے باوجودیکہ پانی کے اوپر اوترے
تھے پس آہو مادہ حضرت پاس آئی اور آنحضرت نی اوسکا دودہ دوہکر
سبکو سیراب کیا کہ باندازہ تین سو آدمی سکے تھے پس رافع کو کہ مولی
حضرت کا تہا فرمایا کہ اسی نگاہ رکھو پس رافع نے اوسی باندہا بعد ایکساعت
کے کیا دیکھتی ہین کہ چلی گئی فرمایا إِنَّ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا هُوَ الَّذِيْ
ذَهَبَ بِهَا یعنی بدرستی جو لایا تھا اوسے وہی اوسے لیگیا اور
ازانجملہ وہ ہی کلام حمار روایت کیا ہی ابن عساکر نے کہ جب فتح کیا
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خیبر کو تکلم کیا ایک حمار نے اور کہا
آنحضرت نی نام تیرا کیا ہی کہا میرا نام یزید بن شہاب کہ پیدا کئی ہین پروردگار
تعالی نے میری دادا کی نسل سے ساٹھہ حمار کہ سوار نہین ہوا اونپر سوای پیغمبر
کے اور مین امیدوار تہا کہ حضرت مجہپر سوار ہوون اور باقی نہین رہا نسل جد
میری سے میرے سوا اور انبیا سی بجز حضرت اور کہا کہ تہا مین اس سے پہلی ایک
یہودی کے قبضہ مین اور تہا مین عمدا گرتا اوسکی سواری مین اور تہا وہ یہودی
کہ بہوکا شکم سیر نکرتا تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ نام تیرا یعفور ہووے اور تہا
یعفور خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور آنحضرت دروازی پر
اوسی بہیجتی تہے کسیکے تا خبر کرے اور بلا لاوے اوسی پس آیا یعفور اوپر دروازہ
کے اور کوٹتا در کو ساتہہ سر اپنی کے جب باہر آتا صاحب دار اشارہ کرتا
کہ اجابت کر رسولخدا کو یعنی بلاتا ہی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وفات پائی یعفور اوپر سر چاہ ابو الہیثم بن التیہان کے آیا اور اپنی کو اوس
چاہ مین ڈالا بجہت جزع اور حزن کے اوپر فراق آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے اور بہی اسی باب سی ہی تسخیر اسد اور تعلق اوسکا ساتہہ سفینہ کے
کہ صحرا مین لشکر سی دور پڑا اور راہ بہول گیا اور کہنا اوسکا کہ مین مولا رسول
اللہ کا ہون پس راہ بتائی اور پہنچایا اوسی شیر نے لشکر مین اور یہہ معجزہ
آنحضرت تہا اور فی الحقیقۃ کرامات اولیا معجزہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہی اور ابن وہب نی روایت کیا ہی کہ کبوترون نے مکہ مین اوپر حضرت
کے سایہ کیا روز فتح پس دعا فرمائی اونکی حق مین ساتہہ برکت کے اور تنسیج
عنکبوت اور تبییض حمام اوپر در غار کے مشہور ہی اور کہتی ہین کبوتر حرم کے
نسل اون کبوترون کے سے ہین کہ غار مین مسکن رکہتی ہین اور روایت کیا
گیا ہی کہ امر کیا آنحضرت نی شجرہ کو بقدر آدمی کہ روئیدہ ہوا اور پوشیدہ کیا
در غار کو ذکرہ فی الشفا اور قاضی عیاض نے کہا کہ احادیث درباب کلام حیوانات
اور اطاعت اونکی خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہین وہ جو
مشہور اور واقع کتب ائمہ مین تہین بیان کین ہمنی **وصل** جیسا کہ
حیوانات سب مطیع ومنقاد امر آنحضرت تہی نباتات بہی حیطہ فرمان برداری
اور اطاعت مین حاضر تہی اور اسی جگہہ سے ہی کلام وسلام شجر اوپر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطاعت وشہادت رسالت آپکی — حدیث مین
آیا ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب وحی بہیجی گئی طرف میرے نہ گذرتا تہا مین کسی سنگ ودرخت پر مگر وہ کہ
سلام کہتا تہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے آیا ہی کہ کہا تہا مین ساتہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ مین پس
باہر آئی ہم بعض نواحی اوسکی مین اثنای راہ مین پیش نہ آیا کوہ اور درخت
کہ کہتا تہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ رواہ الترمذی اور یہہ حال
ابتدای وحی مین تہا جیسا کہ حدیث سابق مین گذرا اور بہی اور زمانون مین
واللہ اعلم اور حاکم مستدرک مین لایا ہی باسناد جید ابن عمر سے کہ کہا
تہے ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس پیش آیا اعرابی
اور جب نزدیک حضرت کے آیا کہا اوسکو خاص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے کہان جاتا ہی تو کہا جاتا ہون طرف اہل اپنی کے فرمایا آیا تجھے رغبت ہی طلب خیر مین یعنی چاہتا ہی تو کہ نیکی اور سعادت حاصل کری تو واسطے اپنی کہا وہ کیا ہی فرمایا شہادت اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے نہین کوئی معبود بحق سوا اللہ کے واحد ہی وہ نہین انباز واسطے اوسکے اور بدرستی محمد بندہ اوسکا اور فرستادہ اوسکا ہی — اعرابی نے کہا آیا کوئی اسپر شاہد ہی جو کہتا ہی تو فرمایا یہ درخت میرا شاہد ہی پس بلایا آنحضرت نے اوس درخت کو اور وہ نزدیک وادی پر تہا پس شگاف کرتا تہا زمین کو اور آتا تہا حتی کہ پیش آنحضرت آکر کہڑا ہوا پس شہادت چاہی آنحضرت نی اوس سے تین مرتبہ اور گواہی دی اوس درخت نے بعد ازان پہر گیا اپنی جگہہ الحدیث اور دارمی نے ہی روایت کیا مانند اسکے **اور** روز احد مین کہ کافرون نے رخسار مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خون آلودہ کیا اور دندان شریف مین آزار پہنچایا آنحضرت ایک گوشہ مین بیٹہی تہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حال پوچہا پس مخزون وغمگین پایا حضرت کو کہا آیا دوست رکہتا ہی تو کہ دکہلاؤن تجہی ایک آیہ کہ موجب تسلی وتشفی خاطر تیری کا ہووے پس دیکہا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے کہ پس وادی تہا کہ طلب کر امی محمد اس درخت کو درخت نی مشی کی اور آیا حضرت پاس اور کہڑا رہا کہا جبرئیل علیہ السلام نی امر کر کہ پہر جاوے اپنی جگہہ پس امر کیا اور پہر گیا وہ اپنی جگہہ پس فرمایا رسولخدا نی حَسْبِیْ حَسْبِیْ یعنی کفایت ہی مجھی کفایت ہی مجھے + رواہ الدارمی من حدیث انس روایت کیا ہی دارمی نے حدیث انس سے **اور** بریدہ اسلمی سے آیا ہی کہ سوال کیا ایک اعرابی نے آنحضرت سی معجزہ پس کہا آنحضرت نے ساتہہ اعرابی کے کہہ اس درخت کو کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھی بلاتا ہی پس میل کیا اوس درخت نی داہنے وچپ اور پیش وپس اپنی سے اور جدا ہوئین رگین اوسکی پس آیا اوس حالت مین کہ پارہ کرتا تہا زمین کو اور کہینچتا تہا رگین اپنی اور کہڑا ہوا آگے آنحضرت کے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

کہا اعرابی نے امر کر اس درخت کو کہ جاوے اپنی جگہہ پس بیٹھین رگین اوسکی
اپنی جگہہ اور ہموار ہوا پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ اذن دی مجھی تا
سجدہ کرون مین اذن ندیا پس کہا اذن دی تا دست و پای بوسی کرون مین اسکا
اذن دیا - لائی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر مین شب
تاریک مین شتر پر سوار متصل درخت کنار کے پہنچی خواب آلودہ وہ سدرہ
دو نیم ہوا تا آنحضرت بسلامت درمیان اوسکے سے گذرے اور وہ
ویسا ہی منفرج رہا اور معروف بسدرۃ النبی ہوا اور ابن عباس سے
آیا ہی کہ کہا ایک اعرابی حضرت پاس آیا اور کہا ساتھہ کس چیز کے پہچانین ہم
آپکو کہ رسول خدا ہو فرمایا ساتھہ اوسکی کہ پکارون مین اس شاخ خرما کو کہ گواہی
دیوی کہ مین رسول خدا ہون پس بلایا اوس شاخ کو جدا ہوی وہ درخت سی
اور گری زمین پر پس فرمایا حضرت نی پھر جا اپنی جگہہ پھرے اور بجای اپنے
گئی پس اسلام لایا اعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور آنا درخت کا نزدیک
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سلام کرنا اور اوٹھا پھر جانا اپنی
جگہہ بہت احادیث مین آیا ہی اور صحیح مین حدیث طویل جابر بن عبداللہ
سی کہ کہا فرود آیا مین ایک صحرای کشادہ مین پس تشریف لیگئی حضرت واسطے
قضای حاجت کے اور گیا مین پیچھے حضرت کے ساتھہ جہاگل پانی کے پس نہ دیکھی
کوئی چیز ساتر ناگاہ دو درخت کنار وادی نظر پڑے پس گئے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف ایک درخت کے اور پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون
سے اور فرمایا میرا انقیاد و اطاعت کر باذن خدای عز وجل پس منقاد ہوا
وہ درخت مثل انقیاد شتر کہ مہار اوسکی ناک مین ہی پس نزدیک درخت
دوسری کے گئے اوسی ہی کھینچکر لائے اور کہا میرے اوپر چسپیدہ ہو پس چسپیدہ
ہوئی اور روایت دوسری مین آیا ہی کہ فرمایا جابر کو کہہ اس درخت کو
کہ رسول خدا تجھے کہتا ہی کہ ملحق ہو ساتھہ صاحب اپنی کے کہ بیٹھون مین پیچھی تمہارے
پس گیا مین اور کہا مینے درخت کو وہ جو رسول خدا نے کہا تہا پس آیا اور ملا وہ
درخت ساتھہ صاحب اپنی کے اور بیٹھی آنحضرت پیچھی اونکے اور پہر آیا مین

اور دیکہا مینے اور بیٹہا مین دور جگہہ اور اپنی نفس سے بات کر رہا تہا ناگاہ
التفات کیا مینے کیا دیکہتا ہون کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے
آتے ہین اور دونو درخت آپس سے جدا ہو کر ہر ایک اپنی اپنی جگہہ استادہ
ہین اور حدیث اسامہ بن زید مین بہی مانند اسکے آیا ہی کہ کہا مجہے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض مغازی اپنی مین آیا دیکہتا ہی تو واسطے
حاجت رسولخدا کے کوئی مکان کہا مینے نہین وادی مین کوئی جگہہ خالے آدمیون
سی فرمایا دیکہتا ہی تو کوئی درخت خرما یا کوئی سنگ کہا مینی دیکہتا ہون نخلات
متقارب فرمایا حضرت نے جا اور کہہ ان نخلات کو کہ رسول خدا امر کرتا ہی
تمہین کہ آؤ واسطے حاجت رسولخدا کے اور احجار سی بہی مانند اسکے کہہ
پس گیا مین اور کہا مینے سوگند ہی اوس خدا کی کہ بہیجا آنحضرت کو بحق
دیکہا مینے نخلات کو کہ باہم متصل ہوئی اور احجار آپس مین قریب اور
جب حضرت قضائی حاجت فرما چکے کہا کہہ اونکو کہ جدا ہو وین قریب
اتصال سے اور امثال ان معجزون کے بہت آئی ہین **وصل** جیسا
کہ نباتات کو مطیع و منقاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تہا جمادات
بہی بہی حکم رکہین سلام کرنے حجر سی اور تکلم کرنے اوسکی سی ساتہہ آنحضرت
کے جیسا کہ گذرا کوئی شجر و حجر نہ تہا مگر وہ کہ سلام کرتا تہا مجہپر اور کہتا تہا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اور ایسی ہی حدیث سے اور
علی مرتضی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سی بہی حدیث اس باب مین
گذری اور جابر سے بہی آیا ہی اور ایسی ہی حدیث راہب اوسوقت مین
کہ تہی حضرت ہمراہ ابوطالب کے ابتدای امر اپنی مین پیش از بعثت کہا
باقی نرہا کوئی شجر اور حجر مگر وہ کہ سجدہ کیا حضرت کو اور آوے گا انشاء اللہ تعالی
یہہ قصہ اپنی محل مین اور جیسا کہ روایت کیا ہی مسلم نے حدیث جابر بن
سمرہ سی کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدرستی مین پہچانتا ہون
اوس سنگ کو مکہ مین کہ سلام کرتا تہا مجہپر پہلے مبعوث ہونی میرے سے
بدرستی تحقیق مین اوسی پہچانتا ہون اور لوگونکو اختلاف ہی اوس

حجر مین کہ کونسا ہی بعضون نے کہا ہی کہ حجر اسود ہی اور بعضون کے نزدیک
سوائی اوسکے کوچہ مین کہ اوسی رقاق الحجر کہتے ہین راہ مین خانہ خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے استوار کیا گیا ہی ایک دیوار مین اور لوگ تبرک جانتے
ہین لمس اوسکا اور کہتے ہین یہہ وہی سنگ ہی کہ سلام کرتا تہا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسوقت گذرتی تہے اوس راہ سی شیخ ابن
حجر مکی ہیثمی نے کہا متواتر آیا ہی اہل مکہ سے یہہ حجر کہ رقاق الحجر مین ہے
وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تہا اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
مقابلہ اوسکے دوسری دیوار مین اثر مرفق شریف آنحضرت ہی اور کہتے
ہین کہ سنگ وآہن واسطے انبیا کے نرم کیا جاتا ہی اور مکہ معظمہ مین ایک
جبل ہین کہ آنحضرت رعی غنم کبہی کرتی تہے اثر قدمین شریفین بیان کرتے
ہین واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ ابو حفص میانشی سے لایا
ہی کہ کہا خبر دیتا تہا مجہی جو کوئی کہ ملاقات کرتا تہا مین ساتہہ اوسکی اہل مکہ
سی کہ یہہ حجر مذکور وہی حجر ہی کہ سلام کرتا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اوپر اور منجملہ آمین کہنا استانہ اور در و دیوارون کا ہی جسوقت
دعا فرمائی آنحضرت نی خاص عباس اور اوسکے بیٹون کے واسطے روایت
کیا اسی بیہقی نے دلایل مین اور ابن ماجہ نے مختصرا کہ کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خاص عباس بن عبد المطلب کو یا ابا الفضل نجا اپنی گہر سی تو اور
تیرے بیٹے کل جبتک آؤ مین تمہارے پاس اسواسطے کہ مجہی تم سے کچہہ کام ہی
پس منتظر رہی تا آنکہ تشریف لائی حضرت اون پاس بوقت چاشت
اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ جواب دیا عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ فرمایا کیونکر صبح کی تمنی کہا صبح کی ہمنی بخیر وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ فرمایا نزدیک
ہو آپسمین اور ملصق ہو ایکدوسرے سی پس اوٹہا ہی اونہین حضرت نے چادر
اپنی اور کہا یا رب یہہ عم میرا ہی اور صنو پدر میرا اور یہہ اہلبیت میری ہین
پس محجوب کر انکو آتش دوزخ سی جیسا کہ محجوب کیا مینی اونکو ساتہہ اس چادر
کے پس آمین کہا استانہ اور دیوارون خانہ نے اور کہا آمین آمین آمین اور

ایک مرتبہ عقیل بن ابیطالب سفر مین خدمت آنحضرت مین تہے تشنہ ہوئے
پس آنحضرت نی اونہین ایک کوہ پر کہ وہان تہا بہیجا اور کہا کہہ اس کوہ کو کہ
مجہی پانی دیوے وہ کوہ متکلم ہوا اور کہا پیغمبر خدا سی کہہ کہ جسدن سے یہہ آیت
نازل ہوئی فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ یعنے
پس ڈرو اوس آتش سے کہ ہیمہ اوسکے آدمی اور سنگ ہین — آنسو روا ہین
ترس خداسی کہ پانی میرے اجزا مین نرہا اور مشہور اسی باب مین حنین جذع
ہی اور حدیث حنین جذع جماعہ کثیر صحابہ سے مروی ہی کہ مفید قطع اور
یقین ہی اوسکے ساتہہ مواہب مین تاج الدین سبکی لایا ہی کہ شرح مختصر
مین ابن حاجب نے کہا صحیح میرے نزدیک وہ ہی کہ حدیث حنین جذع متواتر
ہی روایت کیا ہی علمار حدیث سی بخاری و مسلم وغیرہ نے بطریق کثیرہ متعدد
خارج حد و حصر احصا سی اور ہوسکے کہ متواتر ایک قوم کے نزدیک غیر متواتر
ہو دوسری قوم کے نزدیک اور شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ حنین
جذع اور انشقاق قمر نقل کیا گیا ہی ہر ایک دونو سے نقل شایع کہ مستفیض
ہی قطع و یقین کو نزدیک اوس شخص کے کہ مطلع ہی اوپر طرق حدیث کے نہ غیر
اوسکا کہ ممارست نہ کہی اس کلام مین واللہ اعلم اور بیہقی نے کہا کہ قصہ
حنین جذع امور ظاہرہ سے ہی کہ نقل کیا ہی اوسے خلف نی سلف سی اور
یہہ اکبر آیات اور اہبر معجزات سی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر نبوت ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور شافعی نے کہا کہ نہین دیا ہی حق تعالی نے کسی
پیغمبر کو وہ جو دیا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہا شافعی کو
کہ دیا ہی خدا تعالی نے عیسی علیہ السلام کو احیاء موتی کہا دیا پیغمبر صلوات
اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کو حنین جذع تا سنی گئی آواز اوسکی اور یہہ اعظم
واکبر ہی اوس سے بعد ازان شمار کیا ہی علمار حدیث نے صحابہ کو
کہ روایت کیا ہی اور روایت و اسانید اور طرق اوسکی کہ ذکر آونکا طویل
ہی روایت کیی گئیے ہین کہ تہے نبوی مسقوف اوپر جذوع نخل کے اور
تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ازانکہ بنایا جاوے واسطے اونکے

منبر کہڑے رہتی تہے واسطے خطبہ کے تکیہ جذع اون جذع سے اور جب
بنایا گیا منبر مفارقت فرمای اوس جذع سی پس سنی گئی اوس جذع سی
آواز مانند آواز ناقہ اور روایت انس مین آیا ہی کہ جنبش و لرزہ
آیا مسجد کو اوسکی آواز سی اور بہت بکا کیا لوگون نے بجہت مشاہدہ
حال غریب اوسکے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شگافتہ اور
پارہ ہوی جذع پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکہا دست مبارک
اپنا اوسکی اوپر اور گلی سے لگایا پس تسکین و سکوت حاصل ہوا اوسے
اور فرمایا آنحضرت نی کہ اس چوب نے گریہ کیا از جہت اوس چیز کے کہ ہم کیا
ذکر کرتا سی اور اگر اوسے گلی نہ لگاتا مین ہمیشہ یونہین رہتا حال اوسکا روز
قیامت تک واسطے اظہار حزن کے اوپر ہجر کے — پس امر کیا آنحضرت نی کہ دفن
کیا جاوے زیر منبر پس نماز پڑہتی تہے آنحضرت طرف اوسکی اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ بلایا اوسے آنحضرت نی اپنی طرف پس مین پارہ کرتا آیا
پس گلی سے لگایا اوسی اور فرمایا پہر چلا جا اپنے مکان کو اور حدیث
مین آیا ہی بروایت بریدہ کہ فرمایا آنحضرت نی اوس چوب کو اگر چاہی تو سرسبز
کرو مین تجکو جس جا معین کر تو بہی تا روئیدہ ہون رگ و ریشہ تیرے اور کامل ہو
خلقت تیری اور تر ہون شاخین تیری اور پیدا ہو میوہ تیرا اور اگر چاہی تو سرسبز
کرو مین تجہی بہشت مین تا کہاوین دوست خدا کے میوہ تیرا بعد ازان گوش مبارک
بسماعت اوسکے قول کے متوجہ فرمایا کہ کیا کہتی ہی پس فرمایا کہتی ہی سرسبز
فرما مجہی یا رسول اللہ بہشت مین تا کہاوین مجہسے دوست خدا کے اور نہ ہون اونمین
کہنہ اور فانی ہون غرض کہ سنا اس آواز کو جو کہ اوسکے متصل تہا پس فرمایا
آنحضرت نی ایسا ہی کیا مینی اور فرمایا اختیار کیا اوسنے دار بقا کو اوپر دار
فنا کے اور تہی حسن بصری رضی اللہ عنہ جب تحدیث کرتے ساتہ اس
حدیث کے کہتی تہے ای بندگان خدا چوب نالہ کرتی ہی شوق پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پس تم زیادہ سزاوار ہو کہ مشتاق لقای آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو [illegible] بیت سنگی و گیاہی [illegible] منفقی ہست

بہ زاد می دان کہ در و معرفتی نیست * اور اس حدیث کو بالفاظ مختلفہ روایت کیا ہی جس قدر کہ ذکر کیا ہمنی کافی ہی اور اسی باب سی ہی کلام کرنا آنحضرت کا جبل کے ساتھہ اور کلام کرنا جبال کا آپکے ساتھہ — روایت کیا ہی انس نے کہ نکلی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جبل احد کی طرف کہ کوہ مدینہ ہی اور اوسکی شان مین واقع ہوا ہی اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ یعنے احد ایک پہاڑ ہی دوست رکہتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکہتی ہین اوسکو — پس جنبش کی احد نی پس مارا حضرت نے اوسے پای مبارک اپنا اور کہا ثابت و برجا رہ ای احد نہین تجپر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ احمد والبخاری والترمذی وابو حاتم اور حدیث دوسری مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سی آیا کہ تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوپر جبل ثبیر کے کہ جبل مکہ سی ہی اور آپکے ساتھہ ابو بکر اور عمر اور مین تہا پس جنبش کی جبل نے تا آنکہ گرے اوس سے سنگ حضیض مین پس مارا آنحضرت نے پای مبارک اپنا اور فرمایا اپنی جگہہ ثابت و قایم رہ یا ثبیر نہین تیرے پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید رواہ البخاری و احمد والترمذی وابو حاتم اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہی کہ تہے آنحضرت اوپر حرا کے اور ابتدای وحی مین اوس جگہہ مشغول رہتی تہے اور وحی وہان نازل ہوتی تہی اور تہے حضرت کے ساتھہ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم پس ہلا صخرہ پس کہا حضرت نی آرمیدہ ہو ای حرا نہین اوپر تیرے مگر نبی یا صدیق یا شہید اور ایک روایت مین سعد بن ابی وقاص مذکور ہی نہ علی رضؓ اور ایک روایت مین تمام عشرہ مبشرہ مذکور ہین مگر ابو عبیدہ بن الجراح واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی جب طلب کیا آنحضرت کو قریش نے کہا ثبیر نے اوتر یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ مارین تجکو میری پشت پر پس عذاب کرے مجہی خدای عز و جل پس کہا حرا نے مجہپر آ یا رسول اللہ اور ثبیر اور حرا دو نو کوہ ہین مکہ مین مقابل آپس مین اور کہا ہی کہ جنبش ان جبال کی نہ جنبش رجفہ سی ہی کہ ساتھہ

قوم موسی علیہ السلام کے واقع ہوئی جسوقت تحریف وتبدیل کلمہ کیا تہا اسواسطے
کہ وہ رجفہ غضب تہا اور یہہ رجفہ طرب اور اسیواسطے تخصیص فرمایا آنحضرت
نے اوپر مقام نبوت اور صدیقیت وشہادت کے کہ موجب سرور واستقرار
جبال ہین اور اسی باب سے ہی تسبیح حصی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جیسیکہ روایت کیا ہی انس رضی اللہ عنہ نے کہ لیا آنحضرت
نے ایک کف حصی سے پس تسبیح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتہہ مین اور
سنی ہمنے آواز تسبیح پس دیا اون حصی کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین
اور تسبیح کی بعدازان ہمارے ہاتہہ مین دیا پس تسبیح نکی اور قاضی نے شفا
مین کہا کہ روایت کیا مثل اسکے ابو ذر نے اور ذکر کیا کہ تسبیح کی کف عمر وعثمان
رضی اللہ عنہما مین بہی اور حدیث طبرانی مین آیا ہی کہ کہا ابو ذر نے پستر
رکہی گئی وہ سنگریزے ہاتون ہمارے مین پس تسبیح نکی ساتہہ کسی ایک کے
ایسا ہی لایا ہی اس حدیث کو مواہب لدنیہ مین اور روضۃ الاحباب مین
تمہید ابو شکور سالمی سے نقل کیا ہی کہ کہا علی مرتضی رض بہی اوس مجلس مین
تہے اور اوپر اونکے ہاتہہ کے بہی تسبیح کہی اور ازانجملہ ہی تسبیح طعام ۔ بخاری
نے ابن مسعود سی روایت کیا ہی کہ کہا تہے ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے طعام کہاتے تہے اور تسبیح طعام سنتے تہے اور جعفر بن محمد باقر
بن علی زین العابدین سلام اللہ علیہم اجمعین سے روایت ہی کہ کہا بیمار ہوئے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آئی آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام ساتہہ
ایک طبق کے کہ اوسمین انگور وانار تہے پس تناول فرمائے حضرت نے اور تسبیح
کی فواکہ نے اوپر دست مبارک کے اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سی
کہ پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن منبر پر یہہ آیت ایہا
وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنی اور نہ جانا اونہون نے اللہ کو پورا جاننا
بعد ازان کہا ثنا کہتا ہی جبار اوپر ذات اپنی کے اور فرماتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ
اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ یعنی مین ہون زبردست مین ہون زبردست مین ہون
[illegible] پس [illegible] کہا [illegible] حضرت اور اسی حکم [illegible]

تکلم صبیان اور شہادت اونکی ساتھہ رسالت حضرت کے — روایت ہی معیقیب یمامی سی کہ کہا حج کیا مینے حجۃ الوداع اور آیا مین سرای مین بیچ مکہ کے دیکہا مینے اوس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مشاہدہ کیا مینے حضرت سے ایک مرد عجیب کہ آیا اونکے پاس ایکمرد اہل یمامہ سی لڑکا لیکر کہ تہا اوس دن پیدا ہوا ہی پس کہا اوسکو رسول خدا نے مَنْ اَنَا مین کون ہون کہا اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو محمد رسول اللہ ہی * فرمایا حضرت نے صَدَقْتَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْكَ یعنی راست گو ہی تو برکت وکرامت فرمائی خدایتعالی تجھین بعد ازان اوس لڑکی نے تکلم کیا جوانی تک اور نام رکہا ہمنی اوسکا مبارک الیمامہ اور فہدبن عطیہ سے روایت ہی کہ لائی ہین حضرت پاس ایک لڑکے کو کہ جوان ہوا اور ہرگز تکلم نکیا آپ نے پوچہا مین کون ہون کہا رسول اللہ رواہ البیہقی **وصل** ابرای ذوی العاہات اور احیای موتے ہین یعنی تندرست کرنا بیمار ونکو اور زندہ کرنا مردونکو — روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک عورت خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئی اور چہوٹے بیٹے اپنی کو ہمراہ لائے اور کہا یا رسول اللہ یہہ پسر کہ میرا جنون رکہتا ہی اور غلبہ کرتا ہی اسی جنون وقت طعام چاشت اور طعام شام کے اور مکدر کرتا ہی ہمیر وقت کو پس مسح فرمایا آپ نے اوسکا سینہ پس قی کی اور باہر آئی اوسکے شکم سے مثل سگ بچہ سیاہ کہ دوڑتی تہی رواہ الدارمی اور آئی حضرت پاس ایک عورت خثعم سے اور اوسکے ہمراہ ایک طفل تہا کہ تکلم نکرتا تہا پس پانی طلب کیا حضرت نے اور مضمضہ فرمایا اور دہوئی دونو ہاتہہ اپنی اور پلایا پانی لڑکے کو تندرست ہوا فی الفور اور عاقل کہ فاضل ہوئی اوسکی عقل لوگونکی عقلون پر اور پہنچا روز احد ایک زخم قتادۃ النعمان کی آنکہہ پر کہ رخسارہ پر نکل پڑی پس آیا قتادہ حضرت پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری زوجہ ہی دوست رکہتا ہون نہین اوسے ڈرتا ہون نہین کہ دیکہی مجہے اور اوسکی آنکہہ مین قبیح وزشت آوین مین پس پکڑا حضرت نی اوسکی آنکہہ کو دست مبارک اپنی سے اور رکہا بجنبہ مقام مین اور کہا خداوندا پہنا اوسکی چشم کو حلیہ پس تہی وہ آنکہہ بہترین اور زیباترین اور بیناترین

اوسکی انکہون سے درد نکرتی تہی جسوقت کہ درد کرتی تہی انکہہ دوسری اور
روایت کیا طبرانی نے اور ابو نعیم نے قتادہ سے کہ کہا تہا مین نگاہ رکہتا
تیرونکو اپنی موتہہ پر روی مبارک پیغمبر خدا سے یعنی اپنی کو سپر آنحضرت کیا
تہا مینے آخر کو تیر جہی پہنچا کہ بیعولہ میری آنکہہ کا نکل پڑا پس پکڑا مینے اوسکو ہاتہہ
سے اور دیکہا مینے طرف رسول خدا کے جب دیکہا حضرت نے میری چشم کو
میری ہاتہہ مین روئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہا خداوندا قتادہ
نے جیسا کہ نگاہ رکہا موتہہ تیرے پیغمبر کا اپنے موتہہ کے ساتہہ اور پہونچی آفت
اوسکی چشم کو پس کردی یہہ چشم اوسکی بہترین چشمان اور روایت کیا
گیا ہی کہ ایک شخص گرفتار علت استسقا ہوا تہا حضرت پاس کسیکو واسطے
استشفا کے بہیجا پس لیا حضرت نے دست مبارک مین ایک کف خاک سے
اور ڈالا اوسمین پانی دہن مبارک اپنی سے اور اوس مرسل کو دیا وہ متعجب
ہوا اور گمان لیگیا کہ حضرت نے استہزا فرمایا اوسکے ساتہہ پس لایا اوسکو
نزدیک اوس مریض کے کہ قریب المرگ تہا اور پلایا پس شفا پائی اور ایک
شخص اور تہا کہ دونوا آنکہین اوسکی سفید ہوگئی تہین یہانتک کہ کچہہ معلوم نہوتا
تہا پس دم کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو آنکہونکو بینا ہوا اور
اسی برس کی عمر مین سوئی پرو لیتا تہا اور امثال اسکے بہت ہین اور
اور غزوہ خیبر مین پوچہا کہ علی رض کہان ہی عرض کیا کہ بسبب درد چشم حاضر نہین
پس کسیکو بہیجکر بلایا اور رکہا سر اونکا اپنی بغل مین اور تفل فرمایا دونو
آنکہون اونکی مین اور دعا کی پس فے الحال درد جاتا رہا گویا کہ کبہی نہ تہا اور ہرگز
درد نکیا چشم علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے اور دم فرمایا تین کرت اوپر ضربت
ساق سلمہ بن الاکوع کے روز خیبر پس فے الحال اچہا ہوگیا اور ہرگز درد نکیا
اور پاپی یزید بن معاذ مین شمشیر لگی تہی پاشنہ پاتک جبکہ مارا کعب بن الاشرف
کو پس تفل کیا در حال اچہا ہوگیا اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ جب عبداللہ
بن عتیک نے ابو رافع یہودی کو مارا شب مہتاب تہی جسوقت پانو زینہ پر
رکہا سمجہا کہ زمین ہی پس گرا اور ٹوٹ گئی ساق اوسکی پس آنحضرت

پاس آیا حضرت نے دست مبارک اپنا اوسکی ساق پر ملا فی الحال شفا پائی
اور امثال ان حکایات کے نہایت کثرت اور شہرت مین ہین اور کتب
حدیث مین مذکور و مسطور — ولیکن احیائی موتے — روایت کیا ہی بیہقی
نے دلایل مین کہ آنحضرت نے بلایا ایک مرد کو باسلام پس کہا اوس مرد
نے مین ایمان نہین لاتا تیرے اوپر تا زندہ کرے تو بیٹی میری کو کہ مردہ ہی کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکہا مجھی قبر اوسکی اور ایک روایت مین آیا
ہی کہ کہا ڈال آیا مین بیٹی کو وادی مین پس فرمایا آنحضرت نے دکہا مجھے
وہ وادی پس تب آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس دختر کو پس
جواب دیا اوسنے اور کہا لبیک وسعدیک پس فرمایا آنحضرت نے آیا دوست
رکہتی ہی کہ مرجع کرے تو دنیا مین کہا نہین یا رسول اللہ پایا مینے آخرت کو بہتر
دنیا سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کہ باپ اور مان تیرے ایمان لائے ہین اگر دوست رکہتی ہی راجع
کرون مین تجھے اوپر ان کے کہا حاجت نہین مجھے ان کی پایا خدا کو بہتر اور
مہربان زیادہ اون سے یہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ اولاد مشرکین کو عذاب
نہین ہی اور قصہ زندہ کرنے بیٹون جابر کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اوسکے گہر مہمان آئے اونسنے بکرہ ذبح کیا اور بیٹے بزرگ اوسکے نے
ساتھہ دیکھنے اس حال کے چھوٹے بہائی اپنی کو ذبح کیا جو وقت مان اوسکی
پیچھی دوڑی وہ کوٹھی پر چڑھ گیا اور اپنی کو زمین پر ڈالا اور مر گیا پس دونو بیٹے
بدعائی حضرت زندہ ہوئے — شواہد النبوت مین تفصیل مذکور ہی اور
احیا حضرت کا اپنی ابوین کو اور ایمان لانا اونکا جیسا کہ احادیث مین آیا ہی
بہی اسی قبیل سے ہی ولیکن محدثین کو صحت ان احادیث مین کلام ہی اور
اور بعضے متاخرین نے اونہین پرایۂ اثبات دیکر بدرجہ اعتبار پہنچایا ہی —
اور انس رضی سے آیا ہی کہ ایک جوان انصار مین سی مر گیا تہا اور اوسکی
مان تہی بڑھیا اندہی پس تجہیز و تکفین کیا ہمنے اوس مردہ کو اور تعزیت کی
ہمنے اوس عورت کی کہا اوسنے آیا مر گیا میرا بیٹا لوگون نے کہا البتہ مر گیا

کہا خداوند اتو جانتا ہی کہ مینے ہجرت کی ہی طرف تیری اور تیرے پیغمبر کے بعد
اوسکے کہ یاری اور فریاد رسی کر تیو میری ہر شدت و محنت مین پس نہ کہہ مجہپر
بار اس مصیبت کا ۔ پس ہم اوس جگہہ سے نہ گئی تہے تا دور کیا ہمنی جامہ مونہہ
مردہ سے پس زندہ ہوا اور طعام کہایا اپنی مان کے ساتہہ ۔ روایت کیا اس
حدیث کو ابن عدی اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے اور یہہ
برکت التجا اور استغاثہ اوس زن کے تہا ساتہہ حضرت رسول مقبول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس معجزہ حضرت کا ہووے اور ایسا ہی روایت
کیا ہی ابو بکر بن الضحاک نے سعید بن المسیب سے کہ ایک مرد انصار سے مرگیا
تہا جب تکفین کر چکے اور آئی لوگ اوٹہانیکو تکلم کیا اور کہا محمد رسول اللہ
اور ایسا ہی آیا ہی از زید بن خارجہ انصاری خزرجی سے کہ بدر اور بیعۃ ا
الرضوا میں حاضر ہوا تہا وفات پائی خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں اور تکلم
کیا بعد موت کی وہ کلام کہ محفوظ رکہا گیا اوس سے کہا أَحْمَدُ أَحْمَدُ فِي الْكِتَابِ
الْأَوَّلِ صِدْقٌ صِدْقٌ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الضَّعِيفُ فِي نَفْسِهِ
الْقَوِيُّ فِي أَمْرِهِ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ صِدْقٌ صِدْقٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
الْقَوِيُّ الْأَمِينُ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ صِدْقٌ صِدْقٌ عُثْمَانُ
ابْنُ عَفَّانَ عَلَى مِنْهَاجِهِمْ مَضَتْ أَرْبَعُ سِنِينَ وَبَقِيَتْ
سَنَتَانِ أَتَتِ الْفِتَنُ وَأَكَلَ الشَّدِيدُ الضَّعِيفَ وَقَامَتِ
السَّاعَةُ یعنے احمد تعریف وستایش کیا گیا لوح محفوظ میں راست راست
ہی ابو بکر صدیق ناتوان ہی اپنی ذات میں زور آور ہی اپنی امر میں لوح محفوظ
میں راست راست ہی عمر بن الخطاب ۔ قوی اور امین ہی لوح محفوظ میں راست
راست ہی عثمان بن عفان اوپر طریق اون کی اور راہ اونکی کے ہی گذرے ہیں چار سال
اور باقی رہی دو سال آوین فتنی اور کہا وے زور آور کمزور کو اور برپا ہووے
قیامت ۔ ایسا ہی مذکور ہی جامع الاصول میں ۔ اور مواہب لدنیہ میں یون
بیان کیا ہی کہ نعمان بن بشیر نے کہا کہ تہا زید بن خارجہ سرداروں انصار سے
درمیان مشی کے راہ میں راہون مدینہ سی میان ظہر و عصر مونہہ کے بل گرا اور مرگیا

لیہی آئین زبان انصار اور رونین اوپر اوسکے اور پہر اونکے لیس با بحال خود تا انکہ تہا مابین المغرب والعشا سنے آواز کہ کہتا تہا خاموش ہو نین دیکہا لوگون نے کہ ناگاہ آتی ہی آواز زیر جامہ ہائے کفن سے لیس کہولا مونہہ اور سینہ اوسکا کہتا تہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَكَانَ ذٰلِكَ فِی الْكُتُبِ الْاُوْلٰی ثُمَّ صَدَقَ صَدَقَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ یعنی محمد رسول اللہ نبی ہے ناخواندہ خاتم الانبیا نہین کوئی نبی بعد اوسکے اور تہی یہہ مسطور لوح محفوظ مین پہر راست ہی راست ہی یہہ رسول اللہ ہین سلام اوپر تیرے ای رسول اللہ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی روایت کیا اوسے ابوبکر بن الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت مین انتہی اور روایت کیا گیا ہی عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری سے کہا تہا مین اوس جماعت مین کہ دفن کیا ثابت بن قیس بن شماس کو اور مار گیا تہا وہ یمامہ مین لیس سنا ہمنے جسوقت داخل کیا ہمنے اوسکو قبر مین کہتا تہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الشَّهِیْدُ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ یعنی محمد رسول اللہ ہین ابوبکر صدیق ہی عمر شہید ہی عثمان ابن عفان نیکوکار ہین رحیم لیس نگاہ کیا ہمنے اور دیکہا کہ مردہ ہی کذا فی الشفا اور اگر تشکیک کرین اور کہین کہ شاید زندہ ہوا اور غشی واقع ہوئی ہو اور یہی حضرت کے ہاتہہ پر واقع نہین ہوا تا معجزہ اوسی کہین جواب اوسکا وہ کہ موت ایسا امر نہین کہ پنہان رہے اور ذکر آنحضرت اور مدح اونکی ناظر ہی اس طرف کہ یہہ سب برکت و عزت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا اور اگر کرامت ہی تو بہی معجزہ حضرت کا ہی اور ابو نعیم نے روایت کیا کہ ذبح کی تہی جابر نے ایک شاہ اور پکائی اور نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا لیس بلایا حضرت نے قوم کو اور فرمایا کہاؤ ولیکن ہڈی نہ توڑو بعد ازان جمع فرمایا ہڈیون کو اور رکہا دست مبارک اپنا اوپر اور تکلم فرمایا بکلام ناگاہ اوٹہہ کہڑی ہوئی شاہ کان جہڑ جہڑاکر اپنے اور بعضے اکمل لوگ لیا کہ مظہر قادریت خدا کے

جل شانہ کے تہے بشرف متابعت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک پرتوہ اس خارق عادت سی پڑا کہ ایک مرغ کہایا اور ہاتہہ اوپر ہڈیون اوسکے کے رکہا اور نام اللہ و رسول کا لیا مرغ اوٹہہ کہڑا ہوا اور چلنے لگا پس یہہ ہی معجزات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی اور معلوم ہوا کہ تکلم شاۃ مسمومہ کہ خیبر مین ہوا بعض اوسے قبیل ہوتی سے رکہتی ہین اور بعضے کہتے ہین وہ تکلم ہی کہ پیدا کیا حق تعالی نے شاۃ میت مین جیسا کہ شجر و حجر مین حروف و اصوات پیدا کرتا ہی پروردگار تعالی اور سنوا تا ہی اونسے بی تغیر اشکال اور نقل بیبات اون کے — اور مذہب شیخ ابوالحسن اور قاضی ابوبکر باقلانی کا یہی ہی اور بعضے کہتی ہین کہ بطریق ایجاد حیات کے ہی اوسمین اولا اور تکلم ثانیا اور کہتی ہین کہ حق تعالی نے پیدا کیا اوسمین حیات اور شگافتہ کیا واسطے اوسکے موہنہ اور زبان اور قدرت دی آو اوپر کلام کے اور ظاہر قول اول ہی واللہ اعلم **وصل** اور ایک انواع معجزات اور اقسام اوسکے سے اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور شفا مین کہا ہی کہ یہہ باب دعا واسع ہی جدا اور اجابت دعای آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص جماعت کو نفعا و ضرا متواتر المعنی اور معلوم ہی ضرورۃ اور حدیث حذیفہ مین آیا ہی کہ تہے رسول خدا کہ جب دعا کرتے کسی کے لیے اور اک کرتی دعا حضرت کی اوسکو مین پشت تک اور اشہر جو ہے اس باب مین دعای آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انس بن مالک کو کہ دس سال بخدمت حضرت حاضر رہی اور بانواع نعم و کرامات ظاہر و باطن مخصوص ہوئے اور لائی مان اونکی حضرت پاس اور کہا یا رسول اللہ دعا کر واسطے انس خادم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت نے اور کہا خداوندا زیادہ کر مال اور ولد اور برکت دی خاص اوسکو جس چیز مین کہ عطا کیا ہی نعمت سی — اور روایت کرتا ہی عکرمہ کہ کہا انس نے سوگند بخدا مال میرا بہت ہی اور اولاد میری زیادہ سو تن سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا نہین جانتا مین کسی شخص کو کہ پہنچا ساتہہ رخا اور فراخی عیش

اور خوش زندگانی کے جیسا کہ مین پہنچا اور کہا بتحقیق دفن کیا مینے ساتھہ ان
دو ہاتھہ اپنی کے سوتن اپنی اولاد سے اور سقط اور ولد و ولد نہین بیان کرتا مین
اور آیا ہی کہ نخیل اوسکے دو بار ثمر دیتی تہے اور از انجملہ ہی دعا حضرت
کی عبد الرحمن بن عوف کے حق مین ساتھہ برکت کے وہ رضی اللہ عنہ کہتا تہا
اگر اوٹہاتا مین بالفرض سنگ کو امیدوار ہوں کہ پاتا نیچے اوسکے زر اور کہولے
گئی اوسکے واسطے دروازے رزق کے اور ہجرت کی تہی فقر مین کہ کچھہ چیز
نرکہتا تہا اور صلح کی اوسکی زوجات نے کہ چار تہین ربع پر کہ حق اونکا ثمن ہی
اسی ہزار پر اور ایک روایت مین لاکہہ پر اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ صلح کیا گیا ساتھہ ایک زن کے اوتین سے کہ اوسے طلاق دی تہی حالت مرض
مین اوپر اسی اور چند ہزار کے اور وصیت لی ساتھہ پچاس ہزار کے ورآئے
صدقات عظیمہ کے کہ اپنی حیات مین رکہتا تہا اور آزاد کرتا تہا ایک روز مین
تیس غلام اور تصدق کیا ایک مرتبہ کاروان اپنی کو کہ اوسمین سات سو
شتر تہے اور ہر جنس کا مال ساتھہ سامان اونکے اور باعث اوسکا یہ تہا
کہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی اوسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا دیکہا مینے عبد الرحمن بن عوف کو بہشت مین کہ داخل
ہوتا تہا مانند کودک کے پس بشکرانہ اس نعمت کے تصدق کیا تمام کاروان
اپنا اور دعا کی آنحضرت نے واسطے معاویہ بن ابی سفیان کے سات تمکین
کے بلاد مین پس پائی خلافت و امارت اور دعا کی واسطے عروہ بن ابی
الجعد کے پس بیان کرتا ہی عروہ تہا مین کہ کہڑا رہتا تہا مین کناسہ مین کہ نام
ایک موضع کا ہی تا اٹکہ فایدہ حاصل کرتا چالیس ہزار درہم ایکدن مین
اور بخاری نے اپنی حدیث مین کہا کہ اگر وہ خاک خرید کرتا اوسمین بہی فایدہ
ہوتا اور بہاگے ایک مرتبہ ناقہ آنحضرت پس دعا کی اور آواز دی ناقہ
کو پس آئی ایک ہوائی تند اور سونپا آنحضرت کو اور دعا کی واسطے مادر
ابو ہریرہ کے باسلام پس مسلمان ہوئی اوسیوقت باوجودیکہ برا کہا کرتی
تہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور دعا فرمائی واسطے علی مرتضی کرم

الله وجہہ کے کہ نگاہ رکہی گئے گرمی و سردی سے پس تہے حضرت علی کہ پہنتی تہے شتا مین ثیاب صیف اور صیف مین ثیاب شتا اور سردی و گرمی مضرت نکرتی تہی اور دعا فرمای فاطمہ زہرا کے حق مین کہ گرسنہ نہووین پس گرسنہ نہوئین بعدازان ہرگز اور درخواست کی آنحضرت صلے الله علیہ و آلہ وسلم سے عقیل بن عمرو نے ایک آیت و کرامت واسطے قوم اپنی کے پس دعا کی آنحضرت نے اوسکے لیئے اور کہا خداوند ابخش اوسی نور پس ساطع ہوا نور درمیان ہردو چشم اوسکے پس کہا یا رسول الله ڈرتا ہون مین کہ لوگ برص خیال نکرین پس پہر گیا اور آیا نور بجانب تازیانہ اوسکے اور روشن ہوتا تہا تازیانہ اوسکا شب تاریک مین اور نام کیا گیا اوسکا ذوالنور اور دعا کی اوپر مضر کے پس قحط پڑا اوپر پس جہر بانی طلب کی قریش نے حضرت سے اور دعا کی دور ہوا قحط اونکا اور دعا کی اوپر کسری کے جسوقت کہ پارہ کیا کتاب آنحضرت کو کہ پارہ ہو ملک اوسکا پس باقی نرہا اوسکے لیے کوئی ملک اور باقی نرہی فارس کو ریاست اقطار مین اور دعا کی ایک شخص پر کہ قطع کی اوپر حضرت کے نماز کہ قطع کرے حق تعالی اثر اوسکا پس چلا ماندہ ہوا وہ شخص اور دیکہا ایک مرد کو کہ بائین ہاتہہ سی کہاتا تہا فرمایا سیدہے ہاتہہ سی کہا کہا سیدہے ہاتہہ سے نہین کہا سکتا اور دروغ کہا فرمایا کبہی نکہا سکے گا پس نہ اوٹہا سکا ہاتہہ اپنا سیدہا اور کہا عتبہ بن ابی لہب کو خداوندا مقرر و موکل کر اوپر اوسکے ایک سگ اپنی سگون مین سے پس کہایا اوسی شیر نے اور حدیث دعای آنحضرت اوپر قریش کے کہ ز کہا شکنبہ اوپر گردن مبارک کے مشہور ہی اور کشتہ ہوئی وہ لوگ غزوہ بدر مین اور کج کرنا حکم بن العاص کا اپنی مونہہ کو اور پوشیدہ کرنا اپنی چشم کو نزدیک آنحضرت صلی الله علیہ و آلہ وسلم کے بقصد تہکم اور استہزا کے اور فرمانا آپکا ایسا ہی ہووی تو پس ایسا ہی تہا جبتک موا اور دعا کی اوپر محلم بن جثامہ کے کہ قبول نکرے اوسے زمین اور جب اوسی قبر مین رکہتی تہے باہر ڈالتی تہی زمین چند مرتبہ ایسا ہی اتفاق ہوا آخرالامر رکہا اوسی دو طرف وادی مین

اور اوٹہائی دیوار ساتہہ تہہر ون کے اور ایسی ہی دعا کی اوپر ابن عامر آپ
کے یَمُوْتُ طَرِیْدًا وَحِیْدًا یعنی مرے راندہ شدہ تہا اور ایسا ہی ہوا
اور کہا ہی صاحب شفا نے کہ مثال اسکی بہت ہین اندازہ حصر و احاطہ سے

وصل کرامتون اور برکتون آنحضرت مین جس چیز کو کہ لمس و مباشرت
فرماتے ۔ صحیح مین آیا ہی کہ باہر لائین اسما بنت ابی بکر رض جبہ طیالسہ اور
کہا یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پہنا ہی اور ہم اسی دہوتے ہین
واسطے بیمارون کے اور طلب شفا کرتے ہین اور رہتے چند اشعار شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کلاہ مین خالد بن الولید کے جس جنگ
مین حاضر ہوتا فتح اور فیروزی پاتا اور ڈالا آنحضرت نے بقیہ آب وضو اپنی
سے بیر قبا مین پس خشک اور کم ہوا پانی اوسکا ہرگز اور آب دہن مبارک
ڈالا بیر مین کہ دار انس مین تہا پس نہ تہا مدینہ مین کوئی چاہ شیرین تر
پانی اوسکی سے اور گذرے آنحضرت اوپر ایک چشمہ آب کے اور پوچہا نام
اوسکا کیا ہی کہا نام اوسکا بیسان ہی اور پانی اوسکا شور ہی فرمایا بلکہ نام
اوسکا نعمان ہی اور آب اوسکا خوش پس خوش ہوا پانی اوسکا اور
لایا گیا حضرت پاس ایک ڈول آب زمزم سے اور ڈالا آپ دہن مبارک
اپنا اوسمین پس ہوا خوشبو زیادہ مشک سی اور ڈالا آب دہن شریف
ایک ڈول مین چاہ سے اور ڈالا اوس چاہ مین فایح ہوئی اوس سے بوے
مشک اور دی زبان شریف اپنی حسنین رضی اللہ عنہما کے دہن مین
پس چوسی اونہون نے اور ساکت ہوے حالانکہ روتی تہے قبل اوسکے عطش
سے اور ڈالتی تہے آب دہن مبارک اپنا لڑکون شیرخوارہ کے
موہنون مین پس کفایت کرتا اونکو تا شب اور گذرا ہی ذکر اوسکا
باب حلیہ شریف مین اور ازانجملہ ہی برکت دست مبارک شریف
اور لمس اوسکا اور غرس نخیل واسطے یہود کے اور ثمر دینا اوسکا اوسی
سال قصہ اسلام سلمان فارسی مین کہ مکاتب کیا تہا اونہین یہود نے
اوپر چالیس اوقیہ کے اور غرس نخل جبتک کہ بلند ہووے اور اوگے

مگر ایک نخل کہ اوس کو اوسنے تعزلیس کیا تھا اور روایت کیا ہی ابن عبد بعد
نے کہ وہ غارس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہے اور بخاری نے کہا کہ سلمان
اور شاید دو نو شریک ہون اوسمین اور اوس ایک نخل کو بہی آنحضرت
نے قلع فرمایا اور غرس کیا اون نے بہی ثمر دیا اوسی سال مین اور
دیا حضرت نے مثل بیضہ دجاجہ کے ذہب سے بعد ازان کہ گذارا اوسکے زبان
مبارک اپنی پر پس دیا اوسی چالیس اوقیہ اور باقی رہا اوس پاس مثل
اوس چیز کے کہ دیا تہا اور اوقیہ وزن اربعین کو کہتے ہین اور خنس بن
عقیل کہ ایک صحابہ سے ہین کہتے ہین کہ دیا مجہی آنحضرت نے شربت سویق
کہ پیا تہا اول اوس سے آپ نے اور پیا مینے آخر اوسکو پس ہمیشہ تہا مین
کہ پاتا تہا سیرابی اوسکی جب تشنہ ہوتا مین اور سردی اوسکی جب گرم
ہوتا تہا مین اور منجملہ برکت حضرت سے ہی شیرین گوسپندون کے
مثل قصہ شاۃ ام معبد اور شاۃ انس اور غنم حلیمہ اپنی مرضعہ کے اور
اونٹنیون اوسکی مین اور شاۃ عبد اللہ بن مسعود کہ نہ متصل ہوا تہا اوسکے
ساتھ نر اور شاۃ مقداد اور سوائی اوسکے اور ازانجملہ ہی توشہ دینا
حضرت کا اصحاب کو مشک آب سی بعد ازانکہ باندہ دیا تہا مونہہ اوسکا
اور دعا فرمائی جب حاضر ہوا وقت نماز نزول کیا اور کہولا اوسی ناگاہ
دیکہا کہ اوسمین شیر خوش و شیرین ہی اور کف اوسکے مونہہ پر اور
ہاتھ پہیرا حضرت نے اوپر سر بن سعد کے اور دعا برکت فرمائی پس اسی برس
عمر اوسکی ہوئی اور ہنوز جوان تہا اور جوان اس عالم سے گیا شفا
مین کہتا ہی کہ مثل ان قصص کے بہتون سے روایت کیے ہین اور
مسح کیا حضرت نے اوپر سر قیس بن زید جذامی کے اور دعا کی اوسکو
پس سو برس کا ہوا اور تمام سر اوسکا سفید ہوا تہا الا موضع کف آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جہان دست مبارک گذرا تہا اور بالک کیا
تہا آنحضرت نے مونہہ عایذ بن عمر سے کہ مجروح ہوا تہا روز حنین اور دعا فرمائے
اوسکے حق مین پس تہا غرہ مثل غرہ فرس اور مالم کیا اوسنے اعز اور

مسح کیا موںہہ قتادہ بن ملحان کو پس تہا اوسکے مونہہ کو بریاقت ولمعان یہانتک کہ دکہای دیتا تہا موںہہ اوسکے موںہہ کے اندر جیسا کہ معلوم ہوتا ہی آئینہ مین **اور** مسح کیا راس عبد الرحمن بن زید بن الحارث بن الخطاب کا اور وہ قصیر تہا اور بیدر اوسکا طویل پس دعا کی اوسکو ساتہہ برکت کے پس سر آمد مردون کا ہوا طول اور حسن اور جمال مین **اور** برکت پاشیدگی آب کی اوپر موںہہ زینب بنت ام سلمہ کے پہچانا نجاتا تہا موںہہ کسی عورت مین وہ جو پہچانا جاتا تہا اوسکے موںہہ پر حسن وجمال سے اور کہتی ہین کہ وہ پاشیدگی آب از روی مزاح اور ہزل تہا تعالی اللہ جو حال مزاح و ہزل یہہ تہا تو عزم وجد کو کیا تاثیر ہوگی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اور** عتبہ بن فرقد ایک مرد تہا کہ زنان متعدد رکہتا تہا اور وہ بتعصب یکدیگر خوشبوئین ملتی تہین اور عتبہ طیب مین سب پر غالب وفایق ہوتا تہا اور سبب اوسکا وہ تہا کہ آنحضرت صلعم نے مسح کیا تہا شکم اور پشت اوسکا بجہت عارضہ نملہ کے **اور** پیدا ہونا جودت وجلادت کا فرس ابی طلحہ مین ساتہہ برکت سواری آنحضرت کے از ان بعد کہ بغایت تنگ کام تہا اور ایسا ہوا کہ کوی فرس مماشات ومجارات اوسکے ساتہہ نکرسکتا تہا **اور** پیدا ہونا سرعت وسبکی کا شتر جابر مین بعد از سستی وماندگی کے ساتہہ برکت خلانیدن چوب کے کہ دست شریف مین تہی ایسا تیز ہوا کہ کوئی زمام اوسکے نروک سکتا تہا **اور** جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہ پشت اسپ پر نہ بیٹہہ سکتا تہا اور آنحضرت صلعم نے اوپر سینہ اوسکے کے مارا پس ہوا فارس ترین عرب اور ثابت ترین اونکا **اور** از انجملہ دینا حضرت کا ہی عکاشہ کو بیخ درخت وقت شکستہ ہونے اوسکی شمشیر کے روز بدر اور ہوجانا اوسکے ہاتہہ مین اوس بیخ کا تیغ بران اور قتال کرنا اوسکا ساتہہ اوس شمشیر کے ہمیشہ مواقف ومشاہد مین تا وقتی کہ شہید ہوا قتال اہل ردت مین اور نام اس سیف کا عون تہا **اور** ایسا ہی دینا حضرت کا عبد اللہ بن جحش کو روز احد شاخ خرما کا اور ہوجانا اوسکا ہاتہہ اوسکے مین شمشیر **اور** شکایت کرنا ابوہریرہ

[illegible] احادیث کو اور امر کرنا اوسکو ساتھہ ضبط کرنے کے اور [illegible]
[illegible] اینا ردا اوسکی مین اور امر کرنا ساتھہ ضم ردا کے اور حاصل ہونا
حفظ علم کا ساتھہ برکت دست شریف کے مشہور ہی اور انتقال اس
عالم سے نفرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تا فتح کیا حق تعالی نے مکہ
و خیبر اور بحرین اور باقی جزیرہ عرب کو اور ارض یمن تمامہ اور لیا جزیہ کو
مجوس ہجر سے اور بعض اطراف شام اور ہدیہ پیشکش بہیجا حضرت کو
ہرقل بادشاہ روم نے اور صاحب مصر و اسکندریہ کہ مقوقس ہووے
اور ملوک عمان اور نجاشی مالک حبشہ نے اور ایمان لایا جب رحلت فرمائی
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس عالم سے اور اختیار کیا حق تعالی
اوسکے واسطے جو کچھہ حق تعالی کے نزدیک تہا کرامت سی قیام کیا بامر بعد از
حضرت خلیفہ راستین اوسکے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پس اصلاح کیا اور
جمع ادر قوی وہ جو متفرق تہا اور پریشان اور سست ہوا بعد از حضرت
اور ایسی شجاعت بہادری کار لائے کہ کوئی ایک صحابہ عظام سی مانع نہو سکا
اونکو اوس سے باوجودیکہ سب رای توقف مارتی تہے خلیفہ اول نے کمر
ہمت و شجاعت باندہی اور طی کیا جزیرہ عرب کو اور عدل گستری کی اور
برانگیختہ کیا جیوش اسلامیہ کو اوپر بلاد فارس کے بصحابت خالد بن الولید
کے پس فتح کیا اندک اوس سے اور لشکر دوسرا بصحابت ابی عبیدہ بن
الجراح طرف شام کے اور جیش دیگر بصحابت عمرو بن العاص طرف مصر کے
اور فتح کیا جیش شامی کو ایام خلافت اوسکی مین بصرہ اور دمشق اور
مخالیف اونکے کو بلاد حوران اور توابع اوسکے سے پس طلب و اختیار
کیا اوسکو اپنی پاس حق تعالی نے برحمت و منت رکہی اسلام اور اہل اسلام
پر ساتھہ الہام کرنے اور استخلاف عمر فاروق رض کے اور قیام کیا بامر بعد از خلیفہ
اول قیام تام قوت سیرت اور تمام و کمال عدل مین اور فتح کئے اوسنے بلاد
شامیہ با تمام [illegible] اور اکثر اقلیم فارس اور [illegible]
کو اور خوار کیا اوسی نہایت خوار اور لیا تا اقصی مملکت اوسکی اور [illegible]

قیصر بلاد شام سے اوسا یجاز کیا تا قسطنطنیه اور انفاق کیا مال اوسکا راہ خدا
مین درمیان مسلمانون کے جیساکہ خبر دی تہی اور وعدہ کیا تہا ساتہہ اوسکے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور بعدازان دولت عثمانیہ ممتد
ہوئی ممالک اسلامیہ پر اقصائی مشارق ارض اور مغارب اوسکے تک
پس مفتوح ہوئی بلاد مغرب تا اقصی اندلس اور قیران اور ستبیہ اوس چیز
سے کہ متصل بحر محیط تہے اور ناحیہ مشرق سے تا اقصی بلاد چین اور مارا کسری
کو اور ہلاک ہوا وہ اور زوال قبول کیا اوسکے ملک نے بالتمام اور مفتوح
ہوئی مداین عراق و خراسان و اہواز اور قتال کیے مسلمانون نے ساتہہ ترک کی
قتال عظیم اور آیا خراج مشارق و مغارب کے اور یہہ سب برکت تلاوت
وراست اونکی قرآن عظیم کو اور جمع کرنا امت کو اوپر حفظ قرآن عظیم کے
کہ فتح اسلام ساتہہ قرآن عظیم کے ہی اور تہی ملازمت اور خدمت اوس
رضی اللہ عنہ کی قرآن کو عظیم تر اور فتح ہوئی اوسپر بلاد اسلامیہ اکثر و وافر
بعد ازان خلیفہ مطلق اور امام برحق حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ ہوئے
لیکن لوگون نے قدر و منزلت اور مرتبت اونکا نہ پہنچانا اور براہ خلاف
و نزاع اونکے چلے اور مکر اور مخالفت اونکے محکم باندہی پس ہوا وہ جو
ہونا تہا فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط یعنے ہم سب واسطے خدا کے
ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرنیوالے ہہ تورپشتی نے کہ علماء فقہ و
حدیث اور حنفی المذہب ہی کتاب عقاید مین لکہا ہی کہ مخالفان علی مرتضی
تین قسم ہین — ایک جماعت نے اونکو نہ پہچانا اور ایک قوم نے محبت
دنیا اختیار کی اور ایک گروہ نے خطا در اجتہاد کی اور کہا ہی کہ حق عایشہ
صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم مین اسکے سوا ہی اور اعتقاد نکرنا چاہیے
اور بالجملہ قول حق سبحانہ ہی آیه هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
اور وہ ایسا خدا ہی کہ بہیجا اپنی رسول کو ساتہہ ہدایت اور دین راست کے
تاکہ غالب گردانی اوسے سب دینون پر اور اگرچہ ناخوش کہین مشرک اور یہہ

امر ظاہر و عیان ہی کہ دین اسلام جیسا کہ خبر دی ہی غالب و فایق ہی اوپر سب
ادیان کے اور ازانجملہ قول حق جل و علا ہی آیہ اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا یعنی جب
آئی یاوری اور فیروزی خدا کی اور دیکہا تو نے لوگونکو کہ داخل ہوتے ہین خدا کی
دین مین فوج فوج پس گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نرہا بلاد عرب
مین کوئی موضع کہ نہ آیا او سمین حکم اسلام وللہ الحمد اور قسم
دوسری اخبار سے کہ واقع ہوئی ہین احادیث مین ازانجملہ روایت ہی
حذیفہ بن الیمان کہ کہا خطبہ پڑہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن
پس نہ چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہوئی ہی قیامت مگر وہ کہ حدیث فرمایا اوسکو
جسنے یاد رکہا تہا اوسے یاد رکہا اور جسے فراموش کرنا تہا اوسنے اوسکو
فراموش کیا اور بتحقیق جانا ہی اوسکو یارون ہمارے نے اور کبہی ظاہر ہوتے
ہی کوئی چیز اوس سے کہ مین بہول گیا ہون اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوسے
اور پہچانتا ہون اور یاد کرتا ہون جیسیکہ یاد رکہی ایک مرد صورت و شکل
مرد غایب کی اپنی سے اور جب دیکہی پہچانے اوسکو اور کہا حذیفہ نے
نہین جانتا مین کہ فراموش ہوئی ہو یارون ہمارے سے کوئی چیز یا دیدہ و
دانستہ اوسے بہلا دیا ہو بخدا سوگند ترک نفرمایا کچہہ فتن آیندہ سے اوپر
تنگر دیدہ ہونیوالون کے تمام گذرنے دنیا تک کہ تین سو مرد آپ کے ہمراہ
تہے مگر وہ کہ ذکر فرمایا نام اونکا اور باپ اور قبیلہ اونکے کا اور کہا ہی
ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ ترک نہین کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہمسے اوس چیز سے کہ ہلاتا ہی پرندہ بازو اپنے آسمان مین مگر وہ کہ بیان
کر دیا ہی ہمارے لئے اوس سے علم اور روایت کیا ہی مسلم نے حدیث
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے درباب ذکر دجال کہ بہیجین مسلمان دس سوار
طلیعہ اور مین پہچانتا ہون نام اونکے باپون کے پہچانتا ہون رنگ اونکے
افراس کے اور وہ بہترین سوارون کے ہو وین روی زمین پر اور
تحقیق ذکر کیا ہی ایمہ اخبار صحیحہ نے اوس چیز سے کہ جتایا ہی آنحضرت

نے اپنی اصحاب کو اونکو وعدہ فرمایا اونکو غلبہ سے اوپر اعدا کے اور فتح
مکہ اور بیت المقدس اور یمن اور شام وعراق اور ظہور امن طریق تا سفر
کری ایک عورت تنہا حیرہ سی طرف مکہ کے نہین خوف کرتے مگر خدا سے
جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اور نزول مدینہ مین اور فتح خیبر اوپر ہاتھ حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور فتح کرنا خدا تعالی کا اوپر امت حضرت کے
دنیا سے اور قسمت کرنا اوسکا کنوز کسری اور قیصر کو اور ذہاب کسرے اور
فارس کا یہانتک کہ نہون بعد ازان کسری اور نہ قیصر لیکن کسرے تب منقطع ہوا
ملک اوسکا بالکلیہ اور پارہ پارہ ہوا جیسا کہ پارہ پارہ کیا تہا اوسنے منشور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قیصر منہزم ہوا شام سی اور آیا اقصی
بلاد اسلام مین اور فتح کیئے مسلمانون نے بلاد اوسکے اور تہا یہ زمانہ خلافت
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین جیسا کہ آویگا اور خبردار و آگاہ
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحدوث فتن واختلاف ہوا اور
سلوک سبیل پیشینیان یہود ونصاری سی اور افتراق امت کا اوپر تہتر فرقون
کے اور نجات ایک فرقہ کی اور پہنانا اہل تنعم اور اعراف کا امت سی
فروش اور پہننا حلون کا صباح ومسا مین اور رکہنا صفحہ یعنی کاسہ
کا اور اوٹہانا اور تکلف وتنعم طعامون مین اور پوشش دیوارون کی
مثل پوشش کعبہ کے اور خواہش نباز اور خدمت کرنا دختران فارس
روم کا اور فرمایا جب لوگ ایسا کرین پیدا لاوے خدا تعالی عذاب اور
جنگ درمیان اونکے اور موکل ومعین کرے اونکے بدونکو اوپر اون کے
نیکون کے اور جاوین نیک درمیان سے بی درپی اور آگاہ وخبردار کیا
بتقارب زمان اور جلد گذرنا اوسکا نزدیک قرب قیامت کے اور
اوٹہ جانا علم کا اور موت علما کی اور ظہور فتن اور پیدا ہونا ہرج
ومرج کا کہ اول اوسکا واقعہ عثمان رضی اللہ عنہ تہا تا واقعہ حرہ تک واقعہ
حرہ شنیع شنناع سے ہی کہ زمان یزید ومرید مین واقع ہوا وقد ذکرنا
فی تاریخ المدینۃ یعنی بدرستی یاد کیا ہمنے تاریخ مدینہ مین اور خبر

دی ساتهه واقعهٔ مسیلمه کذاب کے اور انداز فرمایا ساتهه ردت اونکے
اور فرمایا وای اہل عرب کو اوس شر سے که نزدیک پہنچا ہی اور
فرمایا لپیٹی گئی میرے واسطے زمین اور دکہائی گئے مشارق و مغارب
زمین کے اور نزدیک ہی که پہنچی ملک میری امت کا وہان تک که پیچیده
ہوا ہی زمین سی اور ایسا ہی دراز ہوا ملک مشرق و مغرب مین مابین ارض
ہند کے کہ اقصی مشرق سے تا بحر طنجه تک که ورای اوسکے عمارت نہین
ہی اور مالک نہین ہوئے اوسے کوی امت امتون سے اور ممتد و
دراز نہین ہوا جنوب اور شمال مین مانند اوسکے اور فرمایا ہمیشه ہووین
اہل غرب غالب اوپر حق کے تا آنکه برپا ہووے قیامت اور مراد باہل غرب
بعضے عرب رکہتی ہین اسواسطے که غرب بغین معجمه اور سکون را بمعنی دلو
ہی اور عرب مخصوص ساتهه پانی دینے بدو کے ہین کذا قیل بعض نے مراد
باہل غرب اہل دیار مغرب رکہی ہی که غلبه برحق اونمین زیاده ہووے اور
بعض روایات مین اہل مغرب واقع ہوا اور یہه روایت مقوی اس معنی
اخیر کی ہے اور حدیث دوسری مین روایت ابی امامه سے آیا ہی
که ہمیشه ہووے طائفه امت میری سے غالب برحق اور قاہر بر اعدای
دین تا آنکه آوے اونکو امر خدا یعنی قیامت اور حال آنکه وہ اسی حال
پر ہووین کہا یا رسول الله کہان ہووین وہ فرمایا بیت المقدس مین
اور خبر دی آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم نے ساتهه ملک بنی امیه اور
ولایت معاویه کے اور فرمایا آگاه ہو قریب ہی که تو والی ہوگا امر امت
میریکا اور جب ایسا ہووے قبول کر نیکو نکو اور عفو و درگذر کر بدون سے
کہا معاویه نے اوس روز سے امیدوار ہوا مین که مبتلا ہونگا ساتهه ملک
داری کے اور مواہب لدنیه مین بروایت ابن عساکر لایا ہی که آنحضرت نے
فرمایا مغلوب نہین ہوتا معاویه ہرگز اور علی مرتضی رض روز صفین کہتی تہے که
اگر سنتے ہم اس حدیث کو قتال نکرتے ہم ساتهه معاویه کے اور لینا بنی امیه
کا مال خدا کو دولت دنیا اور فرمایا ساتهه مادر ابن عباس کے که تیری شکم

مین لڑکا ہی جب پیدا ہو لے آؤ اوسے میرے پاس جب پیدا ہوا اوسکو حضرت
پاس لائی پس اذان کہی گوش راست اوسکے مین اور اقامت گوش چپ
مین اور چکہایا اوسے لعاب دہن اپنا اور نام رکہا عبد اللہ اور فرمایا لیجا ابو
الخلفا کو اور خبردی ساتہہ غالب آنے ترک کے عرب پر اور خبردی ساتہہ
خروج بنی عباس کے بعلمہای سیاہ اور پہنچا اونکے ملک کا زیادہ اوسپر کہ
مالک ہوئی اور وہ جو دیکہا اہلبیت آنحضرت نے اونکے ہاتہہ سے قتل وسختی
و پراگندگی سے اور خبردی ساتہہ قتل علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے اور یہہ
کہ بدبخت ترین قوم وہ کوئی ہی کہ رنگین کرے راس ولحیہ اونکا ساتہہ خون
کے اور باآنکہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ قاسم جنت و نار ہین لاتے ہین دوستون
اپنی کو جنت مین اور دشمنون کو نار مین اور یہہ خبر دہندہ ہی اوس چیز کہ
اور احادیث مین واقع ہوا ہی کہ علی رضی اللہ عنہ حکم نایب رکہتی ہون روز
محشر درپیش حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ ساقی کوثر
اونکے باب مین واقع ہوا ہی اور شفا مین کہا ہی کہ دشمن حضرت علی رض
کے خوارج اور ناجیہ اور ایک طائفہ ہی کہ نسبت کی جاتے ہین طرف اونکے
روافض سے اور تکفیر کی ہی اونکی اور حدیث دوسری مین منقبت
حضرت علی رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا کہ تجہہ مین مشابہت ہی عیسے ع بن
مریم کی ساتہہ کہ دشمن رکہا اوسے یہود نے تا بہتان کیا اوسکی مان کو
اور دوست رکہا نصاری نے تا فرود لائی اونکو اوس مرتبہ مین کہ نہین
حاصل اونکو اور فرمایا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے ہلاک ہوتے ہین میرے
سبب دو فرد — محب مفرط کہ مدح کرتا ہی میری وہ جو نہین مجہہ مین اور
مبغض کہ باعث ہوتا ہی اوسکو بہتان کرنا میرے اوپر عداوت کو —
اور خبردی آنحضرت نے بشہادت عثمان رضی اللہ عنہ درحالت تلاوت
فرقان حمید اور فرمایا کہ پڑے خون اوسکا اوپر آیہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ
کے اور فرمایا کہ مارا جاوے مظلوم اور خبردی کہ خدا تعالی پہنا دی عثمان کو
پیراہن اور وہ چاہین کہ اوتارین اوسکے اور ایک روایت مین آیا کہ فرمایا عثمان کو

پہنا تا ہی تجہے خدا تعالی چاہی کہ نہ اوتاری تو اوسے بدن اپنی سے اور خبردی عثمانکو
بہ بہشت اور بلا کے کہ پہنچی اوسکو اور فرمایا کہ حیات عمر طہور فتن تہوگا
اور خبردی بمقتل عمر اور کہا وہ مارا جاویگا شہید اور خبردی بمحاربہ زبیر
ساتہہ علی رض کے اور پشیمان ہونا اوسکا اور ساتہہ آواز کرنے سگون
کے اوپر بعض ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوأب مین کہ نام
ایک موضع کا ہی میان مکہ اور بصرہ کے گذشتہ ہوتے ہین گرد اوسکے کشتگان
بہت اور ظاہر ہونا اس حال کا اوپر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بوقت
نکلنی اونکے طرف بصرہ کے واقعہ جمل مین اور خبردی عمار یاسر کو کہ مارین
اوسے فئہ باغیہ پس مارا اوسکو اصحاب معاویہ نے اور خبر نزدیک ہتوا
تہی اور عبد اللہ بن زبیر کو کہا وای لوگونکو تجہسے اور وای تجکو لوگون سے
پس تہا امر اوسکا ساتہہ حجاج کے وہ جو تہا اور کہا ابن عباس کو کہ
کم کرتا ہی تو اپنی بصر کو اور پہر پہیری جاتی ہی طرف تیری روز وفات تیرکی
ولہ قصۃ اور خبردی ساتہہ شہادت زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب
اور عبد اللہ بن رواحہ اور فتح کرنا خالد کا قتال مین غزوہ موتہ مین کہ مسافت
یکماہ تہی جیسا کہ بیان اوسکا مجمل آویگا اور قزمان کہ آنحضرت نی خبردی کہ
وہ اہل نار سی ہی اور واقعہ خیبر مین اتنا لڑا کہ لوگ حیران رہی اور شاید
کہ باطن بعض صحابہ مین خبر دینے آنحضرت مین شک نی راہ پائی ہو آخر سخت
زخم کہائی اور بیتاب ہوا اور اپنی تئین اپنے ہات سی آپ مارا اس خبر
حضرت کو پہنچائی فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور فرمایا آنخضرت نی درمیان جماعت کے کہ اونمین ابوہریرہ اور سمرہ بن
جندب اور حذیفہ تہے وہ کہ آخر جو مرے تم مین سے آتش مین چاہیے مرنا
یعنی آتش دنیا اور تہا آخر اونکا سمرہ کہ پیر و خرف ہوا تہا آتش افروختہ
کی تہی تا گرم ہووے پس جلا اوسمین اور خبردی آنحضرت نے غزوہ مین
کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دیتی ہین فرمایا اوسکے زوجہ سی پوچہو کہ حقیقت حال کیا
ہی کہا جنب تہا جب سنا کہ کار آنحضرت پر سخت ہی فرصت غسل کی نپائیے

اور مارا گیا ابو سعید حذری کہتا ہی پایا مینی سر اوسکا کہ اوس سے پانی ٹپکتا تہا اور خبردی کہ قبیلہ ثقیفہ کذاب و سفاک ہوگا پس پای گئے دو شخص ان دو صفت کے ساتہہ کذاب ـ مختار ابن عبیدہ کو کہین اور سفاک ـ حجاج بن یو اور قصہ مختار کا مشہور ہی اور فرمایا امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ یہہ فرزند میرا سید و سردار ہی اور قریب ہی کہ صلح دیوے خدا تعالی بسبب اوسکے درمیان دو گروہ کے مسلمانون سے اور مصداق اسکا صلح کرنا حضرت امام برحق کا ساتہہ معاویہ کے جیسا کہ مشہور ہی اور خبردی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو کہ تم پہلے سب اہلبیت ہی میرے پاس پہچو گی پس وفات پائی بعد آٹہہ یا چہہ مہینے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور فرمایا زود ترین ازواج کا لحوق مین ساتہہ میرے وہ کہ ہاتہہ اوسکے دراز ہوین کہ مراد ساتہہ اوسکے زینب رضہ تہین کہ ہاتہہ اونکے کار و بار اور تصدق مین دراز تہے الحدیث اور خبردی ساتہہ قتل امام حسین علیہ السلام کے طرف مین اور نشان دیا کہ قاتل اوسکا کلب ابقع کہ نام اوسکا شمر ہی ہوگا اور باہر لائے دست مبارک مین خاک مضجع و مرقد اونکی کی اور مواہب لدنیہ مین لایا ہی جب قتل کیا اشقیای جہنم ماوا نے حسین علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ کو بہیجا اونہون نے برار کو طرف یزید مرید کے پس شروع کی اونہون نے تحقیر و تکذیب سر مبارک کی ناگاہ نکلا اوپر دیوار سے ایک ہاتہہ کہ اوس پاس قلم تہا حدید سے اور لکہی سطر شعر اَتَرجُوا اُمَّۃٌ قَتَلَت حُسَیناً شَفَاعَۃَ جَدِّہٖ یَومَ الحِسَابِ کیا امید رکہتی ہی وہ امت کہ قاتل حسین ہے شفاعت جد امجد اوسکی کی دن قیامت کے ـ پس بہاگے اور چہوڑا سر مبارک کو اور خبردی کہ خلافت بعد از حضرت تیس برس رہیگی اور بعد ازان بادشاہت اور ایک روایت مین بادشاہ گزندہ اور خبردی حال اویس قرنی سے اور نشان دیا اون امرا کا کہ تاخیر کرین نماز کو اوسکے وقت سی اور فرمایا قریب ہی کہ پیدا ہوین میری امت مین تیس دجال کذاب اونمین سے چار عورتین ہونگی اور وہ سب دروغ کہتی ہین اوپر خدا اور رسول خدا کے آخر

اونکا دجال کذاب یعنی وہ کہ آخر زمان مین نکلے اور ایک روایت مین
آیا کہ سب دعوی نبوت کرین اور فرمایا نزدیک ہی کہ بہت ہووین درمیان
تمہارے عجم کہاتے ہین تمہارے بیچ مین اور مارتے ہین گردن تمہاری اور
برپا نہین ہوتی قیامت تا آنکہ ہانکتا ہی لوگونکو ساتہہ عصا اپنی کے قحطان
سے یعنی بادشاہ اور حاکم ہووے تمہارے پر اور فرمایا خَیْرُ کُمْ
قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ یعنی بہترین تمہارے
ہمزمان میرے ہین پہتر وہ لوگ کہ متصل اور نزدیک اونکی ہین پہر وہ کہ اونسی
ملحق و متصل ہین — مراد صحابہ اور تابعین اور اتباع تابعین ہین اور ایک
روایت بخاری سے تا چہار مرتبہ آیا ہی بطریق شک بعد ازان ظاہر و فاش
ہووے کذب و دروغ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آتی ہین ایک گروہ کہ
گواہی دیتی ہین بغیر طلب گواہی کے اور خیانت کرتی ہین اور امانت نہین اختیار
کرتے اور نذر کرتے ہین اور وفا نہین کرتے اور فرمایا نہین آتا کوئی زمانہ
مگر وہ کہ زمانہ پسین اوس سے بدتر ہی اور اوسکو نقض کیا ہی ساتہہ زمانہ عمر
بن عبد العزیز کے کہ بعد از جماعہ سابقہ بنی مروان سے آیا اور جواب دیا ہی
کہ یہہ حکم باعتبار اغلب کے ہی اور فرمایا ہلاک امت میریکا اوپر ہاتہہ کو دکون
کے ہوگا قریش سی اور ابو ہریرہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے تہے اگر
چاہون تمہین ذکر کرون اونکو نام بنام اور کہتی تہے ابو ہریرہ رض اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ اَمَارَةِ السِّتِّیْنَ یعنے پناہ چاہتا ہون مین ساتہہ خدا کے امیری
و سرداری سال شصتم سی — پس گذرے وہ رضی اللہ عنہ اس عالم سی پیش
از سال شصتم کے کہ بادشاہی یزید عنید کی اوسمین تہی اور خبر دی آنحضرت
نے بظہور قدریہ اور مرجیہ و رافضیہ و خوارج کے اور فرمایا درباب خوارج
کہ وہ خروج کرتے ہین اوپر بہترین فرقہ کے اور مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور اصحاب اونکے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور فرمایا علامت اونکی
ایک مرد سیاہ رنگ کہ اوسکو ذو الثدیہ کہتی ایک بازو اوسکا مانند پستان
زن ہی کہ ہلتا اور حرکت کرتا ہی اور سیا اونکا تحلیق راس ہووے اور مارا

اونکو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ
فرمایا آنحضرت نے کہ اگر پاؤن مین اونکو مارون مین مانند عاد وثمود کے **اور**
خبردی ساتہہ سب آخر اس امت کے اول امت کو جیسا کہ رفضہ کرتے ہین **اور**
خبردی ساتہہ قلت انصار کے تا آنکہ ہووین باندازہ ملح کے طعام مین اور ہمیشہ
ہووے امر انکا متفرق تا آنکہ باقی ہووی واسطے اونکے جماعت اور ہووین
اوپر اونکے برگزیدگی اور اختیار کرنا امرا اور ولاۃ کا اور لوگون کو ولایت
وحکومت ورعایت مین کہ ساتہہ اورون کے کرین اور اونکے ساتہہ نکرین
اور یہہ زمان معاویہ مین تہا **اور** خبردی کہ آخر زمانہ مین مردم از اول اور راعی
غنم اور برہنہ تن اور برہنہ پا تطاول کرین عمارتون مین اور جنی داہ دبہ کو یعنی
بی بی اپنی کو کنایہ ہی کثرت تسری سے **اور** خبردی کہ بعد ازین قریش واحزاب
جنگ نکرین ساتہہ آنحضرت کے اور وہ غزا کرین ساتہہ اونکے اور یہہ غزوہ
خندق مین فرمایا کہ بعد ازین کافر ہمپر چڑہ کر نہ آوین اور ایسا ہی واقع ہوا **اور**
اور خبردی ساتہہ وقوع موتان کے بعد از فتح بیت المقدس اور مراد ساتہہ
اوسکے وبا اور طاعون ہی اور اکثر استعمال موتان کا موت مواشی مین
ہی اور ظاہر امراد طاعون عمواس ہے کہ زمان امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
مین پڑی تہی کہتے ہین کہ تین روز مین ستر ہزار آدمی مرے واللہ اعلم
اور وعدہ کیا بسکونت بصرہ **اور** خبردی کہ صحابہ جنگ کرتے ہین بحرین
اور بیٹہتی ہین جیسا کہ ملوک بیٹہتی ہین کہا ہی کہ وقوع اوسکا امارت معاویہ
مین تہا در زمان خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ **اور** خبردی کہ اگر
ہووے دین معلق بہ ثریا پاوین اوسکو لوگ ابنای فارس سے **اور**
اکثر لوگ اسی حمل اوپر سلمان فارسی اور امثال اوسکے کرین اور بعضی اوپر
امام ابو حنیفہ رح اور امثال اوسکے کہ اصل ابنای فارس سے ہین فرود لاوین
اور ایک روایت مین رَجُلٌ مِنْ فَارِسٍ آیا ہی واللہ اعلم **اور** خبردی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتہہ عالم مدینہ کے ایک جماعت علما سے
اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتہہ اوسکے امام مالک ہین اور ایک کہین کہ مراد وجود

عالم ہی کہ مدینہ مین ہووے اور سوای اوسکے اوس زمانہ مین دوسرا نہووے جیسا
کہ سوق حدیث اوسپر دلالت رکہی اور یہہ زمانہ اخیر مین ہوگا اور خبر دی
بعالم قریش ابن مسعود سے آیا ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لَا تَسُبُّوا قُرَيْشًا فَاِنَّ عَالِمَهَا يَمْلَاُ طِبَاقَ الْاَرْضِ یعنی دشنام
نہ دو قریش کو پس بدرستی عالم قریش پر کرتا ہی طبقون زمین کو از روی علم کے
اور امام احمد وغیرہ اوسپر ہین کہ مراد ساتہہ اوسکے امام شافعی ہین رح
اور رجوز قانی حدیث انس سے لایا ہی کہ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ رَجُلٌ يُقَالُ
لَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ یعنی ہوویگا میری امت مین ایک
مرد کہا جاتا ہی اوسے ابو حنیفہ وہ چراغ ہی میری امت کا — تنزیہ الشریعہ
مین کہا اسناد اس حدیث مین احمد جو یباری ہی اور راوی اوسکا مامون
سلمی ہے اور ایکنے ان دوسے وضع کیا اس حدیث کو اور صاحب
سفر السعادت کہتا ہی کہ در باب فضایل شافعی اور ابو حنیفہ اور اونکی مذمت
مین کوئی چیز صحیح نہین اور جو کچہہ اس باب مین ہی موضوع اور مفتری ہی واللہ
اعلم اور خبر دی کہ ہمیشہ ہوگا ایک طایفہ امت میری سے غالب اوپر
حق کے یہانتک کہ آوے امر خدا یعنی قیامت اور خبر دی کہ خدا تعالی برانگیختہ
کرتا ہی اس امت مین اوپر سر ہر سو برس کے ایسا شخص کہ تجدید کرتا ہی دین کو
اور خبر دی بذہاب الامثال فالامثال اور حاکم نے روایت کیا بلفظ الخیر
فالخیر کے اور تصحیح کیا اوسکو اور بعض غزوات مین ایک ہوا چلی تند فرمایا
چلی ہی یہہ ہوا جہت موت ایک منافق کے کہ مدینہ مین موا ہی اور جب پہنچے
ایسا ہی پایا اور خبر دی حال ایک مرد سے کہ خیانت کی غنیمت مین ایک مہرہ
کی مہرون یہود سے پس پایا گیا جای سکونت اوسکی مین اور ایسی ہی چرائے
گلیم ایک مرد نے پس خبر دی اور پائی گئی وہ اوسکی متاع مین اور اتفاقاً
ایک مرتبہ ناقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوئی تہے پس خبر دی کہ فلانی
وادی مین ہی اور لپٹی ہی مہار اوسکی شاخ درخت مین اور خبر دی بشان
کتاب حاطب کہ اہل مکہ کو لکہا تہا اور نشان دیا کہ ایک زن [illegible] اور ایسی

فلانی وادی مین اوسس کتاب کو لیئی جاتی ہی لیس گئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اور ایک دو آدمی اور پیچھے اوس زن کے اور پایا اوسی جگہہ کہ نشان دیا تھا
اور قصہ اوسکا مذکور و مسطور ہی کتب احادیث و تفسیر مین اور سبب نزول
سورہ ممتحنہ کا یہی قصہ ہی **اور** فرمایا خاص سعد ابی وقاص کو اوسوقت
مین کہ آرزوی موت کی اوسنے شاید کہ تو بہت باقی ہی اور زندہ رہی تا نفع
پاوے ساتھہ تیرے ایک قوم یعنی مسلمان اور زیان پاوے دوسری قوم یعنی کافر
اور بشارت دی اوسی بطول عمر اور تہا وہ رضی اللہ عنہ آخر عشرہ مبشرہ کا موت
مین **اور** موا سنہ خمس و خمسین یا سبع و خمسین مین اور بعضون نے کہا ثمان
و خمسین مین **اور** خبر دی کہ مارا جاوے ابی بن خلف اوپر ہاتھہ میرے کے
اور کہا عتبہ بن ابی لہب کے حق مین کہ کہاوے اوسی کلب اللہ پس کہایا اوسے
ایک شیر نے **اور** خبر دی مواضع ہلاک اہل بدر سے اور تعین کیا موضع
ہر ایک کو **اور** خبر دی موت نجاشی جسدن کہ وہ موا اور وہ حبشہ مین تہا
اور تشریف لائی مصلے پر اور نماز ادا فرمائی اوپر اوسکے ساتھہ چار تکبیر کے
اور خبر دی فیروز دیلمی کو جسوقت آیا برسالت جانب کسری سے ساتھہ موت
کسری کے اوسیدن بس جب تحقیق کیا فیروز نے قصہ کو اسلام لایا **اور** خبر دی
اباذر کو ساتھہ نکالدینی لوگون کے اوسکو مدینہ سی اور دیکہا اوسے ایکدن سوتا
مسجد مین کہا کیا ہووے حال تیرا ای اباذر وقتیکہ نکالا جاوے اس مسجد سے
کہا سکونت کرونگا مسجد حرام مین فرمایا جب وہانسے بہی نکالا جاوے تو کیا
کرے تو **الحدیث** اور خبر دی بزندگانی ابوذر کے تنہا اور مرنا اوسکا تنہا
اور قصہ ابوذر اور جانا اوسکا ربذہ مین کہ جگہہ اوسکی تہی اور جانا اوسکا
عالم سے مشہور و مذکور ہی کتب سیر مین ان شاء اللہ تعالی آخر کتاب مین
آویگا ذکر ابوذر مین **اور** فرمایا سراقہ کو کیا حال ہووے تیرا جسوقت
کہ پہنی تو دو سوار کسری کو پس جب آیا مال و اموال کسری زمان خلافت
حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کنگن ہی اوسمین تہے پس پہنائے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ نے سراقہ کو وہ سوار یعنی واسطے تصدیق خبر آنحضرت صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے کہا شکر خدا کا کہ اوتارا اوسکو ہاتہہ کسری سے اور پہنائی
سراقہ کو اور خبردی ساتہہ بنا ہونے ایک شہر کے میان دجلہ اور جبل
کے کہ مراد ساتہہ اوسکے بغداد ہی اور فرمایا پیدا ہوگا اس امت مین ایک
شخص کہ اوسی ولید کہین گے اور وہ بدتر ہی اس امت مین فرعون ہی اپنی قوم
کے حق مین اور خبردی کہ قیام قیامت نہین ہوتا تا آنکہ قتال کرین دو گروہ
کہ دعوی ہر دو کا ایک ہی یعنی دو نو مسلمان ہین کہا ہی کہ مراد اس سے
واقعہ صفین ہی اور قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا کہ یہہ اول امر ہی
کہ ناگاہ اسلام مین آیا اور قرطبی نے کہا اول حادثہ کہ پڑا اسلام مین
بعد از وفات پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل عمر رضی اللہ عنہ ہی اور
ساتہہ موت آنحضرت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقطع ہوئی وحی اور
ظاہر ہوا ارتداد عرب وغیر ذلک اور ساتہہ موت عمر رض کے کہنچی گئی
تیغ فتنہ اور ماری گئی عثمان پس بقضا و قدر الہی جو ہونا تہا سو ہوا اور
سہیل بن عمرو کہ اشراف قریش اور خطیب اونکا تہا اور سب آنحضرت
اور صحابہ کی کرتا تہا جب قید ہوا روز بدر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے دانت توڑ ڈالون مین پس فرمایا آنحضرت
نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ قایم ہووی یہہ شخص ایسے مقام مین کہ شاد کرے
تجکو وہ اہی عمر رضی اللہ عنہ اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بعد از اسلام مکہ مین تہا
پس خبر موت آنحضرتؐ اور خلافت ابی بکر رضؓ پہنچی پس خطبہ پڑہا اور ثابت
وقوی کیئے دل مسلمانون کے اور روشن کین بصایر اونکی اور کہا
ثابت بن قیس بن شماس کو تَعِیشُ حَمِیدًا وَتُقْتَلُ شَہِیدًا
یعنے جیئیگا تو ستودہ اور مارا جاویگا تو شہید * پس مارا گیا روز جنگ
مسیلمہ کذاب یمامہ مین اور کہا خالد کو جسوقت کہ بہیجا اوسی اوپر
اکیدر کے بدرستیکہ پاویگا تو اوسے کہ شکار کرتا ہی گائو کو اور جو کچہہ
خبردی آنحضرت نی اسرار و بواطن لوگون سے اور مطلع ہوئی اوپر
اوسکے اسرار منافقین اور مومنین سی ہی واقع ہوا حیات آنحضرت مین اور

بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہانتک کہ کہتی ہیے لوگ آپس مین واللہ اگر ہووے حضرت کے پاس کوی کہ خبر دیوے اونکو دیتی ہین سنگریزی بطحے کے اور اعلام کیا آنحضرت نی ساتھہ اوس سحر کے کہ کیا تہا آپ پے اوپر لبید بن عاصم یہودی نے اشعار آنحضرت مین کہ وقت شانہ کرنے کے گری تہے اور شکوفہ نخل تر مین بیچ چاہ ذروان کے اور پایا گیا ساتہہ اوسی صفت کے اور نکالا گیا اور خبر دی ساتہہ کہا جانے کرم کے صحیفہ کو کہ لکہا تہا قریش نے بنی ہاشم کو مگر خدا کے نام پس پایا گیا ویسا ہی کہ آپ نے فرمایا تہا اور وصف کرنا آنحضرت کا بیت المقدس کو جس وقت کہ تکذیب کی قریش نے اوسکی لیلۃ الاسری میں اور پہنچنا اونکے قافلہ کا ذکر معراجین گذرا اور خبر دی بظہور صفات قبیحہ کے امت مین آخر زمانہ مین رفع امانت اور قرآن اور شیوع خیانت وحسد اقران اور قلت رجال وکثرت نسوان اور خبر دی بافزونی مال اور وقوع فتن وملاحم وزلازل اور ظہور نار حجاز اور قصہ اوسکا تاریخ مدینہ مین مذکور ہی اور اخبار اشراط ساعت وحشر ونشر اور باقی احوال آخرت اور احوال قیامت سی ایک باب بڑا ہی کہ کتاب جدا چاہتا ہی اور وقوع اوسکا منتظر ومتوقع ہی اور جس قدر ذکر کیا گیا کافی ہی ظہور معجزہ اور صدق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **وصل** اور ایک ابواب ظہور معجزات عظیمہ آنحضرت سی حفظ عصمت الٰہی عز اسمہ وجل جلالہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر مردم اور کید اعدای دین سے **قال اللہ تعالیٰ** وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور خدا نگہہ رکہتا ہی تجہے لوگون سے **ایضاً** وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا یعنے اور صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنی کے پس بدرستی تو آنکہون ہماری مین ہی یعنے حفظ وحراست ہماری مین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے **ایضاً** اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَہْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ یعنی بدرستی ہم کافی ہین تجہے استہزا اور سخریہ کرنیوالون سے کہ گردانتی ہین ساتہہ خدا کے معبود دوسرا

مترجم: قصہ صحیح بخاری میں ہے ... ۱۲

اور فرمایا آیہ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الآیہ یعنی ہرگاہ
مکر کرتے ہین تیری ساتھہ کافر لوگ ۔ اور تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حراست وپاسبانی فرماتی تھے نفس نفیس اپنی کو اور صحابہ رضوان اللہ علیہم
تا نازل ہوئی یہہ آیہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ پس باہر لائی سر
مبارک اپنا خیمہ سے اور کہا اون لوگون سے کہ پاسبانی آپکی کرتے تھے
ای لوگو پھرو اور جاؤ کہ حراست میری کی پروردگار عزوجل میرے نے اور
احتیاج چھوڑی میری تمہاری ساتھہ اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر مین نیچے ایک درخت کے نزول فرمایا تھا
اور عادت شریف ایسی تھی کہ جب نزول واقع ہوتا کسی منزل مین اختیار
کرتے صحابہ حضرت کے لئی کوئی درخت کہ قیلولہ فرماتے اوسکے سایہ مین
پس آیا ایک اعرابی اور کھینچی شمشیر اپنی اور کہا کون ہی کہ باز رکھی تجھی مجھسے
فرمایا اللہ پس کانپا اعرابی اور گر پڑی شمشیر اوسکے ہاتھہ سے اور مارا سر
اپنی کو ساتھہ شمشیر کے تا روان ہوا دماغ اوسکا پس نازل ہوئی یہہ آیت
اور بتحقیق روایت کیا گیا ہی یہہ قصہ حدیث صحیح مین کہ آنحضرت نے عفو کیا
اوس اعرابی کو اور گیا طرف اپنی قوم کے اور کہا آیا ہو مین تمہارے پاس آگے
بہترین مردم سی اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت نی لی لی شمشیر اوسکے
ہاتھہ سی اور کہا تجھی کون بچاوے میرے ہاتھہ سی اور ہانک دیا اوسکو اور
آیا مثل اس حکایت کے غزوہ بدر مین کہ جدا پڑی تھی حضرت صحابہ سی واسطے
قضائی حاجت کے پس گیا پیچھے حضرت کے ایک منافقین سے اور ذکر کیا
مثل اسکے غزوہ غطفان مین اور آیا ہی کہ اسلام لایا وہ مرد اور جب رجوع
کیا اپنی قوم کی طرف باوجودیکہ وہ سب مین اشجع اور سید تھا کہا گیا ہو آپکو
تو کہتا تھا کہ ہلاک کرونگا مین اوسکو اور ہو سکتا تھا کیونکر جرات نکی تونے
کہا دیکھا مینے ایک مرد سفید رو بلند قامت کہ مارا اوسنے میری سینہ پر کہ
گرا مین اوپر پشت اپنی کے اور گر پڑی شمشیر میری ہاتھہ سے اور مین نے پس
جانا مینے کہ وہ فرشتہ ہی اور اسلام لایا مین اور ایک روایت مین آیا ہی

کہ آیا شمشیر کہینچی اور پر سر آنحضرت کے اور کہڑا رہا پس کہا حضرت نے خداوندا
کفایت کر مجہے شر اوسکے سے جس طور کہ چاہے تو پس گرا موہنہ کے بل بسبب
درد کے کہ پیدا ہوا اوسکی کمر مین اور اسی جگہہ نازل ہوا ہے قول حق سبحانہ
یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ
اِذْ ہَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَہُمْ یعنے اے ایمان والو یاد
کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب ارادہ کیا قوم نے کہ دراز کرین طرف
تمہارے ہاتہہ اپنے اور خطاب مومنونکی طرف اوس جہت سے ہے کہ نفع
اور ضرر اور یہہ راجع بتحقیقت اونکی طرف ہے اور لائے ہین کہ جب سورہ
تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَہَبٍ نازل ہوئی زن ابی لہب کہ ام جمیل بنت حرب خواہر
ابی سفیان تہی کہ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ اوسکی شان مین ہے آئی تا پیغمبر خدا کو
ایذا دیوے اور دشنام دے اور ابو بکر صدیق رض خدمت مین حاضر تہے دیکہا
کہ ام جمیل آتی ہے کہا یا رسول اللہ وہ عورت نہایت بے حیا اور بے ادب اور
بدزبان ہے اگر یہان سے آپ اوٹہہ کہڑے رہین بہتر ہے آنحضرت نے کہا وہ
مجہے نہ دیکہے گی پس ام جمیل آئی اور کہا اے ابو بکر صاحب تیرے نے میری ہجو
کہی ہے کہا صاحب میرا شعر نہین کہتا اور ہجو نہین کرتا پس وہ زن خایب و
خاسر ہو گئی اور آنحضرت کو کہ اوسی جگہہ بیٹہے تہے نہ دیکہا اور آنحضرت نے
فرمایا کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ بہیجا تا مجہے ساتہہ بازو اپنے کے ڈہانکا۔
اور محمد بن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ ہاتہہ مین اوس زن کے سنگ تہا کہا اے
ابو بکر اگر دیکہتی مین محمد کو مارتی یہہ سنگ اوسکے موہنہ پر اور ذکر کیا شفا
مین کہ ایک مرد بنی المغیرہ سے آیا تا آنحضرت کو مار ڈالے پس کور ہوئین اوسکی
آنکہین سنین باتین آپ کی اور گیا طرف قوم اپنی کے اور نہ دیکہا حضرت کو
اور نہ دیکہا اور نہ پہچانا قریش نے آنحضرت کو ابتدای قصہ ہجرت مین کہ
آنحضرت درون خانہ سے نکلے اور اونسے باتین کین اور گذرے اور انہون
نے اونکو نہ دیکہا اور اگر دیکہتے نہ پہچانتے اور خاک اونکے سر پر ڈال کر
نکل آنا بہی اسی باب سے ہے چنانچہ اپنے محل مین بیان اوسکا آویگا انشا

اللہ تعالے اور نہ دیکھا اور نہ پہچانا غار ہجرت مین بہی قریب اس حال کے ہی اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا وعدہ کیا مینے اور اتفاق ساتہہ ابو جہیم کے بن حذیفہ ایک رات اوپر قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آئی ہم منزل آنحضرت مین پس سنا ہمنے اونکو کہ افتتاح کیا اور پڑہا ۞ اَلْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ۚ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۚ تا فَهَلْ تَرَىٰ مِنْ بَاقِيَةٍ ۚ پس ابو جہیم نے اوپر بازو عمر کے مارا اور کہا نجات دی ہمکو پس فرار کیا دونو نے اور بہاگے اور تہی یہہ حکایت مقدمات اسلام عمر سے اور قصہ اسلام عمر رضی اللہ عنہ عجایب واحاسن قصص ہے جیسا کہ محل اوسکے مین ذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور قصہ سراقہ بن مالک بن جعشم وقت ہجرت کہ اہل مکہ نے اوسکو طلب آنحضرت اور ابو بکر کے آپ کے مقرر کیا تہا اور پہنچنا اوسکا آنحضرت پاس اور دہنس جانا پاؤن اوسکے گہوڑے کا زمین مین اور نکلنا بدعای آنحضرت اور پہرنا اوسکا مشہور ہی اور خبر دیگر مین آیا ہی کہ ایک راعی نے پہچانا آنحضرت صلعم اور ابو بکر کو اور دوڑا تا خبر دی قریش کو جب مکہ مین پہنچا بہول گیا کہ کیا کرے اور کیا کہی اور بہلا دیا گیا اوسکو جس ارادی نکلا اور باہر آیا تہا تا پہر گیا اپنی جگہہ — ابن اسحاق وغیرہ نے روایت کیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تہے ابو جہل لعین نے ایک سنگ لیا اور ملاعین دیکہتی تہے چاہا کہ حضرت پر ڈالے پس لپٹ گیا سنگ اوسکے ہاتہہ سے اور خشک ہوی دونو ہاتہہ گردن تک اور پہرا بطریق قہقری اور حضرت سے دعا چاہی کہ عفو فرماوین پس کہل گئی دونو ہاتہہ اور بار دیگر ابو جہل نے ایک شتر دیکہا بہت بڑا کہ ہرگز بزرگی مین مثل اوسکے نہ دیکہا تہا پس قصد کیا اوس شتر نے کہ کہا جاوے اوسکو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تہے ساتہہ اس صورت کے ظاہر ہوئی اگر نزدیک آتا کہا جاتے اوسکو اور ایکبار آنحضرت [illegible] ہوکے بیٹہے تہے ایکنے اشقیا سی سنگ اٹہایا اور چاہا کہ بالای سر مبارک ڈالے

پس اوٹھے آنحضرت اور بجانب مدینہ پھرے **اور** روایت کیا ابوہریرہ نے
کہ ابوجہل نے وعدہ کیا قریش سے اگر دیکھون مین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز
مین پامال کرون مین اوسکو پس بقصد نماز آنحضرت تشریف لائی اور اوس
شقی کو آگاہ کیا اور جب وہ نزدیک پہنچا بہاگا ڈرتا ہوا اور بچاتا ہوا اپنی کو
ساتھ دونو ہاتھون کے پس پوچھا کہا جب پاس گیا مین دیکھا مینے ایک خندق
پر آتش کو کہ گرتا ہو مین اوسمین اور دیکھا مینے ہول عظیم اور آواز اجنحہ کہ
پر کیا ہی زمین کو فرمایا آنحضرت نے وہ ملائکہ تھے اگر نزدیک آتا لیجاتے اعضا
اوسکے اور پارہ پارہ کرتے اور نازل ہوا كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ یعنے
حقا بدرستی انسان ہر آئینہ سرکشی اور نافرمانی کرتا ہی اس قول تک أَرَأَيْتَ
الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ تا آخر یعنی آیا دیکھا تو نے منع کرتا ہی بندہ
کو جب نماز ادا کری **اور** روایت کیا ہی کہ شیبہ بن عثمان حجبی کہ قوم اوسکے
دربان بیت اللہ تہی اور کلید کعبہ اونکے ہاتھ تہی اوس سے پہلے کہ بشرف اسلام
مشرف ہووے روز حنین مین حضرت پاس پہنچا اور حمزہ بن عبد المطلب نے
باپ اور چچا اوسکیکو حضرت نے مارا تہا کہا آج کے دن کینہ اپنا محمد سے لیتا
ہون مین کہ باپ اور چچا میرےکو مارا ہی پس جب درہم ہوئے لوگ اوٹھائی
اپنی شمشیر بارادہ مارنے حضرت کے کہتا ہی جب نزدیک ہوا مین آنحضرت
سی بلند ہوا میری طرف زبانہ آتش عظیم سے سریع و شتاب تر برق سی
پس بہاگا مین اونکے آگے سے اور جب دیکھا مجھے آنحضرت نے پکارا اور
رکہا دست مبارک اپنا میری سینہ پر اور حالانکہ حضرت دشمن ترین مردم تہے
میرے نزدیک پس نہ اوٹہایا ہاتھ کو مگر وہ کہ حضرت محبوب ترین خلق تہے
طرف میری فرمایا پاس آ قتال کر دشمنون رسول خدا کے ساتھ پس آیا مین
آگے آنحضرت کے درحالیکہ مارتا تہا مین شمشیر اور اگر بالفرض اوسوقت میرے
روبرو باپ میرا آتا مارتا مین اوسے ساتھ شمشیر کے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے **اور** فضالہ بن عمر سے روایت ہی کہ کہا چاہا مینے قتل آنحضرت
سال فتح مین اور آنحضرت طواف مین تہے جب پاس آیا مین حضرت کی کہا ای

فضالہ اپنی دلمین کیا یا تین کر رہا ہی تو ارادہ رکہتا ہی تو کہ مارے رسول خدا کو
مینے کہا لا یعنے نہین یا رسول اللہ پس خندہ فرمایا آنحضرت ؐ نے اور استغفار
کیا میرے واسطے اور رکہا ہاتہہ اپنا میرے سینہ پر پس آرام پایا میرے دل نے
پس سوگند بخدا کہ نہ اوٹہایا ہاتہہ تا پیدا نکیا خدا تعالی نے کسی چیز کو محبوب تر
میرے نزدیک حضرت سے اور مشاہیر اخبار سے اس باب مین خبر عامر
بن الطفیل اور اربد بن قیس ہنگامی کی ہی کہ اوترے آپکے پاس اور کہا
عامر نے اربد کو مین مشغول رکہتا ہون آپسے روی محمد پس مار او سے
شمشیر اپنی پس ندیکہا عامر نے اربد کو تا کام کرے پس کہا کیا ہوا تجہے
کہ کام نکیا تو نے کہا بخدا سوگند کہ قصد نکیا مینے کہ مارون اوسکو مگر وہ
کہ پایا مینے تجکو درمیان اپنی اور حضرت کے چاہتا ہی تو کہ مارون مین تجہی
اور عصمت حق عزوجل سے ہی نگاہداشت حبیب اپنی کی کہ بہت یہود
اور کاہنون نے آگاہ و خبردار کیا قریش کو اور ڈرایا اونکو ساتہہ اوسکے
اور معین کیا حضرت کو بغلبہ و سطوت اوپر اونکے اور بہکایا اونکو اوپر
قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بچایا اوسنے حق سبحانہ تعالی
نے تا پہنچی امر باری تعالی اوسکے باب مین ایہا یُرِیْدُوْنَ اَنْ
یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ
وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ یعنے ارادہ کرتے ہین کہ بجہادین نور خدا
کو ساتہہ ہاتہون اپنی کے اور نہین چاہتا اللہ مگر یہہ کہ تمام کرے نور اپنا ہرچند
مکروہ رکہین اوسے کافر **وصل** اور معجزات باہرہ اور آیات
بینہ علوم و معارف سے ہی کہ جمع کیا حق تعالی نے ذات جامع الکمالات
حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اور مخصوص کیا اونکو اوسکے ساتہہ
کہ مشتمل ہین اوپر تمام مصالح دنیا و دین کے اور معرفت اونکی ساتہہ امور
شرایع اور قواعد دین اور سیاست عباد کی اور احوال و اخبار امم سابقہ
اور قرون ماضیہ کا زمان آدم علیہ السلام سے اپنی وقت تک اور حفظ شرایع
اور کتب اور سیر اونکا اور صفات اعیان اور اختلاف آرا اور مذاہب

اونکے کا اور معرفت مدد اور اعمار اونکا اور حکم حکما اونکے کا اور حجت کفار
ہرامت کی اور معارضہ ہر فرقی کا اہل کتب سی ساتھہ اوس چیز کے کہ اون
کتابون مین تھا اور اعلام باسرار اور مخفیات علوم و اخبار ساتھہ اوس
چیز کے کہ پوشیدہ کرتے تھے اور تغیر دیتے تھے اوس سے اور احتوا اوپر لغت
عرب اور غریب الفاظ فرق کے اور احاطہ ساتھہ ضروب فصاحت اور
حفظ حکمتون کا اور بیان امثال صحیحہ اور حکمون بیّنہ کا بجہت آسانی فہم غوامض
کے اور بیان کرنا اوسکے مشکلات کا باوجود اشتمال شریعت غرای حضرت صلعم
کے اوپر محاسن اخلاق اور محامد آداب اور قواعد و اصول کے حفظ النفس
و اعراض و اموال مین کہ مستحسن ہے نزدیک ارباب عقول کے حتی کہ نزدیک
کفار و جہال اور ملاحدہ کے کہ عقل سلیم اور انصاف رکھتے ہون مگر معاند
مخذول اور مخالف نامعقول اور تکلیم بجوامع کلم محتوی اوپر صنوف علوم اور
فنون معارف کے مثل طب اور تعبیر خواب اور فرایض و حساب اور سوائے
اوسکے علوم سے کہ نہین جانتا بعض اوسکے کو مگر جسنے کہ ممارست کی درس و
تدریس کو اور عکوف کیا اوپر کتب کے اور مجالست کی اوسکے اہل کی ساتھہ
اور ریاضت کی اوسمین اور آنحضرت نے نہ لکہا اور نہ پڑہا اور نہ صحبت رکہی
ساتھہ کسی لکہی پڑہے کے اور نہ پیدا ہوئے قوم اہل علم مین اور نہ باہر آئے
اور سفر کیا اوسکی طلب مین اور غایت معارف عرب علم انساب اور اخبار
اوایل اور شعر و بیان ہی اور حصول اوسکا بہی موقوف ہی اوپر سیکہنے اور
اخذ کرنیکے اوستاد سے اور اشتغال ساتھہ طلب مباحثہ اور تکرار کے اور
مجالست ساتھہ اہل اوس فن کے اور یہہ فن ایک قطرہ ہی بحر علم اور ایک
نقطہ ہی کتاب فضل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دلایل
نبوت اور علامات رسالت آنحضرت صلعم سی ترادف و تواتر اخبار کار ہابین
و احبار اور علما اہل کتاب سے آپکی صفت اور آپکی امت کی صفت مین
اور اسما اور علامات اوسکی جیسا کہ حلیہ شریف اور خاتم نبوت اور
امثال اوسکے اور اور وقوع اوسکا اشعار موحدین متقدمین مثل تبع اور قس

بن ساعدہ اور سیف بن ذی یزن وغیرہ کے اور تعریف کیا انحضرت کو
زید بن عمرو بن نفیل نے کہ اوسکو موحد جاہلیت کہتے ہین اور ورقہ بن نوفل نے کہ
تنفر کرتا تھا اور وقوع ذکر شریف حضرت کا کتب سالفہ مین اور اعتراف
علماء یہود کا ساتھہ اوسکے گروہ کہ براہ حسد وعناد کیئے اور بالتفصیل ابواب
سابقہ مین تبئین وتفصیل بیان کی گئی اور وہ جو سنا گیا ہواتف جن سے
اور ظاہر ہوا اوپر السنہ اصنام اور ذبایح اوثان اور اجواف طیور کے اور دیکھا
گیا کتابت سے اسم شریف اور شہادت رسالت حضرت احجار و قبور مین بخط
قدیم اور اسلام لانا جنہنے کہ مشاہدہ کیا اوسکو مذکور و مسطور ہی اور سوا ے
اوسکے اور آیات وعلامات کہ وقت ولادت شریف اور وفات مین
اور اسفار وغزوات مین ظاہر و ہویدا ہوئین محل ومقام اوسکے مین مذکور
ہووے انشاء اللہ تعالی اور جملہ خصایص وکرامات وآیات آنحضرت
سی ہی اخبار فرشتون اور جن سے اور امداد رب العزت کی اونکو ساتھہ
ملایک کے اور طاعت جن اور دیکھنا اکثر صحابہ کا اونکو جیسا کہ غزوہ بدر مین
اور سوائی اوسکے ظاہر ہوا اور ایک اونمین سے دیکھنا صورتون جبرئیل
علیہ السلام کا ہی کہ واسطے بیان معنی اسلام وایمان واحسان کے آئی تہین —
اور یہی دیکھنا ابن عباس اور اسامہ نے جبریل علیہ السلام کو حضرت
پاس صورت دحیہ کلبی مین اور دیکھا سعد نے اوپر یمین و یسار آنحضرت
کے جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کو صورت دو مرد مین کہ اوپر اونکے لباس
سفید ہی اور دیکھا بعضون نے اونمین سے ہانکنا ملایک کا اپنی افراس کو
روز بدر اور بعضون نے کٹنا سر کافرونکا دیکھا اور ضارب کو نہ دیکھا
اور دیکھا ابو سفیان بن الحارث نے مردون سفید جامہ کو اوپر افراس
ابلق کے درمیان زمین وآسمان کے اور مصافحہ کرتے تھے ملایک عمران
بن الحصین کو کہ مشاہیر صحابہ سے ہین اور دکھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ساتھہ حمزہ کے جبرئیل علیہ السلام کو کعبہ مین لیس بیہوش گرے
حمزہ رض اور دیکھا عبد اللہ بن مسعود نے ایک جن کو لیلۃ الجن مین اور سنا

کلام اونکا اور یہہ سب معجزات آنحضرت سے ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
جب مارے گئے معصب بن عمیر روز احد لیا رایت ایک فرشتہ نے کہ اوپر
صورت اونکی کے تہا پس ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا آگے آ ای معصب
کہا مین معصب نہین ہون پس جانا آنحضرت نے کہ وہ ایک ملک ہے
ملایکہ سے اور ذکر کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم ایکدن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ آیا ایک پیر کہ اوسکے ہاتھ
مین ایک عصا تھا اور سلام کیا اوپر حضرت کے اور جواب دیا حضرت نے
اوسکے سلام کا اور فرمایا یہہ آواز جن ہی پوچھا تو کون ہی کہا مین ہامہ بن
الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور ملاقات کی مینے نوح کے ساتھہ اور
جو پیغمبر کہ بعد اونکے ہوا اور تعلیم کیا اوسے ایک سورہ قرآن سے اور
دیکہا ابو ہریرہ نے شیطان کو کہ تین روز اگر طعام صدقہ فطر سے کہ حوالہ
اوسکے تہا چرایا اور تعلیم کی ابو ہریرہ کو آیۃ الکرسی اور ذکر کیا ہی واقدی
نے کہ دیکہا خالد نے نزدیک ہدم عزے کے ایک زن سیاہ کو کہ نکلی اوسکے
درمیان سے برہنہ پریشان مو پس دوپارہ کیا اوسکو ساتھہ شمشیر اپنی کے
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ یہہ عزے تہی اور حدیث ارادہ کرنے ایک
شیطان کی شیاطین سے تا قطع کرے نماز آنحضرت اور چاہنا آپ کا
کہ باندہین اوسے ساتھہ ستون مسجد کے اور یاد آنا دعای سلیمان علیہ
السلام کا کہ مقدمہ تسخیر جن مین کی تہی اور چہوڑ دینا اوس شیطان کو مشہور
ہی **فصل** وہ جو ظاہر ہوا معجزات اور آیات سے ہو وقت ولادت
اور بعد اوسکے بیچ رضاع مین اور صغر سن مین وقت بعثت تک
اور ظہور نبوت اور تمام زمان عمر شریف خیر اوس چیز کے کہ ذکر کیا
گیا وقت وفات تک خارج حد و حصر اور احصا سے ہی بخواستہ خدا
کچہہ اوسسے محل اوسکے مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے — کہا قاضی
ابو الفضل عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بتحقیق لایا مین اس باب مین ایک
چیز معجزات واضحہ اور جملہ علامات متقدمہ سے کہ اوسمین کفایت و بی نیازی

ہی زیادت سی اور بحقیقت معجزات ہماری پیغمبر کے اظہر و اوضح معجزات رسل
اور اکثر و اوفر اونکے ہین لیکن اکثر اوس جہت سی کہ کوئی پیغمبر معجزہ نہین
لایا مگر مثل اوسکے یا ابلغ اوس سے سید ہماری سے ظاہر ہوا اور ایک
وجہ اکثریت سی وہ ہی کہ قرآن عظیم تمامہ معجزہ ہی اور اقل اوس چیز کا کہ واقع
ہوتا ہی ساتہہ اوسکے اعجاز بعضے ائمہ کے نزدیک إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
ہی یا کوئی آیت کہ باندازہ اوسکے ہی پہر اعجاز قرآن جیسا کہ سابق گذرا ساتہہ
دو وجہ کے ہی ایک بطریق فصاحت و بلاغت اور دوسرا بطریق نظم و تالیف
پس ہر چیز مین ان دو سے معجزہ ہی پس مضاعف ہوئی عدد اس وجہ سے
پہر اوسمین اور وجوہ ہین اعجاز سے خبر دینا ساتہہ علوم غیب کے اور وضوح
معجزات آنحضرت اوس جہت سی ہی کہ اکثر معجزات رسل کے بقدر ہمم اہل زمان
اونکے ہوتے تہے اور اوپر اندازہ اوس فن کے کہ وہ قرن اوسپر مشتمل تہا
اور جو زمانہ موسی علیہ السلام کا ساتہہ ایسے معجزہ کے کہ مشابہہ اوس چیز کا
تہا کہ دعوی کرتے تہے اہل اوس زمانہ کے قدرت کو اوپر اوسکے پس لائے
موسی علیہ السلام ایسی چیز کہ خارق اونکی عادت کی تہی اور نہ تہی اونکی قدرت
مین اور باطل کیا سحر اونکا اور زمانہ عیسی علیہ السلام مین صنعت طب بہت سا
قدر و مرتبہ رکہتی تہی اور اہل اوس زمانہ کے اوسمین تفاخر کرتے تہے
پس لائے عیسے علیہ السلام وہ امر کہ قادر نہ تہے وہ اوسپر اور لائے
ایسی چیز کہ گمان اوسکے اتیان کا نہ رکہتی تہے احیائ موتی سے اور ابرائ
اکمہ اور ابرص بے معالجہ طب اور ایسی ہی معجزات اور انبیا علیہم السلام کے
پس بہیجا خدا تعالی نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سب معارف عرب
اور علوم اونکے چار تہے بلاغت و شعر اور خبر و کہانت پس نازل کیا گیا
حضرت پر قرآن کہ خارق ان چار کا ہی کہ مشتمل ہے اوپر فصاحت و ایجاز
و بلاغت کے کہ خارج ہی نمط کلام اونکے سے اور نظم غریب اور اسلوب
عجیب کہ راہ نپائی کسی منظوم مین ساتہہ اوسکے اور نجانا اسالیب اوزان
مین منہج اوسکا اور اوپر اخبار کے کوائن حوادث و اسرار اور خفایا و ضمایر کہ پائی

گئی جب کہ خبر دی ہی اور اعتراف و اقرار کیا اعدا نے ساتھہ صحت و صدق
اوسکے اور ابطال کیا کہانت کو کہ کبھی ایک بات دس مین سے راست ہوتی
تھی اور باقی کاذب اور جڑسے اوکہاڑا اوسکو ساتھہ منع شیاطین کے کہ
القا کرتے تھے اوپر اخبار ساتھہ رجم شہب اور رصد نجوم کے اور خبر دی
قرون سالفہ اور امم ہالکہ اور حوادث ماضیہ سے اوپر ایسی وجہ کے کہ عاجز
آیا جو کوئی کہ اوس علم مین متفرع اور متفرد تہا بعض اون وجوہ سے بعد
ازمان رہا یہہ معجزہ جامعہ ان وجوہ کو ثابت و باقی تا روز قیامت ہر امت
پر کہ آئی اور نظر کرے اوسمین اور تامل کرین اوسکے وجوہ اعجاز مین پس
کوئی عصر اور زمانہ نہین گذرتا کہ صدق اون اخبار کا اوسمین ظاہر ہوتا ہی پس
متجدد ہوتا ہی ایمان اور متظاہر ہوتا ہی برہان اور مشاہدہ کو تاثیر ہی زیادت
ایقان مین اور نفس اشد ہی طمانیت اوسکی ساتھہ عین الیقین کے علم الیقین سے
ہر چند خفا نہین اور یقین ہر صورت مین حاصل ہے اور تمام معجزات رسل
علیہم السلام کے منقرض ہوئے ساتھہ انقراض اونکے اور معدوم ہوئے ساتھہ
عدم ازمان اونکے اور معجزہ ہمارے حضرت کا مضمحل و منقطع نہین ہوتا اور
متجدد ہین آیات اوسکے **وصل** جان کہ مواہب لدنیہ مین بعد از مقصد
سابع کہ کتاب ابنی مین وجوب محبت اور اتباع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم اور محبت آل و اصحاب اور قرابت و عشیرت حضرتین اور حکم صلوات
و سلام اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کیا ان مقصد ثامن طب
و تعبیر رویا اور اخبار بغیبات مین اور حقیقت مین تمام افعال مستقیمہ اور
اعمال قویمہ اور معارف و محاسن آداب و شیم اور بدایع حکم اور جوامع
کلم آنحضرت کے اور قواعد تعبیر انام خارج طاقت بشر اور حیطہ عادت
سی ہی **مقصد** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی فرماتے تہے
اور نزدیک اونکے جاتے تہے اور بیٹھتے متصل سر بیمار کے اور ہاتھہ
رکھتی اوپر پیشانی کے اور کبھی اوپر جگہہ درد کے اور پوچھتی حال اوسکا
کہ کیونکر ہی اور کہتے تہے بسم اللہ اور یہہ بھی ایک نوع ہی طب سے اور

علاج ہی باد خال سرور دل بیمار مین اور تصرف کرنا اوسکے باطن مین طبیب
کر قدم رنجہ کند بارہ بپرسیدن ما * خوش طبیبی است بیا تا ہمہ بیمار شویم —
اور تفریح نفس مریض اور تطییب اوسکے قلب کا اور ادخال سرور کو تاثیر
عجیب ہی حصول شفا اور تخفیف علت مین اسواسطے کہ ارواح و قوی
قوت پکڑتے ہین اوس سے اور مساعدت کرتے ہین طبیعت کو دفع موذی
مین خصوصا اعزہ اور کبرا اور احباسے اور اسی جگہہ سے ہی لِقَاءُ
الْخَلِيلِ شِفَاءُ الْعَلِيلِ یعنے دیکھنا اور ملاقات دوست کی تندرستی
ہی بیمار کی + ایک غلام تہا یہود سے کہ خدمت کرتا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ناگاہ بیمار ہوا پس آنحضرت واسطے عیادت کے تشریف لائے
اور بیٹھے اوسکے پاس اور عرض کیا اوپر اوسکے اسلام پس مسلمان ہوا اور
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ
یعنی شکر و سپاس اوس خدا کو کہ نکالا اوسے آتش دوزخ سے — جابر نے
کہا بیمار ہوا مین اور بیہوش پس آئی آنحضرت صلعم اور وضو کیا اور ڈالا آب
وضو اپنا مجہپر پس ہوشیار ہوا مین — اور ایک روایت مین آیا ہی
سردم کیا میرے موہنہ پر پس صحت پائی مینے فی الحال اور فرمایا
عُوْدُوا الْمَرِيْضَ یعنے عیادت اور پوچہو مریض کو اور بعض نے استثنا
کیا ہی اوس سے رمد اور دنبل اور درد دندان اوس روایت سی کہ بیہقی
لایا ہی اور صحیح خلاف اوسکے ہی اور یہی یہہ حکم مطلق ہی ہر زمانی
مین اور بعض نے کہا ہی کہ عیادت بعد تین روز کے ہی اور فعل آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہی ایسا ہی روایت کیا ہی اور ترک عیادت
روز شنبہ خلاف سنت ہی اور اصل اوسکی ایک طبیب یہودی سے
ہی کہ ایک بادشاہ بیمار ہوا اور امر کیا اوسکو ساتہہ التزام خدمت کے
اور چاہا یہودی نے کہ بر آوی واسطے عیادت روز سبت کے افترا کیا
کہ بیمار پر روز شنبہ کو آنا نہچاہیئے بعد ازان شایع ہوا لوگون مین —
اور بعضون نے کہا ہی کہ عیادت مستحب ہی شتا مین راتکو اور صیف

مین دنکو بہت ضرر مریض کے بطول لیل شتا مین اور بطول نہار صیف
مین اور مکروہ ہی تطبیب ہتہ اعدای دین کے مگر عند الضرورۃ اور
حدیثین فضل عیادت مین بہت ہین اور آداب اوسکے کتابونمین مسطور
اور جاننا چاہیئے کہ مرض دو قسم ہی مرض قلوب اور مرض ابدان اور
طب قلوب خاصہ رسول اللہ کا ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ممکن نہین
تلقی اوسکی مگر جانب آنحضرت سی اور طب ابدان غیر آنحضرت سی بہی
حاصل ہوتی ہی اور حصول اوسکا آنحضرت سی بطریق تبع اور طفیل کے
ہی اور مقصود اصلی بعثت سی طب قلوب اور اصلاح اوسکی ہی امراض
سی اور ضرر ذنوب کا قلوب مین مثل ضرر سموم ہی ابدان مین ساتہہ
اختلاف اوسکے درجون کے ضرر مین اور نہین پہنچتا بندہ کو کوئی شر اور ضرر
غالب احوال دنیا و آخرت مین مگر بسبب ذنوب و معاصی کے اعاذنا
اللہ منہا پناہ مین رکہے ہم سبکو خدا اوس سے اور آثار معاصی شامل
ہین قلب اور بدنکو اور از انجملہ حرمان علم سی ہی کہ نور علم ساتہہ ظلمت معصیت
کے جمع نہین ہوتا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین شعر

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ	فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ	وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُؤْتٰی لِعَاصِیْ

اور از انجملہ حرمان رزق ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ بندہ محروم کیا جاتا ہی
بسبب گناہ کے کہ پہنچتا ہی اوسکو اور تقوی باعث ہی مزید رزق کا
قولہ تعالی وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا
عَلَیْھِمْ بَرَکَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یعنے فرمانا حق تعالی کا
اور اگر بدرستی اہل قری ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ کہولتی
ہم اونپر برکتین آسمان و زمین سے اور جیسے کہ وارد ہوا ہی نَوْمُ
الصُّبْحَۃِ تَمْنَعُ الرِّزْقَ یعنی خواب صبح کا منع کرتا ہی رزق کو

اور اس جگہہ محل خلجان ہی اگر کوئی کہے کہ اکثر عاصی کو نایم بوقت صبح
دیکھتے ہین ہم کہ اورون سے مرزوق و منعم زیادہ ہین جواب اسکاوہ
ہی کہ یہہ وعید مومنون اور مصدقون کے حق مین ہے پس اس جگہہ خوف اوسکا
کہ بیخ ایمان زمین حال اونکے سے اوکھڑ گئی ہے یا مہلت دینا حق تعالی کا عاصیونکو
مگر اور استدراج ہی اور ظلمت و وحشت کہ دلمین ارتکاب معصیت سے
پائی جاتی ہی مقطوع اور محسوس ہے اور کبھی یہہ ظلمت و سواد اوپر موتہہ
نکے سرایت کرتا ہی اور یہہ ہی فرع ایمان ہے اور سستی قلب و بدن
بھی آثار معاصی سے ہی اور نیز معصیت سبب کوتاہی عمر ہے جیسا کہ
طاعت سبب زیادتی اوسکا اور بعضے اوسکو حمل اوپر زوال برکت
کے کرین اور موجب ذل و فساد عقل اور زوال نعم اور حلول نقم اور
جیسے کہ صحت بدن ساتھہ حفظ قوت اور حمیہ اور استفراغ مواد فاسدہ
اور اخلاط ردیہ کے ہی حال قلب کا بھی ایسا ہی ہے اور اصلاح اوسکی
ہتوبہ اور حمیہ اور اجتناب نواہی سے اور حدیث مین بروایت انس
آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دلالت کرونمین تمہین
اوپر درد اور دوا تمہاری کے درد تمہارا ذنوب ہین اور دوا استغفار و توبہ پس
ظاہر ہوا کہ معرفت طب قلوب اور معالجہ اوسکا جانب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے ہی اور وہ بواسطہ وحی کے اور طب اجساد غالبا راجع
بتجربہ اور گاہی بوحی بھی ہوتا ہی جیسا کہ رخصت افطار سفر و مرض مین
اور شرعیت تیمم خوف مرض اور امثال اوسکے مین ظاہر و ہویدا ہے
اور یہی وہ معالجی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائی ہین ظاہر
یہہ ہی کہ بوحی ہووین اور اگر تجربہ اور قیاس ہون مستبعد نہین اور
تجویز علاج مین اثبات اسباب ہی اور وہ منافی توکل نہین جیسا کہ
دفع جوع و عطش باکل و شرب اور دلیل اوپر جواز تداوی کے حال
سید المتوکلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی باوجودیکہ ایسی توکل کے تداوی
اور مباشرت اسباب فرماتے تھے اور فرمایا نہین بھیجا ہی حق تعالی نے

کوئی درد مگر ساتھہ اوسکے دوا اوسکی بہی بہیجی ہے اور ایک روایت مین لفظ شفا وارد ہوا ہی الا موت کہ وہ مرض مقدر ہی اور بعض احادیث مین امر ہی بمداوات اور اشارہ ہی کہ نظر مداوات مین اوپر حکم الٰہی اور تقدیر کے رکہنا چاہیئے اور دوا کو علت شفا نہ سمجہنا چاہیئے اور اتفاق ہی اسپر کہ امر برای وجوب نہین اور ملابست سبب باعتماد اوپر تقدیر الٰہی کے منافی اور مضاد توکل نہین اور یہ کبہی ترک اسباب کرتے ہین واسطے تحقیق حال نفس اور تحصیل مقام توکل کے اور اسیطرف ہی اشارہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یدخل الجنة من امتی سبعون الفا من غیر حساب ھم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربھم یتوکلون ؕ یعنے داخل ہوتی ہین میری امت سی بہشت مین ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ تعویذ وافسون نہین کرتے اور نہ فال بہیم بہال وکفار اور اوپر پروردگار اپنی کے اعتماد وتوکل کرتے ہین اور روایت دوسری مین لا یکتوون بہی زیادہ کیا ہی یعنے اور داغ نہین کرتے اور کہا ہے کہ مراد وہ ہی کہ یہہ افعال بطریق اعتقاد اور اعتماد علیت نہین کرتے اور مواہب لدنیہ مین حارث محاسبی رحمہ سے باب ھل یتلذا ورا المتوکل مین نقل کیا ہی کہ کہا منافی توکل نہین از جہت وجود اوسکے سید المتوکلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا گیا حارث رضی اللہ عنہ کو کہ خبر مین آیا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من استرقی واکتوی بری من التوکل یعنے جسنے تعویذ وافسون کیا اور داغ بیزار ہوا توکل سے پس جوابدیا کہ مراد برارت اوس توکل سے کہ حدیث سابقہ مین یدخل الجنة الی آخرہ مین مذکور ہے اور کہا بعض توکل بعض سے افضل ہی انتہی یعنے تمام ہوا کلام حارث کا اور رتمہید مین لکہا ہی کہ مراد برارت توکل سے اوسوقت ہی کہ رقیہ کرے برقارمکروہہ شرعیہ اور مخالف اوسکے اور اکتوی کرے اوس حال مین کہ رغبت اوسکی متعلق

بوجود شفا کے لی مین ہووے اور یقین کرے ساتھہ اوسکے اور معرض ہو
فعل الٰہی سے اور غافل ہو اوس سے کہ شفا اوسکی طرف سے ہی لیل
جواز استرقا بقرآن اور فاتحۃ الکتاب کے جیسا کہ آویگا بیان اوس کا
اور تحقیق اس باب مین وہ ہی کہ اسباب تین قسم ہین ایک اسباب
یقینیہ کہ رعایت اونکی بحکم الٰہی اور تقدیر ربانی واجب ہی جیسا کہ مضغ
لقمہ اور بلع اوسکا اکل مین اور رکہنا کوزہ کا موہنہ مین اور مص اوسکا
شراب مین پس ترک اوسکا داخل توکل نہووے بلکہ موجب اثم ہی — دوسرے
اسباب ظنیہ کہ بحکم تجربہ صحیحہ مدخلیت اوسکی ثابت و متحقق ہوئی ہے
مثل استعمال ادویہ حارہ اور باردہ کے تسخین و تبرید مزاجین اور ملابست
اس قسم کی منافی توکل نہین مگر واسطے تحقیق حال نفس کے اور تحصیل مقام
توکل کہ بعض نے اس قوم سے کہا ہی اور باوجود اوسکے فتوی شریعت
مین محل عتاب ہوئی ہین — تیسری اسباب وہمیہ کہ ایسی نہین اور ارتکاب
اور استعمال اونکا منافی توکل ہی باتفاق اور علاج آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجساد کو تین طرح پر تہا — ایک ساتھہ ادویہ طبیہ کے
کہ عبارت ہی اجزائی حیوانی نباتی جمادی سے — دوسرا با دویہ الٰہیہ
روحانیہ کہ ادعیہ اور اذکار اور آیات قرآنی ہین — تیسرا ساتھہ ادویہ
مرکبہ کے ان دو قسم سی اور جانا چاہیی کہ کوئی شفا اتم و انفع و اعظم
قرآن سے نہین اور تری جیسا کہ فرمایا اللہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اور اوتارتے ہین ہم
قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی واسطے ایمان والون کے —
اور قرآن تمام شفا ہی امراض روحانی سے اسواسطے کہ امراض روحانی
اعتقادات فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ اور اعمال قبیحہ ہین اور قرآن مشتمل
ہی اوپر دلایل واضحہ قطعیہ کے اوپر اسباب عقاید حقہ اور بیان اور
ارشاد اخلاق فاضلہ اور اعمال محمودہ کے اور ہونا اوسکا شفا
امراض جسمانیہ سے بجہت اوسکے ہی کہ تبرک و تیمن ساتھہ قرات اوسکے نافع ہی

بہت امراض و علل سے اور مزیل اور دافع ہی خاص اونکو اور جو پڑہنا
اور پہونکنا افسونون مجہول کا کہ معانی اونکے مفہوم نہین اور وارد ہین جانب
اہل فسق و فجور سے کہ ثابت ہی نجس بصر نجاست و کثافت اونکی جب آثار
عجیبہ جلب منافع اور دفع مفاسد مین ظہور کرتے ہین پس قرآن عظیم سے کہ
مشتمل ہی اوپر ذکر جلال اور کبریای الہی اور ذات و صفات اوس تقدس
و تعالی کی اور ثابت ہوا ہی جانب ایسی شخص سے کہ ثابت ہوئی ہی صفا
اور نزاہت اور عظمت اور کمال اوسکا بعیان اور معجزات قاہرہ کیونکر نہووے
اور فرمایا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو کوئی نہ ڈہوندی شفا
ساتہہ قرآن کے اوسی خدا تعالی شفا نہ دیجیو ہرگز اور آیا ہی کہ فاتحۃ الکتاب
دوا ہی ہر درد کو اور رقیہ لدیغ اور مجنون اور معتوہ کا بفاتحہ الکتاب ایک
امر ثابت و مقرر ہی احادیث مین اور حدیث امیر المؤمنین علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ مین مرفوعا واقع ہوا ہی کہ خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ یعنے
بہترین دوا قرآن ہی اور بیضاوی نے تفسیر قول حق سبحانہ تعالی ﴿آیہ﴾
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ مین آیات شفا
کا ذکر کیا ہی اور حلبی نے حاشیہ اپنی مین اون آیات کو تعین کیا ہی
اور کتب معتبرہ مین مثل مواہب لدنیہ وغیرہ کے ایک حکایت درباب
ان آیات کے امام طریقت ابو القاسم قشیری سے لائی ہین کہ بیمار ہوا
تہا لڑکا اوسکا بیماری سخت سے تا مشرف بر موت ہوا اور شدید ہوا
امر اوسکا کہا دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین
اور شکایت کی مینے پاس آنحضرت کے حال ولد اپنی سے فرمایا آنحضرت
نے اَیْنَ اَنْتَ مِنْ اٰیَاتِ الشِّفَاءِ یعنی کہان ہی تو غافل آیات
شفا سے ــ اور کیون نہین تمسک کرتا ہی تو ساتہہ اوسکے اور شفا نہین
ڈہوندہتا تو اوسکے ساتہہ پس بیدار ہوا مین اور فکر کیا مینے اوسمین تا کاہ
پایا مینے اون آیات کو چہہ جگہہ کتاب خدای عز و جل مین اول ﴿آیہ﴾
وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ یعنے اور شفا دیتا ہی سینون

مومنین کو دوسری آیہ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ یعنی اور
شفا ہی واسطے اوس چیز کے کہ سینون مین ہے۔ تیسری آیہ
يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ
یعنی نکلتا ہی شکمون اون مکہیون سے شراب رنگا رنگ کہ اوسمین شفا
ہی واسطے لوگون کے۔ چوتہی آیہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا
هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اور نازل کرتے ہین ہم قرآن سے
وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی مومنون کے لیئے۔ پانچوین آیہ وَإِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ یعنی اور جب بیمار ہوتا ہون مین پس وہ شفا
دیتا ہی مجہے۔ چہٹی آیہ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ
یعنی کہہ اے محمد وہ ایمان والونکے لیے ہدایت اور شفا ہی۔ کہا پس لکہا مینی
ان آیات کو اور گہولا اونکو پانی مین اور پلایا مینے اوس لڑکیکو پس شفا پائی
اوسیوقت گویا کہ بند اوسکے پانوسی کہل گیئے اور شیخ تاج الدین سبکی
نے کہ اعاظم علماء شافعیہ سی ہی نقل کیا ہی کہ کہا بابا مینے اکثر مشایخین کو کہ لکہتی
تہے یہہ آیات طلب عافیت بیمار کے لیئے لیکن یہان ایک سخن کو جاننا اور
دریافت کرنا چاہیئے کہ آیات اور اذکار اور ادعیہ کہ رقیہ کیا جاتا ہی انکے
ساتہہ اور استشفاء نفع اور شفا اونکی ذلت مین ہی لیکن صلاحیت
محل و قبول اوسکا اور قوت ہمت فاعل اور تاثیر اوسکی شرط ہی اوسمین
اور جب تخلف کرے شفا۔ پس یا جہت ضعف تاثیر فاعل کے ہوگا یا
بسبب عدم قبول محل یا کوئی اور مانع قوی ہی کہ باوجود قوت فاعل اور
صلاحیت محل کے حاجب و عاجز وصول اثر اور ظہور تاثیر سے آیا اور
علی ہذا القیاس ادویہ حسیہ مین بہی پیدا اور ہویدا ہی کہ عدم تاثیر اوسکے
کا ہی جہت عدم قبول طبیعت سی ہے اوس دوا کو اور کبہی جہت وجود مانع
کے وصول اثر دوا سے ساتہہ اوسکے برحسب قبول کے ہوگا ایسا ہی قلب
لیوی رقا اور تعاویذ کو بقبول تام اور ہمت قوی کے نفس فعال سے تاثیر
کرتا ہی ازالہ علت مین اور یہی حال ہی دعا کا ازالہ مکارہ اور دفع بلایا

اور حصول مطلوب مین لیکن کاہی تخلف اثر اوس دعا کا یا جہت ضعف
اوس دعا کے اپنی حد ذات مین جبیکہ دعا ہووے کہ دوست نہین رکہتا اوسی
خدا تعالی اس جہت سی کہ اوسمین تجاوز ہی حد حقانیت اور انصاف سی یا بسبب
ضعف قلب داعی اور عدم اقبال اوسکا اوپر جناب حق تعالی و تقدس کے
یا عدم حضور و جمعیت قلب وقت دعا کے یا حصول کسی اور مانع کے مثل
اکل حرام اور عروض ظلمت اوسکا قلب داعی پر وقت دعا کے یا استیلا غفلت
اور سہو لہو کا اور حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی قبول نہین کرتا دعا کو قلب
لاہی اور ساہی غافل سے اور دعا عدو بلا ہی مدافعہ اور معالجہ کرتے ہین
اوسکو اور دفع کرتے ہین بعد از نزول یا تخفیف کرتے ہین اوسمین اور دعا
سلاح مومن ہے اگر با حضور قلب اور جمعیت کلیہ ہووے اوپر مطلوب کے اور
مصادف ہووے اوقات اجابت کو ساتہہ خشوع اور خضوع اور انکسار و
ذل اور تضرع و طہارت اور رفع یدین اور ابتدا بحمد و صلوٰۃ اور بعد توبہ و استغفار
اور صدق و الحاح اور تملق اور توسل باسمار اور صفات الہی کے اور توحید
صادق ساتہہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور تمام شروط
اور آداب اوسکے اوپر مثال رمی کے کہ تیر راست اور کمان درست اور زور
بازو بکمال اور ہدف مقابل اور قابل اور صالح اوسکے ہووے اور حاجب
و مانع وصول درمیان نہووے اور علم ساتہہ صنعت تیر اندازی کے اور
تمام شرایط اور آداب اوسکے سے حاصل ہووے — ولیکن استشفا
بمعوذات وغیرہ کے اسمار الٰہیہ سے بہی قسم طب روحانی سے ہی اگر جاری
ہووے اوپر لسان ابرار کے ساتہہ توجہہ تام اور ہمت تمام کے لیکن جو وجود
اس نوع کا عزیز و نادر ہی لوگ ہاتہہ ساتہہ طب جسمانی کے مارکر اوس سے
غافل بیٹہتے ہین اور مراد ساتہہ معوذات کے کہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دم کرتے تہے نفس کریم اپنی کو ساتہہ
معوذات کے اور مراد ساتہہ اوسکے قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ہے اور بعضون نے قل ہو اللہ احد اور قل یا

ایہا الکافرون ہی مراد رکھی ہی یا جس جگہہ کہ قرآن مین متضمن استعاذہ واقع ہوے ہین مثل اَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاَعُوذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُونَ ؏ اور یہہ سب قرآن سے ہین اور اس باب مین کہ سخن کرتے ہین ہم عام تر اوس سے مراد ہی اور اذکار اور ادعیہ باب استعاذہ مین بہت وارد ہین اور بتحقیق اجماع کیا ہی علما نے اوپر جواز رقیہ کے نزدیک اجماع تین شرط کے ایک وہ کہ بکلام خدا اور اسما اور صفات حق تعالے کے ہووے اور بزبان عربی یا اور زبان ہو کہ جانتا ہو معنی اوسکے اور اعتقاد اوسکا کہ موثر حقیقی خدای عزاسمہ ہی اور تاثیر رقی کی ساتہہ تقدیر اوسکے ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ پوچھا لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہہ رقا اور حرز اور اسباب دیگر کہ ہم کرتے ہین تغیر کرتے ہین تقدیر خدای جل شانہ کو فرمایا یہہ بہی تقدیر الٰہی سے ہی اور حدیث مسلم مین عوف بن مالک سی آیا ہی کہ رقیہ کرتے تہے ہم زمان جاہلیت مین پس کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس باب مین فرمایا عرض کرو رقیون اپنی کو مجہ پر اگر اوسمین شرک نہووے کرو کچہہ باک نہین اور جابر سے روایت ہی کہ نہی کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رقا سی پس آئے بعض صحابہ سے اور کہا یا رسول اللہ ہماری پاس رقیہ تہا کہ واسطے لدغ عقرب کرتے تہے ہم اور عرض کیا اوس رقیہ کو حضرت پر فرمایا کچہہ باک نہین کرو اور فرمایا جو کوی نفع پہنچا سکے اپنی بہائی کو پہنچاوے اور تمسک کیا ہی ایک قوم نے ساتہہ اس عموم کے اور تجویز کیا ہی ہر رقیہ کو کہ مجرب ہووے منفعت اوسکی اگرچہ معلوم نہون معنی اوسکی ولیکن احتیاط اوسمین ہی کہ بغیر معلوم المعنی نکرین مبادا کہ متضمن شرک کو ہووے اور یہہ غیر ماثور ہی اور نہین تو جو کہ ماثور ہووے جیسا کہ رقیہ حمہ عقرب مین آیا ہی بِسْمِ اللهِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مِلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطَا جایز ہوگا اور بتحقیق معلوم ہوا حدیث عوف بن مالک سی کہ ہر رقیہ کہ متضمن ہووے شرک کو جایز نہین اور ایسی ہی دعوات و اسما بزبان سریانی و عبرانی کہ معلوم

رب نصر
[illegible]

نہین معانی اونکے نہ پڑہا چاہیئے اور حکایت مشایخ مین لائی ہین کہ ایک شخص
دعا پڑہتا تہا شخص دوسرا اوس جگہہ حاضر تہا کہا کیا ہوا اس مرد کو کہ دشنام
دیتا ہی خدا اور رسول کو اتفاقاً مضمون اون کلمات کا یہہ تہا اور وہ شخص نادانستہ
پڑہتا تہا مگر بعض کلمات ہووین کہ ثقات سی معلوم ہوا پڑہنا اونکا اور
مشایخ سے متوارث آیا ہی جیسا کہ حرز یمانی مین کہ اوسی سیفی کہتے ہین اور
مانند اوسکے پڑہتے ہین واللہ اعلم اور حدیث ابی داؤد اور ابن ماجہ مین آیا
ہی اور تصحیح کیا ہی اوسکو حاکم نے ابن مسعود سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا رقا اور تمایم اور تولہ شرک ہی — تمایم جمع تمیمہ ہے
اور وہ حرزہ یا قلادہ ہی کہ گردن مین لٹکاوین اور اوسکو جاہلیت مین واسطے
دفع آفات کے کرتے تہے اور تولہ بکسر مثناۃ اور فتح واو اور لام ایک
چیز ہی کہ عورتین واسطے جلب محبت مردون کے کرین اور یہہ ایک نوع ہی
سحر سے اور دعا و حزب اور رقیہ کہ پارہ پر لکہین کر اوسے تعویذ کہین اور
گردن اور بازو مین باندہین بعضے علما اوسی ہی منع کرتے ہین ولیکن حدیث
عبداللہ بن عمر سے اوسکی ایک سند ہی کہ آنحضرت نی اوسکو واسطے دفع
فزع اور وحشت اور بیخوابی کے یہہ کلمات سکہائی تہے کہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ
هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ ؀ یعنی پناہ لیجاتا ہون مین ساتہ
کلمون خدا کے کہ پورے ہین غضب اوسکے سے اور عذاب اوسکے سے اور
بدی بندون اوسکے سے اور بہکانے اور وسواس شیاطین سے اور یہہ
کہ حاضر ہووین میرے پاس ٭ پس وہ رضی اللہ عنہ تلقین کرتے تہے اون
لوگونکو کہ عاقل تہے اولاد اونکی سے اور وہ کہ عاقل نہ تہے لکہتی تہے پارہ
کاغذ وغیرہ پر اور ڈالتی تہے اونکے گلی مین اور لفظ تعویذ کہ احادیث
مین واقع ہوا ہی مثل تعویذ الطفل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ الحدیث اور
تعویذات النبیؐ جیسا کہ ذکر اونکا آویگا بمعنی استعاذہ اور طلب پناہ کے ہین
شر سے ساتہہ خدای عزوجل کے اور زینب زوجۂ عبداللہ بن مسعود بیان کرتی

ہین کہ دیکہا عبد اللہ نے میری گردن مین رشتہ کو پوچہا یہہ کیا ہی کہا مینے یہہ
ایک خط ہی کہ افسون کیا گیا ہی میرے واسطے اوسمین لپس لیا اوسے عبد اللہ
نے اور پارہ کیا اور کہا ای آل عبد اللہ تم بے نیاز ہو شرک سے اور
محتاج نہین اوسکے سنا مینے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہے
کہ رقا اور تمایم اور تولہ شرک ہی کہا مینے کسواسطے یہہ ارشاد فرماتے
ہو تم تہی میرے انگہہ کہ باہر نکلی پڑتی تہی غایت درد سے اور نکلتی تہے
چیپڑ اور اشک لپس گیا مین پاس ایک یہود کے لپس پڑہا اوسپر یہود
نے ایک افسون اور درد جاتا رہا اور آرام پایا مینے کہا عبد اللہ نے وہ
درد کہ تیری آنگہہ مین تہا عمل شیطان تہا کہ تیرے آنگہہ مین تصرف کرتا تہا
اور جب پڑہی گئی اوسپر افسون باز رکہا اوسکو اور لازم تہا اوپر تیرے
کہ کہتا تو جیسا کہ رسولخدا کہتی تہے اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سُقْمًا یعنی دور کر سختی کو ای پروردگار آدمیون کے اور
شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ چہوڑے
بیمار نکو۔ روایت کیا اوسے ابوداود نے اور کہا ہی کہ ان رقا اور افسونونکو
شرک سی اسواسطے شمار کیا ہی کہ اہل جاہلیت اعتقاد موثریت اوسکا رکہتی
تہے اور بنام غیر خدا کرتے تہے پس وہ جو بنام خدا اور اوسکے کلام سے
ہووے اوسکے حکم مین نہووے اور کیونکہ داخل ہووے حال انکہ وارد
ہوئی ہین اوسمین احادیث اور اخبار صحیحہ صریحہ اور بعض نے کہا ہی
کہ تہے اون رقا سے ہی کہ پڑہتی ہین اہل عزایم اور مدعیان تسخیر جن
اور لاتے ہین ساتہہ امور مشتبہہ مرکبہ کے حق و باطل سے اور جمع کرتی
ہین ساتہہ ذکر خدا اور اسماء اوتعالی کے اسماء شیاطین اور استعانت
و نیاوطلب کرتے ہین ساتہہ اونکے اور رکہتی ہین جن از جہت علاقہ
عداوت کے کہ بالطبع ساتہہ انسان کے رکہتی ہین ساتہہ شیاطین سکے دوستی
ہین اور جب پڑہی جاوین عزایم باسماء شیاطین اجابت کرتے ہین اوسکو

اور باہر جاتے ہین اپنی جگہہ سے اور بالجملہ اجماع رکھتی ہین علماء امت
اوپر کراہت رقیٰ بغیر کتاب اللہ اور اسما اور صفات اوسکی اور
جاننا چاہیے کہ حاصل مقام وہ ہی کہ قرطبی کہ مشاہیر علماء فقہ اور حدیث سے
ہی کہ کہا رقیٰ تین قسم پر ہی ایک وہ کہ رقیہ کیا جاتا تہا ساتہہ اوسکی جاہلیت
مین اور معلوم نہین معنی اوسکے پس واجب ہی اجتناب اس قسم سے میاد ا
کہ اوسمین شرک ہووے یا موودی بشرک — دوسرے وہ کہ بکتاب اللہ اور اسماء
اللہ تعالی و تقدس اور یہہ جائز ہی اور اگر کوئی چیز اوس سے ماثور ہووے مستحب
ہی — تیسرے وہ کہ باسماء غیر خدا کے ہووے فرشتہ یا بندہ صالح یا معظم
مخلوقات مثل عرش و کرسی اور یہہ قسم واجب ہی اجتناب اوس سے اور
ترک اوسکا اولی ہے اور جہت زجوء التجا بغیر خدا کے اور اگر متضمن تعظیم
مرقی بہ ہی لازم ہی اجتناب اوس سے جیسا کہ حلف بغیر خدا ئی عز و جل
شیخ عبد الحق دہلوی بخاری قدس سرہ العزیز مدارج النبوۃ مین لکہتی ہین کہ
توسل و تمسک ساتہہ دوستان خدا اور اونکی اسماء کی کرتے ہین نہ ساتہہ
استقلال اور استبداد کے اوسکو قیاس اوپر حلف بغیر اللہ کے نکرنا چاہیئے
بلکہ اوپر طریق توسل اور تشفیع کے نہ بطریق اشتراک کے جیسا کہ جہال اور عوام
الناس کرتے ہین پس حکم صلوۃ کا رکہی اللہم صل علی محمد و علی آلہ کما
نخفی ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہی کہ کہا پوچہا مینے امام شافعی کو رقیہ سے
کہا لَا بَأْسَ أَنْ يُرْقَى بِكِتَابِ اللّٰهِ وَبِمَا يُعْرَفُ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی
باک نہین کہ افسون کیا جاوے ساتہہ کتاب اللہ کے اور ساتہہ اوس چیز کے
کہ معروف و مشہور ہی ذکر اللہ سے کہا مینے آیا درست ہی کہ رقیہ کرین اہل
کتاب مسلمانونکو کہا البتہ وقتیکہ رقیہ کرین ساتہہ چیز معروف کے کتاب خدا
اور ذکر اللہ سے انتہی اور ظاہر وہ ہی کہ مراد بکتاب اللہ قرآن ہووے
وگرنہ جو توریت وغیرہ مین تحریف و تغیر واقع ہوا ہی اعتماد اوسپر نکرنا
چاہیئے تا اگر معلوم ہووے مضمون اوسکا کہ موافق اور مطابق قرآن سے
امام مالک موطا مین لائی ہین کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہود یہ کو کہ رقیہ

کرتی تھی عایشہ رضی اللہ عنہا کو رقیہ کرا و نہین بکتاب اللہ اور نووی نے
کہا ہی کہ اختلاف کیا گیا ہی قول مالک مین بیچ رقیہ یہودی اور نصرانی کے
مسلم کو اور امام شافعی بجواز اوسکے قایل ہی اور روایت کیا ہی ابن
وہب نے مالک سے کراہت رقیہ بحدید اور ملح اور عقدہ خیط کے اور وہ جو
لکہے ہین خاتم سلیمان سے کہا نہ تہا وہ عادت ناس سے زمانہ قدیم مین یعنی
بدعت ہی اور مکروہ **تتمہ** بیشتر پای لغزی عوام الناس کی اوس
سبب سی ہی کہ ان افسونوں باطلہ اور شگونوں جاہلہ کو تاثیرات عجیبہ
پاتے ہین کہ حیران ہوتے ہین کہ رقای مشروعہ سے گاہی ظاہر نہین ہوتین
اور اسی جگہہ سے مزلہ انکار اور ورطہ حیرت مین پڑتے ہین جیسا کہ قول زینب
امراۃ ابن مسعود سے ظاہر ہوتا ہی کہ کہا مین کیا کرون کہ ابہی میری انکہہ درد
سے نکلی پڑتی تہی فلانے یہود نے افسون کیا درد فی الفور جاتا رہا اور نہین
جانتی کہ معنی فساد اور بطلان کے وہ ہین کہ شارع نے اوس سے نہی کیا اور
حکمت و فایدہ اوسکا نزدیک شارع کے ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مقصود اخراج
ورطہ کفر اور شرک سے ہی پس وہ لوگ کہ قدم اونکا مقام صدق ایمان مین
ثابت ہی ارتکاب نہین کرتے ان امور نامشروعہ کا اگرچہ سبب ہلاک اور
زوال حیات فانی کا ہووے اور جانتے ہین کہ سعادت ابدی اور حیات
باقی امتثال امر شارع مین ہی اور جنہون کے مطمح نظر زندگانی دنیا ہی مقام
استقامت سے پہسل جاتے ہین اور ورطہ کفر و معصیت مین پڑتے ہین
أَعَاذَنَا اللهُ مِنْ ذٰلِكَ ہم سبکو اللہ تعالی پناہ دیوے اس سے اور
ہمارے دیار مین ایک افسون ہی کہ اسے نسبت شیخ اشرف الدین یحیی
منیری سے کرتے ہین کہ لوگ اوسپر مفتون و مشغوف ہین اور چونکہ اوسے
منسوب شیخ موصوف پاتی ہین زیادہ تر مفتون و والہ ہوتے ہین اور اوسمین
ایسی اسما ہین کہ متعارف زبان ہنود کے ہین اجتناب اوس سے لازم ہی
وَاللهُ أَعْلَمُ بِصِحَّتِهَا اور اللہ خوب جانتا ہی صحت اونکی **فصل**
رقا آنحضرت سی ہر باب مین مروی ہین خصوصا عین اور حمہ تا انکہ حدیث مین

واقع ہوا ہی کہ افسون کرے چشم زخم اور حمہ اور نملہ سے یعنی وہ ریش کہ اوپر
پہلو کے ظاہر ہوتے ہین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ لَا رُقْیَةَ
اِلَّا فِیْ نَفْسٍ وَحُمَةٍ یعنی نہین رقیہ مگر چشم زخم اور حمہ مین **اور**
مراد نفس عین ہی یعنے چشم زخم **اور** ایک روایت مین قَلْدَغَةٍ
زیادہ کیا ہی اور مراد حمہ نیش زہردار عقرب ہی اور مانند اوسکے **اور**
لدغہ ساتہہ دانتون کے کاٹنا جیسا کہ سانپ اور اوسکی مانند **اور** مراد
بحصر مبالغہ ہی بہ تخصیص رقیہ ساتہہ ان اشیا کے اسواسطے کہ رقیہ مخصوص ساتہہ
ان چیزون کے نہین بلکہ جمیع امراض والام مین مشروع اور مسنون ہی جیسیکہ
تپ وردرد سر اور درد دندان اور امثال اونکے مین **اور** فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْعَیْنُ حَقٌّ یعنے چشم زخم اور کام کرنا اوسکا
موجود وثابت ہی نفس الامر مین اور حق تعالی نے یہہ خاصیت بعض نفوس
مین رکہی ہے کہ جب نظر کرے کسی چیز کی طرف اوپر وجہ استحسان کے ضرر
پاوے وہ چیز جیسیکہ سحر مین اور فرمایا لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ
لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ یعنے اگر ہوتی کوئی چیز کہ پیش دستی کرتی اور غلبہ
قضا وقدر پر ہر آئینہ سبقت کرتی اوسکی عین یہہ مبالغہ ہی اوسکی تعین
مین **اور** حدیث دوسری مین آیا ہی کہ اکثر مرنا آدمیون کا بعد از
قضا وقدر الہی ساتہہ چشم زخم کے ہی اور اکثر علماء دین اوسپر ہین کہ
عین حق ہی اور جماعہ مبتدعہ سے مثل اہل اعتزال اور جو کوئی کہ اونکے
طریق پر چلتا ہی منکر ہوئے ہین اوسکو اور جو مخبر صادق نے ساتہہ اوسکے
خبر دی ہی اعتقاد اوسکا واجب اور انکار اوسکا باطل اور وہ جو کہین
کہ سب بہ تقدیر الہی ہی چشم زخم کیا اعتبار رکہے **جواب** اوسکا وہ کہ
یہہ بہی بتقدیر الہی ہے اور عین کو تاثیر ذاتی نہین اور جو کوئی اوپر طریقہ
اہل سنت کے ہی کہتا ہی کہ وہ اسباب عادی سے ہی ساتہہ اون معنون
کے کہ عادت اللہ جاری ہوئے کہ احداث ضرر کرتا ہی نزدیک مقابلہ شخص
ساتہہ شخص کے اور نظر کرنا اسکا طرف اوسکے اوپر وجہ استحسان کے

ولیکن وہ کہ ایک چیز چشم عاین سے نکلتی ہی اور ساتھہ معیون کے پہنچتی ہی
یقین ساتھہ کسی جانب اثبات اور نفی اوسکی نکرنا چاہیئے دو نو جانب متحمل
ہین اور بعضے اہل طبایع نے کہا ہی کہ جواہر لطیفہ غیر مرئیہ منبعث ہوتے
ہین عاین سے اور متصل ہوتے ہین ساتھہ معیون کے اور آتے ہین مسامات
چشم اوسکے مین پس پیدا کرتا ہی باری تعالے ہلاک کو نزدیک اوسکے جیسا کہ
پیدا کرتا ہی ہلاک نزدیک پینے زہر کے اور یہہ متحمل ہی پس دعوی اوسکے نقیض
کا خطا ہی اور نقل کیا گیا ہی بعض اونسے کہ منسوب ساتھہ نظر لگانیکے ہوے
ہین کہتی تھے کہ جب ہم دیکھتی ہین ایک چیز کو خوش آتی ہی ہمکو پاتے ہین
ہم ایک حرارت کہ باہر آتی ہی آنکھون سے اور بعضون نے کہا ہی کہ منبعث
ہوتی ہے چشم عاین سے قوت سمیہ کہ متصل ہوتی ہی ساتھہ معیون کے کہ
باعث ہلاک اور فساد ہوتی ہے مثل زہر کے کہ افعی سے ساتھہ لدیغ کے
پہنچتا ہی اور بعض افاعی سے بوساطت نظر زہر پہنچتا ہی اور بالجملہ اوپر مثال
تیر کے ایک چیز جانب عاین سے بجانب معیون روانہ ہوتی ہی اگر کوی مانع
کہ حفظ اور وقایہ اوسکا کرے درمیان ہووے پہنچتی ہے اور کارگر ہوتی ہی
اور اگر مانع درمیان ہووے کہ عبارت حرز و تعویذ اور دعا سے ہی اور مانند
سپر کے ہی وصول اور نفوذ نہین پاتی اور اگر سپر سخت اور قوی ہو ہوسکتا
ہی کہ پہر بجانب عاین کے عود کرے اوپر مثال تیر کے اور علاج نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اس علت چشم زخم کے لیئے تعویذات ہووین یعنی
با یات اور کلمات کہ اوسمین استعاذہ ہی شرور سے مثل معوذتین اور فاتحہ
الکتاب اور آیۃ الکرسی اور کہا ہی کہ بزرگترین تعویذونکا قرات فاتحہ اور آیۃ
الکرسی اور معوذتین کا ہے اور جملہ تعویذات نبوی سے کہ احادیث صحیحہ
مین ثابت ہوا ایک یہہ ہی اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ
لَا یُجَاوِزُ مِنْ بَرٍّ وَّلَا فَاجِرٍ وَبِاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا
وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمَا بَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِی الْاَرْضِ

وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقٌ یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ

یعنی پناہ لیجاتا ہون مین ساتہہ کلمون خدا کے کہ پوری ہین ایسے کہ نہین تجاوز کرتے نیکوکار اور نہ بدکار سے اور ساتہہ نامون نیک کے وہ جو جانتا ہون مین اونسے اور وہ جو نہین جانتا مین بدی اوس چیز سے کہ پیدا کیا اور وہ چیز کہ ظاہر کیا اور بدی اوس چیز سے کہ اوترتی ہی آسمان سے اور وہ چیز کہ چڑہتی ہی اوسمین اور بدی اوس چیز سے کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز سے کہ نکلتی ہی اوس سے اور برائی فتنون رات اور دن سے اور برائی سختیون اور تاریکیون رات اور دن سے مگر سختی کہ راہ پاوے ساتہہ نیکی کے ای بخشنی والے اور ازانجملہ وہ کلمات کہ اونسے دفع ہووے چشم زخم کہنا مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا اور اگر جانے کہ ڈرتا ہی ساتہہ پہنچنے چشم زخم کے اپنی کو اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْهِ کہی چشم زخم دفع کرے اور حدیث مین آیا ہی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکہا کہ غسل کرتا ہی اور تہا وہ ابیض حسن الجسم عامر نے حسن بدن اوسکے سے تعجب کیا اور استحسان اور کہا واللہ مینے مثل اس پوست کے مردون اور عورتون مخدرہ مین نہین دیکہا سہل اوسیوقت سر کی بل گرا اوپر زمین کے پس خبر پہنچی آنحضرت کو فرمایا کیا تہمت کرتے ہو کسیکو کہا عامر کو کہ دیکہا اوسکی بدنکو اور تحسین کیا پس طلب کیا عامر کو اور غصہ فرمایا اوسپر اور کہا کیون ایذا پہنچاتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائیکو کیون نہ کہا تونے جسوقت کہ دیکہا اوسی اور تیری نظر مین خوش آیا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْهِ پس فرمایا دہو اپنا بدن واسطے سہل بن حنیف کے پس دہویا عامر نے اپنا مونہہ اور دونو ہاتہہ اپنی مرفقین تک اور رکبتین اور اطراف رجلین اور اعضای تناسل اپنی کو ایک قدح مین بہر ڈالا اوس پانی کو اوپر سہل کے پس پشت سی اوسکی سر پر پس تندرست ہوا اور گیا لوگون کے ساتہہ گویا اوسی کچہہ ضرر نہ تہا اور دہونی اعضا مین کیفیت خاص بیان کی ہی اور مواہب لدنیہ مین ابن کثیر سی نقل کی ہی کہ نہایہ مین

لکہا ہی کہ تہی عادت قوم کی جب لاحق ہوتا کسی ایک کو چشم زخم لاتی ایک
قدح پانی عاین پاس پس اوٹہاتا ساتہہ کفدست راست اپنی کے پانی قدح
سی اور مضمضہ کرتا پس ڈالتا پانی قدح مین پہر دہوتا اپنا موہنہ قدح مین
پہر لاتا بایین ہاتہہ کو قدح مین اور اوٹہاتا پانی قدح سے اور ڈالتا داہنے
ہاتہہ پر پہر لاتا داہین ہاتہہ کو پانی بیچ اور ڈالتا بایین ہاتہہ پر پس لاتا دست
چپ کو اور ڈالتا پانی مرفق ایمن پر پس لاتا دست راست کو اور ڈالتا مرفق
ایسر پر پس لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی قدم یمنی پر پس لاتا دست راست
کو اور ڈالتا قدم یسری پر پہر لاتا دست چپ اور ڈالتا پانی زانوی راست
پر پہر لاتا دست راست اور ڈالتا زانوی چپ پر — پہر دہوتا اعضائے
تناسل اپنی اور نہ رکہتا قدم زمین پر پس ڈالتا وہ پانی مستعمل اوپر سر
معیون کے جانب پس اوسکے سے پس تندرست ہوتا تہا باذن خدا انتہی
پوشیدہ نرہی کہ ابن کثیر نے عادت قوم ذکر کی اور ظاہر وہ ہی کہ آپکے
پاس بہی یونہین کرتے تہے واللہ اعلم — اور اوپر ہر تقدیر کے سراوسکا
از راہ عقل نہین معلوم ہوتا — معلوم کرنا چاہیی کہ مراد داخل آزار سے
کیا ہی بعض نے کہا فرج ہی قول دوم وہ کہ طرف ازار ہی وہ پہنچی ہی جانب
راست سی اور قاضی عیاض نے کہا کہ مراد جسد اوسکا ہی کہ متصل آزار ہی
یا موضع آزار جسد سی اور بعضون نے کہا مراد شدہ ہی کہ منعقد آزار سے ہے
اور ایک جماعت نی سلف سی بمعنی ارکہا ہی کہ آیات قرآن لکہین اور معیون
کو پلاوین اور مجاہد کہتا ہی کہ باک نہین لکہنی اور دہونے اور پلانے
مطلق قرآن مین بیمارونکو یا آیات کہ مناسب شفا یا مشتمل اوپر ذکر اسماء
اور صفات کے ہووے اور یہی انسب ہی اور ابن عباس سے مروی
ہی کہ ایک زن در زہ مین گرفتار تہی فرمایا ایک یا دو آیت قرآن سے
لکہین اور گہولین اور پلاوین اوسے اور بروہ جو سابقا مذکور ہوا حکایت
شیخ ابو القاسم قشیری ہی آیات شفا مین موید ان معنی کا ہے —
حکایت ابو عبد اللہ نباجی سے روایت ہی کہ کہا سفر مین اوپر شتر

خوش خوب رفتار کے سوار تھا مین اور درمیان ہمراہون ہماری کے ایک
شخص تھا منسوب ساتھہ چشم زخم لگانیکے جس چیز پر نظر استحسان ڈالتا
تلف ہوتی — ابو عبد اللہ نباحی کو کہا شتر اپنی کو اوسکے شر سی بچا نباحی
نے کہا اوسکو میری شتر پر قدرت نہین یہہ خبر عائن کو پہنچی منتظر رہا تا
نباحی اپنی منزل سے کہین گیا پس عائن آیا اور شتر اوسکے مین نگاہ کی
شتر مضطرب ہوا اور گر پڑا مثل درخت کے کہ جڑ سے اوکھاڑین —
نباحی کو خبر کی کہ عائن نے تیرے شتر کو نظر لگائی آیا اور جو عائن کو دیکھا
یہہ رقیہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ حَبْسٌ حَابِسٌ وَّحَجَرٌ يَابِسٌ وَشِهَابٌ
قَابِسٌ رَدَدْتُ عَيْنَ الْعَائِنِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَيْهِ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ یعنی ساتھہ نام خدا کے
ہی بند کرنا بند کرنیوالی کا اور درخت خشک اور ستارے چمکنی والے کا رد کیا
مینے چشم زخم نظر لگانیوالی کا اوپر اوسکے اور اوپر دوست ترین مردون
کے طرف اوسکے پس پھرا آنکھہ کو آیا دیکھتا ہی تو کچھہ شگاف سی پس
پھیرا آنکھہ کو دوبارہ اولٹی پھری طرف تیرے آنکھہ اوس حالمین کہ ذلیل
ہی اور وہ منقطع ہی دیکھنی خلل سے — جب نباحی نے یہہ دعا پڑھی فی الفور
آنکھہ اوس مرد عائن کی نکل پڑی اپنی محل سے اور شتر تندرست ہو کر
کھڑا ہو گیا اور یہہ بھی رقیون چشم زخم سے ہی اور مواہب مین
ابن قیم سے منقول ہی کہ کہا اور جملہ علاج عین سے احتراز اور اجتناب ہی
اوس سے اور ستر محاسن اوس شخص سے کہ ڈرایا جاتا ہی نظر اوسکی سے
ساتھہ ایسی چیز کے کہ رد کرے نظر کو جیسا کہ بغوی شرح السنہ مین لایا ہی
کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے دیکھا لڑکے خوبصورت کو اور کہا سیاہ
کرو نون اوسکا تا اوسی چشم زخم نہ پہنچے اور مراد ساتھہ نون کے گڑہا ہی
کہ زنخدان مین ہوتا ہی لڑکے کے اور پوشیدہ نہ ہی کہ سیاہ کرنی نون
مین کودک سی ستر جمال اوسکا نہین ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہہ بھی ایک سر ہی

کہ خاصیت اوسکی دفع ضرر عین کا ہی اور حکم رقیہ کا رکہے واللہ اعلم
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گہر مین ام سلمہ کی ایک کنیز کو
دیکہا کہ اوسپر اثر نظر عین کا ہی اور صحیحین مین یون آیا ہی کہ ایک جاریہ
دیکہی کہ رنگ اوسکے مین صفرت ہی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
افسون پڑہو اوسپر کہ اوسی نظر جن ہوئی ہی — اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ جس
طرح آدمی کی نظر ہوتی ہی جن کی بہی ہوتی ہی — اور کہا کہ نظر جان تیز تر سنان
سے ہی اور کہا ہی کہ اصابت عین بجہت اعجاب اور استحسان کے ہوتا
ہی اگرچہ بغیر حسد ہو از روی محبت کے اور مرد صالح سے جیسا کہ عامر بن ربیعہ
سے نسبت بسہل بن حنیف کی وقوع مین آیا اور اختلاف کیا ہی علمانے
وجوب قصاص اور دیت مین — قرطبی نے کہ ایک علماء فقہہ اور حدیث
سی ہی کہا کہ اگر تلف کرے عائن کسی چیز کو ضامن ہوتا ہی اوسکا اور اگر جان
سے مارے قصاص اور دیت ہی اوسپر اور اگر مقرر واقع ہو کسی شخص سے
کہ عادت اوسکی ہو وے حکم ساحر کا رکہے اور نووی نے روضہ مین کہا
ہی کہ نہین ہی اوسپر دیت اور نہ کفارت اسواسطے کہ منضبط اور عام نہین
یہہ کام اور مخصوص ببعض ناس ہی اور بعض احوال مین اور وقوع اس فعل کا
اوس سے بخاصیت ہی اور اصابت مکروہ اوس سے متیقن نہین قتل اور
اہلاک اور زوال حیات مین اور گاہی حصول مکروہ بہی اہلاک ہوتا ہی انتہے
— اور اقوال مشایخ حنفیہ اس جگہہ معلوم نہین ہوئی ملتمس ناظرین سے وہ کہ
اگر معلوم کرین لکہہ دین واللہ اعلم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
رقیہ اور دعا فرماتے تہے واسطے جمیع امراض جسمانی کے مثل حمی اور صرع
اور صداع اور برص اور وحشت اور بیخوابی اور ہموم اور ہموم اور
الآم ومصائب اور احزان واندوہ اور غم وشدت اور اوجاع
بدنی اور درد دندان اور حبس بول اور خراج اور رعاف اور عسر
ولادت اور فقر اور فاقہ اور تمامہ امراض اور آلام اور سائر محن اور
بلایا اور شدائد مین اور وہ سب رقا اور ادعیہ اور تعاویذ کتب احادیث مین

مذکور ہین وہا نسے چاہیئے طلب کرنا **اور** ایسا ہی تعرض بعلاج جسمانی ساتھ
اوسکے جسم کے بھی واقع ہوا ہی اکتفا کیا اور اختصار کیا علی المقصد اس بیان سے
ذکر سحر اور حکم اوسکا بحیثیت اشتمال اوسکے اوپر قصہ یہود کے سحر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور طول کلام اوسمین واقع ہوا **وصل فی اصطلاح**
سحر افسون وجادو وجادو کردن اور سحر حرام ہی اور کبائر سے ہی باجماع اور کاہی
کفر ہوتا ہی اگر اوسمین کوئی قول اور فعل ایسا ہو کہ موجب کفر ہووے اور تعلیم
وتعلم بھی اوسکا حرام ہی اور بعضون نے کہا ہی تعلم سحر اگر بہ نیت دفع
سحر کے اپنی سے ہووے حرام نہین اور ساحر اگر اوسکے سحر مین کفر نہووے
تعزیر کیا جاوے اور اگر کفر ہو قتل اور در باب قبول توبہ ساحر اختلاف ہی
جیسا کہ زندیق اور زندیق اوسے کہین کہ منکر دین اور نبوت اور حشر ونشر اور
قیامت کا ہووے **اور** حقیقت سحر مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ مجرد
تخیل اور ایہام ہی کچھہ حقیقت نہین رکھتا یعنی جو کچھہ کہ مسحور مین احوال وافعال
سے حاصل ہوتا ہی مجرد وہم وخیال ہی بی حقیقت محض **اور** اختیار ابو جعفر
استرابادی شافعی اور ابو بکر رازی حنفی اور جماعہ دیگر کا یہی ہی اور نووی نے
کہا کہ صحیح وہ ہی کہ اوسکو حقیقت ہی اور جمہور علما اسی پر ہین اور کتاب
اور سنت مشہورہ اسی پر دلالت رکھتی کذا فی المواہب **اور** شیخ ابن حجر
عسقلانی نے کہا کہ محل نزاع یہ ہی کہ آیا واقع ہوتا ہی ساتھہ سحر کے انقلاب
عین اور قلب حقیقت یا نہین جو کوئی کہتا ہی کہ وہ تخیل محض ہے منع کرتا
ہی اوسکو اور جو لوگ کہ قایل اوسکی حقیقت کے ہین اختلاف کیا ہی اوسمین
کہ آیا مراد فقط تاثیر ہی جیسا کہ تغیر دیتا ہی مزاج کو پس ایک نوع امراض
سی ہی یا منتہی ہوتا ہی باحالہ جیسا کہ جماد حیوان ہو جاوے یا حیوان جماد اور
جمہور قول اول پر ہین **اور** بعض کہین کہ سحر وقوع اور ثبوت نہین رکھتا
اور یہہ سخن باطل اور مکابرہ ہی کہ کتاب اور سنت بخلاف اوسکے ناطق
ہی **اور** بعضی اور کہتی ہین کہ زیادہ نہین تاثیر اوسکی اوسپر کہ قرآن مجید
مین مذکور ہی کہ **مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ** یعنی

جدائی ڈالتی ہین ساتھ اوسکے مرد وزن مین اور اگر زیادہ ہوتی البتہ ذکر اوسکا
قرآن مین ہوتا اور صحیح جتہ عقل ونقل سے وہ ہی کہ واقع ہوتا ہی اگر اوس سے
اور آیت دلالت نہین رکہتی منع زیادت پر غایت وہ کہ قصہ ہاروت وماروت
مین جو واقع تہا یہی تہا پہر زیادہ بہی ہوا ہو لیکن اوسے ذکر نہین کیا اور
سحر حیل صناعیہ سے ہی کہ حاصل ہوتا ہی ساتہہ اعمال واسباب بطریق اکتساب
کے اور عدا اوسکا اقسام خارق عادت سی مسامحہ ہی باعتبار ظاہر کے اور اکثر
وقوع اوسکا اہل فسق وفسادسی ہی اور شرط ہی کہ جنب ہووے وطی حرام سے
بلکہ ساتہہ محارم کے ہوا دخل ہی ایسا ہی کہا گیا ہی اور کہتے ہین کہ حبال
اور عصی کہ اوپر ہاتہہ ساحرون فرعون کے حرکت کرتے تہے اور موسی علیہ
السلام اوسکو سعی خیال کرتے تہے سحر نہ تہا بلکہ عصی مجوف تہی اور حبال چرم
سے محشو ساتہہ زیبق کے اور نیچے اوسکے آگ افروختہ کی یا آفتاب مین
چہوڑا تہا کہ زیبق جو گرم ہووے جنبش مین آوے اور یہہ سخن غریب ہی اسلیے
حق تعالے نے اوسی چند مواضع مین سحر یاد فرمایا ہی اور بعض مواضع
مین سحر عظیم اور اوسکے کرنیوالونکو سحرہ فرمایا پس حمل اوسکا اوپر اوسکی
تمویہ اور تخییل کے بعید معلوم ہوتا ہی مگر وہ کہ مراد بسحر قرآن مین بمعنی
لغوی ہین بمعنی عجیب اور حمل اوپر حقیقت سحر کے ادخل ہی اعجاز موسی
علیہ السلام مین مگر وہ کہ بنقل صحیح ثابت ہوا ہو کہ واقع ایسا تہا واللہ
اعلم اور بنقل ثابت ہوا ہی کہ یہود نے سحر کیا آنحضرت کو اور تاثیر
اوسکی ذات جلیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ظاہر ہوئی عروض
نسیان اور تخییل اور ضعف قوت جماع اور امثال اوسکے اور وقوع اس
حادثہ کا بعد از رجوع حدیبیہ سے تہا ذی الحجہ آخر سنہ سادس مین اور
مدت بقای اس عارضہ کی ایک قول مین چالیس دن اور ایک روایت مین
چہہ مہینی اور ایک مین ایک سال — حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ روایت
صحیح ومعتمد ہی اور غالبا قوت وزور اوسکا چالیس دن تہا اور وجود آثار
وبقایا اوسکا اول سے آخر تک تا مدت مدید ممتد رہا تا ایک سال یا اس مین

عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے تہے دعا فرمائی بہت اور کہا یا عایشہ آگاہی
رکہتی ہی تو اوسکی کہ فتوی دیا مجہی خدا تعالی نے جس چیز مین کہ اوس سے فتوی
طلب کیا مینے یعنی اجابت کیا وہ جو مینے سوال کیا اوس سے فرمایا آئے
میری پاس دو مرد اور بیٹہے ایک اون دو سے نزدیک سر میرے کے اور دوسرا
نزدیک پاؤن کے پس کہا ایک نے اون دو مرد مین سے اپنی یار کو کیا حال ہے
اس مرد کا اور درد اوسکا کیا ہی کہا مطبوب ہی یعنی مسحور اور طب لغت
مین بمعنی سحر مستعمل ہے کہا کہ سحر کیا ہی اوسے لبید بن عاصم یہودی نے کہا
کس چیز مین سحر کیا ہی کہا مشط اور مشاطہ مین اور مشط بضم شین شانہ
اور مشاطہ بضم میم وہ بال کہ گرتے ہین سر اور ریش سے ساتہہ شانہ کرنے کے
اور وعاء شکوفہ نخل تر مین — کہا کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیر ذروان مین اور
وہ بذال معجمہ مفتوحہ نام ایک چاہ کا ہی کہ اوسمین پنہان کیا تہا اور ایک
روایت مین بیر اروان بالف اور کہا ہی کہ یہہ صحیح تر ہی پس آنحضرت ساتہہ چند
اصحاب کے اوس چاہ پر تشریف لیگئے اور فرمایا یہی چاہ ہی کہ دکہایا مجہی اور
پانی اوسکا سرخ تہا گویا حنا گہولی تہے اور روس اوسکے نخلون کے مثل
روس شیاطین پس نکالا اوس چاہ سے وہ سحر ایسا ہی آیا ہی صحیحین مین —
اور ایک روایت مین بخاری سے آیا ہی کہ کہا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
کیون فاش نہین کرتے تم اوسکو یا رسول اللہ اور رسوا نہین کرتے اونکو
جنہون نے یہہ کام کیا ہی فرمایا خوش نہین رکہتا مین کہ پراگندہ کرون لوگون
پر شر خدا تعالی نے مجہے شفا دی پہر کیا کام کہ فاش کرون اور شر اوٹہاؤن مین
اور حدیث ابن عباس مین نزدیک بیہقی کے دلایل النبوۃ مین بسند ضعیف
لایا ہی کہ پایا اوسمین ایک وتر کہ اوسمین گیارہ گرہ تہین اور نازل ہوا سورہ
فلق اور ناس ہر آیت کہ پڑہتی تہے ایک گرہ اوس سے کہلتی تہی اور
ابن سعد ساتہہ دوسری سند کے لایا ہی کہ بہیجا آنحضرت نے حضرت علی اور عمار
رضی اللہ عنہما کو پس پایا طلعہ نخل کو کہ اوسمین گیارہ گرہ باندہی تہین اور
ایک روایت فتح الباری مین ذکر کیا ہی کہ نیچی اوترا ایک مرد اور پایا طلعہ

نخل کو اوسمین تمثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موم سے بنا کر اوسمین
سوئیان چبہا کر اور ڈورا اوسمین گیارہ گرہ لگائین پس نازل ہوئی جبریل
ساتہہ معوذتین کے جو آیہ کہ پڑہتے تہے ایک گرہ کہل جاتی تہی اور ہر سورت
کہ کہیچتی تہے درد تسکین پاتا تہا اور راحت پیدا ہوتی تہی اور آیتین ان
دونو سورتون کی ہی گیارہ ہین ہر آیت پر ایک گرہ کہلتی تہی اور بعضے
متصوفہ نے کہا ہی کہ سلوک کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
قضیہ مین مسلک تفویض وتسلیم مین خاص امر پروردگار کو اور صبر کیا طلب اجر
مین اس بلا پر اور جب تمادی کی اس عارضہ نے ڈرے ضعف طاعت اور
تمشیت امر دعوت اور ابلاغ اوسکے سے کہ مبادا قصور اور فتور واقع ہو
توجہ کی بجناب الٰہی اور دعا میں اشارہ پایا ساتہہ تداوی اور معالجہ کے
ساتہہ علاج حسی اور روحانی کے روحانی خود یہہ تہا کہ منزل ہوئین اوسپر
معوذتین اور حسی وہ تہا کہ حجامت فرمایا اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا
ہی کہ جو کوی دین اور ایمان سے خط نرکہی یہہ بات کہی کہ حجامت ایک قسم ہی
استفراغ سی ساتہہ علاج سحر کے کیا مناسبت رکہی اور اوسے دفع کیونکر
کرے اس علاج کا انکار کرتا ہی جواب دینا چاہیئے کہ اگر کفار اطبا مثل
جالینوس اور ارسطاطالیس نقل کرتے البتہ انکار نکرتے یعنی کہتے جو انہون
نے حکم کیا ہی لا بد موجہہ اور حکمت ہوگا یہہ بات فعل آنحضرت مین اولے
اور انسب ہی بعد ازان اشارہ کرتا ہی ساتہہ معقولیت حکمت کے نفع
حجامت مین بیچ دفع سحر کے اور کہتا ہی جو مادہ سحر کا سر مبارک پہنچا تہا
یعنی قوی دماغیہ مین تاثیر کی تہی ایسا تخیل تہا کہ چیز کردہ نکردہ اور چیز نکردہ
کردہ متخیل ہوتی تہی اور یہہ تصرف ہی ساحر سے طبیعت اور مادہ دموی
مین تا اوس مادہ نے اوپر بطن مقدم دماغ کے غلبہ کیا اور مزاج اوسکا
طبیعت اصلی سے پہرا اسواسطے کہ سحر مرکب ہی تاثیر ارواح خبیثہ جن اور
شیاطین سے اور خباثت نفوس بشری اور انفعال قوی طبیعیہ بدنیہ
کا اون تاثیرات سی یعنی جو تاثیر سحر کی بدن اور روح حیوانی مین ہی کہ مادہ

اوسکا دعوی ہی کہ بعد انضمام اوسکے تجویف قلب مین ایک بخار لطیف
بطون دماغ مین متصاعد ہوکر حامل قوای دماغیہ کا ہوتا ہی اور ساتھہ تاثیر
اور تصرف سحر کے مزاج اوسکا محل تضرر اور خارج طبیعت اصلی سے ہوتا ہی
اور کہتا ہی کہ استعمال حجامت اوس محل مین کہ ساتھہ سحر کے متضرر ہوا ہو غایت
حکمت اور نہایت حسن معالجہ ہووے اور بعض مبتدعہ نے انکار کیا ہی وقوع
تاثیر سحر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور گمان لیگئے ہین کہ یہہ موجب
انحطاط علو مرتبہ شریعت حضرت اور موجب تشکیک کا نبوت مین ہی اور جو چیز
موؤدی اوسطرف ہووے باطل ہے اور موجب عدم وثوق بشریعت ہی اسواسطے
کہ احتمال رکہی اس تقدیر پر کہ تخیل کرتے ہون کہ مین جبرئیل کو دیکہتا ہون اور
حقیقت مین وہ جبریل نہووے اور خیال فرماتے ہون کہ وحی کیا گیا ہو اور
واقع مین ایسا ہوا اور تاثیر سحر نا قصون مین ہوتی ہی نہ ارباب کمال مین
اور یہہ سخن مردود ہی اسواسطے کہ برہان قایم ہوا ہی اوپر صدق آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوی نبوت مین اور وہ جو پہنچا بجانب خدای
عزوجل سے اور اوپر عصمت حضرت کے تبلیغ مین معجزات باہرہ شاہد ہین
اور وہ جو متعلق ہی ساتھہ بعض امور دنیویہ کے کہ بعثت اور رسالت حضرت
کی اوسواسطے نہین اگر امراض بدنیہ سے کہ لوازم بشریہ سی ہین کوی چیز
لاحق اور عارض ہو مخل عصمت امور دین مین نہین ہوسکتی اور بالجملہ
وہ جو اخبار آنحضرت سی منقول ہین اوسمین کچہہ خلاف اور اختلاف
واقع نہین کہ موجب منقصت کا ہووے بلکہ ظہور تاثیر سحر کا حضرت مین
دلایل نبوت حضرت سی ہی اور دال اونکے صدق پر اسواسطے کہ کفار
اونہین ساحر کہتی تہے اور امور مقررہ سی ہی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین
کرتا اور اظہار تاثیر سحر کا حضرت مین واسطے اسی حکمت اور مصلحت کے
ہی اور قول اونکا کہ تاثیر سحر مخصوص ساتھہ ناقصون کے ہی یہہ قول کلی
نہین شاید کہ کاملون مین بہی واسطے کسی مصلحت اور حکمت کے ظاہر ہووے
اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہین کہ قابل انکار نہین واللہ اعلم

اور جاننا چاہیے کہ رقی اور تعویذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہیں استیفا اونکا احاطہ تحریر سے خارج ہے جن امراض کے ساتھ ابتلا کثیر الوقوع ہے اور رقی اور تعویذات اونمین اشہر واکثر ہیں تیمنا اور تبرکا مذکور ہوتے ہیں وباللہ التوفیق ازانجملہ رقیہ عین ہے اور رقیہ اوسکے بھی بہت ہیں اور بزرگترین رقیونکا اسلئے اور تمام بلاؤن اور امراض وآفات کی قرات سورہ فاتحہ اور معوذتین اور آیۃ الکرسی ہے اور یہہ دعا کہ اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

دور کر خوف سو ای رب لوگون کے اور شفا دے تو ہی شافی نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ چھوڑے کوئی بیماری کلیہ

یہہ دعوات حضرت سے تھی جمیع امراض وآلام اور اوجاع کی لیئے اور ازانجملہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ

پناہ پکڑتا ہونمین ساتھہ کلمات خدا تعالی کے کہ پوری ہین غضب خدا اور اوسکے عذاب سی اور بدی اور ایذا بندون اوسکی سے اور ایذا رسانی شیاطین سے اور حاضر ہونی اونکی سی اور ازانجملہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمَ وَالْمَغْرَمَ

ای پروردگار بدرستی مین پناہ لیجاتا ہون ساتھہ وجہ کریم تیری کے اور ساتھہ کلمات پورون تیری کے ایذا اور بدی اوس چیز سی کہ تو پکڑنیوالا اوسکی پیشانی کا ہی ای بار خدایا تو کھولتا اور دور کرتا ہی گناہون اور قرض کو

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

بار خدایا نہین ہزیمت دیا جاتا لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا منزہ اور پاک جانتی ہین ہم تجھے اور شکر گذار تیری ہین ہم

اور ازانجملہ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ

پناہ لیجاتا ہونمین ساتھہ وجہ خدای بزرگ کے کہ نہین کوئی چیز بزرگ اوس سے اور ساتھہ کلمون تمام خدا کے کہ نہین چھوڑتا اونکو

بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا
نیکو کار اور نہ بدکار اور ساتھ ناموں نیک خدا کے وہ جو جانتا ہوں میں اونسے اور وہ جو
لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ
نہیں جانتا ہوں میں بدی اوس چیز سے کہ پیدا کیا اور ظاہر کیا اور موجود کیا بدی
مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ لَا اُطِيْقُ شَرَّهٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ
ہر صاحب بدی سے کہ نہیں طاقت رکھتا میں بدی اوسکے کی اور بدی ہر صاحب بدی سے
رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط
کہ پروردگار میرا پکڑنے والا ہے پیشانی اوسکی بدرستی پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہے —
اور از انجملہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ
بارخدایا بدرستیکہ میں نے اوپر تیرے توکل کیا میں نے اور تو پروردگار عرش
الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا
بزرگ کا ہے جو چاہا خدا نے ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور نہیں
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
بازگشت اور نہ قوت مگر ساتھ خدا کے جانتا ہوں میں بدرستی اللہ ہر چیز پر
قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی كُلَّ شَيْءٍ
قادر ہے اور بدرستی کہ اللہ نے تحقیق گھیر لیا ہے ہر چیز کو از روی علم کے اور شمار کیا ہر چیز کو
عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ
از روی شمار کے بارخدایا تحقیق پناہ لیتا ہوں تیری ساتھ بدی اپنی نفس سے اور بدی شیطان
وَشِرْكِهٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
اور اوسکے شرک سے اور بدی ہر چارپایہ سے کہ تو گیرندہ اوسکا ہے ساتھ پیشانی اوسکی کے
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور از انجملہ
بدرستی میرا رب اوپر راہ راست کے ہے
تَحَصَّنْتُ بِالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلٰهِيْ وَاِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاعْتَصَمْتُ
حصار میں پکڑتا ہوں اپنے کو ساتھ اوس ذات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ خدا میرا اور خدا ہر چیز کا اور چنگل مارتا ہوں
بِهٖ وَهُوَ رَبِّيْ وَرَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّتَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَيِّ الَّذِيْ

ساتھ اوسکے کہ پروردگار میرا ہی اور پروردگار ہر چیز کا اور توکل کیا مینے ایسے زندہ پر کہ

لَا یَمُوْتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

نہین مرتا اور طلب دوری کی مینے بدی کے لاحول ولا قوہ الا

بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ

باللہ کافی ہی مجھی خدا اور بہتر ہی وکیل کافی ہی مجھی پروردگار بندون سے

حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ

کافی ہی مجھے پیدا کنندہ آفریدہ شدہ سی کافی ہی مجکو روزی پہنچانیوالا

الْمَرْزُوْقَاتِ حَسْبِیَ الَّذِیْ ھُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ الَّذِیْ

روزی دئے گئے سے کافی ہی مجکو وہ جو کافی ہی مجھے کافی ہی مجکو وہ کہ

بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ

دست قدرت اوسکی مین ہی بادشاہی ہر چیز کی اور پناہ دیتا ہی اور پناہ نہین دیا جاتا اوسپر

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَاءَ

کافی ہی مجھی خدا اور کفایت سنے اور قبول کرے خدا جو اوسی پکارے نہین ہی سوائے

اللّٰہِ مَرْمٰی حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

خدا کے کوئی مقصد کافی ہی خدا نہین کوئی معبود مگر وہ

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اوسپر توکل کیا مینے کہ وہ پروردگار عرش بڑے کا ہی

اور کہا ہے کوئے ان دعوات کو تجربہ کرے بزرگی اور قدر جانے اور ازانجملہ رقیہ جبرئیل علیہ السلام ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رقیہ کیا صحیح مسلم مین روایت ہی

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ

ساتھ نام خدا کے افسون کرتا ہون مین تجکو ہر چیز سے کہ اذیت پہنچاوے تجھی اور بدی

کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ

ہر نفس یا آنکہ حسد لیجانے والے سی خدا شفا دیتا ہی تجکو بنام خدا افسون کرتا ہون مین

رقیہ وجع حسد صحیح مسلم مین عثمان ابی العاص سے آیا ہی کہ اونے شکوہ

کیا پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درد کا کہ پاتا تھا اپنی تن
میں اوس سے پھر جب کہ اسلام لایا کہا اوسے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نی رکھہ اپنا ہاتھہ اوس جگہہ پر کہ درد کرتی ہی بدن تیرسی اور کہہ بسم اللہ تین مرتبہ اور کہہ
سات مرتبہ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَمَا أُحَاذِرُ
رقیہ ترس و بیخوابی شکوہ کیا خالد نے پاس آنحضرت کے اور کہا یا رسول اللہ
نیند نہیں آتی مجھی رات کو پس کہا آنحضرت نی جب آوی تو جامہ خواب میں کہہ
اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ
یا اللہ پروردگار آسمانوں سات کے اور اوس چیز کہ سایہ ڈالا ہی آسمانوں نے اوسپر اور ای پروردگار زمینوں کی
وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ
اور اوس چیز کے کہ اوٹھایا ہی زمینوں نی یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانوں کے اور اون لوگونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانوں نے
شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ وَأَنْ
برای اپنی سب مخلوقات کی سے اس سے کہ غالب آوی مجھپر کوئی اونمیں سی یا یہہ کہ حد سی کوئی تجاوز کرے
يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ
غالب ہی پناہ چاہنی والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا تیرے
رقیہ دار الکرب والہم لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ
نہیں کوئی معبود مگر خدائی بزرگ بردبار
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا
نہیں کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بزرگ کا نہیں کوئی معبود مگر
اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
اللہ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار عرش کریم کا
روایت کیا ہی اسکو بخاری اور مسلم نی اور روایت کیا ہی ابو داؤد نی ابو بکرہ صدیق رضی سی
دعوات الکروب اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ
یا اللہ تیری رحمت کا امید وار ہوں لیس سونپ مجھکو طرف نفس میرے کی
طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
پلک مارنی تک اور اصلاح کر تمام میرا امر نہیں کوئی معبود مگر تو

اور مسند امام احمد مین ابن مسعود سی روایت ہی کہ آنحضرت نی فرمایا نہ پہنچی کسی بندہ کو اندوہ غم اگر کہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ
یا اللہ بدرستی مین بندہ ہون تیرا اور بیٹا بندہ تیرےکا اور بیٹا لونڈی تیری کا پیشانی میری
بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ
دست قدرت تیری مین ہی جاری ہی مجہہ مین حکم تیرا برابر ہی مجہہ مین قضا تیری سوال کرتا ہون ساتھہ ہر
اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ
نام کے کہ وہ واسطے تیری ہی نام رکہا تو نی اوسکے ساتھہ اپنی ذات کا یا اوتارا تو نی اوسکو اپنی کتاب مین
اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ
یا سکہایا تو نے اوسے کسیکو اپنی مخلوقات سی یا برگزیدہ کیا تو نے اوسکو بیچ
عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ
علم غیب کے اپنی نزدیک یہ کہ کردانے تو قران عظیم کو تازگی اور بہار
قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِهَابَ هَمِّیْ
دل میری کی اور نور آنکہہ میری کا اور کہلنا غم میرے کا اور جانا اندوہ میرے کا —
اور ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی لازم پکڑے استغفار کو کردانے خدا تعالی اوسکے لئی ہر ہم سی فرج اور ہر ضیق سی مخرج اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہہ سے کہ گمان نہین رکہتا اور بہی ابن عباس سی آیا ہی کہ کہا جسکو ہموم کثیرہ لاحق ہون چاہیی کہ بہت سے کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور صحیحین مین آیا ہی کہ ایک خزانہ ہی خزانون بہشت سی اور ترمذی لایا ہی کہ وہ ایک باب ہی ابواب جنت سی اور بعض آثار مین آیا ہی کہ نہین اوترتا کوئی فرشتہ آسمان سے اور نہین جاتا مگر ساتھہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے اور مشائخ نے کہا ہی کہ نہین کوئی چیز اعوان اوپر عمل کے اس کلمہ سے اور آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی آیۃ الکرسی اور خواتیم سورہ بقرہ نزدیک کرب کے فریاد رسی کرے اوسکی خدا تعالی اور حدیث سعد بن ابی وقاص مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بدرستی البتہ جانتا ہون مین ایک کلمہ کہ نہی اوسکو

دور کرے اللہ تعالی غم اور ہم اوسکا اور لاوے بدل اوسکے خوشی اور کشایش ۱۲

غروب مگر وہ کہ گناہ پیش دیوے اوسکے لیئی حق تعالی اور وہ کلمہ ازان بہ درم یونس علیہ السلام سے ہی کہ ندا کی ظلمات مین اور کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ہ نہین کوئی معبود مگر تو پاکی یاد کرتا ہون مین تجہی بدرستی کہ ہوا مین ظلم کرنیوالون سے اور ترمذی کے نزدیک آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کری ساتہہ اوسکے مرد مسلمان ہرگز کسی چیز مین مگر استجابت کیجاوے ہر دعا اوسکی اور ایک روایت مین آیا ہی وَاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہ اور مانگتا ہون مین تجہسے پوری عافیت اور مانگتا ہون مین تجہسے ہمیشگی کی عافیت اور مانگتا ہون مین تجہسے شکر اوپر عافیت کے اور مانگتا ہون مین تجہسے بی نیازی لوگون سے اور نہین بازگشت اور نہ قوت مگر ساتہہ اللہ برتر بزرگ کے ٭ رفع فقر روایت ہی ابن عمر سے کہ آیا ایک مرد پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پیٹہ دی اور موہنہ پہیرا دنیا نے مجہسے فرمایا تو کہان ہی صلوۃ ملائکہ اور تسبیح خلایق کہ بسبب اوسکے رزق دیا جاتا ہی اونکو کہہ نزدیک طلوع فجر کے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پاک اور منزہ جانتا ہون مین اللہ کو اور ساتہہ حمد اوسکی کے پاک اور منزہ جانتا ہون مین خدا ہی بزرگ کو اور ساتہہ حمد اوسکی کے طلب آمرزش کرتا ہون مین اللہ سے ٭ سو مرتبہ ٭ آوے تیرے پاس دنیا خوار اور رام پس گیا وہ مرد اور درنگ کیا ایک مدت اور پہر آیا اور کہا یا رسول اللہ متوجہ ہوی دنیا میری طرف نجانون مین کہ کہان رکہون اوسے اور اس کلمہ کو سلسلہ کبرویہ یعنی نجم الدین کبری مین درمیان سنت اور فرض فجر کے پڑہتے ہین اور اگر ضم کرین اوسکے ساتہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جیسا کہ حدیث مین آیا ہی سبب مغفرت سب گناہون کا ہووی اور سبب

وسعت رزق کا ہی انواسطے کہ معاصی موجب ضیق رزق اور ہم و غم کے
ہین جیسا کہ گذرا اور اس جگہہ ایک ورد ہی کہ اوسکا کیمیای مشایخ نام ہی
اور مجرب ہی بعد از سلام نماز جمعہ کے پہلے اوس سے کہ پہیرے پانو اپنے
اوس وضع سے کہ تشہد مین رکہی ہین پڑہی فاتحہ الکتاب سات مرتبہ اور
قل ہو اللہ سات مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق سات بار اور قل اعوذ
برب الناس سات مرتبہ اس مقدار حدیث مین واقع ہوا ہی واسطے غفران اگلے
پچھلے گناہون کے اور مشایخ بعد ازان اس دعا کو پڑہین کہ آثار مین آیا ہی
سات بار اَللّٰھُمَّ یَا اللّٰہُ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ
یا اللہ بار خدایا ای بے نیاز ای ستودہ ای پیدا کنندہ ای باز آورندہ
یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ
ای مہربان ای دوست رکہنی کنے بی نیاز کر مجھے ساتہہ حلال اپنی کے حرام اپنی سے اور ساتہہ فرمان برداری اپنی
عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ رقیہ اطفای حریق
نا فرمانی اپنی سے اور ساتہہ فضل اپنی کے اوس شخص سے کہ سوائے تیری ہے
طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
اِذَا رَاَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّ التَّکْبِیْرَ یُطْفِئُہٗ یعنی جب دیکہو تم
آگ لگی ہوئی پس تکبیر کہو تم پس بدرستی تکبیر بجہاتی ہی آگ کو مجرب ہی اور
وجہ بجہانے تکبیر مین حریق کو یہہ بیان کیا ہی کہ نار مادہ شیطان ہی کہ پیدا کیا گیا
ہی اوس سے اور ہی اوسمین افساد عام کہ مناسب شیطان اور اوسکے
فعل کا ہی اور آتش بالطبع چاہتی ہی علو اور فساد کو اور شیطان بہی
ہلاک بنی آدم کو پس آتش اور شیطان ہر ایک چاہتی ہین زمین مین فساد
کو اور کبریائی حق تعالے کی قمع کرتی ہی شیطان اور اوسکے فعل کو پس
اسی جہت سے تکبیر کو اثر ہی اطفائے حریق مین اور نہین قایم اور ثابت
رہے کبریائی حق کی کوئی چیز پس جب تکبیر کہی مسلم اپنی پروردگار کو اطفا
کرتا ہی نار کو رقیہ الصرع کہا ہی کہ صرع ایک تصرف ارواح خبیثہ
ارضیہ سے ہی اور دوسرا اخلاط ردیہ سے اس قسم ثانی مین اطبا نے

تکلم کیا ہی لیکن علاج صرع کا ارواح خبیثہ سے ساتھہ رقیون کے ہوتا ہی اور
معالجہ اوسکا محاربہ ہی اور محارب کو ضرور ہی کہ سلاح اوسکے ثابت اور سالم
اور بازو اوسکے قوی ہوں یہانتک کہ بعض معالجین سے وہ تہا کہ اکتفا بقول
اُخْرُجْ مِنْهُ کرتہا یا بقول بِسْمِ اللّٰهِ یا بقول لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ اور تہی آنحضرت کہتے تہے اُخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
یعنے نکل دشمن خدا کے مین رسول اللہ ہون اور بعض معالجہ کرتے تہے ساتھہ
آیۃ الکرسی کے اور امر کرتے تہے مصروع کو ساتھہ کثرت قرات آیۃ الکرسی
اور معوذتین کے اور بعض نے پڑہنا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ آخر سورہ یعنی محمد فرستادہ خدا ہین اور جو لوگ
اونکے ساتھہ ہین سخت تر ہین اوپر کفار کے اور یا سوگند ساتھہ حضرت نبی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اوسکے تجربہ دفع مین کیا ہی رقیہ صداع
روایت کیا ہی حمید نے طب مین یونس بن یعقوب سے اور اوسنے عبد اللہ سے
کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ تعوذ فرماتی تہے صداع سے
ساتھہ قول اپنی کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ
وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ
شَرِّ حَرِّ النَّارِ یعنے ساتھہ نام خدا کے کہ روزی دہندہ اور بخشندہ ہی
اور ساتھہ نام اللہ بزرگ کے اور پناہ لیتا ہون مین ساتھہ نام خدای بزرگ
کے بدی ہر رگ جوشندہ اور بدی گرمی آتش سے رقیہ وجع الضرس
بیہقی لایا ہی کہ عبد اللہ بن رواحہ نے شکوہ کیا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے درد دندان کا پس رکہا دست مبارک اپنا حضرت نے رخسار اوسکے
پر جس طرف درد تہا اور کہا سات بار اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ
سُوْءَ مَا يَجِدُ وَفُحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الْمَكِيْنِ الْمُبَارَكِ
عِنْدَكَ یعنی یا اللہ دور کر اوس سے برای اوس چیز کی کہ پاتا ہے
زشتی اوسکی ساتھہ دعا اور پکارنے پیغمبر اپنی کے کہ صاحب منزلت اور
مرتبہ ہی برکت دیا گیا نزدیک تیری پہلا پس شفا دی اوسے خدا تعالی نے

پہلے جانے حضرت سے اور روایت کیا ہی حمید نے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے
حضرت پاس اوس حال مین کہ شکایت کرتی تہین درد سے کہ باقی تہین اپنی دندان
مین پس لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبابہ یعنی انگلی اپنی کو اور رکہا
اوپر سن موجع کے اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَسْئَلُكَ
ساتھ نام خدا کے اور ساتھ خدا کے سوال کرتا ہون
بِعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِنَّ
تجہسے ساتھ عزت اور بزرگی تیری کے اور توانائی تیری کے اوپر ہر چیز کے پس بدرستی
مَرْيَمَ لَمْ تَلِدْ غَيْرَ عِيْسٰى مِنْ رُوْحِكَ وَكَلِمَتِكَ اَنْ
مریم نہین جنی سوائے عیسے کے روح تیری سے اور کلمہ تیرے سے یہہ کہ
تَكْشِفَ مَا تَلْقٰى فَاطِمَةُ بِنْتُ خَدِيْجَةَ مِنَ الضَّرْسِ كُلِّهٖ
زایل کر تو وہ چیز کہ ملاقات کرتی ہی فاطمہ دختر خدیجہ درد دندان تمام اوسکے سے
پس آرام پایا اوس درد سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رکہتی تہین اور مواہب
مین کہا ہی کہ نوادر اعمال سے کہ شایع اور ذایع ہے ہمارے شیخ محب
طبری امام مقام الخلیل سے کہ مین دیکہا مینے اوسکو کہ کیا بارہا اور رکہا
اپنا ہاتھ اوپر سر اوس شخص کے کہ درد کرتا تہا دانت اوسکا اور پوچہا
اوس سے نام اوسکا اور اوسکی مان کا اور پوچہا چند مدت چاہتا ہی تو کہ
دانت تیرا درد نکرے پانچ یا سات یا نو سال بعدد طاق پس اوٹہاتا
ہاتھ اپنا مگر وہ کہ ساکن ہوتا درد اوسکا اور مکث کرتا مدت مذکورہ مقدرہ
کہ درد کرتا اور یہہ امر شایع اور مشہور ہوا اوس سے — لیکن کوئی دعا
معین ذکر نہین کی ظاہر یہی دعائے ماثور مذکور ہوگے یا توجہ کرتا تہا
اور یشبہ خود کوئی دعا پڑہتا تہا واللہ اعلم اور کہا صاحب مواہب نے
وہ جو تجربہ کیا گیا ہی وہ ہے کہ لکہے جس رخساری کی طرف درد ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
بنام خدائی بخشندہ و روزی دہندہ کہہ وہ ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا
اور گردانے تمہارے لیے کان اور آنکہین اور دل کم ہی کہ تم

تَشْكُرُونَ اور اگر چاہی لکھی وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
شکرگذاری کرتی ہو یعنے اور اوسیکے واسطے ہی جو چیز ساکن ہی رات اور دن مین اور

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ | رقیہ عسر البول | روایت کیا ہی نسائی نے
وہ سننے والا جاننے والا ہے ابی الدرداسے کہ آیا اونکے پاس ایک مرد اور کہا کہ میرے

باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور پہنچا ہی اوسکو حصاۃ البول پس تعلیم کیا

اوسی ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے رقیہ کہ سنا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ
رب ہمارا وہ ہی کہ آسمان مین ہے پاک نام تیرا حکم تیرا آسمان

وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ
اور زمین مین ہے جیسا کہ رحمت تیری آسمان مین ہی پس گردان رحمت اپنی

فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الْمُتَطَيِّبِينَ
بیچ زمین کے اور بخش ہماری لئی گناہ ہمارے اور خطائین ہماری توہی پروردگار پاکون کا

فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا
پس نازل کر شفا شفا اپنی سے اور رحمت رحمت اپنی سے اوپر اس درد کے پس تندرست ہوا

الْوَجَعِ فَبَرِئَ اور امر کیا اوسکو کہ رقیہ کرے ساتھ اس دعا کے پس رقیہ کیا

اوسکے ساتھ اور تندرست ہوا اور یہہ رقیہ شکایت عام مین کہ ہر مرض کے لیے

کرین ہی آیا ہی حدیث ابی الدرداسے رقیہ الحمی روایت کیا ہی انس

رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ صدیقہ رضی

پاس اور وہ دشنام دیتی تھین تب کو فرمایا آنحضرت نے دشنام ندو تب کو

کہ وہ مامور ہی ولیکن اگر چاہو تم سکھاؤن مین تمکو کلمات کہ جب کہو تم اون

کلمات کو لیجاوے خدا تعالی کہتی تمہاری پس سکھائے اونکو وہ کلمات اور فرمایا کہہ

اللَّهُمَّ ارْحَمْ جِلْدِيَ الرَّقِيقَ وَعَظْمِيَ الدَّقِيقَ مِنْ شِدَّةِ
یا اللہ رحم کر پوست تنگ میریکو اور استخوان باریک میریکو شدت

الْحَرِيقِ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ إِنْ كُنْتِ آمَنْتِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فَلَا تُصَدِّعِي
سوزش سے ای تپ اگر ہی تو کہ ایمان لائے تو ساتھ خدای بزرگ کے پس درد مت دے

الرَّاسَ وَلَا تُنْتِنِ الْفَمَ وَلَا تَاْكُلِ اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِ الدَّمَ

میری سر کو اور بدبو نکر میرے موںہہ کو اور نہ کہا گوشت اور نہ پی خون

وَتَحَوَّلِي عَنِّي اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

اور پہر جا مجہسے طرف اوسکے کہ پکڑا سوائے خدا کے معبود دوسرا

کہا عایشہ رضہ نے پس کہا مینے ان کلمات کو کہ سکہایا مجہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس گئی تپ مجہسے — صاحب مواہب کہتا ہے مجرب ہی یہہ رقیہ جیسا کہ دیکہا مینے بخط شیخ اپنی کے اور لفظ اوسکی یہہ ہین

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَظْمِيَ الدَّقِيقَ وَجِلْدِيَ الرَّقِيقَ وَاَعُوذُ بِكَ

یا اللہ رحم کر استخوان باریک میرے کو اور پوست نازک میرے کو اور پناہ لیجاتا ہوں مین ساتہہ تیرے

مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

جوشش سوزش سے ای تپ اگر ہی تو کہ ایمان لائی ہے تو ساتہہ خدا کے اور دن

الْاٰخِرِ فَلَا تَاْكُلِي اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تَفُورِي

پچہلے کے پس نہ کہا میرا گوشت اور نہ پی میرا خون اور نہ جوشش مار

عَلَى الْفَمِ وَانْتَقِلِي اِلٰى مَنْ يَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

اور پر موںہہ کے اور انتقال کر طرف اوسکے کہ گمان کرتا ہی ساتہہ اللہ کے معبود دوسرا

فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

پس تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ نہین معبود سوای خدا کے اور یہہ محمد اوسکی بندی اور رسول اوسکے ہین حمی مثلثہ کے واسطے

حمی مثلثہ کے جیسا کہ ذکر کیا ہی صاحب الہدی نی اوپر تین پارہ کاغذ باریک کے

بِسْمِ اللّٰهِ فَرَّتْ بِسْمِ اللّٰهِ مَرَّتْ بِسْمِ اللّٰهِ قَلَّتْ

ساتہہ نام خدا کے بہاگ گئی تپ ساتہہ نام خدا کے گذر گئی تپ ساتہہ نام خدا کے کشادہ اور کم ہوئی تپ

اور لیوی ہر روز ایک ورق کو اور ڈالی اوسے موںہہ مین اور نگل جاوے ساتہہ پانی کے اور لکہنے قرآن اور اوسکے پینے مین واسطے شفا کے سلف سی رخصت ہی جیسا کہ گذرا اور ابن الحاج سے مدخل مین نقل ہی کہ شیخ ابو محمد جرجانی ہمیشہ لکہتے تہی اوپر پارہای کاغذ کے واسطے تپ وغیرہ کے اور رکہہ چہوڑتی تہی ایک گوشہ مین پس جسکو ہوتا تہا

کچھ لیتا ایک پارہ اوس سے اور استعمال کرتا اور شفا پاتا ساتھہ
اذن حق جل وعلی کے اور اوسمین یہہ دعا لکھی تھی

اَزَلِیٌّ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ یُزِیْلُ الزَّوَالَ وَهُوَ لَا یَزَالُ

پروردگار میرا دائم ہی ہمیشہ تھا اور ہمیشہ ہوگا دور کرتا ہی نیستی کو اور وہ نیست نہین ہوتا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور نہین بازگشت اور نہ توانائی مگر ساتھہ اللہ برتر بزرگ کے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

اور نازل کرتے ہین قرآن سے وہ چیز کہ شفا ہی واسطے لوگون کے اور رحمت واسطے مومنون کے

رقیہ خراج صاحب زاد المعانی نے کہا ہی کہ لکھی اوسپر یہہ آیۃ

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا فَیَذَرُهَا

اور سوال کرتے ہین تجھسے پہاڑون سے پس کہہ جڑسے اوکھاڑتا ہی اونکو پروردگار میرا اوکھاڑنی کر پس چھوڑتا ہی اونکو

قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا مجرب ہی

ہموار اور برابر نہ دیکھی تو اوسمین کجی اور نہ نشیب وفراز —

رقیہ عسر ولادت اور اوس چیز سے کہ مجرب ہی عسر ولادت
کو ایک چیز ہی کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل سی کہا دیکھا
مینے اپنی باپ کو لکھتی تھے اوسوقت کہ دشوار ہو کسی عورت پر ولادت
جام سفید یا چیز لطیف مین حدیث ابن عباس لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ
الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا
عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بخشندہ منزہ اور پاک
ہی خدا پروردگار عرش بزرگ کا شکر اور سپاس اوس خدا کو کہ پروردگار
ہی عالم کے لوگونکا گویا وہ جب دیکھین گے وہ چیز کہ وعدہ دیئے گئے ہین
نہ درنگ ومہلت کرین مگر وقت عشا یا چاشت اوسکی ۔ خلال نے کہا
کہ خبر دی ہمکو ابوبکر مروزی نے کہ آیا امام احمد پاس ایک مرد کہا یا ابا عبد اللہ
لکھہ کوئی چیز ایک عورت کے لیئے کہ سخت ہوئی اوسپر ولادت مدت
دو دن سے کہا کہہ اوسکو کہ لاوے جام واسع اور زعفران کہا خلال نے

دیکھا مینے اوسکو کہ لکھتا تہا بہتون کے لیئے **اور** زنجل مین کہا ہی کہ لکھی گوری باسین

اُخْرُجْ اَیُّھَا الْوَلَدُ مِنْ بَطْنٍ ضَیِّقٍ اِلٰی سَعَۃِ ھٰذِہِ الدُّنْیَا

باہر نکل ای لڑکے پیٹ تنگ سے طرف کشادگی اس دنیا کے

اُخْرُجْ بِقُدْرَۃِ الَّذِیْ جَعَلَکَ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

باہر نکل ساتہہ قدرت اوس شخص کے کہ گردانا تجہے قرارگاہ استوار مین اندازہ معلوم تک

لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ الی آخر سورہ

اگر اوتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے البتہ دیکھتا تو اوسے آخر سورہ تک

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

اور اوتارتے ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا اور رحمت ہی واسطے مومنون کے

پیوی اوسکو عورت اور جہاڑے اپنی مونہہ پر کہا شیخ جرجانی نے پایا مینے

یہہ رقیہ بعضے بزرگون سے اور نہ لکھا مینے اوسے کسیکے لیۓ مگر وہ کہ

رستگاری پائی اوسیدم **اور** روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے رضی

اللہ عنہ کہا گذرے عیسی علیہ السلام اوپر ایک عورت کے حال آنکہ معترض

زمین پر پڑی ہتی بچہ اوسکے پیٹ مین پس کہا اوس عورت نے ای کلیم اللہ

دعا کر میری لیئے کہ چہڑاوے خدا مجہے اس محنت سی کہ مین اوسمین گرفتار ہون

پس کہا عیسے علیہ السلام نے یَا خَالِقَ النَّفْسِ وَیَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ

مِنَ النَّفْسِ وَیَا مُخْرِجَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْھَا یعنی ای پیدا

کرنیوالے نفس کے اور چہڑانیوالے نفس کے نفس سے اور ای باہر لانیوالے

نفس کے نفس سے رہائی دی اوسے پس ڈالا اوس زن نے ولد کو اور

اوسی کہا شیخ جرجانی نے جسکی عورت پر دشوار ہو ولادت لکہی اوسکو

اوسکے لیے **رقیہ رعاف** اور اوس چیز سے کہ تجربہ کیا گیا ہی رعاف

کے لئی وہ کہ لکھا جاوے ہاتہہ سے پیشانی مرعوف پر وَقِیْلَ یٰاَرْضُ

ابْلَعِیْ مَآءَکِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ

الْاَمْرُ یعنے اور کہا گیا ای زمین نگل جا پانی اپنا اور ای آسمان بند ہو اور

کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا حکم اور جائز نہین کتابت اوسکی ساتہہ خون

راعف کے جیسا کہ بعضے جہال کرتے ہین اسواسطے کہ خون نجس ہے پس نہین جائز کہ لکہا جاوے ساتہہ اوسکے کلام اللہ **رقیہ واسطے ہر درد وبلا کے** ابان بن عثمان اونہون نے اپنی باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ کہا سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جو کوئی کہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بنام خدا ایسا خدا کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ اوسکے نام کے کوئی چیز نہ زمین اور نہ آسمان مین اور وہ سننے والا جاننے والا ہی ٭ تین بار وقت شام کے نہ پہنچی اوسے کوئی بلائی ناکہانی صبح تک اور اگر صبح کو کہی نہ پہنچی شام تک کہا راوی نے بسبب پہونچا ابان بن عثمان کو فالج پس نظر کیا اوس مین جسنے کہ سنی تہی یہہ حدیث بطریق تعجب اور انکار پس کہا ابان نے کیا دیکہتا ہی تو سیری طرف بخدا سوگند دروغ نہین باندہا مینے عثمان پر اور نہ دروغ باندہا ہی عثمان نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ولیکن آج جس حالت مین کہ مین گرفتار ہون بسبب عصیان کے کہ فراموش کیا مینے پڑہنا اوسکا ۔ روایت کیا اوسے ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے **رقیہ** کہ حاصل ہووے بسبب اوسکے معافات ستر بلا سے روایت ہی انس بن مالک سے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ دس مرتبہ پاک کیا جاوے گناہون سے گویا کہ ماں کے پیٹ سی پیدا ہوا ہی اور عافیت دیا جاوے ستر و بلاؤن دنیا سے کہ جنون اور جذام اور برص اور ریح اونکے سے ہی **اور** ترمذی سنے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کہو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اسواسطے کہ کنز جنت ہی کہا مکحول نے جو کوئی کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ

دور کرے اوس سے خدا تعالے سات باب ضر سے کہ ادنی اوسکا فقر ہی
اور روایت کیا ہی طبرانی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَاحَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کَانَ دَوَاءً مِّنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً
اَیْسَرُهَا الْهَمُّ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے
کہا نہین بازگشت اور نہین قوۃ مگر ساتھہ اللہ کے ہووے دوا ننانوین درد
سے کہ آسان تر اونکا اندوہ ہی **اور** حدیث دوسری مین روایت
ابو موسی آیا ہی کہ جو کوئی کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہر روز
سو مرتبہ نہ پہنچے اوسے ہرگز فقر **اور** یہی آیا ہی جسپر درنگ اور کشش
کرے رزق چاہیئے کہ اکثر کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **اور**
امام جعفر بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے اونکے باپ اونکے دادا علی
بن ابیطالب رضی اللہ عنہم سے آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہی جو کوئی کہے ہر روز و شب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ
الْمُبِیْنُ ہووے اوسکو امان فقر سے اور انس وحشت قبر سے اور کشادہ
ہو وی اوسکے لیئے دروازہ غنا کا اور کشادہ ہووے دروازہ بہشت کا
اور بعض رواۃ اس حدیث نے کہا ہی اگر رحلت کرین واسطے اس
حدیث کے چین تک بہت ہو — ذکر کیا ہی اسکو عبد الحق نے کتاب الطب
النبوی مین **رقیہ ورود طعام** روایت کیا ہی بخاری نے اپنی تاریخ
مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہی جبوقت طعام رکہا جاوے بِسْمِ اللّٰهِ
خَیْرِ الْاَسْمَاءِ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ
دَاءٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْهِ رَحْمَةً وَّشِفَاءً ضرر نکری اوسکو
کوئی چیز **رقیہ ام الصبیان** امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکے ہان پیدا ہو فرزند پس
اذان کہے اوسکے گوش راست مین اور اقامت گوش چپ مین زیان نکرے
اوسے ام الصبیان روایت کیا اوسے ابن السنی نے اور ذکر کیا اوسے عبد الحق نے

طب نبوی نبوی مین اور ام الصبیان ایک ریح ہی کہ لاحق ہوتا ہی اولاد کو
اور اکثر اوقات دبا لیتا ہی اوسکو اور گرتا ہی اوسپر اور سر تا ذہن مین وہ ہی
کہ اول جو کہ اوسکے گوش مین آوے کلمہ شہادت ہو اور کبریا اور عظمت اوسکی سبحانہ
گویا تلقین ہی اوسکو شعایر اسلام سے بوقت آنی اوسکے دنیا مین جیسا کہ تلقین
کیا جاتا ہی کلمہ توحید نزدیک خروج اوسکے دار دنیا سے اور یہی شیطان بہاگتا ہی
کلمات اذان سے رقعہ حفیظہ رمضان لَا اٰلَاءَ اِلَّا
اٰلَاءُكَ يَا اَللّٰهُ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا اَللّٰهُ مُحِيْطٌ بِهٖ
نعمتین تیری ای خدا بدرستی تو سننے والا جاننی والا ہی ای خدا گہیرنے والا ہی اسکو
عِلْمُكَ وَبِهٖ سَيَغْلِبُوْنَ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ
علم تیرا اور بسبب اوسکے قریب ہی کہ غالب ہوین مسلمان اور ساتھہ راستی کے اوتارا ہمنی اس قرآن کو اور ساتھہ راستی اُترا
وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا اور نہین بہیجا
تجھی مگر بشارت دینی والا اور ڈرانیوالا ۱۲ اور بعض نسخون مین بجای سیغلبون
کے یغلبون واقع ہوا ہی اور معنی علہ لفتحتین کے سرگشتگی اور دہشت اور
تیزی اور جد اور حرص اور بلیدی نفس اور زحمت حمار کے آئی ہین واللہ اعلم
صاحب مواہب کہتا ہی کہا ہماری شیخ نے مشہور ہوا ہی بلاد یمن اور مکہ اور
بصرہ اور مصر و مغرب اور سب شہرون مین کہ یہہ حفیظہ رمضان ہی نگاہ
رکہتا ہی غرق و حرق و برق اور تمام آفات سے اور لکہا جاتا ہی آخر جمعہ مین
رمضان سے اور سب لوگ اوسے لکہتے ہین جسوقت کہ خطیب خطبہ پڑہتا
ہی اوپر منبر کے اور بعضے بعد نماز عصر کے اور کہا ہی کہ یہہ بدعت ہی
نہین اصل اوسکی اگرچہ واقع ہوا ہی کلام غیر واحد مین اکابر سے اس کا
ورود حدیث ضعیف مین اور تہے حافظ ابن حجر انکار کرتے تہے اوسکو
جدا یعنی بہت یہانتک اثنای خطبہ مین منبر پر کہڑے ہوئے جبھی دیکہتے کہ
لکہتا ہی اوسکو کہتی تہے فَقَبَّحَكَ اللّٰهُ مَا هٰذِهِ الْبِدْعَةُ انتہی
زشت کیجیو تجہی خدا یہہ کیا بدعت ہی آخر ہوا کلام صاحب مواہب کا —
وصل ولیکن طب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ ادویہ طبعیہ

طبیہ کے بہت ہی اور اکثر امراض مین واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ طب
آنحضرت ساتھہ وحی کے ہو اگر بعض مواضع مین بقیاس اور اجتہاد اور تجربہ
کے بہی ہو بعید نہین اور ہمنے اقتصار اوپر زاد و یہ روحانیہ کے کیا بجہت ہونے
اونکے اتم اور اعلی اور اخص اور اکمل لیکن وہ حدیث کہ باب عسل مین در
باب علاج اسہال بعسل واقع ہی اوس جگہہ کلام ہی نقل کرین ہم اوسکو
صحیحین مین حدیث ابی سعید خدری سے آیا ہی کہ آیا ایک مرد پاس آنحضرت
کے اور کہا بہائی میرا شکایت کرتا ہی شکم اپنی سے — اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا جاری ہی شکم اوسکا پس امر کیا آنحضرت نے اوسکو ساتھہ پلانے
شہد کے پس پلایا اوسکو شہد پس زیادہ ہوا استطلاق یعنی روانگی
شکم پس فرمایا آنحضرت نے سچ کہا ہی حق تعالی نے اور دروغ کیا شکم
بہائی تیرے نے اور روایت مسلم مین آیا ہی کہ تین بار امر کیا آنحضرت
نے ساتھہ پلانے شہد کے پس آیا مرد چوتھی بار پس فرمایا آنحضرت نے ساتھہ
پلانے شہد کے پس زیادہ ہوا استطلاق اور روایت احمد مین آیا ہی کہ
مرتبہ چہارم مین ساتھہ پلانے شہد کے امر کیا تندرست ہوا کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مرتبہ چہارم مین صَدَقَ اللهُ وَ كَذَبَ
بَطْنُ اَخِيكَ سچ کہا خدا نے اور جہوٹ کہا شکم بہائی تیری نے *
کہا ہی کہ اہل حجاز اطلاق کرتے ہین کذب کو جای خطا مین كَذَبَ سَمْعُكَ
یعنی خطا کی اور بجای حقیقت اوس چیز کی کہ کہا گیا اوسکو پس معنے كَذَبَ
بَطْنُهُ یعنی صلاحیت نہی قبول شفا کی بلکہ خطا کی اوس سے کذا قیل
اور امام فخرالدین رازی نے کہا ہی شاید کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے جانا ساتھہ نور وحی کے کہ عسل ظاہر ہوتا نفع اوسکا اور جب ظاہر
ہوا فی الحال گویا جاری ہوا مجری کذب کے اسی جہت سے اطلاق کیا گیا اوسپر
لفظ کذب انتہی — اور بعض ملاحدہ نے اعتراض کیا ہی اس جگہہ اور کہا ہی
کہ عسل مسہل ہے پس کیونکر کہا جاوے کسیکو کہ دافع اسہال ہی اور
جواب دیا گیا ہی کہ یہہ سخن اوسکے قایل سے صادر بجہل ہی اور مصدوق

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ کاہی اسواسطے کہ اتفاق کہین
اطبا کہ مرض واحد مختلف ہوتا ہی علاج اوسکا باختلاف سن اور عادت
اور زمان اور غذای مالوف اور تدبیر اور قوت طبیعت کی اور اسہال کبہی
حادث ہوتا ہی ناگوای طعام سے کہ ناشی ہوتا ہی سوءہضمی سے اور اتفاق
رکہین کہ علاج اسکا چہوڑنا طبیعت کا اوسکے فعل پر ہے پس اگر محتاج ہی طرف
مسہل کے امداد اور اعانت کیا جاوے اوسیر اگر علیل مین قوت ہی
پس گویا یہہ مراد استطلاق اوسکے بطن کا شاید بدہضمی سے ہو پس امر
کیا اوسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باستعمال عسل واسطے دفع فضول
کہ جمع ہوی تہی نواحی معدہ مین اخلاط لزج سے کہ منع کرتے تہے استقرار
غذا کو اور معدہ مین ریشے اور برزے ہین جب لپٹ جاتے ہین اونمین اخلاط
لزج فاسد کرتے ہین معدہ کو اور اوس غذا کو کہ وہ اصل معدہ ہی پس دوا
اوسکی باستعمال شی جالی چاہیے کہ پاک کردی معدہ کو اخلاط سے اور نہین
کوی چیز نافع تر اس باب مین عسل سے خصوصا اگر آمیختہ ہو ساتہہ پانی گرم کے
اور تکرار اسمین ساتہہ پلانے شہد کے ایک نکتہ لطیف ہی اسواسطے کہ
دوا چاہیے کہ اندازہ اور کمیت مین بحسب حال مرض کے ہووے تا اگر اوس
سے قاصر آوی بکلی مرض کو زایل نکرے اور اگر زاید آوے قوی کو ساقط کری
اور مرض کو زیادہ اور ضرر دوسرا پیدا کرے اور جو ہر نوبت مین اتنا شہد
دیا کہ مادہ مرض ہی مقاومت کرے لاجرم اسہال زیادہ ہوا اور
امر باعادہ پلانے عسل کے فرماتے تہے تا بقدر حاجت پہنچا اس باعث سے
فرمایا صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اور یہہ عبارت ہی کثرت
مادہ فاسدہ سی اور جب آخر مین اس قدر دیا کہ اخراج مادہ اور دفع مین کافی اور
وافی تہا نفع اوسکا ظاہر ہوا پس قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ــ
كَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ مین اشارہ ہی ساتہہ اوسکے کہ یہہ دوا نافع
ہی اور بقای رنج جہت قصور دوا سے شفا مین نہین بلکہ از جہت کثرت
مادہ فاسدہ کے ہی پس اسی جہت سی امر کیا باعادہ شرب عسل کے واسطے ــ

استفراغ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ عسل کبہی جریان کرتا ہی بسبب
طرف عروق کے اور نفوذ کرتا ہی اوسکے ساتہہ اکثر غذا اور ادرار بول
کرتا ہی پس قبض کرتا ہی اور کبہی باقی رہتا ہی معدہ مین پس برانگیختہ
کرتا ہی اور لذع معدہ کو یا آنکہ دفع کرتا ہی طعام کو اور اسہال دیتا ہی
بطن کو پس انکار وصف عسل کا باسہال قصور عقل منکر سے ہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ وصف کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین
عسل کو واسطے اس مرد کے چار قول ہین ایک حمل کرنا آیت کا عموم پر شفا مین
اور ساتہہ اسکے اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی قول مین صَدَقَ اللّٰهُ ای راست
فرمایا اللہ نے اپنی قول مین فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ یعنے شہد مین شفا ہے
لوگون کے لیئے پس آگاہ کیا اس حکمت پر اور تلقی بقبول کیا اوسکو پس شفا دیا
گیا باذن اللہ ۔ ثانی وہ کہ وصف مذکور بنا بر الف عادت اونکی تہا بدا ہونے
بعسل مین اندر سبب امراض کے ۔ ثالث وہ کہ اسہال بسبب ہیضہ تہا جیسا کہ
گذرا ۔ رابع وہ کہ محتمل ہی کہ امر بطبخ عسل تہا پیش از شراب اسواسطے کہ وہ
عقد بلغم کرتا ہی پس شاید کہ اوس مرد نے اول بلا طبخ استعمال کیا اور قول ثانی
اور رابع ضعیف ہین اور تائید کرتے ہین قول اول کو حدیث ابن مسعود
عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ یعنی اختیار کرو اور لازم
پکڑو اپنی پر دو شفاؤن کو کہ شہد اور قرآن ہی اخراج کیا اس حدیث کو
ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع اور اخراج کیا ہی ابن شیبہ اور حاکم
نے بطریق موقوف کہ رجال اوسکے رجال صحیح ہین اور امیر المومنین
علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے آیا ہی کہ جب شکایت کرے اور ایک
روایت مین جب چاہی تم مین سے کوئی شفا چاہی کہ بخشوا لی اپنی بی بی کے
مہر سے کچہہ چیز اور خریدی اوسکا شہد اور لکہی آیت کتاب اللہ کو کاسہ مین
اور دہووی اوسکو آب باران مین اور خلط کرے ساتہہ عسل کے شفا دیوے
خدایتعالی اوسکو اور بعض علما نے اوسکی توجیہ مین کہا ہی کہ حق تعالی
نے فرمایا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور فرمایا

ایۃ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً مُّبَارَکًا یعنی اور اوتارا ہمنی آسمان سے پانی برکت دیا گیا اور دوسری جگہہ مَاۤءً طَهُوْرًا اور ایۃ فَاِنْ طِبْنَ لَکُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَکُلُوْهُ هَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا یعنی اگر دیوین تمہارے ازواج بخوشی خاطر اپنی مہر سے کچھہ پس کہاؤ اوسکو رچتا پچتا اور فرمایا باب شہد میں فِیْهِ شِفَاۤءٌ لِّلنَّاسِ پس جب یا تہہ ان سب اسباب کے شفا جمع ہووے امید ہی اوسکا بفضل خدا غالب آوے وہو الشافی اَللّٰهُمَّ اشْفِنَا شِفَاۤءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبَرَکَةِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ ای اللہ شفا دی مجکو شفا شتاب ساتہہ حق قرآن بزرگ کے اور ساتہہ برکت نبی اپنی کے کہ کریم ہی یا اللہ رحمت نازل کر اوپر اوسکے اور سلام **وصل** تعبیر رویا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاننا چاہیی کہ تعبیر بمعنی تفسیر ہی عبرت الرویا بتخفیف وتشدید دونو آیا ہی اور تشدید واسطے مبالغہ کے ہی اور رویا بضم را وسکون ہمزہ وہ جو دیکھی شخص خواب مین اور بیان حقیقت رویا کا اوپر طریق متکلمین اور حکما کے شرح مشکوۃ مین کیا گیا ہی — یہان وہ جو اوپر طریقہ محدثین کے — کتاب مواہب مین وارد ہوا ہی ذکر کیا جاتا ہی — قاضی ابو بکر بن العربی نے کہ اعاظم علماء مالکیہ سے ہی کہا ہی کہ رویا ادراکات ہین کہ پیدا کرتا ہی خدا تعالی بندہ کے دلمین اوپر ہاتہہ فرشتہ یا شیطان کے یا اونکے حقایق یا اونکی تعبیرات اور حاکم اور عقیلی نے روایت کیا ہی کہ ملاقات کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی علی رضی اللہ عنہ سی کہا یا ابا الحسن دیکھتا ہی مرد رویا پس بعض اوسکے سچا ہوتا ہی اور بعض جہوٹا فرمایا البتہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تہے نہین کوئی عبد اور امتہ کہ خواب کری پس یہ ہوتا ہی ساتہہ خواب کے مگر وہ کہ بلند آتی ہی اوسکی روح طرف عرش کے پس وہ کہ بیدار نہین ہوتا پاس عرش وہ رویا ہی کہ صادق آتا ہی اور وہ کہ بیدار ہوتا ہی پاس عرش کاذب آتا ہی اور ذہبی اس حدیث کو صحیح نہین جانتا اور

رہن حدیث لایا ہی کہ رویای مومن ایک کلام ہی کہ کرتا ہی اوسکو پروردگار تعالی وتقدس اور حکیم ترمذی نے کہا ہی کہ بعض اہل تفسیر نے قول حق تعالی وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ مین کہا ہی مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ای فِي الْمَنَامِ اور خواب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا وحی ہی بخلاف غیراونکے پس وحی مین خلل نہین راہ پاتا اسواسطے کہ وہ محروس ہے بخلاف رؤیا غیر انبیا کے کہ کبھی حاضر ہوتا ہی اوسکو شیطان اور بخاری مین حدیث انس سے لایا ہی کہ رویای حسنہ مرد صالح سی ایک جزو ہی چھیالیسوین جزو نبوت سی اور اس جگہہ اشکال کیا ہی کہ ہونا رویا کا جزو نبوت کیا معنی رکھے اور حالانکہ نبوت منقطع ہوی بموت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیئے ہین کہ رویا اگر واقع ہی نبی سے جزو ہی اجزاء نبوت سے اور بمجازکے ساتھہ اعتبار تشبیہ رویا و نبوت کے افادہ علم مین اور امام مالک سے پوچھا کہ آیا تعبیر خواب ہر شخص کر سکتا ہی کہا بہ نبوت یاری کرتا ہی بعد ازان کہا اَلرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ مراد اوسکی وہی تشبیہ رویا ہی ساتھہ نبوت کے جہت اطلاع سے اوپر بعض غیوب کے اور حدیث عایشہ رضہ مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باقی نرہا میرے بعد میراث سے مگر رویا اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہی کہ حقیقت اجزاء نبوت کو نہین جانتا ملک یا نبی اور وہ جو ارادہ کیا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی مقدار ہی کہ رؤیا ایک جزو ہی اجزاء نبوت سے فی الجملہ اسواسطے کہ اوسمین اطلاع ہی اوپر غیب کے غیوب سے ساتھہ ایک وجہہ کے وجوہ سے لیکن تفصیل نسبت مخصوص ہی ساتھہ معرفت اوس شخص کے نبوت کو اور اس روایت مین بہی روایات مختلف آئی ہین بعض مین جزو پینتالیس[۴۵] سے اور بعض مین ستر سے اور بعض مین چہتر[۷۶] سے اور بعض مین چھبیس[۲۶] سے اور بعض مین چوبیس[۲۴] سے پس وثوق اوسکی صحت کا نرہا اور مشہور ستہ واربعین ہی — اور بعضون نے واسطے روایت مشہور کے کہ ستہ

وار بعین ہے ایک مناسبت پیدا کی ہی اور کہا کہ حق تعالی نے وحی بھیجی طرف
اپنی پیغمبر کے چھہ مہینے منام مین بعد ازان یقظہ مین مدت حیات تک اور مدت
دور نبوت تمام تیئیس ۲۳ سال ہی اور نسبت چھہ مہینہ کے ساتھہ تیئیس ۲۳ سال کے
نسبت ایک جزر کی ہی ساتھہ چھیالیس ۴۶ کے اور یہہ وجہ مناسب اور معقول
ہی اگر ثابت ہو وحی ابتدای نبوت مین چھہ مہینہ منام مین — دوسرے جان
کہ حدیث مین آیا ہی اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ یعنی راست ترین رُویا
کا وہ رُویا ہی کہ دیکھے وقت سحر رواہ الترمذی والدارمی اور مسلم
حدیث ابی ہریرہ سے لایا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جسوقت کہ متقارب ہووی زمان دروغ ہووے رویا مسلم کا اور راست
ترین رویا کا تم مین سے راست ترین تمہارا ہی بابت مین اور معنون اقتراب
زمان مین دو قول ہین ایک وہ کہ معنی اوسکے تقارب زمان لیل ونہار ہی
اور وہ وقت استوا اون دونون کا ایام ربیع مین ہی کہ وقت اعتدال
طبایع اربع کا ہی اور یہی ہی عبارت قوم کے اور ظاہر وہ ہی کہ ایام خریف
کو بھی کہین کہ وقت تحویل میزان ہی اور وقت استوای لیل ونہار اور
معبران خواب بھی اس امر پر ہین کہ اصدق رویا نزدیک اعتدال لیل ونہار
اور ادراک اثمار کے ہی اور اس جگہہ بحث ہی اسوجہہ پر کہ فایدہ تقیید
کا ساتھہ مسلم کے کیا ہی اسواسطے کہ اعتدال طبایع اسوقت مین بمسلم
نہین ہی بلکہ دونو برابر ہین — جواب اوسکا وہ کہ حال کافر کا خارج دایرہ
اعتبار سی ہے اور اطلاق صدق کا اوسکے رویا پر ممنوع اور قول دوسرا
وہ کہ مراد باقتراب زمان انتہی اوسکی مدت کا ہی نزدیک قیام ساعت کے
اور تایید کرتی ہی اوسکو حدیث ترمذی کی کہ ساتھہ لفظ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ
لَمْ تَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ کے لایا ہی یعنی آخر زمانی مین خواب مومن کا
جھوٹہہ نہین ہوتا اور شیخ عبد الحق دہلوی بخاری نے اپنی مشایخ سے
سنا ہی کہ مراد اقتراب زمان موت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد
زمان مذکور سے زمانہ مہدی علیہ السلام ہی کہ زمانہ بسیط عدل اور کثرت امن

اور فراخی خیر اور رزق کا ہی اور بعض کے نزدیک زمان عیسے علیہ السلام بعد
قتل دجال کے اور یہہ ہی حدیث مین آیا ہی کہ جب دیکہے کوئی تمہارا خواب
مین شی محبوب پس وہ جانب خدا سے ہی چاہیی کہ حمد کہے خدای عزوجل کی اور
تحدیث کرے وہ خواب اور اگر دیکہی شی منکر و مرعوب و ناخوش پس وہ وسوسہ
شیطان سی ہی استعاذہ چاہی ساتہہ خدا کے اوسکے شر سے اور ذکر
نکرے اوسکا کسیکے روبرو ضرر نہین کرتا — روایت کیا اسی بخاری نے —
اور روایت مسلم مین آیا ہی کہ خواب بد شیطان سے ہی خبر نکرے اوسکی
کسیکو اور تفت کرے بجانب ہاتہہ باین کے تین بار اور تعوذ بخدا شیطان
سے اور اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ سووے کروٹ بدل کر —
اور ایک روایت مین ہی کہ نماز پڑہے اور تحدیث نکرے مگر سامنی
دوست کے یا عالم ناصح کے اور پڑہی آیۃ الکرسی اور یہی آیا ہی کہ رویا
اوپر پاؤن پرندہ کے ہی یعنے اعتبار نہین رکہتا اور واقع نہین ہوتا تا آنکہ تعبیر
نکیا جاوے اور جب تعبیر کیا جاوے واقع ہوتا ہی پس چاہیی کہ تعبیر بخیر کری
— عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ کہا آئی ایک عورت حضرت
پاس اور عرض کیا کہ زوج میرا غایب ہی اور چہوڑا ہی مجہی حامل خواب
مین دیکہتی ہون کہ ستون میرے گہر کا شکستہ ہی اور جنی ہون لڑکا احول
کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر آوے خاوند تیرا انشا اللہ تعالے
صحیح اور سالم اور جنی تو لڑکا نیکوکار — اور اتفاقا یہی عورت بار دیگر
آئی اور حضرت کو گہر مین نہ پایا اور مینے قصہ خواب کا اوس سے پوچہا
پس کہا خواب اپنا اور کہا مینے تعبیر خواب اوسکے مین کہ اگر خواب تیرا
سچا ہی مرے زوج تیرا اور جنی تو لڑکا بدکار پس بیٹہی یہہ عورت اور وئی
پس آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا باز رہ ای عایشہ اور
ایسا مت کرو جب تعبیر کہو کسی مسلمان کے خواب کی تعبیر کہو بخیر اور حمل کرو
اوپر خیر کے اسواسطے کہ رویا واقع ہوتا ہی جس چیز پر ساتہہ اوسکے تعبیر کیا
جاوے اور یہی آیا ہی کہ معبر پیش از تعبیر خیرا لنا وشرا لاعدائنا

ہی یعنی بھلائی ہمارے لیے اور برائی ہمارے دشمنوں کے لیے بعد ازان تعبیر
کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یونہیں کرتے تہے اور کہا ہی کہ آداب
عابر سے وہ ہی کہ نہ کہے خواب کی تعبیر نزدیک طلوع آفتاب اور نزدیک
غروب اوسکے اور نہ وقت زوال اور نہ رات مین ۔ ایسا ہی لایا ہی
صاحب مواہب اور وجہ اوسکی ظاہر نہین اور کوئی حدیث بہی اس
باب مین نقل نہین کی اور اگر کہین کہ یہہ اوقات مکروہ ہین کہ نماز
انمین مکروہ ہی پس وقت استوا بہی ذکر کرنا چاہیے مگر ساتہہ ذکر زوال
کے اشارہ طرف اوسکے کیا پس وجہ منع لیل مین کہا ہی اور تحقیق ثابت
ہوا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت جب نماز فجر سے عود فرماتے پوچہتے
صحابہ سے آیا دیکہا ہی کسینے تم مین سے کوئی خواب آج رات پس ذکر کرتا
اونمین سے اپنا خواب جو دیکہتا تہا اور تعبیر فرماتے اوسکی آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض علمانے کہا ہی کہ تعبیر رویا نزدیک صلوۃ
صبح کے اولی اور اقرب ہی بہ نسبت باوقات دیگر کے جہت حفظ صاحب
رؤیا کے رویا کو بسبب قرب عہد کے اور حضور ذہن عابر کا اوسوقت
مین بجہت طیب ہوا اور نورانیت قلب اور قلت شغل ساتہہ فکر کے
امور معاش مین اور جملہ آداب رای سے وہ ہی کہ صادق اللہجہ ہووے
اور باوضو سووے اور پہلوی راست پر جیسا کہ سنت ہی سونی مین اور
پڑہے وقت سونے کے سورہ والشمس اور واللیل اور والتین اور
سورہ اخلاص اور معوذتین اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
(یا اللہ بدرستی اینکہ پناہ لیتا ہون)
بِكَ مِنْ سَيِّئِ الْاَحْلَامِ وَاَسْتَجِيْرُبِكَ مِنْ تَلَاعُبِ
(ساتہہ تیری برائی خوابون کے سے اور ہمسایگی چاہتا ہون ساتہہ تیری بازی کرنے)
الشَّيْطٰنِ فِی الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
(شیطان سے بیداری اور خواب مین یا اللہ بدرستی مانگتا ہون تجہسے)
رُؤْيَا صَادِقَةً نَافِعَةً حَافِظَةً غَيْرَ مَنْسِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اُحِبُّ
(خواب سچا نفع دینے والا یاد رہنے والا نہ بہولنے والا یا اللہ دکہا مجہی میری خواب مین وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون مین)

اور چاہیے کہ دشمن اور جاہل پر عرض خواب نکرے تا بعلت جہل اور باعث
عداوت عمل او پر غیر جانب خیر کے نکرے اور تمام رویا منحصر دو قسم مین ہین
ایک اضغاث احلام اور وہ خوابہاے پریشان اور کاذب جیسا کہ کسیکو
بیداری مین خیالات فاسد پریشان خاطر مین پہرتے ہین اور ضغث لغت
مین بمعنی خس و خاشاک بہم آمیختہ کے مستعمل ہے اور صراح مین ضغث
دستہ گیاہ خشک وتر بہم آمیختہ کو کہین ۔ اضغاث احلام خوابہاے شوریدہ
اور اس قسم کا رویا معتبر نہین اور تعبیر نہ کیے اور گاہی بجہت تلاعب
شیطان ہوتا ہی تا محزون اور اندوہگین کرے رائی کو جیسیکہ کوئے
دیکہی کہ کٹ گیا سر اوسکا اور وہ پیچہی اوسکے جاتا ہی یا مردہ ہی یا چاہ
ہولناک مین گرا ہی کہ خلاصی اوس سے ناممکن ہی ۔ قسم دوسری رویاے
صادقہ ہین مثل رویای انبیا و صلحاے تابعین کے اور کبہی اونکے غیر سے بہی
بر سبیل ندرت و اتفاق پڑتا ہی اور یہان دو عبارت ہین رویای صادقہ
اور رویای صالحہ اور ظاہر مین دونو کے ایک معنی ہین اور بعضی فرق کرین
کہ صادقہ وہ کہ راست ہو اور صالحہ وہ کہ موافق مقصود اور حسب دلخواہ
دیکہی اور یہہ رویای انبیا اور صالحین مین نسبت امور دنیا کے بحسب ظاہر
دلخواہ نہ پڑے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روز احد دیکہا
کہ گایون کو ذبح کرتے ہین اور اپنی شمشیر مین دیکہا کہ رخنہ پڑ گیا ہی پس تعبیر
فرمایا ذبح بقر کو ساتہہ اوس چیز کے کہ پہنچی اونکے اصحاب کو اوسدن مین
اور رخنہ شمشیر کو تعبیر کیا ساتہہ مارے جانے ایک کے اہل بیت سے اونکے
یعنی حمزہ بن عبد المطلب اور سب لوگ تین قسم ہین مستور الحال اور
غالب اونپر استوا صدق و کذب ہی اور فسقہ اور غالب اونپر
اضغاث ہین اور نادر ہی اونپر اونکے صدق اور کفار صدق اونکا
نہایت نادر ہی اور بعض کفار سے صادق ہی اتفاق پڑتا ہی جیسا کہ
خواب صاحبی السجن کا ساتہہ یوسف علیہ السلام کے اور رویا اونکے
بادشاہ کا اور سوای اسکے اور حدیث مین آیا ہی کہ اَصْدَقُ

الرؤیا لاول سعاد اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اسرع رویا
تاویل مین رویا قیلولہ ہی **اور** محمد بن سیرین سے نقل کیا ہی کہ کہا رویا
نہار مثل رویای لیل ہی اور نسا حکم رجال کا رکہین **اور** بعض نے کہا ہی
کہ زن جب دیکہی کوئی چیز کہ وہ اوسکی اہل نہین وہ رویا اوسکی روح سے ہی
اور ایسا ہی رویا عبد کا واسطے سید کے اور رویا طفل کا مان باپ کے لئی واللہ
اعلم **وصل** رویا اور تعبیر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مروی ہی بہت ہین از انجملہ رویت لبن اور تعبیر اوسکی بعلم **اور** بخاری
حدیث ابن عمر سے لایا ہی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ کہتے تہے اوس اثنا مین کہ مین خواب مین تہا لایا گیا میرے پاس قدح شیر
پس پیا مینے اوس شیر سے تا آنکہ دیکہتا ہون مین سیرابی اوسکی کہ باہر آتی
ہی ناخنون سے **اور** ایک روایت مین یون آیا ہی کہ پیا مینے شیر کو
تا آنکہ پاتا ہون مین اوسکو کہ روان ہوتا ہی میری رگون مین درمیان گوشت
اور پوست کے پس دیا مینے وہ کہ زیادہ رہا اوس سے عمر کو عرض کیا
صحابہ نے پس کیا تاویل اور تعبیر فرمائی اوسکی آپ نے یا رسول اللہ کہا
ساتہہ علم کے **اور** از انجملہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی
قمیص کو اور تعبیر اوسکی ساتہہ دین کے — حدیث بخاری مین ابی سعید خدری
سے آیا ہی کہ کہا آنحضرت صلعم نے اوس درمیان مین کہ مین خواب مین تہا
دیکہتا ہون مین لوگونکو کہ عرض کئی جاتے ہین میرے اوپر اور اونکے بدن پر
پیراہن ہین بعض اون پیراہنون سے پہنچتا ہی پستان تک اور بعض
اوس سے دون اور گذرا مجہپر عمر بن الخطاب اور اوسپر پیراہن ہے کہ
کہینچتا ہی اوسکو یعنی دراز زمین تک — اور دون دو احتمال رکہی ایک
وہ کہ کوتاہ تر اوس سے جیسا کہ ساتہہ حلق کے چسپیدہ ہو دوسرا وہ کہ
پایان تر اوس سے ہو جیسا کہ ناف تک پہنچا ہو پس دراز تر پہلے سے ہوگا —
اور مؤید اس احتمال کا ہی وہ جو روایت کیا ہی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول
مین کہ بعض اوسمے وہ تہا کہ قمیص اوسکا ناف تک ہی اور بعض کا زانو تک

اور بعض کا اتصاف ساق تک اور اصل اس باب مین قول حق تعالی ہے
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ یعنی پوشاک پرہیزگاری یہ بہتر ہی —
اور بعض نے کہا ہی کہ وجہ وہ ہی کہ دین ساتر ہی برہنگی جہل کو جیسا کہ قمیص
ساتر عورت بدنکو پس جسکا قمیص پہنچا ہی سینہ تک ڈہانپتا ہی دل اوسکا کفر
سی اگرچہ ارتکاب معاصی کرتا ہی اور وہ کہ پایان تر ہی اور شرمگاہ اوسکی
ظاہر ہی اور بانو مشی کرتا ہی طرف معصیت کے اور وہ کہ پانو تک پہنچی
ہی وہ شخص ہی کہ ڈہانپا گیا ہی ساتھہ تقوی کے جمیع وجوہ سے اور وہ جو
کہینچتا ہی قمیص کو اپنی زیادہ اسپر ہی ساتھہ عمل صالح کامل کے اور مراد
بناس یا تمام مومن ہووین یا خصوص امت مرحومہ محمدیہ بلکہ بعض اونسے
اور مراد ساتھہ دین کے تحمل کرنا بمقتضا اوسکے ہی حرص سے اوپر امتثال
اوامر کے اور اجتناب مناہی سے اور تہا حضرت عمر رض کو اس باب مین مقام
عالی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اہل دین متفاضل ہین دین مین
ساتھہ قلت اور کثرت اور قوت اور ضعف کے اور ازانجملہ رویت
سوارین کا دستہای مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تعبیر
اوسکو ساتھہ کذابین کے — ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین خواب مین تہا ناگاہ دئیے گئے مجہے خزائن
زمین کے کنایہ ہی خزائن کسری اور قیصر اور غیرہا سے کہ فتح کئی گئے حضرت
کرامت پر اور احتمال رکہتے کہ مراد معادن ذہب اور فضہ ہون فرمایا
پس رکہی گئے میرے دونو ہاتہو مین دو سوار طلا سے پس گران اور مکروہ
معلوم ہوا مجہے اور اندوہین کیا مجہکو پس وحی کیا گیا میری طرف کہ نفخ کر
ان سوارین کو پس نفخ کیا مینے اونہین پس گئی سوارین اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ اڑ گئی پس تاویل اور تعبیر کیا مینے سوارین کو ساتھہ اون دو
کذاب کے کہ مین درمیان اونکے ہون — ایک صنعا — اور دوسرا صاحب
یمامہ کہ دعوی پیغمبری کا کیا — ایک اسود عنسی کہ یمن مین دعوی نبوت کیا
اور ہلاک کیا اوسے فیروز دیلمی نے پیش از وفات آنحضرت اور وحی نازل

ہوئی اوسکے قتل کے حضرت پر مرض موت مین قبیل از موت پس خبر دی اوسکی قتل کی اور
فرمایا قَتَلَهُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ فَيرُوزُ الدَّيْلَمِيُّ اور فرمایا فَازَ فَيرُوزُ
دوسرا مسیلمہ کذاب کہ دعوی کیا یمامہ مین کہ ایک بلد ہی حجاز سے پس مارا گیا
خلافت ابوبکر صدیق رضہ مین اور قصہ اوسکا مشہور ہی ہ اور وجہ تعبیر کذابین
مین بسوارین کہا ہی کہ کذب رکہنا شی کا ہی غیر محل اوسکے مین پس جب دیکہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذراعین مین دو سوار طلا سے حالانکہ
نہ تہے یہہ لباس آنحضرت سی اسواسطے کہ یہہ حلیہ نسا ہین اور بہی ہونے اونکے
مین ذہب سی کہ منہی عنہ ہی مردونکو اوسکا پہننا دلیل ہی اوپر کذب کے اور
بہی ذہب مشتق ہی ذہاب سے کہ بمعنی رفتن ہی پس جانا کہ وہ چیز جانیوالی ہی
اور زایل ہونی والی اور تاکد ہوا یہہ ساتہہ اذن حق سبحانہ کے بنفخ پس جاتی
رہی اور اوڑ گئے اس سے معلوم کیا حضرت نے کہ ثابت نہین رہنی کا امر انکا
اور کلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ بوحی آیا ہی ازالہ کرتا ہی اونکو
اونکی جگہہ سے اور بعض نے وجہ تاویل سوارین مین ساتہہ کذابین کے
کہا ہی کہ سوار ہاتہہ مین مشابہ بقید ہی ہاتہہ کو جیسا کہ قید پانو کو ہوتی ہی اور
قید مانع دست ہی عمل اور تصرف سی گویا کہ کذابین نے پکڑ لیا دست مبارک
حضرت کا اور نہ چہوڑا کہ عمل و تصرف کرین ساتہہ دونو ہاتہہ کے — کذا ذکر
الطیبی اور ازانجملہ دیکہنا زن سیاہ ژولیدہ مو کا کہ نکالی جاتی ہی مدینہ
سے اور تعبیر اوسکی ساتہہ نقل وبا ہی مدینہ کے جحفہ مین — روایت کیا ہی
بخاری نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امراۃ سوداء ژولیدہ
مو کو کہ نکالی گئی ہی مدینہ سی اور اقامت کی مہیعہ مین پس تاویل کیا مینے
اوسکو کہ وبا ہی مدینہ نقل کیجاوے طرف جحفہ کے اور مدینہ مین پیشتر از
قدوم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبا اور تپ بہت تہی پس
آنحضرت نے اوسکو نکالا اور دیار کفر مین بہیجا — قیروانی نے کہا کہ اہل
تعبیر کہتی ہین ہر چیز کہ غالب ہی اوسپر سیاہی مکروہ اور مذموم ہووے جیسا کہ
ثوران تاویل کیا جاتا ہی ساتہہ تپ کے اسواسطے کہ وہ برپا کرتا ہی بدن کو

ساتھہ لرزنے اور پہرنے کے خصوصاً جب سوداوی کہ بیشتر وحشت لاتی ہی
اور ازانجملہ رویت سیف کہ ہلاتی ہے اوسکو پس ٹوٹ گئی سیف
اور پہر بحال خود آ گئی روایت ابو موسی رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا مینے منام مین کہ ہلاتا ہون شمشیر کو پس
اوپر سے وہ ٹوٹ گئی اور تاویل کیا مینے اوسکو وہ جو پہنچا مومنون کو
روز احد کے پہر ہلایا مینے شمشیر کو دوبارہ پس ہوی بہتر اوس سے کہ تہی اور
تاویل کیا مینے اوسکو ساتھہ اوس چیز کے کہ لایا خدا تعالی فتح اور اجماع
مومنین سے اور وجہ تعبیر مین کہا ہی کہ آنحضرت نے تعبیر کیا صحابہ سے
بسیف اسواسطے کہ حملہ زور آور غلبہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھہ
اونکے تہا اور تعبیر کیا ہلانے شمشیر کو امر کرنا اوسکو ساتھہ حرب کے اور ٹوٹ
جانا شمشیر کا وقوع قتل کا اونمین اور ہلانا اوسکا دوبارہ اور عود کرنا بحالت
اصلی اجتماع اونکے سے اور حاصل ہونا فتح اور جمعیت کا اونکو اور یہہ منام
قصہ غزوہ احد مین ہوا اور مواہب مین اور یہی منام ذکر کئی ہین ابی موسی
سے کہ کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیکہا مینے منام مین کہ ہجرت
کرتا ہون مین مکہ سے طرف ایک زمین کے کہ اوسمین نخیل ہین پس خیال کیا مینے
کہ وہ ارض یمامہ ہو یا ہجر بفتحتین کہ وہان نخیل بہت ہین بعد ازان جتایا گیا
کہ یثرب ہی اور روایت امام احمد وغیرہ مین جابر سے یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا مینے کہ اندر زرہ محکم کے گویا آیا مین
اور دیکہا مینے گاون کو ذبح کی جاتی ہین — ناگاہ لایا حق تعالی خیر اور ثواب
اور صدق پس تاویل کیا مینے درع حصینہ کو ساتھہ مدینہ کے اور تاویل کیا مینے
ذبح گاون کو ساتھہ اون لوگون کے کہ مارے گئے ہین اصحاب سے روز احد اور
تاویل کیا مینے وہ جو لایا خدائے تعالی فتح اور ثواب سے صبر میں اوپر جہاد اور
قتال کے روز بدر تا آخر فتح مکہ — روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — خواب مین دیکہتا ہون مین
کہ اوپر سرا ایک چاہ کے کہڑا ہون مین اور اوس چاہ پر ایک ڈول ہی پس

کہینچا مینے اوس چاہ سی پانی جس قدر کہ حق تعالی نے چاہا بعد ازان آیا ابن ابی قحافہ اور کہینچی اوس چاہ سی ایک دو ڈول اور ایک روایت مین یون ہی پس آیا ابوبکر اور لیا ڈول کو میرے ہاتہہ سی تا راحت مین ڈالی مجہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی پس نہ دیکہا مینے کسی شخص کو عجب تر اوس سے کہ عمل کرے مثل عمل اوسکے پس ہوا وہ ڈول غرب اور اوسکے کہینچنی مین پانی کو ضعف ہی اور خدا اوسے بخشے پس ازان آیا عمر بن الخطاب پس نہ دیکہا مینے کوی عبقری لوگون سے کہ کہینچتا ہی پانیکو مانند کہینچنی اس خطاب کے پس سیراب ہوی لوگ اور عبقری قوم سے سید اور بزرگ اور قوی اور توانا کو اونمین سے کہین اور عبقر اصل مین زمین پریون کو کہین اور عرب ہر چیز کو مردم اور جامہ اور فرش وغیرہ کو کہ غایت قوت اور حسن اور لطافت مین ہو ساتہہ اوسکے نسبت کرین کذا فی الصراح اور ایک روایت مین آیا ہی پس کہینچتا تہا غرب تا انکہ سیراب ہوی لوگ اور بہرا حوض اور روان ہوا اور مواہب مین کہتا ہی کہ کہا ہی نووی نے یہہ مثال ہی کہ جاری ہوئی ہی واسطے ان دو خلیفہ کے ظہور آثار صالحہ اونکے سے اور انتفاع خلایق کا اونکے ساتہہ اور یہہ سب ماخوذ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ قواعد دین اور اساس ملت نبوی کو محکم اور مشید کیا پس تشبیہ دیا گیا امر دین اور اسلام کو ساتہہ چاہ کے کہ اوسمین پانی ہی کہ اوسمین حیات اور صلاح کار اونکی ہی اور قول آنحضرت مین کہ فرمایا لیا ابوبکر نے ڈولکو مجہسے تا راحت بخشی مجہے اشارہ ہی ساتہہ خلافت ابوبکر رضہ کے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے اسواسطے کہ موت راحت ہی کد و کاوش اور تعب دنیا سی پس قیام ساتہہ تدبیر امر امت کے اور معاونت اونکی احوال کی اور وہ جو فرمایا کہ اوسکے کہینچنے مین ضعف ہی اشارہ ہی قصر مدت اوسکی ولایت کی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو سال تہے ۔ لیکن ولایت عمر رضی اللہ عنہ چونکہ دراز ہوئی بہت ہوا انتفاع ناس ساتہہ اوسکے اور اتساع پایا دایرہ اسلام نے ساتہہ کثرت فتوح اور تمصیر امصار

اور تدوین دو اوین اور نہین ہی قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و تغیر اسمہ
مین کہ بعض روایات مین مذکور ہی کچہہ نقصان اور اثبات گناہ بلکہ یہہ کلمہ
ہی کہ مقام تحسین اور ادای شکر مین کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہی کہ روایت
کی ہی مسلم نے انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے تہے دیکہا مینے خواب مین کہ گہر مین عقبہ بن رافع کے کہ صحابی ہی
ابن خالد عمرو بن العاص کا ایک طبق رطب ابن طاب کہ ایک نوع ہی رطب
مدینہ سے آگے اوسکے یارون کے لایا اور ایک شخص تہا ابن طاب
کہ اس نوع کی رطب اوسکے ساتہہ منسوب ہین کہ اوسنے بہم پہنچایا اور لگایا
تہا اوسکو یا خوش رکہتا تہا کہانا اوسکا رطب ابن طاب کہتی ہین اور
تمر ابن طاب صبح کو تعبیر فرمائی کہ اونکی عاقبت بخیر ہی دنیا و آخرت مین یہہ
معنی عقبہ سے لیئے اور جامع الاصول مین حدیث مسلم سے لایا ہی کہ رفعت
اور عافیت اونکو ہی اور رفعت کو ابن رافع سے لیا اور وہ دین کہ اختیار
کیا ہی خاص اونکو حق تعالی نے شیرین اور خوش آیا اونکو اسکو لفظ رطب
ابن طاب سے لیا — یہہ سب مناسبات ہی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آپ دیکہی اور تعبیر فرمائی — لیکن پوشیدہ نہ ہی کہ تعبیرات آنحضرت
نہ مجرد استنباط مناسبات مذکورہ سے ہین اور جیسا کہ اہل تعبیر ساتہہ مناسبات
کے کہ اونکو ظاہر ہوتی ہین اعتبار کرین بلکہ یہہ سب بوحی اور الہام کے ہین اور
اگر برعایت مناسبات بہی ہو کچہہ دور نہین جیسا کہ اس حدیث رطب ابن طاب
مین معانی کو اسماسی لیکر تعبیر فرمائی ہی اور عادت شریف تہی کہ اسماسی معانی
لیکر تفاؤل فرماتی تہے جیسا کہ حدیث بریدہ اسلمی ہین کہ طریق مدینہ مین بوقت
ہجرت پیش آیا پوچہا کہ نام تیرا کیا ہی کہا بریدہ فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا ثابت اور
خنک ہوا کام ہمارا اہ پہر پوچہا کون اسلمی نسبت تیری کیا ہی کہا اسلمی فرمایا سَلِمَ
اَمْرُنَا صحیح اور سلامت رہا امر ہمارا اہ پہر پوچہا کون اسلمی کہا بنی ہاشم سی
فرمایا اَصَبْتُ سَہْمَكَ پہنچا تو حصہ اور بہرہ اپنی کو اور سوا اسکے اور تعبیر فرمایا
سیف کو بمومنین اور رجال انکہ سیف کو تعبیرات اور ہین نزدیک معبرون کے

مثل ولد اور راخ اور زوجہ اور لسان اور ولایت اور امثال اوسکے جیسا کہ
ذکر کیا ہی طیبی نے واللہ اعلم **وصل** وہ جو گذرا بیان رویائی آنحضرت
تہا کہ ساتہہ ذات شریف اپنی کے دیکہا لیکن وہ جو صحابہ نے دیکہا اور آنحضرت
نے تعبیر فرمائی بہت ہین اور عادت شریف ایسی تہی کہ جب نماز بامداد سے
پہرتے متوجہ ہوتے طرف صحابہ کے اور فرماتے جسنے دیکہا ہو تم مین سے آجکی
رات کوئی خواب چاہئی کہ بیان کرے میرے روبرو تا تعبیر اوسکی کہوں مین اوسکے
لئی اور اگر نہ کہتا کوئی آپ وہ جو دیکہتی کہتے — ایک صبح بعادت معہودہ
پوچہا کہ کسینے تم مین کوئی خواب دیکہا ہی کہا نہین دیکہا — آپ نے فرمایا مین
دیکہتا ہوں آج رات کہ دو مرد آئی میرے پاس اور پکڑے دونو ہاتہہ میرے اور
باہر لائی مجکو طرف زمین مقدسہ کے ناگاہ ایک مرد بیٹہا تہا اور دوسرا کہڑا
اوسکے ہاتہہ مین ایک زنبور ہی لوہی سے کہ اندر لاتا ہی اوس زنبور کو کنج
کلہ مین اور کہینچتا ہی تا پہنچتا ہی اوسکی قفا تک اور یوہین کرتا ہی ساتہہ کلہ دوسرے
کے پہر دونو کلہ اچہے ہو جاتے ہین پہر لاتا ہی زنبور کو کلو مین یوہین ہربار کرتا
ہی کہا مینے اون دونو مردون کو یہہ کیا ہی کہا چلا جا مت پوچہہ کہ اور چیزین بہی
دیکہتی ہین — پس روان ہوئی ہم تا آئی ہم متصل ایک مرد کے کہ پہلو اپنی پر
سوتا ہی اور دوسرا مرد کہڑا ہی اوسکے سر پر سنگ ہاتہہ مین کہ توڑتا ہے
ساتہہ اوس سنگ کے سر اوسکا پس جب مارتا ہی اوسکو لوٹتا ہی سنگ
پس جاتا ہی یہہ مرد طرف سنگ کے تا پکڑے اوسکو اور جب پہر آتا ہی دیکہتا ہی
سر اوسکا تندرست اور اچہا اور بحال پہر توڑتا ہی اوسکا سر — کہا مینی یہہ کیا ہی
کہا اونہون نے چلا جا نپوچہہ — پس روان ہوئی ہم تا آئی ہم طرف ایک سوراخ
کے کہ مانند تنور تہا اعلی اوسکا تنگ اور اسفل اوسکا فراخ اور اوسمین مرد اور
عورتین تہین برہنہ نیچی اوسکے آتش فروزان ہی اور جب مشتعل ہوتی ہی
وہ آتش اوپر جاتی ہین اہل اوسکے یہانتک قریب ہی کہ باہر گرین اور جب
نیچی جاتی ہی آتش اولٹی چلی جاتے ہین تنور مین پس کہا مینے یہہ کیا ہی
کہا اونہون نے چلا جا پس روان ہوئی ہم تا آئی ہم اوپر ایک نہر کے کہ خون سے

ہی اور اوس مین ایک مرد ہی استادہ درمیان نہر کے اور اوپر کنارہ نہر کے ایک
مرد ہی کہ اوسکے آگے بہت سی سنگ ہین پس موہنہ کرتا ہی طرف کنارہ کے
وہ مرد کہ نہر مین ہی اور جب چاہتا ہی کہ باہر آوے ڈالتا ہی وہ مرد کہ اوپر
کنارہ نہر کے کہڑا ہی ایک سنگ کو موہنہ مین اوسکے پس اولٹا پہیرتا ہی اوسکو
جس جگہہ کہ تہا اسیطرح ہر بار کہ ارادہ نکلنی کا کرتا ہی ڈالتا ہی اوسکے موہنہ
مین ایک سنگ اور اولٹا پہیرتا ہی پس کہا مینے یہہ کیا ہی کہا اونہون نے روان
ہو۔ پس روان ہوئی ہم تا پہنچی ہم طرف ایک مرغزار سبز کے کہ اوسمین
ایک درخت ہی بڑا اور جڑ مین اوس درخت کی ایک بوڑہا ہی اور لڑکے
اور ناگاہ ایک مرد ہی نزدیک درخت کے آگے اوسکے آتش ہی کہ افروختہ
کرتا ہی اوسکو پس لیگئی مجہکو وہ دو مرد اوپر اوس درخت کے پس لائی مجہی
ایک سرا مین کہ درمیان اوس درخت کے ہی کہ ہرگز نہین دیکہی مینے بہتر اوس سے
کوئی سرا اوسمین مرد ہین اور جوان ہین اور عورتین ہین اور لڑکے ہین پس
باہر لائی مجہی اوس سرا سی اور بالاتر لیگئی اور لائی سرا مین بہتر اور افزون تر
اول سے حسن سے اوسمین بہی مرد ہین بوڑہی اور جوان پس کہا مینے اون دو
مردونکو تحقیق بہت پہرایا مجہی آجکی رات اب خبر دو مجہکو اوسکی کہ دیکہا مینے
کہا اونہون نے البتہ خبر دیتی ہین ہم پس وہ مرد کہ دیکہا تونے اوسکو کہ پارہ
کیا جاتا ہی کلہ اوسکا۔ دروغگو ہی کہ باتین دروغ کہتا تہا اور نقل کیجاتی
اوس سے تا پہنچتی تہین اطراف عالم مین پس کیا جاتا ہی اوسکے ساتہہ
وہ جو دیکہا تونے قیامت کے دن تک اور وہ مرد کہ دیکہا تونے کہ توڑا
جاتا ہی سر اوسکا ایک مرد ہی کہ تعلیم کیا اوسے حق تعالی نے قران پس خواب کیے
قران سی اور غفلت مین اور نہ پڑہا قرآن کو اور نہ اوٹہا نماز شب کے لئی اور
پڑہا قرآن اور عمل کیا ساتہہ قرآن کے کیا جاتا ہی اوسکے ساتہہ وہ جو دیکہا
تونے روز قیامت تک اور اون لوگونکو کہ دیکہا تونے کہ تنور مین ہین
وہ لوگ زناکار ہین اور اونکو کہ دیکہا تونے نہر مین ہین سود خوار ہین اور
پیر کہ دیکہا تونے اوسکو بیخ درخت مین ابراہیم علیہ السلام ہین اور کودک

کہ گرد اونکے ہین لوہا دلوگون کے ہین اور وہ کہ افروختہ کرتا ہی آتش مالک
ہی خازن دوزخ اور یہ سرا ای اولین کہ ملو ہمین آیا تو سرا ہے عامہ مسلمانون
کی ہی — لیکن یہہ سرا شہدا کی ہی اور مین جبرئیل اور یہہ میکائیل ہے
پس بلند کر سر اپنا پس بلند کیا مینے سر اپنی کو ناگاہ دیکھتا ہون مین مانند ابر کے
اور ایک روایت مین ہی مانند ابر سفید کے کہ برستا ہی کہا اونہون نے وہ
منزل تیری ہی کہا مینے چھوڑو مجھے تا آؤن مین اپنی منزل مین کہا اونہون نے
ابہی باقی ہی تیری عمر تمام نہین کیا تو نے اوسکو جب تمام کرے تو عمر اپنی کو
آوے تو منزل اپنی کو روایت کیا اوسے بخاری نے اور اس حدیث
مین کچھ زیادتی ہی کہ دوسری روایت بخاری مین آیا ہی اور اور روایتین مذکور
ہین اور غرایب اوس چیز سے کہ روایت کیا گیا ہی تعبیرات سی وہ ہی —
کہ زرارہ عمرو بن نخعی آیا آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وفد نخع
مین پس کہا یا رسول اللہ مینے آتے ہوی راہ مین ایک خواب دیکھا ہی کہ گدہا
خر کہ چھوڑ آیا ہون مین اوسکو اپنی قبیلہ مین جنی ہی ایک بزغالہ کہ دو رنگ
ہی سفید اور سیاہ پس فرمایا آنحضرت نی کیا ہی تیرے ہان کوئی کنیز کہ چھوڑ
آیا ہی اوسکو گھر مین حاملہ کہا البتہ ایک کنیز ہی میری گھر مین کہ گمان رکھتا
ہون مین کہ حاملہ ہوی ہو — فرمایا آنحضرت صلعم نے بتحقیق جنی ہی وہ کنیز ایک
لڑکا کہ تیرا بیٹا ہی کہا زرارہ نے پس کیا سبب ہی کہ پیدا ہوا اوسکے ہان
بچہ سفید و سیاہ فرمایا میرے پاس آ پس نزدیک آیا مین فرمایا کیا تجھی برص
ہی کہ چھپاتا ہی تو لوگون سے کہا ہان سوگند بخدا کہ بہیجا ہی تجکو حق نہین دیکھا
وہ برص میرا کسی مخلوق نے اور نہین جانا اوسکو — فرمایا یہہ سفیدی اور
سیاہی اوس بچہ کے بدن مین اثر تیرے برص کا ہی کہ اوسمین ظہور کیا
ہی اور پہر کہا زرارہ نے دیکھا مینے نعمان بن منذر کو خواب مین اور
یہہ نعمان بن منذر ایک ملوک عرب سی تہا زمان کسری مین کہ اوسپر دو
گوشوارے اور دو بازو بند اور دو سوار ہین کہ زیور عورتون کا ہی —
تعبیر فرمائی آنحضرت صلعم نے وہ ملک عرب ہی کہ رجوع کرے بحال خود زینت

او بہجت اور پوشش اور ہیات نیک مین اور کہا زرارہ نے دیکھا مینے
ایک پیر دو مو کہ ہوی سفید اوسکے ساتھ سیاہ کے آمیختہ ہین باہر آتا ہی
زمین سے فرمایا یہ بقیہ دنیا ہی اور کہا دیکھا مینے ایک آتش کو کہ نکلتی
ہی زمین سے اور حایل ہوئی درمیان میرے اور میرے بیٹے کے کہ اوسکو
عمرو کہتی ہین اور دیکھا مینے اوس آتش کو کہ کہتی ہی نطی قطی اور نطی زبانہ
آتش اور نام دوزخ ہی اور کہتی ہی بینا اور نابینا کہاتی ہون مین تم سبکو
اور تمہارے اہل اور مال کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ
فتنہ ہی کہ آخر زمانہ مین ہوتا ہی کہا زرارہ نے اور کیا ہی وہ فتنہ اور
کونسا ہی یا رسول اللہ فرمایا فتک کرتا ہی لوگونکو ساتھ اونکے امام کے
اور فتک ناگاہ گرفتن و ناگاہ کشتن — اور فتک ویرکو بہی کہین بہر
اختلاف اور اشتباک کرتے ہین مانند اشتباک اطباق اسکے یعنی وہ
عظام کہ باہم مشتبک ہین آپس مین آئی ہوئین کنایہ ہی ہرج و مرج
سے اور باہم اقتادن سے اور درہم لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم انگشتان مبارک اور فرمایا یَحْسِبُ الْمُسِیْءُ اَنَّهُ مُحْسِنٌ
یعنی گمان لیجاتا ہی اوس فتنہ مین بدکار کہ وہ نیکوکار ہی یعنی اشتباہ
ہوتا ہی کہ برے کام کرتے ہین اور نیک سمجھتے ہین وَدَمُ الْمُؤْمِنِ
عِنْدَ الْمُؤْمِنِ اَحَلُّ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ یعنی اوسوقت خون مسلمانون
کا نزدیک مسلمانون کے شیرین تر ہووے پانی پینے سے — مراد
کثرت تقاتل ہی — کہا صاحب مواہب نے پس نظر کرنا چاہیے ساتھ
اس تعبیر کے طرف انداز مشکوۃ نبوی کے محشو ساتھ حلاوت حق اور
مکسو ساتھ طلاوت صدق مجلو ساتھ انوار وحی کے — اور اس عبارت
سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعبیرات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجرد
اخذ مناسبت اور مشابہت کے نہین ہین اور اگر اس راہ سے بہی ہون
احتمال تخلف اور خلاف واقع کا نہین جیسا کہ گذرا — اگر کہا جاوے
کہ سوارین کو اس تعبیر مین راجع ساتھ بشارت کے کیا اور فرمایا کہ تعبیر

اوسکی وہ ہی کہ ملک عرب نہایت بزینت اور بہجت ہووے گا اور سابقا
گذرا کہ دیکھا آنحضرت نے سوارین کو اپنی ہاتھ مین گران اور مکروہ آیا حضرت
پر۔ جواب اوسکا وہ کہ نعمان بن منذر بادشاہ عرب تہا جانب اکاسرہ
سے اور وہ سوار پہناتے تہے ملوک کو اور متحلی کرتے تہے ساتھ حلی کے
اور سوار لباس نعمان تہا منکر اور مکروہ نہ تہا اوسکے حق مین اور موضوع
نہ تہا غیر موضع مین عرفا ولیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع
کیا ہی لباس ذاہب واسطے اعادامت کے پس جگہہ اوسکی تہی کہ اندوہ
کرے حضرت کو کہ اونکے لباس سے نہ تہا پس استدلال کیا ساتھ اوسکے
اوپر ایک امر موضوع کے غیر موضع مین لیکن محمود ہوا جانا اور اوڑجانا
اوسکا اور قیس بن عباد سے صحیحین مین آیا ہی کہ بیٹھا تہا مین مسجد
مدینہ مین بیچ حلقہ کے کہ اوسمین سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر تہے
رضی اللہ عنہم پس گذرا عبد اللہ بن سلام اور ایک روایت مین آیا ایک
مرد کہ اوسکے موہنہ پر اثر خشوع تہا پس کہا جماعت نے کہ بیٹھے تہے یہہ مرد ہی
اہل جنت سی پس ادا کی دو رکعت نماز اور سبک ادا کی اور باہر آیا اور
گیا مین پیچھے اوسکے اور کہا مینے اوسکو اوس ہنگام مین کہ آیا تو مسجد
مین کہا اس جماعت نے کہ یہہ مرد ہی اہل جنت سی کہا نہ چاہیئی کسیکو کہ کہے
کچہہ بغیر علم کی اور ایک روایت مین ہی نہین چاہیئے اونکو کہ کہین وہ چیز
کہ نہین اونکو اوسکا علم اور اس بات مین تواضع ہی اوس رضی اللہ عنہ سی
اور ترس عجب سی اور ترس اوسکا کہ مشار الیہ باصابع ہووے یعنی نہین
جانتا مین کہ انکو کہان سے علم حاصل ہوا ساتھہ ان معنون کے جو چیز کہ ہی
یہہ ہی کہ مینے ایک خواب دیکھا تہا عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین گویا ایک مرغزار ہی سبز نہایت فراخی اور سبزی مین اوسمین
ستون ہی لوہی سے بلند کہ اسفل اوسکا زمین مین ہے اور اعلی اوسکا
آسمان مین اور اعلی اوسکے مین ایک عروہ ہی اور وہ عروہ دستہ
کوزہ اور پیالہ اور اوسکی مانند کے لیئے استعارہ کرتے ہین اور امر خیر کو

کو محکم پکڑین اوسکو کہتے ہین — پس کہا گیا مجھے اوپر چڑہ کہا مینے اوپر نہین
چڑہ سکتا مین اور طاقت چڑہنی کی نہین رکہتا ہون پس آیا میرے پاس
ایک خدمتگار اور اوٹہائی میرے کپڑے پیچھی سے پس چڑہا مین اوپر عمود
کے اور پکڑا مینے عروہ کو اور کہا گیا محکم پکڑ اس عروہ کو پس بیدار
ہوا مین اور حال آنکہ عروہ میرے ہاتہہ مین تہا پس عرض کیا مینے یہہ
خواب اوپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا یہہ روضہ
اسلام ہی اور وہ عمود عمود اسلام اور وہ عروہ عروہ وثقی ہی کہ بوقت
مرگ تو متمسک بعروہ وثقی ہوگا اور یہہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم تلمیح ساتہہ قول خداتعالی کے ایچھی فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی پس جسنے
کہ کفر اختیار کیا ساتہہ بتون کے اور ایمان لایا ساتہہ خدا کے پس تحقیق
چنگل مارا ساتہہ عروہ وثقی کے — اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ
پیش آیا میرے ایک مرد اور کہا اوٹہہ اور پکڑا ہاتہہ میرا پس چلا مین
اوسکے ساتہہ ناگاہ ایک راہ پیش آئی بجانب شمال اور چاہا مینے اوس راہ
جانا پس کہا گیا مت جا اس راہ کہ یہہ راہ اصحاب الشمال ہی اور تو اوسکا
اہل نہین ہی پس ایک راہ پیش آئی یمین سے پس کہا پکڑ اس راہ کو
اور پیش آیا مجھی ایک پہاڑ پس کہا چڑہ اس کوہ پر پس ارادہ کیا مینی
چڑہنی کا ہر بار کہ ارادہ کرتا مین چڑہنے کا نیچے گرتا مین اور چڑہ نسکتا پس
جب عرض کیا مینی اس خواب کو اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فرمایا کہ راہ محشر ہی اور جبل پس وہ منزل شہدا ہی نہ پاوی تو اوسکو اور
کہا ہی کہ یہہ نشانیون نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی
اسواسطے کہ عبداللہ بن سلام شہید نہین مرا ہی اور اوپر خواہش اپنی کے مرا
ہی اول امارت معاویہ مین بیچ مدینہ کے — کہا صاحب مواہب لدنیہ
نے کہ یہہ ایک انموذج ہی تعبیرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
وگرنہ جو کچھ کہ منقول ہے لطایف تعبیر اور غرایب تاویل سے مجلدات

حصر اوسکا نہین کر سکتے اور جب آدمی نیک تامل کرے جانے کہ ہر کرامت
کہ دی گئی ہی ایک کو افراد امت سی علم یا عمل مین سب آثار معجزات پیغمبر
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہین اور سر تصدیق اور برکات طریق اور
ثمرات اہتدی بہدی توفیق اونکی سے اور بر ہوی نہین ساتہہ اوسکے
اندوی صدق و صواب اور عجیب عجاب اور بحر عجاب کے اور اگر شمار کری
تو جو کچھہ دیا گیا ہی امام محمد بن سیرین کو لطایف تعبیر سے وہ جو شایع
اور ذایع ہے اور بہر گئی ہین ساتہہ اوسکے اسماع حکم کرے تو جو کچھہ دیا گیا ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو علوم اور معارف سے احاطہ نہین کر سکتی
اوسکا عبارات اور نہین پہنچتی ساتہہ حقیقت اور کنہ اوسکے اشارات
اور جو ابن سیرین ایک امت تہا ہی کہ نقل کیی گیی ہین اوس سے فن تعبیر مین
وہ جو خارج حد و عد سے ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کسقدر
اور کس حد ہوگا زَادَ اللّٰهُ فَضْلًا وَّشَرَفًا وَمَدَدًا وَاَفَاضَ
عَلَيْنَا سَحَائِبَ عُلُوْمِهٖ وَمَعَارِفِهٖ وَتَعَطَّفَ عَلَيْنَا
بِعَوَاطِفِهٖ زیادہ کرے اللہ تعالے اوسکا فضل اور شرف اور مدد
اور ریختہ کرے اوپر ہمارے بادل علوم اور معارف اوسکے اور مہربانی
کرے اوپر ہمارے ساتہہ مہربانیون اوسکی کے **وصل** روایت
کیا ہی بخاری اور ترمذی نے سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ اکثر فرماتے تہے اپنے اصحاب کو آیا دیکہا ہی کسنی
تم مین سے کوی خواب پس عرض کرتا تہا جو کوی دیکہتا تہا خواب حضرت
سکی اور تعبیر دیتی تہے اوسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد ازان
ترک کیا سوال کرنیکو اگر کوی آپ خواب بیان کرتا تعبیر فرماتے **اور**
حکمت سوال کرنے اور پوچہنی مین سابقا معلوم ہوی اور اختلاف کیا
ہی اہل نقل نے سبب ترک کرنے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
سوال کو بعض نے کہا ہی کہ سبب اوسکا حدیث ابی بکرہ ہی کہ ترمذی اور
ابوداود کے نزدیک ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا ایکدن

کون ہی جسنی دیکھا ہی تم مین خواب کہا ایک مرد نے مینے دیکھا ہی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا اوتری ہی آسمان سے ایک میزان پس وزن
کیے گئے آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پس راجح اور فایق آئے آپ اور
وزن کیے گئے ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پس راجح آئے ابو بکر رضی
اور وزن کیے گئے عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما پس فایق ہوئے عمر پس بردا شتہ
ہوئی میزان پس بد اور نا گوار آیا حضرت کو اسکا جواب اور اندوہگین
کیا آپ کو اور دیکھے ہمنے آثار کراہت روی مبارک مین انتہی
بعد ازین نہ پوچھتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو خواب اونکی
سے اور کہا ہی کہ سبب کراہیت آنحضرت کا اس خواب سے ایثار
اور اختیار اونکا ہی ستر عواقب اور اخفا مراتب کو اور ہرگاہ کہ یہہ
رویا کاشف منازل اور مراتب اور مبین فضل بعض کا اوپر بعض کے ہی
ڈرے کہ متواتر اور متوالی ہووے وہ چیز کہ ابلغ ہی کشف مین اوس سے
اور خاص حق تعالی کو ستر احوال خلق مین حکمت بالغہ ہی اور مشیت
نافذہ کذا فی المواہب یعنی وہ جو دیکھا تونے تفاوت مراتب کا
اگرچہ حق ہی لیکن کشادہ ہونا اس راہ کا خوب نہین کہ کشف اسرار منجر
ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وجہ مسارت اور کراہت کی وہ ہووے
واللہ اعلم کہ اوٹہانا میزان کا دلالت رکہی اوپر انحطاط رتبہ امر دین کے
جس زمانہ مین کہ قیام ساتہہ اوسکے چاہیے بعد از عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے
اسواسطے کہ رعایت مطاریث اشیاء متقاربہ مین ہوتی ہے اور جب متباعد
ہووی موازیث نہووے ایسا ہی کہا ہی شارحین حدیث نے واللہ اعلم
اور ابن قتیبہ سے منقول ہی کہ سبب ترک سوال مین رویا کی حدیث ابن
زمل ہی کہ کہا تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ادا کرتے نماز صبح کی
کہتے تہے اور حال آنکہ وتا کرنیوالے ہوتے دو پانو اپنی سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا پاک اور منزہ ہی
خدا اور طالب مغفرت اللہ کا ہون تحقیق بدرستی کہ اللہ تعالی توبہ پذیر ہے

ستر مرتبہ اور کہتی تہے کہ شتر برابر ہین اور جزاد ہندہ ساتہہ سات سو
بار کے خیر نہین جس شخص کو کہ ہون گناہ ایکدن مین زیادہ سات سو سے
بعد ازان متوجہہ ہوتے طرف لوگون کے اور فرماتے آیا دیکہا ہی کسینے تم مین
سے خواب کہا ابن زمل نے پس کہا مینے ایکدن مین دیکہتا ہون یا رسول اللہ
فرمایا خَیْرٌ تَلْقَاہُ وَشَرٌّ تَوَقَّاہُ وَخَیْرٌ لَنَا وَشَرٌّ لِاَعْدَا
ئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنے خیر ہی کہ ملاقات کرتا ہی
تو اوسکو اور بدی ہی کہ باز رکہا جاتا ہی تو اوس سے اور نیکی ہمارے لیئی
ہی اور بدی واسطے دشمنون ہمارے کے اور تمام تعریفین خدا کے لیئی
ہین کہ پروردگار تمام عالم کا ہی — غرض کہ قصہ خواب اپنی کا کہا دیکہا مینے تمام
لوگونکو اوپر راہ فراخ کے نرم جاتے ہین جادہ پر پس اوس درمیان مین
کہ وہ جادہ پر جاتے ہین مشرف کیا اوس راہ نے اونکو اوپر چراگاہ بزرگ
کے کہ نہین دیکہا ہی کسی چشم نے مانند اوس چراگاہ کے اور چمکتی تہی وہ
چراگاہ ایسا چمکنا کہ ٹپکتی تہی اوس سے تری اوسکی گویا پانی ٹپکتا ہی اوس سے
اور اوس چراگاہ مین طرح طرح کی گیاہ ہے اور گویا مین ملاقی اور پیوستہ مین
پیوستہ ہون یعنے ساتہہ گلاسپ کے اور اہل اوسکے کہ پہلے اوسمین آئی
ہین جسوقت کہ مشرف اور مطلع ہوئے اوس چراگاہ پر تکبیر بر لائی ہین
یعنی تعجب کیا ہی خوبی اور تازگی اوسکی سے پہر چہوڑ دیا ہی اپنی رواحل
شترونکو راہ مین اور گم نہین کیا راہ کو چپ و راست بعد ازان آیا
گروہ دوسرا اور یہہ بیشتر اول سے چند در چند اور مشرف اوپر چراگاہ کے
تکبیر بر لائے پہر چہوڑ دیا اور داخل اپنون کو راہ مین پس بعض نے اوسمین
سے چرایا اور بعض نے لیا اور اوٹہائے دستہ گیاہ کے اور گذری
اوپر اسی حال کے بعد ازان آئے عظیم اور کثیر لوگون سے یہہ ہی جب مشرف
ہوئی تکبیر کہی اور کہا یہہ بہترین منازل ہی یعنی خوش کہا اوس جگہہ کو
اور مقام اور منزل کیا پس میل کیا اور پہرے چراگاہ مین چپ و راست
پس جسوقت دیکہا مینے یہہ معاملہ لازم پکڑا مینے راہ کو اور نہ کہڑا رہا مین

اوس جگہہ تک آیا مین نہایت چراگاہ کو پس ناگاہ مین تمہاری ساتہہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک منبر پر ہون کہ سات درجی رکہے اور تم
اعلی درجہ اوس منبر پر ہو اور بجانب دست راست تمہاری ایک مرد
بلند بینی گندم گون جب بات کرتا ہی بلند ہوتا ہی اور نزدیک ہی کہ بالا
جاوے مردون سے درازی مین اور اوپر دست چپ آپ کے ایک مرد
ہی میانہ قد فربہ پر گوشت سرخ خال بہت اوپر مونہہ کے جب تکلم کرتا ہی
کان دہرتے ہین اور سنتی ہین بابت اوسکی بجہت اکرام اور بزرگ رکہنی کے
اوسکو اور آگے منبر کے ایک پیر ہی بزرگ گویا تم سب اقتدا کرتے ہو اوسکے
ساتہہ اور اتباع کرتے ہو اوسکا اور آگے ایک ناقہ ہی لاغر کلان سال
اور گویا آپ اوسکو اوٹہاتے ہین یا رسول اللہ کہا حاکی اوس رویا نے
کہ ابن زمل ہی جب سنا آنحضرت نے متغیر ہوا رنگ روی مبارک صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا ایک ساعت پہر بحال اور کشادہ ہوا یہہ حال گویا وحی نازل
ہوئی کہ اوسوقت آنحضرت کو ایک حال پیش آتا تہا پہر کشادہ ہو جاتا تہا
پس شروع کیا تعبیر اس خواب کی مین اور فرمایا وہ جو راہ فراخ اور نرم ہی
تو نے دیکہی پس وہ راہ راست ہی کہ ظاہر اور ہویدا کی مینے اوپر تمہارے
اور تم اوسپر ہو اور چراگاہ کہ دیکہا تو نے اوسکو دنیا اور نضارت
اور خوش عیشی اوسکی ہی کہ نہین چسپیدہ ہوی ہین ہم ساتہہ اوسکے اور
نہین چاہا اوسنی ہمکو اور نہ ہمنی اوسکو و لیکن گلہ اور چراگاہ ثانیہ اور ثالثہ
اور پڑہا آنحضرت نے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ایک کلمہ ہی کہ
نزدیک اصابت مصیبت اوسی پڑہتی ہین مقصود پڑہنا اوس جماعت کا
ہی مراتع شہوات دنیا اور افراط و تفریط مین اور بہرہ مند اور منتفع
ہونا ساتہہ متاع حیات دنیا کے جیسا کہ ملوک اور امرا امت نے کیا
لیکن تو ای ابن زمل اوپر طریقہ صالحہ کے ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوس طریقہ
پر تا آنکہ ملاقات کری تو میری ساتہہ جیسا کہ کہا تو نے مین تمہارے ساتہہ
ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور منبر ہفت پایہ کہ دیکہا تو نے

وہ دنیا ہی کہ مدت عمر اوسکی سات ہزار سال ہی اور مین الف آخر مین ہون کہ پایہ اعلی ہے اور مرد درازگون کہ دیکہا تونے وہ موسی علیہ السلام ہی کہ کہ تکریم کرتا ہون اونکو ساتہہ فضل ہم کلامی خدائیتعالی کے اونکے ساتہہ بیواسطہ اور مرد میانہ بالا پرگوشت سرخ رو عیسی علیہ السلام ہی تکریم کرتا ہون نہین اونکو ساتہہ زیادتی مرتبہ کے خدا کے نزدیک اور پیرکہ دیکہا تونے کہ ہم اقتدا کرتی ہین اوسکے ساتہہ وہ ابراہیم علیہ السلام ہی اور ناقہ لاغر کلان سال کہ تونی دیکہی اوٹہاتا ہو نہین اوسکو قیامت ہی کہ مجہپر اور میری امت پر قایم ہوتی ہی اور نہین کوی نبی مجہسے پیچہے اور نہ کوی امت میری امت کے بعد— کہا سوال نکیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچہے اس قصہ سی کسی ایک کو خواب اوسکے سے مگر لاتا تہا ایک مرد اپنی خواب کو آگے آپ کے اور تحدیث کرتا تہا حضرت پر— روایت کیا ابن قتیبہ اور طبرانی اور بیہقی نے اسی حدیث کو دلایل مین اور سند اوسکی ضعیف ہی وَاللہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ **وصل** در ذکر اسماء شریف جان اور معلوم کر کہ حق جل وعلی نے تسمیہ کیا ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن عظیم اور غیر اوسکے مین کتب سماویہ سے اور اوپر زبان انبیا اور رسل علیہم السلام کے ساتہہ اسماء کثیرہ کے اور کثرت اسماء دلالت کرتی ہی اوپر شرف مسمی کے اسواسطی کہ اشتقاق اسما کا صفات اور افعال سی ہی اور ہر اسم مشتق صفت اور فعل سی ہی اور اشہر و اعظم سب اسماء مین محمدؐ ہی جیساکہ اسم ذات باری عز اسمہ اللہ اور باقی اسماء صفات ہین کہ اوسپر محمول ہین اور لائی ہین کہ عبد المطلب نے ایک خواب دیکہا تہا کہ گویا اوسکی پشت سی سلسلہ فضہ باہر آیا ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور دوسری طرف مشرق و مغرب مین اور بعد ازان گویا وہ سلسلہ ایک درخت ہوا ہی کہ ہر برگ اوسکے پر ایک نور ہی اور اہل مشرق و مغرب متعلق ہین اونکے ساتہہ— اوسوقت کے معبرون نے تعبیر کیا اوسکو ساتہہ ایک مولود کے کہ پیدا ہو صلب عبد المطلب سے اور

متابعت کرین اوسکی اہل مشرق و مغرب اور حمد کہین اوسکی اہل سما اور ارض اس جہت سی محمد نام کیا گیا اور وہ جو حدیث کیا عبد المطلب کو آمنہ والدہ آنحضرت نی کہ کہا گیا اوسکو منام مین کہ تو باردار کی گئی ساتھ سید اس امت کے اور جب رکھی اور جنی تو اوسکو نام اوسکا محمد رکھہ اور حدیث شیخین مین جبیر بن مطعم سے آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نی فرمایا

اَنَّ لِیْ خَمْسَةَ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی

بدرستی میرے لیئے پانچ نام ہین مین محمد اور مین احمد اور مین ماحی ہون

اَلَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ

کہ محو کرتا ہی اللہ بسبب میرے کفر کو اور مین حاشر ہون کہ برانگیختہ ہوتے ہیں اور گرد لائی جاتی ہین لوگ اوپر قدم میرے

وَاَنَا الْعَاقِبُ اور مین ہون پس آئندہ] یعنی خاتم الانبیا اور معنی قول حضرت کی لِیْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ وہ ہین کہ یہہ اسما موجود ہین کتب متقدمہ مین اور مذکور نزدیک علماء امم سالفہ کے اور بعض احادیث مین جہہ آئی ہین یہہ پانچ اور خاتم اور روایت کیا ہی نقاش نے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ قرآن مین سات نام میرے ہین محمد اور احمد اور یس اور طہ اور مدثر اور مزمل اور طہ کو ساتھہ یا طاہر یا ہادی کے تفسیر کیا ہی اور یس مین یا سید حکایت کیا ہی اوسکو اسلمی نے واسطے اور جعفر بن محمد سے اور بعض احادیث مین دس آئی ہین پانچ کہ حدیث اول مین گذرے اور وَاَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ اور رَسُوْلُ الرَّاحَةِ اور رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ جمع ملحمہ کے بمعنی شدت حرب یا شدت ضرب کے اور وہ جہاد کہ آنحضرت نے راہ خدا مین کیا کسینی نہین کیا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وَاَنَا الْمُقَفّٰی ساتھہ کسرہ فا اور فتح اوسکے قفا سے بمعنی عاقب اور بعض نے بفتح فا قفاوت سی بمعنی کریم اور لطیف کے کہا ہی — اور قفی کریم و لطیف کو کہین اور مقتفی بزیادت تا بعد قاف کے بہی آیا ہی وَاَنَا الْقَیِّمُ ساتھہ تحتانیہ مشددہ کے بمعنی جامع کامل کے اور صاحب شفا نے کہا ہی کہ مان وہ ہی کہ اسم قثم ہی بضم قاف اور فتح مثلثہ کے اور فرمایا آنحضرت نے

آیا میرے پاس فرشتہ اور کہا انتَ قُثَمْ ای مُجتمع اور تحقیق ای ہین القاب
اور اسما حضرت سے قرآن مین نوراً اور سراجاً منیراً اور منذر
اور نذیر اور مبشر اور بشیر اور شاہد اور شہید
اور حق المبین اور خاتم النبیین اور الامین اور
العزیز اور الحریص اور الرؤف اور الرحیم اور قدم
صدق اور نعمۃ اللہ اور عروۃ الوثقی اور صراط المستقیم
اور طٰہٰ اور نجم الثاقب اور یٰس اور الکریم اور
نبی الامی اور حق اور برہان اور خاص واسطے آنحضرت کے اوصاف
کثیرہ اور سمات جلیلہ ہین کتب متقدمہ مین اور احادیث مین جیسا کہ مصطفی
مجتبی اور ابو القاسم اور شفیع اور مشفع اور متقی اور
مصلح اور طاہر اور مہیمن اور صادق اور مصدوق
اور ہادی اور سید ولد آدم اور سید المرسلین اور امام
المتقین اور رسول رب العالمین اور قائد الغر المحجلین اور
حبیب اللہ اور خلیل الرحمن اور صاحب الحوض المورود اور
صاحب الشفاعۃ اور صاحب مقام المحمود اور صاحب الوسیلۃ
والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ اور صاحب التاج والمعراج
واللواء والقضیب اور راکب البراق والناقۃ والنجیب
اور صاحب الحجۃ اور سلطان اور خاتم اور
علانیہ اور صاحب الہراوۃ والنعلین اور اسما شریف آپکی بیچ
کتب متقدمین مین المتوکل اور المختار اور مقیم السنہ
اور مقدس اور روح الحق — اور یہی ہین معنی بارقلیط کے کہ
انجیل مین واقع ہوا ہی — اور کہا ہی کہ بارقلیط وہ کہ فرق کرے درمیان
حق اور باطل کے اور اسما آنحضرت سے کتب سالفہ مین ماذ ماذ
بمعنی طیب طیب ہی اور حطایا بمعنی حامی الحرم اور اسم شریف آپکا
زبان سریانی مین مشفح اور منحمنا اور اسم مبارک حضرت کا توریت

مین اخید اور معنی اوسکے صاحب القضیب اور صاحب السیف ہین
اور کنیت مشہورہ حضرت کی ابوالقاسم ہی اور روایت ہی انس سے
کہ جب پیدا ہوی حضرت کہ ابراہیم مین آئی جبرئیل ؑ اور کہا اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا اَبَا اِبْرَاهِیْمَ انتہی اور بعضون نے ابوالارامل اور
ابوالمومنین بہی کہا ہی اور اگر ابوالیتامی بہی کہین گنجایش رکہی جیسا کہ
شعر ابوطالب مین آیا ہی مصرع اَبٌ لِلْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ
باپ یتیمون کے لیئے پناہ بیوہ زنون کے لیئے اور صاحب مواہب لدنیہ
نے کہا ہی کہ اسمار آنحضرت قرآنین بہت آئی ہین اور شمار کیا اوسی بعضون
نے اور پہنچایا ہی بعدد مخصوص — پس بعض نے ساتہہ ننانوین کے پہنچایا ہی
موافق اسمار الٰہی کے اور یہہ وجہ کتاب مستوفی مین کہی ہی اور اگر تفحص کیا
جاوے اون سب کو کتب متقدمہ اور قرآن اور حدیث سی پہنچتی ہین تین سو
تک اور دیکہا ہی مینی کتاب احکام القرآن قاضی ابوبکر بن العربی مین کہ کہا
بعض صوفیہ نے کہا ہی خدا تعالی وتقدس کو ہزار نام ہین اور پیغمبر صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو بہی ہزار نام ہین اور مراد اوصاف ہین ہر وصف سے
ایک اسم مشتق ہی بعضے مختص ہین ساتہہ اوسکے اور غالب ہین اوپر اوس
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعض مشترک اور جو ہر وصف اوصاف
اوسکے سے ایک اسم لیوین پہنچتی ہین اوصاف اوسکے اس عدد تک بلکہ بیشتر
وصل صاحب مواہب نی شمار کیا ہی اسمار شریف آنحضرت صلی
اللہ کو زیادہ اوپر چار سو سے اور ذکر کیا ہی اونکو مرتب اوپر حروف معجم کے
جیسا کہ آوے اور اعظم اور اشہر اسمار آنحضرت مین احمد و محمد ہی کہ بمنزلہ
اسم ذات ہین اور یہہ دونو اسم حقیقت مین ایک اسم ہی مشتق حمد سی مفید
معنون مبالغہ کو اول باعتبار کیفیت اور دوسرا باعتبار کمیت پس وہ حمد گوئند
ہی خدا تعالی کو ساتہہ افضل محامد کے اور حمد کہی گئی حضرت پر ساتہہ کثرت
محامد کے دنیا وآخرت مین اَحْمَدُ الْحَامِدِیْنَ اَحْمَدُ الْمَحْمُوْدِیْنَ
وَاَفْضَلُ مَنْ حَمِدَ وَحُمِدَ یعنے ستودہ ترین سب ستودون مین اور فاضل

توین اوس شخص کا کہ ستایش کیا اور ستودہ ہوا — اور ساتھہ اوسکے ہی لوار
حمد روز قیامت یا تمام ہووی اوسکو کمال حمد اور مشہور ہووے اوس عرصات
مین ساتھہ صفت حامدیت اور محمودیت کے اور برانگیختہ کرے اوسے
پروردگار اوسکا مقام محمود مین جیسا کہ وعدہ کیا ہی ساتھہ قول اپنے کے
آیۃ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یعنی قریب ہی کہ
برانگیختہ کرے تجھی رب تیرا مقام محمود مین اور حمد کہین اولین و آخرین ساتھہ
کشادہ کرنے باب شفاعت کے اور تعلیم کرے حق تعالی اوسکو ایسی محامد
کہ کسیکو نہین سکیئے اور تسمیہ کیا ہی حق جل جلالہ نے اوسکی امت کو حمادون
پس سزاوار ہی کہ تسمیہ کیا جاوے ساتھہ احمد و محمد کے اور ابن عساکر
کعب الاحبار سے روایت کرتا ہی کہ آدمؑ نے شیثؑ کو کہا ای چھوٹے بیٹے
میرے تو خلیفہ میرا ہی میرے بعد اخذ کر ساتھہ عماد تقوی اور عروہ وثقی کے اور
جسوقت ذکر کریو خدا کا ذکر کر اوسکے پہلو مین محمد کو کہ مینے دیکھا ہی اسم
اوسکا مکتوب اوپر ساق عرش کے اور حال آنکہ مین روح اور طین تہا بعد
ازان طواف کیا مینے سموات کو اور نہ دیکھا مینے اونمین کوئی موضع مگر وہ
کہ لکھا دیکھا مینے اوسپر اسم محمد کا اور بدرستی میرے پروردگار نے رکھا مجھی
بہشت مین پس نہ دیکھا مینے بہشت مین کوئی قصر اور کوئی غرفہ مگر وہ کہ لکھا ہی
اوسپر اسم محمدؐ کا اور دیکھا مینے اسم محمد کا مکتوب اوپر سینون حور العین کے
اور اوپر پتون درخت طوبی کے اور پتون سدرۃ المنتہی اور اوپر اطراف
حجب کے اور فرشتون کی آنکہون مین پس اکثار کرای پسر ذکر محمدؐ کو اور
حدیث مین بروایت ابو ہریرہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
کہا جب لیگئے مجھے اوپر آسمان کے نہ گذرا مین کسی آسمان پر مگر وہ کہ پایا مینے
نام اپنا اوسمین لکھا ہوا محمد رسول اللہ اور ابو بکر میرے پیچھے اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ آدم علیہ السلام نے نزدیک معصیت اپنی کے کہا
اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ یعنی اے اللہ بحق محمد بخش میری
خطا اور ایک روایت مین تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ آیا ہی یعنی قبول کر میری توبہ کہا اوسے

حق تعالی نے کہا نسی پہنچانا تونے محمد کو کہا دیکہا مینے ہر موضع مین بہشت سی
کہ لکہا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ایک روایت مین
آیا ہی کہ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ یعنے میرا بندہ اور میرا رسول پس جانا مینے کہ
وہ اکرم خلق ہی تیری نزدیک پس قبول کی خدانے توبہ اوسکی اور یہی ہی تاویل
قول حق سبحانہ کی ایتہا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ یعنی پس
لیئے آدم نے اپنی پروردگار سے کلمات توبہ اور کتاب شفا مین عجایب
وغرایب سی لکہا ہی کہ دلالت رکہی ثبت اسم شریف حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سفلیات مین یہی کہ اوپر ایک سنگ قدیم کے لکہا پایا مُحَمَّدٌ
تَقِیٌّ مُصْلِحٌ اَمِیْنٌ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک ہین اصلاح کنندہ
امانت دار اور کہا ہی اوپر ایک سنگ کے بخط عبرانی لکہا پایا باسمک
اَللّٰهُمَّ جَآءَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَتَبَهٗ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ ذَكَرَهٗ
ابْنُ ظَفَرٍ فِي السِّيَرِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ساتہ نام تیری کے
یا اللہ آیا حق تیری رب کی طرف سی زبان عربی آشکارا مین نہین کوئی معبود
غیر اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہین لکہا اوسی موسی بن عمران نے ذکر کیا اوسکو
ابن ظفر نے سیر مین معمر سے اور معمر نے زہری سے اور مشاہدہ کیا گیا
بعض بلاد خراسان مین ایک مولود کہ پیدا ہوا اور لکہا ہی اوپر پہلو اوسکے
کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور بلاد ہند مین ایک
گل ہی کہ لکہا ہوا ہی اوسپر بخط سفید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اور علامہ ابن مرزوق نے ذکر کیا ہی عبد اللہ بن صراحان سے کہ کہا
چلے اوپر ہمارے ایک ہوا تند حالانکہ ہم موجون دریای ہند مین تہی پس
لنگر کیا ہمنے کشتی کو جزیرہ مین اور دیکہا ہمنی اوسمین ایک گل سرخ تیز بو
خوش نسیم کہ لکہا ہی اوسمین بخط سفید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اور ایک گل سفید کہ لکہا ہی اوسمین بخط زرد بَرَاءَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اِلٰى جَنّٰتِ النَّعِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

یعنی بیزاری ہی روزی دینی والے بخشنے والے سے طرف بہشتون نعمت کے
اور تاریخ ابن العزیم مین علی بن عبد اسد ہاشمی سے نقل لایا ہی کہ پایا گیا
بعض قرائے ہند مین کل بزرگ خوشبو سیاہ کہ لکھا ہی اوسپر بخط سفید
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ
کہا پس شک کیا مینے اوسمین اور کہا مینے کہ یہہ مصنوعی ہنا پس قصد کیا
دوسرے کل کی طرف کہ ہنوز ناشگفتہ تہا اوسمین بہی ایسا ہی خط لکھا دیکھا
مینے اور شہر مین بہت سی چیزین مشاہدہ کین اور اہل اوس قریہ کے عبادت
احجار کرتے ہین اور خدائی جل جلالہ کو نہین پہچانتے اور کہا عبد اسد
بن مالک نے آیا مین بلاد ہند کو اور سیر کی مینے شہر مین کہ اوسکو نمیلہ
نون کے ساتہہ یا عمیلہ تا کے ساتہہ کہین پس دیکہا مینے ایکدرخت بڑا کہ میوہ
اوسکا مانند بادام کے ہی اور اوسکو پوست ہی اور جب توڑا جاتا ہی وہ
میوہ نکلتا ہی اوسمین سے ایک ورق سبز پیچیدہ کہ لکھا ہوا بہ سرخی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اہل ہند تبرک ڈہونڈہتی ہین
ساتہہ اوسکے اور استشفا طلب کرتے ہین اوس سے اور جب قحط ہوتا ہی
باران سے حکایت کیا ہی اوسکو ابو البقا بن صافی نے منسک مین اور
کتاب روض الریاحین یافعی مین نقل کیا ہی بعض سے مثل اوسکے اور
کہا حدیث کیا مینے اوسکو یعقوب صیاد سی کہا تہا مین کہ صید کرتا تہا
بیچ اوپر نہر ابلہ کے پس صید کیا مینے ایک ماہی کو کہ لکہا ہی پہلو سے
راست پر اوسکے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور پہلوی چپ پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
پس جب دیکہا مینے اوسکو دفن کیا مینے اندر پانی کے از جہت تعظیم اور
احترام کے اور بعضے لوگون نے شرح قصیدہ بردہ مین ابن مرزوق سے
نقل کیا ہی کہ کہا لائی گئی ایک سمک پس دیکہا گیا ایک لوکان اوسکے پر
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور منقول
ہی ایک جماعت سی کہ اونہون نے پایا ایک خربزہ زرد کو کہ اوسمین خطوط
سفید ہین حلقہ زدہ اور سب خطوط مین بعربی لکہا ہی ایک پہلو مین اللّٰہ

دوسرے مین احمدُ بخط روشن کہ شک نکرے اوسمین جانتی والا خط کا اور کہا پایا گیا سنہ آٹھہ سو نو ہجری مین دانہ انگور کہ لکھا ہی بخط ظاہر برنگ سیاہ لفظ محمد اور کتاب بطن مفہوم مین نقل کیا ہی کہ دیکھا جزیرہ مین ایک درخت بزرگ کہ اوسکے اوراق بڑے ہین خوشبو لکھا ہی اوسمین ساتھہ سرخی اور سفیدی کے سبزی مین کتابت واضح بطریق خلقت کے پیدا کیا ہی اوسکو خدا تعالی نے اوراق مین تین سطرین اول مین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دوسری مین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ تیسری مین اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللهِ الْاِسْلَامُ وصل شرف کرنے مین حق تعالی کے اپنی لبیب حبیب کو ساتھہ تسمیہ کے باسماء حسنی اور صفات کبری کے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے مخصوص کیا ہی بہتو نکو انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے ساتھہ کرامت خلعت اسماء اپنی سے جیسا کہ اسحق اور اسمعیل کو ساتھہ علیم اور حلیم کے پکارا اور ابرھیم کو حلیم کہا اور نوح کو شکور اور عیسی اور یحیی کو بر اور موسی کو کریم اور قوی اور یوسف کو حفیظ علیم اور ایوب کو صابر کہ معنی صبور ہی اور اسمعیل کو صادق الوعد ہی فرمایا جیسا کہ ناطق ہی اوسکے ساتھہ کتاب عزیز مواقع ذکر اونکے مین اور تفضیل دی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھہ کثیرہ کے اپنی اسماء سے اور ہمنی بتعلیم الہی تحریر کیئے ہین تیس اسم اور امیدوار ہین ہم کہ زیادہ اوپر اوسکے فتح اور الہام کرے آخر ہوا کلام قاضی جان کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع ہین کمالات اسمائی او صفائی حضرت رب العالمین تعالے اور تقدس کو اور متخلق ہین بجمیع اخلاق الہی عز اسمہ کے جیسا کہ بعضے عارفون نے بتفصیل اوسکو بیان کیا ہی اور مقصود قاضی کا ذکر اون اسما کا ہی کہ کتاب مجید اور احادیث صحیح مین اوسسے مذکور ہوا جیسا کہ سیاق کلام اوس رحمۃ اللہ کا ناظر ہی اوسمین ــ ایک اون سب سی اسم حمید ہی یعنی محمود اسواسطے کہ حمد کیا ہی حق تعالی نے اپنی ذات کو کلام قدیم مین اور ستایا

بث آیات اور دلایل واله اوپر کمال اوسکی علی الاطلاق کے انفس و آفاق
مین اور حمد کہی ہی اوسکو بندون نے اور ہو سکتا ہی کہ حمید بمعنی حامد ہووے
کہ حامد ہی ذات اپنی کا اور اعمال طاعات کا پس حق تعالی بہی حامد ہی اور
بہی محمود اور تسمیہ کیا اپنی حبیب کو ساتہہ محمد اور احمد کے اور محمد بمعنی محمود ہی
اور احمد ہی بمعنی حامد اور ہی بمعنی محمود آیا ہی اور جملہ اسمار الٰہی سے
الرؤف الرحیم اور تسمیہ کیا ہی اوسکو اوس اسم کے ساتہہ کتاب
اپنی مین بالمؤمنین رؤف الرحیم اور یہہ دونو اسم متقارب
ہین معنون مین اور بعض نے کہا ہی کہ رافت شدت رحمت ہی اور کہا ہی
کہ رؤف بالمطیعین رحیم بالمذنبین اور اسمار الٰہی سے
الحق المبین یعنی حق موجود ثابت کہ متحقق ہی امر اوسکا اور مبین
وہ کہ بین اور آشکارا ہی امر الوہیت اوسکا اور برہان حقانیت اور بان
او ابان کے ایک معنی ہین اور بمعنی مبین عباد کے لیے امر دین اور مبدا
اور معاد اونکا یہہ معنی بہی جایز ہین اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بہی تسمیہ کیا ساتہہ اوسکے اور فرمایا آیہ یا ایہا الناس قد جاء
کم الحق من ربکم یعنی ای لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس حق جانب
پروردگار تمہارے سے اور فرمایا آیہ فقد کذبوا بالحق
لما جاءھم یعنی پس تحقیق جہٹلایا اونہون نے حق کو جب آیا اونکی پاس
اور فرمایا آیہ حتی جاءکم الحق ورسول مبین یعنی یہانتک
کہ آیا تمہاری پاس حق اور رسول ظاہر اور بیان کنندہ وقل انا النذیر
المبین یعنے مین ہون ڈرانیوالا ظاہر اور مراد حق سے محمد ہین صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا قرآن اور معنے حق کے اس جگہہ ضد
باطل کے ہین یعنے وہ کہ متحقق ہی امر اوسکے صدق کا اور بین ہی امر اوسکی
رسالت کا اور مبین ہی جانب حق سے اوس دین متین کو کہ بہیجا اوسکو
ساتہہ اوسکے مثل قول حق تعالی کے آیہ لتبین للناس ما
نزل الیہم یعنی تو کہ بیان کرے تو اور آشکارا او اسطے لوگون کے وہ اوتارا

کیا اونکی طرف اور بعض اہل اشارت نے قول حق سبحانہ مین کہا ہے
آیتہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اِلَّا
بِالْحَقِّ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور وہ چیز کہ اونمین ہی
مگر ساتھہ حق کے انی ساتھہ محمد کے — از جہت جابر کے کہ کہا اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ رُوْحُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالسَّمَاءَ
وَالْاَرْضَ وَجَمِيْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ یعنی اول اوس چیز کا کہ پیدا
کیا اللہ نے روح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پھر پیدا کیا اوس سے
عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین اور سب موجودات کو اور
ایک اسماء الٰہی سے نور ہی اور معنی اوسکے خداوند نور اور پیدا کرنیوالا
نور کا یا نورانی کرنیوالا آسمان کا اور زمین کا ساتھہ نورون کے اور روشن
کرنیوالا دلون عارفون کا ساتھہ ہدایت اور اسرار کے اور آنحضرت کو
بہی نور فرمایا آیتہ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُبِيْنٌ یعنے
تحقیق آیا تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب ظاہر و آشکارا اور
فرمایا شان حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وَسِرَاجًا مُنِيْرًا یعنے
چراغ روشن کرنیوالا تسمیہ کیا حضرت کو اوسکے ساتھہ از جہت وضوح اوسکے
امر اور بیان اوسکی نبوت کے اور روشن کرنا عارفون کے دلونکا ساتھہ
اوس چیز کے کہ لائے دین سے اور اسماء الٰہی سے اَلشَّهِيْدُ ہی قاضی
نے کہا معنے اوسکے عالم ہی اور کہا گیا شہید او پر بندون اپنے کے اور
آنحضرت کو بہی شاہد اور شہید فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا یعنے
بدرستی بہیجا ہمنے تجکو عالم و حاضر ساتھہ حال امت اور تصدیق او تکذیب
اور نجات و ہلاک اونکے اور کہا يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
یعنے اور ہوگا رسول اوپر تمہارے گواہ جیسا کہ اتکا امم مین ارسال انبیا
کو اور شہادت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر اونکے اور تزکیہ
آنحضرت کا امت کو آیا ہی — اور اسماء الٰہی سے الکریم ہی اور معنی اوسکے
کثیر الخیر اور فضل اور عفو — ایسا ہی کہا ہی قاضی نے اور حدیث مین

اسماء الٰہی مین اکرم ہی آیا ہی اور آنحضرت کو بھی کریم پکارا اور فرمایا
آیہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا
تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ یعنی بدرستی
ہرآئینہ وہ قول رسول کریم کا ہی اور نہین وہ قول شاعر کا کم ہی کہ ایمان
لاؤ تم اور نہ قول کاہن کا کم ہی کہ پند پذیر ہو تم مراد محمد ہین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نہ جبرئیل ساتھہ قرینہ قول وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ وَّلَا
بِقَوْلِ كَاهِنٍ اسواسطے کہ وصف نہین کیا کفار نے جبرئیل کو ساتھہ اوسکے
پس متعین ہوا کہ مراد رسول کریم آنحضرت ہین نہ جبرئیل اور یہہ سورہ الحاقہ
مین ہی اور سورہ تکویر مین مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور بعض نے کہا ہی
کہ اوس جگھہ بھی مراد آنحضرت ہین ازجہت صادق آنے ان صفات کے
حضرت پر اور صواب یہہ ہی کہ محتمل ہی واللہ اعلم اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا أَنَا أَكْرَمُ أَوْلَادِ آدَمَ یعنی
مین اکرم اولاد آدم کا ہون معنے اس اسم کے صحیح ہین حق آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور کہا ہی کہ جب وصف کیا ایک کو بکرم وصف
بجمیع صفات خیر کے اور تہے آنحضرت متصف ساتھہ صفات کرم کے ظاہرا
وباطنا ذاتاً وصفاتاً صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسماء الٰہی سی العظیم
ہی اور معنی اوسکے جلیل الشان ہر چیز سے کہ دون اوسکی ہی اور کہا ہی
اپنی پیغمبر کی شان مین آیہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی
بدرستی تو البتہ اوپر خلق عظیم کے ہی اور واقع ہوا ہی سفر اول
مین توریت سی واسطے اسمٰعیل ع کے وَسَيَلِدُ عَظِيْمًا لِاُمَّةٍ
یعنی اور قریب ہی کہ پیدا ہو اور جنی عظیم القدر کو واسطے امت کے
پس آنحضرت عظیم ہین اور اوپر خلق عظیم کے اور جو صفت کسیکی عظیم
ہوئی ذات اوسکی بھی عظیم ہوگی جیسا کہ باب اخلاق شریف مین تھوڑا
اس کلام سے گذرا ہی اور اسمای الٰہی سے اَلْجَبَّارُ ہی اور جبار
بمعنی مصلح اور قاہر اور اعلی اور عظیم اور متکبر کے آتے ہے اور نام کئی گئے

انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزامیر داوود مین اور مزمور چوالیسوین
مین کہا ہی تَقَلَّدْ اَيُّهَا الْجَبَّارُ سَيْفَكَ فَاِنَّ نَامُوسَكَ
وَشَرَائِعَكَ مَقْرُونَةٌ بِهَيْبَتِكَ یعنی گردن مین ڈال ای جبار
شمشیر اپنی کو پس ہر ستی ناموس یعنی راز تیرا اور شریعت تیری نزدیک
کی گئی ہی ساتہہ ہیبت تیری کے اور ذکر اوسکا سابق گذرا ہی اور معنی اوسکے
حق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صادق ہین از جہت حضرت کے امت
کو ساتہہ ہدایت اور تعلیم کے اور قہر اونکا اعدای دین کو اور علو مرتبت
اور عظم خطر اور کبر شان اونکا بہ نسبت سایر افراد بشر کے — اور وہ کہ
نفی کیا ہی قرآن مین تکبر سے وہ ہی کہ نہین لایق ساتہہ شان اور حال اونکے
اور فرمایا ہی وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ یعنی اور نہین تو اونپر
جبر کرنیوالا اور اسمای الٰہی سے الْخَبِيرُ ہی اور معنی اوسکے مطلع اوپر
کنہ شی کے اور عالم ساتہہ حقیقت اوس شی کے اور اس تقدیر پر علیم کے
معنون مین ہووے اور بعضون نے کہا ہی خبیر بمعنی مخبر ہی اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خبیر ہین ساتہہ دو نو وجہ کے اسواسطے کہ وہ عالم
ہین ساتہہ غایت علوم کے ساتہہ اوس چیز کے کہ جتایا ہی اونہین حق تعالی
نے مکنون علم اور عظیم معرفت اپنی سے اور مخبر امت اپنی کو ساتہہ
اوس چیز کے کہ اذن دیا ہی حق سبحانہ نے اونکو ساتہہ اعلام اور اخبار اوسکی
اور تسمیہ حضرت کا باسم خبیر ثابت اس آیۃ سی ہی فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيرًا
مراد بہ خبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوپر ایک کے وجوہ مذکورہ
سے آیہ مین اور اسمای الٰہی سے الْفَتَّاحُ اور معنی اوسکے حاکم میان
بندگان اور فاتح الابواب رزق اور رحمت ہی اور کہولنی والا کامون بستہ
کا اوپر خلق کے اور فاتح قلوب اور بصائر اونکا واسطے معرفت حق کے
اور بمعنی ناصر بہی آیا ہی قول حق سبحانہ مین اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ
جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ای اِنْ تَسْتَنْصِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ النَّصْرُ یعنی
اگر نصرت مانگتی ہو تم پس تحقیق آئی تمہین نصرت اور تسمیہ کیا ہی آنحضرت

کو خدا تعالی نے فاتح حدیث اسرا مین کہ ابی العالیہ وغیرہ سے ابی ہریرہ کے
روایت مین آیا ہی اور کہا ہی وَجَعَلْنٰكَ فَاتِحًا وَخَاتِمًا اور اسماء
الہی سے الشکور ہی اور معنی اوسکے مثیب اوپر عمل قلیل کے ساتھہ جزای
کثیر کے اور مثنی اوپر مطیع کے اور بتحقیق وصف کیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اپنی کو ساتھہ شکور کے کہ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا
یعنے پس کیون نہ ہون مین بندہ شکرگزار معترف ساتھہ نعم پروردگار کے عارف
اوسکی قدر کا ثنا کہنی والا اوپر اوسکے اور ظاہر ہی کہ توصیف حضرت کا اپنی کو
بشکور ساتھہ اذن اور امر الہی کے ہی اور اسماء الہی سے العلیم اور
علام اور عالم الغیوب والشہادۃ ہی اور وصف کیا اپنی نبی کو
ساتھہ علیم کے اور مخصوص کیا اوسکو ساتھہ مزیت اور فضیلت کے اوسکو اور
آیۃ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
عَظِيْمًا یعنے اور سکہلایا تجہے جو نجانتا تہا تو اور ہی فضل خدا کا تجہپر بڑا
اور کہا وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا
تَعْلَمُوْنَ یعنی اور سکہلایا تمکو کتاب اور حکمت اور سکہلایا تمکو جو کہ تم نجانتی
تہے اور اسماء الہی سے الاول والاخر ہی اور معنی اوسکے سابق
وجود مین اور باقی اور باقی بعد از فنا اوسکی اور تحقیق اوسکی وہ ہی کہ نہین
اوسکو اول اور نہ آخر اور آنحضرت انبیا مین پیدایش مین اور آخر اونکی
بعثت مین اور اشارا کیا ہی ساتھہ قول حق سبحانہ کے آیۃ وَ
اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّ
اِبْرٰهِيْمَ اور جب لیا ہمنی پیغمبرونسی پیمان اونکا اور تجہسے اور نوح اور ابراہیم
سے اسواسطے کہ تقدیم کیا آنحضرت کو اوپر نوح اور ابراہیم وغیرہما کے اور
یہی فرمایا آنحضرت نی نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یعنی ہم آخر مین بعثت
مین اور باعتبار زمان سابق مین ہم اور اولیت ثابت ہی آنحضرت کو
امور کثیرہ مین جیسا کہ فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَاَوَّلُ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَهُوَ خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ

وَآخِرُ الرُّسُلِ یعنی مین اول اوس کسیکا ہون کہ شگافتہ کیجاوےگی زمین اور اول اوس کسیکا کہ داخل ہوتا ہی بہشت مین اور اول شفاعت کرنی والا اور اول مقبول الشفاعت اور وہ خاتم پیغمبرون کا ہی اور آخر رسولون کا اور اسماء الٰہی سے اَلْقَوِیُّ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ہی اور معنی اوسکے قادر ہر امر پر اور وصف کیا اوسکو حق تعالی نے ساتھہ قول اپنی کے ذِی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ یعنے صاحب قوة نزدیک خداوند عرش کے صاحب منزلت مراد ساتھہ اوسکے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعض نے کہا ہی کہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اس صورت مین یہ صفت مخصوص ساتھہ آنحضرت کے نہوگی اور اسماء الٰہی سے صَادِق ہی اور حدیث مین آیا ہی وصف آنحضرت کا بصادق مصدوق اسماء الٰہی سے وَلِیٌّ اور مَوْلیٰ ہی اور فرمایا ہی حق تعالی نے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ یعنے سوای اسکے نہین کہ ولی تمہارا اللہ اور رسول اوسکا ہی اور فرمایا آنحضرت نے اَنَا وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ یعنی مین ولی ہر مومن کا ہون اور فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ یعنی جسکا مین مولا ہون پس علی اوس کا مولی ہی — مراد اس جگہہ محب اور ناصر ہی اور اسمائی الٰہی سے غفور ہی اور معنی اوسکے گذرنیوالا گناہون اور تقصیرات سی اور امر کیا ساتھہ اوسکے اپنی پیغمبر کو قران اور توریت مین ساتھہ عفو اور صفح کے اور خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ یعنی اختیار کر در گذر گناہ سی اور امر کر ساتھہ نیکی اور احسان کے اور کہا فَاعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ یعنے پس عفو کر گناہ سے اور در گذر اور کہا ہی توریت و انجیل مین آپ کے شان مین لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَ یَصْفَحُ یعنی نہین ہی بدخو اور درشت گو ولیکن بخشتا ہی اور در گذر کرتا ہی اور اسماء الٰہی سے اَلْهَادِیْ ہی اور معنی اوسکے توفیق دینی والا جسکو چاہے بندون اپنی سے ہدایت اور بمعنی راہ دکہلانے اور پکارنے کے آئی ہی وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَهْدِیْ

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ یعنی اور اللہ پکارتا ہی طرف بہشت کے
اور ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا
وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ یعنی اور مدد ستی تو البتہ
ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدہی کے اور فرمایا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ
بِاِذْنِهٖ یعنی اور پکارنیوالا طرف اللہ کے ساتھہ اوسکے حکم کے ولیکن
معنی پہلے مخصوص ہین ساتھہ حق تعالی کے اور ثانی مشترک ہین درمیان اوسکے
اور پیغمبر کے اور اسمار الٰہی سے الْمُؤْمِنُ والْمُهَيْمِنُ ہی بعضون نے کہا
ہی یہہ دونو اسم ایک معنوں ہین پس معنی مؤمن کے حق تعالی مین مصدق
اپنی وعدہ کا ہی کہ ساتھہ بندون کے کیا اور مصدق قول اپنے کا کہ حق ہی اور
مصدق بندون مؤمن اور رسولون اپنی کا اور بعضون نے کہا ہی موحد
ذات اور شاہد اوپر الوہیت اپنی کے اور بعضون نے کہا ہی امان دینی والا
بندون اپنی کا دنیا مین ظلم اور شدت سی اور مومنونکو آخرت مین عذاب
اپنی سے اور کہا ہی مہیمن بمعنی امین ہے مصغر مومن کا پس طلب قلب
کیا گیا ہمزہ کو ساتھہ ہا کے اور کہا ہی مہیمن بمعنی حافظ اور شاہد کے
ہی اور وہ کہ بیدار کرے اور ونکو خوف سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم امین ہین اور مہیمن اور مومن اور تسمیہ کیا ہی اونکو امین حق تعالی
نے اور کہا مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ یعنی اطاعت کیا گیا ہی اوس جگہہ
امانت دار اور آنحضرت پیش از نبوت اور بعد از نبوت معروف اور
مشہور بامین تہے اور تسمیہ کیا اونکو عباس اونکی عم نے مہیمن اور خدای
تعالی نے کہا آیۃ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی
تصدیق کرتا ہی بخدا اور تصدیق کرتا ہی واسطے مومنون کے اور فرمایا
اَنَا اَمِيْنٌ لِاَصْحَابِيْ یعنی مین امین ہون اپنے اصحاب کا اور صاحب
مواہب نے قول حق سبحانہ مین آیۃ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ
یعنی اور اوتاری ہمنی اوپر تیرے کتاب راست تصدیق کرنیوالی ساتھہ

اوس چیز کے کہ روبرو اوسکے ہی کتاب سی اور نگہبان اوپر اوسکے مجاہد
سی نقل کیا مراد وہ ہی کہ وَجَعَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ یعنے
اور گردانا ہمنے تجہے نگہبان اوپر اوسکے اور اسمای الٰہی سے مقدس
ہی اور معنی اوسکے منزہ نقایص سے اور مطہر نشانون حدوث سی اور
واقع ہوا ہی کتب انبیا مین اسمای آنحضرت مین مقدس یعنی مطہر ذنوب
سی جیسا کہ فرمایا ہی اللہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ یعنے تا کہ بخشے تیرے لیئے خدا اگلے پچھلے گناہ تیرے یا مقدس
اخلاق ذمیمہ اور صفات دنیہ سے یا وہ کہ مقدس اور مطہر ہوتے ہین لوگ
ساتھہ تیرے پیروی کے جیسا کہ وَيُزَكِّيهِمْ یعنی اور پاک کرتا ہی اونکو
اور اسمای الٰہی سے العزیز ہی اور معنی اوسکے ممتنع غالب یا وہ کہ
نظیر نرکہی اور یا معز ہی غیر کو اور کہا ہی اور استدلال کیا ہی قاضی نے
اوپر اسکے ساتھہ قول حق تعالیٰ کے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ یعنی اور
واسطے اللہ کے ہی غلبہ اور اوسکے رسول کے لیئے یعنی جب ثابت ہوئی عزت
خدا کو کہ عزیز اور معز ہی پس رسول خدا بہی عزیز و معز ہوئے اور صاحب
مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ عزت مومنون کے لیئے بہی اثبات کی کہ فرمایا
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ لیکن بہ تبعیت اور طفیل ہے نہ باصالت و استقلال جیسا
کہ آنحضرت کو ہی پس یہہ معنی منافی خاص ہونے اس صفت کے حضرت
کے ساتھہ نہووین **تنبیہ** معلوم کرنا چاہیئے کہ خدائی تعالیٰ اور تقدس
بزرگی اور عظمت اور کبریائی اپنی مین مشابہ نہین ہی ساتھہ کسی چیز کے مخلوقات
سے اسمای حسنی اور صفات علیا مین اور مماثل نہین کوئی چیز اوسکے ساتھہ
اور وہ جو صفات سی اطلاق کیا ہی اونکو شرع نے خالق اور مخلوق
پر تشابہ اور تماثل نہین ہی درمیان اوسکے معنون حقیقی کے اسواسطے کہ
صفات خالق قدیم ہین اور صفات مخلوق حادث اور کافی ہی اس باب
مین قول خدا تعالیٰ کا لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی نہین مانند اوسکے
کوئی شی اور بعضے عارفین محققین نے کہا ہی اَلتَّوْحِيْدُ اِثْبَاتُ

ذَاتٍ غَيْرَ مُشَبَّهَةٍ لِلذَّوَاتِ وَلَا مُعَطَّلَةٍ مِنَ الصِّفَاتِ
یعنی توحید ثابت کرنا ایک ذات کا ہی کہ مانند اور ذاتون کے نہین اور نہ بیکار صفات
سے ــ واسطی نے کہا ہی کہ نہین ہی مثل ذات اوسکے کوئی ذات اور نہ مانند صفت
اوسکے کوئی صفت اور نہ مانند اسم اوسکے کوئی اسم اور نہ مانند فعل اوسکے
کوئی فعل مگر از جہت موافقت لفظ کے ساتھہ لفظ کے اور بزرگ اور منزہ ہی
ذات قدیم کہ ہووے اوسی صفت حادث جیسا کہ محال ہی ذات حادث کو صفت
قدیم ہووے اور اور یہہ مذہب اہل حق اور سنت وجماعت ہی اور
بتحقیق تفسیر کیا امام ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ نے اس قول واسطے
کو اور زیادہ کیا ہی اوسکے لیئے بیان اور کہا ہی کہ یہہ حکایت مشتمل ہی اوپر جوامع
مسایل توحید کے اور کیونکہ تشبیہ دیوے اوسکی ذات کو ساتھہ ذوات محدثات
کے حالانکہ ذات اوسکی ساتھہ وجود اپنی کے مستغنی ہی سب سی اور کیونکر تشبیہ
دیا جاوے فعل اوسکا ساتھہ فعل خلق کے کہ غیر جلب کمال یا دفع نقص سی حاصل
ہوا ہی نہ بخواطر اور اعراض موجود ہوا اور نہ ساتھہ مباشرت اور معالجت
کے ظاہر ہوا اور فعل خلق کا باہر ان وجوہ سی نہین اور کہا ہی مشایخ نے
وہ چیز کہ توہم کیا تمنی ساتھہ اوہام اپنی کے اور ادراک کیا ساتھہ عقول اپنی کے
محدث ہی ساتھہ تمہارے اور کہا ہی امام ابو المعالی جوینی نے جو کوئی
مطمئن ہوا اور آرام پکڑا اوستے ساتھہ وجود کے کہ منتہی ہے ساتھہ اوسکے
فکر اوسکا وہ مشبہ ہی اور کوئی کہ مطمئن ہوا ساتھہ نفی محض کے وہ معطل
ہی اور جس کسی کہ یقین کیا ایسی موجود کے کہ اقرار کرتا ہی ساتھہ عجز کے دریافت
حقیقت اوسکی سی وہ موحد ہی اور یگانہ پرست اور کیا اچھا ہی قول
ذوالنون مصری رضی اللہ عنہ کا حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ أَنْ تَعْلَمَ
أَنَّ قُدْرَتَهُ تَعَالٰى فِي الْأَشْيَاءِ بِلَا عِلَاجٍ وَصُنْعَهُ
لَهَا بِلَا مِزَاجٍ یعنی باکتساب اور مزج آلات نہین وَعِلَّةُ كُلِّ شَيْءٍ
صُنْعُهُ وَلَا عِلَّةَ لِصُنْعِهِ اور علت اور سبب ہر چیز کا کاریگری
اور فعل اوسکا ہی اور نہین علت صنع الہی کو یعنے حقیقت توحید وہ ہی

کہ جانے تو کہ قدرت اللہ تعالی کی بغیر مشارکت اسباب کے ہی اور پیدا کرنا
حق تعالی کا اشیا کو بآمیختگی مادہ نہین اور علت ہر چیز کی صنع اوسکے
ہی اور صنع الٰہی کو کوئی علت درکار نہین وَمَا تَصَوَّرَ فِي ذِهْنِكَ
فَاللهُ بِخِلَافِهٖ یعنی اور جو چیز کہ تیرے ذہن و فہم و وہم مین آوے پس
اللہ برخلاف اوسکے ہی یہہ ہی ملخص کلام قاضی عیاض کا اور شرح
مشکوٰۃ مین شرح اس مقام کی بتفصیل مذکور ہی وَاللهُ اَعْلَمُ
وصل صاحب مواہب لدنیہ نے اسمای شریفہ سے وہ جو کتاب
اور سنت اور کتب قدیم مین مذکور ہین زیادہ اوپر چار سو کے ساتھہ ترتیب
حروف معجم کے ذکر کئی ہین ہم بہی تطویل اور تکرار سے نہ اندیشہ کرکے بطریق
تیمن اور تبرک کے ثبت کرتے ہین طالب مشتاق کو لازم ہی کہ اونکو مونس
جان اور ورد زبان اپنا کرے

بسم الله الرحمن الرحيم

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ **الالف** الآمر بالله الابطحي اتقى الناس
الاجود اجود الناس الاحد الاحسن احسن الناس
الاحمد احيد الآخذ بالحجزات آخذ الصدقات
الاخ الاخشى لله اذن خير ارجح الناس عقلا ارحم الناس
بالعيال الازهر الاسلم اسلم الناس اشجع الناس الاشد
في الله اطيب الناس ريحا الاعز الاعلى الاعلم بالله
اكثر الناس تبعا الاكرم اكرم الناس اكرم ولد آدم الملص
امام الخيرة امام الناس امام المتقين امام النبيين
الامام الآمر الآمن امنة اصحابه الامين الامي
انعم الله اول شافع اول مسلمين اولى المسلمين اول
مشفع اول من تنشق الارض عنه **الباء** بارقليطا
الباطن البر البرهان بشرى بشير بصير بليغ
بالغ البيان بينة **التاء** تالي تذكرة تقي

تنزیل تہامی **الثاء** ثانی اثنین **الجیم** الجبار الجد
جواد جامع **الحاء** حاتم حزب اللہ حاشر حافظ حاکم بما
اراہ اللہ حامد حامل لواء الحمد الحائد لامۃ عن النار
الحبیب الحفی الحفیظ الحکیم الحلیم حمطایا وحمیاطا
حمعسق حمید حنیف **الخاء** خبیر خاتم النبیین خاتم
المرسلین الخاتم خازن مال اللہ الخاشع الخاضع الخالص
خطیب الانبیاء خطیب الامم خطیب الوافدین علی اللہ الخلیل
خلیل الرحمن الخلیفۃ خیر الانبیاء خیر البریۃ خیر خلق اللہ
خیر العلمین خیر الناس خیر ہذہ الامۃ خیرۃ اللہ **الدال**
دار الحکمۃ الداعی الی اللہ دعوۃ ابراہیم دعوۃ النبیین
دلیل الخیرات **الذال** الذاکر الذکر ذکر اللہ ذو الحوض
المورود ذو الخلق العظیم ذو الصراط المستقیم ذو القوۃ
ذو المکان ذو الفضل ذو المعجزات ذو المقام المحمود
ذو الوسیلۃ **الراء** الراضع الرضی الراغب الرافع
راکب البراق راکب البعیر راکب الجمل راکب الناقۃ
راکب النجیب الرحمۃ رحمۃ الامۃ رحمۃ للعلمین رحمۃ
مہداۃ رحمت الرحیم الرسول رسول الراحۃ رسول الرحمۃ
رسول اللہ رسول الملاحم الرشید الرفیع رافع المراتب
رفیع الدرجات الرقیب روح القدس الرؤف رکن المتواضعین
الزاء الزاہد زعیم الانبیا الزکی زین العباد الزمزمی
زین من وافی القیمۃ **السین** السابق السابق بالخیرات سابق
العرب الساجد سبیل اللہ السراج المنیر الصراط المستقیم
السعید سعد اللہ سعد الخلایق السمیع السلام السید
سید ولد آدم سید المرسلین سید الکونین سید الثقلین
سیف اللہ المسلول سید الفریقین **الشین** الشارع الشافع

الشفیع الشاکر الشکور الشاهد الشکار الشمس الشهید
الصاد الصابر الصاحب صاحب الایات صاحب المعجزات
صاحب البرهان صاحب البیان صاحب التاج صاحب الجهاد
صاحب الحجة صاحب الحطیم صاحب الحوض المورود صاحب
الخاتم صاحب الخیر صاحب الدرجة الرفیعة صاحب الرداء
صاحب الازواج الطاهرات صاحب السجود للرب المحمود صاحب
السرایا صاحب السلطان صاحب السیف صاحب الشرع صاحب
الشفاعة الکبری صاحب العطایا صاحب العلامات الباهرات
صاحب العلو والدرجات صاحب الفضیلة صاحب الفرج
صاحب النقیب صاحب القضیب الاصفر صاحب قول لا اله
الا الله صاحب القدم صاحب الکوثر صاحب المحشر صاحب
المدینة صاحب المظهر المشهود صاحب المعراج صاحب المغفر
صاحب المغنم صاحب المقام المحمود صاحب المنبر صاحب المغیر
صاحب النعلین صاحب الهراوة صاحب الوسیله الصادع
بالامر الصادق الصبور الصدق صراط الله صراط الذین
انعمت علیهم صراط المستقیم الصفوح عن الذلات الصفوح
الصفی الصالح الضاد الضارب بالحسام المثلوم الضاحک
الضحوک الطاء طاب طاب الطاهر الطیب طس طه
الطیب طس طسم طه الظاء الظافر الظفور
الظاهر العین العابد العادل العظیم العافی العاقب
العالم علم الایمان علم الیقین العالم بالحق العامل
عبد الله العبد عبد الکریم عبد الجبار عبد الحمید
عبد المجید عبد الوهاب عبد الغفار عبد الغیاث عبد
الخالق عبد الغیاث عبد الخالق عبد الرحیم عبد الرزاق
عبد السلام عبد القادر عبد القدوس عبد القهار عبد

المؤمن عبد المهیمن العدل العربی العروة الوثقی العزیز
العطوف العفو العلیم العلی **الغین** الغالب الغفور
الغنی الغنی بالله الغیث الغوث الغیاث **الفا** الفاتح
الفارقلیطا الفارق الفاروق الفتاح الفجر الفرط الفصیح
فصل الله فاتح النور **القاف** القاسم القاضی القانت
قاید الخیر قاید الغر المحجلین القائل القایم القتال القتول
القثم القثوم قدم صدق القرشی القریب القمر
القیم **الکاف** کافة الناس الکفیل الکامل فی جمیع
اموره الکریم کهیعص **اللام** اللسان **المیم** الماجد
ماذ ماذ الماضی الماحی المامول المانح المبارک
المبعوث بالحق المبتهل المبرا المبشر مبشر الیاسین المبعوث
بالحق المبعوث المبلغ المبین المتین المتبتل المتبسم
المتربص المخصوص المترحم المتضرع المتقی المتلو علیه
المتهجد المتوکل المحرم المتثبت مجاب مجیب المجتبی
المجیر المحرض المحفوظ المحلل محمد محمود المخبر المختار
المخصوص بالشرف المخصوص بالعز المخصوص بالمجد المخلص
المدثر المدنی مدینة العلم المذکر المذکور المرتضی المرتل
المرتجی المرحوم المرسل المترفع الدرجات المراد المردة
المزکی المزمل المسیح المسعود المستغفر المستغنی
المستقیم المسلم المشاور المشفع المشفوع المشفح
المشهود المنیر المصباح المصارع المصافح مصابیح الحسنات
المصدق المصطفی المصلح المصلی علیه المطاع المطهر
المطلع المطیع المظفر المعزز المعصوم المعطی المعقب
المعلم معلوم المعلن المعلی المفتاح مفتاح الجنة
المفضال المفضل المتفضل المقدس المقری المقسط

المقسم المقصوص علیہ المقصی مقبل العثرات مقیم
السنۃ بعد الفترہ المکرم المکتفی المکتفی بقلیل المکین
المکی الملاحمی ملقی القرآن الممنوح المنادی المتنفر
المنجی المنذر المنزل علیہ المتحمتا المنصف المنصور
المنیب المنیر المؤتمن المؤتی جوامع الکلم الموحی الیہ منذ
منذ الموصل الموقر المولی المؤید المؤمن المؤسر المهاجر
المهتدی المهدی المهداۃ المهیمن المیسر النون النائب
الناجد الناس الناسخ الناشر الناصح الناطق الناهی
نبی الاحمر نبی الاسود نبی التوبۃ نبی الحرمین نبی الراحمین
نبی الرحمۃ النبی الصالح نبی اللہ نبی المرحمۃ نبی الملحمۃ نبی
الملاحم النبی المجم النجم الثاقب نجی اللہ النذیر النسیب
نصیح ناصح النعمۃ نعمت اللہ النقیب النقی النور الذی
لا یطفی الواو الوجیہ الواسط الواسع الواصل الواضح
الواعد الواعظ الورع الوسیلۃ الواقی الوقی الولی
ولی الفضل الهاء الهادی هدی هدیۃ اللہ
الهاشمی الیاء یثرب یس صلے اللہ علیہ و آلہ وصحابہ
واتباعہ وسلم اجمعین کعب الاحبار سے نقل ہے کہ اونسے کہا نام
نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نزدیک اہل جنت عبد الکریم اور اہل
نار کے نزدیک عبد الجبار اور عرش والوں کے نزدیک عبد
الحمید اور فرشتوں کے نزدیک عبد المجید اور انبیا کے
نزدیک عبد الوهاب اور شیطان کے نزدیک عبد القهار
اور جن کے نزدیک عبد الرحیم اور جبال میں عبد الخالق
اور جنگل میں عبد القادر اور دریا میں عبد المهیمن اور
حیتان کے نزدیک عبد القدوس اور حشرات کے نزدیک
عبد الغیاث اور وحوش کے نزدیک عبد الرزاق اور

دردمندون کے نزدیک عبد السلام اور چارپایون کے نزدیک
عبد المومن اور طیور کے نزدیک عبد الغفار اور توریت
مین موذ موذ اور انجیل مین طاب طاب اور صحف مین
عاقب اور زبور مین فاروق اور خدا کے نزدیک طٰہٰ
اور یٰس اور مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم ایسا ہی منقول ہی حسین بن محمد دامغانی سے کتاب اوسکی شوق العروس
وانس النفوس مین جاننا چاہیی کہ کسیکو خلاف نہین اس بات مین کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمل خلق اور اکرم بشر اور سید ولد آدم اور افضل
انبیا ہین — روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پروردگار تعالی نے قسمت کیا خلق کو دو قسم
اور کیا مجھی بہترین دونو قسم سے اور یہی ہی قول حق سبحانہ کا آیۃ
اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ اور مین اصحاب یمین سی ہون
اور بہترین اصحاب یمین ہون پھر کیا ان دو قسم کو تین قسم آیۃ
اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ اَصْحٰبُ الْمَشْاَمَةِ وَالسَّابِقُوْنَ پس مین سابقین
سی ہون اور بہترین سابقین پس ان اقسام کو قبایل کیا اور کیا مجھی اوس
قبیلے سے کہ بہترین قبیلون کا ہی اور یہی ہی قول حق تعالی کا آیۃ وَ
جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ
اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنے اور گردانا ہمنے تمکو شاخین اور قبیلے تاکہ پہچان حاصل
کرو تم بدرستیکہ گرامی ترین تمہارا خدا کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہی
— پس مین اتقی اولاد آدم اور اعز واکرم اونکا ہون نزدیک خدای عز
وجل کے پھر گردانا قبایل کو بیوت اور گردانا مجھی بہترین بیوت مین اور
یہی ہی قول حق سبحانہ کا آیۃ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا یعنی تاکہ بیجاوی تمسے پلیدی اور پاک
کرے تمہین پاک کرنا — اور لائی ہین کہ آئی ایک روز عباس رضی اللہ
عنہ حضرت پاس خشمگین گویا کفار سی کچھ سنا تہا کہ نسبت بآنحضرت طعن

اور تنقیص سے کہتی تہے پس کہا عباس نے جو سنا تہا پس اوٹہے آنحضرت
اور آئی اوپر منبر کے اور فرمایا اون لوگون سے کہ بیٹہے تہے مین کون ہون
کہا رسول اللہ فرمایا مین محمد بن عبد المطلب ہون بدرستی اور راستی پیدا
کیا حق تعالی نے خلق کو پس کیا مجہے بہترین خلق مین اور کیا خلق کو دو فرقہ
عرب اور عجم پس کیا مجہی بہترین فرقہ یعنی عرب مین اور کیا اونکو قبایل
اور کیا مجکو بہترین قبایل مین اور کیا اونکو بیوت اور کیا مجکو بہترین بیوت
مین پس مین بہترین خلق ہون ازروی ذات اور بہترین اونکا ازروی
بیت کے **اور** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ خدا تعالی
نے نظر کی طرف قلوب عباد کے پس اختیار کیا اونمین سے قلب محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم پس قبول کیا اوسکو اپنی لیئے اور بہیجا اوسی برسالت
فضل جیسا کہ فضل دیا پروردگار تعالی نے حضرت کو ابتدای خلق اور
ابتدای امر مین اور کیا اونکو مبدا اور منشا آفرینش کا اور اول انبیا عالم ارواح
مین اور اول خلق اجابت مین روز الست اور توڑی ساتہہ حضرت کے
ہے فضل و کمال معاد مین — پس کیا اونکو اول اونمین سے کہ شگافتہ ہووے
زمین ساتہہ اوسکے اور اوٹہین حشر مین اور اول شافع اور اول مشفع اور
اول ناظر بجمال رب العالمین — اور تمام خلق محجوب ہووے اوس ہنگام
مین **اور** اول نبی کہ حکم کیا جاوے امت اوسکی مین اور اول اوسکا
کہ گذرے صراط سے ہمراہ اپنی امت کے **اور** اول اوسکا کہ آوے
بہشت مین اور امت اوسکی اول امتون کی ہو آنے بہشت کے مین اور
عطا کرے اوسی لطایف اور نفایس تحف خارج عدد حد اور احصا سے
روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مین اولین اون لوگون کا ہون کہ برانگیختہ ہووین
قبور سے اور مین خطیب اونکا ہون جسوقت کہ آوین نزدیک پروردگار کے
اور مین بشارت دہندہ ہون اونکا جسوقت ناامید ہووین کہ لوا حمد میرے ہاتہہ
مین ہے اور مین اکرم اولاد آدم کا ہون نزدیک پروردگار اپنی کے اور نہین

اسمین فخر — روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے پہنایا جاؤن
مین حلہ حلہ ہای بہشت سی پستر کہڑا ہون مین داہنی طرف بہشت کے اور
نہین وہ مقام کہ کہڑا رہوے وہان کوئی سوائے میرے اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مین حامل لوا حمد ہون دن قیامت
کے اور اول اوسکا ہون کہ ہلاوے حلقہ دروازہ بہشت کے پس
کہولا جاوے میرے لیئے اور داخل ہووین میرے ساتہہ فقراء مومنین
اور مین اکرم اولین اور آخرین ہون اور نہین فخر اور فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین بہترین مردمان ہون روز قیامت اور
جانتے ہو تم کہ وہ کس جہت سے ہی جمع کرتا ہی خدا تعالے اولین و آخرین
کو بعد ازان ذکر فرمائی حدیث شفاعت کہ آویگا بیان اوسکا اور ابی
ہریرہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے امیدوار ہون اوسکا کہ ہون
مین عظیم ترین انبیا ازروی اجر کے روز قیامت مین اور دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا کیا تم خوش نہین کہ ہووین ابراہیمؑ اور عیسیٰؑ درمیان
تمہارے بعد ازان فرمایا کہ وہ میرے امت مین داخل ہین روز قیامت —
ابراہیمؑ کہتا ہی تو صاحب دعوت میرکا ہی اور میری ذریت پس گردان
مجکو اپنی امت سی اور عیسیٰ علیہ السلام کہتا ہی کہ انبیا سارے بہائی
علاتی میرے ہین کہ باپ اونکا ایک ہی اور مائین متعدد اور فرمایا
عیسیٰؑ میرا بہائی ہی نہین میرے اور اوسکے درمیان کوئی پیغمبر اور مین قریب
ترین مردم ہون اوسکے ساتہہ اور وہ جو فرمایا کہ سید اولاد آدم ہون
دن قیامت کے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید اونکے ہین
دنیا و آخرت مین تخصیص روز قیامت کے اس لئی ہے کہ ظہور آثار اوسکا
روز قیامت مین زیادہ ہوویگے اور اوس جہت کہ اوسدن مین منفرد
اور یگانہ ہووین سرداری مین جس وقت کہ متوجہ ہون سب طرف اوسکی
اور پناہ پکڑین ساتہہ اوسکے اور نہووے کوئی سید اور بہتر اور سردار دوا
حضرت کے اور سید او ہی کہین کہ التجا لاوین لوگ ساتہہ اوسکے حوائج مین

پس ہووین اس ہنگام مین سید منفرد جماعۃ بشر سے کہ مزاحمت نکرے اوسکو
کوئی — مواہب لدنیہ مین حدیث ابن عمر سے مروی ہی کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین اول شخص کا ہون کہ شگافتہ ہووے زمین
اوسکے لیئے اوس سے پیچھے ابوبکر اور اوس سے پیچھے عمر رضی اللہ عنہما پس آؤن
مین اہل بقیع پاس پس برانگیختہ ہووین بعد ازان انتظار کرون اہل مکہ کا تا وہ
کہ حشر کیا جاؤنگا مین درمیان حرمین کے کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح
ہی اور روایت کیا اوسکو ابو حاتم نے **اور** نوادر الاصول مین حکیم
ترمذی ابن عمر سے روایت کرتا ہی کہ باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ایک روز منزل مبارک سے داہنی طرف اونکے ابوبکر — اور بائین طرف
عمر رضی اللہ عنہما پس فرمایا آنحضرت نے برانگیختہ ہوونگا مین یونہین قیامت
کے دن **اور** آیا ہی کہ آنحضرت محشور ہووینگے براق کے اور حشر کیئے
جاوینگے انبیا اوپر دوابوں کے اور محشور ہون صالح اپنی ناقہ پر اور حشر کیئے
جاوین دونو بیٹے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اوپر ناقہ میرے کے غضبا اور قصوا
ہی — اور محشور ہو بلال اوپر ایک ناقہ کے ناقون بہشت سے **اور** حدیث
کعب الاحبار مین آیا ہی کہ کہا طلوع نہین کرتی کوئی صبح مگر وہ کہ اوترتے ہین
ستر ہزار فرشتے آسمان سے اور گرد پھرتے ہین قبر شریف آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مارتے ہین بازو اپنے اور درود بھیجتے ہین
سید الانبیا پر اور جب شام ہوتی ہی عروج بآسمان کرتے ہین اور اوترتے
ہین ستر ہزار فرشتے اور اسیطرح سے جسدن تک کہ شگافتہ ہو زمین
آنحضرت سے اوپر باہر آوین وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ستر ہزار
فرشتون کے کہ لیجاوین اونکو بدرگاہ رب العزت جیسکہ عروس کو بخانہ
شوہر لیجاوین **اور** روایت جامع الاصول مین بروایت ابو ہریرہ
آیا ہی کہ فرمایا کہ مین اول اوسکا ہون کہ شگافتہ ہووے اوس سے
زمین پس پہنایا جاؤن مین حلہ اور ظاہر اس روایت کا وہ ہی کہ انشقاق
اور کسوت دونو ثابت ہین آنحضرت کو **اور** دوسری حدیث مین آیا ہی

کہ اول خلایق کہ کسوت دیا جاوے اوسکو ابراہیم علیہ السلام ہین اور
زیادہ کیا بیہقی نے کہ اول اوس کسیکا کہ پہنایا جاوے خلق سے ابراہیم ع
ہین کہ پہناوین اونکو حلہ بہشت سی اور دیجاوی کرسی اور رکہی جاوی داہنی
عرش کے پہر لایا جاوے مجہی اور پہنایا جاؤن مین حلہ بہشت سی کہ قیمت
نکرسکے اوسکی بشر اور بٹہایا جاؤن مین اوپر کرسی کے جانب داہنی عرش کے
اور کہا ہی کہ لازم نہین آتا تخصیص ابراہیم علیہ السلام سے ساتہہ اولیت
کسوت کے کہ وہ افضل ہون آنحضرت سی اور احتمال رکہے کہ پیغمبر ہمارے
ساتہہ جامہ اپنی کے قبر سے باہر آوین اور عطا اور پوشش حلہ جہت تکریم
اور تعظیم ہی نہ بجہت برہنگی اور ابراہیم ع کو بسبب برہنگی کے پہناوین
پس اولیت ابراہیم ع کی کسوت مین نسبت بہ بقیہ خلق کے ہو — کہا
شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کہ تقدیم ابراہیم ع
بکسوت جہت رعایت نسبت ابوت آنحضرت کے ہی کہ آبا افضال ان امور
مین اوپر اولاد کی مقدم ہوتے ہین اور یہہ فضل جزئی ہی امور ظاہری
مین لیکن فضایل معنوی جانب حضرت مین ہین اور اسواسطے حضرت کو
اوپر کرسی کے بٹہاوین نہ ابراہیم ع کو اور بعض نے کہا ہی کہ یہہ تقدیم کسوت
ابراہیم ع کو جزاء عریان کرنے نمرود کی اونکو وقت القا کے نار مین کہ ازقبیل
واللہ اعلم اور مشہور وہ ہی کہ حشر لوگون کا حفاۃ وعراۃ وغرل
یعنی پابرہنہ اور تن برہنہ اور بی ختنہ ہوتا ہی جیسا کہ حدیث بخاری مین
بروایت ابن عباس آیا ہی اور اشارہ قول حق تعالی کا کما بدأنا
اوّل خلق نعیدہ یعنی جیسا پیدا کیا ہی ہمنی اول خلقت بنی آدم
کو پہر دوسری بار پیدا کرین ہم اوسکو ہی ساتہہ اوسی ہیئت کی ولیکن ابوداود
اور ابن حبان نے روایت کیا ہی کہ ابو سعید خدری نے وقت احتضار کے
لباس نو منگا کر پہنا اور کہا سنا ہی مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو کہ فرماتے تہے میت برانگیختہ ہوتا ہی جسین لباس مین کہ مرا ہی اور
صاحب مواہب لدنیہ نے حارث بن ابی اسامہ اور احمد بن منیع سی روایت

کہا ہی کہ مُردے مبعوث ہوتے ہین اپنی اکفان مین اور زیارت کرتے
ہین ایک دوسریکو اوسمین اور کہا ہی کہ توفیق درمیان اس حدیث
اور اوس حدیث کے کہ بخاری مین ہی یون ہی کہ بعض عاری مبعوث ہوونگے
اور بعض کاسی اور بعض نے کہا ہی کہ مراد بہ ثیاب اعمال ہین کہ مبعوث
ہووین اوسپر اور ابوسعید نے بنایا تاویل کو اور حمل کیا اوپر ظاہرکے
اور بعضی اصحاب ہین اہل ظواہر کہ نہین دریافت کرتے مراد کو جیسے
بنایا عدی بن حاتم نے تاویل خیط الابیض والاسود کو صیام مین ایسا ہی
کہا ہی تورپشتی نے اور شیخ نے شرح مشکوۃ مین اس حدیث مین زیادہ
کلام کیا ہی تنبیہ دربیان لواء حمد مراد ساتھ لواء حمد کے
انفراد اور شہرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ساتھ حمد اور مقام
محمود کے جیسا کہ فصل شفاعت مین معلوم ہووے اور عرب وضع کرتے
ہین لواء کو موضع شہرت مین اور ہوسکتا ہی کہ آنحضرت کے دست
مبارک مین لواء ہووے اور اوسکا نام لواء الحمد ہو — قول طیبی
یہی ہی۔ اور صاحب مواہب طبرانی سے ریاض النضرۃ مین ایک حدیث
لایا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو آیا نجانا تو نہی ای علی کہ مین اول اوشخص کا ہون کہ پکارا جاوے روز قیامت
اور کہڑا ہوون مین جانب راست عرش کے اوسکے سایہ مین اور پہنایا جاؤن
مین حلہ سبز حلون بہشت سی بعد ازان پکارے جاوین اور انبیا ایک کے پیچہی
ایک پس استادہ ہووین دونو جانب عرش کے اور پہنائی جاوین حلہ ہای سبز
حلون بہشت سی — پس جان اور آگاہ ہو کہ میری امت اول امتونکی ہووے
کہ حساب کیا جاوے روز قیامت کے پس تو بشارت دیتا ہون تجہی ای علی رض
کہ تو اول اوسکا ہو کہ پکارا جاوے تجکو اور سپرد کیا جاوے تجہی لواء حمد کہ
میرا لوا ہی کہ سایہ ڈہونڈین آدم اور تمام خلق قیامت کے دن اوسکے
نیچے اور درازی میری لواکی مسافت ایک ہزار اور چہہ سو برس کی ہے
اور سنان اوسکی یاقوت احمر کی اور قبضہ اوسکا نقرۂ سفید کا اور جڑ اوسکی

مروارید سبز کی ہی اور اوسکے تین گیسو ہین نور سے ایک مشرق مین اور دوسرا
مغرب مین اور تیسرا درمیان دنیا کے مکتوب ہین اوسمین تین سطر اول
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثانی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثالث
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ درازی ہر سطر کی ہزار سال اور پہنائی
اوسکی بہی ہزار سال پس سیر کری تو ای علی رض ساتہہ اوس لوا کے اور امام
حسن رض جانب راست اور امام حسین رض جانب چپ تیرے ہون تا آنکہ ایستادہ
ہووے تو درمیان میرے اور ابراہیم کے سایہ عرش مین اور پہنایا جاوے
تو حلہ بہشت سے اور کہا ہی صاحب مواہب لدنیہ نے کہ کہا ہی حافظ قطب
الدین حلبی نے جیسا کہ نقل کیا ہی محب بن الہایم نے کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور
ظاہر ہین اوسمین آثار وضع اور خدا دانا تر ہی ساتہہ حقیقت لوا الحمد کے
کہا شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز نے قول قایل کہ خدا دانا تر ہی بحقیقت لوا
حمد حق ہے ولیکن احادیث مین تعبیر حقایق با مثال ان صور کے واقع ہوئی
ہی جیسا کہ درمیان لوح و قلم کے واقع ہوا ہی کہ زبرجد سے ہی یا یاقوت سے
اور حاملان عرش اوعال ہین کہ نرمہ گوش سے دوش تک مسافت دوسو
برس اور ایک روایت مین سات سو برس ہی اور امثال اوسکے اور
ہم ایمان لاتے ہین ساتہہ ہر چیز کے کہ بصحت پہونچی اور بہ ثبوت ملی ہی نقل اوسکے
شارع سے اور وہ جو مراد شارع ہی اوس سے اور اگر اوسکی کوئی تاویل
ہی ہم اسپر بہی ایمان لاتے ہین اور چہوڑتے ہین حکم عقل کوتہ اندیش کو
کہ استحالہ اور استبعاد اوسکا کرے اور سپرد کرتے ہین ہم حقیقت امر اوسکی
اوپر خدا کے اور اگر محدثین اوسکی اسناد مین گفتگو کرین وہ بابت دوسری
ہی اور اگر اوسکی معانی مین استبعاد کرین کمال قدرت قادر جواب
اوسکا ہی انتہی واللہ اعلم اور صاحب مواہب لدنیہ نے کہا ہی کہ عرف
عرب مین نگاہ نہین رکہتا لوا کو مگر صاحب جیش اور رئیس اور سردار اور
احتمال رکہی کہ ہاتہہ غیر کے مین بہی ہو باذن اوسکے اور تابع ہو خاص اوسکو
اور متحرک ہو ساتہہ حرکت اوسکے اور مایل ہو ہر جانب کہ وہ مایل ہی اور

اوعال جمع وعل بمعنی بز کوہی

استعمال عرب مین نزدیک حروب کے نگاہ نہین رکہتا لوا اگر صاحب اوسکا
اور منع نہین کرتا اوسکو قتال سے بلکہ کرتا ہی ساتھہ اوسکے اشد قتال اور
اسیواسطے لایق نہین نگاہ رکہنا اوسکا ہرکسیکو جیسا کہ فرمایا علی رضی اللہ عنہ
کو روز خیبر کہ دیتا ہون مین رایت کو فردا ایسے مردکو کہ دوست رکہتا ہی خدا
اور رسول کو اور دوست رکہتا ہی اوسے خدا اور رسول — کہا صاحب
مواہب نے غزوہ موتہ مین آیا ہی کہ لیا رایت کو پہلے جعفر بن ابیطالب نے
بس قتال کیا اور مارا گیا بعد ازان لیا عبد اللہ بن رواحہ نے پس لڑا
اور مارا گیا بعد ازان خالد بن ولید نے لیا اور قتال کیا اور فتح کیا پس
معلوم ہوا کہ لوا ہاتہہ مین قتال کنندہ کے ہوتا ہی واللہ اعلم **وصل**
تفضیل و تخصیص آنحضرت مین بحوض کوثر — حدیث ابن عمر مین آیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حوض میرا مسافت یکماہہ ہی اور
زوایا اوسکے برابر اور آب اوسکا شیرین تر شہد سے اور مجری اوسکا
اوپر در و یاقوت کے ہی اور سفید زیادہ شیر سی اور ایک روایت مین
سفید زیادہ سیم سے اور بعض مین سفید زیادہ برف سی اور بو اوسکی
خوش زیادہ مشک سی اور کوزی اوسکے مثل ستارون آسمان کے
در تحدید مسافت حوض مین بہت جگہہ احادیث مین ذکر واقع ہوا ہے
ہر جماعت نی بلاد سے کہ متعارف اوس دیار کے ہین نشان دیا ہی اور ظاہر
وہ ہی کہ وہ مواضع برابر ہون مسافت مین یا قریب المسافت اور اگر
متفاوت ہون مقصود بیان بعد مسافت اور کنایہ اوس سے ہو بطریق تخمین
اور تقریب نہ تعیین اور تحدید **اور** بعض نے کہا ہی کہ آنحضرت کو دو حوض
ہین ایک موقف مین اور دوسرا بہشت مین اور دونو کو کوثر کہین **اور**
قرطبی سے منقول ہی کہ واجب ہی اوپر مکلف کے علم اوسکا اور تصدیق اوسیر
اسواسطے کہ حق تعالی نے تخصیص کیا ہی اپنے پیغمبر کو ساتھہ حوض کے کہ ثابت
ہوی ہین صفات اوسکی احادیث صحیحہ مشتہرہ مین کہ حاصل ہوتا ہی اون
سے علم قطعی **اور** حدیث انس مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا میرے حوض کے چار رکن ہین اول ابی بکر صدیق کی ہاتھہ مین
اور ثانی عمر فاروق کے ہاتھہ مین اور ثالث عثمان ذوالنورین کے ہاتھہ مین
اور رابع ہاتھہ مین علی مرتضی کے پس جو کہ محب ابوبکر ہی اور مبغض ہی عمر کا
پانی نہ پلاوے اوسی ابوبکر — اور جو کہ محب علی ہی اور مبغض عثمان نہ پلاوے
اوسکو علی روایت کیا ہی اسکو ابو سعید نے شرف النبوة مین اور اسیطرح
منقول ہی مواہب لدنیہ مین لیکن مشہور وہ ہی کہ ساقی کوثر علی مرتضی رضہ ہین
اور اونہون نے کہا ہی کہ مبغض ابوبکر صدیق کو آب کوثر سی ہرگز نہ پلاؤن
مین واللہ اعلم **وصل** تفصیل آنحضرت مین شفاعت اور مقام
محمود کے صاحب مواہب نے واحدی سے نقل کیا ہی کہ کہا اجماع ہی مفسرین
کا اوسپر کہ مقام محمود مقام شفاعت ہی اور ابن عباس سے روایت ہی
کہ کہا بٹھین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن اوپر کرسے کے
پروردگار کے روبرو اور حاصل مقام وہ ہی کہ حق تعالی اپنی حبیب کو ایسی
مقام مین رکہی کہ کسیکو سوائی اوسکے حاصل نہین اور قیامت کے دن حکم
خاص خدا کو ہی طور پہ نیابت اور خلافت اوسکے محمد کو لا اِلٰہ اِلا اللہُ
محمدٌ رسول اللہ اور حدیث شفاعت مشہور ہی انس اور ابو ہریرہ اور اور
اصحاب سی اور مذکور ہی کتب ستہ وغیرہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ حکم ہووے آنحضرت کو کہ جاؤ اور جسکے دلمین بمقدار دانہ گندم یا جو کے
ایمان ہی باہر لاؤ اوسکو پس جاؤن مین اور نکالون اور رجوع کرون طرف
پروردگار اپنی کے اور حمد و ثنا کہون مین اوسکی بمحامد کثیرہ پھر حکم ہو کہ جسکے
دلمین بمقدار دانہ خردل ایمان ہو اوسکو نکالو پس جاؤن مین اور نکالون
اوسکو اور رجوع کرون طرف پروردگار کے اور حمد و ثنا کہون بہت
پھر حکم ہو کہ جسکے دل مین کم سے کم دانہ خردل سے ایمان ہووے اوسکو دوزخ
سی نکالو دفعہ چہارم مین اگر کہون مین یارب اذن دی مجکو حق مین اوسکے کہ
کہا لا اِلٰہ اِلا اللہ فرماوے حق تعالے نہین یہہ کام مفوض طرف تیرے
یہہ کام میرا ہی سوگند بعزت و کبریائی اور عظمت اپنی کے کہ باہر لاؤن مین

نار سے جسنے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس باقی نرہے نار مین
مگر جسکو کہ حبس کیا ہی اوسکو قرآن نے یعنی واجب ہی اوسپر خلود اور
یہہ حدیث روایات متعددہ ساتھہ اختلاف الفاظ اور عبارات اور
طول اور اختصار کے آئی ہی اور احادیث اس باب مین بہت ہین اور
سب سی ظاہر ہوتا ہی کہ شفاعت آنحضرت اول وقوف مردم سی محشر مین
دخول نار تک واسطے دفع عذاب کے اور بعد از دخول جنت بہی واسطے
رفع درجات کے شامل اور واقع ہی **فائدہ** کہا ہی کہ مواطن شفاعت
پانچ ہین **اول** اراحت اہل موقف مین شدت وقوف اور حبس اوس
مقام مین گرمی آفتاب اور عرق اور انتظار حساب سی **ثانی** عفو مین
سوال اور حساب سی اور آنا بہشت مین بیحساب **ثالث** شان مین اوس
قوم کے کہ حساب کیئی گیئے اور مستحق عذاب کے ہوی ساتھہ رفع عقاب کے
اون سے **رابع** نکالنی مین اوس قوم کے کہ لائے گیئے آتش مین ساتھہ نکالنی
اونکے اوس سے **خامس** رفع درجات مین اون لوگون کے کہ آئی بہشت مین
اور ہر ایک مین ان ابواب سی احادیث واقع ہوئی ہین **اور** بعضون
نے شفاعت سادسہ بہی ذکر کی ہی اور وہ شفاعت حضرت کی اپنی عم ابیطالب
کے لئے تخفیف عذاب مین **اور** بعضون نے شفاعت سابعہ بہی ذکر کی ہی
اور وہ شفاعت اہل مدینہ کو جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ ثابت وقایم نرہی
کوئی اوپر شدت اور محنت مدینہ کے اور صبر نکرے اوسپر مگر وہ کہ ہون مین
اوسکا گواہ اور شفیع دن قیامت کے — شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ متعلق
اس شفاعت کا خالی نہین ہی پانچ قسم اول سے اور اگر اسکو جدا اشمار کرین
اور اقسام پیدا ہووین جیسا کہ آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے اول وہ کہ شفاعت کرون مین اونکی جو اہل مدینہ ہین پہر اہل مکہ
پہر اہل طایف پہر شفاعت اوسکی کہ زیارت کی ہی قبر شریف آنحضرت
کی — پہر جو کوئی اجابت کرے موذن کی یعنی جو وہ کہے یہہ کہے — بعد ازان
درود بہیجی پیغمبر پر — پہر درگذر کرنا تقصیر صالحین سے پہر وہ کہ برابر ہین

حسنات اور سیئات اوسکے کہ آوے بہشت مین — منقول ہی ابن عباس سے
کہ سابق آتا ہی بہشت مین بغیر حساب کے مقتصد یعنی میانہ رو ساتھہ رحمت خدا کے
اور ظلم کنندہ اپنی نفس کا اور اصحاب اعراف بشفاعت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم بہشت مین آوین اور ارجح اقوال اصحاب اعراف مین وہ ہی گروہ
ایک قوم ہین کہ برابر ہین حسنات اور سیئات اونکے واللہ اعلم **وصل**
روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا سوال کیا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو شفاعت اپنی سے بروز قیامت جواب دیا حضرت نے البتہ کرونگا
انشا اللہ تعالی عرض کیا مینے کہان ڈھونڈہون آپ کو یارسول اللہ فرمایا
طلب کر مجھی نزدیک صراط کے کہا مینے اگر وہان ملاقات نہو اور نپاؤن
مین فرمایا پس طلب کر نزدیک میزان کے کہا اگر وہان نپاؤن کہان طلب
کرون فرمایا پس طلب کر نزدیک حوض کے کہ خطا نکرون مین ان تین جگہہ
سے **اور** اسی جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت سب اماکن اور مواطن
آخرت مین موجود اور قایم ہون گے امداد و اعانت و شفاعت امت کے
لیئے اور خلاصی اور رہائی دلاوین شداید اور مزالق اور مضایق سے اوپر
صراط — حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے قایم کیجاوی
صراط اوپر پشت دوزخ کے پس ہین اور میری امت پہلے اوس سے گذرین
اور دعا رسولونکی اوسدن مین یہہ ہی اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یا اللہ بچا بچا
اور حدیث مین آیا ہی کہ جب امت اوپر صراط کے گذرین اور لغزش کرین
اور عاجز رہین مرور سے فریاد کرین **وامحمدا وامحمدا** پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت اشفاق اور فرط اعطاف سی باواز بلند
ندا کرین رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی ای پروردگار میرے امت میری امت
سوال نہین کرتا مین تجھسے آجکےدن اپنے نفس کے لیئے اور نہ فاطمہ زہرا
کے لیئے کہ بیٹی میری ہی اور اسمین مبالغہ اور غایت اہتمام ہی آنحضرت
سی باب امت مین اور استخلاص اونکے مین اور اس حدیث سی کمال محبت
اور اتحاد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ساتھہ نفس شریف حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے معلوم ہوتا ہی اور ای پر میزان کہ مدار سوال اور حساب اوپر
اوسکے ہی حدیث مین آیا ہی کہ رکھا جاوے بہشت بجانب راست عرش
اور دوزخ بجانب چپ اوسکے بعد ازان لائی جاوے میزان اور رکھا جاوے
کفۂ حسنات مقابل بہشت کے اور کفۂ سیئات مقابل دوزخ کے اور
ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب چاہین کہ حکم کیا جاوے درمیان خلق کے ندا کرین کہان ہین محمد اور
اونکی امت اور ایک روایت مین ہی کہ کہان ہی امت اُمیہ اور پیغمبر اونکا
پس کہڑا ہو نمین اور پیروی کرے مجکو امت میری غر محجل اثر وضو سے نکسو
کیجاوین امتین راہ ہمارے سے اور دیکہین لوگ فضیلت اور درجہ اس امت کا
کہین کہ نزدیک ہی کہ یہہ امت سب پیغمبر ہو وین اور حدیث مین آیا ہی کہ
زایل نہین ہوتا قدم بندہ کا اپنی جگہہ سے جبتک سوال کیا جاوی چار چیز سے
عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین کہوئی اور عمل اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اس عمر
مین اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اور کہان کہویا اور جسم اوسکے
اوسکے سے کہ کس چیز مین کہنہ کیا اوسکو — روایت کیا اس حدیث کو ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور حذیفہ سے مروی ہے کہ
صاحب میزان روز قیامت جبرئیل ہونگے اور وہی کرینگے وزن اعمال
اوسدن روایت کیا اوسکو ابن جریر نے اپنی تفسیر مین اور یہہ سب احوال
اور حساب اور سوال بحضور رسول کریم متعال ہو ویگا اور مخلصی اور نجات
سبکی بشفاعت اور رعایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے
ولیکن حوض شریف اور ورود اوپر اوسکے ظاہر وہ ہی کہ بعد از خلاصی
شدت وقوف اور سوال اور حساب اور تجاوز صراط سے اور نجات احوال
و آفات اور مخافات سے ہو ویگا جیسا کہ فرمایا مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَا يَظْمَأُ
اَبَدًا یعنے جو پیوے اوس سے نہ تشنہ ہووی کبہی بعد ازان دخول جنت
ہی اور اول اوس کسیکا کہ آوے بہشت مین آنحضرت ہونگے جیسا کہ
فرمایا اَنَا اَوَّلُ مَنْ قَرَعَ بَابَ الْجَنَّةِ یعنی مین اول اوس شخص کا

ہون کہ کوٹنا دروازہ جنت کا اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
حرام ہی اوپر انبیا کے آنا بہشت مین تا آنکہ آؤن مین اور حرام ہی اوپر اور
امتون کے جبتک آوے امت میری لیکن تفضیل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی جنت مین ساتھہ وسیلت اور فضیلت اور درجۃ الرفیعہ کے ہی پس
روایت کیا ہی مسلم نے حدیث عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم موذنونکو اذان دہندہ کہو جو کہ وہ کہین
بعد از ان درود بہیجو اوپر میرے اور جو کوی درود بہیجی اوپر میرے درود
بہیجی اوسپر خدا تعالی دس بار پہر سوال کرو خدا تعالی سے میرے لئی
وسیلہ پس ظاہر وہ ہی کہ مراد سبب اور دست آویز ہو کہ آنحضرت
اوسکے ساتھہ توسل اور تقرب طلب کرین بدرگاہ عزت اور باعث فتح باب
شفاعت ہووے اور بعضون نے کہا ہی کہ حق سبحانہ نے تقدیر کیا ہی اوس
منزلت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے باسباب کہ ایک
اونسی دعا امت کی ہی آپکے لیئے ساتھہ وسیلہ کے بمقابلہ اوس چیز کے کہ
پایا ہی اونہون اونکے ہاتھہ کے ہدایت اور ایمان سے کذا قال صاحب المواہب
اما طلب فضیلت پس وہ مرتبہ زایدہ ہی اوپر سایر خلایق کے اور احتمال
ہی کہ وہ بہی منزل ہو یا تفسیر وسیلہ کی جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان اوسکا ہی
اور حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے وسیلہ ایک درجہ ہی خدا کے نزدیک کہ نہین فوق اوسکے
کوئی درجہ پس سوال کرو میرے لئی وسیلہ کو — روایت کیا اسکو احمد
نے مسند مین اور روایت کیا ہی ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ
سی اور اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ مانگو
خدا سی مانگو میرے لیئے وسیلہ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون رہیگا آپکے ساتھہ اوسمین فرمایا علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین
رضی اللہ عنہم ثابت اور مقرر ہوا ثبوت نبوت اور صحت

رسالت واجب ہوا ایمان لانا اوپر اوسکے اور تصدیق کرنا اوسکا — قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا یعنے کہا خدا تعالی نے پس گرویدہ ہو ساتھہ خدا اور اوسکی رسول کے اور نور وہ نور کہ اوتارا ہمنی یعنے قرآن اور کہا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنی بدرستی بہیجا ہمنی تجہے ای محمد گواہ اوپر امت کے اور بشارت دہندہ بہ بہشت اور ڈرانیوالا دوزخ سے تاکہ ایمان لاوین ساتہہ خدا اور اونکے رسول کے اور کہا آیۃ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ یعنی کہہ ای محمد ای آدمیو تحقیق مین فرستادہ خدا ہون تم سب کی طرف پس گرویدہ ہو ساتہہ اسد اور اوسکے رسول کے کہ نبی ناخواندہ ہی پس ایمان بہ محمد صلے اسد علیہ وآلہ وسلم واجب اور مقرر ہی اور تمام نہین ہوتا ایمان اور حقیقت اوسکی اور صحیح نہین ہوتا اسلام اور حصول نہین قبول کرتا مگر ساتہہ ایمان کے بہ محمد ﷺ اور شہادت برسالت حضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کے

وصل وجوب اطاعت اور اتباع سنت اور اقتدای سیرت آنحضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم مین — اور جب ایمان واجب ہوا اطاعت اور اتباع بہی لازم آیا اور اکثر اطلاق اطاعت کا فرایض اور واجبات عبادت اور اوامر و نواہی مین آتا ہی اور اتباع اور اقتدا سنن اور آداب اور عادات شریف نبوی مین اطلاق پاتا ہی اور اسیواسطے صاحب شفا نے دو فصلین کین ہین واسطے ذکر ان دو مطلب کے اور جو دونو کو ایک فصل مین ذکر کرین بہی درست ہی جیساکہ صاحب مواہب نے کیا اما اطاعت رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم کہا اسد برتر نے آیۃ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یعنے ای ایمان والو فرمان برداری کرو اسد کی اور رسول اوسکے کی اور کہا آیۃ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی اور فرمانبرداری کرو اسد کی اور رسول کی تاکہ تم رحم کیے جاؤ — اور کہا

آیہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے اور نہین بہیجا ہمنے کوی رسول مگر تا کہ اطاعت کیا جاوے ساتہہ حکم خدا کے — اور کہا آیہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ط یعنی جسنے فرمان برداری کی رسول کی پس تحقیق فرمان برداری کی اسد کی — پس گردانا حق سبحانہ نے اطاعت رسول مقبول کو اطاعت اپنی اور مقارن گردانا اطاعت رسولکو ساتہہ اطاعت اپنی کے اور وعدہ کیا اوپر اوسکے ثواب جزیل اور وعید کے اوپر ترک اور مخالفت اوسکی طرف عقاب جلیل کے اور واجب کیا امتثال امر اور اجتناب نہی اوسکے کو حقیقت مین اطاعت اپنی — پوچہی گئے سہیل بن عبد اسد تستری شرایع اسلام سی کہا آیہ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا یعنی وہ جو دیوی تمہین رسول پس لو اوسکو اور وہ جو منع کرتے تمکو اوس سے پس باز رہو اور کہا ہی اطاعت کرو اسد کی بشہادت ربوبیت اور اوسکے رسول کی بشہادت نبوت اور یہہ اطاعت دلیل محبت ہی اور محبت مورث معیت جیساکہ وصل معیت مین آوے — غرضکہ محبت خدا مشروط ہے باتباع رسول اور مشروط بی شرط وجود نہ پکڑے اور پہر اتباع مورث محبت اور خلت اوسکی ہی پس اتباع ہم شرط محبت ہی کہ انتفا اوسکا مستلزم اسکے انتفاء کو ہی اور ہم علت محبت کہ وجود اوسکا مستلزم اسکے وجود کو ہی اور مواعظ نبی صلی اسد علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہی کہ فرمایا تمپر واجب ہی کہ لازم اور محکم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کو اور دور رکہو آپکو محدثات امور سے اسواسطے کہ ہر محدث بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت اور حدیث جابر مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ ہر ضلالت نار مین ہی اور یہی آیا ہی کہ جسنے تمسک کیا ساتہہ سنت میرےکے نزدیک فساد میری امت کے ہووے اوسے اجر سو شہید کا اور آیا ہی کہ تمسک بہ سنت بہتر ہی احداث بدعت سی اگرچہ حسنہ ہو جیسیکہ احیاء آداب خلا اور قیلولہ مثلا جیسا کہ سنت مین واقع ہوا ہی بہتر ہی بناء

رباط اور مدرسہ سی اور پہنچتا ہی فاعل اوسکا باعلی مقام قرب اور وصول کے
ببرکت اقامت سنت اور حصول رضای حق اور مقرر و متحقق ہی کہ مذموم
اور مردود بدعت مغیرہ سنت ہی اور جو بدعت کہ ایسی ہووی بلکہ مقوی
اور مرج سنت ہو اوسکو بدعت حسنہ کہین اور یہہ جایز ہی ازجہت رعایت
مصلحت اور حکمت کے اور کہا ہی کہ بدعت کئی طرح ہوتی ہی — واجب
فعل اوسکا مانند سیکہنی صرف اور نحو اور وہ علم کہ نہ تہے زمان نبوت میں
یا مستحب مثل بنای رباط اور مدارس بارادۂ خیر کے — یا مباح مثل سیر
اور تنقیہ کے باقی مکروہ اور حرام اور اقامت سنت اگرچہ قلیل اور
صغیر ہو اعلی اور ارفع ہی بدعت سی اگرچہ کثیر اور کبیر ہو منفعت اور مصلحت
اوسمین و باسد التوفیق — لائے ہین کہ بعضی عمال عمر بن عبد العزیز نے
لکہا طرف اوسکے احوال اپنے بلد کا اور کثرت لصوص کا اوس بلد مین
آیا گرفتار کروں مین اونکو بمظنہ یا موقوف رکہوں مین اوپر بینہ کے جیسیکہ
سنت ہی پس لکہا اونکو عمر نے گرفتار کرو اونہین بہ بینہ نہ بمظنہ اور
ساتہہ اور چیز کے کہ جاری ہوئی ہی اوسپہ سنت اور اگر اصلاح نکرے
اونکو جو چیز کہ حق ہی اصلاح کیجو اونہین خدا اور دیکہا عمر رضی اسد عنہ
نے حجر اسود کو اور کہا و اسد جانتا ہوں مین کہ تو حجر ہی نفع اور ضرر نہین کرتا
تو اگر نہ دیکہتا مین رسول خدا صلے اسد علیہ و آلہ کو کہ بوسہ کرتے تہے تجہی بوسہ
نکرتا مین تجکو بعد ازان بوسہ کیا اوسکو اور دیکہا گیا عبد اسد بن عمر
کو کہ پہراتے تہے ناقہ کو ایک جگہہ پس پوچہا سبب اوسکا کہا نہین جانتا
مین مگر وہ کہ دیکہا مینے رسولخدا کو کرتے تہے مین ہی کرتا ہون اور
بہی لائے ہین کہ عبد اسد بن عمر نے وضو کیا اور وہان ایک درخت تہا
پہرتے تہے گرد اوسکے اور ڈالتے تہے پانی اوسکی جڑ پر رکتوہ سی کہا
دیکہا مینے رسولخدا صلی اسد علیہ و آلہ وسلم کو کرتے ایسا مین ہی کرتا ہون —
اور آیا ہی تفسیر قول حق تعالی فالعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ مین کہ
عمل صالح اقتدا برسول اسد ہی صلے اسد علیہ و آلہ وسلم اور کہا سہیل تستری نے

کہ اصول مذہب ہمارے کی تین چیزین ہین اقتدا ساتھہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق و افعال مین اور اکل حلال اور اخلاص نیت سب اعمال مین — اور حکایت کی گئی ہین احمد بن حنبل سے کہ کہا تہا مین ایکدن ساتھہ ایک جماعت کے کہ برہنہ ہوئی وہ اور آئی پانی مین اور عمل کیا مینے بحدیث کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی ایمان رکہے ساتھہ خدا اور دن آخرت کی چاہیئے کہ نہ آوے حمام مین مگر بہ ازار اور برہنہ نہوا مین پس دیکہا مینے اوسی رات بین قایل کو کہ کہتا ہے یا احمد بشارت ہو جیو تجہے کہ خدا نے بخشا تجکو باستعمال اوس سنت کی اور کیا تجہی امام کہ اقتدا کیا جاوے ساتھہ تیرے پوچہا مینے کون ہی تو کہا مین جبریل ہون **وصل** اور جملہ حقوق سے رعایت ادب ہی ساتھہ جناب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے **اور** قرآن مملو اور مشحون ہی ساتھہ آیات کے کہ ارشاد ہی اونمین برعایت ادب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم **قال اللہ تعالیٰ** لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی اس آیت کے ماسبق مین مذکور ہوے اور کہا **ایھا** یَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ — اور کہا **ایھا** يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الآية **ایھا** لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اور معنی آیات کے ہی مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ **اور** لفظ تعزروہ کہ آیت اول مین واقع ہوا معنی اوسکے وہ ہین کہ مبالغہ کرو تعظیم حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین — اور تنصروہ یعنی اعانت کرو اور یاری دو اوسکو **اور** دوسری آیت مین نہی کی پیشدستی سے نسبت با نحضرت اور سخن مین یعنی مکہو پہلے کہنی اوسکے سے اور جو وہ کہی سنو **اور** نہی کی شتابی سے بمقتضای کسی امر کے کہ پیش آوے قبل از قضائی آنحضرت کے امور دین سے اور کہا **ایھا** وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنی ڈرو خدا سی بدرستی کہ اللہ سننے والا ہی — وہ جو کہتی ہکو پہلے کہنے رسول مقبول ہے —

اور داناوہ جو کرتے ہو پہلے کرنے اوسکے سی ایسا ہی کہا قاضی عیاض
نے اور مواہب مین کہا ہی کہ جملہ آداب سی ہی کہ تقدم نکرے آگے
آنحضرت کے بامر ونہی اور اذن اور کسی تصرف مین تا اینکہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم امر کرے اور نہی کرے اور اذن کرے جیسا کہ آنحضرت
کے باب آداب مین اسی آیہ مین حق سبحانہ نے ارشاد کیا ہی اور یہہ حکم
باقی ہی تا قیام قیامت اور منسوخ نہین ہوا پس اقدام نسبت بہ سنن اور
احکام اوسکے بعد از وفات حضرت کے مثل تقدم روبرو حضرت کی ہی
حالت حیات مین اور کہا ہی کہ نظر کرو ساتھہ ادب صدیق رضی اللہ عنہ
کے نسبت بجناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تقدم کیا آگے
اوسکے نماز مین پس کیونکر تاخر کیا اگرچہ وہ تقدم باذن اور امر آنحضرت
تہا اور کہا نہین سزاوار پسر ابو قحافہ کو کہ تقدم کرے آگے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہان پہنچایا اوسکو اس ادب نے کہ قایم مقام اور
امام کیا بعد از اوسکے اور ایسی جگہہ پہنچایا کہ کوئی نہ پہنچا اور جملہ آداب
رسول سے وہ ہی کہ نکرنا جاوے دعا اور پکارنے اوسکے کو مانند دعا بعض
ہماری کے بعض کو فرمایا اللہ تعالی و تقدس نے ﴿وَلَا تَجْعَلُوا
دُعَاءَ الرَّسُولِ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ اور اس آیت کے معنون
مین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہ کہ نہ پکارین اوسکو ساتھہ نام اوسکے
جیسا کہ پکارتے ہین بعضے تمہارے بعض کو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ
ساتھہ توقیر اور تواضع کے اور ان معنون پر مصدر مضاف بمفعول ہی
دوسرے وہ کہ نکرو پکارنا اوسکا مثل پکارنے بعض تمہارے کے بعض کو کہ اگر
چاہی جواب دیوی اور اگر چاہی ندیوے بلکہ بہ تقدیر پکارنے اوسکے تمکو
البتہ جواب دینا چاہیی کہ اجابت اوسکی واجب اور تخلف اوس سے
گنجایش نہین رکہتا جیسا کہ مضمون کریمہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾
یعنی ای ایمان والو اجابت کرو واسطے اللہ کے اور رسول کے جب پکاری

نہین اوس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تمکو — کما او سپر دال ہی اور اوپر اس تقدیر کے مصدر مضاف بفاعل ہے **اور** شاہد اسکا حدیث ابن المعلی ہے کہ نماز مین تہا اور آنحضرت نے اوسی پکارا اوسنے اجابت نکی اور عذر کیا کہ نماز مین تہا مین اس سبب جواب ندیا پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کہا ہی اللہ تعالی نے اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اور ذکر خصایص شریف مین گذرا ہی کہ نماز باطل نہین ہوتے نزدیک شافعی کے باجابت نبی **وصل** لزوم محبت آنحضرت مین **اور** محبت آنحضرت واجب ہی تمام خلق پر جاننا چاہیے کہ محبت حیات قلوب اور غذائی ارواح اور روح ایمان ہی اور مقامات مین رضا سی اور احوال مین محبت سے بالاتر اور فاضلتر نہین ہی اور شیخ دقت نے سالک بی محبت کو جسد بی روح سے مشابہت دی ہی **اور** عبارات قوم بیان معنی محبت مین اور کشف اوسکی حقیقت مین مختلف آئی ہین اور فی الحقیقت اختلاف اس مقال مین ناشی اختلاف احوال سے ہی اور اکثر اوسکا راجع بثمرات نتایج محبت ہی نہ حقیقت اوسکی **اور** مواہب لدنیہ مین بعضی محققین سے نقل کیا ہی کہ حقیقت محبت کی نزدیک اہل معرفت کے معلومات سی ہی کہ تعریف اور تحدید اوسکی نہین ہو سکتی اور نہین پہچانتا اوسی مگر وہ کوئی کہ قایم ہی ساتہہ اوسکے بطریق وجدان کہ ممکن نہین تعبیر اوس سے اور تحدید زیادہ کرتی ہی اوسمین خفا پس حد اوسکی وجود اوسکا ہی انتہی **اور** یہہ کلام ذوق اور وجدان محبت مین ہی کہ نہ بحسب وضع لفظ کے معنی اوسکے میل اور انجذاب قلب کا ہی طرف چیز موافق اور مرغوب کے اور واسطے محبت کے مراتب اور درجات اور آثار اور ثمرات اور شواہد اور علامات ہین کہ اشارات قوم اوسپر واقع ہین پس بعضوں نے کہا ہی کہ محبت موافقت محبوب ہی جمیع احوال مین اور ایثار اور جود اور اطاعت اوسکی ہی اوپر شہوات نفس اور ارادت قلب کے **اور** بعض نے کہا ہی کہ محبت محو ہونا صفات محب اور فانی ہونا اوسکا صفات محبوب مین اور اوسکی ذات مین اور یہہ احکام سی محبت مین ہی

نہین پایا اوسکو گروہ کہ خالی کیا ہی اوسکو ولد محبت نبی اور خالی ہوا ہی ہستی اپنی سے تمامہ اور بعض نے کہا ہی محبت سفر قلب ہی طلب محبوب مین اور شوق ساتھہ لقای اوسکے اور جاری رکہنا زبان کا ساتھہ ذکر اوسکے علی الدوام اور چونکہ عادت آدمیزاد جاری ہی اسبات پر کہ دوست رکہتا ہی محسن اپنی کو کہ احسان کرے اوسکے ساتھہ ایکبار یا دوبار نعمت فانیہ سے یا خلاص اور نجات دی اوسکو مہالک اور مضار زایلہ سے پس کیونکر نہو محبت ایسی محبوب کی کہ پہنچین ہین اوسسے نعمتین دائمی ابدی اور نگاہ رکہا اور بچایا ہی بلیات اور آفات سرمدی سنی اور قاعدہ ہی کہ آدمی دوست رکہتا ہی اوسکو کہ کچھہ صورت جمیلہ اور سیرت حمیدہ رکہتا ہو پس وہ محبوب و معشوق کہ جامع تمام حسن اور جمال اور حاوی جمیع اجناس فضل و کمال کا ہو یہ محبت اولی اور الیق ہی پس مستحق اور مستوجب اوسکے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ محبت اونکی اوفر اور اکثر اور اولی اور اعلی محبت نفس اپنی اور اہل و اولاد اور اموال اپنی سے ہووے — پس جو کوئی کہ حضرت پر ایمان لایا ہی ایمان صحیح یا خلاص خالی نہین وجدان شمہ اس محبت سی و لیکن بعض نے حظ وافر اوس سے پایا اور بعض نے کمتر اور مدار اس محبت کا اوپر ترک شہوات اور عدم احتجاب غفلات کے ہی اور شک نہین کہ حظ صحابہ کا اس باب مین اتم اور اکمل ہی اسواسطے کہ یہہ ثمرہ معرفت کا ہی اور معرفت اونکی بآنحضرت عالی ہی جیسا کہ آثار منقول سے معلوم اور مفہوم ہوتا ہی اور کہا علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے کہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محبوب ترین طرف ہماری سے ہماری اموال اور اولاد اور پدرون اور مادرون سے اور پانی سردسی اوپر تشنگی کے

وصل

اور اعظم ثواب محبت اور جزا اوسکی ثبوت معیت معنوی روحانی اگرچہ مفارقت جسمانی درمیان ہووے — حدیث انس رضی اللہ عنہ مین آیا ہی کہ آیا ایک مرد نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا مَتَی السَّاعَۃ کب ہوگی قیامت یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے کیا آمادہ کیا ہی تو نے اعمال سے

قیامت کے لئے یعنی قیامت سی کیا سوال کرتا ہی تو عمل کر کہ روز قیامت تیرے
کام آوین کہا آمادہ نہین کیا قیامت کے لیئے مینے کثرت روزہ اور صدقہ سے
ولیکن دوست رکہتا ہون خدا اور رسولخدا کو فرمایا آنحضرت نے اَنْتَ مَعَ
مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی تو ہمراہ اور ساتہہ اپنے محبوب کے ہی **اور** امیرالمؤمنین
علی رضی اللہ عنہ سی آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکڑا ہاتہہ
حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور کہا جو کوئی دوست رکہی ان دونو نکو اور
باپ اور مان ان دونو کے ہووی میرے ساتہہ درجہ میری مین قیامت کو
اس جگہہ غایت مبالغہ ہی کہ فرمایا ہووے میرے درجہ مین اور بتحقیق کہ مراد
غایت قرب اور معیت ہی بہ نسبت اورون کے کہ وہان اکتفا بمطلق معیت
ہی **اور** روایت کیا گیا ہی کہ آیا ایک مرد آنحضرت پاس اور کہا یا
رسول اللہ تو محبوب ترین میرے نزدیک اہل اور مال میر سے ہی اور جب
یاد کرتا ہون مین تجہے بن دیکہے جمال تیرے کے صبر نہین کر سکتا اور مین یاد کرتا
ہون موت اپنی اور موت تیری اور جانتا ہون نہین کہ جب آوے تو بہشت
مین مرفوع اور برداشتہ ہووے تو اور پیغمبرون کے ساتہہ مقام اعلی مین اور
آون مین نہ دیکہون تجکو پس بہیجی حق تعالی نے یہہ آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ الآیۃ یعنے اور جو کوئی فرمان برداری کرے اللہ اور
رسول کی پس وہ گروہ ساتہہ اونکے ہی کہ انعام کیا اللہ نے اوپر اونکے
پیغمبرون اور صدیقون سے پس بلایا آنحضرت نے اوس مرد کو اور
پڑہی یہہ آیت اوسکے سامنی **اور** دوسری حدیث مین یون آیا ہی کہ ایک
مرد تہا مجلس شریف مین بیٹہا کرتا تہا اور نظر بجمال مبارک کیا کرتا تہا اور کسی
اور طرف میلان نظر نکرتا تہا پوچہا حضرت نے کیا ہی حال تیرا کہا مان باپ میری
تیر فدا ہون یا رسول اللہ بہرہ مند ہوتا ہون میں بجمال حضرت کے اور ذوق
حاصل کرتا ہون ساتہہ دیدار آپ کے لیکن غم اوسکا رکہتا ہون کہ جب روز
قیامت ہووے برداشتہ کرے تمکو خدا تعالی ساتہہ تفضل اپنی کے پس

نازل کیا حق تعالی نے اس آیت کو — شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی
ہو سکتا ہی کہ جسوقت مشتاقون نے شکایت کی ہی حرمان رویت بصری کی
قیامت مین بجہتہ علو درجہ آنحضرت کے اوس موطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بشارت دی اونکو کہ اس دنیا مین جبکہ رویت قلبی اور بصری
مین افتراق اور تفاوت ہی اوس عالم مین کہ بصر اور بصیرت متحد ہووین ایسا
معنی حاصل ہون کہ کچھہ پردہ درمیان مین نرہی واللہ اعلم وصل
بیان مین اوس چیز سے کہ وارد ہوا ہی سلف اور ائمہ سے آثار محبت مین
ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے — روایت ہی ابی ہریرہ
سی رضی اللہ عنہ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سخت
ترین میری امت کا محبت مین وہ لوگ ہین کہ آتے ہین بعد میری دوست
رکہنا ایک اونسی کا شکے دیکھی مجھے مقابلہ اہل و مال اپنی مین — یعنے
سب مال اور اہل اپنی کو دیوے اور فدا کرے اور دیدار میرا حاصل کری
اور یہہ تمنا دیدار شریف اور اظہار محبت آنحضرت ہی کہ ساتہہ اس طریق
کے بہی حاصل ہوتی ہی اور ان معنون پر مراد دیدار آنحضرت پہے زمانہ
آنحضرت مین اور یہہ بطریق فرض اور تقدیر ہی اور بقول شیخ علیہ الرحمہ
اگر مراد دیدار آنحضرت بعد وفات آنحضرت ہو منام مین جیسا کہ سایر صلحای
امت کو ہوتا ہی یا یقظہ مین جیسا کہ کاملین اولیا کو وہ ہوتا ہی بہی دور
نہین یعنی ایسے مشتاق جمال اور لقای شریف حضرت ہین کہ اگر اوسکو
بہ بذل اہل و مال پاوین اگرچہ خواب مین ہو غنیمت جانین فافہم باللہ
التوفیق روایت ہی ابن اسحاق سے کہ ایک زن انصار سے کہ مارا گیا
باپ اور سب بہای اور زوج اوسکا روز احد رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے ساتہہ پس پوچہا اوس زن نے کیا حال ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا لوگون نے کہا بخیر ہی الحمد للہ جیسا کہ دوست رکہتی ہی کہا مجہی دکہائو
تا دیکہون مین جب دیکہا حضرت کو کہا ہر مصیبت بعد از سلامت آپ کے
خورد اور آسان ہی اور روایت ہی کہ جب احتضار بلال رضی اللہ عنہ

قریب ہوا اونکی بی بی نے فریاد کی اور کہا واحسرتاہ اور ایک روایت مین
واکربتاہ کہا بلال نے واطرباہ غداً الْقَی الاحبہ محمداً وحزبہ
یعنی زہی خوشی اور شادی کل ملاقات کرتا ہون مین دوستونکو کہ محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اونکی گروہ ہی — اور کیا اچھا کہا کسی شاعر نی **بیت**
درغربت مرگ بیم تنہائی نیست * یارانِ عزیز آن طرف بیشتراند * اور روایت
کیا گیا ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سی کہ کہتی تہے سوگند بخدا کہ بہیجا ہی آپ کو
ساتہہ حق کے کہ اسلام ابوطالب خنک اور روشن کنندہ تر ہی میری آنکہہ کو
اسلام اوسکی یعنی ابو قحافہ سی کہ باپ میرا ہی اسواسطے کہ خنک کنندہ چشم
مبارک کا ہی — اور ایسا ہی کہتی ہین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتہہ
عباس رضی اللہ عنہ کے کہ اسلام لانا تیرا محبوب تر ہی میرے نزدیک اسلام
خطاب سے اسواسطے کہ محبوب تر ہی نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے **او** ر روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ بن عمر سو گیا اونکا پاؤن پس کہا گیا
یاد کر محبوب ترین مردم کو نزدیک اپنی تا زایل ہو یہہ آفت پس فریاد برلائے
یا محمداہ پس اچہا ہوا اونکا پانو **او** ر روایت کیا گیا ہی کہ آئی ایک
عورت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور التماس کیا کہ واکر میرے لیئے
قبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کہولا عائشہ صدیقہ رضہ نے قبر
شریف کو پس گریہ کیا اوس عورت نے یہانتک کہ جان دی **او** ر زید بن
عبد اللہ انصاری صاحب الاذان سے آیا ہی کہ اپنے باغمین کام کر رہی تہے
پس آیا اونکا بیٹا اور خبر فوت آنحضرت پہنچائی پس دعا اور زاری کی
کہ خداوندا مجہی نابینا کرتا نہ دیکہون مین بعد محبوب اپنی کے کسیکو پس جاتی
رہی بصر اوسکی اور مثل اس دعا کے بعض اور اصحاب سی بہی ماثور و منقول
ہی **وصل** علامات محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بہت ہین اعلی اور اعظم سب مین اتباع اور اقتدا اونکا اور استعمال
سنت اور سلوک طریقہ اور اہتدی بہدی اور سیرت اونکی اور وقوف
حدود شریعت پر اور عدم تجاوز احکام ملت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

قال اللہ تعالیٰ آیۃ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ پس گردانا متابعت اپنی کو دلیل اور علامت محبت خدا کی
پس محبت خدا اور محبت رسول خدا ایک ہی اور لازم اور ملزوم آپس مین —
اور رسالہ قشیری مین ابو سعید خراز لاتا ہی کہ کہا دیکہا مینے آنحضرت کو
منام مین اور کہا یا رسول اللہ معذور رکہہ مجہی کہ محبت خدا نے باز رکہا ہی مجہے
محبت تیریسی یعنی محبت میری تیرے ساتھہ اتنی ہی کہ ہرگز ساتھہ غیر تیر کے
مشغول نہین ہوتا مین اور یاد مجہو تیر کی نہین کرتا مین اور ساتھہ ذکر غیر تیرے
مشغول نہین ہوتا مین ولیکن جو محبت حق الحق اور مقدم ہی اور تو نی بہی ساتھہ
اوسکے فرمایا ہی مجہی لیگئی فرصت کو اور گنجایش محبت دوسری کی نہین چہوڑی
اور محبت تیری جیسا کہ چاہتا ہو نین وجود مین نہین آتی اور یہہ بی تمیزی اور
سکر حالی سے ہی اور مرتبہ جمع اور اجمال مین — دیکہہ کہ آنحضرت نی اوسکے
جواب مین کیا فرمایا کہا یا مبارک مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ یعنی جسنی
کہ دوست رکہا خدا کو پس تحقیق دوست رکہا مجہکو — یعنی دوستی خدا کی
اور دوستی میری ایک ہی اور لازم آپسمین ولیکن بہت غلبہ سکر اور عدم تمیز
کے اطلاع اوپر حقیقت حال کے دست نظر بصیرت سی جاتی رہتی ہے اور
یہی ہی سبب اشتباہ بعضی کوتاہ بینونکا کہ مشہود حق کو وساطت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفارق جانتے ہین اور اوپر برزخیت اوسکی سے
واقف نہین ہوتے اور ہو سکتا ہی کہ یہہ کلام تعجب اور رد ہووے اوپر
ابو سعید کے کہ یہہ جو تو کہتا ہی معنے نہین رکہتا اور خطا اور نقص ہی رجوع کر
اس خیال مکروہ سے اور یہہ بات مت کہہ ولیکن جو ابو سعید صادقان راہ
اور خاصکان درگاہ اور محبان آگاہ سے ہی ندا کیا ساتھہ یا مبارک کے
اور معذور رکہا اور منع فرمایا ساتھہ رفق اور نرمی کے اور نہ ظاہر کیا شدت
اور عنف بتوقع اس امر کے کہ حقیقت حال سمجہہ جائیگا اور رفع اشتباہ اور
التباس کا فرمایا اور مثل اسکے رابعہ بصری سے نقل کرتے ہین واللہ اعلم
اور فی الحقیقت محبت تعلق متابعت اور باعث ہی اوپر اوسکی پس

متابعت دلیل اور علامت محبت کی ہووے اور کہا ہی کہ محبت ناشی ہوتی ہی مطالعہ نعمت سی اور بقدر اطلاع اوپر نعمت کے ہوتی ہی قوت محبت اور یہہ بملاحظہ احسان کے ہی اور ساتہہ مشاہدہ حسن اور قدر اوسکے بہی پیدا ہوتی ہی اور منجر بمتابعت اسواسطے کہ محبت بالذات مقتضی اتفاق اور اتحاد کو ہی اور جو متابعت محبت سی ہی کچہہ ثقل اور تعب طاعات اور عبادات مین نہوگا بلکہ غذای قلب اور نعیم روح اور سرور خاطر اور قرۃ عین ہوگا اور اعظم ہوگا لذات جسمانیہ سی خصوصا بتصور معیت آنحضرت کے و لیکن جاننا چاہئی کہ یہہ اقوی اور اکمل انواع محبت ہی ــــ اور جو کوئی کہ متصف ہی بصفت متابعت کامل المحبت اور عالی مرتبت ہی اور جو کہ مخالف ہی بعض امور مین ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہی لیکن اصل اسم محبت اور اتصاف سی ساتہہ اوسکے باہر نہین اور دلیل اوسکی قول آنحضرت ہی درباب اوس شخص کے کہ حد مارا گیا شرب خمر مین اور مکرر واقع ہوا اوس سے یہہ فعل پس لعنت کیا اوسکو بعض مردم نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْہُ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی لعنت نکرو اوسی پس تحقیق وہ دوست رکہتا ہی اللہ اور اوسکے رسول کو ــــ اور وہ شخص تہا اہل بادیہ سے زاہر نام اور آپ پاس آیا کرتا تہا اور اشیای بادیہ سے ترہ اور خضراوات وغیرہ کے لایا کرتا تہا ــــ اور آنحضرت بہی چیزون شہریسی مثل جامہ اور زر وغیرہ سے اوسکو عطا فرماتی تہے اور فرماتے کہ زاہر ہمارا روستائی ہی اور ہم اوسکے شہری اور بعض کتب سی معلوم ہوتا ہی کہ نام اس شارب خمر کا عبداللہ ہی ملقب بحمار اور زاہر اور ہی واللہ اعلم اور اس جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ اصل محبت وہی نیل اور اخذ اسی ہی اگرچہ متابعت مین تقصیر اور کوتاہی ہو اور بہی معلوم ہوتا ہی کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی و لیکن جاننا چاہئے کہ استمرار ثبوت محبت اللہ تعالی کا دل عاصی مین مشروط اور مقید ہی ساتہہ ندامت کے وقوع معصیت پر تا اقامت کیجاوے اوسکی اوپر حد پس کفارہ ہو اوسکے گناہ کا بخلاف

اوس سبکے کو واقع ہوا اوس سے ندامت اور انفعال خوف اسباب کا ہی
کہ بتکرار ذنوب اور اصرار کے برتبہ طبع اور رین اور ختم کے منجر ہوا اور سلب کیا
جاوے اوس سے ایمان والعیاذ باللہ اور علامات محبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہی توقیر اور تعظیم اوسکی نزدیک ذکر اوسکے اور اظہار
خشوع وخضوع اور انکسار نزدیک سماع اسم شریف حضرت کے اور تہا
جعفر بن محمد کثیر المزاح والتبسم اور جب ذکر کیا جاتا نزدیک اوسکے اسم مبارک
حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زرد ہو جاتا رنگ اوسکا اور تہا صفوان
بن سلیم متعبدین اور متزہدین سے جب ذکر کیا جاتا اوسکے نزدیک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت روتا تا انکہ اوٹھ جاتے لوگ اوسکے پاس سے
اور چھوڑ جاتے اوسکو اور تہے قتادہ رضی اللہ عنہ جب سنتے نام شریف
آنحضرت کا لاحق ہوتا اونکو نالہ اور گریہ اور اضطراب اور تہے عبد الرحمن
بن مہدی جب پڑہتے حدیث امر کرتے لوگونکو سکوت اور کہتے لَا تَرْفَعُوا
أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اور واجب ہی انصات نزدیک
قرات حدیث حضرت کے جیسا کہ واجب ہی نزدیک سماع قول حضرت کے اور
درود بھیجنی مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سماع اسم
شریف کے کلام ہی کہ آویگا باب اوسکے مین اور فرمایا آنحضرت نے در
باب حسنین رضی اللہ عنہما کے خداوندا مین دوست رکہتا ہون اونکو پس دوست
رکہہ تو اونکو اور فرمایا جس نے دوست رکہا اونکو پس بتحقیق دوست رکہا
مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو پس تحقیق دوست رکہا خدا کو اور جسنے دشمن
رکہا اونکو بتحقیق دشمن رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا مجکو دشمن رکہا خدا
کو اور فرمایا حق مین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے کہ وہ پارہ گوشت میرا
ہی غضب مین لاتا ہی مجھے وہ جو غضب مین لاتا ہی اوسکو اور فرمایا در
باب اسامہ بن زید کے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دوست رکہہ ای عائشہ
اوسکو زیرا کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو اور فرمایا در باب اصحاب
رضی اللہ عنہم کے نہ پکڑو اونکو ہدف اور جو کہ دوست رکہتا ہی پس بسبب دوستی

میرےلیے دوست رکہتا ہی اونکو اور جو کہ عداوت رکہتا ہی اونسے پس بسبب
دشمنی میری سکے دشمن رکہتا ہی اونکو — اور جو کوی ایذا پہنچاتا ہی اونکو پس
بتحقیق ایذا پہنچاتا ہی مجہے — اور جسنے ایذا رسانی کی میری بتحقیق ایذا رسانی
کی خدا کی ہے . اور جسنے ایذا رسانی کی خدا کی نزدیک ہی کہ پکڑے خدا اوسکو اور
عذاب کرے **اور** فرمایا نشان ایمان کا دوست رکہنا انصار کا ہی اور نشان
نفاق کا دشمن رکہنا اونکا **اور** فرمایا جسنے دوست رکہا عرب کو پس بدوستی
میرےلیے دوست رکہا اونکو — اور جسنے دشمن رکہا عرب کو پس بدشمنی میرےلیے
دشمن رکہا اونکو — سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علامات محبت خدا
سی محبت قرآن ہی اور علامت محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہی اور نشان محبت
پیغمبر کا محبت سنت اور نشان سنت کا محبت آخرت اور نشان محبت آخرت
بغض دنیا ہی اور نشان بغض دنیا وہ کہ ذخیرہ نکرے مگر توشہ کہ پہنچاوے اوسکو
باخرت — ابو موسی رضی اللہ عنہ قرآن پڑہتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم گوشہ مین گوش اوپر آواز اونکے رکہہ کر ذوق پکڑتے تہے اور محظوظ
ہوتے تہے جب صبح ہوی فرمایا شب کو تم کیا اچہا قران پڑہتی تہے اور مین سنتا
تہا کہا افسوس اگر مین جانتا کہ آپ سنتے ہین زیادہ اس سے اپنی آواز آراستہ
کرتا مین **بیت** دلم را شادی رو داده در نالیدنم امشب ۞ زجای یار گوتا
گوش بر آواز من دارد ۞ اور صحابہ جب جمع ہوتے اور درمیان اونکے
ابو موسی اشعری ہوتے کہتی ای ابو موسی یاد خدا سی ہمکو بہرہ مند کر پس پڑہتی
ابو موسی قرآن کو اور وہ سنتی — شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ
علیہ نے فرمایا کہ سماع قرآن وہ سماع ہی کہ مختلف نہین اوسمین دو شخص اہل ایمان
سی اور اختلاف پڑہنی اشعار مین ہی بالحان موسیقیہ ایک جماعت اوسکو
متوصل اور مقرب جانین اور ایک قوم ملحق بفسق اور دونو جانب افراط
اور تفریط مین ہین انتہی — شیخ اجل اکرم عبد الوہاب متقی قادری شاذلی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتی تہے کہ جب شیخ نے ہمسے دبہت انابت اور ارادت
پکڑا کہا کہو اَلْفَقْرُ اَفْضَلُ مِنَ الْغِنَاءِ یعنی فقر بہتر ہی تونگری سے

اول با فضیلت فقرا قرار کیا بعد ازان مرید کیا اور اس جگہہ باطل ہوا زعم
بعضے مدعیون اور متصنعون ہمارے زمانے کا کہ دعوا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ
جمیع مراتب اتباع ہمکو حاصل ہین اور باوجود اوسکے گرفتار دنیا ہین اس بات
آیا اونکے حق مین قول حق تعالی فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
وَرِثُوا الْكِتٰبَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُولُوْنَ سَيُغْفَرُ
لَنَا یعنے پس پیچھے سے آئے بعد اونکے سے اولاد کو وارث ہوئی کتاب سکے
لیتی ہین متاع اس عالم خسیس کو اور کہتی ہین نہ وہی کہ بخشا جاوے ہمکو تَابَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قبول کری اسد توبہ اونکی اور رجوع
برحمت کرے اونپر اور ہمپر اگر چاہے اسد تعالی **وصل** وجوب نصیحت
آنحضرت صلی اسد علیہ وآلہ وسلم مین **جان** کہ خیرخواہی رسول صلے اسد علیہ
وآلہ وسلم اور اخلاص اور ادای حقوق اونکا سرا و علانیہ مین واجبات
دین اور اسلام سے ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ
یعنی دین یہی نصیحت ہی قَالُوْا لِمَنْ پوچھا صحابہ نے نصیحت کسکے لئے یا رسول
اسد فرمایا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ
خَاصَّتِهِمْ یعنی اسد اور اوسکے رسول کو اور اوسکی کتاب اور عامہ مسلمین
اور خواص اونکیکو اور ایک روایت مین وَاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ
آیا ہی اور یہہ حدیث جوامع الکلم ہی اور تمام علوم دینی حیطہ اجمال اوسکے
مین مندرج ہین اور جوامع الکلم اون احادیث کو کہین کہ غایت ایجاز
و اختصار لفظ قلیل سے جامع اور حاوی معانی کثیرہ کے آوین اور اس
قسم کی بات شریف کلام محمدی اور دلایل وشواہد کمال اونکے سے ہی جیسا کہ
فرمایا اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِيَ الْكَلَامُ یعنے دیا گیا مین
جوامع الکلم اور اختصار کیا گیا میرے لیے کلام — پس جیسا کہ وجہ جمیل حضرت
مین اجناس دقایق حسن اور جمال خارج حد وحصر ہور احصاسے ابداع کیے
کلام جلیل حضرت مین انواع اسرار اور حقایق با ہر تصور افہام سے تضمین
فرمائے اور نصیحت لغت مین خالص اور صاف ہونا عسل کا ہی عسل ناصح

اوس شہد کو کہین کہ موم سے صاف اور خالص ہوا ہو — مراد اس جگہہ
صفا اور خلوص ہے ادای حقوق وارده خیر مین مفضوح کہ اسکے لیئے پس نصیحت
لله صحت اعتقاد ہی ساتہہ وحدانیت اوسکے اور وصف اونکا ساتہہ اون
اشیا کے کہ اہل اوسکا ہی اور تنزیہ و تقدیس ذات اور صفات اوسکا ایسی
چیزون سے کہ لایق کمال اوسکے نہین اور امتثال اوامر و مناہی شرعیہ اور تسلیم
احکام ارادیہ اوسکے کا ہی اور نصرت دین بجہاد اور بتحصیل اسبابیکہ موجب
بقا اور تقویت دین اور ملت کا ہی ساتہہ علم اور عمل اور اخلاص کے عبادت
مین **اور** نصیحت لرسول الله — ابو سلیمان نے کہا تصدیق نبوت اور
اطاعت اوسکی اوامر و نواہی مین اور ابو بکر نے کہا نصیحت رسول نصرت اور
حمایت اوسکی ہی حیًا و میتًا اور احیا اوسکی سنت کا ساتہہ طلب اور تائید
اور دفع کرنے اور باز رکہنی مخالف کو اوس سے اور تخلق باخلاق کریمہ اور
آداب جمیلہ اسکے **اور** اسحاق تیمی نے کہا کہ تصدیق اوسکی اوسمین کہ
لایا پیغمبر خدا سے دین اور اعتصام بسنت اور نشر اوسکا اور برانگیختہ کرنا
لوگونکو اوسپر اور دعوت کرنا بخدا اور کتاب اوسکی اور رسول اوسکی
اور ساتہہ سنت اوسکی اور عمل اوسپر **اور** عمر بن لیث کو کہ ایک امرا
خراسان سے تہا اور پہلوان اور توانا اور قوی بازو اور دولت خواب مین
دیکہا اور پوچہا کہ کیا کیا حق تعالی نے تیرے ساتہہ کہا بخشا مجہی کہا کس چیز سے
بخشا کہا ایکدن اوپر بلندی کوہ کے کہڑا ہوا نظر کرتا تہا اوپر لشکرون اپنی
کے پس خوش آئی مجہی کثرت اونکی اور آرزو کی مینے کہ کاشکے حاضر ہوتا
مین بخدمت آنحضرت اور امداد و اعانت و نصرت کرتا مین اونکی پس
رحمت کی اور بخشا مجہی خدای تعالی نے **اور** بعض حکایتین اوس سے
یا غیر اوسکے سے منقول ہین کہ کہا ای کاشکی روز محاربہ حضرت امام حسین
اور اہلبیت رضی الله عنہم کے حاضر ہوتا مین اور مخذول و مقہور کرتا مین
یزیدیونکو اوس سے **اور** نصیحت لکتاب الله ایمان لانا اوسکے ساتہہ
اور عمل کرنا ساتہہ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی اور تدبر آیات اور معرفت

معانی اور حاصل کرنا علوم کا کہ متعلق ہین ساتہہ اوسکے اور ملازمت تلاوت
اوسکے ساتہہ رعایت طہارت اور تحسین صوت اور حضور قلب اور اوسکی
تعظیم کے اور تفہیم و تفقہ اوسمین اور دفع کرنا تاویلات اہل زیغ وضلال
اور طعن ملاحدہ اور زنادقہ خسران مآل کا اور یہی رعایت حقوق کلام
اللہ سے ہی ترک تکلم اوسمین اور تفسیر اوسکی اپنی طرف سی بی سند اور
نقل کے سلف سی اور موافقت شرع کے جیسا کہ بعضی جاہل بو الفضول اس
وقت کے کرین اور اوسکو تفسیر قرآن نام رکہین اور نجانین کہ مَنْ فَسَّرَ
الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ فَقَدْ كَفَرَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا یعنے جنے تفسیر کیا
قرآن کو اپنی عقل سے پس تحقیق کفر کیا پناہ دیوے اللہ ہمین اوس سے لیکن
نصیحت عامہ مسلمین کیا ہی رعایت اونکے حقوق کی اور ارشاد اونکو
بمصالح اور معونت امور دین اور دنیا مین قولاً اور فعلاً اور متنبہ اور
آگاہ کرنا غافلونکو اور تبصیر اور بینا کرنا جاہلونکو اور دینا محتاجونکو اور ستر
عورات اور دفع مضار اور جلب اونکے منافع کا کرنا اور حرمت مال اور عرض
اور نفس اونکے کا نگاہ رکہنا اور بچشم حقارت مسلمانونمین نظر کرنا اور ہاتہہ
اور زبان اونکی ایذا سے باز رکہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا
اور یہہ بہی نصیحت عامہ مین داخل ہی کہ تکلم بقدر عقول اونکے کرنا اور
ذکر حقایق اور دقایق اور کشف اسرار کا کرنا اور اظہار اقوال علما اور
اونکے اختلافات کا یا غیر علما کا بہی یہی حکم رکہی وَمِنَ اللّٰهِ الْعِصْمَةُ
وَالْعَوْنُ اور نصیحت و خیر خواہی خواص مسلمانون کی اگر مراد بخواص امرا اور
سلاطین رکہین کہ حاکم ہین اوپر خلق کے جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہی وَلِاَئِمَّةِ
الْمُسْلِمِيْنَ پس اطاعت اونکی ہے امر حق مین اور معونت اور امر اور تذکیر کرنا
اونکو ساتہہ اوسکے اوپر احسن اور ارفق اور اصلح وجوہ کے اور متنبہ اور آگاہ
کرنا اوس چیز پر کہ غافل ہون امور مسلمین سے اور پوشیدہ ہواونسے اور ترک
خروج اوپر اونکے اور عدم اغرا لوگون کا اور افساد قلوب کا اوپر اونکے اور ترغیب
اوسپر کہ انکی طرف سی شدت اور مکروہ پہنچے اور دعای خیر کرنا انکے لئے اور

بعض علما و صوفیہ سنے مشایخ مغرب رحمہم اللہ سے خواص کو تین قسم کیا ہی **ایک** امرا اور اولی الامر اور کہا ہی کہ مرد اپنی گہر مین امیر ہی اور معلم اپنے شاگردون پر اور باپ اپنی اولاد پر اور ہر حاکم اور رئیس اوپر تابعین اور زیر دستون کے کہ اونکی حوزہ حکم مین ہین امیر ہی **دوسری** علما اور تعظیم علما اور تصدیق اونکی واجب ہی اوسمین کہ موافق دین کے نقل کرین اور تمسک بکتاب اور سنت کرین نہ اوسمین کہ مخالف دین کہین اور بہوای نفس اور محبت دنیا کے حیلہ آموزی اور فتنہ اندوزی کرین **تیسری** مراد اہل خصوص مشایخ طریقت کو رکہا ہی کہ بعد از عمل بعلم اور تحقیق ورع اور اتباع سنت اور توجہ تام بجناب حق اور انقطاع غیر حق سبحانہ سے اور ترک دنیا اور تجرید ما سوی سے بعد از رسوخ کے شریعت اور طریقت مین ساتھ انوار اور اسرار حقیقت کے پہنچکر ساتھ صفت کمال اور مزیت کے ممتاز ہوئی ہین اور تصدیق اونکی محققین اور متمسکین کے کہ جامع ہین سیان ظاہر و باطن اور اسرار حقیقت سی کہ مخالف اور مباین ظاہر شریعت کے نہ پڑے لازم ہی **اور** ضابطہ اس باب مین وہ ہی کہ جو چیز بی شبہ مخالف مقتضای علم اور حکم شریعت کے ہو انکار اوسکا واجب اور جو کہ اوسمین شبہ ہو توقف اوسمین لازم اور اگر قایل اور فاعل اوسکا ایک مرد ہی کہ امام ہی علم و عمل مین اور مستقیم ہی تقوی اور ورع مین تاویل اور توجیہ اوسکے قول کی لایق اور اگر مصلحت شرعی اوسکے رد مین ہو تا باعث ضلال اور اضلال ناقصون کا نہووے جایز جاننا چاہیئے کہ عصمت خاصہ انبیا ہی اور جو کہ ورای انبیا ہین خطا اونپر جایز ہے لائی ہین کہ معاذ بن جبل کہ علمای صحابہ اور اونکے عظما سے تہی وقت اپنی رحلت کے کہتے تہے کہ رد اور انکار کرو اوس پر کہ خلاف دین اور شریعت کے کہی کائنا من کان جو کہ کہی اور جو کوئی ہو واللّٰہ المُوَفِّقُ **وصل** تعظیم اور توقیر اور اجلال صحابہ مین شان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حدیث طویل مین عمرو بن العاص سے کہ ذکر کی ہین اوسمین صفات رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آیا ہی کہ کہا نہ تہا کوئی محبوب تر میرے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم سے اور نہ بزرگ تر اور نہ عظیم تر میری آنکھہ مین حضرت سی اور تہا مین
کہ طاقت نرکہتا تہا کہ سیر نگاہ کرون مین طرف حضرت کے اور اگر پوچہا
جاؤن مین کہ وصف کرون آنحضرت کو قدرت نہین رکہتا مین اور
ترمذی انس رضنے لایا ہی کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باہر آتے
اور جلوہ گر ہوتے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے حالانکہ وہ
بیٹھے ہوتے اور ہوتے درمیان اونکے ابو بکر رضہ اور عمر رضہ پس نہ اوٹہاتا
کوئی اونمین سے طرف حضرت کے بصر اپنی غایت اجلال اور عظمت اور
کبریای اوسکی سے مگر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہ نظر کرتے طرف حضرت کے
اور نگاہ کرتے آنحضرت طرف اونکے اور تبسم کرتے وہ طرف آپکی اور
تبسم فرماتے آپ طرف اونکے از جہت غایت انس اور محبت کے کہ درمیان
اونکی تہی اور حدیث وصف آنحضرت مین کہ بیان کی ہی — آیا ہی کہ
جب تکلم فرماتے آنحضرت سر افکندہ اور خاموش ہوتی ہمنشین اونکے
گویا کہ اونکے سرون پر طایران پرندہ ہین اور کہا عروہ بن مسعود نے
جس ہنگام مین کہ بہیجا اوسکو قریش نے سال صلح حدیبیہ مین طرف رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکہا تعظیم اصحاب حضرت ہی وہ جو دیکہا
اور دیکہا جب وضو کرتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبادرت کرتے
اور گرتے آب وضو پر یہانتک کہ نزدیک ہوتا کہ باہم قتال کرین اوسپر
اور نہ ڈالتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آب دہن اور آب بینی
اور حلق مگر وہ کہ پیش آتے اور لیتی اوسکو کہ ہائی دست اپنی مین اور
ملتی اوسکو اپنی وجوہ اور اجساد پر اور نہ گرتا موی شریف آنحضرت
مگر وہ کہ مبادرت کرتے اور اوٹہاتے اور نگاہ رکہتی اوسکو تبرکا اور
جب امر کرتے شتابی کرتے اوسکے امتثال مین اور جب تکلم کرتے پست
کرتے اپنی آوازونکو اور نہ پاتی مجال نگاہ کرنیکی اور طاقت نظر ڈالنی کی
طرف حضرت کے غایت تعظیم اور اجلال اونکے سے پس جب رجوع کیا
عروہ نے طرف قریش کے اور دیکہا اونکو کہا یا معشر قریش آیا مین کسریٰ

اور قیصر اور نجاشی پاس بادشاہ سلطنت اونکی مین اور بخدا سوگند نہ دیکھا مینے کسی
بادشاہ کو کسی قوم مین مانند محمد اور اونکے اصحاب کے اور رعایت ادب
آنحضرت سی ہی کہ جب صلح حدیبیہ مین آنحضرت نے عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ کو قریش پاس بہیجا بدعوت اسلام اور تمہید قواعد صلح اذن کیا قریش
نے عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف بیت اللہ مین پس انکار کیا عثمان رضی اللہ
عنہ نے اور کہا نہین مین کہ طواف کرون تا طواف نکرین اوسکا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس عثمان رضی اللہ عنہ نے عظیم جانا رعایت ادب
کو ساتہہ آنحضرت کے طواف سی اور الحق یون ہی چاہیئے کوی عمل
اور کوئی عبادت برابر اوسکے نہووے کہ رعایت ادب با آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ کرین اور مغیرہ سی روایت ہی کہ کہا تہے اصحاب رسول اللہ
کہ قرع باب آنحضرت با ظفار کرتے تہے تا آواز قرع سخت نہو اور شوش
وقت شریف نہ پڑی اور کہا برا بن عازب نے تحقیق تہا مین کہ سوال
کرون آنحضرت سی کوئی کار پس تاخیر پڑی چند سال اور باوجودیکہ تہی آنحضرت
مہربان ترین مردم اور خوش خلق ترین اونکے اپنی اصحاب کے ساتہہ خصوصا
ساتہہ فقرا اور مساکین کے جیسا کہ باب اخلاق شریف مین گذرا صلے اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم **وصل** تعظیم روایت حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی سنت مین کہا عمرو بن میمون نے آمد ورفت
میری طرف ابن مسعود کے ایک سال تک اور نہ سنا مینے اوسکو کہ کہی قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو تحدیث کیا ایکروز پس اتفاقا گذرا اوسکی
زبان پر قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پکڑا اوسکو کرب نے تا دیکھا
مینے عرق کو کہ ٹپکتا ہی پیشانی اوسکی سے اور ابو مصعب نے کہا کہ تہے
امام مالک کہ تحدیث نکرتے تہے بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مگر وہ کہ باوضو ہوتے اور مطرف نی کہا ہی کہ جب آتی لوگ مالک پاس
باہر آتی لونڈی اونکی اور کہتی کہ شیخ کہتا ہی کہ تمہین کہ سایل حدیث ہو
یا سایل مسایل اگر کہتی سایل مسایل علی الفور نکلتے اور جواب دیتی مسایل کا

اونکو اور اگر کہتی خواہان حدیث ہین ہم آتے غسل گاہ مین اور غسل کرتے اور خوشبو ملتی اور نئی کپڑے پہنتے اور طیلسان سیاہ و یا سبز دوش پر ڈالتی اور عمامہ اوپر سر کے رکہتی اور بچھایا جاتا اونکے لئے تخت پس نکلتی اور بیٹہتی اوسپر بخشوع اور خضوع اور بخور کرتے تا فارغ ہوتے اوس حدیث سے اور ہرگز نہ بیٹہتے اوپر اس حال کے مگر اوس وقت کہ تحدیث کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مکروہ رکہتی کہ تحدیث کرین راہ مین یا استادہ یا مستعجل اور سلف مکروہ سمجہتی تہے تحدیث کو بے وضو **او ر** عبد اللہ بن مبارک سے تہا مین پاس مالک کے اور وہ تحدیث کرر ہی تہے پس نیش مارا اونکو کژدم نے سولہ بار اور متغیر اور زرد ہوتا تہا رنگ اونکا اور قطع نکرتے تہے حدیث کو پس جب فارغ ہوئی اور متفرق ہوئے لوگ اونسے کہا مینے یا ابا عبد اللہ آج تمسے ایک امر عجیب مشاہدہ کیا مینے کہا آری صبر کیا مینے بنابر تعظیم اور اجلال حدیث رسول اللہ کے **او ر** جریر بن الحمید القاضی نے کہ قاضی شہر تہے پوچہی مالک سی حدیث رسول مقبول دران حالیکہ کہڑے تہے پس امر کیا ساتہہ حبس اونکے لوگون نے کہا وہ قاضی ہین کہا قاضی سزاوار تر ہی کہ ادب کیا جاوے **او ر** ہشام بن عمار نے پوچہی مالک سی حدیث درحال استادگی پس ماری اوسے بیس تازیانہ بعد ازان شفقت کی اوپر اوسکے اور روایت کین بیس حدیثین پس کہا ہشام نے دوست رکہتا ہون مین کاشکے زیادہ مارتے تازیانہ تا زیادہ کرتے روایت احادیث کو **او ر** کہا ہی عبد اللہ بن صالح نے تہے مالک اور لیث کہ نہ لکہتے تہے مگر اوپر طہارت کے **او ر** مشہور ہی کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکہنی صحیح اپنی مین ہر حدیث کے لئی غسل کرتے تہے اور دوگانہ ادا کرتے تہے اور ایسا ہی لکہنی تراجم کتاب مین اور بعضون نے کہا ہے کہ غسل آب زمزم کرتے تہے اور دوگانہ مقام ابراہیم علیہ السلام مین ادا کرتے تہے واللہ اعلم **وصل** اور جملہ توقیر اور برّ اور آداب آنحضرت پر اور آداب آل اور ذریت اونکی کا کہ جگر گوشہ حضرت کے ہین اور ازواج حضرت کا امہات المومنین ہین جیسا کہ تخصیص اور ترغیب کیا ہی اوسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ و

آلہ وسلم نے اور علی ہین اوس راہ سلف صالح اور جونکہ برگزیدہ کیا حق تعالی نے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر کسی پر کہ ماسوای اونکے ہی اور مخصوص کیا اونکو ساتھہ فضل عام سے کے مشتمل ہوا برکت اونکے جو کوئی منتسب ہی اونکے ساتھہ نسباً اور نسبتاً اور قریباً اور بعیداً اور حقیقت مین دوستی اوس کسیکی کہ دوست رکھا اوسکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیسا کہ محبت رسول اللہ نشان دوستی خدا کا ہی — اور ایسی ہی عداوت اور بغض اور سب اونکی پس جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو دوست رکھتا ہی ہر شخص اور ہر چیز کو کہ متعلق ہی اوسکے ساتھہ اور دشمن اور مکروہ رکھتا ہی جسکو اور جس چیز کو کہ بیگانہ اور مخالف اوسکے ہی فرمایا اللہ تعالے نے ایۃ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ پس حُب اہل بیت اور اصحاب اور اولاد اور ازواج کی واجبات منجیہ سے ہووے اور بغض اونکا موبقات مہلکہ سے اور کمال حب اور بغض چیز کا اوسمین سے کہ سرایت کرے اوسکی متعلقون مین کہا اللہ تعالی نے ایۃ اِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۞ یعنی سوای اوسکے نہین کہ چاہتا ہی خدا تاکہ لیجاوے اور دور کرے تمسے پلیدی گناہ کی ای اہل بیت پیغمبر اور تاکہ پاک کرے تمکو پاک کرنا اور کہا وَاَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُكُمْ یعنے اور زنان حضرت مائین اون مومنون کی ہین اور تفسیر اہل بیت مین اقوال اور اطلاقات ہین کبھی وہ جنپر کہ حرام ہی صدقہ تو اطلاق اہلبیت آتا ہی اور وہ آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل اور آل عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبھی بیضے شامل اولاد آنحضرت اور ازواج مطہرہ کے اور کبھی مخصوص بفاطمہ زہرا اور حسنین اور علی سلام سلام اللہ علیہم اجمعین کے آوے ازجہت فضل اونکے اور تعلیق ان اقوال مین وہ ہی کہ تین اہلبیت ہین بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسب ہین اور ازواج مطہرہ اہل بیت سکنی اور اولاد کرام اہل بیت ولادت ہین اور حضرت علی اگرچہ اولاد سے نہین مگر ملحق باولاد ہین بوساطت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور

حدیث مین آیا ہی کہ مین چھوڑنیوالا ہون تم مین ایسے چیز کو کہ اگر پکڑو اور
تمسک کرو اوسکے ساتھہ گمراہ نہو کتاب اللہ اور میری عترت پس دیکھون
کیونکر خلیفہ ہوتے ہو تم میری ان دو چیز مین **اور** فرمایا آنحضرت نے شناخت
آل محمد کی سبب ہی بیزاری کا آتش دوزخ سے اور حب آل محمد سبب
گذرنیکا ہی صراط سے اور ولایت مر آل محمد کو امان ہی عذاب سے **اور**
مراد ساتھہ شناخت اونکے شناخت ہی مرتبہ اور منزلت اونکے کا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور حب پہچانا اونکو پس ساتھہ اس
نسبت کے پہچانا وجوب حل وحرمت اونکا بسبب اوسکے **اور** عمر بن ابی
سلمہ سے آیا ہی کہ کہا جسوقت مین کہ آیہ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ الآیۃ نازل ہوئی اور یہہ بیت ام سلمہ مین تہا بلایا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا اور حسنین کو اور کہا خداوندا یہہ
میرے اہل بیت ہین اور اوڑہای اونکو کملی اور علی مرتضی پس پشت
آنحضرت تہے کہڑے ہوتے **اور** ایک روایت مین آیا ہی کہ حسنین
رضی اللہ عنہما کو بغل مین پکڑا اور علی کو ایک ہاتہہ مین پکڑا اور فاطمہ کو
ساتھہ ہاتہہ دوسرے کے چسپیدہ کیا اون دونو کو ساتھہ اپنے اور کہا
خداوندا یہہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر اونسے رجس اور پاک کر اونکو
اور اختلاف ہی اسمین کہ مراد با اہل بیت اس آیہ مین کون ہین اکثر
اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتھہ اوسکے فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی
ہین سلام اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ اکثر روایات اسی پر دال ہین اور
انصاف وہ ہی کہ نسا مطہرہ بہی داخل ہین از جہت ندای سیاق
اور سیاق کلام کے اوسمین اور نزول آیہ کا درباب اونکے جیسا کہ
دخول امراۃ ابراہیم علیہ السلام کا قول سبحانہ مین آیہ رَحْمَةُ
اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَبَرَکَاتُهٗ اَهْلَ الْبَیْتِ یعنی رحمت خدا کی اور برکتین تمہارے
اور برکتین اوسکی ای اہل بیت **اور** جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دشمن رکہی ہمکو کہ اہل بیت ہین ہم کوئی ایک

گروہ کہ لاوے اوسکو خدا تعالی آتش مین اور بلانا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ان چار تن پاک کو اور بٹھانا اونکا اپنی کنار مین اور اوڑہانا
کسا کا اور قول اوس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاۤءِ
اَهْلُ بَيْتِي الْحَدِيث یعنی یا اللہ بدرستی یہہ ہین اہلبیت میرے منافات نرکہی
دخول ان مین بیچ اونکے اور شمول فضل اذہاب رجس کا اور ثبوت تطہیر کا خاص
اون سبکو اور ایسا ہی اختلاف ہی اس آیہ کریمہ مین آیۂ قُلْ لَا
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی کہہ ای محمد نہین
مانگتا مین تمسے اوپر اس ابلاغ کے مزدوری مگر محبت ذوی القربی مین اور
روایت کیا گیا ہی کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت کہا صحابہ نے مَنْ قَرَابَتُكَ
یعنی کون ہین اقربا تیرے کہا آنحضرت نے هٰؤُلَاۤءِ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ
وَابْنَاهُمَا یعنے یہہ ہین علی اور فاطمہ اور دونو بیٹے اونکے اور صواب
وہ ہی کہ شامل ہے تمام لوگونکو کہ قرابت رکہین ساتہہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور یہہ چار تن عمدہ اور نخبہ اوس جماعت کے ہین اور
امام فخر الدین رازی نے کہا کہ اس جگہہ نصیبہ کامل ہی صحابہ عظام کو کہ نسبت
قرابت معنوی رکہین ساتہہ جناب رسالتمآب کے رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین اور فرمایا شان مین علی کرم اللہ وجہہ کے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ
فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ
یعنی جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہی یا اللہ دوست رکہہ
جو دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ جو دشمن رکہی علی کو اور فرمایا
خاص درباب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ
وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنی دوست نرکہے تجھے ای علی مگر مومن
اور بغض و عداوت نکرے تیری مگر منافق — اور فرمایا اَنْتَ مِنِّي
بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى یعنی تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی
سے — اور ایک روایت مین آیا ہی اَمَا تَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ مِنِّي
بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى یعنی کیا نہین چاہتا تو یہہ کہ ہووے تو

مجھے بمنزلہ ہارون کے موسی سے **اور** یہہ تشبیہ مبہم ہی اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مابعد اس حدیث مین اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي یعنی مگر یہہ کہ نہین ہے میرے بعد بیان اوسکا کرتا ہی کہ یہہ تشبیہ نبوت مین نہین ہی بلکہ اوسکے غیر مین ہی اور وہ خلافت ہی **اور** فرمایا شان فاطمہ رضی اللہ عنہا مین فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَنْ آذَاهَا وَيُنْصِبُنِي مَنْ اَنْصَبَهَا یعنے فاطمہ پارہ گوشت میری ہی ایذا دیتا ہی مجھے جو کہ ایذا دیتا ہی اوسکو اور رنج مین لاتا ہی مجکو جو کہ رنج مین لاتا ہی اوسکو **اور** کہا عائشہ صدیقہ نے اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ كَانَتْ فَاطِمَةُ وَ اَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا عَلِيٌّ یعنی دوست ترین عورتون مین طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہین فاطمہ رضی اللہ عنہا اور محبوب ترین مردون مین اونکا زوج علی کرم اللہ وجہہ ــ روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور یہہ غایت انصاف عائشہ صدیقہ کا ہی اظہار مین **اور** اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچہتے کہتین کَانَ اَحَبُّ الرِّجَالِ اَبُوْ بَكْرٍ وَ اَحَبُّ النِّسَاءِ عَائِشَةُ یعنی تہا سب مردون مین محبوب بہت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور محبوب تر سب مین عائشہ رضی اللہ عنہا **اور** یہہ بہی صحیح ہی اسواسطے کہ وہ جو محبت متعدد ہین اور مختلف فَافْهَمْ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ **اور** فرمایا شان حسنین مین اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا یعنی یا اللہ بدرستی مین دوست رکھتا ہون ان دونو کو پس دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ جو کہ دوست رکھتا ہی اون دونو کو **اور** کہا ابو ہریرہ نے دیکھا مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وا کرتے تہے دہن امام حسن رضی اللہ عنہ کو پس تر لاتے تہے زبان مبارک اپنی اونکے مونہہ مین اور فرماتے تہے خداوندا مین دوست رکھتا ہون اوسکو تو دوست رکہہ اوسے اور دوست رکہہ جو کہ دوست رکہے اوسکو فرمایا تین بار **اور** تہے یہہ دونو امام بزرگ شبیہ ترین ناس ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور واسطے غیر انکی بہی اثبات مشابہت

با آنحضرت کیا ہی مثل جعفر بن ابی طالب اور اونکا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اور قثم بن عباس
اور سفیان بن الحارث بن عبد المطلب وغیرہم سے کہ اقارب اور اخوان اوسکے تہے
رضی اللہ عنہم اور فرمایا خاص عباس رضی اللہ عنہ کو سوگند بخدا کہ میری بقا ہاتہہ
قدرت اوسکے مین ہی نہ آوی دل کسی مرد مین ایمان تا کہ وہ دوست رکہی تمکو بجہت
خدا اور اوسکے رسول کے اور فرمایا مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي وَإِنَّمَا
عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ یعنی جسنے ستایا مرے چچا کو پس تحقیق مجھی ستایا
اور سوای اسکے نہین کہ عم مرد شاخ باپ اوسکی کی ہے اور فرمایا
خاص عباس کو آکل میرے پاس ای عم ساتہہ اولاد اپنی کے پس جمع کیا اونکو
اور اوڑہائی اونکو چادر اپنی کہ کساء سیاہ مخطط ساتہہ خطوط سرخ کے تہے
اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً
وَبَاطِنَةً لَا يُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ
رواه الترمذي یعنی یا اللہ بخش عباس اور اوسکی اولاد کو بخشنا
ظاہر و باطن کہ نچہوڑے کوئی گناہ یا اللہ محافظت کر اوسکو اوسکی اولاد مینا
روایت کیا اوسکو ترمذی نے اور کہا ہی کہ چہہ تن تہے فضل اور
عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن اور
فرمایا هٰذَا عَمِّي وَصِنْوُ أَبِي وَهٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَعِتْرَتِي
فَاسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسَتْرِي إِيَّاهُمْ یعنی یہہ میرا عم ہی اور شاخ
میری باپ کے اور یہہ سب اہلبیت میرے ہین اور خویش میرے پس
ڈہانپ اونکو آتش سے مثل ڈہانپنے میرے کے اونکو یعنی ساتہہ کسا کے پس
آمین کہا آستانہ در اور دیوارون خانہ نے آمین آمین اور فرمایا آنحضرت
نے ام سلمہ کو ایذا ندی مجہے مقدمہ عایشہ مین اور یونہی فرمایا فاطمہ زہرا کو
دوست رکہہ عایشہ کو ساتہہ دوستی میرے کے اور اوٹہاتی تہے ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اوپر گردن اپنی کے اور کہتے تہے
بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ یعنی میرا باپ فدا ہو جسکو مشابہت
ہی ساتہہ نبی کے اور نہین مشابہہ ساتہہ علی کے ۔ اور حضرت علی خندہ فرمانی

اور تہی ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کہ زیارت کرتے تہے ام ایمن کو کہ مولاۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہین اور کہتی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم زیارت اونکی کرتے تہے اور جب حلیمہ سعدیہ حضرت
پاس آتین بچہاتے اونکے لیئے ردای مبارک اپنی اور بر لاتے حاجت اونکی
اور جب وفات پای آنحضرت نے آئی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پاس
پس کیا اونکے ساتھہ وہ جو کرتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

وصل اور جملہ توقیر اور بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا ہے
توقیر اصحاب اور معرفت اونکے حق کی اور ادا اونکا اور اقتدا اور اتباع
اور جریان اوپر سنن اور آداب اور اخلاق اور عمل ساتھہ افعال اونکے
اوس چیز مین کہ عقل کو اوسمین مجال نہین اور حسن ثنا اور رعایت اونکی
ادب کی اور دعا اور استغفار اونکی لیئے اور جسکی کہ ثنا حق تعالی نے کی
اور راضی ہوا اوس سے واجب اور حق ہی ہر شخص پر کہ ثنا کی جاوے اوسکی
اور استغفار اوسکے لیئے اور رایا ہی امساک اور کف نفس ذکر اختلافات
اور منازعات اور وقایع سی کہ درمیان اونکے ہوئے اور گذرے ہین
اور اعراض اور اضراب اخبار مورخین اور جہلہ رواۃ اور ضلال
شیعہ اور غلات اونکے اور مبتدعین سے کہ ذکر معایب اور قوادح
اور زلات اونکا کرین کہ اکثر اونکا کذب اور افترا ہی اور طلب کرنا
اور جستجو تاویلات نیک کا کہ لایق شان اونکے ہووے اوس چیز مین
کہ واقع ہوئی آپسمین مشاجرات اور محاربات اور ذکر اور یاد نکرنا کسی ایک
کو اونمین سے ساتہہ بدی اور عیب کی بلکہ ذکر حسنات اور فضایل اور
حمایت صفات اور سیر اونکا اور سکوت اور اغماض ناورا اوسکے سی اسواسطے
کہ صحبت اونکی ساتہہ حضرت کی یقینی ہی اور ناورا اوسکے ظنی اور کافی
ہی اس باب مین وہ کہ برگزیدہ اور اختیار کیا اونکو حق تعالی نے واسطے
صحبت اپنی حبیب کے اور اگر احیانا بعض اونکے سے کوئی تقصیر حقوق اہلبیت
مین اور سوای اوسکے واقع ہوئی ہو امید ہی کہ بشفاعت آنحضرت

اوس سے بہی درگذرین طریقہ اہل سنت وجماعت اس باب مین یہہ ہی سے عقاید
مین لکہا ہی کہ وَلَا یُذْکَرُ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ یعنی اور نہ یاد کیا
جاوے کسی ایک کو اونمین سے مگر ساتہہ بہلائی کے اور احادیث کہ
فضایل صحابہ مین عموما اور خصوصا واقع ہوئی ہین اس باب مین کافی ہین کہا
اللہ تعالی نے آیۃ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ
عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ الی اخر السورۃ یعنی محمد فرستادہ خدا ہین
اور وہ لوگ کہ ساتہہ اوسکے ہین بہت سخت ہین اوپر کافرون کے مہربان ہین
آپسمین آخر سورہ تک اور کہا آیۃ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الآیۃ یعنی اور سبقت رکہنوالے پہلے مہاجرین
اور انصار سے اور کہا اللہ تعالی نے آیۃ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی ہر آئینہ تحقیق خوشنود
ہوا خدا اون موسنون سے جب کہ بیعت کی اونہون نے تیری ساتہہ ای محمد صلعم
نیچے درخت کے اور فرمایا اللہ تعالی نے آیۃ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا
عَاهَدُوا اللّٰهَ الآیۃ یعنی مرد ہین کہ راست کیا اونہون نے جو عہد کیا تہا
ساتہہ خدا کے اور قول حق تعالی کا آیۃ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ یعنی دن ہی کہ نہ رسوا کریگا اللہ پیغمبر کو اور جو کہ ایمان
لائی ہین ساتہہ اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَصْحَابِیْ
کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ یعنی اصحاب میری مثل
ستارون کے ہین ساتہہ ہر کدام اوسکے کہ پیروی کرو تم راہ پاؤ تم اور
روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حدیث مَثَلُ اَصْحَابِیْ کَمَثَلِ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یُصْلِحُ
الطَّعَامَ الآیۃ یعنی مثال میرے اصحاب کی مانند نمک کے ہی طعام مین
اصلاح نہین پاتا طعام مگر ساتہہ اوسکے اور فرمایا اَللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ
اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ
اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ یعنی اللہ اللہ

حق اصحاب میری مین نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میرے پس جسنے دوست رکھا
اونکو پس ساتھہ دوستی میری کے دوست رکھا اونہین اور جسنے دشمن رکھا
اونکو ساتھہ دشمنی میری کے دشمن رکھا اونہین **اور فرمایا** لَا تَسُبُّوا
اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنْفَقَ اَحَدُکُمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا الحدیث یعنی دشنام
ندو اور برا نکہو میرے یارونکو پس اگر خرچ کرے ایک تم مین سے مثل کوہ
اُحد کے زر راہ خدا مین آخر حدیث تک ـ یعنی مرتبہ صحابہ کو نہین پہنچا کوئی
اور فرمایا مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی جسنے دشنام دی اور برا کہا میرے یارونکو پس
اوپر اوسکے لعنت خدا اور فرشتون اور سب آدمیونکی **اور فرمایا**
اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا یعنی جب یاد کئے جاوین میرے اصحاب
پس بند کرو تم زبان **اور** حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہی اِنَّ اللّٰهَ
اخْتَارَ اَصْحَابِیْ عَلٰی جَمِیْعِ الْعٰلَمِیْنَ سِوَی النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَاخْتَارَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیًّا
فَجَعَلَهُمْ خَیْرَ اَصْحَابِیْ وَاَصْحَابِیْ کُلُّهُمْ خَیْرًا یعنی بدرستی اللہ
نے برگزیدہ کیا میرے یارونکو اوپر تمام عالم کے سوای انبیا اور مرسلین کے
اور برگزیدہ کیا اونمین سے چار کو ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کو پس
گردانا اون چار کو بہترین میرے اصحاب کا اور اصحاب میرے سب بہتر ہین
اور بعض احادیث مین ذکر علی مقدم اوپر عثمان کے آیا ہی رضی اللہ عنہم
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ عُمَرَ فَقَدْ
اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عُمَرَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جسنے دوست رکہا عمر
کو پس تحقیق دوست رکہا مجہی اور جسنے دشمن رکہا عمر کو پس تحقیق دشمن کہا
مجہی **اور** احادیث فضل صحابہ مین بہت ہین فصل خطاب مین
امام ہمام محمد باقر رضی اللہ عنہ سی لاتا ہی کہ ایک قوم اہل عراق سے اونکی
پاس آئی اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھہ بدی کے یاد کیا اور
کچہہ اونکے حق مین کہا بعد از ان بدگوئی عثمان رضی اللہ عنہ میں پڑے امام

امام نے اونکو کہا خبر دو مجھی کہ مہاجر ونسی ہو کہ خدائی تعالی نے اونکے حق مین فرمایا
ہی **آیہ** لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ
وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۚ یعنے مال غنیمت فقراء مہاجرین
کے لیئے ہی وہ جو نکالے گیئے اپنے گہرون سے اور اپنے اموال سے ڈہونڈہتی
ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اور یاری دیتی ہین اسد کو اور اوسکے
رسول کو یہہ گروہ وہی ہین سچے — کہا اوس جماعہ عراق نے ہم اوسمین نہین
ہین **کہا** امام نے پس تم جماعۂ انصار سے ہو کہ اونکی شان مین آیا ہی
آیہ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ
مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا
أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ یعنے اور
بہی مال غنیمت اون لوگونکو ہی کہ لازم پکڑا دار یعنی مدینہ کو پہلے آنے مہاجرین
سے دوست رکہتی ہین جو کہ ہجرت کرے طرف اونکے اور نہین پاتی اپنے
سینون مین تنگی اوس چیز سے کہ دیئی گیئے ہین مہاجرین غنیمت وغیرہ سے
اور اختیار کرتے ہین مہاجرین کو اوپر نفسون اپنی کے اور اگرچہ ہووے ساتھ
اونکے احتیاج اور فاقہ اور جو کہ نگاہ رکہا جاوے بخل نفس اپنے سے پس
وہ گروہ وہی رستگار ہین **کہا** جماعہ عراق نے ہم اوسمین بہی نہین
ہین **فرمایا** امام نے گواہی دیتا ہون مین کہ اوس جماعت سے بہی نہین
ہو کہ اونکی شان مین فرمایا **آیہ** وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
الآیۃ یعنی وہ لوگ کہ آئی بعد مہاجرین اور انصار کے کہتی ہین الہی رب
بخش ہمکو اور بہائیون ہمارے کو وہ بہائی کہ سبقت لیگئے ہم سے ساتھ ایمان کے
— پس کہا اوٹہو میرے آگے سے خدا کسیکو تمہارے ساتھ ہمسایہ نکرے تمنی صورت
اسلام کو اپنا لباس کیا ہی ولیکن معنون مین اہل اسلام سے نہین ہوا ور

عبد اللہ بن مبارک نے کہا دو خصلتین جسمین ہووین نجات پاوے صدق اور حب اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حدیث خالد بن سعید مین آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تشریف لائی مدینہ مین حجۃ الوداع سے برآئی اوپر منبر کے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَاضٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ فَاعْرِفُوْا لَهٗ ذٰلِكَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَاضٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِیٍّ وَعَنْ عُثْمَانَ وَعَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَیْرِ وَسَعْدٍ وَسَعِیْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ ذٰلِكَ یعنے ای لوگو بدرستی مین راضی ہون ابوبکر سی پس جیادو اوسکو یہہ ای لوگو تحقیق مین راضی ہون عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور سعید اور عبد الرحمن بن عوف سی پس جیادو اون سبکو یہہ اور یہہ حدیث مثل حدیث عشرہ کے ہی کہ اونمین بشارت دی ہی اونکو ساتھہ جنت کے لیکن اسمین ذکر ابو عبیدہ بن الجراح کا نہین ہے اور لایا گیا حضرت پاس جنازہ ایک مرد کا پس نہ پڑہی اوپر اوسکے نماز اور فرمایا وہ بغض رکھتا تہا ساتھہ عثمان کے پس مبغوض رکھا اوسے خدای عز وجل نے — اور کلام اس باب مین یعنی فضل اصحاب مین اور تفاضل اونکی مین طویل ہی نہایت طول مین شیخ قدس اللہ سرہ العزیز نے شرح مشکوۃ خصوصا اوسکی منتخب مین اوس سے کہ کتب قوم مین نظر سی گذرا قطع نظر تعصب فریقین سے نقل کیا ہی جو چاہی وہان دیکھ لے وباللہ التوفیق وَهُوَ اَعْلَمُ

فصل اور جملہ اعظام اور اکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکبار جمیع اشیاء متعلقہ کا ہی ساتھہ اونکے مشاہد اور اماکن اور معاہد سے اور وہ اشیا کہ دست شریف اونکا ساتھہ اوسکے پہنچا اور ساتھہ اوسکے شناخت ہوا — لائی ہین کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے موی پیشانی دراز تہے جب بیٹہتی اور لٹکاتے اون اشعار کو زمین تک پہنچتی تہے کہا لوگون نے کیون دراز رکہتی ہو ان اشعار کو اور نہین تراشتے کہا نہین تراشتا مین اس جہت سی کہ ایکوقت مین دست مبارک

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پہنچا تہا پس نگاہ رکہتا ہو نہین ان اشعار کو
تبرکا اور دیکہا لوگون نے ابن عمر کو کہ رکہتا تہہ اپنا اوپر جگہہ بیٹہنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد ازان رکہا اوس ہاتہہ کو اوپر موہنہ اپنی کے
اور حکایت کیا گیا ہی احمد بن فضلویہ زاہدسے اور تہا وہ غازیون
اور تیراندازون سے کہ کہا نہین پکڑا مینے کمان کو اپنی ہاتہہ مین بے طہارت
ازان بعد کہ سنا مینے کہ آنحضرت کمان کو دست مبارک مین لیتی تہے اور
مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فتوا دیا حق مین اوسکے جسنے کہا تربت مدینہ ردی
ہی ساتہہ مارنے تین درون کے اور امر کیا ساتہہ قید اوس شخص کے باوجود
کہ تہی اوس مرد کو قدر اور منزلت لوگو نمین اور کیا عجب کہ گردن نہ مارا
جاوے وہ جو کہے اوس خاک کو کہ دفن کیے گئے اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کہ ردی اور غیر طیب ہی اور ایک اسمائے کرامت انتما
اوس بلدہ کریمہ سے طاب اور طیبہ ہی از جہت طہارت اوسکے انجاس
شرک سی اور موافقت اوسکی طبایع سلیمہ کو اور جہت طیب رایحہ سے بلکہ
طیب نام امور اوسکے اور کہا ہی کہ ساکنین اس بقعہ شریف کے تربت
اور در و دیوار اوسکے سے روایح طیبہ پاتے ہین کہ کسی طیب مین نہین پاتے
اور شاید کہ استشمام مشیمہ نے اس معنی سے شامہ ذوق بعضی صادقین
غریب اور محبین مشتاق مین ہی راہ پائی ہو اور شبلی کہ علمائے صاحب
وجدون سے ہی کہتا ہی کہ تربت مدینہ کو نفحہ خاص ہے کہ کسی مشک و عنبر
مین نہین اور کہا کہ یہہ معنی اعجب عجایب سی ہین اور حقیقت مین کچہہ
عجب نہین بیت دران زمین کہ نسیمی وزد ز طرہ دوست * چہ جای
دم زدن از نافہای تاتاریست اور آیا ہی کہ لیا جہجاہ غفاری نے
قصب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہاتہہ عثمان رضی اللہ عنہ سے
اور چاہا کہ توڑے اوسکو اوپر زانو اپنی کے پس فریاد کی لوگون نے
اوسپر پس پکڑا کرم نے زانو اوسکا پس کاٹا زانو کو اوسی سال مین اور
مر گیا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی کہا وسے جہوٹی سوگند میرے منبر پہ

چاہیی کہ آمادہ کرے جگہہ اپنی کو آتش دوزخ مین **اور** ما بین قبر شریف
اور منبر حضرت کے روضہ ہی ریاض جنت سی **اور** باقی فضایل اور کمالات
اور مناقب اور صفات اس بلدہ طیبہ اور اماکن اور مواضع اوسکے اور
آداب اقامت کے اوسمین اور رعایت تعظیم اوسکے اہل کی ــ کتاب
جذب القلوب الی دیار المحبوب مین مذکور ہین پس چاہیی کہ طلب کرے
وہانسی **وصل** صلوۃ و سلام مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اور وجوب اوسکا اور فضیلت اوسکی اور بیان صفت اور کیفیت
اور مواطن اور سوای اوسکے وہ جو متعلق ہی ساتہہ اوسکے **جان** کہ اصل
باب وجوب صلوۃ اور سلام مین اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
یہہ آیہ کریمہ ہی إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی بہ تحقیق خدا اور
اوسکے فرشتے درود بہیجتی ہین اوپر پیغمبر کے ای ایمان والو درود بہیجو تم اوپر
اوسکے اور سلام بہیجو سلام بہیجنی کر **جان** کہ حق تعالی نے اس آیہ کریمہ مین
اسناد کیا صلوۃ علی النبی کو طرف ذات کریم اپنی اور ملائکہ کے اور امر کیا مومنون
کو ساتہہ صلوۃ اور سلام کے اوپر حضرت کے **اور** اور اقوال علماء معانی
صلوۃ مین متغایر ہین اور متفاوت **کہا** ابو العالیہ نے کہ تابعین سے ہی معنی
معنی صلوۃ خدا کے اوپر نبی کے ثنا اوسکی ہی اوپر اوسکے اور تعظیم اوسکی
نزدیک ملایک کے **اور** معنی صلوۃ ملائکہ کے اوپر حضرت کے دعا کرنا اونکا اور
درخواست کرنا درگاہ عزت سی اوسکو اور ایسا ہی مومنین سے کہ امر کئی گئے
ہین ساتہہ اوسکے اور مراد طلب زیادت اور برکت ہی اوسمین تا اصل
اوسکی **اور** مقاتل نے کہا کہ صلوۃ من اللہ مغفرت اوسکی ہی اور صلوۃ
من الملائکہ استغفار **اور** ضحاک نے کہا کہ صلوۃ من اللہ رحمت اوسکی ہی
اور ایک روایت مین اوس سے مغفرت بہی آیا ہی اور صلوۃ من الملائکہ
دعا یعنی دعا مغفرت اور رحمت اور خود کار ملائکہ استغفار ہی مومنوں کے
لیے فرمایا حق تعالی نے آیہ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا یعنی مغفرت

مانگتی ہین مومنون کے لیے اور بعد دعا کے اوس کیلئے کہ منتظر بیٹھا ہو بعد نماز
نماز دوسری کا آیا ہی کہ دعا کرتے ہین اوسکے لئے ملایکہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ
ارْحَمْہُ یا اللہ بخش اوسکے لیے یا اللہ رحم کر اوسکو اور مبرد نے کہا صلوۃ
خدا سی رحمت ہی اور ملائکہ سے رقت ہی کہ باعث ہی اوپر استدعا رحمت کے
اور حلیمی نے کہا ہی کہ معنی صلوۃ علی النبی کے تعظیم اوسکی ہی اور
معنی قول ہماری کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَظِّمْ مُحَمَّدًا ہین اور مراد تعظیم
اونکی ہی دنیا مین باعلای ذکر اونکے اور اظہار دین اور ابقای شریعت کے
اور آخرت مین ساتھہ اجزال مثوبت اور تشفیع حضرت کے دربارہ امت
اور اقامت اونکی مقام محمود مین اور قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے
کہ فایدہ صلوات بھیجنی کا اوپر آنحضرت کے رجوع کرتا ہی طرف مصلی کے
ازجہت دلالت کرنے اوسکے اوپر نصوح عقیدت اور خلوص طویت اور
اظہار محبت کے اور مداومت اوپر طاعت اور معرفت حق وساطت کے
اور احترام واسطہ کا کہ ذات شریف کی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرنا
آنحضرت کو اور استدعا فیض اور خیر وبرکت کا اونکے لئی حقیقت مین دعا
ہی خلق کے لئے **فائدہ** اختلاف ہی حکم صلوۃ مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر کہ فرض ہی یا مستحب مختار وہ ہی کہ فرض ہی اسواسطے
کہ ظاہر امر وجوب کے ساتھہ ہی ولیکن فی الجملہ اگرچہ تمام عمر مین ایکبار ہو جیسا کہ
شہادت بہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس واجب وہ چیز ہو کہ ساقط
ہوتا ہی ساتھہ اوسکے ہرج بلی تخصیص عدد اور وقت معین کے اور
ہی فایدہ امر بصلوۃ کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکافات
اونکی احسان کی ہی اور احسان اونکی دایم اور مستمر پس متاکد ہووے جسوقت
کہ ذکر کیا جاوے اور کہا ہی صاحب مواہب نے کہ اطلاق کیا ہے
قدوری نے کہ قول بوجوب صلوۃ ہر بار کہ ذکر ہووے مخالف اجماع ہی
اور بعض نے کہا ہی ہر مجلس مین ایک بار اگرچہ ذکر شریف مکرر ہووے
اور زمخشری سی بہی یہی حکایت کیا گیا ہی اور بعضون نے کہا ہی احتیا

دعا مین اور مذہب شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہہ ہی کہ اگر بہین ایکبار فرض ہے اور اکثار اوسکا واجب اور ہر بار مستحب ہی صورت رکہی ولیکن لایق بحال محب مشغوف وہ کہ اس مستحب کو بمنزلہ واجب جانے اور ساتہہ تقصیر کے اوسمین از خود راضی نہو اور بوقت اطلاع کے اوسکے فوایدِ عجیب ہی طالب ہی کہ غایت بذل وجہد اوسمین کرے اور معلوم کیا چاہیئے کہ احادیث کیفیت صلوٰۃ مین درمیان تشہد کے واقع ہوئی ہین ساتہہ صیغون مختلف کے لایا گیا ہی اگر ساتہہ اس صیغہ کے پڑہین کفایت ہی یعنے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اور ایسا ہی سنا گیا ہی بعض مشایخ سے اور اگر اول مین کہے وَصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اور ثانی مین وَبَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ جیسا کہ بعض طرق مین آیا ہی بہتر ہووے اور اختلاف کیا ہی افضل صلوٰۃ مین کہ کس طریق پر ہے اکثر اوپر اوسکے ہین کہ یہی صیغہ ہی جو نماز مین پڑہتی ہین کہ افضل حالات ہی اور بعض نے کہا جو چیز کہ مشتمل ہو ساتہہ زیادتی کمیت اور فضل کیفیت کے اور اور بعضون نے کہا ہی کہ اس صیغہ کو یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ اور امثال اوسکے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ صلوٰتیہ مین صلوٰۃ اور اوسکے صیغون سے وہ جو حاصل ہوا ذکر کیا ہی وباللہ التوفیق

وصل مواطن کہ وارد ہی اونمین صلوٰۃ اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشہد اخیر ہی صلوٰۃ ہی جیسا کہ گذرا اور معلوم ہوا کہ وہ فرض ہی شافعی کے نزدیک اور بعض ائمہ دیگر سے اور جمہور کے نزدیک مستحب ہی بعد از تشہد قبل الدعا اور وجوب اوسکی بین تشہد اول مین دو قول ہین اظہر منع ہی بجہت بنا اوسکی اوپر تخفیف کے

اور استحباب صلوٰۃ بیچ تشہد اول مین دو قول ہین اور وجوب اوسکی بیچ
تشہد اخیر مین بہی دو رائی ہین اصح وہ ہی کہ سنت تابعہ ہی اور یہہ سب
اقوال شافعیہ کے ہین اور حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ ورائی تشہد ثانی کے نہین
ہی اور سنت ہی اور اگر تشہد اول مین بہوگا پڑہے سجدہ سہو واجب ہووے
ازجہت تاخیر قیام کے اور ابن عطا نے کہا ہی کہ دعا کے ارکان اور
اجنحہ اور اسباب اور اوقات ہین پس جو موافق ہوئے ارکان قوی
ہوتی ہی دعا اور اگر موافق ہوئے اجنحہ پرواز کرتی ہی طرف آسمان کے
اور اگر موافق ہوئی مواقیت فیروزی پاتی ہے اور اگر موافق ہوئی اسباب
جلد پہنچا ہی ساتہہ مقصود کے پس ارکان دعا کے حضور قلب اور رقت
اور فروتنی اور پہانا غصہ کا اور تعلق قلب بجناب حق اور قطع ماسوا سے
اور اجنحہ دعا کے صدق اور مواقیت اوسکے اسحار ہین اور
اسباب اوسکے درود اوپر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور حدیث
مین آیا ہی جس دعا کے کہ اول و آخر درود ہووے رد نہین کیجاتی اور
دوسری حدیث مین وارد ہی کہ ہر دعا محجوب ہی زیر آسمان جب درود بہیجی جاوے
اوپر میرے صعود کرتی ہی اوپر آسمان کے اور اوسکو صلوٰۃ بعد از دعای
قنوت ہی اور سند اوسکی تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی واسطے
حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو قنوت اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ
هَدَیْتَ الخ اور آخر اوسکے مین آیا ہی صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ
مُحَمَّدٍ اور یہہ نزدیک شافعی کے ہی اور باب صلوٰۃ مین ذکر اوسکا آویگا
اور مواطن صلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطبہ جمعہ ہی
اور تعقیب اجابت موذن اور بعض کتب مین عقب اذان اور اقامت
اور اجابت بہی آیا ہی اور اثنای تکبیرات عیدین ذکر کیا اوسکو متوالی
تین اوپر مذہب شافعی کے اور نزدیک دخول مسجد اور خروج کے اوس سے
روایت کیا ہی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے کہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم جب آتی مسجد مین درود بہیجتی پستر فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی یا اللہ بخش میرے لیے گناہ
میرے اور کھول میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے **اور** جب باہر آتے
درود بھیجتے اور پیر محمد کے پس تر فرماتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ
لِي اَبْوَابَ فَضْلِكَ یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے اور کھول میرے لیے
دروازے اپنی فضل کے **اور** تلبیہ احرام حج اور عمرہ مین **اور** اور صفا
اور مروہ کے **اور** نزدیک اجتماع اور تفرق کے واسطے امر کے خیریت سے
اور نزدیک صباح اور مسا کے **اور** نزدیک فراموش کرنے چیز یا بات
کے درود بھیجے وہ چیز یاد آ جاتی ہے تجربہ اسکا فراموشی سخن مین بہت کیا گیا ہے
اور نزدیک قبر شریف کے کہ اولی اور اقرب مواطن صلوٰۃ کا ہی **اور**
بعد از نماز **اور** شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کو بعض فقرای سلسلہ شریفہ قادریہ
سے اجازت ہے کہ بعد ہر نماز فرض یا نفل کی تین مرتبہ درود بھیجے و باللہ
التوفیق **اور** نزدیک قیام کے منام سے صلوٰۃ اللیل کے لیے **اور**
عقب وضو اور حمد کے **اور** بعد از تہجد **اور** روز جمعہ اور شب جمعہ مین
خصوصا بعد از نماز جمعہ **اور** پنجشنبہ اور روز شنبہ اور یکشنبہ مین اور
ہر ایک ان ایام سے احادیث وارد ہوی ہین **اور** وقت سحر مین **اور**
نزدیک دیکھنے کعبہ زادہا اللہ شرفا کے **اور** نزدیک استلام حجر اسود
کے **اور** طواف اور التزام اور مواقف حج مین **اور** نزدیک مشاہدہ
آثار نبویہ اور مواطن حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل
مسجد قبا اور وادی بدر اور جبل احد اور مساجد نبویہ اور سوای اوسکے
اور نزدیک بیع و شرا کے **اور** نزدیک کتابت وصیت اور ارادہ
سفر اور رکوب راحلہ اور نزول منزل اور بازار سے نکلنے اور آنے
مین **اور** نزدیک طریان شغل اور غفلت کے **اور** نزدیک حضور تحفہ
اور رجوع کے دعوت سے **اور** نزدیک آنے اور نکلنے کے گہر سے **اور**
نزدیک نزول حاجت **اور** نزدیک خوف اور احتیاج کے **اور** نزدیک
بھاگنے لونڈی اور غلام کے بلکہ گم ہونے ہر چیز کے **اور** نزدیک غم اور شدت

اور دفع طاعون اور خوف غرق کے **اور** نزدیک سو جانے پانو کے **اور** نزدیک
کہلنے مولی کے تا بو بولاوے اور حدیث ہی اس باب مین لاتے ہین **اور** نزدیک
پانی پینی کے طرف سے **اور** نزدیک نہیق حمار کے اور شہور اوسین استعاذہ
ہی شیطان سے اور درود بہی پڑہے تا دفع شر اور جلب خیر دونو واقع ہون —
اور بعد از وقوع ذنب تا کفارہ اوسکا ہووے **اور** نزدیک ملاقات برادر
مسلمان کے یا مصافحہ کے اور ہر اجتماع مین کہ خدا کے واسطے واقع ہوا اور شعائر
اسلام سے ہوا **اور** نزدیک ختم قرآن کے اور دعای حفظ قرآن مین **اور** نزدیک
افتتاح کلام غیر منہی عنہ کے **اور** ابتدای درس علم مین خصوصا حدیث **اور**
نشر علم **اور** وعظ **اور** قراءت حدیث مین اولا و آخرا **اور** نزدیک استحسان
کسی چیز کے اور بعض علما نے مقام تعجب مین مکروہ رکہا ہی **اور** چاہئی کہ تلفظ
اور کتابت مین سلام اوسا تہہ صلوۃ کے ضم کرے **تنبیہ** صلوۃ اوپر
حضرت کے جمیع اوقات مین مستحب ہی اور مستحسن خصوصا روز جمعہ مین کہ افضل
ایام اسبوع ہی اوسمین امر باکثار درود کے واقع ہوا ہی اور ساتہہ وصول
اوسکے جناب نبوت مین اور ساتہہ قبول کے آنحضرت سی بشارت پہنچی ہے
حدیث صحیح مین آیا ہی اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ
لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ یعنی بہت بہیجو صلوۃ اوپر میرے دن جمعہ اور رات جمعہ مین
اور سید اور صاحب مواہب نے ابن قیم سے وجہ مناسبت کی نقل
کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سید الانام ہین اور روز جمعہ سید
الایام پس صلوۃ اوپر حضرت کے اوسدن مین مزیت اور مناسبت رکہی
کہ غیر اوسکے مین نہین ہی یا حکمت اور کہ ہر چیز اور نعمت کہ پہنچی ہی دنیا
اور آخرت مین ہی اوپر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
پہنچی **اور** اعظم کرامت کہ حاصل ہوتی ہی حضرت کو روز جمعہ مین حاصل
ہونے ہی اور حور اور قصور جنت اور دیدار مولی تعالی و تقدس آخرت
مین اوسی دن مین حاصل ہوتا ہی اور نام اوسکا آخرت مین یَوْمُ الْمَزِیْدِ
ہے اور دن ہی کہ جمع ہوتی ہی اوسمین خلق عالم اور اسعاف کرتا ہی خدا تعالی

نہیق وہ ہی جو [illegible] بالفعل آواز [illegible] سے آواز [illegible]

اوسمین مطالب اور حوایج اونکے اورر د نہین کرتا سایل کو اور قبول کرتا ہے
دعا کو اور یہہ سب حاصل نہین ہوتا انکو مگر بسبب وساطت آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس شکر اور حق نعمت شناسی اور ادای قلیل حق
آنحضرت سی وہ ہی کہ اکثار صلوہ کرین اوپر اونکے اسدن اور رات مین واللہ
اعلم **وصل** معلوم ہووے کہ فواید اور فضایل اور نتایج اور ثمرات
صلوہ کے خارج حد و حصر اور بیان سے ہین اور جمیع خیرات اور برکات دنیا
اور آخرت کو شامل اور متضمن اور اصل اوسکی امتثال امر الہی تعالی شانہ
اور موافقت اوسکی اور ملائکہ عزشانہ کی ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا ۞ اور احادیث صحیحہ مین آیا ہی کہ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنے جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بہیجے
درود بہیجی اللہ اوپر اوسکے دس بار وجہ بالاتر اور عظیم تر اوس سے کہ رب
العزت جل جلالہ وعم نوالہ اوپر کسیکے صلوہ اور رحمت اور برکت بہیجی **اور**
ابو طلحہ سے روایت ہی کہ کہا باہر آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ایکدن
اور حال انکہ ظاہر ہوتے تہے اثر سرور بشرہ مبارک حضرت مین کہا یا رسول اللہ
آجکے دن اثر ذوق و سرور کا روی پر نور مین تابان تر ہی سبب کیا ہی فرمایا آئے
جبرئیل ؑ اور کہا آیا راضی نہین کرتا تجہی یا محمد کہ پروردگار تیرا کہتا ہی درود نہین
بہیجتا اوپر تیرے کوئی امت تیری سے مگر وہ کہ بہیجون مین اوپر اوسکے دس صلوہ
اور سلام **اور** دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ ناجی ترین لوگو نکا اہوال اور
شر و ر روز قیامت سی بیشترین تمہارا ہی صلوہ بہیجنی مین اوپر میرے **اور**
بالجملہ صلوہ اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے منبع انوار و برکات
اور مفتاح تمامہ ابواب خیرات اور سعادت ہی اہل سلوک کو آنا اس باب مین
موجب فتح عظیم اور مواہب شریفہ کا ہی **اور** بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ
قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہی کہ طریق سلوک اور تحصیل معرفت قرب الہی کا
زمان فقدان وجود اولیاء مرشد متصرف کی التزام ظاہر شریعت کا ہی ساتہہ

ادا ست ذکر اور کثرت صلوٰۃ کے اوپر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور کثرت اشتغال صلوٰۃ سے ایک نور باطن مین پیدا ہووے اور فیض
اور اعانت اور امداد آنحضرت سی بے واسطہ پہنچی اور حسن بصری نے
کہا ہی کہ جب بندی نے اَللّٰھُمَّ کہا گویا خدای تعالیٰ کو ساتھہ تمام اسماء الٰہی
کے یاد کیا اور جب صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا بحر فضل حضرت رسالت پناہی مین خوض
کیا اور ساتھہ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کے بحار فضایل اور کمالات اونکے
مین پڑا آخر بعد از خوض اور غوص کے ان بحار ناپیداکنار مین محروم اور مایوس
بر آنا کیا صورت رکھی اور جسوقت کہ اس فقیر کو ساتھہ سفر مدینہ منورہ کے
وداع کیا فرمایا جاتو کہ اس سفر مین بعد از ادا کرنے فرایض کے کوئی عبادت
بالاتر صلوٰۃ سے اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہی جب تعین
عدد سی پوچھا گیا فرمایا شیخ اجل اکرم قطب الوقت عبد الوہاب متقی رحمۃ
اللہ علیہ نے اس جگہہ عدد معین نہین تا کہ ساتھہ اوسکے رطب اللسان
اور ساتھہ رنگ اوسکے مصبغ ہو جاؤ اور فواید عظیمہ اور مطالب سنیہ
سی وہ کہ صلوٰۃ اور سلام امت کا پہنچتا ہی حضرت کو اور روایت کیا ہی
ابو ہریرہ نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام نہین بھیجتا
میری اوپر کوئی گروہ کہ اولٹا بھیجتا ہی خدا تعالیٰ اوپر میرے روح میری تا
وہ کہ رد کرتا ہون میں اوپر اوسکے سلام اوسکا اور جواب اوسکے سلام کا
کہتا ہون میں اور دوسری حدیث مین ابو ہریرہ سی آیا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ درود بھیجتا ہی اوپر میرے دور سے
پہنچائی جاتی ہی میری طرف یعنی ملائکہ پہنچاتے ہین اور حدیث ابن مسعود
مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نبی مدرستی کہ واسطے حق تعالیٰ کے فرشتے ہین
سیاحت کنندہ زمین مین پہنچاتے ہین مجھی امت میری سے سلام اور
بعض روایات مین آیا ہی کہ نام اوسکا بھی لیجاتے ہین اور کہتی ہین یا رسول اللہ
فلانا فلانے کا بیٹا اوپر آپ کے عرض صلوٰۃ اور سلام کرتا ہی **بیت**

جان بسید ہم در آرزو ای قاصد آخر باز گو ۔ در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود

اور اعظم فوائد اور اتم رغایب سی حصول شرف رد سلام کہ سنت مستمرہ
بلکہ فرض مقررہ ہی اور کوئی سعادت بالاتر اوس سے ہی کہ دعائی خیر اور
سلامت آنحضرت سی شامل حال کسیکے ہووے اگر تمام عمر مین ایکبار بہی حاصل
اور میسر ہووے موجب صد ہزار کرامت اور مثمر فوائد ان برکات ہی نظم
بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب ✤ کہ صد سلام مرا بس یکے جواب تو باد
زہی سعادت آنکس کہ یارش آرد یاد ✤ دہد ز بند و غم و محنت الم آزاد —
اور فوائد صلوۃ سی اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے باز رکہنا ملکین
کا کتابت ذنوب سی تین دن تک اور منع اغتیاب لوگونکا مصلی کو اور
آنا مصلی کا نیچی سایہ عرش کے قیامت کے دن اور گرانی میزان اعمال کی اور
امن عطش سے اور تکثیر ازواج جنت مین اور حصول رشد اور ہدایت دنیا
اور آخرت مین اور اشتمال صلوۃ کا اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے اوپر ذکر الہی عز اسمہ کے اور تضمن اوسکا شکر نعمت حق عز و علا کو اور
معرفت حق اور نعمت اوسکی کا اور اقرار ساتہہ اوسکے ذکر کیا ہی ان سب کو
— فاکہی نے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ آداب زیارت مین کہ جذب القلوب مین وہانسی
منقول ہی اور اس جگہہ اس کتاب مین اتفاق نقل کا پڑا اور حکایات اور فواید
زوایدکے بہی مذکور ہین کہ وقت ساتہہ ذکر اونکے اشاع نہین لاتا ایک اون
حکایات سی کہ شیخ احمد بن ابی بکر محمد رداد صوفی محدث اپنی کتاب مین کہ شیخ
مجد الدین فیروز آبادی سے باسانید کہ اوسکو حاصل ہین روایت کرتا ہے
اور اس جگہہ بامید اوسکے کہ طالب اوسی ورد اپنا کرے ثبت ہوتا ہی
لاتا ہی کہ ایکدن شبلی قدس سرہ اوپر ابوبکر مجاہد کے کہ علماء وقت اور
ائمہ عصر اپنی سے تہا آیا ابوبکر بجہتہ اکرام اوسکے کہڑا ہوا اور اوسکے ساتہہ معانقہ
کیا اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا حاضرین نے کہا کہ یا سیدی یہہ معاملہ
شبلی کے ساتہہ کرتا ہی تو اور حال انکہ تو اور جو کوئی کہ بغداد مین ہی اوسکو
مجنون پکارتے ہین کہا مینے نہین کیا وہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سی
دیکہا مینے خواب مین — دیکہتا ہون کہ شبلی آگے پیغمبر خدا کے آیا اور پیغمبر

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بخود دیکھتی اوسکے کہڑی ہوئے اور اوسی گلی سے لگایا
اور درمیان دو چشم اوسکے بوسہ دیا پس کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم یہہ معاملہ ساتہہ شبلی کے کرتے ہین آپ نے فرمایا ہان وہ بعد از نماز
یہہ آیت پڑہتا تہا آیۃ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ الآیۃ اور بہی اوسکے درود اوپر میرے
بہیجتا تہا اور پڑہنا اس آیہ کا پیش از شروع صلوۃ متعارف مجالس موالید
اہل حرمین شریفین کا ہی زاد ہما اللہ تشریفًا و تعظیمًا اور بہی اوس سے
یہہ آیت بہی پڑہتا تہا آیۃ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞
بعد ازان ساتہہ امتثال اس امر کے شروع صلوۃ مین کرتا تہا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ وصل شک نہین کہ اوپر اندازہ
فضایل اور فواید کے درود اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور مدح
اور ثواب فاعل اوسکے کا کہ وارد ہوا قبایح اور مضار ترک اور ذم اور عقاب
تارک اوسکے کا بہی ثابت ہوویگا اسواسطے ہر عمل کہ فضیلت اور ثواب اوسکا
عالی تر اور کامل تر اور ترک اوسکا قبیح تر اور مذموم تر اور عقاب اوپر اوسکے
شدیدہ تر اور قوی تر اور حدیث علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ مین آیا
ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ان البخیل اور ایک روایت
مین اَلْبَخِيْلُ كُلُّ الْبَخِيْلِ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ یعنے
بخیل سخت تر اور کامل تر وہ کہ ذکر کیا جاون مین نزدیک اوسکے اور درود
نہ بہیجی اوپر میرے اور اس مقدار صرف وقت اور استعمال زبان محبت
اور شکر نعمت میری مین نہ کرے کہ ثواب اوسکا عظیم تر و در وافر تر صرف
مال اور افضل عتق رقاب سے ہی اور آسان تر اوس سے اور حدیث
ابو ہریرہ مین آیا ہی کہ ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا جسنے کہ فراموش کیا درود کو اوپر میرے فراموش کیا طریق جنت کو
اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ خوار ہووے وہ مرد کہ ذکر کیا جاؤن مین نزدیک

اور درود نہ بہیجی اوپر میرے اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ آیا اوپر اوسکے رمضان
اور گذرا پہلے اوس سے کہ بخشا جاوے یعنی ماہ رمضان مین چاہیی کہ وہ کام
کرے کہ سبب مغفرت اوسکی کا ہووے کہ وجود ان ایام کا غنیمت ہی اور موسم
مغفرت ہی -- اور خوار ہوجیو وہ مرد کہ پایا ماں باپ اوسکے نے یا ایک نے
اون دو سے بڑہاپے کو اور نہ لائے اوسی بہشت مین - یعنی چاہیی کہ ماں باپ
کی خدمت کرے اور راضی رکہی اونکو خصوصا کبرسن مین تا مستوجب دخول
جنت کا ہووے اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت منبر پر آئی
اور فرمایا آمین پہر منبر پر آئے اور فرمایا آمین معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ سبب کہنی ان آدمیونکا کیا تہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد جو کوئی نام لیا جاوے
نزدیک اوسکے آپ کا اور درود نہ بہیجی آپ پر اور مرے اور آتش مین آوے
اور دور ڈالتا ہی اوسکو خدا تعالی درگاہ قرب اور رحمت اپنی سے کہہ آمین
پس کہا مینے آمین اور یہو ہین کہا جبریل نے حق مین اوسکے کہ پایا رمضان
کو اور قبول نکیا گیا اوس سے اور جسنے کہ نیکی نہ کی ماں باپ کے ساتہہ اور
آیا ہی کہ جو کوئی بیٹھے مجلس مین اور درود کہی بخشا جاتا ہی جو کچہہ کہ واقع
ہووے اوس سے اوس مجلس مین تنبیہ گمان نہ لیجا دین لوگ
کہ مراد بذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس مین فقط لیجانا نام
شریف کا ہی بلکہ عام تر اور شامل تر ہی ذکر اسم اور ذکر اوصاف اور
احوال سنیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ صراحۃ نام شریف
مذکور نہووے **وصل** اختلاف کیا ہی درود بہیجنی مین اوپر غیر
سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سایر انبیا علیہم السلام کے اور
مجموع اوسکا کہ سمجہا جاتا ہی کلام قوم سے تین قول ہین ایک جماعت
اوپر اوسکے ہی کہ جائز نہین صلوۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے - شفا مین کہتا ہی کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سی
کہ کہا جائز نہین صلوۃ اوپر غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور

مواہب مین کہا ہی کہ ثابت ہوئی ہی یہہ روایت ابن عباس سے اور ایسا ہی
بہت روایتون مین ابی شیبہ وغیرہ سے عدم جواز منقول ہی **قول ثانی**
اس باب مین کہ مخصوص نہین باآنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ حدیث
مین آیا ہی کہ فرمایا صَلُّوا عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ
كَمَا بَعَثَنِي یعنی درود بھیجو اوپر انبیا کے کہ پہلے مجہسے ہین پس بدرستی اللہ
تعالی نے مبعوث کیا اونکو جیسا کہ مبعوث کیا مجہکو پس صلوۃ مخصوص ہے
ساتہہ انبیا کے اور اونکے غیر پر جایز نہین **اور** سفیان ثوری سی بہی منقول
ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی **اور** روایت مین آیا ہی کہ کہا
لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا النَّبِيِّينَ یعنی نہین سزاوار
بہیجنا درود کا اوپر کسیکے مگر اوپر انبیا کے **اور تیسرا** فرقہ کہتا ہی کہ صلوۃ
بمعنی ترحم اور دعا ہی حضرت عزت جل جلالہ سے کہ رحمت کری اوپر بندی
اپنی کے **وصل** انواع عبادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین شک نہین کہ مقصود آفرینش عالم سے عبادت ہی **قولہ تعالی**
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط فرمایا اللہ تعالی
نے اور نہین پیدا کیا مینے جن اور انس کو مگر واسطے عرفان اور شناخت
اپنی کے **اور** اختلاف علما ہی تعبد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
پیش از بعثت آیا متعبد تہے ساتہہ کسی شریعت کے شرایع پیشینیہ سی جمہور
اوپر اوسکے ہین کہ متبع نہ تہے ساتہہ کسی چیز کے اوس سے بلکہ کرتے تہے
جو القا ہوتا تہا اونکے دلمین اور حکم کرتی ہتی عقل اونکی ساتہہ اوسکے اور
بعض نے توقف کیا ہی اس مسئلہ مین **اور** صاحب مواہب نے مقصد
عبادات کو سات نوع پر ترتیب دیا ہی **اول** طہارت **دوسری**
صلوۃ **تیسری** زکوۃ **چوتہی** صوم **پانچوین** حج **چہٹی** دعا
ساتوین تلاوت **نوع اول** طہارت مین اور اوسمین چند اوصال
ہین **وصل** وضو اور مسواک اور مقدار آب وضو مین وضارت
بمعنی حسن اور نظافت ہی **وضو** بالضم مصدر و بالفتح آب وضو اور معنی

مصدر بہی آیا ہی اور بعض نے کہا ہی دونو لغت ہین کبہی بمعنی مصدر آوین اور
کبہی بمعنی آب کذا فی القاموس اور اختلاف کیا ہی علمانے وقت وجوب
وضو مین بعض نے کہا ہی کہ وجوب اوسکا مدینہ مین ہی اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لئی وضو کرتے تہے اور بعض اوقات
مین ایک وضو کے ساتہہ چند فریضہ بہی ادا فرمائی ہین اور ابن عبد اللہ نے
نقل کیا ہی کہ اتفاق اہل تفسیر او سیر ہی کہ غسل جنابت فرض کیا گیا او پر
حضرت کے مکہ مین جیسا کہ فرض کی گئی نماز اور مسواک مشتق ہی سواک
سواک سی بمعنی مالیدن اور مالیدن دہن کے سواک بالکسر چوب دندان مال مسواک
مثلہ اور احادیث فضیلت اور استحباب مسواک مین بہت واقع ہوئی ہین
فرمایا اگر نہوتا خوف مشقت او پر امت کے واجب کرتا مین او پر اونکے مسواک
ہر نماز کے لئی اور مستحب ہی کہ مسواک درخت اراک سی ہووے اور مقدار
آب غسل اور وضو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہی کہ غسل ساتہہ ایک
صاع پانی کے کرتے تہے کہ پانچ مدہی اور وضو ایک مد کے ساتہہ وصل
کبہی ہوتا تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعضائی وضو ایکبار سے زیادہ
نہ ہوتی تہے تعلیم امت کے لیئے کہ اسقدر کافی ہی اور اقتصار او پر مقدار
فرض کے کہ وضو بدون اونکے درست نہین اور کبہی تین بار دہوتے اور یہہ
نہایت مرتبہ تطہیر اور مبالغہ ہی او سمین اور اسباغ وضو کہ اکثر احادیث
مین امر اوسکے ساتہہ واقع ہوا نزدیک اکثر علما کے یہی ہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مضمضہ اور استنشاق کبہی ساتہہ ایک غرفہ کے
فرماتے تہے اور کبہی ساتہہ دو کے اور کبہی ساتہہ تین کے جیسا کہ غسل اعضا
مین کرتے تہے اور ایک غرفہ سے آدہا مضمضہ اور آدہا استنشاق مین
بکار لیجاتے تینون صور تونمین اسطرح وصل فرماتے اور جمع درمیان مضمضہ
اور استنشاق مذہب شافعی کا ہی اور وہ او پر صور متعددہ کے متصور ہی
لیکن صحیح یہہ ہی کہ ساتہہ ایک غرفہ کے مضمضہ کرے اور استنشاق پہر
دوسرے غرفہ کے ساتہہ مضمضہ کرے اور استنشاق یونہین تین بار کرے اور

مضمضہ اور استنشاق وضو مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہی اور امام احمد
کے نزدیک فرض **اور** مسح سر مین اختلاف ہی قدر واجب مین اوسکے
امام شافعی اور ایک جماعت کے نزدیک واجب وہ ہی جسپر اطلاق کیا جاوے
مسح اگرچہ ایک بال ہو اور ایک روایت مین تین بال **اور** امام مالک اور
ایک جماعت اوپر اوسکے ہین کہ مسح تمام سر واجب ہی **اور** نزدیک امام
ابو حنیفہ کے ربع سر اور دلایل ان مذاہب کے مذکور ہین ہر ایک کے محل مین
اور غسل رجلین اکثر روایات مین مطلق آیا ہی بی ذکر عدد کے لیکن مقید
بقید تنقیہ اور تنظیف کے اور اسیواسطے بعضے قایل اوسکے تثلیث کے نہین
ہین یوہین مذکور ہی شرح ابن الہمام مین **اور** بعض مین دہویا داہنا پانو
تین بار اور دہویا بایان پانو تین بار ظاہرا ہر وقت مین ساتہہ ایک طریق کے واقع
ہوا ہی واللہ اعلم **اور** تخلیل لحیہ مین عثمان اور عمار رضی اللہ عنہما سی حدیث
مروی ہی اور محدثین کو اختلاف ہی صحت اور ثبوت اوسکے مین اور راجح جانب
ثبوت ہی اور وہ سنت ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اور شا رحمہ کے نزدیک اور امام
احمد کے نزدیک ہی اوپر مذہب معروف کے اور نزدیک بعض ائمہ اوسکے
مذہب کے واجب ہی از جہت حدیث انس رضی اللہ عنہ کے **اور** وقت اوسکا
نزدیک دہونے مونہہ کے ہی **اور** نزدیک امام محمد کے مخیر ہی وقت دہونے مونہہ کے
کرے یا وقت مسح راس کے **اور** تخلیل انگشتان ہاتہہ اور پانون کے کبہی کبہی
کرتے تہے ایسا ہی ہی سفر السعادت مین اور وہ نزدیک ابی حنیفہ اور شافعی
کے سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے تخلیل اصابع رجل مسنون ہی بے
خلاف اور تخلیل اصابع یدین مین دو روایت ہین ایک مین سنت اور
دوسری مین نہین **اور** مسح رقبہ مین بہی حدیث آئی ہی کہ فرمایا جو کوئی
مسح کرے اوپر قفا کے ہمراہ سر کے نگاہ رکہا جاوے غل روز قیامت سی اور
اس حدیث کو مسند الفردوس مین ابن عمر سے روایت کیا ہی ولیکن سند
اوسکی ضعیف ہی **اور** نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ کے مستحب ہی اور اختیار
بعض شافعیہ بہی یہی ہی **اور** آنحضرت کو رومال نہ تہا کہ ساتہہ اوسکے اعضا

بعد از وضو پاک کرین بطور خود چھوڑتے تھے کہ آپ ہی خشک ہو ئی تھے اور
مسح موہنہ کا بطرف ثوب بھی آیا ہی اور حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا بھی اسی پر دلالت کرتی ہی لیکن جامع ترمذی مین ان دو حدیثون کو
تضعیف کیا ہی اور کہا ہے کہ آنحضرت سے اس باب مین کچھہ بصحت نہین
پہنچا اور بعض کتب حنفیہ مین مذکور ہی کہ اگر بقصد اور تکبر ہو وے
کراہت نہ کیے اور احادیث کہ اذکار وضو مین وارد ہوئی ہین کچھہ اونسے
بصحت نہین پہنچا بلکہ محدثین نے بوضع اون حدیثون کے حکم کیا ہی اور
منقول سلف سے شروع وضو مین یہہ لفظ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اور آخر وضو مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وصل مسح خفین مین جاننا چاہیے کہ کتب ائمہ حدیث مین کتب ستہ
وغیرہا سے مذکور ہی بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ کے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سفر اور حضر مین مسح موزہ فرماتے تھے اور تصریح کیا ہی
جماعت حفاظ نے کہ حدیث مسح خفین بتواتر ثابت ہوئی ہی کہ شک اور
شبہہ کو اوسمین راہ نہین اور منکر اوسکا نزدیک صاحب ہدایہ کے مبتدع
اور کرخی کے نزدیک کافر اور جاننا چاہیے کہ علما نے اختلاف کیا ہی
کہ مسح افضل ہی یا غسل ایک جماعت اوپر اوسکے ہی کہ غسل افضل ہی اسواسطے
کہ غسل عزیمت ہی اور مسح رخصت اور اخذ بعزیمت افضل ہی عمل برخصت
سے اور صواب وہ ہی کہ مسح اور غسل دونو مشروع ہین اور برابر اور
ایک دوسرے سے افضل اور ارجح نہین **وصل** تیمم مین۔ تیمم ثابت
ہی بکتاب اور سنت اور اجماع کے اور خصائص اس امت سے ہی اور آنحضرت
اوپر ہر زمین کے کہ نماز ادا کرنا چاہتے خواہ سنگ خواہ خاک خواہ ریگ
تیمم فرماتے اور فرق خاک اور رمل اور غیر اوسکے مین نکرتے اور تیمم حکم
وضو کا رکھتا ہی کہ ایک تیمم کے ساتھہ چند نماز ادا کرنا جیسا کہ ساتھہ
وضو کے اور کیفیت تیمم کی دو ضربہ ہین ایک موہنہ کے لئے اور دوسرا

ذراعین کے لیے مرفقین تک **وصل** غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین **غسل** بفتح شستن وبضمتین وسکون اسم **اور**
بالکسر شستشوی مانند گل اور خطمی وغیرہ کے — اغتسال غسل لانا غسول
بالفتح آب غسل — مغتسل بھی ایسا ہی ہی اور جای غسل مغسل بکسر سین جای
مردہ شستن — غسالہ بالضم آب دست دروشستہ یعنی مستعمل غسیل مغسول
شستہ یہ معانی لغوی اس لفظ کے ہین **اور** حقیقت اغتسال کی شرعیین
غسل جمیع اعضا کا ہی اور اجرا پانی کا اوپر **اور** اختلاف کیا ہی وجوب
دلک مین ساتھہ ہاتھہ کے نزدیک اکثر علما کے واجب نہین اور مذہب ہمارا ہی
یہی ہی **اور** اجماع ہی اوپر عدم وجوب غسل کے بین الجماعتین لیکن وضو
مستحب ہی **اور** پاک کرنے اعضا مین بخرقہ اختلاف ہی — حدیث میمونہ
مین آیا ہی کہ میمونہ رضی اللہ عنہا بعد از غسل حضرت کو جامہ دیتی تھین کہ ساتھہ
اوسکے پانی اعضا سی خشک کرتے تھے **اور** بعض نے کہا ہی کہ مکروہ ہے
صیف مین اور مباح ہی شتا مین — نوع **دوسری** نماز آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین **جان** کہ نماز افضل اور اشرف اور اتم اور اکمل
عبادات کی ہی کہ جمع ہوئے ہین اوسمین سجود اور قیام اور قرارت اور قعود
عبادات اور عبودیات سی کہ غیر اوسکے مین جمع نہین طہارت اور ہمت
اور استقبال اور استفتاح اور تکبیرات اور رکوع اور سجود اور تسبیح
اور دعا اور توجہ اور حضور اور خشوع اور خضوع کہ ہر ایک اونمین عبادت
ہی تنہا کیا جائی جمعیت ان سب کی **اور** فرضیت نماز کی شب معراج مین
ہوئی ہی کہ پہلے پچاس کا حکم ہوا تھا بعد از ان پچاس سے پانچ تک آیا
اور حکم ہوا کہ یہہ پانچ پچاس کے حکم مین ہین کہ تبدیل نہین پاتا قول نزدیک
میرے **وصل** تعیین اوقات صلوۃ خمسہ مین تعیین اوقات صلوۃ
بعد از رجوع آنحضرت کے ہی معراج سی **اور** بعض نے کہا ہی کہ پیش از ہجرت
ساتھہ بیان جبرئیل علیہ السلام کے اور پیچھی اوس سے ساتھہ بیان حضرت کے
بسند اکی کہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ اور جمع ہوئی صحابہ اور امامت کی جبرئیل

نے پہلے دن اول وقت ادا کی ظہر کیا اوسوقت کہ آفتاب نے زوال قبول کیا بعد
ازان امامت کی اور ادا کیا عصر کو اوسوقت کہ سایہ شخص مثل اوسکے ہوا
مغرب اوسوقت کہ آفتاب نے غروب کیا اور عشا اوسوقت کہ غروب کیا شفق
نے اور صبح اوسوقت کہ ظاہر ہوئی فجر۔ دوسرے دن پھر جبرئیل آئے اور امامت
کی اور پڑہا ظہر کو وقت بلوغ ظل شی کے اوسکی مثل کو اور پڑہی عصر وقت بلوغ
ظل مثلین کو اور مغرب وقت غروب آفتاب اس جگہہ دونو دن ایکوقت مین
پڑہا اور عشا یا ثلث یا نصف لیل تک تاخیر ادا کی ہی اور فجر بوقت اسفار
تنبیہ سابقا حدیث امامت جبرئیل علیہ السلام مین گذرا ہی کہ ندا دے
الصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ اور یہہ پیش از شریعت اذان تہا اور اذان مدینہ مین شروع
ہوئی سنہ اول مین ہجرت سی یا ثانی مین اور تحقیق وہ ہی کہ آنحضرت نی شب
معراج مین کلمات اذان سنے تہے لیکن حکم ہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز
کے لیئے کہین اور آنحضرت نی مکہ مین بے اذان نماز پڑہی ہی تا مدینہ مین آئے
اور اس باب مین ساتہہ اصحاب کے مشاورت فرمائی اور بعض اصحاب نے
اذان کو خواب مین سنا پس وحی آئی کہ وہ کلمات کہ اور آسمان کے سنے
تہے اور پر زمین کے سنت اذان کے ہووین واللہ اعلم **فصل** افتتاح
آنحضرت مین نماز کو بیچ احادیث مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نماز کے لیئے کہڑے ہوتے اللہ اکبر فرماتے اور پیش از تکبیر نیت اوپر
زبان کے یا اور کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتی ہین کہ نیت ساتہہ
زبان کے پڑہنا بدعت ہی نہین کیا ہی اوسکو آنحضرت نے اور نہ کسی نی صحاب
اونکے سے اور یہ فقہا اختلاف رکہتی ہین تلفظ مین ساتہہ نیت کے بعضی اوپر
اوسکے ہین کہ بدعت ہی اس لیئے کہ منقول نہین فعل اوسکا آنحضرت سی اور
بعضے کہتی ہین مستحب ہی اس لیئے کہ وہ عون ہی اوپر استحضار نیت قلبی کہ
تو موجب جمع ہی درمیان عبادت لسانی اور قلبی کے اور قواعد شرع اور
ضرورت عقل سے معلوم ہوا ہی کہ اگر دل ساتہہ زبان کے جمع ہووے اتم
اور اکمل ہوا اور ساتہہ تکبیر کے دونو ہاتہہ اوٹہاتے اکثر احادیث مین ایسا ہی

واقع ہوا ہی اور بعض احادیث مین تاخیر تکبیر رفع یدین سے بہی وارد ہی —
اور اوٹہانا ہاتہونکا اکثر تا بگوشش اور احیانا تا بدوشش ہوتا تہا بعد ازان دا ہنا
ہاتہہ اوپر بائین کے زیر سینہ بالای ناف شافعی کے نزدیک اور زیر ناف امام
ابوحنیفہ کے نزدیک اور بعض اصحاب شافعی کے اور یونہین ہی مواہب مین
اور ہدایہ مین مذہب شافعی بالائے سینہ کہا ہی بعد ازان دعای استفتاح —
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک اور اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ آخر تک اور سوای اوسکے
اور شافعیہ اوسکو کلًا اور بعضا نماز فرض اور نفل سب پڑہتی ہین اور ابوحنیفہ
کے نزدیک بنوافل اور صلوۃ لیل ہی اور فرض مین غیر از سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
نہین ہی بعد ازان استعاذہ اور کبہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
اور بعد از استعاذہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ باخفا بعد ازان فاتحہ الکتاب
پڑہتی اور آخر فاتحہ مین آمین کہتی نماز جہری مین بجہر اور سری مین بخفیہ اور مقتدی
بہی بموافقت آمین کہتے اور مذہب امام ابوحنیفہ اخفا ہی مطلقا اور بعد از
فاتحہ سورہ پڑہتی نماز صبح مین قرأت دراز فرماتے مقدار ساٹہہ آیت کے سو تک
اور کبہی تخفیف قرأت مین کرتے اور نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون
پڑہتے اور کبہی سبح اسم اور غاشیہ اور جب قرأت سی فارغ اور تکبر کہتی
اور رکوع مین جاتے تکبیر کہتی بی رفع ہماری نزدیک اور با رفع شافعی کے
نزدیک اور رکوع مین دونو کف دست کو اوپر زانو کے سخت کرتے اور
درمیان اونگلیون کے بتفریج اور کہنیونکو پہلوسے دور اور پشت کو سیدہا اور
سر کو برابر پشت اور تین بار سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے — اور سجدہ مین ہاتہونکو
پہلوسے دور رکہتی جیسا کہ ظاہر ہوتی بیاض الطبین اور بازو اوشکم زانوسی
دور رکہتی جیسا کہ بزغالہ اونکے نیچے سے نکل جاوے اور سجدہ مین سر کو درمیان
دونو کف کے رکہتی اور قومہ اور جلسہ بہی اوپر اندازہ رکوع کے ہوتا تہا اور کبہی اسقدر
کہ لوگونکو وہم ہوتا کہ نماز کو فراموش کیا اور احادیث باب اطمینان اور
اعتدال رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین بہت وارد ہین ادنی اوسکا
وہ ہی کہ استخوان پشت سیدہی کرے اور قومہ اور جلسہ سنت ہی وصل

اور جب تشہد مین بیٹھتی بائان پانو فرش کرتے اور اوسپر بیٹھتی اور دا ہنی
پانو کو نصب کرتے قول امام اعظم یہی ہی اور امام شافعی کے ہان بہی یہی ہے
قعدہ اولی مین اور ثانیہ مین تورک اور جب تشہد پڑہتے دونو ہاتہہ اوپر
دونو زانو کے رکہتے اور عقد اور اشارت ساتہہ ہاتہہ داہنے کے کرتے
نزدیک شافعی کے بعقد ترپن اور صورت اوسکی وہ ہی کہ انگلیون کو
بند کری مگر مسبحہ کہ اوسکو بسط کرے اور طرف ابہام نزدیک اسفل مسبحہ
اور جانب کف دست کے رکہے ایسا ہی تفسیر کیا ہی علماء شافعیہ نے عقد پنجاہ
وسہ مین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعقد تسعین یعنی نوی کے
اور صورت اوسکی قبض خنصر و بنصر اور بسط مسبحہ اور رکہنا ابہام
کا ہی اوپر انگشت وسطے کے اور نزدیک امام مالک کے قبض ثلث انگلیون
داہنی ہاتہہ کا اور بسط سبابہ اور تحریک اوسکی اور وقت اشارہ کا
بعض کے نزدیک وقت تلفظ الا اللہ کے ہی اور بعضون کے نزدیک وقت
تلفظ بکلمہ اللہ کے اور مشہور وہ ہی کہ نزدیک نفی کے انگشت اوٹہاوے
اور نزدیک اثبات کے رکہی اور خطاب السلام علیک ایہا النبی مین دو
سوال آتی ہین ایک وہ کہ خطاب بہ بشر کرنا نماز مین منہی عنہ اور مفسد نماز
ہی اور جواب دیا ہی کہ یہہ خصائص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی
ہی اور حقیقت مین یہہ دعا ہی نماز مین اگرچہ بصیغہ خطاب ہی اور ساتہہ
اس تقریر کے حاصل ہوا جواب سوال دوسری کہ کہتی ہین کیا حکمت ہی
عدول مین غیبت سی طرف خطاب کے باوجودیکہ مقتضای سیاق لفظ غیبت
ہی اور صیغہ صلوۃ مین روایات متعددہ آئی ہین اور کافی اسی قدر ہے
کہ پڑہتی ہین اور دعاین بعد از درود احادیث بطرق متعددہ زوات
سی آئی ہین بنا بر تطویل نہین لکہی گئین اور بعد از فراغ نماز دو سلام دینا
راتبہ دائمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہا کہ پندرہ نفر نے مشاہیر صحابہ
اور عظما اونکے نے روایت کیا ہی **وصل** بیان اذکار اور دعوات
مین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از صلوۃ پڑہتے تہے ثوبان رضی اللہ

عنہ سی روایت ہی کہ کہا جب آنحضرت نماز سی پہرتے تہے یعنی سلام دیتے تہے استغفار کرتے تہے تین بار اور پڑہنا معوذات کا ہی آیا ہی اور یہہ حدیث غایت صحت مین ہی اور مشہور ترین اذکار بعد از فرایض ذکر معقبات ہی یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اور شاہ پیرا اور اوسی پیچہے نماز فرض کے پڑہنا آیۃ الکرسی کا ہے جیسا کہ سنن نسائی مین لایا ہی اور طبرانی نے نقل ہو اللہ احد ہی زیادہ کی ہی **وصل** بیان سجدہ سہو مین — جاننا چاہیی کہ نسیان اور ہر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ اقوال مین اوس چیز مین کہ متعلق باخبار و ابلاغ ہی جائز نہین باتفاق لیکن افعال مین کیا نماز اور کیا اوسکے غیر مین اختلاف ہی مختار نزدیک اہل حق کے جواز ہی اوسکا اور صاحب سفر السعادت نے کہا ہی کہ پانچ موضع مین مروی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سہو فرمایا ہی نماز مین تمام عمر مین اور غیر اس سے ثابت نہین ہوا **پہلے** نماز ظہر ہی کہ تشہد اول مین بیٹہے اور او ٹہے جب تمام کیا نماز کو دو سجدی سہو کیے اور سلام پہیرا **دوسرے** ایک مرتبہ پہر رکعت دوسری مین نماز ظہر کی یا پچہلی مین سلام پہیرا اور بات کے بعد از ان یاد کیا اور تمام فرمایا اور بعد از سلام دو سجدی کیے اور بعد از دو سجدہ پہر سلام پہیرا اور اس حدیث مین سجدہ سہو بعد از سلام تہا اور اس حدیث کو حدیث ذوالیدین کہین کہ نام صحابی کا ہی **تیسرے** ایک روز نماز پڑہی اور نماز سی باہر آئے ایک رکعت باقی رہی ہی جو مسجد سی باہر آئے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے عقب آنحضرت سی نکلی اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک رکعت فراموش کی آپنے پس رجوع بمسجد فرمائی اور بلال کو کہا تا اقامت کی اور رکعت کہ آپ نی فراموش کی تہی ادا فرمائی اور سلام دیا اور پہر پہرے لیکن اس حدیث مین ذکر سجدہ سکوت عنہ ہی شاید کہ مقام نے اوسکے بیان کا اقتضا نہ کیا **چوتہے** پہر نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ پڑہی صحابہ نے کہا کہ نماز مین ایک رکعت زیادہ ہوئی فرمایا کس سبب سی کہا اونہون نے

پانچ رکعت پڑہیں آپ نے اوسوقت دو سجدہ سہو کیے حضرت نے اور سلام دیا اور اوسپر اقتصار کیا اور آخر میں اس حدیث کے ہی کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثلُکُم اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ الحدیث یعنی سوای اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے بہولتا ہون جیسا کہ تم بہولتے ہو اور پانچوین یہہ ہے ایکبار پہر نماز عصر مین تین رکعتین پڑہین اور بیدولتخانہ مراجعت فرمائی اور صحابہ سمجہی گیے اور اعلام کیا مسجد مین پہر تشریف لائی اور ایک رکعت ادا کی اور سلام پہیرا اور بعد از سلام دو سجدہ کیے اور دوبارہ پہر سلام دیا **وصل**

سجدہ تلاوت مین اختلاف کیا ہی علما نے حکم سجدہ تلاوت مین - ایمہ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ واجب ہین اور امام مالک اور شافعی اوپر اوسکے ہیں کہ سنت ہی اور فعل اوسکا ترک اوسکے سے افضل ہی اور ایک روایت مین امام احمد سی بہی واجب ہی اگر نماز مین ہووے اور غیر اوسکے مین واجب نہین اور مذہب امام اعظم اور جمہور ائمہ کا وہ ہی کہ واجب ہی اوپر قاری اور سامع کی مطابق شرایط صلوۃ قول مختار یہی ہے اور نزدیک حنفیہ کے پیش از سجدہ اور بعد از سجدہ تکبیر کہین اور دونو مندوب ہین نہ واجب اور مروی ابن مسعود سی ایسا ہی ہے اور نزدیک بعضون کے سلام نہی ہی لیکن تشہد اسکے نزدیک نہین ہی اور اگر کہڑا ہووے اور سجدہ مین جاوے اولی اور افضل ہی **وصل** اور تسبیح اس سجدہ کی وہی تسبیح سجدہ نماز کی ہی شکر مین

جان کہ علما نے اختلاف کیا ہی سجدہ مفردہ مین کہ خارج صلوۃ کے کرین آیا جایز اور مسنون ہی اور عبادت اور موجب تقرب بجناب الٰہی ہی یا نہین نزدیک بعضون کے بدعت ہی کہہ اوسکی شرع مین اصل نہین اور بعض کے نزدیک جائز اور مسنون اور حنفیہ نی نقل کیا ہی کہ جائز ہی مع الکراہی تفصیل کلام اسطرح پر ہی کہ سجدہ خارج نماز مین کئی قسم ہی ایک سجدہ سہو اور وہ خود حکم مین سجدہ نماز کے ہی — دوسرا سجدہ تلاوت اور انمین خلاف نہین ہی اور سجدہ مناجات کہ بعد از نماز ہی اور ظاہر اکلام اکثرین کا اوسپر دال ہی کہ یہہ ہی مکروہ ہی اور ایک سجدہ شکر اوپر حصول نعمت

اور انقطاع بلیات سے کہ اور اس جگہہ اختلاف ہی نزدیک امام شافعی کے سنت
ہی اور قول امام احمد اور ابی یوسف بہی یہی ہی اور احادیث اور آثار اس
باب مین بہت آئی ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک کے سنت نہین
بلکہ مکروہ ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکو سجدہ تحیت کہین اور بعض روایات
فقہیہ مین رخصت ساتہہ اوسکے واقع ہی لیکن مختار کراہت اور حرمت اوسکے
ہی **فصل** ذکر نماز جمعہ مین مشہور جمعہ ضم جیم اور سکون میم اور ضم اوسکا
ہی اور سیوطی نے بفتح میم بہی کہا ہی اور زجاج سے کسرہ اوسکا بہی
حکایت کیا ہی اور نام اسدن کا جاہلیت مین عَرُوبَہ بفتح عین اور ضم را اور بار
موحدہ کے تہا اور جمعہ اسم اسلامی ہے بجہت اجتماع ناس کے اوسدن
مین نماز کے لئے کذا قیل اور اختلاف کیا ہی علما نے روز جمعہ اور عرفہ
مین کہ کون ان دونو سے افضل ہے — بعض نے کہا ہی کہ دنون مین جمعہ کا دن
افضل ایام اسبوع ہی اور روز عرفہ افضل ایام سنہ اور خصائص فضائل
یوم جمعہ کے بہت ہین ازانجملہ وہ کہ اوسمین ایک ساعت ہی کہ جو کچھہ بندہ اوس
ساعت مین خدا سے چاہے پاوے اور علما کو صحابہ اور تابعین رضہ اور من
بعدہم سے اس ساعت مین خلاف ہی اوپر دو قول کے — بعضی کہتی ہین کہ
وہ خواص زمان کرامت نشان رسالت سے تہا اور بعد اوسکے مرفوع ہوا
اور یہہ قول مردود ہی — قول دوسرا اور وہ صحیح ہی کہ جیسا زمان برکت
توامان حضرت مین تہا ویسا ہی اسوقت مین بہی باقی ہے اور اسمین بہی دو قول
ہین ایک جماعہ کے نزدیک وہ ساعت مبہم و مخفی رکہی ہی جمعہ مین نظیر شب قدر
کے عشرہ اخیر رمضان مین اور اکثر اوپر اوسکے ہین کہ معین ہی اور اس
جگہہ اقوال متعددہ زیادہ وارد ہین تیس قول سے بجہت طوالت کے نہین لکہی
گئی اور فضیلت موت مین روز جمعہ اور شب جمعہ مین ساتہہ امن کے عذاب
قبر سے آثار بہی وارد ہین — سیوطی جمع الجوامع مین حدیث احمد اور بیہقی
سے لایا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مَا مِنْ مُسْلِمٍ
يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

یعنی نہین کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ یا رات جمعہ مین مگر بچاوے اوسے
اسد تعالی فتنہ قبر سے **اور** آیا ہی کہ جب حق تعالی و تبارک برانگیختہ کرے
ایام کو دن قیامت کے اوپر ہیات اور صورت کے کہ رکھین اونہا وے
جمعہ کو روشن اور تابان کہ اہل جمعہ اوسکی روشنائی مین جاوین **اور**
حرمت اور کراہت بیع نزدیک اذان جمعہ کے اور استحباب شرابعد از
نماز خصایص جمعہ سے ہی **اور** پڑہنا سورہ الم سجدہ اور سورہ ہل اتی
کا نماز فجر جمعہ مین — اور پڑہنا سورہ جمعہ یا منافقون یا سبح اسم اور سورہ
غاشیہ کا نماز جمعہ مین **اور** پڑہنا قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اسد کا
نماز مغرب جمعہ مین **اور** پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشا جمعہ مین
مسنون ہی — حاصل کلام روز جمعہ روز شریف اور عظیم ہی دنیا اور
آخرت مین پس شرف اوسکا دنیا مین معلوم ہوا اور در باب عظمت اوسکے
آخرت مین ایک حدیث ہی کہ وارد ہوئی ہی مشتمل اوپر فواید شریفہ اور
حقایق عظیمہ کے کہ دلالت رکہتی ہی اوپر اوسکے کہ حاضرین نماز جمعہ کو
وہ کہ حاصل ہوتے ہین انوار شہود اور عظمت اور جلال حق پر توہ اور نمونہ
ہی اوسکا کہ حاصل ہوویگا روز آخرت مین قرب پروردگار اور دیدار
اوسکے سے **اور** انعقاد عدد جمعہ مین اختلاف علما ہی اور اوسمین شِندرہ
قول ہین **اول** یہہ کہ ایک سی بہی صحیح ہی نقل کیا اوسے ابن حزم نے
ثانی دو مرد مثل جماعت کے اور یہہ قول نخعی اور اہل ظاہر کا ہی —
ثالث دو مع الامام نزدیک ابی یوسف اور محمد اور ابی اللیث کے
رابع تین آدمی مع امام نزدیک امام اعظم اور سفیان ثوری کے **خامس**
سات نزدیک عکرمہ کے **سادس** نو نزدیک ربیعہ کے **سابع** بارہ نزدیک
ربیعہ کے دوسری روایت مین **ثامن** مثل اوسکے غیر امام کے نزدیک اسحق کے
تاسع بیس روایت ابن حبیب مین مالک سی **عاشر** تیس اوسی روایت
مین **حادی عشر** چالیس ساتہ امام کے نزدیک شافعی کے بشرط ہونے
اونکے حر عاقل بالغ مقیم **ثانی عشر** چالیس سوائی امام کے ہی شافعی کے

نزدیک **ثالث عشر** بچاس امام احمد کے نزدیک اور ایک روایت مین عمر ابن عبد العزیز سے **رابع عشر** اسّی حکایت کیا اوسکو مازنی نے — **خامس عشر** جماعت کثیر بغیر حصر اور شمار کے اور کاشکے ہی قول اخیر فتح الباری مین کہا ہی کہ ارجح الاقوال ہی اور یہہ اقوال تعداد انعقاد جمعہ مواہب لدنیہ بہی منقول ہین **وصل** جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کے لیے منبر پر تشریف لاتے بلال شروع کرتا اذان مین در پیش دست آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زمان شریف مین غیر از اس ایک اذان کے نہ تہا اور ایسا ہی زمان ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما مین **او**ر جب دورہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ پہنچا اور کثرت اور تفرق لوگونمین پیدا ہوا امر کیا ساتہہ اذان دوسرے کے پیش از اس اذان سے باہر مسجد کے بازار مدینہ مطہرہ مین اوپر زوراء کے کہ نام ایک موضع کا ہی **او**ر اوپر ہر تقدیر کے وہ جو خلفای راشدین نے کیا ہو وے اوسکو بدعت نہ کہنا چاہیے اور اگر بعض اسلاف نے اطلاق بدعت اوپر اوسکے کیا ہو یعنی اوسکے ہی کہ زمانہ حضرت مین نہ تہا اور مقصود تذمیم اور تقبیح اوسکی نہوگی جیسا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے جماعت تراویح مین آیا ہی کہ کہا ہی نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یعنے اچہی بدعت ہی یہہ اور حکم ہر بدعت حسنہ کا یہی ہی **او**ر اوپر فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے اجماع سکوتی تہا کہ کوئی ایک صحابہ سی اوسکو اوپر اوسکے انکار نکرتا تہا **فتدبر** **او**ر مشکوۃ مین بروایت عمر بن حریث لایا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور سر مبارک پر حضرت کے دستار سیاہ تہی کہ چہوڑی تہین دو طرف اوسکے درمیان دونو شانون اپنی کے **او**ر دن جمعہ کے لباس اسود مستحب ہی اور حنفیہ کے نزدیک سب اوقات مین **وصل** نماز تہجد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہجود بمعنی نوم اور تہجد ترک نوم جیسا کہ تاثم ترک اثم اور تحنث ترک حنث اور یہان مراد ترک نوم بمعنی استیقاظ ہی اسواسطے کہ نماز تہجد بعد از نوم اور بیدار ہونیکے اوس سے ہوتی تہی **او**ر اختلاف ہی اوسمین

کہ قیام لیل کہ معنی نماز تہجد ہی فرض تہا اوپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یا سنت اور دلیل ہر طائفہ کی قول حق تعالی کا ہے فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ یعنی پس ترک خواب کر نماز شب کے لیئے اوس حالمین کہ نافلہ ہی تیرے لیئے- ایک جماعت کہ سنت کہتی ہی نافلہ کو نفل سے کہین معنی زیادہ اوپر فرض کے اور وہ لوگ کہ فرض کہین نافلہ کو معنی زائدہ رکہین کہ معنی اصل لغت نفل کے ہین یعنی فریضہ زائدہ علی الفرض اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے تہے نماز شب کو ساتہہ دو رکعت خفیف کے بعد ازان تطویل فرماتے اور کیفیت قیام اور کمیت رکعات مین روایات متعددہ واقع ہوئی ہین متعدیہ مجیز ہی اوپر مواظبت ہر ایک کے اون انواع سی اور فعل اونکے مین اوقات مختلفہ مین کہ یہہ طریق ادخل والنسب ہی ساتہہ سلوک طریق اتباع کے اور وہ طریق احادیث صحاح مین مذکور ہی وصل آنحضرت بعد از دو رکعت سنت فجر کے پہلوئ راست اوپر زمین کے رکہتے اور ایک لحظہ استراحت فرماتی بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت کی ہے کہ جو پڑہتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت فجر کی اگر بیدار ہوتی مین مجہسے بات کرتے وگرنہ اضطجاع فرماتے وقت اعلام نماز تک اور بعض اہل علم نے اصحاب نبی اور من بعد ہم نے تابعین سے کلام کو بعد از طلوع فجر فراغ نماز سے مکروہ رکہا ہی مگر وہ جو جنس ذکر الٰہی یا سخن ضروری سے ہو کہ اوس سے چارہ نہووے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا انتہے اور تکلم آنحضرت ہی اسی قبیل سے تہا وصل لیکن قیام آنحضرت شب نصف شعبان مین کہ اکثر یہان کے لوگ اوسی شب برات کہتی ہین ثابت ہوا ہی ساتہہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شب مین پس دراز کیا سجدہ کو تا گمان لے گئے ہین کہ قبض کی گئی روح مبارک اونکی پس جب دیکہا مینے یہہ حال کہڑی ہوئی مین اور گئی مین اونکی طرف اور ہلایا مینے سر انگشت اونکا پس ہلے اور اوٹہایا سر مبارک اپنا سجدہ سے اور فارغ ہوئے نماز سے- الی اخر الحدیث اور احادیث

فصل شب نصف شعبان مین بہت وارد ہوئی ہین کہ وہ افضل لیالی ہی بعد از لیلۃ القدر کے اور حدیث مین آیا ہی کہ کہولے جاتے ہین دروازے رحمت کے چار شبون مین۔ شب عید الضحی اور شب عید الفطر اور شب نصف شعبان اور شب عرفہ۔ وقت اذان صبح تک اور ساتہہ صحت کے پہنچا ہی قیام لیل اور صوم نہار اوسکا اور آنحضرت سی بجز قیام اور طول سجدہ اور استغفار واسطے اہل بقیع کے ساتہہ صحت کے نہین پہنچا اس رات مین اور اوراد نامہ مشایخ مین کہ اس رات مین سو رکعت لکہی ہین ہر رکعت مین دو بار قل ہو اللہ محدثین کے نزدیک صحت نہین پہنچی اور شیخ امام ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ کہ روایات امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہین چار رکعت شب نصف شعبان مین اور پڑہی بعد از سلام چودہ بار فاتحہ الکتاب اور چودہ بار قل ہو اللہ اور چودہ چودہ بار قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ایک بار آیۃ الکرسی بعد ازان لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ اور ثواب اوسکا بہت فرمایا پس محدثین کے نزدیک اس حدیث مین کلام ہی اور بیہقی کے نزدیک موضوع واللہ اعلم اور وہ جو متعارف ہوا ہی ہمارے دیار مین روشن کرنے چراغان اور امثال اوسکے سے اس رات مین سب نامشروع ہی اور مشابہ ساتہہ دوالی ہنود کے اور رسم مجوس کی ہی لیکن قیام لیل رمضان مین کہ اوسکو تراویح کہین بیان اوسکا باب صیام مین آویگا انشا اللہ تعالی

وصل بیان صلوۃ ضحی یعنے نماز چاشت مین ضحوا اور ضحوۃ اور ضحیۃ اور بروزن عشیۃ کے ارتفاع نہار کو کہین اور ضحی فوق اوسکے ہی اور یعنی شعاع آفتاب بہی آیا ہی اور ضحاء بفتح اور مد وقت بلند ہونے آفتاب کا ربع آسمان تک جان وہ کہ متعارف بین الناس اول نہار مین نوافل سے دو نمازین ہین ایک اول روز مین بعد از طلوع آفتاب اور بلند ہونی اوسکے ایک دو نیزہ اور اوسکو صلوۃ الاشراق کہین اور دوسرے بعد از بلند ہونے آفتاب کے مقدار ربع آسمان تا انتصاف نہار اوسکو صلوۃ ضحی

اور نماز چاشت کہین اور اکثر احادیث مین بہی اسم صلوة الضحی کا شامل
دونو نمازون کو دونو وقتون مین آیا ہے اور ساتھ صحت کے پہنچا کہ
حضرت نے دونو وقت مین نماز پڑہی ہے اور امت کو ساتھ اوسکے
ترغیب کیا ہی اور امر باستحباب فرمایا ہی اور ظاہر وہ ہی کہ ایک وقت
ہی اور ایک نماز کہ اول وقت اوسکا اشراق ہی اور آخر اوسکا قبل
انتصاف نصف النہار تک اور جو بعض اوقات مین دونو وقت مین نماز
پڑہی ہے اس جگہہ سی گمان لیگئے ہین کہ مگر اس جگہہ دو وقت اور دو نمازین
اور بعضی ضحوة الصغرے اور ضحوة الکبری بہی کہین واللہ
اعلم اور وہ جو کہا ہی علما کو کہ اختلاف ہی صلوة ضحی بعض نے اثبات
کیا ہی اور بعض نے نفی اور بعض نے سنت کہا ہی اور بعض نے بدعت
اور ہر ایک نے اپنی اپنی جانب کی روایات کو ترجیح دیا ہی ظاہر وہ ہی
کو یہہ اختلاف نماز اخیر مین ہی کہ اوسکو نماز چاشت کہتی ہین نہ نماز اولی مین کہ
اوسے نماز اشراق کہین اور عدد رکعات اس نماز مین بہی اختلاف ہی
اور وہ بحسب اختلاف ایام اور احوال کے موافق نشاط اور کسل ساتھہ اہتمام
مہمات کے چاہی اور اکثر علما نے اختیار چار رکعت کی ہی اسلئی کہ
احادیث اوسکی سب صحیح ہین اور احادیث اور اعداد اعداد کے بعض
صحیح اور بعض ضعیف واللہ اعلم وصل۔ نماز عیدین مین
جان کہ عید کو عید اسلیئی کہین کہ عود کرتی ہی اور مکرر آتی ہی اور یہہ وجہ
عام ہی شامل اور مواسم کو بہی اس لیئے بعض نے قید اور زیادہ کی ہی
اور کہا ہی کہ عود کرتی ہی ساتھہ فرح اور سرور کے پس موجب فرح
اور سرور عید فطر مین شکرانہ تمام ہونے نعمت صیام کا ہی اور عید
اضحی مین تمام ہونا نعمت حج کا اور جمعہ کو کہ عید ہر ہفتہ ہی شکرانہ
تمام نمازون ہفتہ کا ہی اور عیدین مین اور جمعہ مین پہننا اجمل و احسن
ثیاب کا مسنون ہی اور در باب غسل یوم الفطر اور یوم النحر
اور یوم العرفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دو حدیثین آئی

ہین ایک بروایت فاکہہ بن سعد اور دوسرے بروایت زیاد بن عیاض
اشعری کے اور کتب ستہ مین ہرگز کوئی حدیث اس باب مین منقول نہین
غیر از اثر ابن عمر کے کہ جامع الاصول مین موطا سے لایا ہی کہ تھے عبد اللہ
بن عمر کہ غسل کرتے تھے پہلے جانے سے عیدگاہ مین اور تاخیر نماز عید
الفطر اور تعجیل نماز اضحی مسنون ہی **وصل** استسقائی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صاحب مواہب لدنیہ لکھتا ہی کہ خلاف نہین
کیا کسی ایک نے علما سے مسنونیت نماز استسقا مین الا امام اعظم نے
اور نماز استسقا دو رکعت ہین اور تحویل ردا کہ منقول اور مروی ہے
استسقا مین تفاول ہی ساتھ تقلیب حال کے **وصل** صلوۃ کسوف
مین اور اور مشہور لغت مین استعمال خسوف قمر مین اور کسوف شمس مین
ہی اور روایات حدیث نی بعض نے بخلاف بروایت کیا ہی دونو مین اور
بعض نے بہ خلاف اور احادیث کہ اس باب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مذکور اور مخبر ہین سب کسوف شمس مین ہین بجز ایک حدیث
کے کہ شیخ ابن حجر نے شرح اپنی مین اوپر مشکوۃ کے خسوف قمر پر حمل
کیا ہی **وصل** صلوۃ الخوف مین — صلوۃ خوف ثابت ہی
ساتھ کتاب اور سنت کے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ مین آیا ہی
کہ کفار نے کہا اگر ہم حملہ اوپر مسلمانون کے نماز مین کرتے پارہ پارہ کرتے
اونکو اور کہا کہ اونکو ایک نماز ہی کہ محبوب تر ہی اموال اور اولاد سے
اور وہ نماز عصر ہی اوس وقت مین اوپر اون کے گرنا چاہیے پس جبرئیل علیہ السلام
آئی اور یہ خبر حضرت کو پہنچائی پس پڑہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے نماز خوف **وصل** عبادات سفر مین آداب سفر اور
ادعیہ اور اذکار کہ وقت رکوب راحلہ اور نزول منزل مین وقت
رجوع وطن تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہی کتابون
مین مذکور ہین لیکن اس جگہہ دو مسئلہ مذکور ہین ایک مسئلہ قصر اور
دوسرا مسئلہ جمع قصر وہ کہ نماز چہارگانہ مین دو رکعت ادا فرماتے

یہہ قول متفق علیہ ہی درمیان علمای امت کے کسیکو اوسمین خلاف نہین — **اور** صورت جمع بین الصلوتین وہ ہی کہ جب رحیل پیش از زوال واقع ہوتا نماز ظہر کو تاخیر فرماتے وقت عصر تک نزول فرماتے اور جمع کرتے معاً ظہر اور عصر اور اسکو جمع تاخیر کہین اور اگر وقت پیش از رحیل آتا پہلی نماز ظہر پڑہ کر سوار ہوتے بعد ازان جب وقت عصر آتا نزول فرماتے اور نماز عصر ادا کرتے اور اس صورت مین جمع نہین واقع ہوتی اور بعض اوقات مین ظہر کو ساتہہ عصر کے جمع کرتے اوسوقت سوار ہوتے اور اوسکو جمع تقدیم کہین اور اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنی اگر کوچ پیش از مغرب واقع ہوتا اور وقت مغرب کا راہ مین آتا نماز مغرب کو تاخیر فرماتے تا وقت نزول مین مغرب اور عشا کو جمع کرتے جمع تاخیر اور اگر وقت مغرب پیش از رحیل آتا مغرب اور عشا دونو کو جمع کرتے جمع تقدیم اور سوار ہوتے **اور** امام اعظم کے نزدیک مطلق جائز نہین اور وجہ اونکے قول کی وہ ہی کہ تعین اوقات نماز قطعی ہی اور ثابت بتواتر کہ شک اور شبہ کو اوسمین دخل نہین یہانتک کہ تاخیر نماز کو وقت سی اور تقدیم نماز کو اوسوقت سے کبائر سی گناہ ہی **اور** شیخ ابن حجر نے فتح الباری مین کہا ہی کہ بعض شافعیہ کے نزدیک ترک جمع افضل ہی **اور** ایک روایت مین امام مالک سے آیا ہی کہ جمع مکروہ ہی اور فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم محض جواز کے لئی تہا واللہ اعلم **تنبیہ** وہ جو گذرا بین الصلوتین حق مسافر مین تہا لیکن جمع بین الصلوتین مقیم کے لیے ترمذی کہتا ہی کہ بعض نے تابعین سی رخصت دی ہی اسمین مریض کے لیی اور ساتہہ اسکے قایل ہین احمد اور اسحاق **اور** مطر مین اور ساتہہ اوسکے قایل ہی شافعی اور احمد اور اسحق اور قایل نہین شافعی ساتہہ جمع کے مریض کے لئی اور ابن عباس سے روایت لاتا ہی کہ کہا مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتٰى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ یعنے جسنے اکہٹی پڑہین دو نمازین بے عذر پس تحقیق آیا ایک دروازہ کو دروازون کبیرہ سے — اور عمل اسی حدیث پر

ہی جمہور امت کے نزدیک کہ جمع نکیا جاوے دو نمازون مین مگر سفر اور
عرفہ مین انتہی **وصل** نماز جنازہ مین مسایل کتاب الجنایز کے اور
احادیث وارده اور آداب اور مقدمات اوسکے بہت ہین فضیلت
مرض اور ثواب اوسکے سے اور ثواب عیادت اور آداب اوسکے
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیادت کے لئی کوئی دن معین
نہ تہا بلکہ سب اوقات مین شب و روز سی عیادت فرماتے جیسا کہ لوگون
مین متعارف ہی کہ رات کو یا روز شنبہ اور سہ شنبہ عیادت نامبارک ہی
نکرتے **اور** آنحضرت درد چشم کے لئے بہی عیادت کرتے تہے **اور** نماز
جنازہ مین کبہی چار تکبیر کہتی اور کبہی پانچ اور کبہی چہہ اور عمل صحابہ بہی مختلف
آیا ہی **اور** ہاتہہ ہر تکبیر مین اوٹہانے مذہب شافعی اور احمد کا ہی ہی **اور**
امام مالک سی تین روایتین ہین رفع کل مین اور عدم رفع کل مین اور رفع اول
مین اور عدم رفع بواقی مین اور مذہب ابو حنیفہ بہی ہی **اور** بعض روایات
مین پڑہنا فاتحہ الکتاب اور سورۃ کا جہرا آنحضرت سی ماثور ہی اور کہا ہی کہ جہر
بنابر تعلیم تہا تا لوگ جانین کہ سنت ہی **اور** آنحضرت ہمراہ جنازہ پیادہ
جاتی تہے **اور** راکب بعذر چاہی کہ پیچہے جنازہ کے جاوے **اور** نماز جنازہ
اوپر غایب کے حضرت سی ماثور نہین الا اوپر نجاشی کے کہ حبش مین مرا تہا نماز
پڑہی ہی **اور** گور کو بلند نفرماتے اور اوپر اوسکے بنا سنگ و خشت
وغیرہ سی نکرتے اور ساتہہ گچ اور گل کے محکم نکرتے **اور** اوپر گور کے
عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ سفر السعادۃ مین
بہی یہی لکہا ہی **اور** حدیث صحیح مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا لعنت
کرے حق تعالی یہود کو کہ پکڑا قبور انبیا اپنی کو مساجد اور لعنت کرے اون
عورتونکو کہ بزیارت قبور جاوین **اور** بعض نے کہا ہی کہ یہہ منع اور لعنت
اول مین تہی اور بعد از رخصت عورتین بہی داخل ہین **اور** منع از جہت
قلت صبر اور کثرت جزع اونکی ہی **اور** چراغ روشن کرنا اوپر قبر کے
ممنوع ہی مگر وہ کہ اوسکے سایہ مین کچہہ کام کرین یا لوگ اوس جگہین **اور**

نماز پڑہنا ہوا جہہ قبر کے مکروہ ہی اور بعضوں نے مقبرہ مین بہی مکروہ رکہا ہی
اور عادت نہ تہی کہ لوگ جمع ہو کر میت کے لئی قرآن اور ختمات پڑہین
نہ اوپر قبر اور نہ غیر اوسکے اور یہہ سب بدعت ہی الا تعزیت اہلبیت اور تسلی
اور صبر فرمانا اونکو مستحب اور سنت ہی لیکن یہہ اجتماع مخصوص روز سیوم اور
ارتکاب تکلفات اور صرف اموال یتامی کا ہی بدعت اور حرام ہی اور
حد تعزیت تین دن ہین اور بعد ازان مکروہ **وصل** سنن رواتب
مین مراد سنن رواتب یہان نمازین ہین غیر فرایض کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے روز و شب مین بطریق راتبہ اور وظیفہ پڑہی ہین عام تر
موکدہ اور غیر موکدہ ہی اسلئی کہ چار رکعت پیش از عصر کو رواتب مین ذکر
کرتے ہین اور حال آنکہ اونکو موکدات سی نہین گنتے اور راتبہ ظہر بروایت
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے چار رکعت پہلے اوس سے اور دو پیچہی اوسکے
اور اسی پر ہی عمل اکثر صحابہ اور اہل علم اور تابعین کا اور یہی ہی مذہب امام
اعظم کا اور یہی حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت بعد از زوال چار رکعت
پڑہتی تہے اور فرماتی تہے کہ اس ساعت مین دروازے آسمان کے کشادہ ہوتے
ہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ یہہ چار رکعت آیا سنت ظہر سی تہین یا نماز
مستقل ورای اتبہ ظہر کے اور راتبہ مغرب دو رکعت ہین پیچہے اوس سے
اور راتبہ عشا بہی دو رکعت ہین پیچہی اوسکے لیکن پڑہنا چار رکعت کا
پیش از عشا احادیث مین نظر سے نہین گذرا اور کتب حنفیہ مین اوسکو
مستحب رکہا ہی واللہ اعلم اور بعض کے نزدیک سنت فجر واجب ہین
جیسا کہ وتر اور کہتی ہین کہ سنت فجر ابتدای عمل ہے اور وتر ختم عمل اور بیٹہہ کر
پڑہنا اونکا بے عذر جایز نہین **تنبیہ** عامہ ناس مین کہ متعارف ہوا ہی
کہ بعد از سنت اخیر ظہر اور سنت مغرب اور عشا کے دو رکعت نفل پڑہتی
ہین وجہہ اوسکی نہین معلوم ہوتی کہ کہان سے ہی اور التزام اداکرنا اونکا
بیٹہہ کر بہی خالی غرابت سی نہین کہ عادت لوگونکی ایسی ہی ہے قبل پر
نوع تیسری زکوۃ مین — زکوۃ لغت مین معنی نما اور افزونی

اور طہارت اور ریا کی کے ہی اور زکوۃ کو صدقہ بھی کہتی ہین اور اصح وہ
ہی کہ وجوب زکوۃ بعد از ہجرت ہی سنہ ثانیہ مین پیش از وجوب رمضان
یا بعد اوس سے اور فرضیت زکوۃ چار صنف مین ہی ایک صنف
زرع اور ثمار رنہ مثل بقول اور خضرادات دوسری صنف بہیمتہ
الانعام شتر اور گاؤ اور گوسپند سی تیسرے صنف زر و سیم کہ
قوام و معاش عالم و الونکا باعتبار تقویم و اشیاکے اوسکے ساتھہ ہے
چوتھی صنف اموال تجارت ہین جس قسم سی کہ ہو جمیع اصناف اموال
مین ہر سال مین ایکبار اور زروع اور ثمار مین بوقت حصاد اور درو
اور پختگی اونکی کے اور شرع شریف مین ہر صنف مین مال سے ایک نصاب
تعین پائی ہی جیسا کہ نقرہ دو سو درہم مین کہ روپی اوسکے بحساب ہمارے دیار
کے باون تولہ ہووین اور ذہب بیس مثقال مین کہ بوزن اس دیار کے
ساڑھے سات تولہ ہوے اور غلات اور ثمار مین پانچ وسق کہی ہین کہ
آٹھہ سو من شرعی ہووے اور وسق سات صاع ہین اور نصاب زکوۃ گوسفند
چالیس مین اور گاؤ تیس مین اور شتر پانچ مین ہے اور آنحضرت شتران
صدقہ کو بدست مبارک داغ فرماتے تھے اور اکثر داغ اوپر گوش کے
فرماتے اور داغ کرنے حیوانات مین علما کو اختلاف ہی صحیح وہ ہی کہ
اگر اوسمین مصلحت ہو مثل علامت اور تمیز کے مختلط ہووین جایز ہے
اور آدمی کے داغنی مین بقصد علاج اسمین بھی اختلاف ہی اور صحیح
حرمت اور کراہت ہی مگر بوقت انحصار علاج کے اوسمین بقول طبیب حاذق
کے اوربعہ متاثر اور صدقہ فطر واجب ہی اوپر ہر مسلم مرد یا زن آزاد
یا بندہ خورد یا بزرگ کے اور وجوب بندہ اور صغیر پر یعنی وجوب کے سید
اور والد پر ہی اور صدقہ فطر نصف صاع ہی گندم سے اور صاع تمر اور
شعیر سے اور وزن صاع مین اختلاف ہی بوزن جہانگیر شاہی نصف
صاع سوا دو سیر ہوتا ہی اور افضل وہ ہی کہ صدقہ فطر پیش از نماز
عید دیوین اور صدقہ تطوع اگرچہ امر ایجابی نہین اور اوسکی ترک پر وعید

نہین لیکن اوسکو آنحضرت بہت دوست رکہتی تہے اور بہت خوش ہوتی تہے
اور بانواع تشفی دیتی تہے **نوع چوتہی** بیان صیام مین — صوم عبارت ہی
روکنا نفس کا طعام اور شراب اور جماع سے لیکن صوم کامل وہ ہووے کہ جوارح
اور اعضا کو معاصی اور حرکات شنیعہ سے باز رکہین **اور** صحیح بخاری مین —
فضیلت صوم مین آیا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ صوم میرے لیئی ہی اور مین جزا
دیتا ہون ساتہہ اوسکے **اور** تہی فرضیت صوم کی سنہ ثانی مین ہجرت سی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار مین تعجیل اور تسحر مین تاخیر فرماتے تہے
اور صیام ایام بیض مین تاکید فرماتے اور صیام دہر سی تہے **اور** روز دوشنبہ
اور پنجشنبہ مین بہی تحری صوم فرماتے **اور** عشرۂ ذیحجہ مین کہ مراد اوس سے نو روز
ہین روزہ رکہتی **اور** روز عاشورہ مین اور آخر عمر مین اگر باقی رہا مین تو نین کو
بہی روزہ رکہونگا **اور** روز عرفہ اگر حج مین ہوتے افطار فرماتے **اور** فضیلت
صیام شش عید مین فرمایا ہی کہ یہہ چہہ روزہ متصل رمضان کے برابر صیام دہر کے
ہین **اور** سب رمضانون مین اعتکاف فرماتے عشرہ اخیر مین مگر ایک رمضان
مین کہ اعتکاف فوت ہوا اوسکے قضا ماہ شوال مین فرمائی **نوع پانچوین**
بیان حج و عمرہ مین — حج لغت مین بمعنی قصد آیا ہی اور شرع مین قصد بیت اللہ
او پر وجہہ مخصوص کے اور تحقیق لفظ حج مین فتح اور کسرۂ حا دو لغت ہین
اور عمرہ بمعنی زیادت آیا ہی اور بمعنی عمارت اور زفافت زن بہی آیا ہی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد از ہجرت ایک حج کیا ہی اوسکو
حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہین **اور** عدد عمرہ ان آنحضرت چار کہی ہین —
اول عمرہ حدیبیہ کہ سال ششم مین ہجرت سی بوقوع آیا ہی — ثانی سال ہفتم
مین — ثالث سال ہشتم مین کہ سال فتح مکہ ہی — رابع وہ عمرہ کہ حج کے
ساتہہ سال دہم مین حجۃ الوداع مین کیا **اور** ذبح فرمائی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ترسٹہہ اونٹ اپنی دست مبارک سی اور یہی عدد ترسٹہہ
عمر شریف حضرت کے تہے — اور وجہہ تسمیہ چاہ زمزم کے ساتہہ زمزم کے
از جہت بسیاری اوسکی پانی کی ہی اور زمزم اور زمزموم اور زمازم بمعنی کثیر کو

کہین اور معاذ کیا جاہئی وہ ذبح کہ جسکے ساتھہ تقرب حاصل ہوتین ہین ایک
ہدی کہ اوسکو حرم مین بہیجین یا لیجاوین — دوسرے اضحیہ کہ روز اضحی قربانی
کرین تیسرے عقیقہ کہ مولود کے لئی ذبح کرین اور اضحیہ مین ضاحی کو چاہئی
کہ ترک قص اشعار اور اظفار کرے واللہ اعلم نوع چھٹی اذکار و دعوات
و استغفار مین — تہی آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ ذکر خدای تعالی کرتی
تہے جمیع احیان اور اوقات مین اور کوئی چیز اونکو ذکر حق سے نروکتی تہے
اور سخن حضرت کا مجموع یاد حق اور حمد و ثنا اور تمجید اور توحید اور تسبیح اور
تقدیس اور تہلیل اور تکبیر مین ہوتا تہا اور سب حالت قیام اور قعود اور
اضطجاع اور ایاب و ذہاب اور اکل و شرب اور نوم و یقظہ اور دلوج و
خروج اور سفر اور اقامت اور رکوب و قدوم اور سایر حالات مین ذکر
حق تعالی سے زبان اور دل حضرت کا جدا اور منفک ہوتا تہا اور فضیلت
دعا اور تحریص اور ترغیب اوسکی مین آیات اور اخبار اور آثار زیادہ
حد و حصر اور شمار سے وارد ہوئی ہین اور کافی ہی اوسکی اثبات مین امر
حق تبارک و تعالی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی پکارو مجہی قبول اور اجابت
کرونگا مین تمہارے لئی اور قول حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اَلدُّعَاءُ
مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دعا مغز ہی عبادت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے سکہائی ہین امت کو شرایط اور آداب کہ مذکور ہین کتب
مین اور عمدہ سب مین اکل حلال اور صدق مقال اور جد و جہد اور عدم استعجال
اور ابتدا بحمد و ثنای ذو الجلال اور صلوۃ اور سلام اوپر حضرت اور آل
اور اصحاب اونکے پر اور ایک آداب دعا سی رفع یدین اور بسط اونکا
مقابل وجہہ کے اور اور بعض روایات مین خدائی منکبین بہی وارد ہی اور
حدیث بخاری مین بروایت ابی ہریرہ آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر پیغمبر کے لئی ایک دعا ہی مستجاب اور مین چاہتا ہون
کہ پوشیدہ اور پنہان کرونمین اپنی دعا کو شفاعت امت کے لئی آخرت مین
اور تہی آنحضرت کہ استغفار کرتے تہے ساعت بساعت اور روایت ابی

ہریرہ مین آیا ہی کہ ستربار اور ایک روایت مین زیادہ ستر بارسی ہر روز
اور ایک روایت مین سو بار آیا ہی اور کہا ہی کہ استغفار کہنا حضرت
کا تعلیم وتشریع ہی امت کے لئے تا ہمیشہ مستغفر اور تایب ہووین و
الا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم اور مغفور ہین استغفار اور
توبہ کس چیز سی کرین یا یہہ کہ استغفار امت کے لئی ہووے **وصل**
قرارت آنحضرت مین صفت قرارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرات
مرتلہ مفسرہ تہی حرفا بعد حرف اور مد کرتے تہے اور وقف اوپر سر آیت کے
اور حدیث صحیح مین آیا ہی زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ یعنی
زینت اور آرایش دو قرآن کو اپنی آوازون کے ساتھہ اور اختلاف
کیا ہی علمانے مسئلہ تغنی مین ساتھہ قرآن کے بعض نے مطلق جائز رکہا
ہی یعنی اگرچہ لازم آوے افراط مدین اور اشباع حرکات اور مانند اوسکی
مین تغنی اگرچہ بقوانین موسیقہ ہووے اور بعضون نے مطلق منع
کیا ہی۔ اور حق وہ ہی کہ تطریب اور تغنی اوپر دو وجہہ کے ہی اور ایک
وہ کہ اقتضا کرے اوسکو طبیعت اور سماحت کرے ساتھہ اوسکے بی تکلف
اور تمرین اور تعلیم کے اور وجہہ دوسری وہ کہ ساتھہ صنع کی صنایع
موسیقہ سی ہووے مگر بہ تکلف اور تصنع اور تمرن کے اور یہی ہے کہ
اوسکو سلف نے مکروہ رکہا ہی اور انکار کیا ہی قرارت کا ساتھہ اس
وجہہ کے اور صاحب مواہب کہتا ہی کہ ابو اسحاق ثعلبی نے ذکر اسماء
اوس جماعت مین کہ جنہون نے مجلس سماع مین جان دی ہی ایک مجلد
تصنیف کیا ہی اور کتاب نفحات الانس مین ہی مذکور ہی **وصل**
اور جبکہ سخن تغنی قرآن مین واقع ہوا اگر مجمل سماع غناسے اشارہ کیا
جاوے دور نہووے جاننا چاہیئے کہ اس مسئلہ مین اختلاف بہت آیا
ہی قدیما وحدیثا وقولا وفعلا۔ بعضے ساتھہ اباحت اوسکے قایل ہوئے
ہین اور مباشرت اوسکے ساتھہ کی ہی اور بعض نے انکار اور اجتناب
کیا ہی اور بعض متوقف اور متردد ہی ہین اور کہا ہی کہ نہیہ کام [illegible]

نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہہ تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور
ثیہ انکار کرتے ہین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسلک تعصب اور عناد مین
اور الحاق کرتے ہین اوسکے فعل کو ساتھہ ذنوب کبایر کے اور اوسکے اعتقاد
کو ساتھہ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہہ افراط اور خروج ہی طریقہ
اعتدال اور انصاف سی اور دوسرا طریقہ محدثین کا ہی اور وہ
کہتی ہین کہ تحریم اوسکی حدیث صحیح اور نص صریح سی ثابت نہین ہوئی ہی
بلکہ جو کچھہ وارد ہوا ہی اس باب مین احادیث سی یا موضوع ہین یا مطعون
اور ایسی ہی آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہی اوسکو بعض مفسرین نے ساتھہ
اوس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے لیکن اوسکے لئی تاویلات
اور محامل بہی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوئی حل اور
اباحت - تیسرا طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکے اس باب مین مختلف
اور افعال مجتذب آئی ہین بعضون نے اجتناب کیا ہی اور بعض نے مباشرت
لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت
اور احتیاط اقوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے
اونمین غالب آیا ہی ولع اور شوق اور سکر محبت اور طفح حال اور وجد اور
حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہی اور صاحب کتاب الامتناع باحکام
السماع نے کہا ہی کہ غنا اوپر دو وجہہ کے ہی ایک وجہہ کہ جاری ہوئی ساتھہ
اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محافظت اعمال اور
حمل اثقال اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام
مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت مین اور مثل
غنا زنان کے تسکین اطفال کے لیئے اور مانند اوسکے اور یہہ مباح ہی اگر سالم
ہووے ذکر فواحش اور محرمات سی بلکہ مندوب ہی اور سماع غنا عبد اللہ بن
جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہی اور اسیطرح سعد بن المسیب
سے کہ افضل ہین تابعین مین سے اور سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین سے
ہین اور ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تہی اور حکایت کیا ہی صاحب

تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام حنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا
دونوں نے کہ نہیں غنا کبائر سے اور نہ اسوا صغائر سے اور امام یوسف
کہ بہ اوقات حاضر ہوتے تہے مجلس رشید مین اور ہوتا تہا اوسمین غنا
پس سنتی تہے اور روتی تہے اور پوچہا گیا امام مالک سی پس کہا منکر
نہین اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول
ہی اور ونکا ہی واسطے طوالت کے قلم کو روکا گیا اور امام شافعی
سے کہ کراہت غنا منقول ہی مراد وہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی اور
امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہی اوس سے روایت مین کہ سنا ہی غنا کو پاس
بیٹے اپنی کے نام اوسکا صالح ہی **وصل** اور صاحب امتاع فی سماع
مین تین قول ذکر کئی ہین حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلایل ہر
مذہب ہی لکہی ہین لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہی موافق مدعا اپنی کے
اور مقصود شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع ہی
تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہی جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی
اور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے نہین ہی پس چاہیی کہ زبان
حال اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے باوجود تعارض
ادلہ اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسری
مین قطع نظر راجح اور مرجوح سی نگاہ رکہی اور سررشتہ ادب ہاتہ کری **فرد**
صحبت عافیت گرچہ خوش افتاد ای دل + جانب عشق عزیز است فرو مگذارش
لیکن دف مختلف فیہ ہی بعضون نے مباح کہا ہی اور بعضون نے مطلق حرام اور
بعض نے فرق کیا ہی جلاجل دار اور اوسکے غیر مین اور صواب اباحت اوسکی
ہی نکاح مین اور بعض نے اعلان اوسکا بدف مستحب کہا ہی اور شاید کہ بعضی
نی ہی اور خود کہ اوسکو بربط ہی کہین اوسمین ہی اختلاف ہی اور وہ کہ
قول محدثین کا ہی کہ نہی شارع سی ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب
مین بہ ثبوت نہین پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نہی اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی
لذاتہ ثابت نہین ہوئی جیسا کہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال مین ثابت ہی لیکن

نہ انکار اور حاصل کلام اس جگہہ تین طریق ہین ایک مذہب فقہا اور
نیہ انکار کرتے ہین اشد انکار اور سلوک کرتے ہین مسلک تعصب اور عناد مین
اور الحاق کرتے ہین اوسکے فعل کو ساتھہ ذنوب کبائر کے اور اوسکے اعتقاد
کو ساتھہ کفر اور زندقہ اور الحاد کے اور یہہ افراط اور خروج ہی طریقہ
اعتدال اور انصاف سی اور دوسرا طریقہ محدثین کا ہی اور وہ
کہتی ہین کہ تحریم اوسکی حدیث صحیح اور نص صریح سی ثابت نہین ہوئی ہی
بلکہ جو کچھہ وارد ہوا ہی اس باب مین احادیث سی یا موضوع ہین یا مطعون
اور ایسی ہی آیات قرآنی اگرچہ تفسیر کیا ہی اوسکو بعض مفسرین نے ساتھہ
اوس چیز کے کہ دلالت اوپر حرمت غنا کے کرے لیکن اوسکے لئی تاویلات
اور محامل بہی اور ہین پس جب ثابت نہوئی حرمت ثابت ہوی حل اور
اباحت - تیسرا طریقہ صوفیہ کرام کا اور مذہب اونکے اس باب مین مختلف
اور افعال مجتذب آئی ہین بعضون نے اجتناب کیا ہی اور بعض نے مباشرت
لیکن انکار اونکا اشد اور اجتناب اقوی ہووے کہ مذہب اونکا اخذ بعزیمت
اور احتیاط اقوال اور افعال جمیع اوقات اور احوال مین لیکن اوپر بعض کے
اونمین غالب آیا ہی ولع اور شوق اور سکر محبت اور طفح حال اور وجد اور
حکم اونکا حکم والہ اور سکران کا ہی اور صاحب کتاب الامتناع باحکام
السماع نے کہا ہی کہ غنا اوپر دو وجہہ کے ہی ایک وجہہ کہ جاری ہوی ساتھہ
اوسکے عادت کہ استعمال کیجاتی ہے تنشیط قلوب اور محافظت اعمال اور
حمل اثقال اور قطع مفاوز طریق حج مین وصف کعبہ اور زمزم اور مقام
مین اور طریق غزوہ اور وصف حرب اور جہاد اور مبارزت مین اور مثل
غناء زنان کے تسکین اطفال کے لیئے اور مانند اوسکے اور یہہ مباح ہی اگر سالم
ہووے ذکر فواحش اور محرمات سی بلکہ مندوب ہی اور سماع غنا عبد اللہ بن
جعفر رضی اللہ عنہما سے مستفیض اور مشہور ہی اور اسیطرح سعد بن المسیب
سے کہ افضل ہین تابعین مین سے اور سعید بن جبیر کہ اعاظم تابعین سے
ہین اور ابراہیم بن سعد کہ امام وقت تہی اور حکایت کیا ہی صاحب

تذکرہ سے کہ پوچھے گئے امام حنیفہ اور سفیان ثوری حال غنا سے پس کہا
دونونے کہ نہین غنا کبائر سے اور نہ اسوا صغائر سے **اور** امام یوسف
کہ ب اوقات حاضر ہوتے تہے مجلس رشید مین اور ہوتا تہا اوسمین غنا
پس سنتی تہے اور روتی تہے **اور** پوچہا گیا امام مالک سی پس کہا منکر
نہین اوس سے مگر عامی یا جاہل یا عراقی غلیظ الطبع اور یہی حال اور قول
ہی اور ونکا ہی واسطے طوالت کے قلم کو روکا گیا **اور** امام شافعی
سے کہ کراہت غنا منقول ہی مراد وہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی **اور**
امام احمد بن حنبل صحیح ہوا ہی اوس سے روایت ہین کہ سنا ہی غنا کو پاس
بیٹی اپنی کے نام اوسکا صالح ہی **وصل** اور صاحب امتناع فی سماع
مین تین قول ذکر کئی ہین حرمت اور کراہت اور اباحت اور دلایل ہر
مذہب ہی لکہی ہین لیکن مذہب اباحت کو ترجیح دیا ہی موافق مدعا اپنی کے
اور مقصود شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کا نقل اقاویل سے اباحت سماع ہی
تا معلوم ہو کہ مسئلہ مختلف فیہ ہی جزم کرنا ایک جانب کا اور ترجیح اوسکی
اور تعصب کرنا اوسمین مناسب طریقہ اختلاف کے نہین ہی پس چاہیئی کہ زبان
حال اور قال طعن اور تشنیع اور تضلیل اور تقبیح بزرگون سے باوجہ تعارض
ادلہ اور تباین طرق اور وجود علما اور فقہا اور عرفا کے اوس جانب دوسری
مین قطع نظر راجح اور مرجوح سی نگاہ رکہی اور سررشتہ ادب رہا نکری **فرد**
صحبت عافیت گرچہ خوش افتاد ای دل + جانب عشق عزیز است فرو مگذارش
لیکن دف مختلف فیہ ہی بعضون نے مباح کہا ہی اور بعضون نے مطلق حرام اور
بعض نے فرق کیا ہی جلاجل دار اور اوسکے غیر مین اور صواب اباحت اوسکی
ہی نکاح مین اور بعض نے اعلان اوسکا بدف مستحب کہا ہی اور مشابہ کہ بعضی
نی ہی اور عود کہ اوسکو بربط بہی کہین اوسمین بہی اختلاف ہی **اور** وہ کہ
قول محدثین کا ہی کہ نہی شارع سی ثابت نہین ہوئی اور کوئی حدیث اس باب
مین بہ ثبوت نہین پہنچی مراد وہ ہوگی کہ نہی اوسکی علی الاطلاق اور تحریم اوسکی
لذاتہ ثابت نہین ہوئی جیسا کہ خمر اور زنا اور اوسکی امثال مین ثابت ہی لیکن

تغنی اور اوسکے استماع مین حیثیت اتباع سید الوری صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور اقتفای اصحاب اور اتباع آنحضرت کہ بطریق تقرب اور تعبد اوپر اوسکے
اجتماع کیا ہو خلجان باقی ہی **جواب** وہ ہی کہ محل اور مقام آنحضرت متعالی
اور برتر ہی اور اوروں کی اوضاع اور مشارب مختلف اوپر بعض کے جانب
تورع اور اتقا غالب آئی اور احتیاط دامن گیر ہوئی اور ذوق وجمعیت عبادات
اور طاعات مین حاصل آیا اور اوپر بعض کے سکر اور مستی نے غلبہ کیا اور
ذوق اور شوق اونکو سماع مین پایا گیا پس مدعا وہ ہی کہ یہہ امر مختلف فیہ ہے
اور امر مختلف فیہ مین ایک کو دوسرے پر عیب اور طعن نکرنا چاہیے اور
ہر ایک کو اوسکے حال پر چھوڑ اجانے **بیت** عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو
نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند ﴿ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

وصل طعام وشراب ولباس ونکاح ونوم مین — بروایت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا آیا ہی کہ کہا پر نہوا شکم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
ساتھہ سیری کے ہرگز اور تھے آنحضرت اہل وعیال اپنی مین کہ نہ طلب کرتے
تھے اونسے کوئی طعام خاص اور شراب جو کھلاتے کہا لیتے اور جو پلاتے پی
لیتے **اور** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ خوش آتی تھین آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دنیا مین تین چیزین — طیب — اور نسا — اور طعام
پس پایا اون دو کو اور نپایا طعام کو **اور** تھانان خورش آنحضرت سرکہ
اور فرماتے تھے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنی بہتر نان خورش سرکہ ہی **اور**
جاننا چاہیی کہ یہہ ضیق اور قلت معیشت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو دائمی نہ تھی اور اگر تھی نہ از جہت احتیاج
اور افلاس اور نایافت کی تھی بلکہ گاہی بجہت جود وایثار اور گاہی بجہت
کراہت شبع اور کثرت اکل اور اختیار ریاضت سے تھی **اور** اختیار
کیا آنحضرت نے فقر کو با وجود امکان حصول توسع اور تبسط کے جیسا کہ حدیث
مین بروایت ابی امامہ آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ
کہا [illegible] کیا اوپر میرے پروردگار میرے نے کہ کردیوی میرے لیے بطحاء مکہ کو طلا

مینے قبول نکیا اور کہا سیر ہون مین ایکدن اور گرسنہ رہون مین ایکدن تا حالت
سیری مین شکر کرون مین اور حالت گرسنگی مین تضرع اور علما اضی نہین
ہین کہ آنحضرت کو فقیر اور محتاج کہین یا بزہد و ضرورت وصف کرین اور
جو مشہور ہی لوگون مین قول آنحضرت سی کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَبِهٖ اَفْتَخِرُ
یعنی فقر بزرگی میری ہی اور ساتھہ اوسکے افتخار کرتا ہون مین۔ کہا ہی شیخ
الاسلام حافظ ابن حجر نے کہ یہہ حدیث موضوع ہی فتدبر واللہ اعلم **ف**
احادیث مین وارد اور مشتہر ہوا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت
جوع سنگ اوپر شکم کے باندہا ہی اور صحابہ نے بہی اور مواہب مین کہا ہے
کہ انکار کیا ہی ابو حاتم بن حبان نے احادیث وضع حجر کو اوپر بطن شریف
کے اور کہا ہی کہ یہ احادیث باطل ہین اور تمسک کیا ہی ساتھہ حدیث صوم
وصال کے **وصل** اور آنحضرت اوپر نوع مخصوص کے اغذیہ سے
قصر نفرماتے تہے اور بجہت عدم سلوک راہ تکلف اور بقصد توسیع اوپر
امت کے اور سد راہ رہبانیت کے تناول فرماتی تہے جو کہ عادت اہل بلد
کی تہی اور جو کچہہ حاضر آتا لحوم اور فواکہ اور خبز اور تمر اور مانند اوسکے سے
اور کہا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لحم شاۃ اور کہانا لحم بقر
کا بخصوص معلوم نہین ہوا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہش
کرتے تہے لحم کو یعنی بدندان کہاتے تہے استخوان سے اور کہایا ہی آنحضرت نے
آنحضرت نے قدید یعنی گوشت خشک کیا ہوا اور کہایا ہی آنحضرت نے
جگر بریان کیا ہوا اور کہایا ہی لحم دجاج کو روایت کیا اوسے بخاری
اور مسلم اور ترمذی وغیرہم نے اور کہایا ہی لحم حمار وحشی کو یعنی گورخر
روایت کیا اوسکو شیخین نے اور کہایا ہی گوشت شتر کو سفر اور حضر مین
اور کہایا ہی گوشت خرگوش کو اور کہایا ہی دواب بحر کو
روایت کیا اوسکو مسلم نے اور کہائی ہی حضرت نے نان ترکی ہوئے
ساتھہ روغن اور مسکہ کے اور کہائی نان ساتھہ زیت کے اور کہایا
ہی آنحضرت نے کدو کو اور دست بز کہا ہی اوسکو اور کہایا ہی سلق پختہ

بارد جو اور کہایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیرہ کو اور وہ
ایک طعام ہی کہ طیار کیا جاتا ہی آٹی سے اور ہنیات عصیدہ کے لیکن
رقیق تر اوس سے کذا قال الطبری اور کہایا ہی آنحضرت نی اقط کو
کہ اوسکو فارسی مین جغرات کہین ڈالا جاتا ہی طعامون اور آشون مین
اور کہایا ہی رطب اور تمر اور بسر کو اور دوست رکہتی تہے جذب
کو کہ اوسکو جمار بہی کہین اور وہ ایک چیز ہی کہ درخت خرما سی نکلتی ہی کہ
اوسکو شحمۃ النخل کہین اور کہایا ہی پنیر کو اور کہایا ہی آنحضرت نی
بطیخ ساتہہ رطب کے اور ایک روایت مین طبیخ واقع ہوا ہی بتقدیم طا اور
تناول فرماتے آنحضرت فواکہ بلد اپنی کے بوقت رسیدگی اونکے اور پرہیز
نکرتی تہی اوس سے اور نہین کہایا حضرت نی سیر اور پیاز خام کو بلکہ منع فرمایا
ہی کہ اونکو کہا کر مسجد مین نہ آوی اور مجامع کو بہی اسی پر قیاس کیا ہے
اور کراہت اونکی تنزیہی ہے نہ تحریمی وصل طریقہ تناول آنحضرت
مین اور تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تناول فرماتی تہی ساتہہ
تین انگشت ابہام اور سبابہ اور وسطی کے روایت کیا اسکو ترمذی نے
شمایل مین اور صاحب مواہب حدیث مرسل لایا ہی کہ آنحضرت نے ساتہہ پانچ
انگشت کے کہایا ہی اور جمع بین الحدیثین باختلاف احوال اور اوقات ہی
اور بعد از اکل بہ لعق اصابع اور صحفہ امر واقع ہوا ہی اور بعض اوقات
مین چٹانا اصابع کا اطفال اور خدام کو بہی وارد ہی اور تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نکہاتی تہے متکی اور فرماتے تہے کہ مین بندہ ہون
بیٹہتا ہون جسطرح کہ بیٹہین بندے اور کہاتا ہون جسطرح کہ کہاوین بندے
الا درصورت عارضہ رخصت ہی اور صاحب مواہب نے کہا ہی کہ
جو ثابت ہوئی کراہت اتکا کی یا ہونا اوسکا خلاف اولی پس مستحب صفت
جلوس مین اکل کے لئی وہ ہی کہ دو زانو پر بیٹہی اور پر پشت دو نو قدم کے
یا ایستادہ کرے پای راست کو اور بیٹہے اوپر پای چپ کے اور جب
رکہتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک طعام مین بسم اللہ

الرحمن الرحیم کہتی اور اگر بسم اللہ کہی کافی ہی اور حاصل ہوتی ہی سنت
اور بعد طعام کے حمد کرتے تہے خدای عزوجل کی اور صیغی حمد کے متعدد
ماثور ہین اور اسقدر کافی ہی کہ کہے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا
وجعلنا من المسلمین یعنی سب تعریفین ثابت ہین اللہ کے لئی جسنے
کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور گردانا ہمکو مسلمانون سے اور اور آنحضرت
دہوتی تہے دست مبارک پیشاز طعام اور بعد اوسکے اور نکہاتی تہی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام گرم کو اور نہین کہایا حضرت نے اوپر خوان
کے ہرگز اور نہین کہائی نان تنک ولیکن کہایا ہی اوپر سفرہ کے کہ وہ
چرم یا برگ خرما سے تہا اور مواہب مین کتاب ہدی سے نقل کیا ہی کہ بعض
اطبا نی کہا ہی کہ جو کوئی چاہی حفظ صحت بعد از عشا مشی کرے باندازہ سو
قدم کے اور خواب نکرے عقب اوسکے کہ مضر ہی اور نماز پڑہنا پیچہی
کہانے کے آسان کرتا ہی ہضم کو

وصل

بیان شرب آنحضرت مین
ولیکن شرب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس بتحقیق دوست رکہتی
تہے آب شیرین اور سرد کو کہ لاتے تہے صحابہ رضی اللہ عنہم بیر سقیا سے
کہ ایک چشمہ ہی کہ درمیان مدینہ اور اوسکی دو دن کی راہ ہی اور
لائی ہین کہ آنحضرت عسل کو باآب مزج کرتے تہے وقت صباح اوز نوش
فرماتی تہے اور جب چند ساعت اوپر اوسکے گذرتین اور جوع پیدا ہوتی جو
حاضر ہوتا طعام سے تناول فرماتی اور دوست رکہتی تہے حضرت لبن کو
اور فرماتی تہی کوئی چیز نہین کہ کفایت کرے طعام اور شراب سے اور کام دونوکا
کرے مگر لبن یہی حضرت نی فرمایا ہی تین چیزین اگر کوئی دیوی پہیر نا نچاہیی لبن
اور وسادہ اور دہن اور ایک حدیث مین طیب بجای دہن واقع ہوا ہی
اور احیانا حضرت نے کرع بہی کیا ہی یعنے پانی ساتہہ کے پیا ہی انہار وغیرہ
سے نہ ساتہہ مونہہ کے مثل چار پایون کے اور آنحضرت پانی اوپر کہانیکے
نہ پیتی تہے کہ مفسد ہی اور جبتک طعام زود ہضم نہووے پانی پینا نہ چاہیے
اور پانی بیٹہہ کر پیتی تہے روایت کیا اسکو مسلم نے — الا آب زمزم اور آب وضو

سقیا
نصر بن
شیخ
...
قاف ۱۲
...

اور پینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیتے تہی پانیکو تین دم کے ساتہہ
اور فرماتے تہے کہ یہہ سیراب سازندہ تر اور گوارندہ تر اور شفا بخشندہ تر
ہی اور قدح کو ہر بار دہن مبارک سے جدا کرتے اور دم لیتے اور دم لینی کو اندر
قدح کے منع فرماتے تہے اور جب نزدیک کرتے قدح کو ساتہہ مونہہ کے تسمیہ
فرماتے اور جب جدا کرتے حمد کہتے کرتے یہہ تین بار اور حدیث مین آیا
ہی کہ جب رکہا جاوے مائدہ پس چاہیی کہ نہ اوٹہے آدمی اور نہ اوٹہاوے اپنا
ہاتہہ کہانی سے اگرچہ سیر ہووے جب تک کہ فارغ نہو وین قوم کہ یہہ بات خجل کرتی
ہی اوسکے ہمنشین کو کہ شاید اوسے حاجت باقی رہی ہو **وصل**
بیان لباس حضرت مین — عادت شریف حضرت کی لباس مین توسع اور
ترک تکلف تہا — سفر السعادت مین مرقوم ہی کہ لوگ بعد آنحضرت دو فرقی
ہوئے — بعض نے مبالغہ کیا تزئین اور تجمل مین اور ثیاب نفیس پہنا اختیار
کیا اور اوسکے مقید ہوئے **اور** بعض نے التزام ثیاب خشن اور درشت
اور خسیس اختیار کیا اور اوسکے مقید ہوئے اور یہہ دو نو روش خلاف طریقہ
نبوی کے ہین توسط اور عدم تقیید اور تکلف ہر حال مین محمود ہی **اور**
اگر احیانا لباس نفیس گران بہا کہ حضرت کے لئی ملوک عجم اہدی اور ارسال
کرتے تہے بارادہ استمالت اونکی خاطر کے پہنتے تہے لیکن جلد بدن مبارک
سے اوتارتے تہے اور اوپر لوگون کے تقسیم کرتے تہے اور اکثر
علما اور عبا دلباس حسن اور جامہ نفیس پہنتے تہے اور نیت اونکی اوس مین
صالح تہی جیسا کہ آنحضرت و فود کے لیئے تجمل فرماتے تہے اور جمعہ اور اعیاد کے
لئی ہی لباس جدا بناتے تہے **وصل** دستار مبارک مین — نہ تہا
عمامہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بڑا اور بہاری کہ اوس سے
سر مبارک بربار ہوتا اور نہ صغیر کہ قاصر ہوتا وقایہ سر کو حر اور برد سے
اور آیا ہی کہ چودہ گز سے زیادہ نہ تہا اور کبہی سات گز ہوتا اور دراع
شرعی ایک ہاتہہ سے سر انگشت میانہ سی بند مرفق تک **اور** صحیح مسلم
مین حدیث عمر بن حریث سی آیا ہی کہ کہا دیکہا مینے آنحضرت کو اوپر منبر کے

اور تہا اوپر سر مبارک کے عمامہ سیاہ کہ رہا کہی تہے طرف اوسکے درمیان
دونو شانون اپنی کے اور صاحب مواہب ابن ارقم سے نقل کرتا ہی
کہ کہا ہی یہ آستینین فراخ دراز مانند اخراج کے اور عمایم مثل ابراج حادث
ہین نہین پہنا اوسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور نہ کسی ایک
نے اصحابہ رضی اللہ عنہم سے اور مخالف ہی سنت کے اور جنس خیلا ہی
اور اوپر ہر تقدیر کے وہ جو واقع ہوا ہی حرمت اور کراہت سی اسبال
اور تطویل سے ازار اور اوسکی غیر مین مقید بقصد خیلا اور تکبر اور تزین
کے ہی اور جو باین قصد نہووے جیسا کہ دفع برد یا اور عارضہ کے ہو داخل
اس حکم مین نہووے اور جاننا چاہیے ازار اس جگہہ کہ مذکور ہی معنی
تہبند کے ہی لیکن وہ ازار کہ عرف عجم مین ہی اور عرب اوسکو سراویل
کہتی ہین اختلاف ہی کہ آنحضرت نی اوسکو پہنا ہی یا نہین اور روایت
کیا گیا ہی کہ پہنتی تہی آنحضرت سراویل کو اور پہنتی تہے صحابہ حضرت کے
زمانہ مین واللہ اعلم اور تہا محبوب ترین ثیاب حضرت کے نزدیک قمیص
اگرچہ ازار اور ردا بہی پہنتے تہے لیکن پیراہن کو بہت دوست رکہتی تہے
اور تہا طول ردا حضرت کا چار گز اور عرض اوسکا دو گز اور ایک شبر
اور پہنا ہی آنحضرت نی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جبہ رومیہ تنگ آستین
چنانچہ وقت وضو کے دستہای مبارک آستین سی نکالکر اور جبہ کو اوپر
کتفین اور پشت کے ڈالتی پس ہاتہہ دہوتے اور یہہ حالت سفر مین تہا اور
سفر مین جامہ تنگ پہنتی تہے اور صاحب مواہب نے نووی سی نقل
کیا ہی کہ اختلاف ہی علما کا ثیاب معصفر مین پس اباحت کیا ہی ایک
جماعت علما اور صحابہ اور تابعین اور من بعد ہم نے اور امام اعظم
اور شافعی اور مالک قایل ہین ساتہہ اوسکے ولیکن کہا ہی امام مالک نی
کہ لبس غیر معصفر افضل ہے اور ایک روایت مین تجویز کیا ہی لبس اوسکا
بیوت اور سراؤن مین اور مکروہ رکہا ہی محافل اور اسواق مین اور
ایک جماعت نے کہا ہی کہ مکروہ ہی بکراہت تنزیہی اور مذہب حنفیہ مین بہی

اقوال ہین صحیح وہ ہی کہ مکروہ ہی بکراہت تحریمی اور جائز ہی نماز ساتھہ اوسکے بکراہت پس معلوم ہوا کہ چادر معصفر اور مزعفر دونو منہی عنہ ہین ولیکن تطلس کہ عبارت ہی ڈہانکنی سر سے ساتھہ چادر اور مانند اوسکے اور ڈالنی دونو طرف اوسکے اوپر کتفین کے پس کہا ہی ابن قیم جوزی نے کہ وہ مکروہ ہی منقول نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے — اور حدیث بیہقی کے شعب الایمان مین — اور حدیث سہل بن سعد ساعدی اور ابن سعد طبقات مین حدیث انس سے — اور سعد بن منصور سنن مین یہہ سب احادیث رد کرتے ہین قول ابن قیم جوزی کو — وصل اور لباس آنحضرت ہی خاتم تہی کہ پہنتی تہے اوسکو صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما آیا ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا خاتم کو نقرہ سے اور رہتی تہی وہ خاتم دست مبارک مین اور بعد آنحضرت کے دست ابوبکر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عمر رضی اللہ عنہ مین اور بعد اونکے دست عثمان رضی اللہ عنہ مین تا آنکہ گر پڑی بیر اریس مین کہ نام ایک چاہ کا ہی جانب مسجد قبا مین اور پہننا خاتم حدید اور صفر اور رصاص کا مکروہ ہی — ولیکن خاتم ذہب پس صحیحین مین بروایت براء بن عازب اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاتم ذہب کو — اور تختم بخاتم عقیق پس بروایت انس آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تختم کرو بخاتم عقیق اور یدیمنی سرفراز تر ہی بزینت اور نقش نگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تہا سطر اول مین مُحَمَّد اور ثانی مین رَسُوْلُ اور ثالث مین اَللّٰہ یونہین کہا ہے صاحب مواہب نے اور لبس دو خاتم یا زیادہ مین کراہت ہی خصوصا کہ فضہ ہووے اور صاحب مواہب ہی کہتا ہی کہ عبارت سے کراہت ظاہر ہوتی ہے نہ حرمت اور اصل مین لبس خاتم مین بہے اختلاف ہی بہتون نے اہل علم سے مباح

رکہا ہی بی کراہت اور بعض نے مکروہ رکہا ہی اگر بقصد زینت ہووے
اور بعض مکروہ رکہین مگر صاحب سلطنت اور خداوند حکم کو اور حدیث
مین بہی ایسا ہی آیا ہی **وصل** بیان نعل شریف آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم مین — نعل اوسے کہین کہ ڈہانپی ساتہہ اوسکے قدم
کو اور اگر ڈہانپا جاوے ساتہہ اوسکے شتالنگ موزہ ہی والا نعل — صحیح
بخاری مین بروایت انس آیا ہی کہ تہین نعلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دو قبال اور قبال زمام نعل ہے اور وہ ایک دوال ہی کہ ہوتا ہی
درمیان دو انگشت کے **اور** ترمذی شمایل مین بروایت ابن عباس رض
لایا ہی کہ دو قبال تہے کہ دونو تہے شراک اونکے **اور** بعض نے علماء
حدیث سی تمثال نعل شریف کو بتالیف علیحدہ مین بیان کیا ہی اور فضل
اور نفع اور برکت اوسکی بہت لکہی ہے **اور** مواہب مین تجربہ اوسکا
دفع وجع کے لیئے ساتہہ کہنی اوس تمثال کے موضع وجع مین اور حصول
امان کے یعنی نجات اور غلبہ عداوت سی اور حرز بر شیطان مارد اور شر
حاسد سی اور تیسیر طلق اور پر عورت کے ذکر کیا ہی اور قصاید اونکی مدح اور
بیان فضایل مین انشا کیئی ہین **وصل** بیان فراش مین — اور فراش
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیحین مین عائشہ رضی اللہ عنہا سی آیا ہی
کہ کہا تہا فراش رسولخدا کہ خواب فرماتے تہے اوپر اوسکے ایک چرم محشو
بپوست درخت خرما اور تہا کوفتہ **اور** کہا ہی کہ لیتی تہے آنحضرت اوپر
حصیر کے اور نہ تہا اوپر بدن مبارک کے سوا ازار کے اور نشان پڑگئی
تہے حصیر کے پہلو مین **اور** آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک قوم ہی
کہ دی گئیے شتاب اونکو طیبات اونکی دنیا مین اور ہم وہ قوم ہین کہ دیر
رکہی گئی طیبات ہماری آخرت مین **وصل** بیان نکاح اور جماع
آنحضرت مین ابن سعد نے طاؤس اور مجاہد سے نقل کیا ہی کہ دیئی گئی تہی
آنحضرت قوت چالیس مرد کی جماع مین **اور** کہا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ
نے تزوج کرو اسلئیے کہ افضل اس امت کا وہ کوئی ہی کہ زیادہ ہین نساء

اوسکی اشارت ہی ساتہہ ذات شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا عام ہووے ــ بروایت انس آیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تفضیل دیا گیا ہین اوپر لوگون کے ساتہہ چار خصلت کے سماحت اور شجاعت اور کثرۃ جماع اور شدت بطش کے رواہ الطبرانی پس معلوم ہوا کہ قوت مباشرت نسا کمال انسان سے ہی **اور** تہین داؤد علیہ السلام کی ننانوین ازواج پس دوست رکہا ایک اور عورت کو تا سو پوری ہوئین **اور** سلیمان بن داؤد علیہما السلام طواف کرتے تہے اوپر نوی نسا کے **اور** قوت جماعی کہ آنحضرت کو تہی داخل معجزہ ہے کہ طواف کرتی تہے ایک شب مین سب ازواج مطہرات کے اوپر کہ گیارہ یا نو تہین علی اختلاف الروایات **اور** یہان سے کوئی توہم فضیلت سلیمان علیہ السلام کا اوپر آنحضرت کے نکرے اسلیئے کہ سلیمان علیہ السلام نبی ملک تہے اور دیا گیا تہا اونکو ملک کہ نہین دیا گیا بعد اونکے کسیکو اور یہہ کثرت نسا اونکو منجملہ اوسکے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت اور عبودیت اور فقر اختیار فرمایا **اور** فوائد اور منافع نکاح اور جماع کے بہت ہین عمدہ اونکا وجود تناسل اور بقا اور دوام نوع انسان جس مدت تک کہ خدا نے چاہا ہی اور قضائی حاجت اور نیل لذت اور ذوق مباشرت **اور** منافع نکاح سے غض بصر اور دفع احتقان منی کا ساتہہ استفراغ اوسکے اور حفظ صحت اور دفع مضار کہ حاصل ہوتے ہین احتقان سے **اور** فواید نکاح سے زیادہ تکلیف اور قیام حقوق نسا کے اور صبر اونکی ایذا اور کج خلقی کے اوپر **اور** مذہب حنفی مین مطلق تزوج افضل ہی تجرد سے ــ

وصل نوم آنحضرت مین ــ نوم آنحضرت اوپر قدر اعتدال کے تہا اور نہ فرماتے تہے نوم فوق قدر محتاج الیہ کی اور منع کرتی تہے نفس کو قدر محتاج الیہ سے اور رات مین کبہی خواب فرماتے اور بعد ازان بیدار ہوتے اور مسواک کرتے اور وضو اور نماز ادا کرتے اور پہر خواب مین جاتی اور بیدار ہوتے اور وضو اور نماز ادا فرماتے چند بار شب مین ایسا ہی کرتے **اور** خواب

اوپر پہلو داہنے کے فرماتی تہے اور احیاء العلوم مین لکہا ہی کہ نوم چار نوع پر ہے نوم اوپر پیٹہہ کے عبرت پذیرون کے لیی کہ نظر کرتے ہین آسمان اور کواکب مین اور فکر کرتے ہین آیات اوسکی مین اور نوم اوپر پہلو یمین کے متعبدون اور بیدار ہونیوالونکے لیئے واسطے نماز شب کے اور نوم اوپر یسار کے راحت اختیار کرنیوالون کے لیئی ساتہہ ہضم طعام کے اور نوم اوپر مونہہ کے یعنی اوندہا سونا لکہون بختون اور بیخردون کے لیی قسم تیسری ذکر وقایع سنوات ہجرت مین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابتدا سی تا مبادی مرض اور وفات تک جاننا چاہیئی کہ باتفاق مدت اقامت آنحضرت مدینہ مین دس برس تہے اور علماء سیر نے وقایع اون دس سال کے ہر سال مین جو کہ وقوع پایا ہی جدا جدا ذکر کیا ہی اول وقایع بعد از قدوم شریف تاسیس مسجد قبا ہی کہ آنحضرت نی بدست مبارک اپنی کے اور خلفا نے سنگ رکہی ہین ثانی وقایع سنہ اولی سے اسلام عبد اللہ بن سلام کا ہی کہ احبار یہود اور اولاد یوسف علیہ السلام سی تہا اور ثالث وقایع سنہ اولی سی بہیجنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زید بن حارثہ اور ابو رافع کو کہ مولی آنحضرت تہا مکہ مین ساتہہ پانچسو درہم اور دو شتر کے تا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم اور سودہ بنت زمعہ اور اوسکی ماں ام ایمن کو مدینہ مین لاوین پس اس جماعت کو لائے اور عبد اللہ بن ابی بکر نے بہی عیال پدر اپنی کو اوٹہا کر ہمراہ انکے مدینہ مین لائے اور رابع وقایع اسی سال سے بنا مسجد عظیم مدینہ ہی اور زمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین علامت محراب کہ اب مساجد مین متعارف ہی نہتی ابتدا اوسکی وقت عمر بن عبد العزیز سے ہی کہ ولید بن عبد الملک کی طرف سے امیر مدینہ تہا اور تعمیر مسجد شریف کرتا تہا اور صاحب مواہب کہتا ہی کہ مسجد مین ایک موضع مظلل تہا کہ وہان پناہ پکڑتی تہے اور جائی بود و باش اپنی کرتے تہے وہ مساکین کہ جو وہان نہ رکہتی تہے اور اوسکو صفہ کہتی تہے اور اہل اوسکے کو اصحاب صفہ اور صحیح بخاری مین بروایت ابی ہریرہ

وه شستر تین تهے که نه تهی اوپر کسی ایک کے اونمین سے ردا الا ازار یا گلیم که
باندها تها اوپر گردن اپنی کے بعضون کو تا نصف ساق اور بعض کو تا کعبین
پهنچتی تهی اور گاهی اهل صفه چار سو تک پهنچتی تهے اور کبهی کم هو جاتے
تهے اور گاهی بیشتر اور وقایع اوسی سال سے تشریع اذان هی اور
ذکر اوسکا باب عبادات مین به تفصیل گذرا هی حاجت اعاده کی نهین هی اور
بعض نے اوسکو وقایع سنه ثانیه سی رکها هی والله اعلم اور وقایع سنه
اولی هجرت سی اسلام سلمان فارسی کا هی که اصل اوسکی فارس هرمزسی هی
اور بعض نے اصفهان سی کها هی اور وقایع اوسی سال سے هی باندهنا
عقد مواخات کا درمیان مهاجرین اور انصار کے که تهے وه هر طائفه سے
پینتالیس هی اور ایک قول مین پچاس مهاجرین سے اور پچاس انصار سے
اور یه عقد مواخات پیش از نزول اس آیه کے تها قوله واولوا الارحام
الخ اور بعد اوسکے منسوخ هوا اور وقایع اوسی سال سے هی زیادتی نماز
حضر مین اور سخن کرنا گرگ کا ساتهه شبان کے اور وقایع سنه اولی سے
هی امر کرنا آنحضرت کا صحابه کو ساتهه صوم یوم عاشوره کے اور وقایع
اوسی سال سے هی وفات براء بن معرور کے اور وه نقبی انصار سے هی
خزرجی سلمی اور موت اسعد بن زراره بهی اسی سال مین هوئی هے
اور بهی اسی سال مین کلثوم بن الهدم نے که انصار سی هی اور عثمان بن
مظعون نے که مهاجرین سے هی وفات پائی **ذکر وقایع سال
دوم** اور منجمله وقایع سال دوم تحویل قبله هی اور نکاح فاطمه زهرا رضی
الله عنها کا ساتهه علی مرتضی کرم الله وجهه کے اور ولادت حضرت
فاطمه رضی الله عنها کی بقول اصح پانچ برس پہلے نبوت سی هی اور نیز
تزویج مین اختلاف هی بعض کے نزدیک رمضان اور بقول بعض
رجب اور بقول بعض صفر اور بقول بعض بعد از غزوه احد کذا
فی جامع الاصول اور سن شریف حضرت فاطمه رضی الله عنها کا وقت
تزویج مین بعض کے نزدیک ۱۶ برس کا اور بقول بعض اتهاره برس

اور بقول بعض پندرہ برس اور تہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ اکیس برس پانچ مہینہ کے اور حدیث مین آیا ہی کہ رنگ روی مبارک حضرت فاطمہ رضہ کا بسبب اکثر نشست روبروی آتش اور پکانے روٹی اور جاروب خانہ اور طحن جو کے متغیر ہوا تہا اور دست مبارک متاثر اور جامہ مغبر چنانچہ علی مرتضی رضہ ایک مرتبہ بطلب خادم پیش آنحضرت تشریف لیگیی پس آنحضرت نے فرمایا مین تمکو بہ از خادم ایک چیز تعلیم کرتا ہون کہ جسوقت سونے لگو تین تیس[33] بار سبحان اللہ اور تین تیس بار الحمد للہ اور چونتیس[34] بار اللہ اکبر کہو علی مرتضی رضہ کہتی ہین کہ ہرگز اس وِرد کو ترک نہین کیا مینے اور نہ شب صفین مین اور وقایع سنہ دوم سی فرضیت ماہ رمضان اور نماز عید اور صدقہ فطر کے ہی بعد از تمادی اٹہارہ مہینہ کے قدوم آنحضرت سی مدینہ مین اور ہی اسی سنہ مین امر جہاد و قتال واقع ہوا اور اذن کیا گیا ساتہہ اوسکے اور مجموع غزوات آنحضرت کہ خود بہ نفس نفیس باہر آئی ہین بقول صاحب مواہب ستائیس[27] تہین اور صاحب روضۃ الاحباب کے نزدیک ایک قول مین اکیس[21] اور قول دوسرے مین چوبیس[24] نقل کی ہین اور صحیح بخاری مین زید بن ارقم سی روایت کیا ہی بدر اور احد اور احزاب اور بنو قریظہ اور بنو المصطلق اور خیبر اور فتح مکہ اور حنین اور طایف اور عدد سرایا کا سینتالیس تہا اور بعض نے چھپن کہا ہی اور صحیح بخاری مین بروایت ابن اسحق اول غزوہ آنحضرت ابوا بعد ازان بواط بعد ازان عشیرہ اور روایت کیا ہی احمد اور ترمذی نے ابن عباس سے کہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیاہ تہا اور لوا سفید اور بروایت ابن عدی مکتوب تہا اوسمین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ہی شہر ربیع الاول سنہ دو[2] مین اوپر راس تیرہ[13] مہینی کے ہجرت سی غزوہ بواط واقع ہوی اور بعد ازان غزوہ عشیرہ اور اوربروضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ اسی سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کنیت [illegible] ابو تراب کے اور مشہور بروایت بخاری اور مسلم کے سہل

بن سعد ساعدی سے اور طرح پر ہی **اور** بہی اسی سال مین کرز بن جابر فہری
او پر شتروں مدینہ کے کہ چراگاہ مین تہے اور وہان شتر آنحضرت کے بہی
تہے آیا اور ہانک لی گیا **اور** یہ ہی اسی سال مین سریہ عبد اللہ بن جحش نے کہ
پسر عمہ آنحضرت اور بہائی ام المومنین زینب رض بنت جحش کا تہا وقوع پایا
اور اعظم وقایع کا سال دوم مین ہجرت سے واقعہ غزوہ بدر کبری اور بدر
عظمی بہی کہتے ہین **وصل** اور جب لشکر اسلام جمع آیا آنحضرت نے
تسویہ صفوف کیا اور فرمایا کہ جبتک مین نکہون حملہ او پر اعدا کے نکرو
پس اول وہ ابلشکر کفار سے باہر آئی عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید
بن عتبہ سے تہے اور مبارز طلب کیی اور لشکر اسلام سے بہی تین شخص نکلے عوف اور
معاذ بیٹے حارث کے اور عبد اللہ بن رواحہ کفار نے پوچہا تم کون لوگ ہو کہا ہم
ایک قوم ہین انصار سے کہا ہمکو ساتہ تمہاری کچہہ کام نہین ہم اپنا اعمام ہونکو
طلب کرتے ہین **اور** معوذ اور معاذ دونو بہائی تہے بیٹی عفرا کے کہ ڈہونڈہتی
تہے ابوجہل کو جب دیکہا اوسکو مانند دو چرغ کے اپنی جگہہ سے کودی اور اوسکو
ضرب شمشیر کے مار اور ڈالا **اور** فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ دِیْنَهٗ یعنی جمیع ستایش اوس
خدا کو جسنے فتح مند کیا اپنی بندی کو اور غالب کیا اپنی دین کو **اور** فرمایا مَاتَ
فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یعنے اور مرا فرعون اس امت کا **اور** ایک
روایت مین آیا ہی کہ سجدہ شکر بجا لائے **اور** اسی جگہہ سے ہی کہ بعضے فقہا
قایل ہوئی ہین ساتہ استحباب سجدۂ شکر کے بحدوث نعمت متجددہ اور
دفع بلیہ مکروہہ کے **اور** کہا خطابی نے کہ شدت اجتہاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اس جنگ مین اور مشقت اونکی دعا مین اوس جہت
سے تہی کہ دیکہا مسلمان خوض کرتے تہے غمرات موت مین اور ملائکہ کہڑی
ہین قتال مین چاہا کہ آپ بہی اجتہاد کرین جہاد مین اور جہاد اوپر دو نوع کے ہی
ایک جہاد بسیف اور ایک جہاد بدعا **اور** آیا ہی جسوقت کہ ملتقی ہوئین
دو نو جماعت لی آنحضرت نی ایک سنگریزوں سے اور ڈالا اوسکو اونکے

موہون پر اور کہا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی زشت اور خراب ہوئے موہنہ پس باقی نہ رہا کوئی مشرک مگر وہ کہ آئی آنکھون اور ناک اوسکی مین کچہہ اون سنگریزون سے اور موہنہ یا نہزام رکہا **وصل** اور اعظم فضایل اور خصایص غزوہ بدر سے حضور ملایکہ اور قتال اونکا ساتھہ مشرکین کے کہ اور غزوہ مین نہین واقع ہوا **اور** تفسیر قول سبحانہ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ مین لائے ہین کہ اختلاف ہی اوسمین کہ روز حنین مین قتال کیا ملائکہ نے یا نہین **اور** اس جگہہ دو نو قول ہین قول جمہور وہ ہی کہ نہین کیا ولیکن رد کرتی ہی اس قول کو حدیث مسلم اپنی صحیح مین سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکہا جانب یمین اور شمال رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے روز احد دو مرد کو کہ تہے اوپر اونکی ثیاب سفید کہ نہین دیکہا مینے اونکو ہرگز اس سے پہلے اور نہ پیچہے اس سے یعنی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کو اور قتال کرتے تہے اشد قتال **اور** مواہب مین ربیع بن انس سے لائے ہین کہ کہا مدد کی حق تعالی نے مسلمانونکو ساتھہ ہزار کے پہر ہوئی تین ہزار پہر ہوئی پانچ ہزار **اور** کہا ہی کہ پہچانے جاتے تہے کشتگان ملائکہ ساتھہ آثار سیاہ کے اعناق اور بنان مین **اور** عدد مقتولون بدر کے کفار سے ستر تن تہے اور ستر اور اسیر ہوئے **اور** مسلمانو نسے چودہ مرد بدرجہ شہادت پہنچے چہہ مہاجرین اور آٹہہ انصار سے چہہ خزرج اور دو اوس سے —

وصل بیان ثبوت سماع اور علم و شعور متوفی مین حدیث صحیح مسلم اور حدیث صحیح متفق علیہ مین آیا ہی کہ میت سنتا ہی آواز کوفت نعال مردم بوقت مراجعت اونکی دفن سے **اور** شیخ ابن الہمام نے شرح ہدایہ مین کہا ہی کہ اکثر مشایخ حنفیہ اوپر اوسکے ہین کہ میت نہین سنتی اور جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ ناطق بسماع میت ہی قرع نعال مردم کو ساتھہ اوسکے کہ یہہ مخصوص ہی بوقت رکہنی کے قبر مین مقدمہ سوال کے لیئے **اور** یہہ تخصیص خلاف ظاہر کے ہی اور کوئی دلیل اوپر اوسکے نہین اور ظاہر حدیث کا وہ ہی کہ یہہ حالت حاصل ہی میت کو قبر مین اور زندہ کرنا

میت کو بوقت سوال ہے اور آپکے اوس سے زندہ کرنا مقدمہ سوال کے
لیئے کیا معنی رکہے اور جواب دیا ہی حدیث مسلم سے کہ نص ہی اور خلاف
مذہب انکی کا ہی ساتہہ اوسکے کہ یہہ مخصوص ہی بآنحضرت اور معجزہ ہی
جیسا کہ بروایت قتادہ لائے ہین کہ کہا حق تعالی نے زندہ کیا اونکو تا سنوادی
اور نہین یہہ سخن پیغمبر صلعم زیادت توبیخ اور حسرت اور ندامت کے لیئے اور
پوشیدہ نہ ہی کہ حمل اوپر اوسکے مجرد احتمال اور تاویل ہی حمل اوپر نکرنا
چاہیئے جبتک کہ تمام ہووے دلیل اوپر استحالہ سماع کے اور پروردگار
عز وجل قادر ہی اوپر اوسکے اور سببیت حواس ادراک کے لیئے عادی ہی
بدون اوسکے بہی ہوسکتا ہی اور قوی ترین شبہات منکرین سماع موتی
کا یہہ دو آیتین ہین اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى یعنی بدرستی تو ای محمد
نہین سنوا سکتا مردونکو وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنے
نہین تو سنوانیوالا اونکا جو قبرونمین ہین اور معنی آیت کے وہ ہین کہ تو
نہین سنوا سکتا بلکہ خدا سنواتا ہی اور مراد بموتی اور من فی القبور سے کافر
ہین اور مراد ساتہہ عدم استماع کے عدم اجابت حق کو ساتہہ اوس دلیل کے
کہ یہہ دونو آیتین نازل ہوئین ہین دعوت کفار مین طرف ایمان کے اور نہ
قبول کرنا اونکا حق کو — یا مراد بموتی موتی القلوب آیا ہی اور ساتہہ قبور
کے اجساد اونکے کہ اونمین دلہائے مردہ پڑے ہین اور حاصل کلام اخبار
اور آثار سماع موتی اور علم و شعور مین بہت ہین اور کوئی دلیل قاطع اوپر
خلاف اوسکے ساتہہ ثبوت کے نہین ملی اور کلام اس مقام مین شرح مشکوۃ
شیخ مین باستیفا مذکور ہی چونکہ منظور یہان اب اختصار ہر جگہہ ہی اسلیئے
زیادہ تحقیق نہین کیجاتی **وصل** بیان اسیران بدر مین — مروی ہے
کہ جب اسیران بدر کو غل کردن اور زنجیر پانو مین آنحضرت پاس لائے فرمایا کہ
یہہ نہین چاہیے کہ مسلمان ہووین اور بہشت مین آوین ولیکن حق تعالی بزور
بستہ بستہ اپنی درگاہ مین لاتا ہی اور بہشت مین داخل کرتا ہی اور یہ اشارہ
ہی حکم تکالیف شرعیہ کا کہ حق تعالی نے اپنی بندونکو تکلیف کی ہی اور مقید اوسکے

ساتھہ کرے اپنی درگاہ مین لاتا ہی اور بہشت مین داخل کرتا ہی اور اسلام
حضرت عباس بن عبد المطلب مین اختلاف ہی بعضے کہتی ہین کہ یہہ قدیما اسلام
تہے لیکن پوشیدہ رکہتی تہے اور بعض کہتی ہین روز بدر اسلام لائے
اور بعض نے کہا ہی کہ پیش از فتح خیبر اسلام لائی تہے اور مخفی رکہتی تہی بروز
فتح مکہ ظاہر کیا اور قصہ اسیران بدر کا غرایب قصص سے ہی کہ جب لائی گئے
اسیران بدر پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضرت نے اونکے
باب مارنے اور فدیہ مین ساتھہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورہ فرمایا
اونہون نے کہا کہ فدیہ لیکر زندہ رکہنا چاہیے شاید کہ خدا تعالے اونکو توفیق
اسلام عطا فرماوے — اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مارنا چاہیے
گردن انکی کہ یہہ ائمہ کفر ہین اور پیشوا الکافرون کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے بقول صدیق رضہ میل فرمایا اور جب فارغ ہوئے آنحضرت
اس قضیہ سی آخر رمضان اور اول روز مین شعبان سے بہیجا زید بن حارثہ
کو مدینہ مین واسطے بشارت فتح کے اوپہنچا وہ وقت ضحی مین اوسوقت
کہ فارغ ہوئی تہے دفن رقیہ بنت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہذا
ہو الصحیح **وصل** احادیث فضل اہل بدر مین بہت واقع ہوئی ہین
ایک اونمین سے یہہ حدیث ہی کہ اوسکا ترجمہ یہہ ہی کہ اللہ تعالی مطلع ہوا اوپر
اہل بدر کے پس کہا کرو تم جو چاہو پس تحقیق بخشا مینے تمکو اور ایک روایت
مین پس تحقیق واجب ہوئی تمہارے لئی جنت اور اس جگہہ ایک حکایت
غریب ہی کہ عامہ ناس مین شہرت رکہتی ہے اور وہ یہہ ہی کہ جبال بدر مین
ایک موضع ہی کہ سنی جاتی ہی اوس موضع سے آواز مثل آواز نقارہ کے
کہ بادشاہون کے ہان وقت فتح اور نصرت کے علامت ہی اور کہتی ہین کہ
یہہ نشان ہی کہ حق تعالی نے اوس وادی مین فتح اور نصرت مومنون کا کہ فتح
مبین اور نصر عزیز واقع ہوئی ہی علامت چہوڑی ہی اور شیخ قدس سرہ
العزیز فرماتے ہین کہ مین جب اوس مقام شریف مین بزیارت عرصہ بدر کہ
مقام فتح اور نصرت مومنون کا ہی پہنچا مشاہدہ اوس جنگ اور حضور سید انام

اور صحابہ کرام کا خیال آیا اور ارادہ دیکھنی اوس موضع اور سُننے آواز کا کہ مشہور
ہی دلمین آیا جماعہ اہل اوس وادی سے کہ وہان کہڑے تہے حقیقت حال پوچھی
کہا البتہ کبہی ہوتا ہی اور کبہی نہین اور بہی وقایع سال دوم سے سریہ بن
عدی بن خرشہ ہی کہ بہیجا ہی اوسکو آنحضرت صلعم نے اوپر عصماء یہودیہ بنت مروان
زوجہ یزید بن زید خطمی یہودی کے تا قتل کرے اوسکو اور تہی وہ ملعونہ ایک
زن بیجا معارف زنان یہود سے سلیطہ لسان کہ پیوستہ عیب کرتی تہی اسلام
اور اہل اسلام کو اور ہجو کرتی تہی اور ایذا دیتی تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اور اسی سال مین غزوہ قرقرۃ الکدر کہ نام ایک موضع کا ہے
واقع ہوا اور قرقرہ بفتح قافین نام زمین ملسا مطمئنہ کا ہی اور کدر بضم
کاف اور سکون دال مہملہ ایک نوع ہی طیر سے کہ اوسکے رنگ مین ایک
تیرگی ہی اور بعض نے اس غزوہ کو سال سیوم مین رکہا ہی — بعد ازان
غزوہ قینقاع اور وہ ایک بطن ہے یہود مدینہ سے کہ خاص اونمین شجاعت
اور صبر تہا اور یہہ غزوہ نصف شوال مین اوپر راس بیس شہر کے ہجرت
سے بعد واقعہ بدر کے ہوا تہا اور بہی اسی سال عید الضحی مین امیۃ بن الصلت
شاعر کہ جاہلیت مین باحساس فضایل کے اپنی ہوای نبوت اور رسالت
سر مین رکہتا تہا اور جب خبر ظہور نبوت آنحضرت کی سنی بعلت حسد اور سابقہ
شقاوت ازلی کے گرفتار ربقۂ کفران کا ہوا — بعد ازان پانچوین ذیحجہ مین اور
محمد بن اسحاق نے کہا صفر مین غزوہ سویق واقع ہوی

وقایع سال سیوم از ہجرت اس سال مین غزوہ غطفان اور اسکو غزوہ
آمر بفتح ہمزہ اور میم کے بہی کہتے ہین اور حاکم نے غزوہ انمار بفتح ہمزہ اور سکون
نون نام کیا اور وہ ناحیہ نجد مین بارہوین شب مین کہ گذری تہی ربیع الاول
مین واقع ہوئے اور ایک وقایع سنۃ ثالثہ ہجرت سے قصہ قتل
کعب بن اشرف یہودی کا ہی کہ چودہوین شب مین ربیع الاول سے واقع ہوا
اور اوسکو مواہب مین سریہ محمد بن مسلمہ نام کیا ہی اور بہی اسی سال
مین غزوہ نجران تہے اور اس غزوہ کو غزوہ بنی سلیم بہی کہتے ہین ناحیہ فرع سے

بفتح الفاء والراء اور یہی اسی سال مین سریہ قردہ بفتح قاف و راء اور بعض نے بکسر قا اور سکون را بھی کہا ہی تمام ایک آب کا ہی آبون نجد سے وقوع پایا اور یہی اسی سال مین بعد از قتل کعب بن الاشرف قتل ابو رافع تاجر حجاز کا تہا اور روضۃ الاخبار مین کہتا ہی کہ بقولی قتل اوسکا سال چہارم مین ہے اور بقولی سال پنجم مین اور بقولی سال ششم مین واقع ہوا اور اسی سال مین نصف شہر رمضان مین سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فلذہ بتول ریحان مشموم اور امام مسموم نور دیدہ مصطفی امام حسن مجتبی متولد ہوئے اور احوال اس اہلبیت طہارت کا مفصل محل اوسکے مین مسطور ہووےگا انشاء اللہ تعالی اور یہی اسی سال مین ام کلثوم کو بعد از وفات اوسکی ہمشیرہ کے کہ رقیہ تہی اور غزوہ بدر مین وفات پائی تہی ساتہہ عثمان بن عفان کے تزوج فرمایا اور اور اسی سال مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ دختر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور زینب بنت خزیمہ کو عقد نکاح اپنی مین لائے اور تفصیل اس احوال کی اوسکے محل مین مذکور ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اور یہی اسی سال مین غزوہ احد واقع ہوئی — شوال مین گیارہوین شب یا ساتوین شب کہ گذری تہی اوس سے اور بعض نے نصف شوال مین کہا ہے اور منقول مالک سی وہ ہی کہ بعد ایک سال کے بدر سے اور یہی اونہین سے منقول ہی کہ اوپر راس اکتیس شہر کے ہجرۃ سے اور اعداد اور افراد لشکر کے ہزار مرد تہے اور ایک روایت مین نوسو اور سعدین یعنی سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ دو نو زرہ پہنی ہوئے آگے آگے آنحضرت کے جاتی تہے

وصل جب لشکر اسلام احد مین پہنچا جانبین نے صف باندہی مسلمانون نے بیخ احد مین اور اون شور بختون نے شورستان مین کہ وہان ہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود صفوف صحابہ کو راست فرمائی تہے اور ایسا کیا کہ احد پیٹھ پیچھے اور مدینہ مقابل موہنہ کے آیا اور مشرکون نے بھی اپنی صفین آراستہ کین خالد بن ولید کو میمنہ مین اور عکرمہ بن ابی جہل

کو اوپر میسرہ کے اور ابو سفیان کو قلب میں متعین کیا اور صفوان بن امیہ کو
اور ایک روایت میں عمرو بن العاص کو ساتھہ اتباع کے برابر رخنہ کوہ کے
رکہا اور عبد اللہ بن ربیعہ کو اوپر تیر اندازون کے امیر کیا اور لوا طلحہ بن
غنیمہ کو دیا القصہ مسلمان اوپر لشکر کفار نابہنجار کے غالب آئی اور کفار نے
مونہہ بہزیمت رکہا فتح اور نصرت بجانب اسلام اور ہزیمت وخیبت بجانب کفار
بدکار مقرر ہوئی اور غرایب روایات سی ہی کہ معارج النبوۃ مین لایا ہی
کہ آواز شیطان کی کہ بقتل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ندا کرتا تہا مدینہ مین
پہنچی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو آواز سنی باہر دوڑین اور روتی تہین اور
ایسی ہی زنان ہاشمیہ بہی روتی تہین اور اب معلوم ہوتا ہی کہ زہرا رضی اللہ
عنہا بہی سنتے اس آواز کے مدینہ سے احد مین تشریف لی گئین جیسا کہ ذکر تشریف
اونکے مین اوس جگہہ آویگا اور نہ حاضر ہونا عثمان رضہ کا روز احد جیسا کہ
صحیح بخاری مین آیا ہی اور غایب رہنا اونکا جنگ بدر سی اور حاضر نہونا
اور اور تخلف بیعۃ الرضوان سے کہ سایل نے ابن عمر سی سوال کیا تہا —
پس کہا ابن عمر نے آیا خبر دون مین اوسے بیان کرون تجہے وہ جو پوچہا تونی
صحابہ اوسوقت مین چار قسم ہوئی ایک جماعت نی جنگ کی اور شہید ہوئے
اور ایک گروہ بہاگ کر زود ایا اور شعاب جبل مین مختفی ہوئی اور
بعض نے شہر مین جاکر قرار پکڑا اور عثمان بن عفان از انجملہ تہے اور بعد از
اتمام معاملہ اور مقاتلہ اور تسکین نایرہ جنگ کے خدمت مین حضرت کی مراجعت
کی اور اس آیت نے سب سے شامل حال ہو کر رقم عفو و مغفرت ناصیہ حال
اور نامہ اعمال اونکے پر کہینچی — اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ الی آخرہ یعنی
جن لوگون نے روگردانی اور ایک جماعت نی ثبات قدم اختیار کیا
اور اوپر مرکز صدق کے قایم رہی پس فرار عثمان مین روز احد کے گواہی دیتا
ہو نہین کہ خدا نے اوسے عفو کیا اور تخلف اونکا بدر سی بجہت بیمار ہونے
صاحبزادی آنحضرت کے کہ اونکی تزوج مین تہین اور چہوڑا حضرت نے
اونکو بیمار داری صاحبزادی کی مین اور فرمایا تمکو اجر اوس مرد کا ہی جو حاضر ہوا

بدر مین اور سہم اوسکا **اور** غیبت اونکی بیعۃ الرضوان سے پس اوس جہت
سی کہ بہیجا اونکو آنحضرت نے نزدیک اہل مکہ کے تاکہین اونکو کہ حضرت
معتمر آئے ہین نہ محارب اور تہی بیعۃ الرضوان بعد جانے عثمان کے طرف
مکہ کے اور پکڑا آنحضرت نی دست راست اپنا اور مارا اوپر دست چپ کے
اور فرمایا یہہ دست عثمان کا ہی **وصل** بیان شہادت حضرت
حمزہ رض مین **اور** قصہ قتل حمزہ بن عبد المطلب مجملا اسطرح پر ہی کہ وحشی
بکینہ طعیمہ بن عدی طرف احد کے بقصد قتل حضرت حمزہ کے جاتا تہا ہند بنت
عتبہ زن ابو سفیان مادر معاویہ نے راہ مین وحشی سے ملاقات کی اور اوسکو
تحریص کیا اوپر قتل حمزہ کے اور کہا کہ میرے باپ عتبہ کو حمزہ نے روز بدر
مارا ہی - وحشی کہتا ہی اتفاقا جنگاہ مین حمزہ کو دیکہا مینے کہ مانند شیر مست
کے درمیان قوم کے آکر صفوف لشکر قریش کو درہم برہم کرتی تہے ناگاہ
سباع بن عبد العزی خزاعی صف کفار سے باہر آیا اور مبارز طلب کیا
حمزہ باہر آئی اور سباع کو مارا اور مین پس سنگ متواری تہا کمین مین جب
حمزہ میرے پاس غافلانہ آئے حربہ اپنی کو اونکی طرف ڈالا مینے پس راہ مین
گرے اور ایک جماعت اونکے یارون سے اوپر سر اونکے آئی اور کہا یا عماہ
جواب نہ سنا جانا مینے کہ آخر ہوئے صبر کیا مینے تا لوگ اونکے سر سے دور
ہوئی پس گیا مین اور حربہ اپنی کو اوٹہا کر شکم اونکا شگافتہ کیا اور جگر نکال کر
ہند پاس لیگیا مین اون نے اوسکو چبا کر پہینک دیا **وصل** اور صحابہ
نے بہی اس غزوہ مین کارزار بہت کی اور حق محبت اور اخلاص بجا لائے
بعضے بشرف شہادت پہنچی اور بعضی باقی رہے رضی اللہ عنہم **اور** روایت
ہی قیس سے کہ اونسنے اپنی باپ سعد سی روایت کی کہ کہا علی مرتضی رضی اللہ
عنہ سی سنا مینے کہ روز احد مین فرمایا سولہ ضرب مجہی پہنچین چار ضرب مین
اونمین سے اوپر زمین کے گرا مین اور ہر بار کہ گرتا تہا مین ایک مرد خوبرو اور خوشبو
میری بازو پکڑتا تہا تہا اور مجہی قایم کرتا تہا اور کہتا تہا متوجہ اوپر کفار کے ہو کہ طاعت
خدا اور رسول مین ہی تو اور وہ دو نو تجہسے راضی ہین بعد از فراغ جنگ مینی

حضرت رسالت سے عرض کیا آن سرور نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور
طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی روز احد مین بہت دلاوریان وجود مین آئین کہ سبب
ایجاب دخول جنت ہوئے اور ایک دلاورون اور جان بازون درگاہ سے
حنظلۃ الغسیل تھا کہ اوسکو غسیل الملائکہ بھی کہتے ہین اور وہ مدینہ مین تھا
اور اوسی رات کہ خدا ہوا تھا اور ہمراہ اپنی بی بی کے سویا تھا اور صباح غسل
جنابت کرتا تھا اور ایک جانب سر اپنی سے دہوئی تھی کہ ناگاہ سنا کہ وقت
نے اوپر اصحاب کی تنگی کی اور اور ایک روایت مین آیا ہی کہ غیب سے
آواز آئی اوسی حالت جنابت مین بمطابقت ہوا اور احد مین آیا اور محاربہ
کیا اور بہت کفار کو دوزخ مین پہنچایا اور شہید ہوا پس آنحضرت نے دیکہا کہ
ملائک اوسکو غسل دیتی ہین **وصل** اور ایک وقایع صعبہ احد سے
شہادت مصعب بن عمیر کی ہی اور مصعب بن عمیر اجلہ اصحاب اور فضلا
اونکے سے ہین اور ایک ہزبران میدان جلالت اور سپہ سالاران معرکہ
سے وہب بن قابوس مزنی اور برادر زادہ اوسکا حارث بن عقبہ بن قابوس
تھے **وصل** مردانگی اور دلاوری مردان اصحاب کے یہہ تھی کہ مرقوم
ہوئے لیکن بعض نساء مومنات نے کہ ہمراہ تھین اور خدمت غزات کرتی
تھین اور پانی اونکو پہنچاتی تھین جہاد اور قتال کیا چنانچہ نسیبہ بنت کعب
کہ شیر زن تھی پردل اور ہژبر معارک اور محافل کہ باتفاق شوہر اپنی زید
بن عاصم اور دو بیٹون اپنی عمار اور عبد اللہ کے اہتمام تمام کیا اور رکہین
کہ نسیبہ معرکہ مسیلمہ کذاب مین بہی حاضر تھے **وصل** محاربہ اصحاب
اور قتال اونکا ساتہہ کفار کے اس غزوہ مین اور مارنا اور ماری جانا اور
جان فدائی آنحضرت کرنا اور عہد وفا کرنا بہت اور زیادہ اوس سے ہین
جو مذکور ہوا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جو
خون روی پر انوار سید ابرار سے روان ہوتا تھا میرا پدر مالک بن سنان
موہنہ اپنی کو اوس موضع پر رکہکر چوستی تھے اور نگل جاتے تھے پس
لوگون نے اوسمین تکلم کیا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی مساس کرے میری خونکو

نہ پہنچی اوسکو آتش دوزخ **اور** روضۃ الاحباب مین شیخ ابن حجر سی نقل ہی
کہ شرح صحیح بخاری مین کہا ہی کہ عبد الرزاق معمر سے اور معمر زہری سے روایت
کرتا ہی کہ ستر ضرب شمشیر اوپر روی مبارک حضرت کے مارین اور حق تعالی
نے سب کے شر سے آنحضرت کو نگاہ رکہا **اور** عبد الرحمن بن حمید اسدی نے
بہی بقصد آنحضرت گہوڑا دوڑایا ناگاہ ابو دجانہ نے ساتہہ ایک ضرب
شمشیر کے اوسکو اوپر زمین کے ڈالا اور کیفیت عتبہ بن ابی وقاص اور
عبد اللہ بن شہاب کی معلوم نہین کہ ہلاکت اونکی کب اور کہان ہوئے۔
اور معارج النبوۃ مین علی الاجمال کہا ہی کہ بقیہ وہ پنج نفر شوم ہی اوسی
سال مین باقبح وجوہ ہلاک ہوئی **وصل** لائے ہین کہ جب حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بامداد طلحہ اور علی کے اوس مغاک سی باہر
آئی اور اصحاب نے جانا کہ وہ سرور انبیا زندہ ہین ہمراہ یارون سبکے متوجہ
احد کے ہوئے اور چاہا کہ اوپر قلہ کوہ کے چڑہین بجہت ضعف کے کہ بسبب
جراحات اور کوفت بدن کے ذات بابرکات مین عارض ہوا تہا میسر نہوا
ابی سفیان نے ساتہہ ایک جماعت کے مشرکون سے چاہا کہ دوسری طرف
اوپر کوہ کے جاکر اوپر اونکے مستعلی ہووین اور نہ چہوڑین کہ یہہ شعب مین
آوین آنحضرت نے دست بدعا اوٹہایا اور فرمایا ای خدا تعالی مت چہوڑ
کہ یہہ محل اپنی سے پیشتر جا سکین الغرض اون نامردون نے اکثر کشتونکو
اہل اسلام سے مثلہ کیا اور شکم اونکے شگافتہ کیئے اور جگر اونکے باہر لائی اور
گوش و بینی شہدا کی کاٹ کر رشتو نمین کہینچی الا حنظلہ غسیل الملائکہ کہ اوسکو
مثلہ نکیا بسبب اوسکے کہ وہ بیٹا ابو عامر راہب کا اوسکو ابو عامر فاسق کہتی
تہے تہا اور ساتہہ مشرکین کے ایک تہا اور اول اوسی کا کہ اوپر لشکر اسلام
کے تاخت لایا وہ تہا لعنۃ اللہ علیہ **وصل** اور جو مشرکین نے طرف
مکہ کے بازگشت کی خاطر اصحاب مین دغدغہ نے راہ پائی کہ مبادا عزیمت
مدینہ کرین اور غارت و تاراج بوقوع آوے اسلئی علی مرتضی رضی اللہ عنہ
کو فرمایا تا عقب مخالفین کے جاوین اور تحقیق اس خبر کی کرین پس حضرت امیر المؤمنین

بموجب فرمودہ سید المرسلین خیر البشر کے مشرکین مکہ کو گیے اور نماز ادا
کرنے مین اوپر شہداء احد کے روایت مین آیا ہی کہ بعض اہل حدیث اور
سیر سے اوپر اوسکے ہین کہ آنحضرت نے اولا اوپر حضرت حمزہ نماز پڑہی
بعد ازان جسکا جنازہ لاتے تہے آگے حمزہ کے رکہتی تہے اور نماز پڑہتی تہے
تا ستر نمازین اوپر حضرت حمزہ کے پڑہی گئین اور یہہ بحث بطول و تفصیل
شرح سفر السعادت مین بیان کیا گیا ہی وہان چاہیے دیکہنا — اور بصحت
پہنچا ہی کہ جنگ احد مین ستر مرد مسلمانون سے مقتول ہوئے چار تن مہاجرین
سے اور چہاسٹھہ نفر انصار سے اور لشکر کفار سے قریب تیس کے واصل
جہنم ہوئے **وصل** اور وہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے فضل مطلق شہادت مین وارد ہوا ہی **اور** روایت ہی کہ آنحضرت
نے فرمایا ہی کہ حق تعالی اوپر شہدا کے تجلی کرے اور کہی کہ طلب کرو اے شہیدون
اور اے جان بازو مجہسی جو کچہہ چاہو کہین اے پروردگار ہم چاہتے ہین کہ روحین
ہماری اجساد مین ہمارے دوبارہ لاوے تو اور ہمکو دنیا مین بہیجے تیری رضا مین
بار دوسری شہید ہووین ہم فرمان الہی آوے کہ ہم جسکی روح قبض کرین دوبارہ
دنیا مین اوسکو نہ بہیجین **اور** ابی فردہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایکدن زیارت قبور شہداء احد فرمائی اور کہا
ای خداوند راستی اور راستی بندہ تیرا اور رسول تیرا گواہ ہی کہ یہہ جماعت
طلب رضا تیری مین شہید ہوئی ہی **اور** منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہر سال بزیارت شہدائی احد جاتے تہے — اور بعد
حضرت کے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق بہی سبیل سلوک رکہتی تہے
اور اخبار و آثار فضل شہدائی احد مین بہت وارد ہین — لائے
ہین کہ بعد چہالیس برس کے کشف قبور بعض شہدائی احد کا بکدام ضرورت
شرعیہ واقع ہوا ویسی ہی تر و تازہ مثل غنچہ ہای گل اپنی اکفان بیچ
پائی تو کہ آج ہی دفن ہوئے ہین **اور** لائی ہین کہ جب ابوسفیان اور
مشرکین نے حرب احد سے طرف مکہ کے مراجعت کی پہرنے اپنی سے

نادم اور پشیمان ہوے اور کہا زحمت کہینچی ہمنے اور لشکر جمع کیا ہمنے اور وہن عظیم لشکر محمد مین ڈالا ہمنے اور خیار اصحاب آنحضرت کو مارا ہمنے اور اور ہنوز بکار نا تمام پڑے ہم مصلحت وہ ہی کہ پہرین ہم اور اصحاب حضرت کو بالتمام مستاصل کرین ہم بعد ازان بمکہ مراجعت کرین ہم چنانچہ عکرمہ بن ابی جہل اسباب مین موافق ابی سفیان کے تہا

وقایع سال چہارم

اور ماہ صفر مین اوپر اس چہتیس مہینے کے ہجرت سے جو واقعہ ہوا سریہ رجیع ہی اور اسی قصہ مین حدیث عضل اور قارہ کہ نام دو موضع کا ہی — اور حدیث صحیح بخاری مین آیا ہی کہ خُبَیب کو جسوقت کہ محبوس تہا دیکہا کہ خوشہ انگور کہاتا ہی اور نہ تہا مکہ مین اوسوقت کوئی میوہ اور تہا وہ بستہ بجز یدلپس نہ تہا وہ مگر رزق کہ روزی گردانا اوسکو حق سبحانہ نے اور جب منقضی ہوئی اشہر حُرم اوسوقت تنعیم مین خُبَیب اور زید کو اوپر دار کے کہینچا اور خبیب نے اوس حال مین قریش سے التماس کیا کہ تا دو رکعت نماز ادا کرے حق تعالی نے اونکے دلون مین ڈالا کہ التماس اوسکی کو مبذول رکہا اور یہ سنت درمیان مقتولون کے خبیب سی یادگار رہی — اور اوپر راس پینتیس [۳۵] مہینہ کے ہجرت سی سریہ ابو سلمہ عبد اللہ بن اسد مخزومی وقوع مین آیا کہ اوسکو ساتہ ایک سو پچاس مرد کے انصار سے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور سعد بن ابی وقاص اور اسید بن حضیر اور ارقم بن ابی ارقم وغیرہ اونمین تہے اوپر بنی اسد کے بہیجا اور بہی اوپر راس پینتیس [۳۵] شہر کے عبد اللہ بن انیس کو بہیجا تا سفیان بن خالد ہذلی کو کہ ساکن عرنہ تہا قتل کرے اور ساحت دین اسلام کو شر اور فساد اوسکے سے پاک کرے اور بہی ماہ صفر مین اوپر راس چہتیس [۳۶] شہر کے بعد از چار ماہ کے غزوہ احد سے واقع ہوا قصہ بیر معونہ ہی کہ اوسکو سریہ المنذر بن عمرو اور سریۃ القراء بہی کہتے اور بیر معونہ ایک موضع ہی بلاد ہذیل مین درمیان مکہ اور عسفان کے اور بہی اسی سال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتہ جماعت کے کبار صحابہ سی مثل ابوبکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر کے مہاجرین سے اور سعد بن معاذ

عضل بفتح عین مہملہ و ضاد معجمہ ۱۲ قارہ بقاف تخفیف ۱۲

اور اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ کے انصار سے ساتھہ ایک تقریب
کے کہ ارباب سیر نے ذکر کیا ہی منازل یہود بنی النضیر مین تشریف لائے
اور یہہ ایک قبیلہ بڑا ہی قبایل یہود سے اور لائی ہین کہ خیمہ آنحضرت
فضائی بنی حطمہ مین قایم کیا تہا غزورا کہ ایک تیر انداز ون یہود سی تہا تیر پہینکتا
تہا ایک تیر خیمہ آنحضرت مین پہنچا وہان سے خیمہ کو دوسری جگہہ ایستادہ
کیا۔ حضرت علی رضہ اوسکے کہات مین تہے ناگاہ دیکہا کہ شمشیر برہنہ ہاتہہ
مین ساتہہ تو مرد اوسکے باہر آیا علی مرتضی نے اوپر اوسکے حملہ کیا اور
سر اوسکا تن پلید اوسکے سے جدا کیا اور آگے حضرت کے لائے پس
آنحضرت نی ابو دجانہ اور سہل کو ساتہہ آٹہہ نفر اور کے مصحوب علی مرتضی
کے کیا اوس جماعت کو کہ ہمراہ غزورا کے تہی سبکو قتل کیا اور سر اونکی
حضرت کے روبرو لائے اور آنحضرت نی پندرہ رات دن اوس جماعت کو
محاصرہ مین رکہا اور ابن ابی منافق اور قبایل اور کوی فریادرس بنو النضیر
کے نہوے پس آنحضرت نے ابو لیلای مازنی اور عبد اسد بن سلام کو امر
فرمایا تا نخلستان یہود کو قطع کرین — القصہ حق تعالی نے خوف دلمین بنی
النضیر کے ڈالا اور رعب نے اوپر اونکے غلبہ پایا کسیکو اپنی طرف سی
خدمت مقدسہ حضرت نبویہ مین بہیجا کہ ہمکو چہوڑ دو تا نکل جاوین ہم اور پاون
وادی غربت مین رکہین ہم آنحضرت نی فرمایا کہ اسلحہ اپنی تمامہا چہوڑ جاؤ
اور جسقدر کہ اموال تمہارے بار پای اوٹہا سکین لیجاؤ وہ لوگ بضرورت
و اضطرار اسباب پر راضی ہوئے اور اپنی گہر اپنے ہاتہہ سے برباد
اور خراب کیے اور کہین کہ اسلحہ بنی النضیر پچاس زرہ اور پچاس خود
اور تین سو چالیس شمشیر تہی اور بہی اسی سال مین وفات عبد اسد پسر
عثمان بن عفان سبط رسول اسد صلی اسد علیہ وآلہ وسلم واقع ہوئی —
کہین ایک خروس نے منقار اونکی آنکہہ مین ماری اوس سبب سی بیمار
ہوی اور دار دنیا سی رحلت کی اور بہی اسی سال مین ام سلمہ کو تزوج
فرمایا اور شوہر اونکا کہ ابو سلمہ بن الاسد مخزومی تہا اوسنے وفات پائی

اور بہی اسی سال مین زینب بنت خزیمہ نے کہ ازواج مطہرات سی تہین وفات پائی **اور** بہی اسی سال مین فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف مادر حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی **اور** بہی اسی سال مین چوتہی شعبان کو ریحان رسول مقبول اور نور دیدہ بتول امام شہید سعید ابو عبد اللہ حسین رضہ متولد ہوئے اور حاملہ ہوئی تہین فاطمہ زہرا ساتہ امام حسین کے بعد از ولادت امام حسن رض کے ساتہہ پچاس شب کے اور نہ تہا حضرت فاطمہ زہرا کو وہ جو ہوتا ہی عورتونکو حیض و نفاس سے اور اسلئی تسمیہ کیا گیا ہی اونکو ساتہہ حورائی جنت کے **اور** بہی اسی سال مین غزوہ بدر موعد واقع ہوئی اور اوسکو بدر صغرا ہی کہین **اور** بہی اسی سال مین ایک مرد یہودی نے ساتہہ زن یہودیہ کے زنا کیا پس آنحضرت نی بحکم شریعت محمدیہ حکم برجم دونوکے فرمایا **اور** اسی سال مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زید بن ثابت کو امر تعلیم خط توریت فرمایا پس پندرہ دن مین اوسکو سیکہہ لیا کذا فی روضۃ الاحباب **اور** بہی اسی سال مین واقعہ سرقہ طعمہ بن ابیرق کا کہ بنی ظفر سی تہا کہ ایک زرہ خانہ قتادہ بن النعمان انصاری سے کہ ہمسایہ اوسکا تہا چرائی اور انبان مین لایا اور آرد کی راہ رخنون سے کہ انبان مین تہی گرتا گیا پس ذرا کہ حال ظاہر ہووے اوسکو گہر مین زید بن الیمین یہودی کے ڈالدیا **اور** بہی اسی سال مین بقول مشہور اور ایک قول کے موافق سال ششم مین اور مطابق ایک قول کے ہشتم مین اور بعض نے اس قول کو ترجیح دی ہے تحریم خمر واقع ہوئی

وقایع سال پنجم

اس سال مین زینب بنت جحش کو بحکم الہی نکاح مین لائے اور بروز زفاف اونکے آیہ حجاب بقول اہل تفسیر نازل ہوئی **اور** اسی سال مین غزوہ مریسیع واقع ہوئی — اور یہ نام ایک آب کا ہی خاص بنی خزاعہ کے لیئے اور اوسکو غزوہ بنی المصطلق ہی کہین اور یہ لقب ایک مرد کا ہی کہ نام اوس کا خزیمہ بن سعد بن عمرو ہی ایک بطن ہی خزاعہ سے

اور سلق آواز سخت کو کہتے ہیں اور وقوع اس غزوہ کا روز دوشنبہ بعد
از دو شب کے کہ گذری تہین شعبان سنہ خمس سے اور ابن اسحاق نے سنہ ست
اور موسی بن عقبہ نے سنہ اربع کہا اور کہا کہ یہ روا انکی قلم کی ہی کہ بجای
خمس کے اربع لکہا اور مختار وہ ہی کہ سنہ خمس مین ہوا اور بہی اسی سال مین
نازل ہوئی آیہ تیمم اور بہی اسی غزوہ بنی المصطلق مین جو مسلمان عورتونکی
بندی لگیئی اور شہوت نے اوپر اونکے غلبہ کیا اور عزوبت نے استبداد پایا
بطریق ملک یمین بغیر پوچہی حضرت کے تصرف بعزل کرتے تہے پس سوال کیا
آنحضرت سی کہ آیا عزل جایز ہی یا نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب
دیا کہ تم عزل کرو یا نکرو جو کہ پیدا ہونے والا ہی ہوگا اور اسی جگہہ سے اباحت
اور حرمت دونو مفہوم ہوتی ہین اور مذہب فقہانے یون قرار پایا ہی
کہ عزل امۃ مین جایز ہی اور حرہ مین جائز نہین مگر باذن اوسکے اور جاریہ
غیر مین کہ منکوحہ کسیکی ہو جایز نہین الا باذن مولی اور بہی اسی سال مین
قصہ افک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہوا اور افک بکسر اور
فتح بمعنی کذب کے ہی اور غریب وہ ہی کہ مسلمانوں سے بہی چند آدمی ساتہہ
اہل افک کے شریک ہوے اور اس ورطہ مین پڑے مثل حسان بن ثابت اور
مسطح اور مثالہ بن اثاثہ قرشی مطلبی کہ بیٹا خالہ ابوبکر صدیق کا تہا اور
حمنہ بیٹی جحش خواہر زینب بنت جحش کے کہ امہات مومنین سے ہی اور بعضی
اور لوگ کہ نام اونکے مذکور نہین اور عروہ کہ راوی اس حدیث کا ہی کہتا
ہی کہ مجہی علم نہین اونکے نامو نکا بجز اسکے کہ سب عصبہ تہی اور مروی ہے
کہ جب آیات برات حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی — قاذفون
کو طلب کیا اور حد قذف کہ اسی تازیانہ ہی ہر ایک کو اون چار سی مارے
اور بہی اسی سال مین ہجرت سی غزوہ خندق نے وقوع پایا اور غزوہ
خندق اسلئے کہتے کہ اس غزوہ مین ایک خندق کہودی تہی گرد مدینہ مطہرہ
کے اور شیخ ولی الدین بن عراقی نے کہا کہ مشہور وہ ہی کہ سنہ رابعہ مین
وقوع ہوا اور ہمنی جو مدار سنوات کا اوپر روضۃ الاحباب کے رکہا ہے

سنہ خامس مین ذکر کیا ہمنے - القصہ محاربات اور مقاتلات میان دو لشکر کے واقع ہوئے خصوصا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اس غزا مین مبارزات حد قیاس عقل سے زیادہ وقوع مین آئے **اور** بہی اسی سال مین متصل واقعہ خندق کے غزوہ بنی قریظہ کہ قبیلہ عظیمہ تہا یہود عدیل بنی النضیر سے کہ اونکو اجلا فرمایا تہا واقع ہوی **اور** وقایع اسی سال سے وہ کہ بلال بن حارث مزنی نے ساتہہ چار سو نفر کے قبیلہ مزینہ سے خدمت سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آئے اور بدولت اسلام مستعد ہوئے پس آنحضرت نے اونسیکو فرمایا اپنی منازل مین جاو جہان تم رہوگے مہاجرین مین داخل ہوا **اور** اسی سال مین خسوف واقع ہوا کہ یہودان مدینہ کہتی تہے کہ اوپر ماہ کے سحر کیا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز خسوف ادا کرتے تہے تا ماہ منجلی ہوا **اور** بہی اسی سال مین غزوہ دومۃ الجندل واقع ہوا اور وہ نام ایک کوہ کا ہی کہ وہان سے کوفہ تک دس مرحلہ ہی اور دمشق تک بہی دس مرحلہ - کذا قیل **اور** بعض نے کہا ہی کہ دومۃ الجندل ایک قلعہ ہی کہ اساس اوسکا اوپر سنگ کے رکہا ہی اور محصول اوس موضع کا خرما اور جو ہی **اور** مواہب مین کہا ہی کہ ایک شہر ہے کہ میان اوسکے اور دمشق کے مسافت پانچ شب کی ہی اور بعد اوسکا مدینہ سے پندرہ یا سولہ شب **اور** تسمیہ اوسکا ساتہہ اس نام کے ساتہہ دومی بن اسماعیل کے ہی کہ نزول کیا تہا اس جگہہ **اور** بہی اسی سال ماہ ذیحجہ مین سریہ ابو عبیدہ بن الجراح تہا **اور** معارج النبوۃ مین لایا ہی کہ آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ ایک جماعت کے طرف سیف البحر کے بہیجا تہا اور زاد اونکا اوس سفر مین خرما تہا **اور** روضۃ الاحباب مین ذکر اس سریہ کا پایا نہین جاتا ہان اواخر سال ششم مین سریہ محمد بن مسلم مین لایا ہی اور اس قدر کہا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ چالیس مرد کے کشتن گاہ اونکی مین بہیجا تہا اوس جماعت سے انتقام کہینچا -

وقایع سال ششم اس سال مین بقول جمہور حج اسلام فرض ہوا

اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہی کہ فرضیت حج اسلام کی سال نہم میں ہے
اور یہی اسی سال مین بقول جمہور مورخین اور اہل سیر کے غزوہ ذات
الرقاع واقع ہوئی اور ابن اسحاق کے نزدیک سنہ رابع مین ہی بعد
از واقعہ بنی النضیر کے اور نزدیک ابن سعد اور ابن حبان کے سنہ خامسہ
مین اور بخاری نے اوسکو بعد از خیبر کہا ہی اور یہی اسی سال مین غزوہ
بنو لحیان واقع ہوا ربیع الاول مین اور ابن اسحاق کے نزدیک جمادی
الاول مین اوپر راس چھ مہینہ کے قریظہ سے اور ابن حزم نے کہا ہی
کہ صحیح وہ ہی کہ سنہ خمس مین وقوع پایا اور یہی اسی سال مین محمد بن
مسلمہ کو ساتھ تیس۳۰ سوار کے ربیع الاول مین اوپر ایک جماعت کے
بنی کلاب سی موضع ضریہ مین کہ درمیان اوسکے اور مدینہ کے جو بیس میل ہے
بھیجا اور یہی اسی سال مین غزوہ قرد کہ نام ایک آب کا ہی اوپر مسافت
ایک برید کے مدینہ سی اور اوسکو غزوہ غابہ بھی کہتین نام ایک موضع کا
ہی اور غابہ اصل مین بمعنی بیشہ ہی وقوع پایا اور وقوع اس غزوہ
کا پیش از حدیبیہ ہی باتفاق اہل سیر کے اور یہی اسی سال مین عکاشہ
بن محصن اسدی کو ساتھ چالیس مرد کے طرف ایک قوم کے بنی اسد سی بھیجا
ایک موضع مین کہ اوسکو غمر کہتین اور اسی سال مین بار دوسرے زید بن
حارثہ کو موضع عیص کہ اوپر چار میل کے مدینہ سے تہا جمادی الاول مین ساتھ
ستر سوار کے واسطے طلب کاروان قریش کے کہ شام سی آتی تہے بھیجا پس
آئے اور لیا جو کچھ کہ اونکے پاس تہا اور اسی سال مین زید بن حارثہ کو رمضان
مین وادی القری مین بھیجا — ایک سریہ زید بن حارثہ کو رمضان مین طرف
ام قرفہ فاطمہ بنت ربیعہ بن زید فزاریہ کے کہ ناحیہ ام القری مین تہا اوپر مسافت
سات شب کے مدینہ سے بھیجا اور دوسرے سریہ زید بن حارثہ کو طرف
طرف کے اور یہ ایک آب ہی اوپر چھتیس۳۶ میل کے مدینہ سی بھیجا اور
دوسرے سریہ زید طرف حسمی کے نزدیک وادی القری کے اور تہا جمادی
الآخر مین — پھر سریہ زید کو طرف وادی القری کے رجب مین اور

لحیان بکسر لام وفتح ۱۲
قرد بفتحتین
عکاشہ بضم عین
محصن
عیص بکسر عین

پہلی سی سال مین عبد الرحمن بن عوف کو قبیلہ بنی کعب مین ایک موضع مین کہ اوسکو دومتہ الجندل کہتے ہین بہیجا اور اسی سال مین حضرت علی بن ابیطالب کو قبیلہ بنی سعد بن ابی بکر مین ساتہہ سو مرد کے موضع فدک مین بہیجا اور اسی سال مین قضیہ عکل اور عرنیہ واقع ہوا اور اوسکو سریہ کرز بن جابر فہری بہی کہتے ہین اور فتح الباری مین کہا کہ ابن التین نے زعم کیا ہی کہ عرنیہ اور عکل نام ایک قبیلہ کا ہی اور یہہ گمان اوسکا غلط ہے بلکہ دو قبیلہ ہین متغایر عکل عدنان سے ہی اور عرنیہ قحطان سے اور ایک وقایع اس سال مین سریہ عبد اللہ بن رواحہ ہی طرف اسیر بن زرام یہودی کے خیبر مین اور وقایع اس سال سے بہیجنا عمرو بن امیہ الضمری کا تہا طرف ابو سفیان بن حرب کے مکہ مین اور اسی سال مین روز دوشنبہ غرہ ذیقعد سنہ ۶ھ مین ہجرت سی بقصد عمرہ حدیبیہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی او پر نو میل کے مکہ سے اور وہ جامع ہی میان حل اور حرم کے **وصل** جب دریافت کیا مشرکین قریش نے کہ آنحضرت اوپر نگاہداشت حرمت حرم اور ترک محاربہ اور مقاتلہ اور قمع اور قلع اونکے متوجہ ہین مغرور ہوئے اور اوپر جہل اور سفاہت اور بدخوئی اور بدبختی اپنی کے قایم ہو کر بنیاد تمرد اور سرکشی کی محکم کی اور لوگونکو اثبات مدعی اپنی کے لئے پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان لائے اول بدیل بن ورقا خزاعی ساتہہ ایک جماعت کے قبیلہ سی کہ عہد جاہلیت اور اسلام مین مخلصون اور محبون درگاہ نبوت سے تہے اور ہمیشہ اخبار اور اسرار اہل مکہ کو مدینہ مین پہنچاتی تہے اور اسی بدیل بن ورقا نے اوسوقت مین سلک اہل اسلام مین انتظام پایا تہا اور بعضون نے اوسکو صحابی متقدم الاسلام مین لکہا ہی اور بعضی نے کہا ہی کہ اسلام لایا وہ اور بیٹی اونکے عبد اللہ اور حکم بن خرام بروز فتح مکہ کے اور حاضر ہوا وہ اور بیٹا اوسکا حنین اور طایف اور تبوک مین اور مارا گیا عہد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعض نے کہا ہی کہ مارا گیا روز صفین ہی اور لائے ہین کہ جب جانب قریش سے لوگ آئی اور

سعی اونکی نے رفع قساوت قریش اور شدت اون اشقیا مین سود نکیا آنحضرت
نے بہی چاہا کہ کسیکو بہیجین کہ اس باب مین سعی کرے پہلے ایک مرد کو بہیجا کہ
نام اوسکا خراش بن امیہ کعبی خزاعی تہا اور اوسکو سواری کے لئی ایک
شتر دیا تہا تا اونکی دلنشین کرے کہ آنا آنحضرت کا بزیارت کعبہ اور ادای
عمرہ کے ہی نہ محاربہ اور قتال کے جب قریش پاس پہنچا اونہون نے اوسکے
شتر کو پی کیا اور اوپر اوسکے قتل کی ایک جہت ہوئے اوسکی قوم کہ تکیہ
تہی حمایت کی اور نجات اور خلاص دیکر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے بہیجا **اور** روضۃ الاحباب مین کہا ہی کہ اون پچاس مرد کو کفار
قریش سے کہ محمد بن مسلمہ لایا تہا آنحضرت نے اوسی روز اونکے ساتھ لطف
فرمایا اور سبکو اولٹا بہیجدیا اور موافق اس روایت کے آنا عثمان رضی اللہ
عنہ کا اوسوقت مین ہوا کہ آنحضرت نی بعد از وقوع صلح اور فراغت سے
کتابت صلح نامہ سے سہیل بن عمرو کو اپنی پاس نگاہ رکہا کہ جب تک عثمان
نہ آوین تجکو نہین چہوڑتے ہم پس اوسنے قریش کو لکہا کہ عثمان رضہ کو بہیجدو
تا مین خلاصی پاؤن پس عثمان آئے اور سہیل کو رخصت کیا کذا فی المواہب
واللہ اعلم **وصل** بعد از ان خویطب بن عبد العزے اور کرز بن
حفص اور سہیل بن عمرو نے بتمہید بساط مصالحہ کیا۔ پہلی بات کہ کہی سہیل
نے یہہ تہی کہ امسال حضرت یہان سے پہر جاوین اور سال دیگر آکر عمرہ ادا
فرماوین اور دس برس تمہارے اور ہمارے درمیان صلح ہووے محاربہ
اور مقاتلہ اور جدال مرتفع ہووے اور بلاد دیار مین بامن و سلامت آمد و
رفت آپسمین کرین اور ایک دوسری سے تعرض نکرین۔ اور ہم سوگند اور
ہم عہد آپسمین تعرض نہ پہنچاوین **اور** یہہ بہی شرط کی کہ سال آیندہ بہی
اگر آوین زیادہ اوپر تین دن کے نرہین اور شمشیرونکو جلباب مین رکہین
اور شرط دوسری وہ کہ جو کوئی ہم سے بی اذن اپنی ولی کے آگی تمہارے
آوے اوسکو آگے ہمارے بہیجدو اور اگرچہ مسلمان ہووے اور جو کوئی
تم مین سے ہمارے پاس آوے اوسکو اولٹا نہ بہیجین ہم مسلمانون سے

اس شرطسی تعجب کیا اور حاصل کلام بعد از تقرار و تمہید ثبات شرائط صلح
اور احضار آلات اور ادوات کتابت کے آنحضرت نے اوس بن خولی انصاری
کو کہ صنعت کتابت و خط مین مہارت رکہتا تہا بلایا تا کتابت عہدنامہ قیام
سہل نے کہا ای محمد چاہیئے کہ یہ عہد علی بن ابی طالب لکہین اور اسیلئے حضرت
نے واسطے پڑہنے سورہ توبہ کے کہ اوسمین بیان نقض عہد اور توبہ منافقین
کا ہی بعد از بہیجنے ابو بکر کے حج کے لئی اور امیر حاج کرنا اونکو علی رضہ کو بہیجا
وصل اور جب کتابت صلحنامہ باتمام پہنچی اور ایک جماعت نے
اعیان صحابہ سی اور بعضی مشرکین نے بہی گواہی اپنی ثبت کی آنحضرت نے
اصحاب کو فرمایا کہ اب اوٹہو اور شتران اپنی ہدی کو کہنچو اور احرام سے
باہر آؤ اور لائے ہین کہ آنحضرت نے بیس شتر کہ ایک اونمین سے شتر
ابی جہل کا تہا بدست مبارک اپنی کے نحر فرمایا اور باقی کو ساتہہ ناجیہ بن جندب
کے دیا تا مکہ مین لیجا کر مروہ مین ذبح کیا اور گوشت فقرا اور مساکین کو وہان کے
قسمت کیا اور بعض نے کہا ہی کہ مجموع شتران ہدی کو حدیبیہ مین نحر فرمایا
اور اسی سال مین آنحضرت نی رسل اور مناشیر ملوک آفاق اور سلاطین
اکناف کو بہیجی اور بعض اہل سیر یہ کہتی ہین کہ یہ ارسال محرم کے سال ہفتم
مین تہا ظاہر جو آخر سال ششم اور اول سال ہفتم کا تہا اور ارادہ ارسال
سال ششم مین تہا اور سال ہفتم مین بیچ وجود کے آیا یا بعض سال ششم مین
تہا اور بعض سال ہفتم مین اسلیئے اشتباہ نی راہ پائی واللہ اعلم اور
ملوک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ اونکی طرف لکہی ایک نجاشی
تہا بادشاہ حبشہ اور ہرقل بادشاہ روم اور کسری بادشاہ مداین
اور مقوقس والی اسکندریہ اور حارث بن ابی شمر غسانی حاکم شام
اور ہوذہ بن علی حنفی والی یمامہ — یہ چہہ شخص ہین کہ انکی طرف نامہ لکہی اور
بعض نے اہل سیر سی ساتوان منذر بن ساوی حاکم بحرین کو کہا ہی اور بہی اسی
سال مین قضیہ خولہ بنت ثعلبہ بن قیس بن مالک بن خزرج کا ساتہہ زوج
اوسکی اوس بن اخرم انصاری کے تہا اور وقایع سال ششم سی مسابقت بہی

میان شتران و اسپان اور صورت اوسکی وہ ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ
مسلمان اسپ اور شتر اپنی دوڑاوین اور آپس مین مسابقت کرین تا دیکھا
جاوے کہ اسپ و شتر کس کا آگے جاتا ہی اور تہیہ یات اعداد آلات جہاد سے
ہی ۴ **اور** وقایع سال ششم سے وفات ام رومان والدہ عایشہ صدیقہ
کی ہے اور اسم اوسکا زینب بنت عامر ہے اور نسب اونکی مین اختلاف
بہت ہی باوجود اتفاق کے اوپر اس قول کے کہ بنی غنم بن مالک بن کنانہ
سی تہی **اور** آخر اس سال مین اور بیچ ایک قول کے اول سال ہفتم مین
ابو ہریرہ دوسی اسلام لایا اور کلام شرح اسلام اور سائر احوال اوسکے
مین بہت ہین **وقایع سال ہفتم** اس سال مین غزوہ خیبر واقع
ہوا **اور** خیبر نام ایک مدینہ کبیر کا ہی خداوند حصون عدیدہ اور مزارع
کثیرہ کا اوپر آٹھ منزل کے مدینہ سے بجانب شام کذا فی المواہب
وصل اہل خیبر نے جو اوپر عزیمت خیر البشر کے اطلاع پائی کنانہ
بن ابی الحقیق کو پاس ہم سوگندون اپنی کے غطفانیون کے بہیجا اور استمداد
چاہی **اور** وقایع سے جو اس غزوہ مین وقوع پایا ایک وہ تہا کہ ہوا
اون ایام مین بہت گرم تہی محمود بن مسلمہ بہائی محمد بن مسلمہ کا بجہت شدت
حرارت ہوا کے اور ثقل سلاح کے سایہ حصار ناعم مین بتصور اوسکے کہ
وہان کوئی اہل قتال سے نہین سو گیا تہا ایک نامرد نے نامردون اونکے
سی کہ کنانہ الحقیق تہا یا مرحب یہودی علی اختلاف القولین اور صحیح
قول اول ہی ایک سنگ حصار سی ڈالا اور اوپر سر محمود کے لگا اور سر
اوسکا ٹوٹا اور اوہین دنون مین بزور یہ زخم شہادت پاکر فرادیس جنت
مین دوڑا **اور** واقعہ دوسرا وہ کہ حباب بن المنذر نے بعرض حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہنچایا کہ یہہ درخت خرما یہود کے
نزدیک فرزندون سے احب ہین حکم ہو تا ان نخیل کو قطع کرین تا حسرت
اونکو زیادہ ہووے پس اصحاب اس کام مین مشغول ہوئی جو ابو بکر صدیق
نے بموقع شریف اونکا محل رفق اور رحم اور رقت تہا اوپر اوسکے نہر

پائی حضرت پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہی آپ کے
ساتہہ کہ خیبر فتح ہوویگا اور اس وعدہ کو وفا کریگا پس قطع نخیلات سے
کیا فایدہ اگر حکم ہووے کہ ہاتہہ قطع نخیلات سی باز رکہین بہتر ہووے فرمایا
باز رکہین **اور** دوسرا واقعہ وہ کہ ایام محاصرہ مین ہم صعب مسلمانونکو
بجہة شدت مجاعت کے پیش آئی چنانچہ قریب بہلاک ہوئے پس آنحضرت
نے درگاہ صمدیت سی مسئلت کی تا عسرت اونکی مبدل بہ یسیر ہووے
اور محنت براحت منتقل اور ایک حصن کہ اوسمین طعام بہت ہووے فتح
کرے پس رایت ہاتہہ مین منذر بن الحباب کے دیا اور سپاہ مسلمانون نے یکبار
حملہ کیا اور اپنی تئین اوپر دروازے حصن صعب کے پہنچایا اور بقتال مشغول
ہوئے تا حصار مفتوح ہوا اور اقمشہ اور امتعہ اور اطعمہ بہت اوس
قلعہ سی نکلے اور خرما بہت ہاتہہ آئی **وصل** جو ارادت الہی اسپر
جاری ہوئی تہی کہ یہہ فضل خاص یعنی فتح خیبر بمزید اختصاص بجناب ولایت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کے رکہی ہرچند قلعہ قموص تمام قلاع خیبر سے سخت تر اور محکم تر تہا
اوپر ہاتہہ اوس رضی اللہ عنہ کے فتح کرکے مقدمہ اساس فتوح سایر قلاع
اور دیار خیبر کیا اگرچہ بعض اونسے مثل قلعہ نطاة اور صعب وغیرہ کے بیشتر
اس سی ہی مفتوح ہوئی ہین لیکن اتمام فتح خیبر اور اکمال منسوب بجناب مرتضوی
ہی **اور** امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلی آبایہ العظام واولادہ الکرام سے
منقول ہی کہ کہا جب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے در خیبر پکڑا اور ہلایا تا جگہہ
سے اوکہاڑین تمام حصار ہل گیا چنانچہ صفیہ بنت حیی بن اخطب سر پر سے
گرے اور موہنہہ اوسکا مجروح ہوا **اور** معارج مین نقل کیا ہی کہ وزن
اوسکا آٹہہ سو من کا تہا **اور** مواہب مین لایا ہی کہ اوکہاڑا علی رضی اللہ
عنہ نے باب خیبر کو کہ تحریک نکیا اوسکو چالیس مرد نے مگر بعد از مشقت بسیار
القصہ جب اہل حصن قموص اور سایر حصون نے اس قدرت اور قوت کو حضرت امیر سے مشاہدہ
کیا فریاد برلائے کہ الامان الامان پس علی رضی اللہ عنہ نی باشارہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم امان اونکو دی مشروط باین شرط کہ ہر مرد سردار طعام اوٹہا کر اس دیار سے

باہر جاوے اور نقود و امتعہ اور اسلحہ اور تمام اموال اہل اسلام کے واسطے چھوڑین اور کوئی چیز پوشیدہ اور پنہان نرکھین اور اگر کچھ مال سے ظاہر ہووے کرین کبھی لینگے امان ہی مثل ایمان کے اونسے مسلوب ہووے ۔ پس جب خبر فتح خیبر کی جناب رسالت کو پہنچی شکرانہ اس نعمت کا بجا لائے کہ سبب ظہور عزت اسلام کا ہوا پس جس وقت علی مرتضی رضی اللہ عنہ مہم کفار قرار دیکر متوجہ بدرگاہ رسالت پناہ ہوئے آنحضرت بجہتہ تہنیت اوس رضی اللہ عنہ کی باستقبال اور استبشار خیمہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت علی کو گلے سے لگایا اور درمیان ہر دو چشم اونکے بوسہ دیا اور جس وقت تمام غنایم جمع ہوئی قسمت فرمایا بعد از اخراج خمس کے مرد پیادہ کو ایک سہم اور راکب کو دو سہم ایسا ہی تفسیر کیا ہی اس حدیث کو نافع نے اور ثابت و متحقق ہوا ہی کہ اوس غنایم سی بجز حضار معرکہ خیبر اور کو کچھ نہین دیا الا ایک جماعت کو مہاجرین حبشہ سے کہ روز فتح کے راہ دریا سے پہونچی تھے مثل جعفر بن ابیطالب اور زوجہ اونکی اسما بنت عمیس اور باون یا ترپن نفر اشعرین سے کہ ابو موسی اشعری رئیس اونکے تھے

وصل ذکر غزوہ خیبر اور اوسکے احکام مین اول ذکر تزویج ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ بنت یحیی بن اخطب یہودی کی ہین کہ ذکر اونکا گذرا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حکم جاری ہوا بندی نسار اور ذریت یہود مین از انجملہ حضرت صفیہ تھین اور سہم دحیہ کلبی مین آئی تھین لوگون نے کہا کہ وہ جمیلہ اور سیدہ قبیلہ اور دختر ایک ملک کی ملوک یہود سی ہین اور وہ اولاد ہارون پیغمبر علیہ السلام سے مناسب وہ ہی کہ مخصوص آنحضرت ہووین کہ صحابہ مین امثال دحیہ بہت ہین اور غنیمت مین مثل صفیہ کم ہوا اور اونکی تخصیص سے ساتھ دحیہ کے سبب آزار خواطر بہتون کا صحابہ سے ہوگا پس مصلحت عامہ اوسمین وہ ہی کہ استرداد کیجاوین دحیہ سی اور مخصوص کیجاوین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور دوسرے زفاف ام المومنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ کا تھا اور مان اوسکی صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ عمہ عثمان تھی اور وہ پہلے زوجہ عبد اللہ بن جحش

برادر زینب بن جحش کے تہی اور ہمراہ اوسکے حبشہ مین ہجرت کی تہی ہجرت
ثانیہ اور اوس سے جنی تہی حبیبہ کو کہ کنیت اوسکی اوسکے ساتہہ اوسکی یعنی ام
حبیبہ اور نام اوسکا رملہ تہا اور بعض نے ہند کہا ہی اور اول صحیح تر ہے
بعد ازان مرتد ہوا عبید اللہ اور دین نصاری مین آیا اور مرا حبشہ مین اور ثابت
رہی ام حبیبہ اوپر اسلام کے **اور** دوسرا وقایع اس غزوہ سے زہر
دینا اہل خیبر کا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخبار صحیحہ مین آیا ہی
کہ جب خیبر فتح ہوا اور آنحضرت قلعہ قموص مین تشریف لائے زہر دیا حضرت
کو زینب بنت حارث یہودی نے کہ برادر زادہ مرحب کا تہا اور وہ زن سلام
بن مشکم کی **اور** وقایع اس غزوہ سے وہ ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بعد از رجوع کی خیبر سے منزل صہبا مین پہنچے اور صفیہ کے ساتہہ زفاف
فرمایا اسی منزل مین نماز عصر ادا کی اور بعد اوسکے سر مبارک کنار حضرت علی
مین رکہا تہا کہ آثار وحی نے اوپر آنحضرت سکے ظاہر ہونا پکڑا اور علی مرتضی نے
نماز عصر نہ پڑہی تہے اور زمان وحی ایسا دراز ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا
جب وحی منجلی ہوئے آنحضرت نے علی مرتضی سے پوچہا کہ نماز عصر تمنے ادا
کی کہا نہین یا رسول اللہ — پس آنحضرت نے مناجات کی اور کہا خداوندا
اگر علی تیری طاعت اور طاعت تیرے رسول کی مین تہا آفتاب کو اوپر اوسکے
رد کر کہ نماز عصر ادا کرے پس حق تعالی نے مسئلت اپنی حبیب کو اجابت کیا
اور آفتاب بعد از انکہ افق مغرب مین فرو ہوا تہا طالع ہوتے شعاع اوسکے
اوپر کوہ و ہامون کے اور خلایق نے برای العین مشاہدہ کیا اور حضرت علی
نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی **اور** ایک وقایع اس غزوہ سے قصہ لیلۃ
التعریس ہے اور تعریس اوترنا مسافر کا آخر شب مین خواب اور استراحت
کے لیے **تنبیہ** اس جگہہ اشکال وارد کرتے ہین کہ حدیث مین آیا ہی
کہ آنحضرت نی فرمایا ہی تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ یعنی سوتی
ہین آنکہین میرے اور جاگتا ہی دل میرا — پس باوجود بیداری دل کے کیا تہا
کہ طلوع فجر سے آگاہ ہنوئے جواب اوسکے مین طول ہی لیکن قول

شیخ عبد الحق قدس سرہ جواب مین لکہا جاتا ہی کہ ہان دل بیدار ہی اور خواب کو
اوسمین تاثیر نہین لیکن یا ہوسکتا ہی کہ ایک حالت اور شہود حاصل ہووے
کہ بسبب استغراق کے اوس حالت مین ماسوای اوس شہود کے اور معانی ذاہل
اور غافل ہووین پس باعث عدم ادراک اور نسیان اور غفلت اور نوم کا
نہووے بلکہ طریان ایک حالت عظیم کا اوپر دل شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے کہ اوسکو بجز خدای عز وجل اور کوئی نہ پہچانی فافہم اور بعض متصوفہ
نے کہا ہی کہ یہ خواب اور فراموشی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابتلای
الٰہی تہا اوپر اخذ تدبیر اور ترک تفویض کے کہ بلال کو اوپر نگاہبانی شب کے
مقرر کیا چاہیئی تہا کہ حق تبارک اور تعالی پر چہوڑتے کہ خود محافظت اوسکی کرتا او
یہ اصل عظیم ہی نزدیک اس طایفہ کے کہ اوسکو اسقاط تدبیر اور ترک اختیار
کہین اور وقایع اس غزوہ سی ایک وہ تہا کہ حرام کیا لحم حمر اہلیہ کو جیسا کہ
حدیث مین آیا ہی چونکہ اس مسئلہ مین اختلاف ہی بجہتہ طوالت کے نہین لکہا گیا
اور منجملہ وقایع اس غزوہ سی تحریم اکل ثوم ہی اور صحیح وہ ہی کہ اکل بصل
اور ثوم حرام نہین اور مکروہ ہی اکل اوسکا مساجد اور مجالس خیر مین کہ ستاذی
ہووین لوگ ساتہہ اوسکے اور تحریم اکل ہر ذی ناب کے سباع سے
اور تحریم بیع مغانم پیش از قسمت اور نہی وطی سے پیش از استبرا اور نہی
متعہ نسا سی کہ نکاح ہی تا مدت معین ہی وقایع اوسکے سے ہی — اور متعہ
مباح تہا اول اسلام مین غزوہ خیبر تک پس حرام کیا گیا اس غزوہ مین بعد ازان
مباح کیا گیا فتح مکہ مین کہ مراد یوم اوطاس ہے کہ بعد از فتح مکہ ہی اور
وقایع اس غزوہ سے قصہ اوس مرد کا ہی کہ قتال کیا جیسا کہ بجہوڑا جماعت
مشرکین سے کسی ایک کو آخر اپنی تئین آپ بشمشیر ہلاک کیا اور
وقایع سی ہے اگرچہ داخل غزوہ خیبر نہین لیکن تابع اور متصل ساتہہ اوسکے
ہی فتح فدک کہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک خیبر کے اور بہی اسی سال مین
عمرۃ القضا کہ صلح حدیبیہ مین قرار پایا تہا واقع ہوا اور وقوع اوسکا ماہ
ذیقعدہ [illegible] مین ہجرت سی تہا بعد ازان جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے

فرمایا تا میمونہ بنت حارث کو آنحضرت کے لئی خواستگاری کرے میمونہ نے
اپنی مہم کو بعباس بن ابی طالب رضہ کے تفویض کیا اسلئی کہ بہن اوسکی
ام الفضل گہر مین عباس رضی اللہ عنہ کے تہی پس عباس نے حضرت کے ساتہہ
عقد اوسکا کیا اور آنحضرت احرام مین تہے اور بعضے کہتی ہین کہ احرام سے
نکلی تہے **اور** اس جگہہ دو داستان ہین کہ روضۃ الاحباب اور معارج
النبوۃ مین اس سال مین بعد از ذکر عمرۃ القضا کے بیان کی ہین اگرچہ ذکر اوسکا
ذکر ارسال رسل اور مراسیل مین بجانب ملوک کہ سال ششم مین وقوع پایا بہت
مناسب تہا لیکن جو رعایت نہین منظور اور معتبر تر یہی ہیہ دو قصیہ سال ہفتم
مین لکہی اول ارسال نامہ طرف جبلہ بن ایہم غسانی کے کہ بعد حارث بن ابی شمر
غسانی بادشاہ غسان تہا — دوم اسلام فروہ بن عمرو جذامی کہ قبل بادشاہ
روم سے عامل تہا اوپر عمان کے ارض بلقا سے وقوع پایا **وقایع سال**
ہشتم اوایل سال ماہ صفر مین بقول جمہور اہل سیر کے اسلام خالد
بن الولید **اور** عمرو ابن العاص **اور** عثمان بن طلحہ کا اور خالد بن الولید بن
المغیرہ قرشی مخذومی اور عمرو بن العاص ابن وایل قرشی سہمی **اور** عثمان بن
طلحہ عبدری حجبی کہ کلید کعبہ اوسکے ہاتہہ تہی مسلمان ہوا **اور** بعضون کے
نزدیک اسلام اونکا اواخر سنہ سبع مین واقع ہوا اور بعض نے سنہ خمس
بہی کہا ہی **اور** اسی سال مین غالب بن عبد اللہ لیثی کو طرف بنی الملوح کے
بہیجا تا موضع کدید بروزن جدید مین پہنچی اور جورات ہوئے اوپر سر اوس
جماعت کے شبخون لیگئے اور بہت کشتہ اوسکے ہانک لائی **اور** بہی
اسی سال مین غالب بن عبد اللہ کو جانب فدک بہیجا تا جماعہ کفار وہان کے
سے انتقام کہینچی **اور** بہی اسی سال مین اور سریون نے بہی وقوع پایا
تا منتہی سریہ موتہ ہوا اور وہ نام ایک موضع کا ہی نزدیک بلقا کے
کہ وہان سے بیت المقدس دو مرحلہ ہی اور ذکر اوسکا ارسال نامہ مین بہ
ہرقل گذرا ہی اور یہہ سریہ منجملہ اور سرایا کے مشہور ہے بصعوبت اور
شدت محاربہ اور مقاتلہ کے **اور** بہی اسی سال مین سریہ عمرو بن العاص کا

ارسال طرف ذات السلاسل کے تہا تسمیہ کیا گیا بذات السلاسل اوس جہت سی کہ مشرکون نے باندہا تہا اپنی تئین آپس مین بسلاسل نہ بہاگین۔ اور بعض نے کہا اس جہت سی کہ سلاسل نام ایک پانی کا ہی کہ یہہ سریہ وہان واقع ہوا ورای وادی القری کے اوپر مسافت دس دن کے مدینہ سی اور وقوع اسکا جمادی الآخر سنہ ثمان مین تہا اور بعض نے سنہ سبع مین کہا ہی اور ساتہہ اسیکے جزم کیا ہی ابن ابی خالد نے کتاب صحیح بخاری مین اور اسی سال مین ابو عبیدہ بن الجراح کو ساتہہ تین سو نفر کے مہاجرین و انصار سے جیسا کہ صحیحین وغیرہما مین آیا ہی اور روایت نسائی مین بضع عشر زیادہ کیا امیر بنا کر طرف قبیلہ جہینہ کے بہیجا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اوس درمیان مین تہے اور مدینہ سے پانچ دن کی راہ ہی اور اس سریہ کو سریۃ الخبط اور سریہ سیف البحر بہی کہتے ہین اور خبط نام اوس برگ کا ہی کہ درخت سی جہاڑا ہو۔ اور وقوع اس سریہ کا رجب سنہ ثمان مین تہا اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین قول بوقوع اوسکے سال ہشتم ناپسند کیا ہی پس صحیح وہ ہی کہ یہہ سریہ سنہ ستہ مین ہووے پیش از قضیہ حدیبیہ کے انتہی اور بہی اسی سال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اوپر ایک طائفہ کے امارت دی کہ بجانب اضم کہ اوپر تین برید کے مدینہ سے ہی بہیجا اور بہی اسی سال مین فتح مکہ زادہا اللہ تعظیما وتشریفا واقع ہوئے اور یہہ فتح عظیم و مبین ہے کہ سورہ کریمہ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ساتہہ اوسکے ناطق ہے اگرچہ جماعہ مفسرین اوپر اوسکے ہین کہ مراد ساتہہ اس فتح مبین کے فتح حدیبیہ ہے

وصل جو ارادہ سفر مکہ معظمہ کا مصمم ہوا بعض صحابہ کو بہیجا تا قبایل عرب کو اسلم اور غفار اور جہینہ اور اشجع اور سلیم وغیرہم سے کہ داخل حوزۂ اسلام ہوئے تہے خبر کرین اور جمع ہوا وین اور رہتیہ اسباب حرب کرین پس باہر آئی آنحضرت دسوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ بعد العصر سنہ ثمان ہجرت سی جیسا کہ واقدی نے کہا اور نزدیک

احمد کے باسناد صحیح ابی سعید سی آیا ہی کہ کہا باہر آئے ہم عام الفتح دوسرے
رمضان مین پس وہ جو واقدی نے کہا ضعیف ہی اور یقین اس
تاریخ مین اور بہی اقوال آئے ہین بارہوین سولوین سترہوین اٹھارہوین
اونیسوین دو قول سابق اقرب بصحت ہین اور دوم صحیح تر ہی واللہ اعلم
وصل جو طواف سی فارغ ہوئے مقام تطہیر بیت الحرام مین
انجاس اصنام سے اگر ساحت عزت اور حرمت اوسکیکو پاک کیا اور
ارباب سیر نے لکہا ہی کہ مشرکون نے تین سو ساٹہہ بت اطراف و نواحی
خانہ کعبہ مین نصب کیئے تہے — جو وقت نماز پیشین آیا بلال کو فرمایا کہ اوپر
بام کعبہ کے جا کر اذان کہے اور یہہ بہی ایک وقت شریف اور ایک
نعمت عظیم ہی کہ دست ادراک اوسکے دامان اجلال مین نہین پہنچتا حقیقت
عظمت اوسوقت کی عرشیون سے پوچہنا چاہیئے کہ یہہ آواز وہان تک
پہنچی ہو بلکہ وہان سے بہی گذری ہو اور کلمات اذان کے بہی اوسی مقام
ہین جیسا کہ باب اذان مین گذرا **وصل** اور اگرچہ حضرت
نے امن دیا اہل مکہ کو اور منع کیا اونکے قتل سے ولیکن ایک جماعت کو
استثنا کیا اس حکم سے اور ہدر کیا خون اونکا اور حکم کیا مارنے جان
کا حل اور حرم مین ولیکن بعد از حکم ساتہہ ہدر دم اور قتل کے بعضے اونمی
ساتہہ توبہ اور رجوع اور ایمان کے مامون ہوئے اور نجات پائی اور
مجموع اونکے مردون سب گیارہ تن اور عورتون سے چہہ اور درمیان
مردون سے چار آدمی مقتول ہوئے اور سات مامون رہے اور عورات
سی چار قتل ہوئین اور ایک مین اختلاف ہی اور دو مامون ہوئین —
اب نام سب مردون اور عورتون کے ذکر کرین ہم تا حقیقت حال ظاہر ہووے
اول[1] اونکا ابن خطل ہے دوم[2] عبد اللہ بن ابی السرح کہ جو حکم بقتل اوسکے
کیا گیا پاس عثمان بن عفان کے اور مختفی ہوا سیوم[3] عکرمہ بن ابی جہل
تہا چہارم صفوان بن امیہ کہ سرگروہ کفار قریش اور مہتر قوم اپنی کا تہا
پنجم حویرث بحاء مہملہ بلفظ تصغیر بن نقید بنون و قاف بر لفظ تصغیر

اور یہہ شقی شاعر تہا اور ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت کرتا تہا
ششم مقیس بن صبابہ ہفتم حبار بن الاسود اوس سے بہت ایذا جناب
مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تہی ہشتم حارث بن طلاطلہ
اور وہ جملہ موذیان آنحضرت سی تہا نہم کعب بن زہیر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہجو کرتا تہا دہم وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ تہا یازدہم
عبد اللہ بن الزبعری شعرای عرب سے تہا اور رسول مقبول اور اونکے یاروں
کی ہجو کرتا تہا — اور وہ عورتین کہ روز فتح مکہ حکم بقتل اور ہدر دم اونکے
واقعہ ہوا چہہ ہین بعض اونمین مامون ہوئین اور بعض مقتول اول ہند بنت
عتبہ زن ابو سفیان دوئم اور سوم قریبہ بقاف و بالصیغہ تصغیر اور
فرتنا بفتح فا و سکون را و فتح تا و نون دو لونڈیان مغنیہ تہین از ان ابن
خطل سے کہ ہجو آنحضرت پڑہتی تہین تغنی مین پس قریبہ مقتول ہوئی اور
فرتنا بہاگ گئی اور اوسکے لئی حضرت سی امان چاہی چہارم ارنب مولاۃ
ابن خطل مذکور اور وہ بہی اوسوقت ماری گئی پنجم سارہ مولاۃ بنی المطلب
اور بعض نے عمرو بن ہشام کہا ہی ششم ام سعد اوسی بہی مارا **وصل**
سابقا معلوم ہوا کہ خروج مدینہ سے روز چہارشنبہ تہا دسوین رمضان
کی بعد از عصر با ختلاف کہ اوسمین ہی اور دخول مکہ اور فتح اوسکی بیسوین
ماہ مذکور مین ہوئی اور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقیہ ماہ اور
چہہ روز ماہ شوال سے مکہ مین توقف کیا **اور** قضا یائی کہ ایام توقف
مکہ معظمہ مین واقع ہوا وہ تہا کہ ایک مرد نے اگر حضرت سی کہا کہ مینی نذر
کی تہی کہ جو خدا تعالی فتح کرے مکہ کو اوپر رسول مقبول اپنی کے بیت
المقدس مین جاکر نماز پڑہون مین — آپ نے تین بار فرمایا کہ یہین پڑہ
اور وقایع سے کہ ان ایام مین وقوع پایا وہ ہے کہ خالد بن ولید کو ساتہ
تیس سوار کے موضع نخلہ مین خراب کرنے بتخانہ عزی کے لئی کہ نام ایک
بت کا ہی بہیجا **وصل** اور وقایع سال ہشتم سی غزوہ حنین
ہی کہ نام ایک موضع کا ہی مکہ اور طایف مین اور نام ایک آب کا ہی

کہ میان اوسکے اور میان مکہ کے تین شب درمیان ہین قریب طایف کے اور اوسکو غزوہ ہوازن بہی کہتے ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ساکن اوس زمین مین

وصل آنحضرت نے جو طایف سی ارتحال فرمایا اور جعرانہ مین تشریف لائے کہ غنایم حنین کو وہان جمع کیا تہا اور وہ چہہ ہزار بردہ اور چوبیس ہزار شتر اور زیادہ چالیس ہزار سے غنم اور چار ہزار اوقیہ فضہ تہی دست نوال بیذل اموال اور وجوہ خلایق سکے کہولا خصوصا ساتہہ مولفۃ القلوب کے کہ ہنوز نور ایمان نے اونکے دلون مین قوت نہ قبول کی تہی **اور** جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بہم قسمت غنایم سے فارغ ہوئے اور عزیمت رجوع سنے بمدینہ مطہرہ تصمیم پایا شب چہارشنبہ کہ بارہ شب ماہ ذیقعد سی باقی تہین موضع جعرانہ سی احرام عمرہ باندہا اور مکہ مین آئے اور ارکان بجالاکر مراجعت فرمائی **اور** اسی سال مین چاہا آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو کہ امہات المومنین سی تہین طلاق دیوین اور ایک روایت مین ہی کہ طلاق دی ہر تقدیر سودہ نے کہا بخدا سوگند کہ دوستی مرد کی میرے دل مین نہین رہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردای قیامت مجہی زنان حضرت مین حشر کرین اور مجہی یہہ سعادت کافی ہی اور نوبت اپنی عایشہ صدیقہ کو بخشتی تا یہہ بہی باعث محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہووے اونکی نسبت **اور** بہی اسی سال مین ماریہ قبطیہ سی ایک پسر متولد ہوا اور نام اوسکا ابراہیم رکہا ولادت اوسکی سنہ ثمان مین اور وفات سنہ عشر مین اور مدت عمر اوسکی سولہ مہینے اور ایک روایت مین اٹہارہ مہینے اور چہہ روز **اور** بہی اسی سال مین زینب دختر آنحضرت کہ منکوحہ ابو العاص بن الربیع تہین بروضہ رضوان پہنچین اور اونسی دو فرزند رہی ایک پسر مسمی بہ علی کہ قریب بلوغ پہنچا تہا اور ایک دختر مسماۃ بامامہ اور اسی سال مین اور بقولی سال ہفتم مین اتخاذ منبر نے وقوع پایا یعنی مسجد آنحضرت مین ایک منبر طیار ہوا کہ اوپر اوسکے خطبہ فرماتے تہے اور پہلے اسسے نہ تہا **اور** دقایع اسی سال سی قضیہ

[illegible]

قدوم وفد عبد القیس کا ہی اور عبد القیس بن قصی بدر قبیلہ ہی اسد سی احفاد
ربیعہ سے **وقایع سال نہم** ماہ محرم سنہ نہم ہجرت سی آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمال تعین کیئے تا اون قبایل مین کہ مسلمان ہوے
ہین جاوین اور زکوۃ اموال اونسے لیوین چنانچہ عیینہ بن حصین فرازیکو
ساتھہ پچاس سوار کے مہاجرین اور انصار سے اوپر بنو تمیم کے بہیجا جو عیینہ
معہ ہمراہیون اپنی کے دیار مخالفین مین پہنچا اکثرون کے گہر خالی پائے مردونپر
سے دست بغارت دراز کیا گیارہ مرد اور یازدہ عورتین اور ایک روایت
مین گیارہ عورتین اور تیس لڑکونکو بردہ لیکر مدینہ مین مراجعت کی اور
اسی سال مین ولید بن عقبہ قرشی اموی کو کہ بہائی عثمان بن عفان کا تہا
اخذ صدقات کے لیئے جانب بنی المصطلق کے بہیجا **اور** اسی سال مین
قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو ہمراہ بیس مرد کے قبیلہ خثعم کی طرف بہیجا اور
امر کیا ساتھہ لوٹ لینے اونکے — بعد ازان ضحاک بن سفیان بن عوف
کلابی کو کہ شجاع تہا اور اوسکو برابر سو سوار عدکرتے تہے بہیجا **اور**
بہی اسی سال مین علقمہ بن مجزز مدلجی منسوب بن جرۃ کو ربیع الآخر مین اور
حاکم نے کہا صفر مین امیر تین سو نفر کا قرار دیکر اوپر ایک جماعت کے
حبشہ سے کہ نواحی جدہ مین آئی تہے اور خرابی کرتی تہے بہیجا **اور** بہی
اسی سال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایلا کیا ازواج اپنی
سے اور ایک مہینہ نزدیک اونکے نہ گئے اور ایلا لغت مین معنی سوگند ہی
اور نزدیک فقہا کے سوگند کہا نا مرد کا ہی کہ ساتھہ زن اپنی کے قربان اور
اتصال نکرے مدت چار مہینے کے **اور** وقایع عظیمہ سال نہم سی غزوہ
تبوک ہی اور تبوک نام ایک موضع کا ہی میان مدینہ اور شام کے اوپر
چودہ مرحلہ کے مدینہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نام ایک حصن ہے اور
قاموس مین نام زمین کا درمیان مدینہ اور شام کے اور بعض نے کہا کہ
تبوک نام ایک چشمہ کا ہی اوس زمین مین **اور** ایک اون وقایع سے
بہیجنا خالد بن ولید کا ہی جانب اکیدر کہ حاکم دومۃ الجندل کا تہا جانا

چاہیئے کہ مختلف اس غزوہ کے قوم منافقین سے بہت تہی اور معذور بعذر صحیح اور غیر صحیح بہی تہے پس وہ لوگ کہ بی عذر اور شک و ارتیاب کے اوس غزوہ سے مختلف ہوی پانچ نفر اصحاب سے تہے ابوذر غفاری اور ابو خثیمہ سالمی اور کعب بن مالک اور مرارۃ بن الربیع اور ہلال بن امیہ اور اس سال مین بعد از انصراف کے تبوک سے تتابع وفود واقع ہوا اور وفود اور وفادت بمعنی دخول اور ورود کے آوے اور وفد ایک جماعت کہ اختیار کیجاوے بہیجنے کے لیئے پاس عظما کے اور وافد واحد اوسکا ہی مثل رکب اور راکب کے اور بعض نے کہا ہی کہ ابتدای وفود بعد از رجوع آنحضرت تہا جعرانہ سے کہ اواخر سنہ ثمان مین ہے اور اکثر اوپر اوسکے ہین کہ بعد از رجوع کے غزوہ تبوک سی تہا اور صواب وہ ہی کہ وفد بعض سنوات سابقہ مین ہی آتی تہی ولیکن کثرت اور تتابع اور توالی سنہ تاسع مین واقع ہوی اور جماعہ کثیر نے علماء حدیث اور سیر سے وفود کو ضبط کیا ہی اور مجموع اوس چیز کا کہ ذکر کیا ہی زیادہ اوپر ساٹھہ کے ہین ایک وفد بنی اسد بن خزیمہ تہا دس نفر اوس قوم سی آئے اور مسلمان ہوئے اور منت رکہی کہ سال قحط مین راہ دور و دراز قطع کرکے بطوع و رغبت بی انکہ کوی لشکر اوپر ہماری کے آوے اسلام مین آئی ہین ہم اور دوسرا وفد فزارہ قریب بیس مرد کے آئی اور اظہار اسلام کیا اور اونمین خارجہ بن حصن اور حر بن قیس بن حصین فزاری تہا اور یہہ سب قوم عیینہ بن ہین اور وفد بنی مرہ تیرہ مرد آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا اونکا حارث بن عوف تہا اور وفد بنی البکا آئے اور بشرف اسلام مشرف ہوئے اونمین معاویہ بن ثور بن عبادہ بن البکا ایک مرد تہا کہ سو برس کی عمر رکہتا تہا اور وفد کنانہ آئے اور مسلمان ہوئے اور پیشوا اوس وفد کا واثلہ بن الاسقع لیثی تہا اور وفد بن ہلال بن عامر تہا اور درمیان اونکے زیاد بن عبد اللہ بن مالک اور عبد اللہ بن عوف بن احرم اور قبیصہ بن مخارق تہے زیاد گہر مین ام المومنین میمونہ کے گیا کہ خالہ اوسکی تہی اور وفد عامر

وفد فزارہ

وفد بنی مرہ

وفد بنی ثعلبہ

بن صعصعہ آئی اور درمیان اونکے عامر بن الطفیل بن مالک بن جعفر بن
کلاب اور اربد بن ربیعہ اور ایک روایت مین قیس اور خالد بن جعفر
اور حیان بن اسلم بن مالک اور یہہ چند نفر روسائی قوم اور شیاطین اونکے
ہین اور یہہ عامر بن الطفیل وہی شقی ہے کہ نشتر قرار کو بقتل پہنچایا اور یہہ
بختیان کین جیسا کہ ذکر وقایع سال چہارم مین قصہ بیر معونہ مین گذرا اور
وفد عبد القیس ہے اور ذکر وفد عبد القیس کا سال ہشتم مین بتفصیل گذرا موافق
اوسکے کہ روضۃ الاحباب مین ہی ذکر کیا گیا ہی اور وفد بلی تہا ابو
رویفع بن ثابت بلوی کہ آنحضرت کی خدمت مین رہتا تہا قوم اونکی سے تہا
کہا یا رسول اللہ یہہ قوم میری ہین اور وفد تجیب بضم تا اور بیان مضارع
سے اجاب سی اور تیرہ تن تہے کہ زکوۃ مواشی اور اموال کی لائی تہے اور
حضرت نی اونہین مرحبا کہا اور کہا کہ زکوۃ مال کو پہیر لیجاؤ اپنی دیار مین
اور اوپر فقرا وہان کے قسمت کرو کہا ہم نہین لائے مگر وہ کہ ہمارے فقرا
سی زیادہ ہے اور وفد دارم قبیلہ لخم سے اور وہ دس مرد ہی اور
پیشوا اونکا کہ ہانی بن حبیب نام رکہتا تہا آنحضرت کے لئی چند اسپ اور
قبای زربفت اور ایک مشک خمر برسم ہدیہ لایا اور آنحضرت نے فرمایا کہ خمر
کو حق تعالی نے حرام کیا ہی اور ایک وفد ہوازن وقت رجوع آنحضرت
کے بجانب جعرانہ طایف سی آئے اور التماس سبی اور اموال اونکا کہ
مسلمانون کے ہاتھ پڑا تہا کیا پس التماس اونکا درباب سبی قبول فرمایا نہ اموال
مین اور وفد ثقیف تہا بعد از قدوم کے تبوک سی اور اصل اونکی قصہ کے
وہ ہی کہ جب آنحضرت پہرے طایف سی صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جلایا
ہمکو تیرون ثقیف نے دعا کرو اوپر ثقیف کے اور وفد کندہ کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی یمن سے لقب ثور بن عفیر کا ہی یہہ قبیلہ یمن کا اسواسطے کہ کفران
نعمت پدر کیا اور ملحق ہوا اپنی احوال کے ساتہہ مشتق کندہ سی ساتہہ ضم
کے بمعنی ناسپاسی کرنیکے اور وفد اشعریین اور اہل یمن ایسا ہی
واقع ہوا ہی یہہ ترجمہ اور صاحب شیخ ابن حجر سی نقل کرتا ہی کہ مراد بعض

صعصعہ

اہل یمن سے ہین غیر اشعریین کے اور وہ وفد حمیر ہے اور وفد ہمدان نام
قبیلہ کا ہی یمن سے اور وفد مزینہ کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور وفد دوس
ہی نام ایک قبیلہ کا کہ ابو ہریرہ وہین کے ہین اور وفد بہرا کہ نام قبیلہ کا
ہی یمن سے تیرہ مرد تہے جو مدینہ مین آئے گئی اوپر دروازہ مقداد بن اسود
کے پس مرحبا کہا اونکو اور آگے لایا کاسہ بزرگ حیس سے پس کہایا اونسے
تا سیر ہوئے اور وفد عذرہ کہ نام ایک موضع کا ہی معروف
شام مین اور اکثر اہل اوسکے بہ عشق مبتلا ہوتے ہین اور اوسی مین جان
دیتے ہین اور وفد محارب ہی عرض کیا آنحضرت نے اوپر اوس قبیلہ کے
اسلام اور دعوت کیا اونکو پس آئے اونسے دس مرد اور مسلمان ہوئے
اور بہیجے طرف اہل اپنی کے اور وفد ہی ہماز اوپر وزن غراب کے
نام ایک قبیلہ کا ہی سال ہشتم مین وقت انصراف کے جعرانہ سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیس بن سعد بن عبادہ کو ساتہ چارسو آدمی کے
اونکی طرف بہیجا اور وفد غسان سنہ عشر مین تہا رمضان سے اور یہہ
یمن مین ہے اور وفد بنی عیس کہ جسکو ملازمت آنحضرت مین بہیجا اور
کہا یا رسول اللہ ہمارا قرار ہمارے کے پاس آئی اور کہا کہ اسلام بلے ہجرت مقبول
نہین اور ہمارے پاس اموال ومواشی ہین اگر حکم ہو اون سبکو بیچکر ہجرت
کرین ہم پس فرمایا آنحضرت نے تقوی اختیار کرو جہان کہین رہو اور
وفد ازد نام بدر قبیلہ کا ہی یمن سے اور انصار سب اوسکی اولاد ہین
اور وفد بنی المنتفق نام بدر قبیلہ کا ہی اور وہ دس نفر تہے کہا یا رسول
اللہ ہم آپکے پاس آئی ہین اوس حال مین کہ ایمان بخدا اور تصدیق برسالت
اپکی رکہتے ہین ہم اور وفد رہاد ہے اور یہہ لفظ اوپر وزن سحاب کے
نام بدر قبیلہ کا ہی قبایل مذحج سے تہا پندرہ مرد آئے اور سر آئے رملہ بنت
الحارث مین نزول کیا اور وفد غامد نام بدر قبیلہ کا ہی کہ نسبت کیجاتی
جاتے ہین اوسکی طرف غامدی اور اور وفد بجیلہ ہی جریر بن عبد اللہ بجلی
منسوب بہ بجیلہ ساتہ ایک سو پچاس مرد کے آیا اور وفد بنی حنیفہ تہا

جو یہہ لوگ مدینہ مین آیے سرای رملہ بنت الحارث مین باشارت حضرت رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوترا کیا **اور** فیروز دیلمی کہ خواہرزادہ
نجاشی کا تہا اور ایمان لایا اور یہہ فیروز وہ ہی کہ جسنے اسود عنسی کو کہ دعوی
پیغمبری کیا تہا بقتل پہنچایا **اور** اسی سال نہم مین عبد اللہ بن ابی ابن سلول
منافق کہ رئیس منافقون کا تہا اور آخر شوال مین بیمار ہوا اور مرض بدنی کو
ساتہہ مرض قلبی کے کہ لازم حال منافقین کا ہی کیا اور ماہ ذیقعدہ مین مرگیا
اور وقایع سال نہم سے موت نجاشی حاکم حبشہ کی ہی مروی ہی جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ کہا بروز فوت نجاشی کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے آج ایک مرد صالح تمہارا بہای اصحمہ مرگیا ہی اوٹہو اور اوسکی
نماز پڑہو اور آمرزش چاہو بہای اپنی کے لیئے **اور** بہی اسی سال مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ذی قعدہ مین اور ایک
قوم کے نزدیک ذیحجہ مین اور بعضے کہین کہ سلخ ذیقعدہ مین حجکو بہیجا **اور**
اسی سال مین بقول اکثر اہل سیر کے قصیہ لعان واقع ہوا اور مشکوۃ مین دو حدیثین
اس باب مین لایا ہی ایک میان عویمر بن الحارث عجلانی کے اور میان اوسکی
زوجہ کے کہ نام اوسکا خولہ بنت قیس تہا **تنبیہ** علما نے اختلاف کیا
ہی حکم مین اوس شخص کے کہ مارا ایک مرد کو کہ پایا ساتہہ زن اپنی کے کہ زنا
کرتا ہی جمہور اوپر اوسکے ہین کہ مارا جاوے اوس شخص کو مگر وہ کہ چار گواہ
گذرانے اوپر زنا کے یا اقرار کرین وارث قتیل کے لیکن فیما بینہ و بین اللہ
کچہہ نہین اگر صادق ہووے کذا قیل

وقایع سال دہم

وقایع اس سال کے وفود وغیرہ سے بہت ہین اور ہمنے وفود کو ایک جا
جمع کیا ہر سال مین کہ ہووے جیسا کہ گذرا اور غیر وفود یہان ذکر کرین ہم
اور ایک اونمین سے بہیجنا خالد بن الولید کا ہی ساتہہ جماعت کے
طرف بنی الحارث بن کعب کے اور اوسکو فرمایا کہ تین نوبت اونکو دعوت
باسلام کر اگر قبول کرین درمیان اونکے قیام کر اور تعلیم قرآن اور سنت
اونکے لئے عمل مین لا اور اگر قبول نکرین اسلام مقاتلہ کر **اور** اسی سال مین

ایک مکتوب بہ نصارے نجران کہ نام ایک موضع کا ہی یمن مین نام کیا گیا
ساتھہ نجران بن زید بن سبا کے بہیجا اور اونکو دعوت باسلام کی پس
اوس جماعت نے بعد از مشاورت بیک دیگر چودہ مرد کو اپنی قوم سے اختیار
کیا اور مدینہ مین آئے تا احوال رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحقیق کرین
اور خبر اونکو پہنچا وین ایسا ہی ہے روضۃ الاحباب مین — اور مواہب
لدنیہ مین کہا ہی کہ وہ ساٹہہ سوار تہے **اور** اسی سال مین باذان حاکم یمن
نے وفات پائی اور جو خبر اوسکی فوت کی سمع شریف حضرت مین پہنچی اوسکی
مملکت کو قسمت فرمایا بعض اوس سے اوپر پسر اوسکے شہر بن باذان کے اور
بعض اوس سے ساتھہ ابو موسی اشعری کے اور ایک ناحیہ یعلی بن امیہ کو اور
تہوڑا معاذ بن جبل کو ارزانی رکہا **اور** بہی اسی سال مین پیش از حجۃ الوداع
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا موسی اشعری اور معاذ بن جبل رضی
اللہ عنہ کو بجانب یمن بہیجا بعد ازان خالد بن الولید کو بہی پیش از حجۃ الوداع
سنہ عشر مین ربیع الاول یا ربیع الآخر یا جمادی الاول مین طرف عبد المدان
کے کہ ایک قبیلہ ہی نجران مین بہیجا اور وہ ایمان لائے **اور** بعد ازان
بہیجا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بجانب یمن شہر رمضان سنہ عشر
مین ساتھہ تین سو سوار کے **اور** وقایع کلیہ عظیمہ سنہ عشر سے حج کرنا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی حجۃ الوداع کہ اوسکو حجۃ الاسلام بہی کہتے
ہین **اور** یہان کہتی ہین کہ وہ کیا مقام ہی کہ اوسمین فرض کو نفل کے لئے ترک
کرین کہتے ہین کہ وہ عرفات ہی کہ اوسمین فرض کہ وقت عصر ہی بجہۃ نفل
کہ دعا بعرفات ہی ترک کرین اور بعد اونکے جمع بین الصلوتین عرفہ مین
مجمع علیہ ہی امت مین **وصل** اور اثنائی طریق مراجعت مین
جب بمنزل غدیر خم پہنچے کہ نواحی جحفہ سے ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے مونہہ
طرف یارون کے کیا اور فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین نزدیک تر اور دوست
[illegible] ساتھہ مومنون کے ذاتون اونکی سے **اور** اوسوقت فرمایا خدا مولا
میرا اور مین مولا سب مومنون کا ہون — بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب

ہاتھ پکڑا اور فرمایا خداوندا جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولی ہی خداوندا دوست رکھہ اوسکو کہ دوست رکھی علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمن رکھے علی کو اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ یاری دی اوسکو کہ یاری دی علی کو اور چھوڑ اور یاری نہ دی اوسکو کہ چھوڑی اور نہ یاری دیوی علی کو اور پہیر حق طرف علی کے جسطرف کہ وہ پہرے اور اسی سال مین جریر بن عبد اللہ بجلی کو اوپر ذی الکلاع بن ناعور بن حبیب بن مالک بن حسان بن تبع کے کہ ایک ملوک طوایف سے تہا اور خلق اوسکو بخدائی پرستش کرتی تہی اور مطیع اونکے ہوتے تہے بہیجا اور ہنوز جریر نے اوسکے پاس سے مراجعت نکی تہی کہ حضرت نے وفات پائی اور ذی الکلاع تا زمان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے تہا اور مواہب لدنیہ مین مفہوم ہوتا ہی کہ اوپر ہاتھ جریر کے اسلام لایا اور اسی سال مین ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور اوسیدن کسوف ہوا لوگون نے کہا کہ کسوف آفتاب بسبب موت اونکے ہی

وقایع سال یازدہم ذکر مرض وفات وما یتعلق بہا

لائے ہین کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی بعض اشقیا اور دجال کو دعوی نبوت پیدا ہوا مسیلمہ بن ثمامہ اور اسود بن کعب عنسی اور طلیحہ بن خویلد اسدی اور ایک عورت کہ نام اوسکا سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ تہی اوپر مسیلمہ مشہور ترین ان اشقیا کا تہا اور اوسی مسیلمہ کذاب بہی کہتی تہے اور وہ اپنی تئین رحمن الیمامہ کہولتا تہا اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد سے تہا کہ بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج کیا اور عروج پایا اور عیینہ بن حصین فزاری کہ ذکر اوسکا سابقا غزوہ حنین اور ہوازن مین گذرا ہی ہمراہ قبیلہ فزارہ کے مرتد ہوکر انکار کیا تہا اور اوسکے ساتھ گرویدہ ہوئی اور اسود عنسی منسوب بہ عنس بن مذحج اور عبہلہ نام اوسکا ہے اور اوسکو ذی الخمار بہی کہتی ہین کہ خمار اوپر مونہہ اپنی کے ڈالتا تہا اور تمام قصہ اور شرح اور حال اور مبدا اور مآل اس فرقہ کا وہ ہی کہ بزبان اہل فارس کے کہ مین نے لکہا